PRESENTED TO THE LIBRARY
BY
COL. CASEY A. WOOD, M.D., LL.D.

McGILL UNIVERSITY LIBRARY

ACC. NO. REC'D

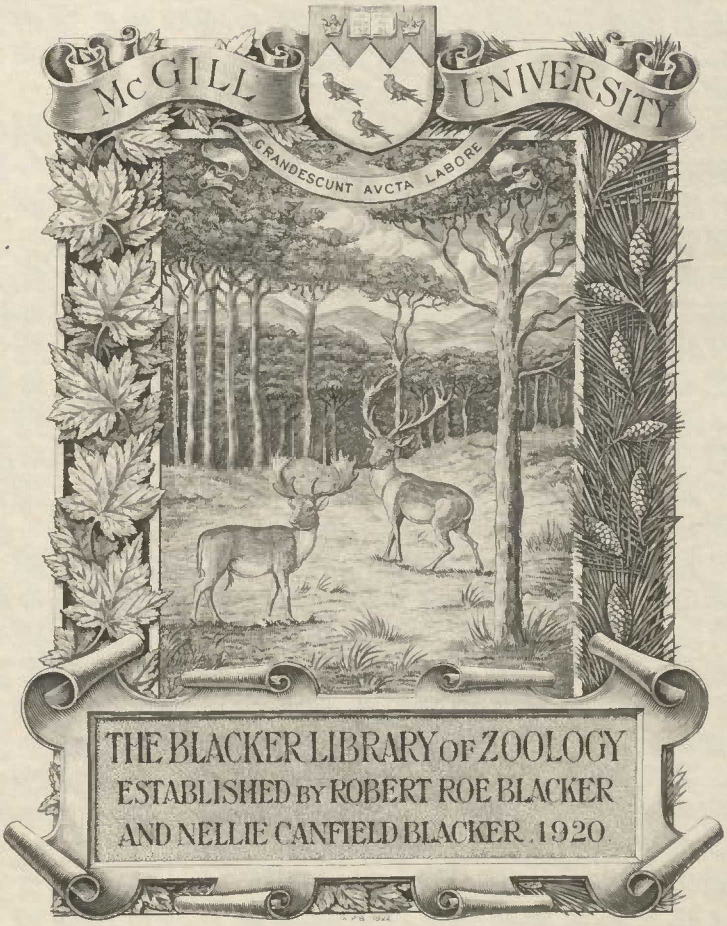


411229 4

Presented to the Blacker Library
McGill University by

Dr. Casey Wood

For description see first (English) page.

Ajā'ibu'l-makhlūqāt, a Hindustani translation of this famous cosmographical work, originally composed, in Arabic, by Zakariyā b. Muhammad b. Mahmūd al-Qazwīnī (died in 682/1283). The original was edited by F. Wüstenfeld, 1848, and it was partly translated into German by H. Ethé, 1868.

Lith. Lucknow, 1912; pp. 666. With illustrations.
[plain colors.]

بنوادر العجائب مبدع فزای اشکال ہای بوقلمون و مخترع عجائب نمای تماثیل ہای گوناگون معین گردید

تا این کتاب عجب العجاب عرض دہ خاصۂ افراد نوع انسان بجنس ہر فصل و باب بیرنگ رنگارنگ کائنات خاکی و جسمانیات مرقع غرائب الموجودات مسمی بہ

# عجائب المخلوقات اردو

نحو یکہ از تعجب جمال صنائع رنگینش بہزاد ما احسنہ بر زبان آمدہ و از اعجاب دستکاری بدائع نگارینش مانی انگشت در دہان ماند در اسرع اوقات

بسعی تصحیح مطبع منشی نولکشور فرخ فال واقع لکھنؤ بہ مرکز گردانگارستان چین گردید

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

اعلان۔ حق تصنیف اس کتاب کا مطبع منشی نول کشور مین محفوظ ہے۔

**اطلاع** - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ وملاحظہ سے شایقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُن مین بعض کتب نایاب علوم متفرقہ اُردو وغیرہ کی درج کرتے ہین - تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودۂ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو -

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| **کتب نایاب علوم متفرقہ اُردو** | |
| اُردو ترجمہ حیوٰۃ الحیوان عربی کا - وزندو چرند وپرند جانورون اور زمین کے کیڑے کوڑون کے واقعی تاریخی حالات اور ہر ایک جانور کے افعال وخواص اور ضمناً آخر دور خلفاء عباسیہ تک خلفاء عباسیہ کی مسلسل تاریخ ہی جدید الترجمہ وجدید الطبع - | للعہ/پ |
| ایضاً جلد اول | عہ/پ |
| ایضاً - جلد دوم | عہ/پ |
| معلم السیاست - ترجمہ کتاب پولیٹکل اکانمی مصنفہ جان اسٹوارٹ مل صاحب مترجمہ مولوی ابو الحسن صاحب مرحوم مترجم انجمن ہند صوبۂ اودھ جس مین سیاست مدن اور پولٹیکل اور اصول اور کلیات علی الخصوص ریپرزنٹیو گورنمنٹ یعنی پنچایتی گورنمنٹ کی حقیقت اور اُس کے لوازم وشرائط ضروریہ کو بتفصیل اور مدلل طور پر بیان کیا ہے کاغذ سفید - | عہ/پ |
| **مطلع العجائب** ترجمہ معلومات الآفاق غرائب الخلقت کا مذکور مترجمہ مولوی مہدی علی خان | |
| کاغذ سفید دو قسم کی بحسب ذیل - | |
| (۱) باتصویر رنگین - | عہ/پ |
| (۲) باتصویر سادہ - | عہ/پ |
| ترجمہ مطلع العلوم ومجمع الفنون مترجمہ منشی زین العابدین خان صاحب مرادآبادی یہ عمدہ کتاب دو جلدون مین یکجائی ہی یعنی جلد اول مین فنون مرکبات مفردات ضرب الامثال نکات پسندیدہ اقوال حکما لطایف وظرایف سیر وتاریخ - اخلاق - معانی - بیان - موسیقی کا بیان ہی اور (۲) جلد مین تمام علم الٰہیات وفلسفیات کا ذکر ہی - | سے/پ |
| رسالہ معلم العمل مصنفہ مولوی محمد عبد الحامد صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر بندوبست اناؤ مصنف تحفۃ العروس | ۴ر پ |
| عقل وشعور مصنفہ مولوی سید نظام الدین جس مین لڑکیون لڑکون مردون وعورتون کی تعلیم کے لیے بوجہ دلبستگی افسانہ کے پیرایہ مین نصایح حکیمانہ وتدابیر مدبرانہ بیان کیئے گئے کتاب اسم باسمی قابل پڑھنے کے ہی اور جب تک پوری نہ پڑھلو چھوڑنے کو جی نہ چاہے - | عہ/پ |

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

# عجائب المخلوقات اردو

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بہ طبع مزین مقبول جہان ہوئی

اعلان۔ حق تصنیف اس کتاب کا مطبع منشی نولکشور میں محفوظ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق فسوی والذی قدر فہدی ابدع الارکان والقوی وانشاء الجماد والحیوان من نبات شتی والصلوۃ علی سید المرسلین محمد خیر الوریٰ وعلی آلہ واصحابہ مفاتیح الہدے۔ اما بعد واضح ہو کہ اصلی مؤلف نے یہ کتاب زبان عربی مین تالیف کی اور اسکا نام عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات رکھا ہے اور اس کتاب کے دیباچہ مین چار مقدمے واسطے معلوم ہونے مقصود کتاب کے مرتب کیے واللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب پہلا مقدمہ بیان عجب اور اُسکے معنی کی تحقیق مین علما اور حکما کا قول ہے کہ عجب ایک صفت حیرت کی ہے کہ لاحق ہوتی ہے آدمی کو بسبب قصور دریافت سبب کسی چیز کے یا تاثیر سبب کسی چیز کے یعنی ایک چیز دیکھے اور اُسکا سبب نہ جانے یا کیفیت سبب تاثیر شے کی نہ جانے مثلاً کوئی شخص چھتہ شہد کا دیکھے اور پہلے اُسکو کبھی نہ دیکھا ہووے تو اُسکو ایک حیرت پیدا ہوگی بسبب نہ معلوم ہونے اُسکے فاعل یعنی بنانے والے کے پھر جب اُسکو معلوم ہو کہ یہ کام نحل یعنے شہد کی مکھی کا ہے تو اُسکو دوسری حیرت ہوگی اس بات سے کہ اس جانور ضعیف نے کیونکر اس قسم کے خانے مسدسات متساوی الاضلاع کو بنایا ہوگا کہ باوجود پرکار ومسطر کے مہندس حاذق عاجز ہے ترکیب ایسی شکل سے اور اس مکھی نے کہان سے یہ موم حاصل کیا جس سے ایسے خانے برابر برابر کہ کوئی ایک دوسرے سے مخالف طول وعرض وعمق اور دَوْر یعنے گولائی مین نہین گویا کہ ایک قالب سے نکلے ہوے ہین اور کہان سے یہ شہد لاکر واسطے موسم سرما کے ذخیرہ کیا ہے اور کیونکر معلوم کیا اس مکھی نے کہ موسم سرما مین کوئی غذا سواے اس ذخیرہ کے

نہوگی اور کیسا چھپایا ہے خزانۂ شہد کو باریک پردون سے اسطرح پر کہ نہ ہوا سے خشک ہو اور نہ اُسکو گرد و غبار پہونچے گویا ایک مرتبان ہے سر بند پس وہ اس معنی سے عجیب ہے اور جو کچھ دنیا مین ہے اسی طرح عجیب ہے لیکن آدمی کو شروع لڑکپن سے یہ عجائب رفتہ رفتہ لاحق ہوتے ہین اور لڑکپن مین آدمی کو قوت نظری کامل نہین ہوتی تھوڑی تھوڑی بڑھتی ہے یہان تک کہ اُسکی عقل پوری ہوجاتی ہے اور وہ مستغرق ہوتا ہے قضا رحوائج مین یعنے شہوات کے حاصل کرنے اور رنجون کے دور کرنے مین اور محسوسات سے مانوس ہوجاتا ہے اور اُسکا تعجب اُنس کی وجہ سے اُسکی نظر سے ساقط ہوجاتا ہے پس جسوقت کوئی جانور عجیب یا کوئی فعل خلاف عادت کے اپنی قوت باصرہ سے دیکھا تو اُسکی زبان تسبیح خدا کے ساتھ گویا ہوئی اور کہنے لگا سبحان اللہ بسبب کمال تعجب کے کہ اُسکو حاصل ہوتا ہے اور حالانکہ اپنی مدت عمر مین دیکھتا ہے ایسی ایسی چیزین کہ حیران ہوتی ہین اُسمین عقل عقلا کی اور مدہوش ہوتے ہین نفوس اذکیا کے پھر اگر کسی کو تصدیق اس قول کی منظور ہو تو اُسکو لازم ہے کہ نظر کرے چشم بصیرت سے ان اجساد رفیعہ یعنے آسمان اور اُسکی وسعت کو کہ محفوظ ہے تغیر و فساد سے تا وقتیکہ پہونچے اجل اُسکی زمین اور دریا اور ہوا بہ نسبت اجسام نورانی شفاف یعنی آسمان کے مثل ایک حلقہ کے ہے کہ پڑا ہوا ہو ایک میدان مین فرمایا حق سبحانہ تعالے نے والسماء بنینٰھا باید وانا لموسعون پھر اسکی گردشون جداگانہ کو ملاحظہ کیا جاوے کہ بعضے انمین سے پھرتے ہین بہ نسبت ہمارے مثل چکی کے اور بعضے حمائلی اور بعضے دولابی اور بعضے تیز رو اور بعضے سست پھر اُنکو دیکھنا چاہیئے بنظر دوام حرکات کے کہ کچھ فتور نہین ہوتا اور بے ستون قائم ہین کسی سے علاقہ نہین رکھتے پھر دیکھو کہ اُسمین کیسے کیسے ستارے ہین اور چاند و سورج اور اختلاف مشارق و مغارب کیسا ہے کہ اُس سے نشو و نما جانور و نباتات وغیرہ کی ہوتی ہے پھر غور کرو کہ سیر اُن ستارون کی کیسی ہے اور کس کثرت سے ہین رنگ برنگ بعضے مائل بسرخی اور بعضے مائل بسپیدی اور بعضے برنگ رانگ کے پھر دیکھو آفتاب کو کہ مدت ایک سال مین اپنے فلک پر دورہ تمام کرتا ہے اور ہر روز مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب مین جاتا ہے جس سے اختلاف رات اور دن کا اور پہچان اوقات کی ہوتی ہے اور امتیاز وقت معاش اور استراحت کا اُس سے ہوتا ہے جیساکہ فرمایا حق سبحانہ تعالی نے وجعلنا اللیل لباسا وجعلنا النھار معاشا پھر دیکھو کہ آفتاب کیونکر مائل ہوتا ہے وسط سما سے جس سے واقع ہوتا ہے موسم سرما و گرما اور بہار اور خزان۔ اور صاحبان علم ہیئت کا اسپر اتفاق ہے کہ جرم آفتاب کا کرۂ زمین کے ایک سو شصت و چند مرتبہ ہے اور ایک لحظہ

مین سیر کرتا ہے زیادہ قطر کرہ زمین سے اور مصداق اس بات کا قول حضرت جبریل علیہ السلام ہے
جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ سے دریافت کیا کہ ظہر کی نماز کا وقت آگیا اُنھون نے
جواب مین کہا کہ لا یعنی نہین پھر کہا کہ نعم یعنی ہان حضرت رسول صلعم نے لا و نعم کا سبب دریافت
کیا تو حضرت جبریلؑ نے بیان کیا کہ لا کے بعد نعم کہنے تک آفتاب اتنی دیر مین مسافت پانسو برس
کی طے کر گیا پھر جرم قمر یعنے چاند کو دیکھو کہ کیونکر حاصل کرتا ہی نور کو آفتاب سے یہانتک کہ نائب آفتاب
ہوجاتا ہے رات کو اور ظاہر کرتا ہے اپنی روشنی پھر دیکھو چاند کا رفتہ رفتہ پورا ہونا اور پھر تبدریج کم ہونا پس
سورج گہن اور چاند گہن کو دیکھو اور عجائب غرائب یہ سیاہی ہی کہ جرم قمر مین محسوس ہوتی ہی آجتک اس امر مین
کوئی قول صحیح نہین سنا گیا اور دیکھو مجرہ کو کہ وہ ایک سفیدی ہی اسکو شرح السماء کہتے ہین اور وہ اس
فلک پر ہے کہ وہ پھرتا ہی نسبت ہمارے مثل چکی کے اور عجائبات آسمانون کے اسقدر ہین کہ عشر عشیر
اسکا بھی نہین بیان ہو سکتا لیکن جسقدر کہ بیان کیا ہے وہ کافی ہے تبصرۃ وذکری لکل عبد منیب
پھر درمیان زمین اور آسمان کے دیکھو شہاب کا ٹوٹنا اور ابر اور رعد اور برق اور صاعقہ اور باران
اور ہوا کہ مختلف ہین چلنے مین اور غور کرو کہ بدلی نے کیونکر پانی کو لے لیا ہے اور ہوا کو اُسکا
تابعدار بنایا کہ جس جگہ حق سبحانہ چاہتا ہے وہان پر ہوا ابر کو لیجاتی ہے اور سیراب کرتی ہے زمین
کو قطرہ قطرہ نرمی سے اسلیے کہ اگر گرتا پانی اکبارگی تو بیشک فساد ہوجاتا مزروعات مین اسکے صدمے
سے پھر پہونچتا ہے اس مقدار پر کہ کافی ہو زراعت کو نہ ایسا بہت کہ زیادہ حاجت سے ہو اسقدر کہ
سڑ جاوے نبات اور نہ ایسا کم کہ بالیدگی زراعت کی کامل نہووے جیسا کہ حق سبحانہ فرماتا ہے
وانزلنا من السماء ماء بقدر ترجمہ یعنی اُتارا ہمنے آسمان سے پانی اندازہ سے پھر دیکھو اختلاف
ہواؤن کا کہ بعضی ہوا ابر کو جابجا پہونچاتی ہے اور بعضی ابر کو آسمان پر پھیلاتی ہے اور بعضی ابر کو جمع کرتی
ہے اور بعضی مینھ کو برساتی ہے ابر سے اور انھین سے بعضی ہوا درختون کو باردار کرتی ہے اور بعضی زراعت
اور پھلون کو تربیت کرتی ہے یعنی بڑھاتی ہے اور بعضی خشک کرتی ہے زراعت اور پھلون کو اپنے اپنے
وقت پر اور چاہیے کہ پھر نظر کرے انسان طرف زمین کے بنظر عبرت کہ خداوند تعالے نے کس طرح
اسکو بچھایا ہے تاکہ فرش حیوان اور انسان کا ہووے پھر دیکھیے اسکی وسعت اور بُعد اقطار کو کہ ہرگز
کوئی اُسکے سب جوانب اور اطراف کو نہین پہونچ سکتا اگرچہ کیسی ہی عمر دراز رکھتا ہو فرماتا ہے اللہ تعالے
والارض فرشناھا فنعم الماھدون اور خیال کرے اس حکمت اللہ تعالے کو کہ پشت زمین کو جگہ قیام زندون
کی مقرر کی اور شکم زمین کو جگہ دفن مردون کی بنایا فرماتا ہے حق سبحانہ تعالے فاذا انزلنا علیھا الماء

اھتزت وربت اور کیسا صانع باکمال کہ اپنی قدرت کاملہ سے طرح طرح کے معدن زمین سے پیدا
کیے اور انواع انواع نباتات اُگائے اور اسی زمین سے رنگ برنگ کے جانور کہ ہر ایک کی حقیقت
جداگانہ ہی نکالے اور اُسکی حکمت کو بنظر غور و تامل دیکھنا چاہیے کہ کیسا مضبوط و مستحکم کیا ہی طرات
زمین کو اور دیکھو کہ پیدائش پانی کی جسم زمین مین کس طرح پر کی ہی اور کیسے کیسے چشمے اسمین سے
جاری کیے اور زندگی جانوروں اور درختون کی اسمین منحصر کردی بارش باران سال آئندہ تک
اور دیکھیے کہ سمندر کہ ایک دریاے محیط ہی تمام جوانب زمین کو اور بمقابلہ اُسکے سب دریا بڑے
بڑے ایک ندی کے برابر ہین - اور بہ نسبت اُسکے کل زمین کہ پانی سے کھلی ہوئی ہی مثل ایک جزیرہ کے
ہی کہ ہووے دریاے کلان مین اور باقی زمین کہ عبارت تین قسم زمین سے ہی بہ نسبت کل کرۂ
زمین کے نزدیک حکماے متقدمین کے دریاے محیط کے نیچے پوشیدہ ہی اور دیکھو کہ جسقدر
جانور و جواہرات طرح طرح کے خداوند تعالے نے زمین مین پیدا کیے ہین اُسیقدر دریا مین بھی
موجود مین بلکہ اُس سے دو چند اور بعضے ایسے جانور دریا مین ہین کہ وہ زمین مین نہین اور عجائب
قدرت خدا کی دیکھنا چاہیے کہ کس طرح پر موتی سیپ مین پانی کے نیچے پیدا کیا ہی اور مونگے کو
پانی کے نیچے پتھر سے کیونکر اُگایا اور سواے اُسکے عمدہ عمدہ چیزین قسم عنبر وغیرہ سے کہ وقت
طغیانی موج کے دریا کے کنارے پر آجاتی ہین عقل اُسکے دریافت حقیقت سے عاجز ہی اور دیکھو کہ
خدا تعالی نے کشتیان اور جہاز کیسے کیسے ہوائی اور دخانی دریاؤن مین اپنی حکمت سے جاری کیے
کہ بسبب اُسکے کیا کیا سامان تجارت کے عمدہ طور سے مہیا ہوے اور منافع بیشمار تاجرون کو حاصل ہوے
اور عجائبات دریا کے بہت ہین کہ انسان ہرگز اُسکے انتہا کو نہین پہونچ سکتا مگر جو کچھ کہ تجربہ سے
بعضے حالات معلوم ہوے نقل کیے اور اقسام کانون کو دیکھو کہ پہاڑون کے نیچے خدا کی حکمت سے
کیونکر رکھے ہوے ہین اُنمین بعضے ایسے ہین کہ گھل جاتے ہین جیسے سونا چاندی تانبا رانگا لوہا
پیتل وغیرہ اور بعضے نہین گھلتے جیسے فیروزہ یاقوت زبرجد اور سواے اُسکے اور اقسام فلزات
یعنے دھات کس طرح کانون سے نکلتے ہین اور اخلاط زمین کے صاف کرنے سے کیسے کیسے عمدہ
ظروف چینی وغیرہ اور آلات اور حلیہ بنتے ہین اور بعضے کان جاری ہوتے ہین مثل نفط و نمک وغیرہ
کہ اس سے کیا کیا فائدے حاصل ہین اور دیکھو اقسام نباتات اور رنگ برنگ کے میوے
کہ شکل ہر ایک کی جداگانہ ہی اور بو اور مزہ ہر ایک کا مختلف ہی مثلاً ایک کیفیت خاص ہی انار مین
کہ وہ سیب مین نہین اور سیب مین جو کیفیت اور مزہ ہی انگور مین نہین اور انگور مین جو کیفیت ہی

وہ کشمش مین نہین اور کشمش مین جو لطف ہی وہ منقی مین نہین علی ہذا القیاس تمام قسم میوون کی جیساکہ فرماتا ہی حق سبحانہ تعالے يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ - یعنی سب ایک پانی سے پرورش پاتے ہین اور درمیان ہر ایک کے تفاوت ہی باعتبار خورش کے باوجود اسکے کہ ایک ہی زمین سے پیدا ہین کیا قدرت ہی اُسکی کہ ایک دانے سے سات سات خوشے نکلتے ہین اور ہر ہر خوشہ مین سو سو دانے - اور دیکھو کہ جب مینھ برستا ہی تو سیراب ہو جاتی ہی اُس سے زمین اور اُگتے ہین اُسمین سے درخت فائدے دینے والے اور خوش آیسمین بحیثیت زوجیت سے علاوہ اسکے گھاس اور اور قسم کے نباتات کی کثرت سے اُگتے ہین بعضے ہمشکل ایک دوسرے کے اور بعضے ایسے کہ ہرگز اُسکو دوسرے سے مشابہت نہین اور دیکھو کہ شکل اور رنگ اور بو اور مزہ مین سب مختلف ہین اور خاصیت اور تاثیر بھی جُدی جُدی ہی اور ایسی کوئی چیز زمین سے نہین اُگتی چھوٹی یا بڑی مگر کہ اُسمین ایک منفعت ہوتی ہی بلکہ منافع لیکن عقل آدمی کی اسکے دریافت کرنے سے قاصر ہی اور دیکھو جانورون کو کہ بعضے ہوا مین اُڑتے ہین اور بعضے دریا مین پیرتے ہین اور بعضے زمین پر چلتے ہین اور اُنمین بھی چند قسم ہوتے ہین بعضے چار پاؤن سے چلتے ہین اور بعضے دو پاؤن سے اور بعضے بہت پاؤن سے چلتے ہین جیساکہ کیڑون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی اور اُن جانورون مین شکل اور صورت اور عادت اور افعال عجیب عجیب ہوتے ہین کہ اُسکے دیکھنے سے عقل حیران ہی بڑے جانورون کا کیا ذکر ہی مچھر اور چیونٹی اور شہد کی مکھی اور مکڑی وغیرہ کہ اُنمین کیسے کیسے صنائع ہوتے ہین کہ عقل عقلا کی اُنکے مکانات کے دیکھنے سے حیران ہو جاتی ہی اور یہ کہ کیا کیا غذا کا سامان جمع کرتے ہین واسطے اوقات سرما کے کیا گھات لگاتے ہین واسطے شکار کے اور جتنے جانور چھوٹے بڑے ہین اُنمین اسقدر عجائب وغرائب موجود ہین کہ ہرگز شمار مین نہین آسکتے مگر چونکہ ہمیشہ نظر کے سامنے رہتے ہین گویا عجیب نہین معلوم ہوتے ہین اور سوا اسکے آدمی اپنی ذات مین بغور دیکھے کہ کیسے کیسے عجائب وغرائب ہین کہ اگر ساری عمر اُسکو دیکھا کرے تو بھی عشر عشیر اُسکا نہین معلوم کر سکتا اور اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہی اللہ تعالی وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ - پس دیکھو کہ کیونکر درمیان نر و مادہ کے مادّہ شہوت کا رکھا ہی اور کیسے نکلتا ہی نطفہ منی کا حرکت جماع سے اور جاری کیا خون حیض کو عورتون کی رگون سے اور پھر اُسکو رحم مین مجتمع کر دیا اور کیونکر پیدا کیا ہی طفل کو رحم مادر مین دو نطفہ مان باپ سے اور غذا دی طفل کو شکم مادر مین خون حیض سے یہان تک کہ قوت ہوئی اُسکو اور بڑا ہوا اور کیسی تقسیم کی ہی اجزا سے

بخشے

نطفہ کو بعضے استخوان اور بعضے رگ اور بعضے چربی اور بعضے گوشت سے اور کیونکر ترکیب دی ہے
اُن استخوان اور پٹھہ اور رگ اور گوشت وغیرہ سے اعضاے ظاہری کو یعنے گول بنایا سر کو اور
اُسمین آنکھ کان ناک مُنھ اور سوراخ رکھے اور لنبے بنائے دونون ہاتھ اور دونون پانون اور
اُسمین اُنگلیان بنائین اور اُنگلی مین کیسے کیسے بند اور جوڑ رکھے تا گرفت چیزون کی بہ آسانی ہوئے
اور خیال کرے آدمی اپنے اعضاے باطنی کی طرف یعنی دل اور دماغ اور معدہ اور پھیپڑا اور کلیجہ
اور تلی اور گردہ اور آنتنا اور رحم اور مثانہ عورت اور مرد کو کہ صانع باکمال نے کس کس حکمت و
صنعت کے ساتھ پیدا کیے اور ہڈیون کو ملاحظہ کرے کہ اُس نطفہ حقیر و صنعت سے کیسی کیسی ہڈیان
اور دیگر اجسام سخت بنالیے کہ گویا وہ ستون بدن انسان کے ہین اور ہر ایک ہڈی کی مقدار
معین قرار دی اور شکلین مختلف رکھین بعضی چھوٹی بعضی بڑی بعضی لنبی بعضی چوڑی اور بعضی
گول اور بعضی کھوکلی یعنے درمیان اُسکا خالی ہی اور بعضی ٹھوس یعنے اندر سے خالی نہین اور
چونکہ آدمی محتاج ہی حرکات مختلف کا مثل اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے اور لیٹنے کے تو اس لیے اللہ تعالیٰ
نے اسکو اجزاے مختلف سے پیدا کیا کہ کسی طرح ان حرکات مین عاجز نہو اور پشت انسان کی مثل
نہنگ یعنے گھڑیال کے بنائی اور اُسمین ہڈیان کثرت سے جدا لگا دین اور ہر ایک استخوان
کی حرکت خاص مقرر کر دی اور آدمی دیکھے کہ ہڈیان سر کی کس طرح پر مرتب کین کہ اُسمین پچپن استخوان
ہین ہر ایک اپنی اپنی شکل مین دوسری سے مختلف ہی اور ترکیب اُنکی اس وضع سے کی ہی کہ گویا
ایک گنبد ہی اور منجملہ اُن پچپن ہڈیون کے چھ عدد سے قحف یعنی کاسہ سر بنایا اور چودہ استخوان
سے لحی اسفل یعنے نیچے کا جبڑا بنایا اور باقی استخوانون سے دانت پیدا کیے اس طور سے کہ بعضے
اُنمین چوڑے ہین اسلیے کہ جو غذا کھائی جائے اُسکو باریک مثل آٹے کے کر دیوین کہ بہ آسانی حلق
سے اُتر جائے اور بعضے دانت تیز ہین واسطے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے اقسام کھانے کے اور
گردن کو خیال کرنا چاہیے کہ حکیم مطلق نے کیونکر سر سے ساتھ مہرون مدور مجوف کے وصل کیا ہی
اور دیکھو پشت کے مہرون کو اُسنے اپنی قدرت سے گردن کے مہرون کے ساتھ کیسا ترکیب دیا ہی
اور مہرے پشت کے عجز یعنے ریڑھ تک پہونچے ہین اور عجز یعنے ریڑھ کی ہڈیان تین جزو مختلف
سے مرکب ہین اور اُسکے نیچے استخوان عصعص ملائے اور عصعص اُس استخوان کو کہتے ہین جو ما بین سُرین
کے قریب مقعد کے ہوتے ہین اُسمین تین جزو مختلف ہین اب دیکھنا چاہیے کہ اُس صانع
باکمال نے اپنی قدرت کاملہ سے کیسا پیوند کیا ہی پشت کی ہڈیون کو سینہ کی ہڈیون کے ساتھ اور

بازو کی ہڈیون کو ہاتھہ کی ہڈیون کے ساتھہ اور عجز یعنے ریڑھہ کی ہڈیون کو عانہ یعنی پیڑو کے استخوان کے ساتھہ اور پیڑو کے استخوان کو ران کی ہڈیون سے اور ایسا ہی پیوند کیا دونون رانون کو دونون ساق سے اور استخوان دونون ساق کو دونون قدم سے انسان کے بدن مین یہان تک کہ کل استخوان دوسو اڑتالیس ۲۴۸ ہین سواے چھوٹی ہڈیون کے کہ اُنسے روزن مفاصل یعنے جوڑون کے بھر دیے گئے ہین پس آدمی غور کر دیکھے کہ اُس پیدا کرنے والے نے کسقدر یہ ہڈیان پیدا کی ہین اور مخصوص کر دیا ہی ساتھہ اُس تعداد معین کے کہ اگر ایک استخوان بھی اُس تعداد سے زیادہ ہو جاوے تو مشکل ہو جاوے آدمی پر یہان تک کہ اُسکے اُکھاڑنے کے درپے ہو جاوے اور اگر کم ہو جاوے تو اُس سے ایک استخوان بھی تو ناقص ہو جاوے وہ آدمی اسطرح سے کہ آخر اُسکے جبر کی تدبیر مین محتاج ہووے پھر انسان غور کر لے اس بات کو کہ قادر مطلق نے کیسے کیسے آلات حرکت اعضا کے لیے پیدا کیے ہین وہ عضلات ہین کہ حق تعالیٰ نے پانسو انتیس ۵۲۹ عضلے پیدا کیے گوشت اور پٹھے اور رباط اور جھلی سے کہ ہر ایک مختلف ہین باعتبار اختلاف حاجتون کے منجملہ اُسکے چوبیس عضلے حرکت حدقہ آنکھہ اور پلک کے لیے بنائے کہ اگر ایک بھی اُنمین سے کم ہو جاوے تو البتہ آنکھہ کے کام مین خلل ہو جاوے اور ایسا ہی حال ہی سب عضو کا باعتبار کم ہو جانے کسی عضلے۔ اور پٹھون اور ردون اور رگون کے کام اور تعداد منبت اُنکے اور جو جو شاخین کہ ایک دوسرے سے نکلتی ہین زیادہ تر عجیب ہین اُن باتون سے جو کہ پہلے مذکور ہوئی ہین۔ پھر آدمی دیکھے اعضاے مرکبہ کو اور اُنکی حُسن تصویر کو کہ کس طرح پر اُنکے استخوانون کو مستحکم کر دیا ہی اور ہر ایک عضو کی شکلین کیسی کیسی بنائین اور ظاہر و باطن بدن کو کیا زینت دیا ہی یعنے پشت کو بنیاد جسم کی قرار دی اور شکم کو محل غذا اور سر کو حاوی حواس اور آنکھہ کو حاوی محسوسات کا بنایا اور دیکھو کہ آنکھہ مین سات طبقے رکھے ہر طبقے مین ایک ہیئت خاص رکھی اور کیا خوب صورت آنکھہ کی پیدا کی اور پلکون سے اُسکو محفوظ فرمایا کہ صاف کر دیتی ہی جو کچھہ کہ میل اوپر آ جاوے اور اپنی حکمت سے اس آنکھہ مین مقدار مسور کے محل روشنی کا بنایا کہ ایسی مقدار قلیل مین صورتین تمام زمین اور آسمان کی باوجود ایسی وسعت کے اور جو کچھہ کہ ان دونون کے درمیان مین ہے سما جاتی ہین اور شق کیے دونون کان اور پانی تلخ اُن دونون کانون کے سوراخ مین رکھا تاکہ محفوظ رہین کان جانورون موذی سے اور اُس آب تلخ کو واسطے جمع کرنے آوازون کے کان کے صدف سے محیط فرمایا کہ سب آوازون کو لیکر صماخ گوش یعنے کان کے سوراخ تک پہونچا وے

اور قوت سامعہ اُن آوازون کو ضبط کرے اور ناک کو بلند فرمایا منہہ کے بیچو بیچ نہایت خوبصورتی
سے اور دونون منخرین یعنے دونون سوراخ ناک کے کھول دیے اور اُسکے اندر حاسئہ شم یعنی
سونگھنے کا رکھا کہ اُسکی جہت سے کیفیت اپنے کھانون کی دریافت کرے اور اقسام اقسام کی
خوشبو سونگھے کہ جس سے روح اور دل کو تقویت و تازگی حاصل ہووے اور دہان یعنے منہہ کھولا اور
اُسکے اندر زبان کو جگہ دی کہ ترجمان ضمیر ہووے اور زینت دیا دہان کو دانتون سے کہ اُسکے ذریعہ سے
جو چیز کھاوے اُسکو مثل آٹے کے پیسکر اُتار جاوے پھر اُن دانتون کی جڑون کو مضبوط کردیا اور
اُنکی نوکین تیز کردین اور سفید اور شفاف فرمایا اُنکا رنگ اور آراستہ کیا دانتون کی صفون کو اور برابر
کیے اُنکے سرون کو اور مثل لڑی موتیون کے مسلسل فرمایا اور پیدا کیا اللہ جل شانہ نے ہونٹون کو
کہ ساز ہون دانتون کے اور اچھی بنائی شکل اُنکی اور رنگت اُسکی اسلیے کہ منطبق رہین وہان پر اور
پوشیدہ رکھے منفذ دہان کو اور حرف و کلام کو اُن ہونٹون سے پورا کیا اور زبان کو اوپر ریزہ ریزہ
کرنے طعام کے مثل آسیابان کے بنایا کہ مثل آٹے کے باریک کر دیوے اور جدا کر دیوے آواز کو
اپنے اپنے مخرجون مین اور اُسکے ذریعہ سے رستہ نطق یعنے بولنے کا کھول دیا۔ پھر دیکھو کہ سر کو کیسی
زینت دی ہی بالون سے اور منہہ کو دونون ابرو سے اور ابرو کے بالون کو باریک بنایا اور پھر اُسکو
مثل کمان کے خمدار کر دیا اور مژگان سے پلکون کو زینت دی اور اور بھی اُسمین فائدے رکھے یعنے
جب چاہے کہ آنکھ کو بند کرلیوے تو اُن مژگان سے بند کرلیوے اور اُنکے نیچے سے تمام جہان کو
جسوقت کہ آندھی اور غبار ہووے دیکھے جیسا کہ کوئی شخص جالیون سے دیکھتا ہی پھر ہاتھون کیطرف
خیال کرو کہ جس طرف ضرورت ہو پھرتا ہی اور ان ہاتھون مین ہتیلی چوڑی چوڑی بنائی اور ان ہتیلیون مین
پانچ پانچ اُنگلیان لگا دین اور ہر اُنگلی مین تین پورین تقسیم کین سوا بڑے انگوٹھے کے کہ اُسکو
اللہ تعالے نے دو جوڑ سے پیدا کیا ہی پس اگر تمام حکماء و علماء بلکہ سب مخلوق اول سے لیکر آخر تک
اس بات پر متفق ہون کہ اپنی باریکی عقل سے چاہین کہ کوئی وضع اصابع کی سوا اس وضع کے
کہ حکیم مطلق نے ترتیب دی ہی اختراع کرین ہرگز اُسپر قادر نہو سکینگے پھر اُس ایک ہتیلی مین شکلین مختلف
ہو جاتی ہین اس اعتبار سے کہ جب کھول دو تو مثل ایک طبق کے ہو جاتی ہی اور جب اُسکو جمع
کرلیوے اُنگلی کے ساتھ یعنی مٹھی باندھ لیوے تو آلہ مارنے کا ہو جاتا ہی اور جو کچھ مٹھی مین رکھو اُسکا
خزانہ بن جاوے اور انگوٹھا مثل ایک قفل کے اس خزانہ پر ہوتا ہی اور اگر چاہو تو اُسکو مغرفہ بنالو
اور مغرفہ اُس ظرف کو کہتے ہین کہ اُسمین کوئی چیز رکھو کہ لوگون کی نظر سے پوشیدہ ہو اور اُس ظرف سے

دوسری جگہ اُس چیز کو لیجاوین اور اگر ہتیلی کھول دو اور اُنگلیون کو باہم ملا دو تو مجرفہ ہو جاوے اور
مجرفہ اُس آلہ کو کہتے ہین کہ اُس سے کوئی پیشہ کر سکین اور اُنگلیون کی زینت کے واسطے اُنکے
سرون پر ناخن بنائے کہ جب حاجت ہووے تو اُس سے بدن کو کھجلاوے۔ اب اعضاے
اندرونی کو خیال کرنا چاہیے کہ ہر ایک اپنے افعال پر مخصوص ہین کہ اُنکی جہت سے بدن قائم ہی
جیسے دماغ کہ وہ محل قواے نفسانی کا ہی اور اُس سے چند عصبات نکلتے ہین اس سے حس و حرکت
انسان کی ہوتی ہی اور دل قواے حیوانی کا محل ہی اور پیدایش شرائین کی کہ وہ چند رگین ہین دل
سے اُگی ہوئی اور وہ بدن مین مثل نہر کے جاری ہین اور اطبا اُنھین رگون سے صحت و مرض
انسان کو معلوم کرتے ہین یعنے جب اُن رگون پر ہاتھ رکھتے ہین تو اُنکی حرکت سے احوال دل کا معلوم
ہو جاتا ہی کہ حد اعتدال پر ہی یا زیادہ اور جب زیادتی حرکات کی اُنیر معلوم ہوتی ہی تو وہ اضطراب قلب پر
دلیل ہوتی ہی اور شش یعنے پھیپڑا مروحۂ قلب یعنی پنکھا ہی دل کا کہ ہر وقت قلب کو ہوا دیتا رہتا ہی
اور آواز وہین سے نکلتی ہی اور معدہ تو غذا کے ہضم کے لیے ہی اور اسلیے کہ جو چیز ہضم ہو جاوے
اُسکے ثقل کو اجزاے ارضی سے صاف کر دیوے پھر سپرز یعنے تلّی سودا کو کھینچ لیتی ہی اور زہرہ یعنی
پتہ صفرا کو کھینچ لیتا ہی اور گردے کھینچتے ہین رطوبتون کو تاکہ خون صاف ہو کر جزو بدن ہو جاوے
اور مثانہ گردے کی خدمتگاری مین رہتا ہی کہ اُس رطوبت کو گردے سے لیکر پیشاب کے راستہ
سے بہا دیتا ہی جیسا کہ اور وہ جگر کی خادمہ ہین کہ خون کو جگر سے لیکر تمام عضو مین پہونچاتے ہین اور
رودے یعنی آنت معدے کی خدمت کے لیے مقرر ہین کہ ثقل کو معدے سے نکال دیوین اور
اُنثیین اور آلات تولید قضاے حاجت شہوت جماع کے لیے مقرر ہین اور اسلیے کہ نوع انسان کی
اُس سے باقی رہے اور یہ سب کہ مذکور ہوا نطفہ کے حق مین ہی اور نطفہ منی ہی کہ جب وہ منی عورت کے
بچہ دان مین داخل ہوتی ہی تو اُس نطفہ مین پہلے خطوط پڑ جاتے ہین پھر صورت بندھتی جاتی ہی حالانکہ
کوئی صورتگر دیکھنے مین نہین آیا پھر اور جب کہ وہ سب نطفہ سب طرح سے کامل ہو گیا تو بچہ دان تنگ
ہو کر راہ دیتا ہی اُسکے نکلنے کی جیسا کہ کوئی عاقل تنگ جگہ سے چاہتا ہی کہ کیونکر نجات پاوٗن۔
پھر جب باہر آیا تو فی الفور حق سبحانہ اُسکو ہدایت کرتا ہی پستان کی جانب کہ اُسوقت وہ منھ مین
لے لیتا ہی بس چونکہ اُس حالت مین وہ طفل بسبب اپنے ضعف کے قابلیت اسکی نہین رکھتا
کہ کوئی غذاے لطیف کھاوے اسواسطے قادر مطلق نے اُسکے لیے غذاے شیر مقرر کر دی جیسا کہ
میزبان سب قسم کے کھانے مہمان کے واسطے طیار کرتا ہی کہ جب آوے تو کھانا شروع کر دے حق

نے اس سبب سے دو پستان شیر کے پیدا کیے کہ جس وقت طفل پیدا ہووے خواں پستان بر دودھ پلنے لگے پھر دیکھو کہ اللہ تعالے نے دانت پیدا کیے اسلیے کہ جب تک لڑکا دودھ پیتا ہی اُسکو کچھ اور کھانے کی حاجت نہین مگر دو برس کے بعد غذا کی طرف حاجت ہوتی ہی تو اُسنے اپنی قدرت سے چبانے کے لیے دانت مخلوق کیے اور مسوڑون کو خوب مستحکم کر دیا کہ استخوان وغیرہ سخت چیزین کمال آسانی سے کھا سکین پھر جب مراہق ہو لیعنے قریب سن بلوغ کے پہونچا تو اُسکے داڑھی مونچھ نکلتی ہی کہ اُس سے کمال زینت چہرہ کی ہو جاتی ہی - الغرض اگر انسان بدائع و صنائع صانع مطلق کے بغور دیکھے تو متحیر ہو جاوے اُسکی قدرت و عظمت مین اور یہ جو کچھ کہ مذکور ہوے عجائب آدمی کے بدن کے عشر عشیر ہی بلکہ ایک حصہ ہی ہزار مین سے پھر جبکہ یہ حال ہو عجائب ایک مخلوق کا باوجود اسکے کہ وہ نہایت ضعیف اور کمتر ہی نسبت اور مخلوقات کے تو اور اور عجائبات زمین اور آسمان کے دیکھو کسقدر ہونگے دریاؤن اور پہاڑون اور درختون وغیرہ سے جو کہ زمین پر ہین اور سورج و چاند اور ستارے اور جو کہ عجائب آسمان پر ہین جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی - قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ

## دوسرا مقدمہ مخلوقات کی تقسیم کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ جو شی سواے باری تعالے کے ہی وہ مخلوق ہی اور مخلوق یا قائم بالذات ہے - یا قائم بالغیر اور قائم بالذات یا متحیز ہی یا نہین لیعنے اسکو مکان کی ضرورت ہی یا نہین جو متحیز ہی اُسکو جسم کہتے ہین اور جو متحیز نہین اُسکو جوہر روحانی کہتے ہین اور وہ جوہر روحانی اگر جسم سے متعلق ہی تو اُسکو نفس کہتے ہین اور اگر جسم سے متعلق نہین تو وہ اگر شہوت و غضب سے بری ہی تو اسکو ملک کہتے ہین اور اگر بری نہین تو وہ جن ہی یہ قسمین قائم بالذات کی ہین - اور قائم بالغیر کی بھی چند قسمین ہین لیعنے اگر وہ قائم متحیز کے ساتھ ہی کہ اشارہ کی قابلیت رکھتا ہی تو وہ اعراض جسمانی ہین اور اگر مفارقات لیعنے غیر متحیز کے ساتھ قائم ہین تو اُنکو اعراض روحانی کہتے ہین مثل علم اور قدرت اور ارادت کے اور اعراض جسمانی کی چند قسمین ہین اسلیے بعضی اُنمین ایسی ہین کہ لازم آتا ہی اُسکے حصول سے صدق نسبت یا صدق قبول قسمت اور بعضی وہ ہین کہ اُسکے حصول سے نہ صدق نسبت لازم آتا ہی اور نہ صدق قبول قسمت برتقدیر صدق نسبت کی چند صورتین ہین لیعنے اگر وہ نسبت حصول کی مکانی ہی تو اُس عرض کو این کہتے ہین اگر زمانی ہی اُسے متے کہتے ہین اور اگر نسبت متکررہ ہی تو وہ اضافت ہی اور اگر تاثیر ہی تو وہ فعل ہی اور اگر قبول اثر ہی تو وہ انفعال ہی اور اگر وہ نسبت احاطہ ہی ایک چیز دوسری چیز کو محیط ہی

اس طور سے کہ محیط منتقل ہو جاوے انتقال محاطبہ سے تو اُسے ملاک کہتے ہین اور اگر وہ نسبت
ایک ہیئت حاصلہ ہی مجموع جسم کو بسبب نسبت اجزا کے ساتھ امور خارجی کے یا نسبت بعضے اجزا
کی ساتھ بعض کے تو اُسکو وضع کہتے ہین۔ اور بر تقدیر صدق قبول قسمت کے اگر اُن اجزا مین حد
مشترک نہو تو وہ عدد ہی اور اگر حد مشترک ہو اسکو مقدار کہتے ہین اور جس صورت مین کہ نہ صدق حصول
نسبت کا ہو اور نہ صدق قبول قسمت تو اُسکی دو صورتین ہین مشروط بحیات ہی یا نہین اگر مشروط بحیات
ہی تو وہ اگر موقوف شہوت اور نفرت پر ہی تو اُسکو تحریک کہتے ہین اور جو موقوف نہین تو اُسے
ادراک کہتے ہین پھر ادراک کی دو قسمین ہین کلی جیساکہ علم و ظن و جہل یا جزئی جیساکہ ادراک حواس خمسہ
کا کہ وہ عبارت باصرہ سامعہ ذائقہ شامہ لامسہ سے ہی اور اگر مشروط بحیات نہین تو وہ اعراض محسوس
بحواس خمسہ ہین لیکن محسوسات قوت باصرہ جیسے روشنی اور رنگت اور محسوسات سامعہ جیسے
آواز اور حروف اور محسوسات شامہ جیسے خوشبو اور بدبو اور محسوسات ذائقہ جیسے کھٹا میٹھا کڑوا
پھیکا نمکین اور سوا اسکے اور محسوسات قوت لامسہ جیسے حرارت و برودت و رطوبت و یبوست
و ثقل و خفت و لین و خشونت و صلابت و ملاست۔ پس یہ سب اقسام ممکنات کے ہین اجمالاً
اور عنقریب تفصیل اُسکی مذکور ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ **فصل** اہل سیر روایت کرتے ہین کہ
توریت کے سفر اول مین لکھا ہی کہ حق تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے
ایک جوہر پیدا کیا پھر اُس جوہر مین بنظر ہیبت دیکھا تو وہ گھل گیا اور جب گھل گیا تو اُسمین سے
جو اجزاے لطیف جدا ہو کر مثل دھوین کے بلند ہوے اُنسے آسمان پیدا کیے اور جو تہ نشین ہوے
اُنسے زمین پیدا کی جیساکہ آیات قرآنی اسپر دلالت کرتی ہین۔ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام اُنمین مقرر فرمائے اور پیدا کیا
زمین اور آسمان کو چھ روز مین اور علما کہتے ہین کہ لغت مین روز کو کون حادث پر اطلاق کرتے ہین
اور چھ روز یہان پر عبارت چھ مراتب مصنوعات الٰہی سے ہین۔ ایک مرتبہ مادہ زمین دوسرا مرتبہ
صورت زمین تیسرا مادہ آسمان چوتھا صورت آسمان اور دو مرتبے تکوینات زمین اور آسمان
کے لیے مثل پہاڑ اور ستارون وغیرہ کے جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي
خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا
وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ
ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحٰى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا

وَزَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَحِفْظًا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ اور فرمایا حق تعالی نے خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰاتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یعنی خدا تعالے نے سات آسمان اور سات زمین پیدا کین یہ بنا اس قول کے ہی جو بعضے کہتے ہین کہ جو مافوق زمین کے ہی وہ آسمان ہی اور جو مادون فلک ہی وہ بہ نسبت افلاک کے زمین ہی تو اس دلیل سے طبقہ زمین کا پہلا کرہ نار ہی دوسرا کرہ ہوا تیسرا کرہ ما یعنی پانی چوتھا کرہ خاک پانچوان نار اور ہوا سے ملا ہوا چھٹا ہوا اور پانی سے ملا ہوا ساتوان پانی اور زمین سے ملا ہوا - پھر تدبیر فرمائی اپنی حکمت اور عنایت سے بعد پیدا کرنے جمادات کے امر معادن کو پھر امر نبات کو پھر حیوانات کو - یہ قول کلی ہی احوال مخلوقات کے بیان مین اور جزئیات انکے وہ مقالون مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالے -

## تیسرا مقدمہ غریب کے معنی مین

غریب اسکو کہتے ہین جو کہ قلیل الوقوع ہو یعنے کم واقع ہووے اور برخلاف عادت ہو اور وہ غریب یا واقع ہوتا ہی تاثیر نفوس قویہ سے یا نفوس غیر قویہ کے یا تاثیر امور فلکی یا تاثیر اجرام عنصری سے اور یہ سب امور اللہ تعالے کی تقدیر اور ارادہ سے ہوتے ہین - منجملہ امور غریبہ کے معجزے پیغمبرون کے ہین جیسے شق ہوجانا قمر کا اور راہ ہوجانی دریاے نیل مین اور اژدہا بنجانا عصا کا اور برد اور سلام ہوجانا آگ کا اور نکلنا ناقہ کا پتھر سے اور زندہ کرنا مردے کا اللہ تعالے کے حکم سے اور بینا کرنا اندھے مادرزاد کا اور سواے اسکے بہت سے معجزات انبیاء خلاف عادت کے ہین اور کرامات اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالے بھی اسی قبیل سے ہین کہ انکے نفوس تاثیر کرتے ہین ابدان خلائق مین اس طور پر کہ انفعالات غریبہ اُس سے حادث ہوتے ہین جیسے شفا پانا مریض کا اور قحط و مینہ برسنا انکی دعا سے اور مسخر ہوجانا درندون کا اور علی ہذا القیاس اور منجملہ اسکے اخبار کاہنون کے ہین مگر اب زمانہ بعثت جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہانت جاتی رہی البتہ ایام جاہلیت مین اُنسے بہت امور غریبہ ظاہر ہوے ہین اور اتفاق ہی اسپر کہ یہ اخبار غریبہ انکو بواسطہ مخالطت نفوس جنون کے حاصل ہوتے ہین اور منجملہ امور غریبہ کے چشم زخم یعنے نظر لگنی ہی یعنے جب دیکھنے والا کسی چیز کو دیکھے اور پسند کرے تو وہ نظر باعث اسکے ہلاک اور زوال کی ہوگی باعتبار اس خاصیت کے کہ جو دیکھنے والے کی ذات مین ہی - اور بعضے امور غریبہ سے خاص ہونا بعض نفوس کا ہی ساتھ چند امر غریب کے فطرت سے کہ وہ دوسرے شخص مین

نہین پائے جاتے جیسا کہ نقل کرتے ہین کہ ہند مین بعضے لوگ ایسے ہین کہ جب اپنی ہمت کو کسی چیز پر متوجہ کرتے ہین تو تنہائی اختیار کرتے ہین اور اپنی ہمت کو اُس چیز کی طرف متوجہ کرتے ہین یہان تک کہ وہ اُنکی موافق ہمت اور مراد کے وقوع مین آتے ہین - اور بعضے نفوس خاص ہوتے ہین اس بات مین کہ وہ غیب کی باتون کی خبر دیتے ہین چنانچہ نقل ہو کہ ایک شخص اصفہان مین تھا اور علم نجوم بن بڑا دعوے رکھتا تھا کبھی کسی چیز کے حکم مین خطا نہین کرتا تھا اُسکی خبر ابو معشر طبری کو کہ وہ اپنے زمانے مین مثل اپنا نہ رکھتے تھے پہونچی آخر وہ اُسکی ملاقات کے واسطے گئے دیکھا کہ وہ ایک رہگذر عام پر بیٹھا ہوا ہے لوگ اُس سے جس بات کو پوچھتے ہین تو اصطرلاب مین دیکھکر فی الفور جواب دیتا ہو ابو معشر نے اُس شخص سے پوچھا کہ ان احکام پر جو تو نے کیے کیا دلیل ہو بہ نسبت اسوقت کے اُسنے کہا کہ تامل کر مین اسکا جواب دونگا پھر جب لوگ چلے گئے تو کہا کہ جو میرے ذہن مین آتا ہو وہ کہدیتا ہون اور دکھلا دیتا ہون کہ یہ تمھارے سوال کا جواب ہو وہ بسبب اعتقاد کے خوش ہو کر تسلیم کر لیتے ہین اور اُنکی مراد حاصل ہو جاتی ہو جب ابو معشر نے یہ بات سُنی اُسکے حالات سے بہت متعجب ہوے اور چلے گئے ایسی ہی حکایت کرتے ہین کہ سلطان محمود نے جب ہندوستان پر حملہ کیا تو ایک شہر ایسا تھا کہ جو شخص اُسکا ارادہ کرتا تھا بیمار ہو جاتا تھا بادشاہ نے اسکی وجہ دریافت کی تو بیان کیا گیا کہ اس شہر مین ایک جماعت ہو کہ وہ اپنی ہمتین اسطرف مصروف کرتے ہین اسوجہ سے مرض ہو جاتا ہو لوگون نے یہ مشورہ کیا کہ بہت باجا بجوایا جاوے تاکہ اُنکی ہمتین پریشان ہو جائین ایسا ہی کیا گیا تو مرض جاتا رہا اور وہ شہر لشکر نے چھوڑ لیا اور ایسا ہی ایک حکایت مشہور ہو کہ ایک فیلسوف یعنی حکیم سلطان محمد بن تکش کے عہد مین ہند سے خراسان مین آیا تھا مسلمان ہوا اور دانائے ہند نام تھا طالع رصدی کے استخراج مین کامل تھا لوگون نے تجربہ کیا اُسکی باتون مین کہین خطا نہ پائی آخر جب یہ خبر سلطان محمد کو پہونچی تو اسکو طلب فرمایا اور امتحاناً پوچھا کہ سواے طالع کے اور بھی کچھ استخراج کر سکتا ہو کہا ہان سلطان نے کہا کہ بتلا کہ مین نے شب کو کیا خواب مین دیکھا ہو اُسنے حساب کرکے کہا کہ سلطان نے خواب مین یہ دیکھا ہو کہ ایک کشتی پر تلوار ہاتھ مین لیے ہوے بیٹھا ہو - بادشاہ نے اقرار کیا کہ تو نے سچ کہا لیکن ہم اس ایک تجربہ پر قائل نہین اسلیے کہ مین ہمیشہ دریا کے کنارے پر رہتا ہون اور اکثر کشتی مین بیٹھتا ہون اور تلوار کبھی ہاتھ سے جدا نہین ہوتی غرض جب مکرر امتحان کیا تو راست راست پایا اور اُسکو اپنا مقرب اور مصاحب

بنایا اور سب بڑے کامون مین اُس سے مدد لیتا رہا اور بعضے امور غریبہ آسمانی ہین جیسے ظاہر ہونا ستارے دُمدار اور اشکال عجیبہ کا اور ٹوٹنا ستارون کا آسمان سے کہ اُسکو شہاب کہتے ہین اور گرنا جسم ثقیل اور سخت کا جو سے جو حکما کے نزدیک بمیانۂ زمین و آسمان کو کہتے ہین جیسے کہ شیخ الرئیس ابو علی سینا سے منقول ہی کہ اُنکے زمانہ مین جسم ثقیل بمقدار پچاس من کے باجرے کے دانون کے مانند ایک دوسرے سے ملا ہوا زمین جرجان مین گرا اور وہ دانے مگر ایسے سخت تھے کہ ہر چند چاہا کہ اُسکو توڑین اور جدا جدا کرین مگر لوہا بھی اُسمین اثر نہ کرتا تھا۔ اور منجملہ امور غریبہ کے گرنا برف اور اولہ کا ہی غیر وقت مین چنانچہ مشائخ قزوین حکایت کرتے ہین کہ ہمارے ملک مین ایام زرد آلو مین اولے برسے ہر ایک بمقدار جوز کے کہ اُسکے صدمہ سے جانور اور درخت بہت تلف ہو گئے اور زرد آلو قزوین مین نہین ہوتے مگر موسم گرما مین اور منجملہ اُنکے گرنا پتھرون کا ہی مانند لوہے تانبے کے درمیان برق کے اور یہ نہین گرتے مگر ترکستان کے شہرون مین اور بعضے اوقات گیلان کے شہرون مین گرتے ہین۔ اور ابو الحسن علی ابن اثیر جزری اپنی تواریخ مین لکھتے ہین کہ سنہ ۴۱۱ ہجری مین ایک ابر عظیم شہر افریقیہ مین پیدا ہوا کہ اُسمین رعد اور برق بہت تھا اور اولے بہت گرے کہ اُسکے صدمہ سے جانور بہت ہلاک ہوے اور درخت ضائع ہو گئے اور منجملہ غرائب آسمان سے یہ ہی کہ جو بیان کرتے ہین کہ شہر ایدج مین کہ وہ درمیان اصفہان اور جوزستان کے واقع ہی ایک ابر ظاہر ہوا قریب زمین کے ایسا کہ گویا لوگون کے سر پر پہونچا چاہتا ہی اور اُس ابر سے آواز سخت نکلتی تھی اور اُس ابر مین اسقدر پانی برسا کہ قریب تھا تمام مخلوق غرق ہو جاوے اور پانی کے ساتھ مینڈک اور بڑی بڑی مچھلیان کہ اُنکو شبابیط کہتے ہین گرین۔ لوگون نے خوب کھایا اور نمک لگا کر ذخیرہ رکھا۔ اور اسی طرح سے امورات غریبہ بہ نسبت زمین کے ہین جیسے زمین خشک کا دریا ہو جانا مانند زمین یونان کے کہ سابقًا وہ شہر نہایت آباد تھا اور اب دریا ہو گیا اور ایسے ہی دریا کا خشک ہو جانا جیسے زمین ساوہ کہ وہ پہلے دریا تھی اور اب وہ خشک ہو گئی کہ مطلقًا اثر دریا کا اُس مین نہین پایا جاتا ہی۔ اور بعضے امور غریبہ سے یہ ہی کہ زمین سے بخارات اس طرح کے بلند ہوتے ہین کہ جس جانور اور درخت کو پہونچین وہ پتھر سخت بنجاتے ہین اور یہ آثار بخارات کے اتفاقًا مین کہ زمین مصر مین واقع ہی اکثر ظاہر ہوتے ہین اور تذبذیل ہین کہ وہ زمین قزوین مین ہو ایسے واقعات پائے جاتے ہین۔ اور انھین امور غریبہ سے خسف یعنی دھنس جانا زمین کا

اور نکلنا اسپاہ بالی کا اُس زمین سے اور یہ واقعات اکثر نواحی شہر غنجرہ مین کہ زمین روم مین واقع
ہی اور قریہ درگزین مین کہ قریب ہمدان کے ہی ظہور مین آتے ہین- اور بعضے امور غریبہ سے
زلزلہ ہی یعنے جنبش کرنا زمین کا کہ وہ زلزلہ ایک ایک مہینے تک رہتا ہی بلکہ بعضے نواحی مین اُس سے
بھی زیادہ اور یہ امورات زمین نیشاپور اور ری مین بہت واقع ہوتے ہین اور اصل مؤلف
عجائب المخلوقات کے کہتے ہین کہ امام ابو القاسم رافع نے مجھسے فرمایا کہ مین نے
بچشم خود دیکھا ہی کہ جسوقت زلزلہ ہوا تو میرے مکان کی چھت شق ہوگئی اور ستارے اُسکے
روزن سے نظر آنے لگے پھر وہ چھت اپنی حالت اصلی پر آگئی اس طور سے کہ ہرگز نشان شق کا
معلوم نہوتا تھا- اور بعضے امور غریبہ سے ظاہر ہونا معدن کا ہی بعضے شہرون مین کہ پہلے کبھی مثل
اُسکے اُن شہرون مین ظاہر نہوے تھے جیسے ظاہر ہونا معدن زر کا زمین اسماعیلیہ مین- اور
بعضے امور غریبہ سے ظاہر ہونا درخت ترنجبین کا ہی کہ وہ زمین سادہ مین پیدا ہوتا ہی- اور بعضے
امور غریبہ سے پیدا ہونا حیوان غریب الشکل کا ہی- چنانچہ امام شافعی علیہ الرحمۃ سے منقول ہی
کہ اُنھون نے زمین یمن مین ایک آدمی دیکھا کہ کمر سے پانؤن تک مثل بدن عورتون کے اور
سر سے کمر تک مردون کی صورت پر اور اوپر کے جسم مین دو بدن تھے یعنے دو سر اور دو مُنھ کہ وہ
دونون مُنھ سے کھاتا پیتا تھا اور چار ہاتھ تھے وہ دونون بالائی حصّے کے دو آدمی کبھی ایک
دوسرے سے لڑتے اور پھر آپس مین صلح کر لیتے اور نیچے کا بدن یعنے کمر سے پانؤن تک ایک
عضو تھا اور اُنھین امور غریبہ سے یہ ہی کہ ولایت بلخ مین ایک گانون ہی کہ اُسکا گل وساان نام
ہی اُس گانؤن مین ۲۵ھ ہجری مین ایک عورت کے لڑکا پیدا ہوا آدھے بدن کا یعنی آدھے سر
اور ایک ہاتھ ایک پانؤن نسناس کی شکل پر کہ وہ مین کی زمین مین جسجگہ جنگل اور درخت زیادہ
ہوتے ہین پیدا ہوتا ہی پھر دوسرے سال وہی عورت حاملہ ہوئی تو اُسنے بچہ دیا کہ ایک بدن
مگر اُسکے دو سر اور چار کان تھے- اور بعضے امور غریبہ سے کلام کرنا اطفال کا ہی قبل وقت معہود کے
جیساکہ روایت کرتے ہین گواہی دینی طفل کی بیچ حق حضرت یوسف صدیق علی نبینا وعلیہ الصلوۃ
والسلام کے اور طفل ماشطہ کی فرعون کے حق مین اور کلام کرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مہد مین
اور طفل صاحب الاخدود کا- اور بعضے امور غریبہ سے کلام ہاتف ہی کہ آواز سنی جاوے اور کلام
کرنے والا نہ دکھائی دیوے اور ایسا بہت واقع ہوا ہی زمانہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم
مین اور اُنھین امور غریبہ سے کلام کرنا جانورون کا ہی جیساکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

روایت کرتے ہین- انه قال بینا رجل سیوق بقرة اذا عیا فرکبها فقالت انا لم تخلق لهذا انما خلقنا لحراثة الارض فقال الناس سبحان الله بقرة یتکلم فقال صلی الله علیه وسلم انی اومن به وابوبکرؓ و عمرؓ وقال ایضاً صلی الله علیه وسلم بینا رجل فی غنم اذ عدا الذئب علی شاة فادرکها الراعی و استنقذها فقال الذئب من لها یوم السبع یوم لا راعی لها غیری فقال الناس سبحان الله ذئب یتکلم فقال صلی الله علیه وسلم انی اومن به ابوبکرؓ و عمرؓ اور معنی ان دونون حدیث کے یہ ہین کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص بیل ہانکتا ہوا چلا جاتا تھا جب تھک گیا تو وہ اسپر سوار ہوا اُس بیل نے کلام کیا اور کہا کہ مین سواری کے لیے نہین پیدا کیا گیا بلکہ واسطے حراثت یعنی زمین کے جوتنے کے لیے مخلوق ہوا ہون پس لوگون نے بڑا تعجب کیا کہ سبحان اللہ بیل کلام کرتا ہی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تصدیق کرتا ہون اُسکی اور دونون صاحب میرے یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص اپنی بکریان چراتا تھا ناگاہ بھیڑیے نے ایک بکری پکڑی پس اُس شخص نے دوڑکر چھوڑا لیا اُس وقت بھیڑیے نے کلام کیا اور کہا کہ کون مانع ہوگا درندون سے اُس دن کہ کوئی راعی نہوگا سواے میرے لوگون نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا کلام کرتا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اسکی تصدیق کرتا ہون اور ابوبکرؓ و عمرؓ بھی- اور بعضے امور غریبہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے بیفائدہ اور بے وجہ گدھے کو مارا اُسنے کہا کہ اگر قصاص میرے اوپر ہو تو اُس سے زیادہ مار کہ جسقدر تو چاہتا ہی- اور روایت کرتے ہین کہ بعضے لوگ ایسے ہین کہ جنون کو دیکھتے ہین چنانچہ امام انصاری کے پاس جن آیا کرتے تھے ایک مرتبہ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے امام انصاری سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مجھے بھی جن کو دکھلا دو اُنھون نے قبول فرمایا اور کہا دیکھو- امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ کیا دیکھتا ہون کہ ایک دیوار پر چند شکلین و صورتین اِس طور کی ہین کہ جیسے کوئی آفتاب کی روشنی مین راستہ چلتا ہو وہ دیوار پر بے تکلف چلی جاتی ہین مین نے چاہا کہ اُنسے کچھ باتین کرون امام انصاری نے فرمایا کہ تو اس سے زیادہ نہین دیکھ سکتا اور محقق متفق ہین اس بات پر کہ معنی غریب کے بقول حکما تین قسم ہین اول آثار نفسانی اگر اُنکو خیر مین صرف کرین تو معجزے انبیا علیہم السلام کے ہین اور کرامات ہین اولیاء رحمہم اللہ تعالے کے اور اگر شر مین صرف کرین تو وہ سحر ہے- دوسرے اجرام سماوی و اجسام عنصری ہین کہ مخصوص مین ساتھ ہیئت و شکل اور وضع کے اُسکو طلسم کہتے ہین- تیسرے اجسام زمین کے جیسے کھینچنا مقناطیس کا

ہو ہے کہ اُسکو تیرنج کہتے ہین یہ قول کلی ہے جو مذکور ہوا بیان امر غریب مین اور جزئیات اُسکے جدا جدا بیان کیے جاوینگے انشاء اللہ تعالے۔

## چوتھا مقدمہ موجودات کی تقسیم مین

جو موجود سواے واجب الوجود کے ہی درحقیقت وہ مخلوق و مصنوع واجب الوجود کا ہے اور ہر ذرہ عالم مین جو ہر و عرض و صفت و موصوف سے جو کچھ کہ دیکھے جاتے ہین وہ سب باریتعالے کی صناعت ہی اور اُنمین عجائب و غرائب بیحد و بے شمار ہین کہ اُن عجائب سے آثار حکمت اور قدرت اور عظمت اُس صانع مطلق کے اسقدر ظاہر ہوتے ہین کہ کوئی اُنکو نہین معلوم کر سکتا مگر ہم بر سبیل تمثیل مجملاً اُسکا ذکر کرتے ہین کہ موجودات کی دو قسم ہین۔ ایک قسم ایسی ہی کہ اُسکا دریافت کرنا طاقت بشری سے خارج ہی جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے۔ وَیَخْلُقُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنے پیدا کرتا ہی وہ چیزین جو تم نہین جانتے ہو اُنمین کلام کرنا ممکن نہین۔ دوسری قسم وہ ہی کہ مجملاً اُسکی اصل کو ہم جانتے ہین۔ لیکن تفصیلاً نہین جانتے اُسکی دو قسمین ہین۔ مرئی اور غیر مرئی۔ غیر مرئی وہ ہی جو چیز آنکھ سے نہ دیکھی جاوے جیسے عرش کرسی ملائکہ جن شیاطین بس مجال نظر کی اُنمین تنگ ہی ممکن نہین کہ اُنمین کلام کیا جاوے مگر اسقدر کہ نصوص اور اخبار اور آثار سے ثابت ہوا ہووے اور جو مرئی ہی یعنے آنکھ سے دیکھا جاوے جیسے آسمان اور ستارے چاند اور سورج اور گردش اُنکی اور اختلاف اُنکی حرکات کا اور زمین اور جو کچھ زمین پر ہے جیسے پہاڑ اور جنگل دریا کان نباتات اور حیوانات اور جو دریا کے اندر ہی اور جو کچھ درمیان زمین و آسمان کے ہی جیسے باران و برق و رعد و صاعقہ و شہاب اور آندھی وغیرہ البتہ انہین مجال گفتگو کی ہی پس یہ اجناس عجائبات کے ہین اور جنس کے انواع ہین اور ہر نوع مین بہت اقسام ہین اور اُسکے اقسام کی انتہا نہین کہ کسقدر ہین اور ان تمام مین فکر و نظر کی گنجائش ہی اور کوئی ذرہ نہین حرکت کرتا مگر اُسکے حکم سے اور ہر ایک حرکت مین لاکھون حکمت ہین اور یہ سب حکمتین اُسکی وحدانیت پر ایک دلیل قاطع ہین جیساکہ کہا کسی شاعر عارف نے
شعر۔ وللہ فی کل تحریکۃ + وتسکینۃ ابدا شاھد + وفی کل شیٔ لہ اٰیۃ + تدل علی انہ واحد

## اور فہرست کتاب کی یہ ہی

# فہرست کتاب کی شامل دیباچہ

مقالہ اول علویات کے بیان مین اور اسمین تیرہ نظر ہین - نظر اول حقیقت افلاک واشکال وحرکات آسمان کے بیان مین بطریق اجمال - نظر دوم فلک قمر کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین اور ایک خاتمہ - فصل اول حقیقت قمر مین - فصل دوم فلک قمر کی حقیقت مین - فصل سوم بیان کمی وزیادتی صورت قمر مین - فصل چہارم خسوف قمر کے بیان مین فصل پنجم خواص قمر کے بیان مین - خاتمہ مجرہ کے بیان مین - نظر تیسری فلک عطارد کے بیان مین اور اسمین دو فصلین ہین - فصل پہلی عجائبات فلک عطارد مین فصل دوسری خواص عطارد مین - نظر چوتھی فلک زہرہ مین اور اسمین دو فصلین ہین فصل پہلی فلک زہرہ کے عجائبات مین - فصل دوسری خاصیت زہرہ کے بیان مین نظر پانچوین فلک آفتاب کے بیان مین اور اسمین چار فصلین ہین - فصل پہلی عجائبات فلک آفتاب مین فصل دوسری حقیقت آفتاب کے بیان مین - فصل تیسری کسوف آفتاب کے بیان مین فصل چوتھی خواص آفتاب کے بیان مین - نظر چھٹی فلک مریخ کے حالات مین اور اسمین دو فصلین ہین - پہلی فصل فلک مریخ کے عجائبات مین - دوسری فصل خواص مریخ مین نظر ساتوین فلک مشتری کے بیان مین اور اسمین بھی دو فصلین ہین فصل پہلی عجائبات فلک مشتری کے بیان مین - فصل دوسری اسکے خواص کے بیان مین - نظر آٹھوین فلک زحل کے بیان مین اور اسمین تین فصلین ہین - فصل پہلی فلک زحل کے عجائبات کے بیان مین فصل دوسری خواص زحل کے بیان مین فصل تیسری رجعت ستارون مین نظر نوین فلک ثوابت کے بیان مین اور اسمین تین فصلین ہین - فصل پہلی فلک ثوابت کے بیان مین فصل دوسری کواکب ثابتہ کے بیان مین فصل تیسری بمنازل قمر کے بیان مین نظر نوین بیچ فلک بارہ برجون کے نظر دسوین

فلک الافلاک کے بیان مین نظر گیارھوین سکان سموات کے بیان مین نظر بارھوین بیچ بیان زمان کے اور اسمین دو قول ہین پہلا قول حقیقت زمان کے بیان مین دوسرا قول بیچ بیان رات اور دن کے اور اسمین دو فصلین ہین فصل پہلی روز اور ہفتہ کے بیان مین فصل دوسری بیچ بیان اُن دونون کے جو افضل ہین- قول تیسرا بیچ بحث مہینون کے اور اسمین تین فصلین ہین فصل پہلی بیچ مہینون عربی کے فصل دوسری بیچ مہینون رومی کے فصل تیسری بیچ مہینون فارسی کے- چوتھا قول بیچ ارباع سال کے پانچوان قول بیچ بیان عجائبات کے جو تکرار سال سے علاقہ رکھتے ہین- خاتمہ بیان حکایات عجیبہ مین-

## مقالۂ دوم عالم سفلیات کے بیان مین

اور اسمین بھی چند نظرین ہین- نظر اول حقیقت عناصر کے بیان مین نظر دوسری کرۂ آتش کے بیان مین نظر تیسری کرۂ ہوا کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین فصل پہلی حقیقت ہوا کے بیان مین فصل دوسری ابر اور باران کے بیان مین فصل تیسری بیچ بیان اقسام ہواؤن کے فصل چوتھی بیچ بیان رعد اور برق کے فصل پانچوین بیچ بیان ہالہ اور قوس قزح کے نظر چوتھی کرۂ آب کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین- فصل پہلی حقیقت پانی کے بیان مین فصل دوسری گردش دریا کے بیان مین فصل تیسری بیچ بیان دریا اور جزیرون اور حیوانات عجیبہ کے اور وہ آٹھ دریا ہین پہلے دریاے محیط دوسرے دریاے چین تیسرے دریاے ہند چوتھے دریاے فارس پانچوین دریاے قلزم چھٹے دریاے زنگبار ساتوین دریاے مغرب آٹھوین بحر خزر اور اُسکے جزائر اور حیوانات کے بیان مین نظر پانچوین کرۂ زمین کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین- فصل اول حقیقت زمین کے بیان مین- فصل دوسری ہیأت زمین کے بیان مین- فصل تیسری مقدار حجم زمین کے بیان مین- فصل چوتھی ارباع زمین کے بیان مین- فصل پانچوین اقالیم زمین کے بیان مین- فصل چھٹی خسف اور زلزلہ کے بیان مین فصل ساتوین بیچ بیان اس بات کے کہ حکمت خدا سے زمین نرم پہاڑ ہو جاتی ہے اور پہاڑ مثل زمین نرم کے ہو جاتے ہین اور خشک زمین دریا اور دریا خشک ہوتے ہین- فصل آٹھوین بیچ فوائد پہاڑون کے- فصل نوین بیچ عجائبات پہاڑون کے- فصل دسوین بیچ پیدائش نہرون کے فصل گیارھوین بیچ عجائبات نہرون کے- فصل بارھوین چشمون کی پیدائش مین- فصل تیرھوین بیچ فوائد اور عجائبات چشمون کے بیان مین فصل چودھوین

کنوؤن کی پیدائش مین فصل پندرھوین کنوؤن کے عجائبات کے بیان مین پھر نظر کی جاتی ہے
بیچ حالات کائنات کے یعنی موالید ثلثہ کے بیان مین یعنے حیوانات نباتات جمادات اور اُسمین
چند نظرین ہین۔ نظر اوّل معدنیات کے بیان مین اُسکے چند نوع ہین۔ نوع پہلی بیان فلزات
مین اور وہ اجسام منطرقہ ہین یعنے قابل گُھل جانے کے ہین۔ نوع دوسری احجار یعنے
پتھرون کے بیان مین اور وہ دو قسم پر ہی۔ پہلی قسم جسم سخت کے بیان مین۔ دوسری قسم
جسم نرم کے بیان مین نظر دوسری حالات نباتات کے بیان مین اور وہ بھی دو قسم پر ہی پہلی
قسم بڑے درختون کے بیان مین قسم دوسری نجم کے بیان مین کہ وہ حوش جانورون کی آہین
نظر تیسری حیوانات کے بیان مین اور وہ چند نوع پر ہی۔ نوع اول احوال انسان کے بیان
مین اور اُسمین چند نظرین ہین۔ نظر پہلی حقیقت آدمی کے بیان مین۔ نظر دوسری آدمی کے
اخلاق کے بیان مین نظر تیسری بیچ پیدائش آدمی کے نطفہ کے نظر چوتھی تشریح اعضا کے
بیان مین اسکی دو قسم ہین قسم اول اعضاء بسیطہ کے بیان مین اور وہ چند نوع پر ہی نوع پہلی
استخوان۔ نوع دوسری غضروف نوع تیسری عضل نوع چوتھی رباط نوع پانچوین گوشت
اور چربی۔ نوع چھٹی شرائین نوع ساتوین رودہ نوع آٹھوین مربب نوع نوین غشا۔ نوع
دسوین جلد۔ نوع گیارھوین مغز۔ قسم دوسری اعضاے مرکبہ کے بیان مین۔
وہ دو ضرب پر ہی۔ ضرب اول سر کے بیان مین اور اُسمین چند فصلین ہین۔ فصل پہلی
تشریح سر کے بیان مین۔ فصل دوسری آنکھ کے بیان مین فصل تیسری کان کے بیان مین
فصل چوتھی ناک کے بیان مین فصل پانچوین لب کے بیان مین فصل چھٹی مُنھ کے بیان
مین فصل ساتوین داڑھی کے بیان مین۔ فصل آٹھوین بال کے بیان مین فصل نوین
گردن کے بیان مین اور اُسمین چند انواع ہین۔ نوع پہلی تشریح گردن کے بیان مین۔ نوع
دوسری بیچ تشریح سینہ کے اور اُسمین چند فصلین ہین۔ فصل اول بیچ تشریح سینہ کے
فصل دوسری بیچ بیان پستان کے نوع تیسری بیچ تشریح ہاتھ کے اُسمین بھی چند فصلین ہین
فصل اول بیچ تشریح ہاتھ کے فصل دوسری بیچ تشریح بازو کے فصل تیسری بیچ
بیان ناخن کے۔ نوع چوتھی شکم کے بیان مین۔ نوع پانچوین پشت کے بیان مین نوع چھٹی
پہلو کے بیان مین نوع ساتوین پاؤن کے بیان مین واللہ الموفق للصواب ضرب دوسری
اعضاے مرکبہ سے اعضاے باطنہ مین اور وہ چند نوع پر ہین۔ نوع پہلی دماغ نوع دوسری

شش یعنی پھیپڑا نوع تیسری دل نوع چوتھی جگر نوع پانچوین زہرہ یعنی پتہ نوع چھٹی سپرز یعنی تلی نوع ساتوین
معدہ نوع آٹھوین رودہ یعنی آنت نوع نوین گردہ نوع دسوین مثانہ نوع گیارھوین آلات
تولید اور اُسمین چند فصلین ہین پہلی فصل اُسکی تشریح کے بیان مین دوسری فصل انثیین کے
بیان مین تیسری فصل قضیب کے بیان مین چوتھی فصل رحم کے بیان مین پانچوین نظر قوی کے
بیان مین اور وہ بھی چند نوع پر ہی نوع پہلی قوی ظاہری اُسکی پانچ قسم ہین اوّل چھونا دوسرے سننا
تیسرے دیکھنا چوتھے سونگھنا پانچوین چکھنا - خاتمہ بیچ فائدون اُن قوی کے نوع دوسری قوی باطنی
اور وہ چند صنف پر ہی صنف اوّل قوی جاذبہ مین اور وہ چار ہین - اول جاذبہ دوسرے ماسکہ تیسرے
ہاضمہ چوتھے دافعہ صنف دوسری قوی مجذوبہ وہ بھی چار ہین - اول غاذیہ دوسرے نامیہ تیسرے
مولدہ چوتھے مصورہ - خاتمہ اُن قوی کے فائدون کے بیان مین صنف تیسری قوی مدرکہ اور وہ پانچ ہین
اوّل حس مشترک دوسرے خیال تیسرے وہم چوتھے حافظ پانچوین مفکرہ صنف چوتھی قوی محرکہ
اور وہ دو قسم پر ہی - قسم اوّل باعثہ اور وہ دو ضرب پر ہی ضرب اوّل قوت شہوانیہ ضرب دوم قوت
غضبیہ قسم دوسری قوت فاعلیہ صنف پانچوین قوی عقلیہ اور وہ چار ہین اول عقل ہیولانیہ دوسری
عقل ملکیہ تیسری عقل مستفاد چوتھی عقل بالفعل خاتمہ بیچ تفاوت لوگون کی عقل مین چھٹوین نظر بیچ
خواص انسان کے ساتوین نظر خواص آدمی کے اجزا کے بیان مین آٹھوین نظر بیچ امراض عجیبہ کے کہ آدمی
کو لاحق ہوتے ہین - نوع دوسری دواب کے بیان مین اور اُسمین دو امر ہین - امر پہلا اُنکی صورتون کے
بیان مین امر دوسرا خواص اجزا کے بیان مین نوع تیسری نعم کے حالات مین اُسمین بھی دو امر ہین اول اُنکے
افعال کے بیان مین دوسرا خواص اُنکے اجزا کے بیان مین نوع چوتھی مرغ مین ہی اور اُسمین دو امر ہین
اوّل اُنکے افعال عجیبہ کے بیان مین دوسرا خواص اجزا کے بیان مین نوع پانچوین ہوام اور حشرات کے
بیان مین اور اُسمین دو امر ہین - اول افعال عجیبہ کے بیان مین دوسرا اُنکے خواص کے بیان مین
نوع چھٹی طیر مین اور اُسمین دو امر ہین اول خواص اجزا کے بیان مین دوسرا اُن حیوانات کے بیان مین
کہ شکل اور صورت مین اُنکی مخالف اشکال معہودہ حیوانات کے ہین اور یہ تین قسم پر ہین اول وہ ہست ہین کہ
شکلین عجیب رکھتے ہین اُنکو اللہ تعالے نے اطراف زمین اور جزائر دریا مین پیدا کیا ہی دوسرے حیوانات
مرکب مین دو نوع مختلف سے تیسرے افراد حیوانات غریبۃ الصور کے بیان مین واللہ الموفق للصواب
وصلے اللہ علی سیدنا النبی والمحمود آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ اجمعین - مطالب کتاب عجائب المخلوقات
کے فہرست مین اجمالاً معلوم ہوئے اب ہر ایک تفصیلاً مذکور ہوتے ہین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالہ پہلا- علویات کے بیان مین اور اسمین چند نظر ہین اول حقیقت افلاک اور اونکی شکل اور وضعون اور حرکتون کے بیان مین بر سبیل اجمال حکما کہتے ہین کہ فلک یعنے آسمان جسم بسیط گول ہی بصورت کرہ کے متحرک ہی وسط پر کہ اسکو شامل ہی نہ ہلکا ہی نہ بھاری نہ سرد ہی نہ گرم نہ تر ہی نہ خشک نہ وہ ٹوٹ سکتا ہی نہ جڑ سکتا ہی اور ہر ایک امر کے دلائل کتب حکمت مین موجود ہین اس کتاب مین اونکے دلائل نہین لکھے اور سب افلاک کروی ہین یعنے گول مثل گنبد کے اور ایک دوسرے کو محیط جیسے چھلکے پیاز کے اور بقول تحقیق تقسیم اسکی باعتبار قسمت اولی کے نو کرہ پر ہی اس طور سے کہ مماس ہوتی ہی سطح ادنی ہر ایک کی ان افلاک سے سطح اعلی اوس فلک کو کہ جو اسکے نیچے ہی ترتیب اونکی اسطرح پر ہی- پہلا[١] فلک قمر ہی کہ عناصر کو محیط ہی- دوسرا[٢] فلک عطارد- تیسرا[٣] فلک زہرہ- چوتھا[٤] فلک شمس- پانچوان[٥] فلک مریخ- چھٹا[٦] فلک مشتری- ساتوان[٧] فلک زحل آٹھوان[٨] فلک ثوابت کہ اوسپر ستارے بے شمار ہین نوان[٩] فلک الافلاک کہ اوسپر کوئی کوکب نہین اطلس کیطرح سادہ ہی اور سب سے بڑا اور سب کو محیط ہی اسلیے اسکو فلک اطلس اور فلک اعظم بھی کہتے ہین اور ہر فلک کی ایک جگہ خاص مقرر ہی کہ وہ اپنی جگہ سے دوسری جگہ نہین جاتا لیکن اپنی جگہ پر متحرک ہی ایک لمحہ بھی توقف نہین کرتا اور حرکت فلک کی نہایت سریع ہی کسی چیز سے جو آدمیون نے دیکھا ہی اسکو مشابہت نہین دیسکتے یہان تک کہ علم ہندسہ مین ثابت ہوا ہی کہ جتنی دیر مین بڑا دوڑنے والا گھوڑا دونون قدم اگلے اوٹھا کر زمین پر رکھے اتنی دیر مین فلک اعظم تین[٣] ہزار کوس طی کر جاوے اب جاننا چاہیے کہ فلک اعظم حرکت کرتا ہی مشرق سے جانب مغرب کو اور باقی آٹھ فلک برخلاف حرکت فلک الافلاک کے مغرب سے مشرق کو حرکت کرتے ہین اور کواکب یعنی ستارے وہ اپنے اسم

آسمانون کے ساتھ حرکت کرتے ہین الآ سیارے بجاے خود بھی متحرک ہین اور ایک فلک دوسرے فلک کو محیط کیے ہی باحاطۂ تامہ اس ہیئت سے جو کہ منقوش ہی اور صورت عالم کی یہ ہی

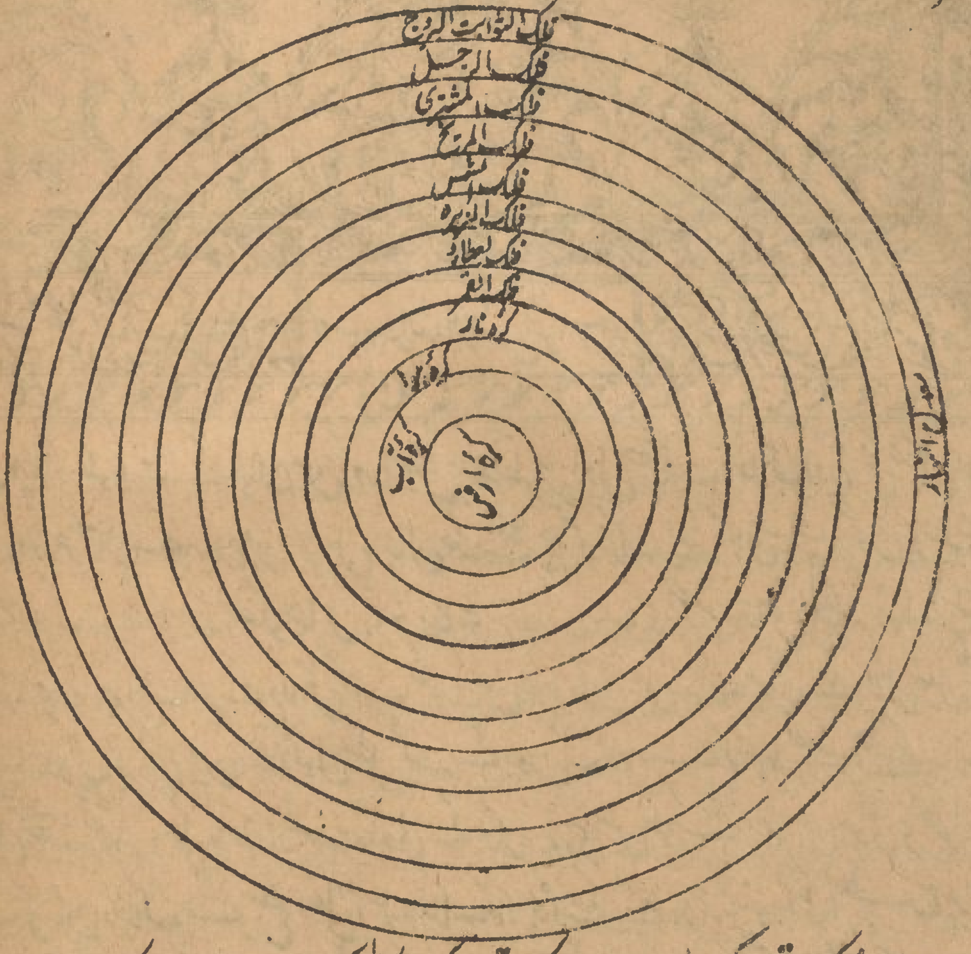


نظر دوسری فلک قمر کے بیان مین - فلک قمر کے دو سطح کروی ہین اور ہر ایک مقابل دوسرے کے ہی اور مرکز دونون سطح کا مرکز عالم ہی اور سطح اعلی اُسکی کہ عبارت سطح محدب سے ہی ملی ہوئی ہی سطح مقعر فلک عطارد سے اور سطح مقعر فلک قمر کی کہ وہ عبارت سطح اسفل سے ہی ملی ہوئی ہی سطح محدّب کرۂ نار سے اور دورۂ قمر کا باعتبار اپنی حرکت ذاتی کے کہ وہ مغرب سے مشرق کو ہی اٹھائیس روز مین پورا ہوتا ہی اور دورہ فلک حاوی قمر کا چودہ روز مین پس مدت اٹھائیس روز مین کہ اُسمین دورہ قمر کا تمام ہوتا ہی فلک حاوی کے دو دورے ہوتے ہین پہلے دورے مین اُسکا رُخ منور زمین کی طرف ہوتا ہی پہلی تاریخ کی شب سے چودھوین تاریخ کی شب تک اور دوسرے دورے مین رُخ منور جانب اعلی کو ہوتا ہی اور رُخ غیر منور زمین کی طرف ہوتا ہی تو اسوقت مین تاریکی عالم مین شروع ہو جاتی ہی گویا پشت اُسکی جانب مرکز زمین کے ہوتی ہی اس لیے شب پندرھوین سے تا آخر یعنے شب اٹھائیسوین تک نور قمر کم ہو جاتا ہی پس فلک کلی قمر کا منقسم ہوتا ہی چار افلاک پر اُین سے

تین فلک کرۂ ارض کو محیط ہین اور ایک فلک صغیر کہ وہ محیط نہین جو محیط ہین اُن تینون مین سے اول کو جوزہر کہتے ہین کہ سطح اعلی اُسکی سطح اسفل فلک عطارد کو ملی ہوئی ہی۔ دوسرے کو مائل کہتے ہین سطح اعلی اُسکی سطح اسفل فلک جوزہر سے مماس ہی اور سطح اسفل اُسکی مماس کرۂ نار سے ہی اور مائل اسوجہ سے کہتے ہین کہ منطقہ اُسکا میل رکھتا ہی منطقۂ فلک جوزہر سے اور مرکز اُسکا مرکز عالم ہی۔ تیسرے کو فلک خارج المرکز کہتے ہین کہ مرکز اُسکا خارج ہی مرکز عالم سے اور ہٹا ہوا ہی ایک جانب کو فلک کلّی سے اس طور سے کہ مماس ہوتی ہی سطح اسفل اسکی سطح اعلی فلک کلی سے ایک نقطۂ مشترک پر اور اس نقطہ کو اوج کہتے ہین اور اسی طرح مماس ہوتی سطح مقعر اسکی سطح ادنی فلک کلی سے ایک نقطہ پر کہ مشترک ہی درمیان اُن دونون کے اور اُس نقطہ کا نام حضیض ہی پس اس سے دو جسم حاصل ہوتے ہین کہ وہ مختلف الثخن ہین غلظت اور رقت مین ایک حاوی ہوتا ہی فلک خارج المرکز کا اور دوسرا محوی رقت حاوی کی جانب اوج کے ہوتی ہے اور غلظت اُسکی حضیض کی جانب اور رقت اور غلظت محوی کی اُسکے برعکس ہوتی ہے اور ہر ایک کو ان دونون سے متمم کہتے ہین اور چوتھا فلک صغیر کہ ثخن فلک خارج المرکز مین ہی اُسکو فلک تدویر کہتے ہین اور قمر اُسی فلک مین جڑا ہوا ہی اور یہ فلک حرکت کرتا ہی یہ حرکت قمر کہ سوائے حرکت فلک کے ایک حرکت خاص اُسکی ہی اور حکما اس بات پر متفق ہین کہ ثخن فلک قمر کا یعنے بعد مابین سطح اعلی اور سطح اسفل کے بقدر ایک لاکھ اٹھارہ ہزار چھیاسٹھ میل کے ہی اور شکل فلک قمر کی یہ ہے۔

اور بطلیموس نے اپنی کتاب مین مسافت ثخن افلاک اور مقادیر اجرام کواکب اور دوائر اور اقطار
اُنکے کی دلائل ہندسیہ سے بہ شرح و بسیط ثابت کیا ہی اور اس امر کی تصدیق مین کسی کو شک نہوگا
مگر اُس شخص کو کہ علم ہندسہ سے واقف نہو اور جسنے مقالہ دوم تحریر اقلیدس کو حل کیا ہوگا
اُسپر یہ سب آسان ہی اگر ذہن کو اُس طرف متوجہ کرے - فصل حقیقت قمر کی یہ ہی کہ چاند ایک ستارہ
ہی محل طبعی اُسکا فلک اسفل ہی اور در اصل جرم اُسکا تاریک ہی مگر روشنی کو آفتاب سے حاصل
کرتا ہی اشکال مختلفہ سے باعتبار قرب و بعد آفتاب کے اور ہر برج مین دو شب اور دو ثلث شب
رہتا ہی اور تمام فلک پر ایک مہینے مین دورہ کرتا ہی اور چاند سب ستارون سے چھوٹا ہی مگر سب سے
زیادہ تیز رو اسی سبب سے اُسکو پیک فلک کہتے ہین اور فلک قمر تمام افلاک سے چھوٹا ہی اور
منازل قمر اٹھائیس ہین کہ ہر شب ایک منزل طی کرتا ہی اور اخیر مہینے کی شب کو چھپ جاتا ہی پس
اگر مہینا انتیس روز کا ہوا تو اٹھائیسوین شب کو چھپ جاتا ہی اور جس شب کو پوشیدہ رہتا ہی
اُس شب کو بھی ایک منزل کو قطع کرتا ہی بعد اُسکے جب مقابل آفتاب کے ہونے لگتا ہی تو اُسوقت
ہلال دکھائی دیتا ہی کما قال اللہ تعالے والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم

صورت اصلی قمر کی یہ ہی

حکما اس بات کے قائل ہین کہ جرم چاند کا
ایک جزو ہے سوا انتیس جزو زمین
سے اور دائرہ اُسکا چار سو باون میل کا
ہی اور قطر جرم قمر کا تقریباً ایکسو چوالیس
میل کا ہی اور یہی مذہب اہل ہند
کا ہی - فصل کیفیت کمی و زیادتی نور قمر
کے بیان مین ہے جرم قمر کثیف اور تاریک ہی
لیکن قابلیت نور کی رکھتا ہی مگر اسقدر
کہ اُسپر سیاہی معلوم ہوتی ہی وہ قابل نور
کے نہین ہی پس وہ نصف کہ مقابل
آفتاب کے ہی ہمیشہ روشن ہوتا ہی اور
جب کہ مقارن آفتاب کے ہوتا ہی ایک برج اور ایک درجہ و ایک دقیقہ مین تو نصف روشن

اُسکا آفتاب کی طرف ہوتا ہی اس حالت پر اور نصف غیر روشن زمین کیطرف پس اس حالت مین مہتاب ایک عالم کی نظر سے مخفی ہوتا ہی ایک شب اور جب آفتاب سے دور ہوتا ہی بقدر دو درجہ یا زیادہ کے جہت مشرق مین نصف سیاہ مغرب کی جانب ہوتا ہی جسقدر اس سے روشن ہوتا ہی تو بشکل ہلال دکھائی دیتا ہی کہ عبارت ماہ نو سے ہی پھر جسقدر کہ آفتاب سے دور ہوتا جاتا ہی جرم اسکا روشن زیادہ ہوتا جاتا ہی یہان تک کہ مقابل آفتاب کے ہوجاتا ہی۔ پس وہ نصف کہ مقابل زمین کے ہی اُسوقت تمام روشن ہوجاتا ہی اور اُسکو بدر کہتے ہین بعد اسکے نصف آخر مہینے مین جیسے جیسے آفتاب کے قریب ہوتا جاتا ہی نور اُسکا کم ہوتا جاتا ہی یہان تک کہ مقارن آفتاب کے ہوتا ہی تو اُسوقت وہ نصف کہ روشن ہی فلک عطارد کی جانب ہوتا ہی اور وہ نصف کہ غیر منور رہی زمین کی جانب یہ اہل زمین کی نظر سے مخفی ہوجاتا ہی اگر مہینا انتیس ۲۹ دن کا ہوتا ہی تو اٹھائیسوین شب کو چھپتا ہی اور اگر مہینا تیس دن کا ہوتا ہی تو اُنتیسوین شب کو پوشیدہ رہتا ہی ایک منزل پوشیدہ رہکر پھر آفتاب سے گذر جاتا ہی اور ہلال معلوم ہوتا ہی اسیطرح پر ہمیشہ ہر مہینے مین گھٹتا بڑھتا رہتا ہی اور صورت اجتماع آفتاب و قمر کی یہ ہے

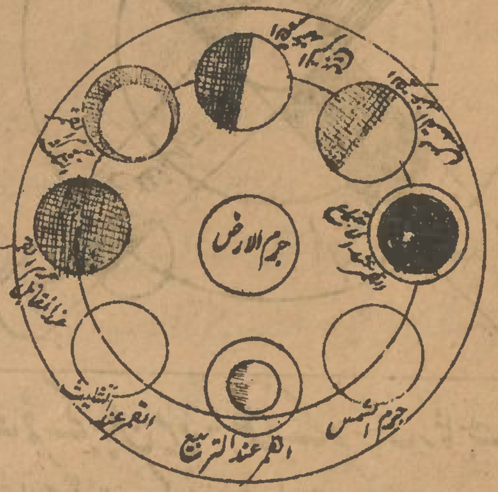


فصل خسوف چاند کے بیان مین سبب خسوف کا حائل ہوجانا زمین کا ہی درمیان آفتاب و ماہتاب کے پس جسوقت کہ ماہتاب ایک نقطہ پر دو نقطون راس یا ذنب سے پہونچتا ہی یا قریب کسی کے ہو اُن دو نقطون سے پہونچے وقت استقبال کے زمین حائل اور متوسط ہوجاتی ہی درمیان آفتاب و ماہتاب کے اور مہتاب زمین کے سایہ مین آجاتا ہی اور اپنے سواد اصلی پر کہ مراد تاریکی سے ہی منخسف ہوکر دکھائی دیتا ہی اور چونکہ آفتاب زمین سے بہت بڑا ہی پس سایہ

زمین کا بشکل مخروطی ظاہر ہوتا ہی کہ قاعدہ اُسکا صفحہ زمین کا ہی اسلیے کہ خطوط شعاعی جو آفتاب سے نکلتے ہین اور جرم زمین پر پہونچتے ہین وہ زمین کو طی کرکے اطراف سے نکل جاتے ہین اور دوسری طرف مل جاتے ہین ایک نقطہ پر پس سایہ زمین کا مخروطی شکل پیدا ہو جاتا ہی پھر جسوقت قمر کو فلک البروج سے استقبال عرض نہووے تو تمام جرم ماہتاب کا سایۂ مخروطی مین ہو گا تو کل منخسف ہو جائیگا اور اسکو دیر تک قیام ہو گا اور اگر فلک البروج سے اسکو عرض ہو گا تو کچھ منخسف ہو گا اور کچھ نہین اور کبھی جرم قمر کا مماس ظل مخروطی کے ہوتا ہی یعنے کنارہ اسکا ملا ہوا کنارۂ سایۂ مخروطی کے تو اس حالت مین کچھ بھی منخسف نہو گا اور یہ صورت اُسوقت ہوتی ہی کہ عرض قمر برابر نصف مجموع قطرین یعنی قطر قمر اور قطر ظل کے ہو اور اگر نصف مجموع قطرین سے کم ہو گا تو ایک ٹکڑہ منخسف ہو گا اور یہ صورت خسوف قمر کی ہی۔

فصل خواص اور تاثیرات قمر کے بیان مین ۔ حکما کے نزدیک یہ ثابت ہی کہ تاثیرات قمر کی سب بواسطہ رطوبات کے ہین جیساکہ تاثیرات آفتاب کی بواسطہ حرارت کے ہین اور اعتبار اہل تجارت کا اس بات پر دلیل قاطع ہے ازانجملہ گھٹنا بڑھنا دریا کے پانی کا ہی کہ جب ماہتاب کسی افق مین آفاق دریا سے ہوتا ہی مشرق یا مغرب مین تو پانی اس طرف کا بڑھ جاتا ہی اور ہمیشہ یہی حال رہتا ہی یعنے جیسا جیسا قمر اُس طرف سے بلند ہوتا ہی اُسی طرح دریا کا پانی بھی ترقی مین آتا ہی یہانتک کہ ماہتاب اُس موضع کے وسط السماء پر پہونچے اُسوقت مد یعنے بڑھنا پانی کا نہایت درجے پر ہوتا ہی اور جبکہ ماہتاب وسط السماء سے ہٹتا ہی تو جزر یعنے گھٹنا دریا کا شروع ہوتا ہی یہانتک کہ قمر اُس موضع کے

مغرب پر پہونچے اُسوقت جزر یعنے گھٹنا دریا کا کامل ہوتا ہی پھر جب ماہتاب اُس موضع کے مغرب سے
آگے بڑھتا ہی دوبارہ مدّ دریا شروع ہوتا ہی یہانتک کہ قمر وتد الارض پر پہونچے اُسوقت مدّ دریا کامل
ہوتا ہی اور جب قمر وتد الارض اُس دریا سے زائل ہو تو جزر اُسکا دوبارہ ہوتا ہی یہانتک کہ قمر افق
مشرق کو پہونچتا ہی پھر مدّ اسی طرح پر پیدا ہوتا ہی غرض ہر شب و روز مقدار سیر قمر کی دو مد اور دو جزر
ہوتی ہین ابتداے مد مین دریا کو حرکت عظیم ہوتی ہی کہ پانی نیچے سے طغیانی کر کے اوپر آتا ہی اور نفخ
اور موج اور ہوا سخت پیدا ہوتی ہی یہانتک کہ جزر ظاہر ہونے لگے تو اُسوقت یہ سب موج وغیرہ کم ہو جاتی
ہین جو شخص کہ کنارۂ دریا پر ہووے تو اُسکو مشاہدۂ زیادتی اور انتفاخ اور ہیجان پانی کا بخوبی ہوتا ہی
اور ابتداے مد کا اُس موضع سے ہوتا ہی کہ وہان پر عمق بہت ہووے اور جگہ وسیع ہو اور زمین سخت
اور ماہتاب اُسکے اُفق پر ہو یا مسامتت یعنی سمت افق مین ہو تا کہ عمق دریا مین بخارات کثرت سے
پیدا ہووین اور گھٹ کر قصد نکلنے کا کرین اور نہ نکل سکین پس اس سبب سے دریا مین ہیجان اور نفخ
شدت سے ظاہر ہوتا ہی اور پانی بلند ہوتا ہی اور جہان پر یہ سب امور نہ پائے جاوین تو وہان مد و جزر بھی
ہوگا اور یہ کیفیت اُس مد و جزر کی ہی جو کہ شبانہ روز طلوع و غروب آفتاب سے پیدا ہوتا ہی لیکن
جو مد و جزر کہ مہینے مین ایک بار ہوتا ہی برخلاف اُسکے ہوتا ہی اور دریا کے رہنے والے کہتے ہین کہ دریا
وقت اجتماع شمس و قمر سے تا امتلاء قمر زیادتی پر رہتا ہی اور بعد امتلاء کے کمی پر ہوتا ہی اجتماع ثانی تک
اسی طرح ہر مہینے زیادتی اور کمی دریا کی ہوتی رہتی ہی باعتبار زیادت و نقصان ماہ کے ۔ اور منجملہ تاثیرات قمر
کے یہ ہی کہ تاثیر قمر سے بدن حیوانات کے بروقت زیادتی نور قمر کے زیادہ قوی ہوتے ہین اور نمو اکثر
غالب ہوتا ہی اور آدمیون کے بدن مین خلطون کو ظاہر کیطرف میلان ہوتا ہی اور رگین خون سے
ممتلی یعنے پُر ہوتی ہین اور حرارت مزاج مین غالب رہتی ہی اور بعد امتلاء کے بدن حیوانات کے ضعیف
ہو جاتے ہین اور نمو کم اور اخلاط باطن کیطرف متوجہ ہوتے ہین اور عروق کا امتلاء خون سے کم ہو جاتا ہی
اور برودت مزاج غالب ہوتی ہی یہ امور علماے طب کے نزدیک خوب ظاہر ہین اور منجملہ تاثیرات قمر
کے قول اطبا کا ہی کہ دریافت کرنا بحران کا اور تفاوت دنون کا باعتبار زیادت و نقصان نور قمر کے ہی
چنانچہ جو شخص کہ نصف اول ماہ مین بیمار ہو تو اُسکی طبیعت دفع بیماری پر زیادہ قادر ہوگی بہ نسبت
اُسکے کہ نصف آخر ماہ مین بیمار ہو اسلیے کہ قمر نصف اول ماہ مین بسبب زیادتی نور کے طبیعت کو زیادہ
قوت دیتا ہی اور نصف آخر مین قوی ضعیف ہو جاتے ہین اور ازالہ مرض پر قادر نہین ہوتے اور منجملہ
یہ ہی کہ جب تک ماہتاب زائد النور ہوتا ہی تو بال حیوانات کے بدن کے بہت جلد اور کثرت سے نکلتے ہین

اور ایسے قوی ہوتے ہین کہ اُنکا اُکھیڑنا دشوار ہوتا ہی اور جب نور قمر کا کمی پر ہوتا ہی اُسکے بالعکس یعنی
بال دیر مین نکلتے ہین اور ضعیف ہوتے ہین اور منجملہ اسکے کثرت شیر حیوانات کی ہوتی ہی کہ ابتدا
زیادتی نور قمر سے تا امتلاء قمر شیر حیوانات کے پستان مین زیادہ ہوتا ہی اور جب قمر ناقص النور ہوتا ہی
تو شیر حیوانات کا کم ہوجاتا ہی اور یہ امر ظاہر ہی ایسے ہی دماغ حیوانات کا اور سفیدی انڈون کی بحالت
زیادتی نور قمر کے بڑھ جاتی ہی اور نصف آخر مین برعکس اُسکے ہوتا ہی اور حکما سے منقول ہی کہ یہ حالت ایک روز
مین بحسب احوال قمر کے مختلف ہوتی ہے یعنی جب قمر فوق الارض ربع شرقی مین ہوتا ہی تو اُس
حالت مین شیر حیوانات کا بہت ہوتا ہی اور مغز اُنکے استخوانون مین زیادہ ہوجاتا ہی اور اگر شکم مرغ مین
اُسوقت انڈا قرار پاوے تو بڑا ہوتا ہی اور انڈون سے اور جب قمر ربع غربی مین تحت الارض ہوتا
اُسکے برخلاف ہوگا اور جو شخص ان امورات کا تجربہ کرنا چاہے اُسکو بخوبی دریافت ہو سکتا ہی اور
منجملہ اسکے یہ کہ جب آدمی چاندنی مین بہت بیٹھے تو اُسکے بدن مین سستی اور کاہلی اور زکام اور درد سر
جلدی پیدا ہو جاوے اور اگر چاندنی مین گوشت کو رکھ دیوے تو بو اور مزا اُسکا بدل جاتا ہے
اور منجملہ اسکے مچھلیون کا مقدمہ ہی کہ نصف اول ماہ مین بیشتر اور فربہ ہوتی ہین اور نصف آخر مین
کمتر اور دُبلی اور منجملہ اُسکے حال حشرات الارض کا ہی کہ نصف اول مین سانپ بچھو شیر بر چیتا
اور حیوانات گزندہ اپنے سوراخون سے بیشتر نکلتے ہین اور اُنکے زہر کی تاثیر قوی ہوتی ہے بہ نسبت
نصف آخر کے اور اکثر جانوران شکاری اول ماہ مین طلب شکار کی زیادہ کرتے ہین اور منجملہ اُسکے
کیفیت اشجار کی بھی ہی کہ اگر درخت نصف اول ماہ مین لگائے جاوین تو بہت جلد بڑھتے ہین
اور کثرت سے پھلتے ہین اور اگر نصف آخر ماہ مین لگائے جاوین تو دیر مین بڑھتے ہین اور
کم پھلتے ہین اور اکثر خشک ہوجاتے ہین اور ازانجملہ یہ کہ فواکہ اور ریاحین اور زراعت و ترکاری
اور جو چیز کہ زمین سے اُگتی ہی بالیدگی اور نمو اُن چیزون کا اول ماہ سے تا زمان امتلا زیادہ ہوتا
ہی بہ نسبت آخر ماہ کے کہ زمان محاق ہی خصوصاً شفتالو آل ترنج کھیرہ لکڑی لوکی اور یہ باتین
کسانون پر خوب ظاہر ہین اور ازانجملہ یہ ہی کہ جب شعاع ماہتاب کی میوون پر پڑتی ہی تو رنگ اُنکا
خوب سرخ اور زرد ہوتا ہی بہ نسبت اُن فواکہ کے کہ اُنپر نور ماہ کا نہ پہونچتا ہو بالتخصیص نصف اول
مین رنگت اُنکی زیادہ تر اچھی ہوگی بہ نسبت نصف آخر کے اور ازانجملہ مقدمہ قصب اور کتان کا ہی
کہ جب شعاع قمر کی اُنپر پڑتی ہی تو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہی چنانچہ قول شاعر کا اسپر شاہد ہی۔ شعر

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | با قصب پرتو قمر نکند | | آنچہ با عاشقان رخ او کرد | |

اور یہ تاثیر نصف اول مین زائد ہوتی ہی بہ نسبت نصف آخر کے اور از انجملہ امر معادن کا ہی کہ جو جواہرات
اول ماہ مین پیدا ہوتے ہین وہ صفائی اور آب وتاب مین زیادہ ہوتے ہین اُن جواہرات سے
کہ آخر مین پیدا ہوتے ہین اور حکما قائل اسکے ہین کہ جو شخص امتحان کرنا چاہے اپنی قوت طبع
کا کہ کس طرح پر وقت ترقی نور قمر کے قوت پکڑتی ہی اور اُسکے تنزل کے وقت ضعیف ہوجاتی ہی
پس چاہیے اُسکو کہ جب قمر مقارن زہرہ کے ہو برج ثور مین تو اُسوقت واسطے ازالہ بالون کے
استعمال نورہ کا کرکے دیکھے درمیان وقت ترقی نور قمر اور نقصان اُسکے سے کیا فرق ہی اسلیے
کہ وقت زیادتی نور قمر کے طبیعت قوی ہوتی ہی تو اسوقت استعمال نورہ سے بدن کے بال زائل
نہین ہوتے اور کچھ اثر اُسکا بدن مین نہین ہوتا بلکہ اُس حالت مین جو کوئی بال اُکھاڑنا چاہے تو
نہایت درد ہوگا اور سختی سے اُکھڑینگے اگرچہ وہ عادت بال اُکھیڑنے کی رکھتا ہو پس یہ سب امور دلیل
ہین اسی بات پر کہ زیادتی نور قمر مین طبیعت نہایت قوی ہوتی ہی۔ خاتمہ سرج السماء وہ ایک سفیدی ہی
آسمان پر کہ اہل عرب اُسکو سرج السما کہتے ہین اور فارسی مین کہکشان اور کسی نے حکماے
متقدمین اور متاخرین سے آج تک اسکی حقیقت مین کوئی قول فیصل نہین بیان کیا کہ عقل
اُسکے قبول کرنے پر قانع ہو۔ اسلیے کہ جو کچھ اسکی تعریف مین لکھا ہی وہ فہم مین نہین آسکتا بعضے
کہتے ہین کہ وہ چھوٹے چھوٹے ستارے ہین باہم متصل اور عرب والے اُسکو ام النجوم کہتے ہین
اسوجہ سے کہ اسمین بہت ستارے جمع ہین اور ایک دوسرے سے ملے ہوے ہین ممیز نہین ہوتے
اور مانند ٹکڑے ابر کے دکھائی دیتے ہین جاڑون مین اول شب آسمان کے کنارون پر اور گرمیون
مین وسط السماء پر یعنے درمیان آسمان کے شمال سے جنوب تک اور یہ بہ نسبت ہمارے
دورہ رحوی کرتے ہین پھر دکھائی دیتے ہین آدھی رات کو کہ مشرق سے مغرب کی جانب
روان ہین اور آخر شب کو شمال سے جنوب کو جو شمال ہی وہ جنوبی ہوجاتا ہی اور جو جنوبی ہے
وہ شمالی گویا شفقت مادری سے سب نجوم کے جویاے حال ہین اور اللہ تعالے اُسکی
حقیقت کو خوب جانتا ہی۔ **نظر تیسری**۔ فلک عطارد کے بیان مین اور وہ اپنی حد مین
دو سطح کروی رکھتا ہی ایک دوسرے سے مقابل ہی مرکز دونون سطح کا مرکز عالم ہی سطح محدب
اسکا سطح مقعر فلک زہرہ سے مماس ہی اور سطح مقعر اسکا سطح محدب فلک قمر سے ملا ہی
اور مدت ایک سال مین دورہ اسکا مشرق سے مغرب تک تمام ہوتا ہی اور جس طرح پر ثخن
فلک قمر مین ایک اور فلک خارج المرکز ہی اسی طرح اس فلک کے ثخن مین بھی ایک فلک اور ہی

کہ مرکز اُسکا مرکز عالم سے جدا ہی اور خارج المرکز ہی کہ اُسکو فلک مدیر کہتے ہین اور فلک مدیر کے
ثخن مین بھی ایک اور ایسا ہی فلک ہی کہ اُسکو فلک خارج المرکز کہتے ہین اور فلک تدویر عطارد
اس دوسرے فلک خارج المرکز کے ثخن مین ہی اور عطارد اسی فلک مین جڑا ہی اس صورت مین

عطارد کے دو اوج ہووے ایک فلک کلی اور دوسرا
فلک مدیر مین اور ایسا ہی دو حضیض ہوتے ہین اور حکما
کہتے ہین کہ ثخن فلک عطارد کا یعنی مسافت مابین سطح
اعلی اور سطح اسفل اُسکے تین لاکھ اٹھاسی ہزار چارسو ۳۸۸۴۸۲
بیاسی میل ہی اور یہ ہیئت فلک عطارد کی ہی۔ **فصل**
بیان خواص عطارد مین وہ ایک کوکب ہی مختلف کہ منجم اُسکو
منافق کہتے ہین اسواسطے کہ وہ سعد کے ساتھ سعد ہی
اور نحس کے ساتھ نحس اُسکے خواص سے یہ ہی کہ تیزی گویائی اور دانش پیدا کرتا ہی اور جرم اُسکا
بر قول حکما ایک جزو ہی بائیس ۲۲ جزو زمین سے یعنے بائیسوان حصہ زمین کا ہی اور دائرہ اسکے جرم
کا دو سو چھیاسی فرسخ ہی اور قطر اسکے جرم کا دو سو تہتر ۲۷۳ میل اور وہ ہر برج مین تقریباً ستر روز
رہتا ہی اور اسکو رجعت اور استقامت بہت رہتی ہی گرد آفتاب کے ہمیشہ پھرتا ہی۔ منجم
کہتے ہین کہ اگر وہ خوشحال ہو یعنے مقارن سعد کے ہووے تو جو لڑکا اس ساعت مین پیدا ہو
تو نہایت فطین اور ذی عقل اور ذہین ہوتا ہی علوم دقیقہ مین مثل کتابت و ہندسہ و ہیائت
اسکو کمال مناسبت ہوتی ہی اور اگر بدحال ہی یعنے مقارن نحس کے تو اس حالت مین لڑکا پیدا ہوگا
تو نہایت مکار و فریبی و حیلہ جو اور بڑا منافق ہوگا۔ واللہ اعلم۔ صورت عطارد کی یہ ہے۔

نظر چوتھی فلک زہرہ کے بیان مین اُسکی دو سطحین ہین ایک دوسرے سے مقابل اور مرکز اُسکا مرکز عالم ہی سطح اعلی اُسکی ملی ہوئی ہی فلک آفتاب سے اور سطح مقعر اسکی محدب فلک عطارد سے اور دورہ اُسکا مغرب سے مشرق کو اپنی حرکت مخصوصہ پر ایک سال مین تمام ہوتا ہی مثل دورۂ فلک آفتاب کے مگر فرق یہ ہی کہ فلک تدویر اُسکا سیر زہرہ کو مخالف سیر آفتاب کے کردیتا ہی جسوقت اسکی سیر مستقیم ہو زہرہ آفتاب کے آگے ہوتا ہی اور جبکہ راجع ہو اسوقت مین پیچھے ہوتا ہی اور تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالے بحث رجوع اور استقامت کواکب مین آویگی اور ثخن جرم فلک زہرہ کا یعنے مسافت درمیان سطح اعلی اور اسفل کے تین ہزار سات سو نچانوے میل ہی اور فلک اسکا مشابہ فلک قمر کے ہی اور نیز فلک آفتاب کے اگر جرم آفتاب کو فلک تدویر فرض کرلیا جاوے واللہ اعلم صورت فلک زہرہ کی یہ ہی

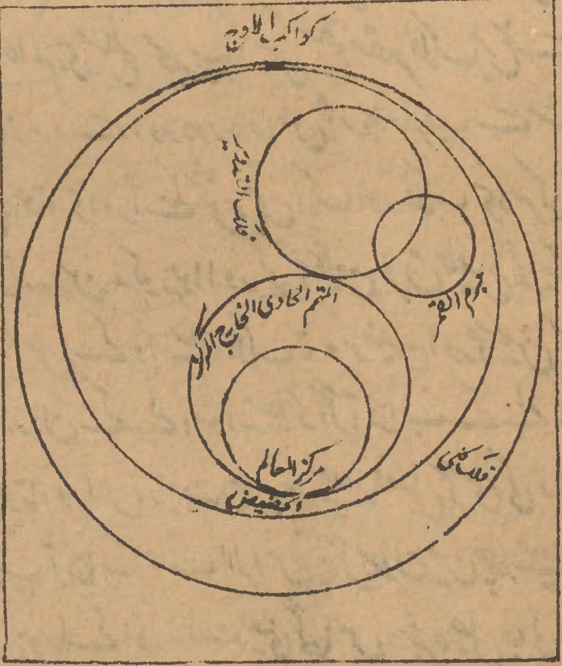


فصل خواص زہرہ کے بیان مین اہل تنجیم زہرہ کو سعد اصغر کہتے ہین کیونکہ سعادت مین مشتری سے کم ہی اور جرم زہرہ کا ایک جزو ہی چونتیس جزو زمین سے یعنے چونتیسوان حصہ زمین کا ہی اور قطر اُسکے جرم کا چارسو انچاس میل اور ایک سدس میل ہی اور ہر برج مین ستائیس روز رہتا ہی اور مثل عطارد کے ہمیشہ آفتاب کے گرد پھرتا ہی اور منجم کہتے ہین کہ عیش اور لہو ولعب اس سے متعلق ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اُسکے دیکھنے سے کمال فرحت اور سرور حاصل ہوتا ہی یہان تک کہ اگر کسی شخص مین حرارت عشق کی ایسی ہووے کہ اُسمین مغلوب ہو اگر زہرہ کو دیکھا کرے تو حرارت عشق کی اُس سے کم ہوجاویگی بموجب اس شعر

در روے تو نگہ کنم اندوہ کم شود ٭ چون عاشقے کہ بنگرد از دور زہرہ را ٭

اور بعضے کہتے ہین کہ شدت باہ اور محبت اُس سے متعلق ہی یہان تک کہ اگر نکاح کے وقت زہرہ ناظر ہو اور خوشی دل اُسوقت شوہر اپنی بیوی سے جماع کرے تو اُن دونون مین الفت اور محبت پیدا ہووے کہ سب لوگ اس سے متعجب ہووین اور صورت زہرہ کی درج صفحہ ۴۳ ہی۔

نظر پانچوین فلک شمس کے بیان مین فلک شمس محدود ہی دو سطح مقابل کروی سے مرکز
اُن دونون سطح کا مرکز عالم ہی سطح محدب اُسکی سطح مقعر فلک مریخ سے ملی ہوئی ہی اور سطح مقعر
اُسکی سطح محدب فلک زہرہ سے اور دورہ خاص اُسکا مغرب سے مشرق تک تین سو ساٹھ روز
ایک ربع روز مین تمام ہوتا ہی اور اُسکے ثخن مین ایک اور فلک ہی کہ مرکز اُسکا مرکز عالم سے خارج
ہی جیسا کہ پہلے تینون فلک مین مذکور ہوا اور کچھ اُنمین فرق نہین مگر یہ کہ آفتاب یہان پر بمنزلہ
فلک تدویر کے ہی اور شمس کے واسطے فلک تدویر نہین اور اسمین کمال لطف اور عنایت
پروردگار کی ہی اپنے بندون کے لیے اسواسطے کہ اگر آفتاب کے لیے تدویر ہوتی تو مثل اور
ستارون کے راجع ہوتا اور اس رجعت مین چھ مہینے فصل گرمی کی رہتی اور چھ مہینے جاڑے
کی تو اس صورت مین جب آفتاب سمت الراس پر گرمیون مین چھ مہینے رہتا تو شدت حرارت
سے اکثر حیوانات ہلاک ہوجاتے اور نباتات یعنی گھاس وغیرہ جل جاتی اور ایسا ہی اگر جاڑون مین
آفتاب سمت الراس سے چھ مہینے دور ہوجاتا تو سردی غالب ہوتی اور حرارت منطفی ہوجاتی
اور مزاج حیوانات وغیرہ کا متغیر ہوتا اور ثخن فلک الشمس کا یعنے مسافت مابین سطح اعلے اور
اسفل کے تین لاکھ تین ہزار چوہتر میل ہے۔ اور صورت فلک شمس کی یہ ہے۔

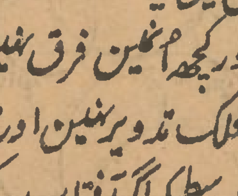

**فصل** جرم آفتاب کا سب کواکب سے بڑا ہی اور سب سے زیادہ روشن ہی اور مکان طبعی اُسکا کرۂ چہارم ہی اور تین سو چھپن بار ہی مثل زمین کے اور قطر جرم آفتاب کا اکتالیس ہزار نو سو اکانوے میل ہی اور قیام اُسکا ہر برج مین مختلف ہوتا ہی یعنے بعضے برج مین تیس دن اور بعضے مین تیس دن سے زیادہ اور بعضے مین اُنتیس دن اور ہر روز ایک درجہ قطع کرتا ہی اور منجمین قائل ہین کہ آفتاب سب ستارون مین مثل بادشاہ کے ہی اور قمر وزیر اور ولیعہد ہی عطارد منشی مریخ امیر لشکر مشتری قاضی زحل خزانچی زہرہ خدمتگار ہی اور آسمان مانند اقالیم کے اور برج مانند شہر کے اور وجوہ قبضہ جات اور درجات مثل دیہات اور دقائق مثل محلون کے اور ثوانی مثل مکانات کے ہین اور یہ تشبیہ بہت اچھی ہی اور عجائب قدرت باری تعالے سے یہ ہی کہ آفتاب کو اُسنے فلک چہارم پر جڑا ہی تا طبائع مصنوعات کے اُسکی حرکات سے اعتدال پر رہین کیونکہ اگر وہ فلک ثوابت مین ہوتا تو عناصر اُس سے دور ہو جاتے اور مرکبات بسبب غایت برودت کے فاسد ہو جاتے اور اگر فلک قمر یعنے پہلے آسمان پر ہوتا تو شدت حرارت سے جل جاتے اور لطف یہ ہی کہ اللہ تعالی نے اُسکو دوار پیدا کیا اور ایک جگہہ پر قائم نہ رکھا کیونکہ اگر ایک جگہہ پر ٹھہرا رہتا تو اس جگہہ گرمی کی شدت ہوتی اور دوسری جگہہ سردی کی تو حکمت بالغہ باری تعالے کی بدرجہ اتم ہی اس بات مین کہ ہر روز افق مشرق سے طلوع ہو کر مغرب مین غروب ہوتا ہی اسلیے کہ جسقدر زمین کھلی ہوئی ہی اور اُسکے مقابل ہی شعاع اُسکے سے بہرہ یاب ہو اور ہر سال میل کرتا ہی ایک بار جنوب کی جانب اور ایک بار شمال کے قریب تاکہ یہ دونون جانب بھی اُس سے فائدہ پاوین پس میل کرتا ہی شمال کو تا آنکہ منتہی ہوتا ہی قریب مطلع سماک رامح سے اور وہ مطلع درازترین دنون کا ہی پھر رجوع کرتا ہی جنوب کو پس یہی مراد ہی قول باری تعالے سے وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا یعنے غایت منتہا اُسکی جنوب اور شمال ہین ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ فَسُبْحَانَهٗ مَا اَعْظَمَ شَانَهٗ

**فصل** کسوف شمس کے بیان مین۔ سبب کسوف کا یہ ہی کہ جرم ماہتاب کا حائل ہو جاتا ہی درمیان آفتاب اور ہماری نظرون کے اسلیے کہ جرم قمر کا تاریک اور سیاہ ہی حاجب ہو جاتا ہی واسطے اُس چیز کے کہ ماوراے اُسکے ہے اور آفتاب کو ہماری نگاہ سے چھپا دیتا ہی جبکہ مہتاب مقارن آفتاب کے ہوے کسی نقطہ پر دو نقطون راس اور ذنب سے یا کسی اور نقطہ پر کہ قریب ہو اُن دو نقطے سے تو قمر آفتاب کے نیچے گذرتا ہے پس حائل ہوتا ہی درمیان آفتاب اور ہمارے انظار کے اسلیے کہ خطوط شعاع جو ہماری نگاہون سے نکلتے ہین اور مرئی تک پہونچتے ہین ہیأت مخروطی پر ہوتے ہین زاویہ اُسکا نقطہ بصر ہی یعنی باصرہ

اور قاعدہ اسکا بصر ہی پس ماہتاب درمیان ہمارے اور آفتاب کے حائل ہوگا اور مخروط اولاً جرم
قمر پر جائیگا اور پھر اگر قمر کو فلک البروج سے عرض نہوگا تو جرم قمر وسط مین واقع ہوگا آفتاب
نہ دکھائی دیگا اور بالکل منکسف ہوجائیگا اور اگر قمر کو عرض ہو منحرف ہوتا ہی مخروط آفتاب سے
اوس مقدار کہ عرض اوسکا مقتضی ہو پس اس صورت مین آفتاب کچھ نظر آئیگا اور کچھ چھپ جائیگا اور
یہ اوسوقت ہوتا ہی کہ جب عرض مرئی کمتر ہو نصف قطرین یعنے قطر شمس اور قطر قمر سے پس اگر عرض مرئی
مثل نصف دونون قطر کے ہو تو قاعدہ مخروط شعاعی جب صفحہ قمر پہ منطبق ہوگا فی الحال اوس سے
منحرف ہوجائیگا اور آفتاب مین روشنی ہونی شروع ہوگی اور اس حالت مین زمانہ کسوف کا کم ہوگا
اور مقدار کسوف بحسب اختلاف اوضاع اماکن اور مناظر کے مختلف ہوتا ہی اور بعضے بلاد مین کبھی کسوف

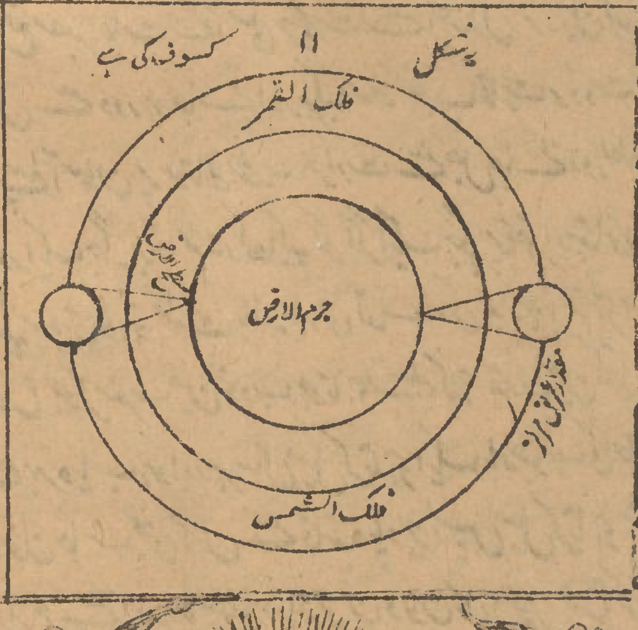


نہین ہوتا اور صورت کسوف شمس کی یہ ہی
فصل خواص شمس کے بیان مین جاننا چاہیے
کہ خواص آفتاب کے بہت ہین اور تاثیرات
اسکی علویات اور سفلیات مین عجیب و
غریب ہین تاثیرات آفتاب کی جو علویات
سے متعلق ہین وہ یہ ہین کہ اسکی کمال
روشنی سے سب ستارے چھپ جاتے ہین
اور قمر کو روشن کرتا ہے اور جو خواص اور فوائد
ماہتاب کے مذکور ہوے ہین وہ سب آفتاب سے

۱۲

حاصل ہوتے ہین اور تاثیر
اسکی سفلیات مین یہ ہی کہ جب
حرارت آفتاب کی دریا مین اثر کرتی ہی
تو بسبب گرمی کے اوس سے
بخارات اوٹھتے ہین اور
وہی بخارات متصاعد ہوتے جب
کرۂ زمہریر تک پہونچتے ہین تو
شدت برودت سے کثیف ہوکر ابر بن جاتے ہین اور ہوا اون ابرون کو دور دور اڑا کر لیجاتی ہے

اور جس جگہ پروردگار برسانا چاہتا ہی اُس ابر سے مینھ برستا ہی تا وہ سبب حیات عالم کا ہووے جیساکہ فرماتا ہی اللہ تعالے ویحیی اللّٰہ بہ الارض بعد موتھا اور اُسنے نہرین اور چشمے جاری ہوتے ہین تا سبب بقاے حیات حیوانات و نباتات اور ظہور معادن کا ہووے ۔ فرمایا حق سبحانہ نے وھوالذی یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمتہ حتی اذا اقلت سحابا ثقالا سقناہ لبلد میت فانزلنا بہ الماء فاخرجنا بہ من کل الثمرات اور از انجملہ امر معادن ہی کہ جب اجزاے آبی اجزاے ارضی سے مختلط ہوتے ہین تو اُنسے عصارات باطن زمین مین پیدا ہوتے ہین اور حرارت آفتاب کی اُسکو پکاتی ہے پس بحسب قابلیت ہر ایک موضع کے طرح طرح کے اجساد معدنیہ پیدا ہوتے ہین جیسے سونا ۔ چاندی ۔ لوہا ۔ سیسہ اور یاقوت ۔ ہیرا ۔ پنا ۔ پارہ ۔ گندھک ۔ ہرتال نمک ۔ اور پھٹکری اور سواے اُنکے اور فوائد اُن چیزون کے مخفی نہین ۔ از انجملہ امر نبات ہی یعنے جس جگہ حرارت آفتاب کی پہونچتی ہے اُس جگہ درخت اُگتے ہین اور گھنے ہوتے ہین اور گھاس جمتی ہے اور جہان نہین پہونچتی وہان کچھ نہین اُگتا دیکھو جیساکہ بڑے بڑے درختون کے نیچے جہان شعاع آفتاب کی نہین پہونچتی کچھ کبھی نہین اُگتا اگر کوئی تاثیرات آفتاب کی نباتات مین دیکھنا چاہے تو نیلوفر کو دیکھ لے اور سورج مکھی اور رینڈی کو دیکھے کہ جب آفتاب ارتفاع پر ہوتا ہے تو یہ چیزین کیسی زور پر ہوتی ہین اور جب وسط السماء پر پہونچتا ہے کمال اُنکی قوت کا ہوتا ہے اور جب زوال پر آتا ہے تو اُن چیزون کی قوت کا انحطاط شروع ہو جاتا ہے تا آنکہ جب آفتاب غروب ہوتا ہی تو بالکل ضعیف اور پژمردہ ہو جاتی ہین پھر دوسرے روز جب آفتاب طلوع کرتا ہے تو اسی طرح اپنی حالت پر آجاتی ہین ۔ اور از انجملہ تاثیرات آفتاب کی حیوانات مین ہے کہ صبح کے وقت جب آفتاب نکلنے پر ہوتا ہی تو حیوانات کے بدن مین قوت اور نشاط پیدا ہوتی ہے اور جیسا جیسا آفتاب بلند ہوتا ہی قوت اور حرکت اُنکی زائد ہوتی جاتی ہے یہان تک کہ جب آفتاب وسط السماء پر پہونچکر مائل بجانب مغرب ہوتا ہے تو حرکات اور قوی حیوانات مین ضعف اور اضمحلال پیدا ہوتا ہے اور وہ ضعف بڑھتا جاتا ہے اُس زمانہ تک کہ آفتاب غائب ہووے اور جب غائب ہو جاتا ہی تو تمام حیوانات اپنے مکانات کی طرف رجوع کرتے ہین اور مثل مردون کے پڑے رہتے ہین پھر جب آفتاب طلوع کرتا ہے دوسرے دن تو بدستور اپنی پہلی حالت پر رجوع کرتے ہین ۔ واللہ اعلم اور جملہ تاثیرات آفتاب سے ایک تاثیر یہ ہے کہ وہ جن لوگون کے سمت الراس پر

رہتا ہی مثل اہل بلاد زنگ و حبشہ کے اور جو کہ اقلیم اول مین واقع ہین رنگ اُنکے سیاہ ہوتے ہین اور شدت حرارت سے چہرہ اُنکا سیاہ اور تاریک اور بدصورت ہوتا ہے اور بدن خشک اور اُنکے اخلاق مثل اخلاق وحشیون کے ہوتے ہین اور جن لوگون کے سمت الراس سے آفتاب دور ہی مثل بلاد روس اور صقالبہ کے تو آفتاب اُن بلاد کے لوگون کو خام اور سفید رنگ کرتا ہی اور اُنکے چہرون کو چوڑا اور بدنون کو فربہ کرتا ہے اور اخلاق اُنکے بالکل اخلاق بہائم سے مشابہ ہوتے ہین - اور منجملہ تاثیرات آفتاب کے یہ ہی کہ براہمہ کہتے ہین کہ اوج آفتاب کا ہر برج مین تین ہزار سال رہتا ہے اور چھتیس ہزار برس مین فلک کو طی کرتا ہی اور اس زمانہ مین کہ ۶۶۴ہجری ہین اوج اُسکا برج جوزا مین ہے اور براہمہ قائل اسکے ہین کہ جب اوج اُسکا منتقل ہوتا ہے برج جنوبی مین تو زمین کی شکل منتقل ہو جاتی ہیں جو ربع کہ آباد ہے ویران ہو جاتا ہے اور جو ربع کہ ویران ہے آباد - دریا خشک ہو جاتے ہین اور صحرا دریا اور جنوب شمال ہو جاتا ہے اور شمال جنوب - واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یعنے اللہ تعالے دانا تر ہی اسکی صحت حقیقت کا

نظر چھٹی فلک مریخ مین اسکے دو سطح ہین ایک دوسرے سے مقابل اور مرکز انکا مرکز عالم ہی سطح اعلے یعنے محدب اسکا سطح مقعر فلک مشتری سے ملا ہی اور سطح اسفل یعنے مقعر اسکا محدب فلک شمس سے ہے اور دورہ اسکا بحرکت ذاتیہ مغرب سے مشرق کی طرف تقریباً ایک سال دو مہینے بائیس دن مین تمام ہوتا ہی اور صورت اسکے فلک کی بلاتفاوت مثل صورت فلک قمر یا زہرہ کے ہی پس کچھ حاجت اعادہ کی نہین اور ثخن جرم فلک مریخ کا یعنے مسافت مابین سطح اعلے و سطح اسفل کے بزعم بطلیموس بیس کرور تین لاکھ چھتیس ہزار نو سو اٹھانوے میل ہے - فصل خواص اُسکے یہ ہین کہ منجم اسکو نحس اصغر کہتے ہین اسلیے کہ نحوست اسکی زحل سے کم ہے اور قہر اور غلبۂ قتل وغیرہ کو اُسکی طرف نسبت کرتے ہین اور جرم اُسکا تقریباً جرم زمین سے ڈیوڑھا ہے اور قطر اُسکا نو لاکھ اسی ہزار آٹھ سو بینتیس میل کا ہے اور ہر برج مین جب آکر مستقیم ہوتا ہی تو چالیس روز رہتا ہے ہر روز چالیس دقیقے طی کرتا ہی اور اگر کوئی شخص دلیل اُسکی معلوم کرنا چاہے تو کتاب مجسطی کی طرف رجوع کرے - واللہ الموفق للصواب

صورت مریخ کی صفحہ (۳۹) پر مرقوم ہے

نظر ساتوین فلک مشتری کے بیان مین اسکی بھی دو سطح ہین اعلی یعنے محدب اسکا سطح
فلک زحل سے مماس ہی اور سطح مقعر اُسکا سطح محدب فلک مریخ سے مرکز دونون سطح کا مرکز عالم
ہی اور دورہ اُسکا بحرکت مخصوصہ مغرب سے مشرق کی طرف کو ہی اور گیارہ برس دو مہینے
پندرہ روز مین تمام ہوتا ہی اور ثخن اُسکے جرم کا یعنی مسافت درمیان سطح محدب اور سطح مقعر
اُسکے بیس کروڑ تین لاکھ تیئیس ہزار چارسو تیئیس میل ہی۔ صورت مشتری کی یہ ہی۔

فصل اور
یہ ہین کہ منجم
کہتے ہین اسیلئے
زہرہ سے
اکثر نیکیان
بزرگی اسی کی
کرتے ہین
برابر چوراسی
ثلث اور ایک

خواص اسکے
اسکو سعد اکبر
کہ سعادت مین
زیادہ ہے اور
اور سعادات دو
طرف منسوب
اور جسم اُسکا
مرتبہ اور ایک
ربع زمین کے ہے

اور قطر اُسکا برابر ہی چار حصہ اور ایک سدس قطر زمین کے اور ہر روز پانچ دقیقے طے کرتا ہے
اور صورت اُسکے فلک کی مانند صورت فلک قمر کے ہی بلا تفاوت یعنے کچھ اُسکے اعادہ کی
حاجت نہین اسلیے کہ اشکال سابق الذکر سے معلوم ہو جائیگا واللہ الموفق

نظر آٹھوین فلک زحل کے بیان مین اسکی دو سطح ہین ایک دوسری سے مقابل اور مرکز
اسکا مرکز عالم ہی سطح اعلے اسکی سطح اسفل فلک ثوابت سے مماس ہی اور سطح اسفل سطح اعلے
فلک مشتری سے اور دورہ اسکا مغرب سے مشرق کی طرف ہی اُنتیس ۲۹ برس پانچ مہینے چھ روز مین
تمام کرتا ہی اور صورت اُسکے فلک کی مثل صورت افلاک اور کواکب کے ہی جو کہ مذکور ہوئے مثل
قمر و زہرہ و مریخ و مشتری کے پس اسکے اعادہ کی کچھ حاجت نہین اور بطلمیوس کہتا ہی کہ ثخن جرم
فلک زحل کا اکیس ۲۱ کرور تین لاکھ چھتیس ہزار چھ میل ہی فصل اور خواص اُسکے منجم بیان
کرتے ہین کہ وہ نحس اکبر ہے اسکی نحوست مریخ سے بڑھکر ہے اور ہلاکی اور خرابی اور غم و رنج
وغیرہ اسی کی طرف منسوب کرتے ہین اور جرم زحل کا برابر ۹۱ مرتبہ اور ایک سدس زمین
کے ہی اور قطر اُسکے جرم کا قطر جرم زمین کے چالیس مرتبہ اور دو ثلث کے برابر ہی اور اہل
نجوم کے نزدیک دیکھنا زحل کا غم اور تنگی اور پریشانی لاتا ہی جیسے کہ دیکھنے مشتری سے سعادت
اور دولت حاصل ہوتی ہے اور صورت زحل کی یہ ہی

فصل بیان کیفیت رجوع اور استقامت کواکب مین جسوقت کہ حرکت فلک تدویر کی موافق حرکت

فلک حاوی کی ہووے تو کواکب سریع السیر اور مستقیم دکھائی دیتے ہین کیونکہ جمع ہوئی ہین دو
حرکتین ایک حرکت فلک تدویر اور دوسری حرکت فلک حاوی کی اسلیے سیر کواکب کی بڑھ جاتی ہی
اور ابتدائے استقامت کی سطح اعلے فلک تدویر سے ہوتی ہی اور جب مرکز کواکب اسفل فلک تدویر
پر ہووے تو حرکت فلک تدویر کی برخلاف حرکت فلک حاوی کے ہوتی ہی پس تا وقتیکہ حرکت
اُسکی حرکت فلک حاوی سے کمتر رہتی ہے کوکب مستقیم دکھائی دیتا ہی مگر یہ کہ اسوقت مین وہ
بطی السیر ہوتا ہی اور حرکت اُسکی محسوس نہین ہوتی اور جب حرکت اُسکی حرکت فلک حاوی سے
زیادہ ہو جاتی ہے تو راجع دکھائی دیتا ہی اسلیے کہ اگرچہ فلک حاوی فلک تدویر کو حرکت دیتا ہی
لیکن حرکت فلک تدویر کی حرکت فلک حاوی سے زیادہ سریع ہوتی ہی اسواسطے کہ مثلاً فلک
حاوی ایک جزو حرکت کرتا ہی تو فلک تدویر دو جزو حرکت کرتا ہی پس ایک جزو ایک جزو کے مقابل
مین رہتا ہی اور ایک جزو فاضل ہوتا ہی اس حالت مین کوکب راجع دکھائی دیتا ہی اور جب دونون حرکتین
یعنے حرکت حاوی اور تدویر کی مساوی ہون تو مستقیم دکھائی دیتا ہی اگر اُسکی حقیقت معلوم کرنا چاہین
تو فرض کرین بحالت استقامت کوکب کے مثلاً ایک خط خارج مرکز زمین سے کہ جرم کوکب کو قطع
کرتا ہوا فلک البروج تک پہونچے اور اسی طور بروقت رجوع کے ایک خط اور فرض کرین تو اس
صورت سے کیفیت رجوع اور استقامت کی کماحقہ واضح ہو جاویگی — اور صورت اُسکی یہ ہی

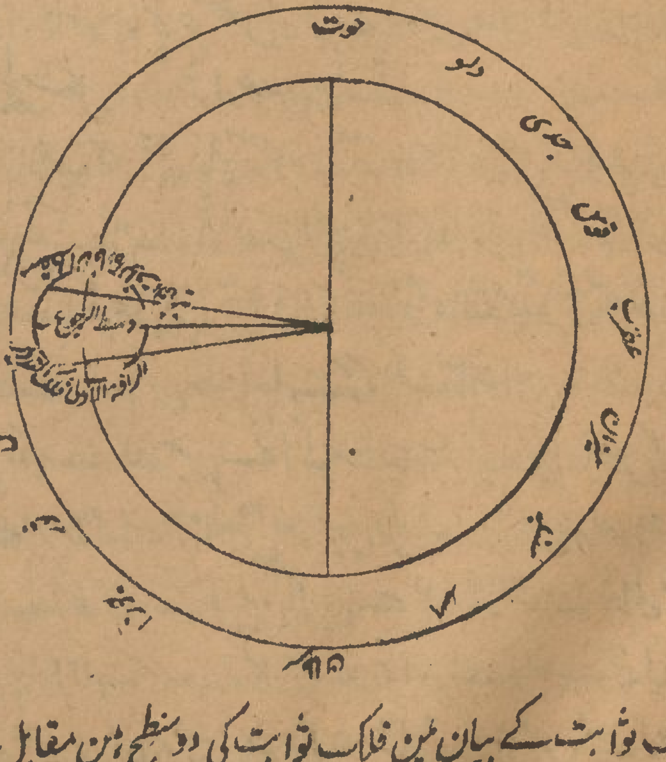


نظر نوین فلک ثوابت کے بیان مین فلک ثوابت کی دو سطح ہین مقابل ایک دوسرے کے

مرکز اُسکا مرکز عالم ہی سطح محدب اُسکی سطح مقعر فلک اعظم سے مماس ہی کہ وہ فلک اعظم محیط اور محرک جملہ افلاک ہی اور سطح مقعر اُسکی محدب فلک زحل کی سے اور یہ فلک بھی مغرب سے مشرق کی جانب متحرک ہی بحرکت بطی کہ سو برس مین ایک درجہ طی کرتا ہی اور دورہ کامل اُسکا چھتیس ہزار برس مین تمام ہوتا ہی اور دونون قطب اُسکے دونون قطب دائرۃ البروج کے ہین کہ آفتاب اسپر دورہ کرتا ہی اور انشاء اللہ تعالے اُسکا ذکر قریب آویگا اور رصد بطلیموسی اور نیز رصد اور حکما سے جو کہ اس سے پہلے گذرے ہین معلوم ہوا ہی کہ جملہ کواکب ثابتہ اسی فلک مین جڑے ہوے ہین اور متحرک ہین اپنے فلک کی حرکت سے اور ثخن اُسکا یعنے مسافت مابین سطح اعلے اور اسفل اُسکی تقریبا چونتیس ہزار سات سو چوالیس میل کے ہی اور یہ مقدار قطر کواکب ثابتہ کی ہی کہ بطلیموس نے اُسکو ضبط کیا ہے اور قطر فلک ثوابت کہ وہ محور فلک البروج ہی ایک ارب کا دو کرور پانچ لاکھ تیس ہزار ایک سو چوراسی میل ہی فقط اور جرم اس کوکب کا کہ جو اول درجہ عظیم مین ہی برابر چورانوے مرتبہ اور ایک خمس زمین کے ہی اور جرم اصغر کواکب ثابتہ کا کہ ششم درجہ عظیم ہین برابر اٹھارہ مرتبہ زمین کے ہی اور شاید بعضے لوگ ان مقادیر کو مستبعد جانکر کہین کہ جو شخص پشت زمین پر ہی وہ کیونکر آسمانون اور ستارون کی پیمایش کرسکتا ہی تو یہ استبعاد اور انکار قابل اعتبار نہین اسلیے کہ جو بات اُسکو معلوم نہو یہ کچھ ضرور نہین کہ دوسرے کو بھی علم اُسکا نہو چنانچہ جو شخص کہ علم ہندسہ مین مہارت رکھتا ہو اُسپر یہ براہین اور دلائل ان امور کے کچھ مشکل اور دشوار نہین ہوتے ہر کا سے د ہر مرد سے فسبحان من

اَبْدَعَ هٰذِهِ الْاَجْسَامَ الرَّفِيْعَةَ وَزَيَّنَهَا بِالْاَجْرَامِ الْمُنِيْرَةِ وَخَصَّصَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهَا بِمَا شَآءَ مِنَ الْمَقَادِيْرِ فَضَّلَ نَوْعَ الْبَشَرِ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْوَاعِ بِاٰلَةٍ يُّدْرِكُ بِهَا هٰذِهِ الْاُمُوْرَ الْغَامِضَةَ فَقَالَ تَعَالٰى شَانُهٗ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ

**فصل** کواکب ثابتہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ کواکب ثابتہ اس سے زیادہ ہین کہ ذہن انسانی انکو شمار کرسکے لیکن حکماے متقدمین نے اُنکو ضبط کیا ہی کہ ایک ہزار بائیس کواکب ہین اُنمین سے نو سو سترہ کواکب ایسے ہین کہ اُنسے اڑتالیس ۴۸ صورتین مرکب ہوتی ہین ہر صورت مشتمل ہے چند کواکب پر کہ بطلیموس نے اُنکو کتاب مجسطی مین لکھدیا ہے بعضے کو نصف شمالی مین کرہ سے اور بعضے کو منطقۃ البروج پر کہ کواکب سیارہ کا راستہ ہی اور بعضے کو نصف جنوبی مین اور ہر ایک صورت کا نام علیحدہ علیحدہ رکھا ہی اُس چیز پر کہ وہ مشابہ اُسکے ہی بس بعضے کو صورت انسان پر

جیسے جوزا اور بعضے کو صورت حیوان بحری پر مثل سرطان کے اور بعض کو مثل حیوان بری کے جیسے حمل
اور بعض کو صورت طیر پر جیسے عقاب اور بعض کو خارج صورت حیوان سے مثل میزان اور سفینہ کے
اور بعض کو صورت ناتمام سے تشبیہ دی مثل قطعۃ الفرس کے اور بعض ان صورتون سے
ایسی ہین کہ نصف اُسکا ایک حیوان سے مشابہ ہی اور نصف دوسرے حیوان سے مثل رامی کے
اور بعض وہ صورتین ہین کہ تمام نہین ہوتی ہین جب تک کہ کوئی کوکب دوسری صورت سے
کہ مشترک ہی اُنمین نہ ملایا جاوے مثل ممسک الاعنہ کے کہ صورت اُسکی نہین تمام ہوتی جبتک
کوکب نیر کہ اوپر طرف شمالی قرن ثور کے واقع ہی اُسکے ساتھ نہ ملایا جاوے پس قرن ثور اور
زحل پر ممسک الاعنہ ہونگے لیکن ان صورتون کو اسلیے تالیف کیا ہی اور ان اسماء کے ساتھ نامزد
کیا تاکہ ہر کوکب کو اُس نام سے پہچان لیوین اور اُسکی جانب اشارہ کرسکین کہ موقع اُسکا کہان پر
ہی اور موضع اُسکا فلک البروج سے اور بعد اُسکے شمال جنوب مین کسقدر ہی اُس دائرہ سے
کہ منطقۃ البروج پر گذرتا ہی تاکہ اوقات شب اور طالع کے ہر وقت کے پہچان لیوین اور باقی
ایک سو اٹھارہ کواکب ہین کہ اُنسے کوئی شکل مرکب نہین لہذا جس صورت کے قریب واقع
ہین اُنکو انھین صورت کی طرف نسبت کردیا ہی اور خارج الصورت اُنکا نام رکھدیا ہی جیسے
وہ کوکب نیر کہ راس الحمل کے اوپر ہی اہل عرب اُسکو ناطح کہتے ہین اور منجملہ اُن اڑتالیس صورتون کے
الکیس [21] نصف شمالی مین واقع ہین اور بارہ فلک البروج پر اور پندرہ نصف جنوبی مین ہین پس
اب ہر ایک کی صورت کو مع کواکب اُنکے جدا جدا بہ تعداد کواکب اور اُنکے اسماء اور القاب
کے بموجب مذہب اہل عرب اور منجمین کے مفصل بیان کرتے ہین واللہ الموفق للصواب
فصل صور شمالیہ اور وہ الکیس [21] صورتین ہین اور عدد اُنکے کواکب کے جو خاص اُن صورتون سے
متعلق ہین تین سو تینتیس ہین اور جو کہ حوالی صورت مین واقع ہین یعنے خارج الصورت ہین انتیس [29]
ہین پس جملہ کواکب کہ اس نصف کرۂ شمالی مین ہین تین سو باسٹھ [362] ہین کواکب دُب اصغر نزدیکترین
قطب شمالی کے ہین اور اُسکے ستارے باعتبار نفس صورت کے سات ہین اور جو خارج الصورت
ہین وہ پانچ ہین عرب اُن سات کو بنات النعش صغرا کہتے ہین منجملہ اسکے چار کوکب کہ بصورت
مربع مستطیل کے ہین نعش کہتے ہین اور تین کوکب کو کہ دنبال پر ہین بنات کہتے ہین اور اُن چار
کوکب سے دو کوکب کو کہ نیرین ہین فرقدین کہتے ہین اور جو کوکب دنبال کی طرف پر ہو اُسکو جُدَی
کہتے ہین اور اُس سے قبلہ کو پہچانتے ہین اور جمیع کواکب داخل صورت اور خارج صورت کو

جسوقت دیکھیں کہ وہ مشابہ حلقۂ سماک کے معلوم ہوتے ہین اُسکو فارس کہتے ہین کس واسطے کہ وہ فارس الرحی کے صورت پہ ہو کہ قطب درمیان رہتا ہی اور قطب دائرہ معدل النہار کا کوکب جدی سے نزدیکتر ہو اور یہ صورت ہی دُب اصغر کی جو منقوش ہے۔

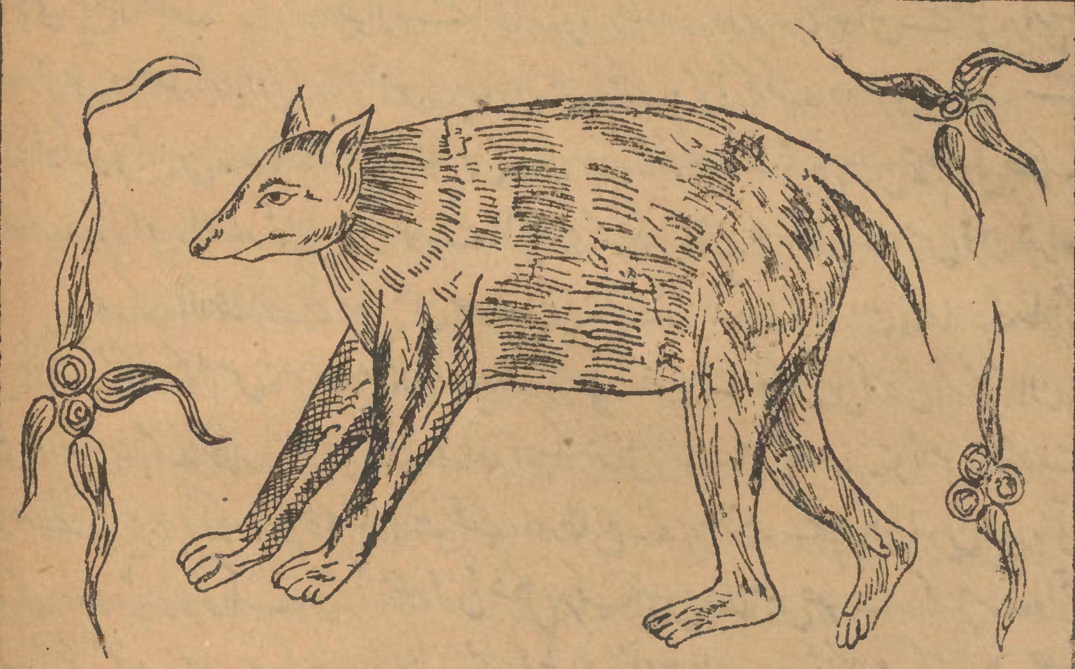

کوکب دُب اکبر اسکے ستارے اُنتیس ۲۹ ہین نفس صورت مین اور آٹھ کوکب حوالی صورت مین ہین یعنے خارج الصورت عرب چار کوکب کو کہ مربع مستطیل پر ہین اور تین کوکب کو کہ دنبال پر واقع ہین بنات النعش کبریٰ کہتے ہین اور وہ چار نعش ہین اور یہ تین بنات پھر ان تین کوکب سے جو کوکب کہ کنارۂ دنبال پر ہی اُسکو قائد کہتے ہین اور جو درمیان مین ہی اُسکو عناق اور جو کہ قریب نعش کے بن دنبال پر ہو اُسکو جون کہتے ہین اور عناق کے اوپر ایک کوکب چھوٹا ہی متصل اُسکے اہل عرب اُسکو سُہا کہتے ہین اور اُس سے اپنی بصارت کا امتحان کرلتے ہین اور کہتے ہین کہ جو شخص ان کواکب کو دیکھکر پڑھے۔ اَعُوذُ بِرَبِّ السُّہیۃِ مِن کُلِّ عَقرَبٍ وَحَیَّۃٍ تو اُسکو اُس شب مین حشرات موذی سے گزند نہ پہونچیگا اور وہ چھ کوکب کہ اُسکے اقدام ثلثہ پر ہین ہر ایک قدم پر دو کوکب اُنکو فقرات الظبا کہتے ہین دو نون کواکب اُنمین سے ایک فقرہ ہی اور وہ ستارہ کہ دہنے پانُون پر ہی اُسکے قریب ایک ستارہ واقع ہی اُسکو صرفہ کہتے ہین اور وہ دنبال اسد پر واقع ہی اور چند ستارے جو مجتمع بالاے صرفہ کے ہین اُنکو ہلبہ کہتے ہین اور سات ستارے کہ اُسکی گردن اور سینہ اور دونون زانو پر ہین نصف دائرہ کے مانند معلوم ہوتے ہین اُنکا نام سریر بنات النعش ہی اور بعضے اُنکو حوض کہتے ہین۔ اور چند کواکب کہ برابر دونون

آنکھ اور کان اور ناک کے اُسکے واقع ہین عرب اُنکو ظبا یعنے ہرن کہتے ہین گویا کہ ہرن اسد سے بھاگا ہی اور حوض پر پانی پیتا ہی اور دو کوکب اُن آٹھ کوکب خارج الصورت سے کہ درمیان ہلبہ اور قائد کے ہین اور ایک اُن دو مین کا روشن تر ہی دوسرے سے عرب اسکو کبد الاسد کہتے ہین اور چھ ستارے کہ باقی ہین نیچے نقرۂ سُم کے دست راست پر واقع ہین۔ تین کواکب اُنمین روشن تر ہین اُنکو ظبا اور باقی کو اولاد ظبا کہتے ہین۔ اور صورت دُب اکبر کی یہ ہے

فصل خواص قطب شمالی کے بیان مین۔ قطب شمالی ظاہر ہی اور اُسکے گرداگرد بنات النعش صغری ہی اور دیگر روشن ستارے ہین۔ ان سب ستارون سے ایک شکل مچھلی کی حاصل ہوتی ہے قطب درمیان اور وسط مچھلی کا ہے اس قطب کے بہت سے فائدہ ہین۔ منجملہ ان فوائد کے ایک یہ فائدہ ہی کہ اسکی طرف اور دُب اصغر کی طرف نظر کرنے سے آشوب چشم اور خارش چشم کی بیماری جاتی رہتی ہے اور اسطرح پر کہ بیمار یکشنبہ کی رات کو جب ستارے ظاہر ہون برابر قطب شمالی کے کھڑا ہو اور اُسکو تیز دیکھے اسکے بعد سلائی کو گلاب کے پانی مین ڈبا کر دونون آنکھوں مین لگائے اگرچہ ایک آنکھ ہی بیمار ہو اور کہے۔ یا اَھلَ عالم القطب الشمالی اشفعوا عنی من ھٰذہ العلۃ انا متاذ منھا وارحمونی وارحمونی یا رحماء واقلعو ھٰذہ الرمد او الجرب من عینی ھٰذہ التی ھی ضیائی اسی طور پر ہر شب کو نظر قطب پر اور سلائی گلاب کے پانی مین ڈبا کر آنکھ مین لگایا کرے دوسرے یکشنبہ کی رات تک انشاء اللہ تعالے شفا پاویگا۔ ایک فائدہ یہ ہی کہ شیر و چیتا و بھیڑیا جب بیمار ہوتے ہین تو قطب شمالی کے برابر کھڑے ہو کر اُسکو دیکھتے ہین پس وہ تندرست ہو جاتے ہین

اور بیان کرتے ہین کہ مادہ شیر کو جب حمل قرار پاتا ہی تو اسکو نہایت درجہ ضعف ہو جاتا ہے اور
ضعف سے بیخود ہو جاتی ہی اور چند روز کچھ نہین کھاتی اسکے بعد وہ آب روان مین نصف ساق
پانی تک کھڑی ہوتی ہی اور تھوڑی دیر تک قطب شمالی کو دیکھتی ہی اسکو اس رنج سے شفا ہو جاتی ہی
اور ایک فائدہ یہ بیان کرتے ہین کہ جس شخص کو یرقان کی بیماری ہو وہ شخص مقابل قطب شمالی
کے کھڑا ہو اور قطب پر نگاہ جمائے اور نیز ان ستارون پر جو قطب کے گرداگرد ہین نظر کرے اور
بایان ہاتھ اپنا قطب دان ستارون کیطرف پھیلائے جسطرح پر کوئی شخص کسی سے کوئی چیز مانگنے
کو ہاتھ پھیلاتا ہی بعدہ اس ہاتھ کو اپنے کبد پر رکھے اور یہ کہے یاکواکب القطب الشمالی اشفونی
من ھذہ الیرقان قدامرضنی واسھرلیلی واقلقنی ارحمونی وارکبونی واشفونی منہ آمین
اور بہتر ہی کہ شب جمعہ کو شروع کرے اور تا شب جمعہ آیندہ کرتا رہے۔ باذن اللہ اسکو شفا حاصل ہوگی
کوکب الثنین اسکے ستارے اکتیس ۳۱ ہین اور جملہ داخل صورت ہین اور کوئی کوکب خارج الصورت
اُسکے حوالی مین نہین اور جو کوکب کہ اُسکی زبان پر واقع ہین اُنکو عرب رواقص کہتے ہین اور جو چار
ستارے اُسکے سر پر ہین اُنکو عوائذ اور ایک ستارہ چھوٹا کہ درمیان عوائذ کے ہی اسکو ربع کہ بمعنی
بچۂ شتر کے ہی کہتے ہین اور دو ستارے روشن کہ موخر ذنب مین واقع ہین انکو تبنیتین کہتے ہین

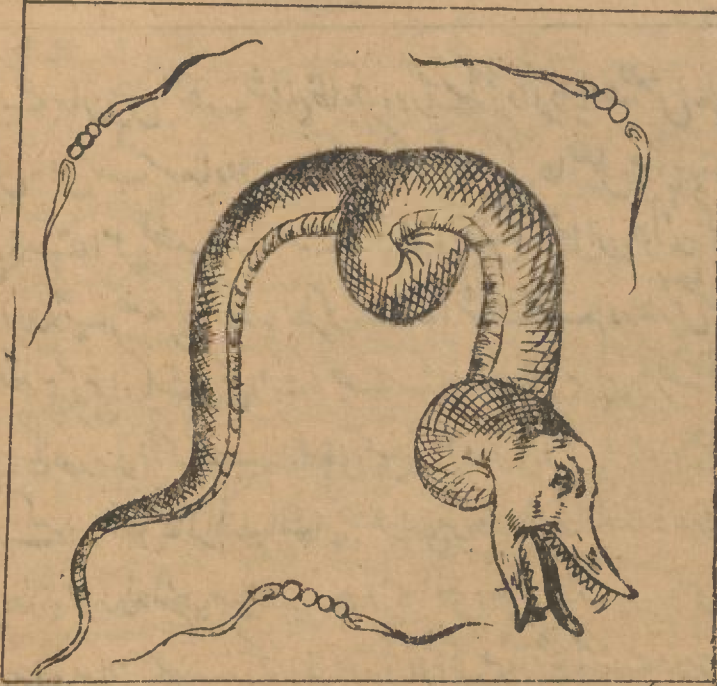

اور دو ستارے اور کہ روشنی
مین کم ہین اور آگے ذنبین کے
واقع ہین انکو اظفار الذئب
کہتے ہین اور درمیان ذنبین
اور نسر واقع کے چند منعطفات
یعنے موڑ واقع ہین دو نسر کو اہل
عرب ذئبین اسلیے کہتے ہین
کہ گویا دو بھیڑیے ہین شتر کے
بچہ پر حملہ کر رہے ہین اور عوائذ
کو تشبیہ دی ہی چار اونٹون سے
کہ وہ گھیرے ہوئے ہین تاکہ بھیڑیے سے بچالین اور ایک کوکب روشن اصل ذنبال پر واقع ہی
اُسکو اہل عرب ذابح کہتے ہین کہ وہ گفتار کا نر ہی۔

کوکب قیقاوس الملتهب اُسکے ستارے اکیس ہین گیارہ داخل الصورت ہین اور دس خارج الصورت درمیان کوکبہ ذات الکرسی اور کوکب جدی کے واقع ہی اور وہ کوکب کہ جو اُسکے سینے پر واقع ہی اُسے فرخہ کہتے ہین اور جو اُسکے داہنے کندھے پر ہی اُسکو فرق کہتے ہین اور جو دائرہ کہ کواکب دراعہ اور خارج الصورت اور کوکب داہنے بازو اور کواکب دجاجہ سے پیدا ہوتا ہی اسکو قدر کہتے ہین اور جو ستارہ کہ بائین پیر پر ہی اُسکو راعی اور جو اُسکے دونون قدمون کے درمیان ایک کوکب صغیر ہی مائل جانب بائے جیب اُسکو کلب الراعی کہتے ہین اور چھوٹے چھوٹے ستارے جو اُسکے

دونون قدمون اور کوکب جدی کے بیچ مین ہین عرب اُسکو اغنام کہتے ہین واللہ الموفق للصواب

کوکب صیاح اُسکے کواکب تیئیس ہین المسین بائیس ۲۲ داخل الصورت اول ایک خارج الصورت اور وہ بصورت آدمی کے عصا داہنے ہاتھ مین لیے ہوئے درمیان کواکب فکہ اور کواکب بنات النعش کبرے کے واقع ہین اور جو کواکب کہ اُسکے داہنے مونڈھے پر ہین اُن کو ضباع کہتے ہین اور جو کہ بائین ہاتھ پر ہی اور اُسکے بازو پر اور جو گرد اسکے کواکب خفیہ ہین ان سب کو اولاد ضباع کہتے ہین اور خارج صورت سے ایک کوکب سرخ وتابان ہے اُسکے دو

رانون کے نیچے ہین عرب اُسکو سماک رامح کہتے ہین اور سماک کو حارس السما حارس الشمال کہتے ہین اسلیے کہ وہ ہمیشہ دکھائی دیتا ہی اور شعاع آفتاب سے غائب نہین ہوتا اور جو کوکب

کہ ساق چپ پر ہی اُسکو رامح کہتے ہین
کوکبۃ الفکہ ستارے اُسکے آٹھ ہین جملہ داخل صورت ہین عصاے صباح کے پیچھے واقع ہین اور استدارت یعنے گولائی مین کچھ ناقص ہین مانند کاسئہ شکستہ کے اسیلیے اہل فارس اُسکو کاسئہ درویشان کہتے ہین اور ان کواکب مین ایک کوکب ہی کہ اُسکو نیّر الفکہ کہتے ہین اور اسکی صورت یہ ہے۔

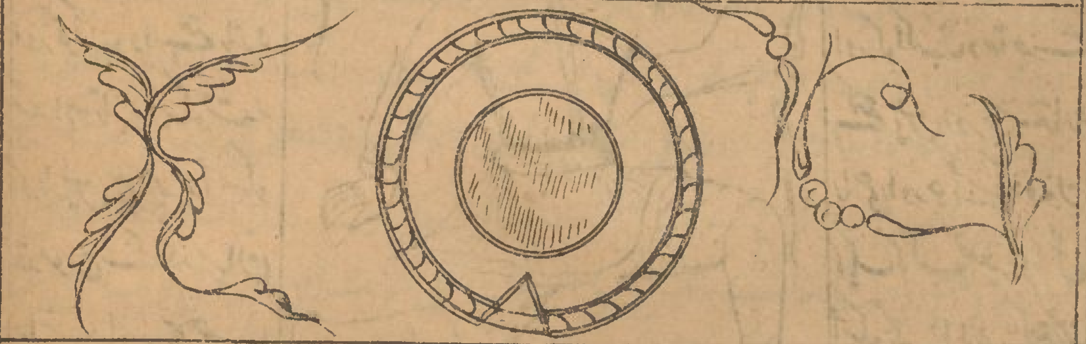

کوکب جاثی اور اُسکو راقص بھی کہتے ہین ستارے اُسکے اٹھائیس ہین داخل الصورت علاوہ اُس کوکب کے جو مشترک ہی اُسمین اور عوا مین اور ایک کوکب خارج الصورت ہے نزدیک ساعد راست کے اسکی کچھ شمار نہین اور یہ بصورت آدمی کے ہی کہ دونون ہاتھ پھیلائے ہوے دونون زانوون پر خم دیے ہوے ہی اور داہنا پانون اُسکا طرف عصاے صباح کے ہی اور بایان پانون نزدیک اُن چار کوکب کے ہی کہ تنین کے سر پر واقع ہین اور انکو عوائذ کہتے ہین۔ اور اُسکی صورت یہ ہی۔

کوکب النسر واقع اسکے دس ستارے ہین جملہ داخل الصورت اوران کواکب کا اسلیے نسر واقع نام رکھاہے کہ عرب انکو تشبیہ دیتے ہین ساتھ کرگس کے کہ دونون بازو اپنے اسطرح سے سمیٹے ہوے ہی کہ گویا گرا چاہتا ہے اور عوام اسکو اثافی کہتے ہین یعنی سہ پایہ دیگ اور اسکے قریب ایک ستارہ روشن ہی کہ عرب اسکو اظفار کہتے ہین - صورت النسر واقع کی یہ ہی

کوکب دجاجہ - کواکب اسکے سترہ داخل صورت ہین اور دو خارج الصورت جملہ کواکب انیس ہین چار ستارے کہ ایک صف مین واقع ہین اور مجرہ یعنے کہکشان کو عرض مین قطع کرتے ہین انکو فوارس کہتے ہین گویا چار سوار مستغرق گھوڑے دوڑا رہے ہین اور اسمین دو ستارے روشن کہ ذنب طائر پر ہین انکو ردف کہتے ہین اسلیے کہ ان چارون کے پیچھے جاتے ہین گویا انکے ردیف ہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ستارے کہ اسکے داہنے بازو پر ہین وہ بھی جملہ فوارس سے ہین اور دو داہنے طرف اور دو بائین پر ہین اور ایک پیچھے - صورت اسکی یہ ہے

کوکب ذات الکرسی یہ کوکب بصورت ایک عورت کے ہی کہ تکیہ لگائے کرسی دو پایہ پر پاؤن لٹکائے بیٹھی ہو درمیان مجرہ یعنے کہکشان کے بالاے اس کوکب کے کہ ملتہبت پر واقع ہی اور اسمین تیرہ ستارے ہین انمین سے جو زیادہ روشن ہی عرب نے اسکا نام کف الخضیب رکھاہے کہ یہ کف مبسوط ثریا کا ہی اور تشبیہ دی ہی ان کواکب کو

ساتھ ہاتھ پھیلے ہوے گے اور کواکب نیر کو جو اُسکے اندر ہین رنگین اُنگلیون سے

کوکب سیاوش اُسکے ستارے چھبیس داخل صورت اور تین خارج صورت ہین اور بصورت ایک مرد کے دکھائی دیتا ہی کہ داہنا پیر اُٹھائے ہوے اپنے بائین پیر پر کھڑا ہی داہنے ہاتھ مین شمشیر برہنہ لیے ہوے اپنے سر پر رکھے ہے اور بائین ہاتھ مین راس غول یعنی سر دیو کا کٹا ہوا رکھتا ہے اسیلیے اُسکو حامل الراس الغول کہتے ہین — صورت اُسکی یہ ہے —

✢ ✢ ✢ ✢

کواکب ممسک الاعنہ

اُسکی صورت مانند ایک مرد کے ہی کھڑا ہوا پیچھے حامل راس الغول کے درمیان ثریا اور کوکب دب اکبر کے اُسکے ستارے چودہ ہین جملہ داخل صورت اور اُنکو کواکب خیا کہتے ہین اسیلیے کہ خیمہ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہین اور اس کوکب روشن کو کہ اسکے سر پر ہے عیوق کہتے ہین اور جو بائین کہنی پر ہین اُن کو عین اور دو جو کہ ساعد جیب پر ہین انکو جدیین کہتے ہین اور عیوق اور انکو باہم ملاکر عناز کہتے ہین اور عیوق اسکو رقت الثریا بھی کہتے ہین اسیلیے کہ اکثر ثریا کے ساتھ طلوع کرتا ہے اور ایک کوکب جو داہنے شانہ پر ہی اور دو اور جو کعبین پر ہین ان تینون کو توابع العیوق کہتے ہین اور صورت اُسکی یہ ہے

کوکب الحوا والحیۃ جو بصورت ایک مرد ہی کہ دونون ہاتھون سے سانپ کو پکڑے ہوے کھڑا ہی اسکے چوبیس کوکب ہین صورت سے اور پانچ خارج صورت ہین انمین سے جو ستارہ کہ

راس الحوا یعنے حوا کے سر پر ہے اُسکو راعی کہتے ہین اور جو کہ سر جاثی پر ہین اُنکو کلب الراعی کہتے ہین اور وہ کوکب کہ مقدم ہی دو کوکب سے کہ مرکب الحوا ہین اور داہنے شانہ پر ہے اُن کو بھی کلب الراعی کہتے ہین اور حیۃ مین اٹھارہ کوکب ہین اُنمین جو گردن پر ہے اُسکو عنق الحیۃ کہتے ہین اور جو صف ستارون کی حیۃ کے سر پر ہے اُسکو نسق شامی کہتے ہین اسواسطے کہ شام کی طرف وہ غائب ہوتے ہین اور جو صف کہ اُسکی گردن کے نیچے ہی اُسکو نسق یمانی کہتے ہین اسوجہ سے کہ یمن کی طرف غائب ہوتے ہین اور مابین دونون نسق کے جو ستارے واقع ہین اُنکو روضۃ الاغنام کہتے ہین اور جو کہ درمیان روضہ کے ہین اُنکو اغنام کہتے ہین اور صورت اُسکی یہ ہے

کوکبۃ السہم - اُسمین پانچ ستارے ہین بشکل تیر کہ پیکان اُسکا جانب مشرق ہے اور سوفار جانب مغرب کے درازی تیر کے دیکھنے مین جبکہ وسط السماء مین ہو بقدر دو گز کے ہوگی اور وہ درمیان منقار دجاجہ و نسر طائر کے نفس کہکشان پر واقع ہین اور اُسکے طول مین چار کوکب ہین اور صورت اُسکی یہ ہے۔

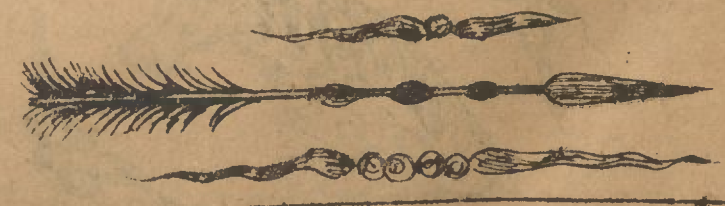

کوکبۃ العقاب نو کوکب داخل صورت ہین اور چھ خارج صورت اور منجملہ کوکب داخل الصورت کے
تین کوکب ہین کہ اُنکا نسر طائر نام ہے اسیلیے کہ نسر واقع کے مقابل ہین اور نسر طائر کو عوام شاہین میزان
کہتے ہین اور اسکو اسوجہ سے طائر کی تشبیہ دیتے ہین کہ نسر طائر ایک صف مین تین ستارے ہین
مانند نسر کے کہ بازو کھولکر اوڑے اور نسر واقع تین ستارے ہین بر شکل دو مثلث کے مانند
نسر کے کہ کسی جگہ
بیٹھنے کا ارادہ کرے
خارج الصورت کو
دو جو اسکے اوپر ہین
اور وہ دیکھنے مین
ظاہر ہین
عوام تین ستارے
میزان کہتے ہین اور
اسکو طلیمین کہتے ہین
بقدر دو گز کے
صورت اُسکی
یہ ہے۔

کوکبۃ الدلفین اُسکے ستارے دس ہین اور نسر طائر کے پیچھے واقع ہین کوکب نورانی کہ
اُسکی دم پر ہے
اُسکو ذنب دلفین
کہتے ہین دلفین
ایک جانور دریائی
ہے اور عرب ان
چار کوکب کو کہ اُسکی
کمر پر واقع ہین قعود
کہتے ہین اور عوام اُسکو
صلیب کہتے ہین اور
اُس ستارے کو جو دنبال
پر ہے عمود صلیب ہے
صورت اُسکی یہ ہے

کوکب قطعۃ الفرس یہ چار ستارے ہین کہ پشت دلفین پر واقع ہین منجملہ اُنکے دو ستارے
باہم متصل ہین کہ بعد اُنکے درمیان مین بقدر ایک بالشت کے ہوگا اُسکے منھ پر واقع ہین اور
دو ستارے ہین کہ اُنمین فاصلہ ایک گز کا ہے اسکے سر پر ہین۔ صورت اُسکی یہ ہے۔

کوکبۃ الفرس الاعظم اسکے ستارے بیس۲۰ ہین اور وہ لصورت گھوڑے کے ہین۔ اُسکے سر
اور گردن اور دونون اگلے پیر ہین اور بدن اُسکا آخر پشت تک ہی اور کفل یعنے پٹھے اور دونون پیر
پچھلے نہین اور وہ ستارہ کہ ناف فرس پر ہی وہ مشترک ہی اُسکے اور مسلسل کے درمیان اور
وہ مراۃ المسلسلہ کے سر پر واقع ہی عرب اُسکو سُرۃ الفرس کہتے ہین اور جو ستارہ اُسکی پشت
پر ہی اُسکو جناح الفرس اور جو کوکب کہ اسکے داہنے کندھے پر ہی اُنکو منکب الفرس کہتے ہین
اور جو کوکب کہ اُسکی پیٹھ پر قریب گردن کے ہی اُسکو متن الفرس کہتے ہین اور ایک اُسکے مونھ
پر ہے اُسے فم الفرس کہتے ہین اور اہل عرب مجموع ان چار کوکب نورانی کو یعنی متن الفرس
اور منکب الفرس اور جناح الفرس اور کوکب مشترک کو کہ یہ چارون بشکل مربع واقع ہین
دلو کہتے ہین اور دو ستارے کہ اوپر مقدم ہین اُنکو عرقوہ کہتے ہین اور ۲ کوکب کہ پایان
پر واقع ہین اُنکو کرب کہتے ہین اور اہل عرب اُنکو مجمع عروس سے بھی تشبیہ دیتے ہین

اسلیے کہ وہ وسط
راس الدلو سے
کہ سر صورت
سعد الہمام
اُن دو کوکب
زانو پر ہین اُنکو
کہتے ہین اور
کو جو اُسکے
اُنکو سعد البارع
صورت اُسکی

مین واقع ہین
اور جو ۲ کوکب
پر ہین اُن کو
کہتے ہین اور
کو کہ داہنے
سعد المطر
اُن دو ستارون
سینہ پر ہین
کہتے ہین۔
یہ ہے۔

کوکبۃ المراۃ المسلسلہ یہ کوکب لصورت ایک عورت کے ہی کہ اپنے دونون ہاتھ پھیلائے ہوے
داہنا شمال کی طرف اور بایان جنوب کی جانب اور اُسکے پیرون پر بہت ستارے جمع ہین
گویا کہ پانون پر زنجیر پڑی ہوئی ہے اسی وجہ سے اُسکو کوکبۃ المراۃ المسلسلہ کہتے ہین اور
کُل ستارے اُسکے تیئیس۲۳ ہین اور سب داخل صورت ہین سواے اس ستارہ نورانی
کے کہ اُسکے سر پر ہے بمقابلہ سرہ فرس اعظم کے اور وہ ستارہ نورانی منجملہ اُن کواکب کے

کہ میر نزیر پروا قع ہے اُسکو لطن النخرت کہتے ہین - صورت اُسکی یہ ہے -

کوکبۃ الفرس التام اُسکے اکتیس ۳۱ ستارے ہین اور یہ فرس دوسرا ہی نہایت حسین اور
یہ کواکب فرس کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہی اور بعضے ستارے فرس اعظم کے اسمین
داخل ہین اور اسکے گردن کی جانب اسقدر کثرت سے ستارے ہین کہ سر کی صورت پیدا
ہو گئی ہے صورت اُسکی یہ ہی -

کوکبۃ المثلث اور یہ کوکب بصورت مثلث دراز کے ہی اور اسمین چار ستارے ہین سواے
کے

اُس ستارے روشن کے کہ جو پاے چپ صورت المثلثہ پر واقع ہی منجملہ ان چار ستارون کے ایک ستارہ سر مثلث پر ہی اور تین ستارے پشت گاہ پر ہین۔ صورت اُسکی یہ ہے

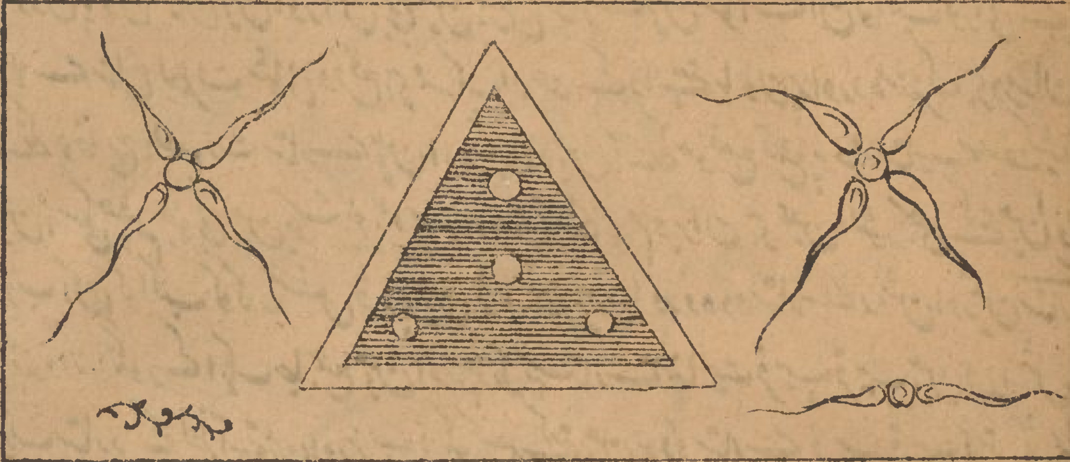

**فصل** بروج دوازدہ گانہ کے بیان مین۔ جاننا چاہیے کہ جو صور تین منطقۃ البروج کے دائرے مین کواکب سیارہ کی راہ پر ہین بارہ ہین کہ اُنکو بارہ برج کہتے ہین اور ہر برج اپنی صورت کے نام پر مشہور ہے چنانچہ بیان ہر ایک برج کا مع تعداد کواکب اور اشکال کے موافق مذہب منجمین عرب کے مذکور ہوگا۔ برج اول سے شروع کرتے ہین۔

**کوکبۃ الحمل** یعنی میگھ اُسکے ستارے سب تیرہ ہین دس داخل صورت اور پانچ خارج صورت برشکل حمل مقدم اسکا مغرب کی طرف اور مؤخر اُسکا مشرق کی طرف اور منھ اُسکا پشت کی جانب پھرا ہوا ہی اور دو ستارے جو اُسکی شاخ پر ہین اُنکو شرطین کہتے ہین اور ایک ستارہ خارج صورت اُسکی شاخ پر ہے اُسکو ناطح کہتے ہین اور جو ستارے کہ آلت اور ران پر بشکل مثلث متساوی الاضلاع ہین اُنکو بطین کہتے ہین اور شرطین اور بطین دونون منازل قمر سے ہین صورت حمل کی یہ ہے

کوکبہ الثور یعنے برکھ بیل کی صورت کرسے آدھا جسم پچھلا نہین ہی موخر اُسکا جنوب کو اور مقدم
اُسکا مشرق کو ہی سر پہلو کی جانب مائل ہی اور دونون شاخ مشرق کی جانب اور اُسکے سُم اور
دونون پانون نہین ہین اور اس برج مین تینتیس ۳۳ ستارے ہین سوا اسے اُن کواکب نورانی کے
بالاے شاخ بطرف شمالی واقع ہی ممسک الاعنہ کے داہنے پانون پر اور وہ مشترک ہی درمیان
اُنکے جو خارج الصورت ستارے ہین اور یہ گیارہ ہین اُسکے موضع قطع پر چار ستارے صف کشیدہ
ہین اُسکی حقیقہ جنوبی مین جو سُرخ بڑا استارہ ہی اُسکا نام دبران ہی عین الثور بھی کہتے ہین اور
عرب اُن کواکب کو کہ دوش ثور پر ہین ثریا کہتے ہین اور وہ دو ستارے روشن اور تین ستارے
مانند دانہ انگور کے ایک جا جمع ہین اور چونکہ یہ ستارے نہایت قریب قریب ہین لہذا مثل
ایک ستارہ کے نظر آتے ہین اور عرب اُنکو نجم کہتے ہین جو دو ستارے قریب قریب گوش ثور پر
واقع ہین اُنکا نام کلبین ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ یہ دونون ستارے دبران کے دو کلب ہین یعنی
دبران کے کتے عرب والے دبران کو منحوس جانتے ہین کہتے ہین کہ جو کوئی نجم کے مقابل ہوا اسے
نکبت یعنی ادبار ستاتا ہی اُنکے گرد مین چند ستارے ہین جنکا نام قلاص ہی اور قلاص کو صغار نوق
کہتے ہین جیسا کہ شاعر نے
کہا ہے۔

شعر

اما ابن عوق فقد وافی بذمتہ
کما وفی القلاص النجم حادیہا

عرب کا قول ہی کہ دبران ستارے
مین بارش نہین ہوتی ہی
مگر یہ امر اُنکے طریقے مین
غیر معتبر سمجھا جاتا ہے۔
صورت اُسکی یہ ہے۔

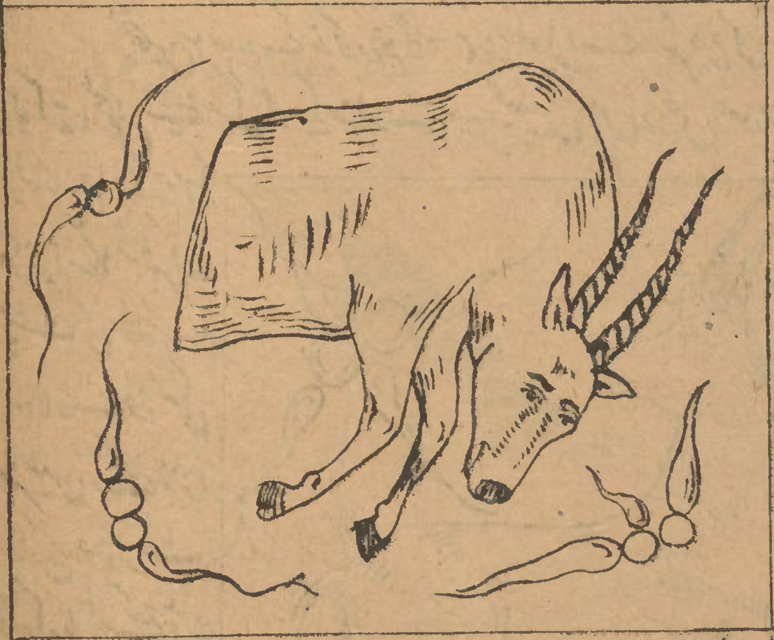

کوکبہ التوامین یعنے جوزا اسکے اٹھارہ ستارے داخل الصورت اور سات خارج الصورت ہین
اُسکی صورت دو آدمی کے مانند ہی جنکے سر جانب شمال و مشرق ہین اور پیر جنوب و مغرب کیطرف
اور ایک آدمی کی صورت کے ستارے دوسرے آدمی کی صورت کے ستارون سے مخلوط ہین ان ہر دو
صورت کے سر پر جو دو ستارے نورانی ہین اُنکا نام عرب نے ذراع مبسوط رکھا ہی اور جو دو ستارے پستان صورت

شمالی غربی پر ہین اُنکا ہنعہ نام ہی - روایت ہی کہ ان دونون ستارون مین سے ایک کا نام منیان ہی اور ایک کا ازدوان اور جو دو ستارے صورت اول کے پا بر واقع ہین اُنکو نجاتی کہتے ہین -
اُنکی صورت یہ ہی

کوکبۃ السرطان انمین داخل الصورت نو اور خارج الصورت چار ستارے ہین عرب انمین سے نورانی ستارون کو نثرہ کہتے ہین اور دو ستارے جو نثرہ کے بعد واقع ہین اُنکو حمارین کہتے ہین اور ستارۂ نورانی جو پاے موخر جنوبی مین ہے اُسکو طرف کہتے ہین - صورت سرطان یہ ہے +

کوکبۃ الاسد اسکے ستائیس ستارے داخل الصورت اور آٹھ خارج الصورت ہین عرب ستارۂ محاذی چہرہ کو طرف کہتے ہین اور چار ستارے واقعہ گردن کو جبہہ اور ستارگان بطن اور تہیگاہ کو زبرہ اور موخر دم والون کو ذنب الاسد اور صرفہ کہتے ہین اسلیے کہ جب وہ تحت الشعاع سے طلوع کرتا ہی حدت اسکی جاتی رہتی ہی اور جب وہ مغرب مین غروب ہوتا ہی سردی موقوف ہو جاتی ہی - صورت اسکی یہ ہے -

کوکبۃ العذرا وہی السنبلۃ یعنے برج سنبلہ اُسکے داخل الصورت چھتیس ۳۶ اور خارج الصورت چھ ستارے ہین یہ ستارہ عورت کی صورت پر ہے اسکا سر صرفہ کے جنوب پر ہی اور وہ ستارہ دُم شیر پر واقع ہی اور دونون پانون زبانہ سے آگے ہین جو کفۂ میزان پر ہین عرب دوش چپ کے ستارون کو عوا کہتے ہین اور یہ تیرھوین منزل قمر کی ہی بعض نے لکھا ہی کہ عوا چند ستارے ہین جو اصل صورت کے شکم اور زیر شکم مین واقع ہین یہ کتے ہین اور اسد کے عقب عف عف کرتے ہین اسکے طلوع سے سقوط تک سردی رہتی ہی اور جو ستارۂ نورانی اسکے ہاتھون سے نزدیک ہوتا ہی اسکا نام سماک اعزل

ہی اور سماک رامح کے مقابل جو ہی اسکو اعزل کہتے ہین یعنے بے سلاح ہی اہل نجوم اس ستارہ کا نام سنبلہ رکھتے ہین اور بعضے ساق الاسد کہتے ہین اسکے قدم چپ کے ستارے کو عفر کہتے ہین اور اُسکی وجہ یہ ہی کہ اُسکے ستارے نور مین ناقص ہین گویا کہ صورت کو چھپائے ہوے ہین صورت اسکی یہ ہے۔

کوکبۃ المیزان اُسکے آٹھ ستارے داخل الصورت ہین اور درمیان سنبلہ اور عقرب کے واقع ہین اور نو کوکب خارج الصورت ہین باقی اور کوئی ستارہ مشہور نہین ہی۔ صورت اُسکی یہ ہی

کوکبۃ العقرب اسکے اکیس ستارہ داخل الصورت اور تین خارج الصورت ہین عرب اسکی جبہہ کے

تین ستارون کے نام اکلیل کہتے ہین اور بدن پر جو تین ستارے ہین اُنکا نام قلب العقرب ہی اور جو ستارہ کہ قلب کے رو برو اور قلب العقرب کے عقب مین ہین اُن دونون کا نام نباط ہی اور چند ستارے خرزات ذنب مین ہین اُنکو فقرات کہتے ہین اور دو ستارہ کہ ذنب کی جانب ہین اُنکو شولہ کہتے ہین۔ صورت اُسکی یہ ہی۔

کوکبة الرامی اُسکا نام قوس بھی ہی اسمین اکتیس ستارہ داخل الصورت ہین اور کوئی ستارہ اُسکے گرد و نواح مین مصور نہین ہے اور جو ستارے کہ اُسکے قبضہ اور پیکان پر یا جانب جنوب یا دست راست مین ہی اُسکو النعام وارد کہتے ہین کہکشان کو نہر کے ساتھ مشابہت دی ہے اسمین النعام پانی پیتے ہین اور جو ستارہ اُسکے اوپر یا زیر بغل یا مشرق رویہ ہین انکو النعام صادر کہتے ہین اُسکے کمان کے شمالاً جو دو ستارہ ہین اُنکو ظلیمین کہتے ہین اور جو دو ستارہ ران چپ اور ساق پر ہین اُنکو ضردین کہتے ہین۔ صورت اُسکی یہ ہے۔

کوکبة الجدی اُسکے اٹھائیس ستارے داخل الصورت ہین باقی اور کوئی ستارہ اُسکے گرد نہین ہی

عرب اسکے دو ستارون کو کہ ایک سر پر اور ایک دم پر ہی سعد ذابح کہتے ہین اور وجہ تسمیہ یہ ہی کہ ان دو مین سے ایک ستارہ نہایت خفی ہی اسی سبب سے بڑے ستارہ کو ذابح صغیر کہتے ہین یعنی چھوٹے کی گردن ذبح کرنے والا اور دو دم پر دو ستارے ہین اُنکا نام مجبین ہی۔ اُسکی صورت یہ ہی

کوکبہ ساکب الماء وہو الدلو اسے دلو کہتے ہین اسمین داخل الصورت بیالیس ٤٢ ستارہ اور خارج الصورت تین ستارے ہین عرب اُسکے دوش راست والے ستارون کو سعد الملک اور دوش چپ والون کو مع اُس ستارہ کے جو جدی کی دُم پر ہے سعد السعود کہتے ہین اور دست چپ کے تین ستارون کو سعد بلع کہتے ہین بدینوجہ کہ بُعد درمیان دو کوکب کے کم ہی

اُس بعد سے جو سعد ذابح مین واقع ہی اُس دوری کو وہان کشادہ سے نسبت دی ہے کہ گویا اس کشادگی سے نکل جائیگا کہتے ہین کہ اُسنے اُسوقت طلوع کیا ہی۔ جب یون ارشاد ہوا کہ یٰاَرْضُ ابْلَعِي مَآءَكِ اور جو ستارہ کہ اُسکے بازو پر ہی مع اُن تین ستارون کے جو دست راست پر واقع ہین اُنکا نام سعد الاخبیہ ہی اور اسوجہ سے اسکو اخبیہ کہتے ہین کہ جسوقت وہ طلوع ہوتا ہی گزندون کو پوشیدہ کرتا ہی موسم سرما مین

اور جو ستارہ کہ حوت کے دہن مین واقع ہی جنوب کی طرف سے اُسے ضفدع کہتے ہین صورت اسکی یہ ہی

کوکبۃ السمکین یعنے حوتان اسکے ستارے داخل الصورت چونتیس ۳۴ اور چار خارج الصورت ہین اور یہ دو مچھلیان ہین ایک کو سمکۃ المتقدمت کہتے ہین اور جنوب مین ہے فرس اعظم کی پشت پر ہے اور دوسرا جنوب مین کواکب مراۃ المسلسلۃ پر ہی اور اُنکے درمیان مین ایک رسی ستارون کی متصل ہی جو ان دونون مچھلیون کو باہم پرپیچ کرتی ہی - صورت اُسکی یہ ہے -

فصل الصور الجنوبیۃ یہ وہ ستارہ ہین جو کرہ کے نصف جنوبی پر واقع ہین وہ پندرہ صورتین ہین کوکبۃ قیطس اس ستارہ کی صورت حیوان دریائی کی ہی اسکا سر ناحیہ مشرق مین واقع ہے جو کوکبۃ الحمل کے جنوب مین ہی اور دم اُسکی مغرب مین ان مین ستارون کے پیچھے ہی جو خارج ہین جو ساکت الماء سے اسکے ستارے بائیس ۲۲ ہین عرب اسکے سر کے ستارون کو کف الجذماء کہتے ہین اسوجہ سے کہ اسکی کشش بموجب صورت کے زیر کشش صورت کف الخضیب کے ہی جو پانچ ستارے اُسکے بدن پر ہین انکا نام النعامات ہی اور جو دم پر ہین اُنکو نظام کہتے ہین اور جو ستارہ اُسکے دم پر شعبہ جنوبی مین واقع ہین اُنکو ضفدع ثانی کہتے ہین - صورت اُسکی یہ ہے

کوکبۃ الجبار یعنے جوزا اُسکے اٹھتیس ۳۸ ستارے داخل الصورت ہین شکل اُسکی ایک مرد کی ہے

استادہ ہی آفتاب کے راستہ سے ناحیہ جنوب مین ہاتھ مین لکڑی لیے ہوے کمر مین اُسکے شمشیر
بندھی ہی اُسکے چہرہ کے ستارے کا نام عرب نے ہقعہ رکھا ہی اور اثافی بھی کہتے ہین اُسکے دوش
راست پر دو ستارے بزرگ نورانی ہین اُنکا نام منکب الجوزا کہتے ہین اور ستارہ نورانی جو دوش
چپ پر واقع ہی ناجد نام رکھا ہی اور مرزم کہتے ہین اُسکی کمر پر جو تین ستارے ہین صف کشیدہ
ہین اُنکا نام منطقۃ الجوزا ہے اور نطاق الجوزا اور نظام بھی اور تین ستارے جو بہم نزدیک

صف کشیدہ ہین اُنکا نام
سیف الجبار ہے اور ایک
بزرگ ستارہ جو اُسکے
پاے چپ مین ہی رجل الجبار
نام ہے اور نو ستارے
جو قسمت ہو کر آستین پر ہین
تاج الجوزا کہلاتے ہین
اور ذوائب الجوزا بھی اُنکا
نام ہے صورت اُسکی یہ ہی۔

کوکبۃ النہر اُسکے چونتیس ستارے داخل الصورت ہین اُسکے علاوہ اور کوئی ستارہ مرصود
نہین ہی یہ اُس ستارہ نورانی سے ابتدا کرتا ہی جو جوزا کے بائین قدم پر واقع ہے اور مغرب
مین گذرتا ہی کبھی کے ساتھ جانب اُن ستارون کے جو قیطس کی چھاتی پر ہین پس جنوباً تین
ستارون پر گذرتا ہی اور متوجہ مشرق کا ہو کر جنوب رونہ جاتا ہی یعنے تین ستارون پر نظر کرتا ہی
اور مشرق مین متوجہ ہو کر تین ستارون پر توجہ کرتا ہے پس جنوباً منعطف ہو کر مشرق کو جاتا اور
وہان سے جنوب مین آکر مجتمع کواکب پر تزنج کرکے جدا ہوتا ہے اور جنوباً دو ستارون پر جو ایک
دوسرے سے نزدیک ہین گذر کرتا مغرب سے نکلتا مجموعہ سہ ستارہ پر پہونچتا ہی عرب نے
اُسکے اول و ثانی و سوم کا نام کرسی الجوزا اور نہر کے چارون ستارون کا معہ اُن پانچ ستارون
کے جو دوسری طرف ہین نام اُدحی النعام ہے یعنے آشیانہ شترمرغ اور جو ستارے اُسکے
گرد نواح مین ہین اُنکو بیض کہتے ہین اور آخر نہر مین جو ستارہ نورانی ہی اسکا نام ظلیم ہے
اس ظلیم اور اُس ظلیم کے درمیان جو حوت کے دہن مین ہی بہت ستارے ہین جن کا نام

فرخ النعام ہے۔ صورت اُسکی یہ ہی

کوکبۃ الارنب اُسکے داخل الصورت بارہ ستارے ہین اور اُنکے علاوہ کوئی اور ستارہ جزء انہین
ہی اور وہ جبار کے پائین مین ہی صورت اسکی بر شکل خرگوش ہے اسکا منھہ مغرب کی طرف اور
پانون مشرق کی جانب ہین عرب نے چار ستارون کو جنمین سے دو ہاتھون مین اور دو جو
پیرون مین ہین اُنکا نام کرسی الجوزا رکھا ہے صورت اسکی یہ ہے۔

کوکب کلب الاکبر اسکے ستارے اٹھارہ داخل الصورت اور گیارہ خارج الصورت ہین اور
وہ کتّے کی شکل ہے بعد کوکبہ جوزا کے اور اسی وجہ سے اسکا نام کلب ہی عرب اُس ستارہ نورانی
کو جو دہن کلب پر واقع ہی شعری عبور نام کرتے ہین اور نیز شعر یمانی کہتے ہین اور عبور بھی کیونکہ
مجرہ سے عبور کیا ہے نزدیک سہیل کے اور یمانی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مجرہ مین واقعہ شق مین
ہے جو کواکب جنگل کلب پر واقع ہین اسکا مرزم العبور نام ہے اور چار ستارے جو کنپٹے
اور دم اور ران پر ہین اُنکو عذاری کہتے ہین اور جو چار ستارے خارج الصورت ایک
صف مین ہین اُنکو فرود کہتے ہین اور دو ستارے نورانی کہ خارج الصورت ہین اُنمین سے

ایک کو حضار کہتے ہین اور دوسرے کو وزن بھی کہتے ہین اور بعض عرب اسکا نام محلفین کہتے ہین اسوجہ سے کہ قبل سہیل کے طلوع کرتے ہین گویا ایک قسم کھاتا ہی کہ یہ سہیل ہی دوسرا باوجود خبردار ہونے کے قسم کھاتا ہے کہ سہیل نہین ہے۔ صورت اُسکی یہ ہی

کوکبۃ الکلب المتقدم یہ دو ستارے روشن درمیان نیرین کے جو توامین کے سر پر ہین اور درمیان اُس نیر کے جو کلب الاکبر متاخر کے دہان پر ہی ایک اُنمین سے مشرق رویہ روشن تر ہی عرب اسکا نام شعری شامی کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اسکی یہ ہی کہ جانب شام مین غروب ہو جاتا ہی اور اسے شعری عمیصا بھی کہتے ہین کیونکہ یہ سہیل کو زیادہ دوست رکھتا ہی اور بیابانہ مجرہ سے عبور کیا ہے پس ناحیہ شمالیہ مین رہا اور مفارقت سہیل مین بہانتک رویا کہ آنکھین ڈوب گئین ہین ان دو ستارون کو کہ سر توامین پر ہین ذراع الاسد مقبوضہ کہتے ہین بدینوجہ کہ ذراع آخری متاخر ہی۔ صورت اُسکی یہ ہی

کوکبۃ السفینۃ اسکے داخلی ستارے پینتالیس ہین اور کوئی ستارہ اسکے گرد و نواح مین جڑا نہین ہے۔ بطلیموس نے لکھا ہی کہ جو ستارہ عظیم کہ مخذاف جنوبی پر ہے وہ سہیل ہی یہ ستارہ کوکبۃ السفینۃ سے دورتر ہے جانب جنوب مین لیکن عرب مین اختلاف ہی بعض نے روایت کی ہی کہ

یہ ستارہ جو مخزاف کی طرف ہی دوسرا سہیل ہے اور قطب جنوبی سفینہ کے نیچے مخزاف سے قریب ہی جسپر وہ واقع ہی اور سفینہ کی صورت یہ ہی۔

کوکبۃ الشجاع اسکے پچیس ۲۵ ستارے داخل الصورت اور دو خارج الصورت ہین اسکا سر جنوب مین ہی سرطان سے اور یہ ستارہ درمیان ستارہ شعری الغمیصا و قلب الاسد کے ہی جنوباً کسی قدر میل کرتا ہی اور پھر جنوب و مشرق کی طرف پھرتا ہی اس ستارے روشن کیطرف جو کہ اسکی پشت کے قریب ہی اسکی پشت پر چار ستارے ہین اثر کی طرف اسی ستارہ روشن کے اور اس ستارے کو جو آخر عنق پر ہے اسکو عرب فرد کہتے ہین کیونکہ اسمین دوسرا ستارہ اسکے مانند نہین ہے اور دو ستارے جو اسکے ذنب پر ہین کہتے ہین کہ وہ داخل صورت نہین ہین شجاع سے منسوب ہین عرب اکثر انکے بارہ مین مختلف القول ہین بعضے کہتے ہین کہ فرد اور جبار کے درمیان مین ایک طویل ستارہ ہی جسکا نام سیف ہے جبار کو الکب مستدیر ہے یعنے مدور اور اسے متعلق کہتے ہین

صورت شجاع کی یہ ہے۔

کوکبۃ باطیہ یہ سات ستارے ہین کوکب شجاع سے شمال مین واقع ہی عرب اسکا نام معلف کہتے ہین تین ستارے جو آخر مین صورت مین ہین وہ جنوب مغرب مین ہین۔صورت اُسکی یہ ہے۔

کوکبۃ الغراب یہ سات ستارے ہین کواکب باطیہ کی پشت پر سماک اعزل کے جنوب مین واقع ہی عرب اسکا نام عجز الاسد کہتے ہین اور نیز عرش سماک اور جمال بھی کہتے ہین صورت اُسکی یہ ہے۔

کوکبۂ قیطورس اسکے سینتیس ۳۷ ستارے ہین یہ مثل صورت ایک حیوان کے ہی سر سے کمر تک اوپر کا دھڑ انسان کا سا اور کمر سے دُم تک گھوڑے کی ہیئت ہی اسکا رُخ مشرق کیجانب ہی اور موخر دابہ کہ مراد دم سے ہی مغرب کی طرف ہے اس صورت کے ایک ہاتھ مین دو ۲ خوشہ انگور کے ہین اور دوسرے ہاتھ مین ہاتھ شیر کا شکم اسپ مین ستارہ ہی جسکو بطن کہتے ہین دست راست مین جو ستارہ ہے اُسکو حصار اور بائین ہاتھ پر جو ستارہ ہے اُسکو وزن کہتے ہین اور یہ دونون ستارے وہ ہین جنکا نام محلفین ہے جیساکہ اوپر بیان ہوا ہے صورت یہ ہے -

کوکبۂ سبع یہ صورت اُنیس ۱۹ ستارہ کی ہے اور بعد ستارہ قیطورس کے واقع ہی بعض اُن ستارون مین سے مختلط ہین قیطورس کے ستارون سے قیطورس نے شیر کا ہاتھ پکڑا ہے عرب کواکب قیطورس اور سبع کو شماریخ کہتے ہین اُنکی غلظت اور تاریکی نہایت ہونے کی وجہ سے اور گرد و نواح مین اور کوئی ستارہ مرصودہ نہین ہے - صورت اُسکی یہ ہے

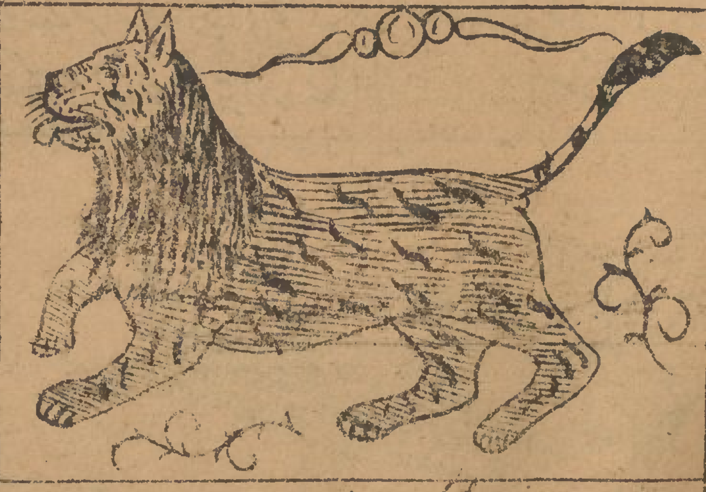

کوکبۃ المجمرہ اسکے ستارہ کل سات عدد داخل الصورت ہین عرب کسی نام سے اسکو موسوم
نہین کرتے ہین۔ صورت اسکی یہ ہی۔

کوکبۃ الاکلیل جنوبی اسمین داخل الصورت تیرہ ستارے ہین اسکے آگے دو ستارے
ہین جو رامی کے پانون پر ہین بعض عرب انکا نام قبہ بتلاتے ہین کیونکہ مدور ہین اور بعض
دحی النعام یعنی آشیانہ شتر مرغ کہتے ہین صورت یہ ہی

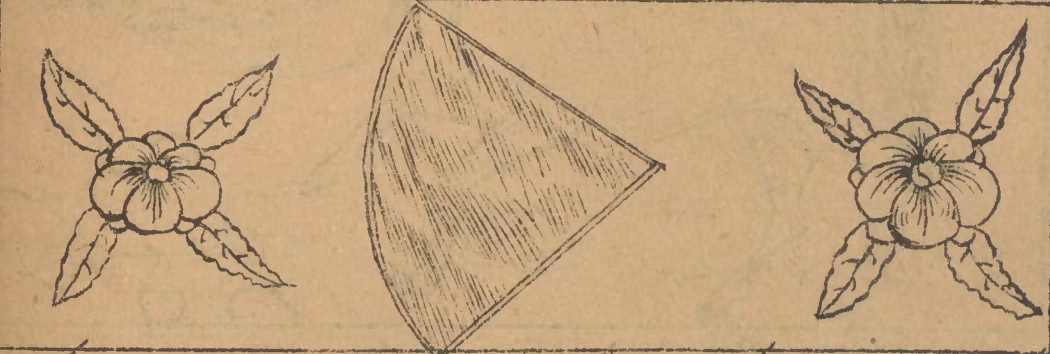

کوکب حوت جنوبی اسکے ستارے گیارہ ہین صورت مین اور چھ خارج صورت دکھن طرف
دلو کے سر اسکا پورب کی طرف اور دُم مغرب کی طرف اور وہ ستارہ کہ دہن ماہی پر ہے
اسکا نام فم الحوت ہی اور اسکے اطراف مین کوئی ستارہ مرصود نہین ہی صورت اسکی یہ ہی

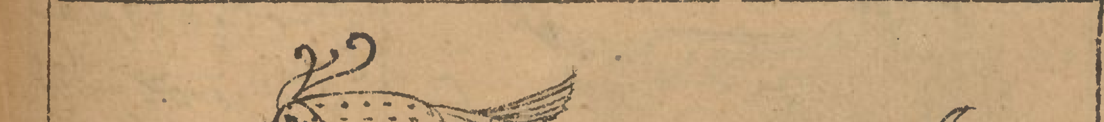

## فصل منازل قمر کے بیان مین

منازل قمر اٹھائیس ہین ہر شب کو انمین سے کسی ایک مین قمر کا نزول ہوتا ہی شروع ہلال سے محاق تک یعنی اٹھائیس تک پھر انتیسوین شب کو بالکل چاند چھپ جاتا ہی اگر مہینہ انتیس یوم کا ہی تو اٹھائیسوین تاریخ کی شب کو چاند پوشیدہ ہوجاتا ہی اور اگر تیس دن کا مہینا ہی تو انتیس ۲۹ کو حجاب ماہ ہوگا اور قمر اس پوشیدگی کی رات کو بھی ایک منزل طی کرتا ہی۔ پس انھین اٹھائیس ۲۸ منازل مین سے چودہ زمین پر اور چودہ زمین کے نیچے ہین جسوقت ان منازل مین سے کوئی ایک غروب کرتی ہی تو دوسری منزل اسکے مقابل طلوع کرتی ہی عرب ان اٹھائیس منازل مین سے چودہ کو شامی اور چودہ کو یمانی کہتے ہین منازل شامی مین اول منزل شامی سرطان ہی۔ اور آخری سماک اعزل ہے۔ اور اول منازل یمانی کے غفر اور آخر رشا ہی عرب ایک منزل کے طلوع اور اسکے مقابل کے غروب کو نوء کہتے ہین اور وہ تیرہ روز مین ہوتی ہی لیکن جبہہ کہ وہ چودہ روز مین ہوتی ہی جب نوء تمام ہوتی ہی تو سال ختم ہوجاتا ہی پھر از سر نو سال شروع ہوتا ہے اگر ان تیرہ روز مین ایسا اتفاق ہووے کہ نوء منزل باران یا ہوا یا گرمی یا سردی مین ہو تو عرب اسکو نوء کی طرف نسبت کرتے ہین حکما اس منازل کے حق مین اکثر کلام کرتے ہین۔

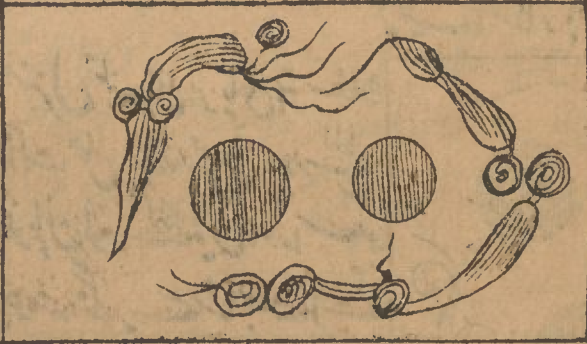

**السرطان** کہتے ہین کہ یہ دونون شاخ حمل کی ہین اسکا نام ناطح ہے اور وہ دو ۲ ستارے ہین فاصلہ انکے درمیان بقدر ایک قوس کے ہی جب وسط السماء مین پہونچتا ہی تو ایک ناحیہ شمال مین ہوتا ہی اور دوسرا جنوب مین پس جسوقت آفتاب اس منزل مین آتا ہی وہ زمانہ اعتدال پر ہوجاتا ہی اور رات دن برابر ہوتا ہی عرب کہتے ہین کہ جسوقت سرطان طلوع کرتا ہی زمانہ کے اجزا متساوی ہوتے ہین اور لوگ اپنے وطن کو بازگشت کرتے ہین اور اپنے اپنے دوست و اقربا و ہمسایہ کو ہدیہ بھیجتے ہین اسکا طلوع ماہ نیسان کی سولھوین کو ہوتا ہی اور سقوط تشرین اول کی اٹھارھوین کو اور آذر کی اٹھائیسوین کو آفتاب انمین آتا ہی جسوقت کہ آفتاب سرطان مین آتا ہی پس ایک سال گذرتا ہی اُسکی علامات مین سے پس ستارہ شر مین خیر کے آثار ظاہر ہوتے ہین اور درختون مین پھل پیدا ہونے

اور فصل جَو کی کاٹتے ہین اور سرطان کا رقیب غفر ہے۔
منزل دوسری بطین کی اسکا نام بطن الحمل ہے یہ تین کواکب پوشیدہ ہین گویا کہ وہ دیگ پایہ
ہین اور یہ منزل سرطان اور ثریا کے درمیان ہی صورت یہ ہی۔

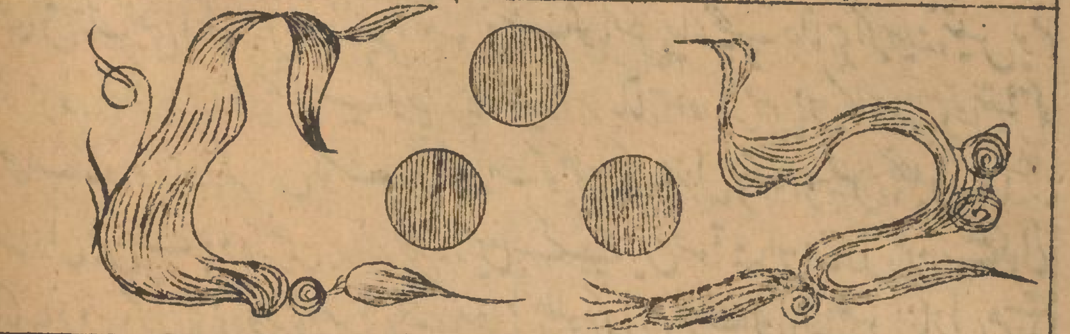

آخر نیسان کی شب کو طلوع ہوتا ہی اور آخر ماہ تشرین اول کی شب کو سقوط کرتا ہی جب اسکا سقوط
ہوتا ہی تو دریا کو اضطراب ہوتا ہی کشتیان اسمین جاری نہین ہوتین اور جانور ملک سردسیر سے
گرم سیر مین چلے جاتے ہین جیسے زغن وابابیل وغیرہ ہین اور چیونٹی زمین کے نیچے پوشیدہ
ہو جاتی ہی۔ عرب کہتے ہین کہ جب بطین اور دبران ہوتا ہی یا انمین سے ایک ہوتا ہی اور اسکی
نوء سے بارش ہوتی ہی تو وہ سال خشک ہوتا ہی اسکی نوء سب سے زیادہ زبون ہی اور اسکی نوء
مین گیاہ خشک ہو جاتی ہے اور جَو کاٹے جاتے ہین اور گیہون کاٹنے کا اول وقت آجاتا ہی
رقیب اسکا زبانا ہے

منزل تیسری ثریا کی یہ ستارہ
آلت حمل یعنے سُرین اور بعضے
کوہان ثور کہتے ہین اور اسکو
خوشہ انگور سے مشابہت کرتے
ہین یہ منزل بہ نسبت ہر ایک
منزل قمر کے زیادہ مشہور ہے اور
یہ چھ ستارے ہین اور بہت سے ستارے اسمین خفیہ ہین۔ صورت اسکی یہ ہے۔
طلوع اسکا تیرھوین ایار کو ہوتا ہی اور سقوط تیرھوین تشرین الآخر کو اور جب اول شب مین ثریا
طلوع کرے تو سرما ظاہر ہوتا ہی اور پھل آفات سے امین ہو جاتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا طلع النجم لم یبق من العاھۃ شئ یعنی طلوع ثریا کے وقت آفت ثمار نہین رہتی۔ اور اسکی وجہ یہ ہی

کہ ثریا حجاز مین طلوع کرتا ہی تو اسوقت خرما رنگ پر آجاتا ہی۔ عرب اسکی نوء کو نہایت محمود شمار کرتے ہین اور اسوقت کی بارش کو مفید جانتے ہین اسواسطے کہ اسوقت زمین خشک ہوتی ہی پانی کی احتیاج ہوتی ہی۔ عرب کہتے ہین کہ جب ثریا طلوع کرتا ہے دریا مین جوشش ہوتا ہی ہوا مختلف چلتی ہی پانی پر جن مسلط ہوتے ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم من رکب البحر بعد طلوع الثریا فقد برئت منہ الذمۃ یعنے بعد طلوع ثریا کے جو شخص دریا کا سفر کرے اُسکا مین ذمہ دار نہین ہون۔ بروقت طلوع ثریا کے گرمی کی شدت ہوتی ہی سیب اور زردآلو اور انگور پختہ ہوتے ہین گھانس خشک ہوتی ہی آخر وقت ثریا مین دریاے نیل بڑھتا ہی اور دودھ حیوانات کے بہت ہوتا ہی اور رقیب اسکا اکلیل ہے۔

منزل چوتھی دبران کی ہی یہ سُرخ ستارہ نورانی ہی جسپر چھوٹے چھوٹے ستارے محیط ہین اور جملہ اُسکا راس ثور ہی ثریا کے عقب سے طلوع کرتا ہی اسکا نام تابع النجم بھی ہے اور ستارہ منحوس ہی عرب اسکی شومی سے پرہیز کرتے ہین۔ طلوع اسکا سولھوین ایار کو ہوتا ہی اور سقوط چھبیسوین تشرین اول کو ہوتا ہی چند کواکب اسکے ستارہ کے روبرو ہین منجملہ انکے جو دو چھوٹے ستارے معلوم ہوتے ہین کہ گویا وہ چاہتے ہین کہ اپنے تئین دبران سے جب پیدہ کرین عرب ان دونون کا نام سگان دبران بتلاتے ہین اور باقی ستارون کو قلاص اور ایک سُرخ نورانی ستارہ جو دبران کے قریب واقع ہی اسکا نام محل ہے اور دبران کو حاوی النجم بھی کہتے ہین۔ شعر اما ابن عوف فقد وافی بذمتہ + کما وفت لقلاص النجوم حادیہا + اسکے طلوع کے وقت سخت گرمی ہوتی ہی اور بادسموم چلتی ہے تل اور انگور سیاہ کی پیدائش ہوتی ہی رقیب اسکا قلب ہی۔ صورت اُسکی یہ ہی۔

منزل پانچوین ہقعہ کی ہی حکما کے نزدیک ہقعہ سر جوزا کا ہی اور وہ تین ستارے ہین بر شکل دیگ پایہ - روایت ہی کہ کسی نے اپنی زوجہ سے کہا کہ انت طالق لعدد نجوم السماء یعنے تو مطلقہ ہی موافق عدد ستارون آسمان کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یکفیک منہا ہقعۃ الجوزا یعنے کافی ہی تجھکو ہقعۃ الجوزا اور اس سبب سے اسکو ہقعہ کہتے ہین

کہ دائرۃ القوس سے مشابہ ہی - صورت اُسکی یہ ہی - نہم حریزان کو طلوع کرتا ہی اور کانون الاول کی نوین تاریخ کو ساقط ہوتا ہے - جوزا عزیز ہی ساجع کہتا ہی کہ بروقت طلوع ہقعہ کے لوگ تحفہ و تحائف سے آپس مین پیش آتے ہین - میوہ کی کثرت اور گرمی کی شدت ہوتی ہی اور بطیخ اور تمام میوے پختہ ہو جاتے ہین اور ہوا گرم زیادہ چلتی ہی اور اسکا رقیب شولہ ہی -

منزل چھٹی ہنعہ کی ہے اسمین پانچ ستارے ہین انمین سے دو سفید اور دوری اُنکے درمیان مین بقدر تازیانہ کے ہی - اِن دو مین ایک ستارہ کو زرا اور دوسرے کو میسا کہتے ہین اور باقی تین ستارے ان دونون پر محیط ہین یہ کل پانچ ہین چار تو ایک طرف متتابع اور ایک پائین ہی

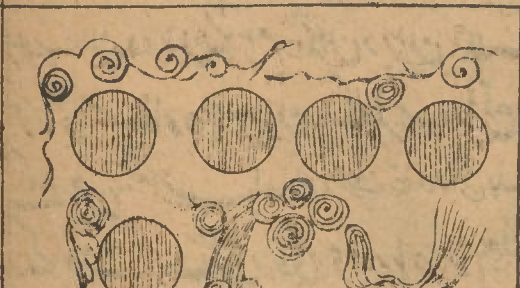

صورت یہ ہی - ادہم عبدی کہتا ہی کہ ہنعہ جوزا کی کمان ہی جس سے اسد کے ہاتھ پر تیر مارتا ہی اور یہ آٹھ ستارے ہین مانند صورت کمان کے اور قبضہ کمان کی جگہ پر دو ستارہ سفید رنگ والے ہین یہ ہنعہ حریزان کی بائیسوین کو طلوع کرتا ہی اور کانون اول کی بائیسوین کو ساقط ہوتا ہی اسکے جملہ ستارے جوزا کے ستارون مین سے ہین طلوع ثریا سے آخر وقت ہنعہ تک سوسمار کا شکار کھیلتے ہین اور اس زمانہ مین نہایت شدت کی گرمی ہوتی ہے اور خرما اور انجیر پکتا ہی اور پانی متغیر ہوتا ہی رقیب اسکا النعام ہے ××

منزل ساتوین ذراع الاسد کی اسکا نام ذراع الاسد ہی اسد کے دو ہاتھ ہین ایک مقبوضہ ہی یعنے بندھا ہوا دوسرا مبسوطہ یعنے پھیلا ہوا پس دست مبسوطہ یمن کی جانب ہی اور مقبوضہ شام کی طرف قمر ذراع مقبوضہ مین منزل گزین ہوتا ہی - اور یہ دو ستارے ہین کہ بعد درمیان ہر دو کے بقدر ایک تازیانہ کے اور یہی حال مبسوطہ کا ہے تصویر یہ ہی اُسکا طلوع چوتھی تموز کو

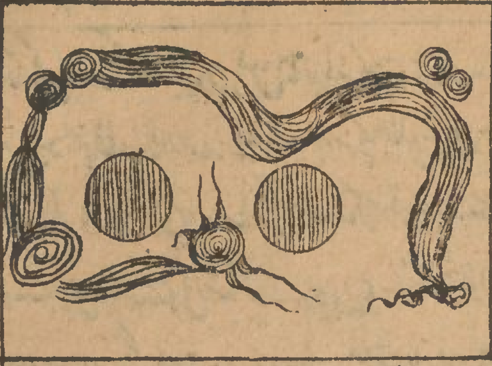

ہوتا ہی اور کانون الآخر کی چوتھی شب کو غروب کرتا ہی
اسکا ستارہ مبارک ہی شاذ و نادر ایسا ہوتا ہی کہ اسکی
نوء مین بارش نہو بلکہ ضرور ہوتی ہی عرب کا اعتقاد ہی
کہ اگر اسکے سال مین بارش کم ہو تو بھی زراعت مخالف
نہین ہوتی ہی اور اگر کثرت ہو جاوے تو بھی معین
رہیگی بروقت طلوع ذراع کے آفتاب اپنا پردہ ہٹا دیتا ہی مشعل نورانی سہا افق مین لامع ہوتا ہی
بروقت اُسکے طلوع کے مجلس شراب نہایت تکلف سے آراستہ ہوتی ہی اور موسم گرما مین گرمی
کی شدت ہوتی ہے انار کھجور اور نیشکر کی پیدائش بکثرت ہوتی ہی اور قصب نبطی کاٹی جاتی ہی
اور آخر فصل مین درخت بارور ہوتے ہین اسکا رقیب بلدہ ہی

منزل آٹھوین نثرہ کی ہی یہ تین ستارے ہین نزدیک ان تینون مین سے ایک نہایت

خفی ہی اور وہ بینی شیر کی ہی۔ تموز کی سترھوین کی شب
کو طلوع اور کانون الآخر کی سترھوین کی شب کو سقوط
ہوتا ہی۔ عرب کہتے ہین کہ یہ بروقت طلوع کے بشرہ
لوگون کے چہرے کا سُرخ کر دیتا ہی اور جب نثرہ غروب
ہوتا ہی تو پانی لکڑیون مین جاری ہوتا ہی اسکے سقوط مین نہایت گرمی ہی اُسوقت کے لون جانستان
ہوتی ہی سوا اسکے باغ اور زراعت وغیرہ مین بڑا نقصان ہوتا ہی اسکا رقیب سعد ذابح ہے۔

منزل نوین طرفہ کی ہے یہ اسد کی طرف ہی یہ چھوٹے دو ستارے ہین فرقدین کے مانند بلکہ فرقدین

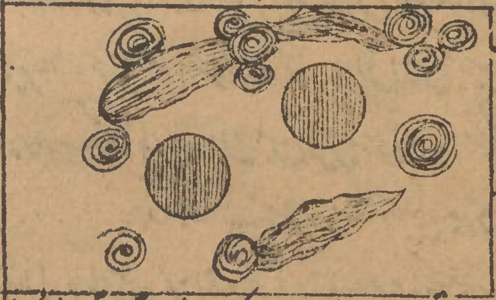

سے بھی کسی قدر چھوٹے اور نور مین بھی کسی قدر کم ہین
اور اُنمین کسی قدر کجی ہی ماہ آب کی اول شب کو طلوع
کرتے ہین اور کانون دوم کی اول شب کو سقوط ہوتا ہی
ساجع لکھتا ہی کہ اُسکے طلوع مین خلق کے واسطے
پلیشہ کی کثرت ہوتی ہے کلفت تنگی سے لوگ رہائی پاتے ہین درختون پر بکثرت پھل آتے ہین عیش و
لذت بکثرت مخصوص اہل مصر کو زیادہ ہوتی ہی اسکے وقت مین ہوا سے تند بکثرت چلتی ہی رطب اور انگور
اور مویز اور بادام و پستہ بکثرت پیدا ہوتا ہی اسکا رقیب سعد بلع ہے۔

منزل دسوین جبہۃ الاسد ہی۔ یہ چار ستارے ہین باہم مقابلہ اعوجاج مین واقع ہین فاصلہ

دو کوکب کے درمیان مین تازیانہ کا ہی جنوب سے شمال کی طرف پھیلے ہین اسکے جنوبی ستارے کو

اہل نجوم قلب الاسد کہتے ہین اسکا طلوع چودھوین آب کی شب کو اور بارھوین سباط کی شب کو سقوط ہے اسکے سقوط ہوتے ہی جاڑے کی شکست ہوتی ہی پتے درختون کے گرجاتے ہین ہوا ابر انگیز چلتی ہی مادہ ہاے شتر بار آور ہوتی ہین ساجع کہتا ہی کہ اگر جبہۃ الاسد کا طلوع نہوتا تو اہل عرب کو رفاہیت نہوتی اور یہ ستارہ مبارک ہی۔ عرب کہتا ہی ما امتلاؑ وادمن نوٴ الجبہۃ ماء الا امتلاعشبا یعنی پر نہوا جنگل پانی سے ستارہ جبہہ کی نوء سے مگر کہ گھاس سے پر ہوگیا جبہہ اور سہیل جسوقت ملک حجاز مین طلوع کرتے ہین اُسوقت بسر رطب ہوتا ہی اسوقت خرماے تر سے نصیح جو ایک قسم کی شراب ہی بناتے ہین اور خرما توڑے جاتے ہین گھانس خشک ہوجاتی ہے۔ اسکا رقیب سعد السعود ہی۔

منزل گیارھوین زبرہ کی ہی۔ زبرہ کاہل اسد ہی اور یہ دو ستارے روشن ہین بعد درمیان انکے بقدر تازیانہ کے ہی اور کہتے ہین زبرہ شیر کا بال ہی کہ جب اُسکی آنکھ مین چلا جاوے تو سیدھا کھڑا ہوجاوے ان دونون مین سے ایک ستارہ زیادہ نورانی ہی کسیقدر انمین کجی بھی واقع ہی

چوتھی آب کی شب کو طلوع اور پچیسوین شباط کی شب کو سقوط ہوتا ہی اسکے طلوع مین بارش بکثرت ہوتی ہی جسوقت زبرہ طلوع کرتا ہی اُسوقت ملک عراق مین سہیل نظر آتا ہی اور شب کو خنکی اور دن مین گرمی ہوتی ہی اسکا رقیب سعد اجنہ ہے۔ صورت اُسکی یہ ہی۔

منزل بارھوین صرفہ کی ہی۔ زبرہ کے عقب مین ایک ستارہ روشن تر واقع ہی اور اُسکے گرد چھوٹے چھوٹے ستارہ خفی واقع ہین اکثرون کا اعتقاد ہی کہ یہ قلب الاسد ہی صرفہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسکے طلوع ہوتے جاڑا اور گرمی منصرف ہوجاتا ہی یعنے بدل جاتا ہی اسکا طلوع نوین ایلول کی شب کو اور زوال ادار کی نوین شب کو ہی اسکے طلوع کے ساتھ دریاے نیل زیادہ ہوتا ہی اور ایام العجوز اُسکی نوء مین ہوتا ہی۔ عرب لوگ جب لڑکون کا دودھ چھڑاتے ہین تو اسی کے طلوع کے منتظر رہتے ہین

کہتے ہین کہ اگر لڑکو نکا دودھ اسکی نو مین چھوڑایا جاوے تو بچہ طلب شیر کی نہین کرتا۔ اور ساجع کہتا ہی کہ اسکے طلوع ہوتے ہر پیشہ مین منفعت اور استقرار حمل بکثرت ہوتا ہی اور اسکی نو کے وقت مین رات کو جاڑا ہوتا ہی اور بارش موسمی آتی ہی اسکا رقیب فرع دلو مقدم ہی صورت اسکی یہ ہی

منزل تیرھوین عوا کی ہی یہ چار ستارے ہین بشکل الف کے جو خط کوفی مین لکھی جاوے عرب اسکو کتون سے مشابہت دیتے ہین گویا شیر کے عقب مین جاتے ہین بھونکتے ہین بائیسوین ایلول کی شب کو طلوع اور بائیسوین آذار کی شب کو سقوط ہوتا ہی۔ ساجع کہتا ہی کہ بروقت اسکے طلوع کے ہوا خوشگوار چلتی ہی اسکی نو مین رات دن برابر ہوتا ہی اور دن کے کم ہونے اور رات کے زیادہ ہونے کی ابتدا ہوتی ہی وہی ابتدا فصل خریف کی ہوتی ہی اسکا رقیب فرع دلو موخر ہی۔ صورت اسکی یہ ہی۔

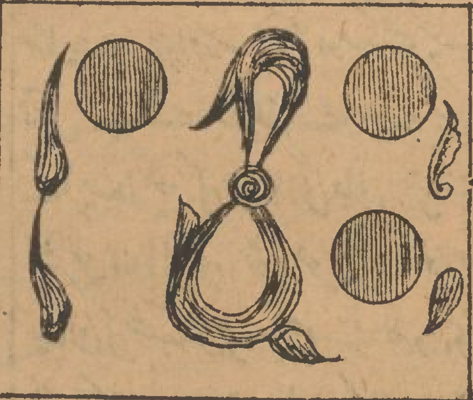

منزل چودھوین سماک اعزل کی ہی۔ لیکن سماک رامح مین قمر نازل نہین ہوتا ہی اور یہ نورانی ستارہ ہی اور اسکو اسوجہ سے سماک اعزل کہتے ہین کہ اسکے قریب سماک رامح ہی اور سماک رامح کے قریب ایک ستارہ ہے کہ گفتند کہ وہ اسکا رمح یعنی نیزہ ہی اور اعزل اسکو کہتے ہین جو ہتھیار بند نہ ہو عرب دونون سماک کو اسد کی دونون ساق بتلاتے ہین اور سماک اعزل حد ہی درمیان ستارہ ہاے یمانیہ اور شامیہ کے پس جس ستارہ کا مطلع اسکے مطلع کے نیچے ہی وہ کمتر ہے اسکا نام یمانی ہی کیونکہ وہ نصف فلک سے نصف جنوب مین واقع ہی اور وہ شق یمن ہی اور جن ستارون کا مطلع سماک کے اوپر ہی وہ شق شام ہی کیونکہ یہ نصف فلک شام کے رخ ہی۔ سماک اعزل قریب ہی خط استوا سے اسکا طلوع سماک اعزل کا تشرین الاول

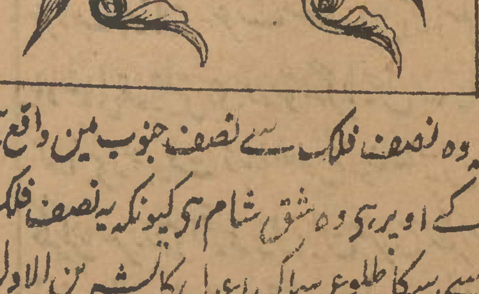

کی پانچوین شب ہی اور سقوط اُسکا چوتھی نیسان کو ہی اسکا نوء عزیز ہی کمتر ایسا واقع ہوتا ہی کہ اسکی نوء سے بارش نہ ہو لیکن عرب اُسکو شوم شمار کرتے ہین اسواسطے کہ اُس بارش سے ایک قسم کی گھانس اُگتی ہی جسکو نشر کہتے ہین اور اسکو کھاکر اونٹ بیمار ہوجاتا ہی اور جسوقت سماک طلوع کرتا ہی تو وقع ہوتا ہی عکاک یعنے گرمی اور کم ہوتا ہی پانی سے لکاک یعنی رحمت نہین ہوتی اُس بارش سے بدینوجہ کہ اُسوقت اونٹ اُس پانی کو نہین پیتے ہین اور نوء سماک مین خرما اور گیاہ کاٹی جاتی ہی اور بارش بھی ہوتی ہے اسکا رقیب بطن الحوت ہی یہ منزل آخر منازل شامی سے ہی

## منازل یمانیہ کا بیان

اسمین سے اول منزل غفر کی ہی اور یہ تین ستارے پوشیدہ ہین منجملہ انکے ایک ستارہ تو نہایت خفیہ ہی اور ستارۂ دوم سے جسپیدہ نظر آتا ہی اور تیسرا بالفاصلہ ایک تازیانہ کے دور ہی صورت یہ ہی

اس سبب سے اُسکو غفر کہتے ہین کہ اسکے طلوع ہونے کے قریب زمین کی تروتازگی جاتی رہتی ہے اسکا طلوع ماہ تشرین الاول کی اٹھارھوین شب کو اور سقوط سولھوین نیسان کی شب کو ہی۔ ساجع نے لکھا ہی کہ جسوقت غفر طلوع کرتا ہی بدن مین بالون کو لرزہ ہوتا ہی اور درختون کو بھی لرزہ آتا ہی اور زمین اپنی قوت سے عاجز ہوتی ہی اور جانورون کی ولادت بہت کم ہوجاتی ہی لیکن بعد غروب غفر کے گرمی دفع ہوتی ہی اور سردی کا زور ہوتا ہی اور اسکی نوء مین فصل خرما کی آخر ہوتی ہے اور قصب پارسی کو کاٹتے ہین

منزل دوسری زبانا کی یہ شاخ عقرب کی ہی یہ دو ستارے ہین نظر خلائق مین جدا جدا پانچ گز کے

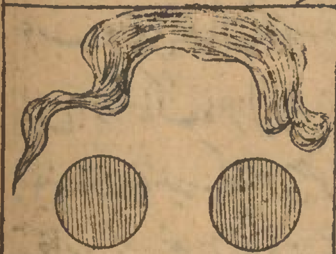

فاصلہ پر آخر ماہ تشرین الاول کو طلوع اور آخر ماہ نیسان کی شب کو غروب ہوتا ہی۔ عرب معتقد ہین کہ اسکی نظرات کی تاثیرات سے باد شمالی تند چلتی ہی اور موسم گرما مین نہایت گرمی ہوتی ہی۔ اور ساجع کہتا ہی کہ جسوقت زبانا طلوع کرے پس اپنے اہل کے لیے سرمائی کی فکر کرنا ضرور ہی اقلیم بابل مین شروع نظرات مین مکانون مین لوگ آجاتے ہین اور سردی سخت ہوتی ہی اسکا رقیب البطین ہی۔ صورت اسکی یہ ہے

منزل تیسری اکلیل کی ہی یہ عقرب کا سر ہے اور وہ تین ستارۂ روشن معترضہ ایک صف مین ہین تشرین الاول کی تیرھوین شب کو طلوع اور تیرھوین ایار کی شب کو غروب ہوتا ہی صورت اسکی یہ ہی

اور ساجع نے لکھا ہی کہ اسکا طلوع فحول لاتا ہی اسکے غروب ہوتے زمین کا پانی خشک ہو جاتا ہے اسکی نطرات کے وقت بارش بکثرت ہوتی ہی رقیب اسکا ثریا ہی-

منزل چوتھی قلب کی ہی- یہ عقرب کا قلب ہی اور وہ ایک ستارہ ہی کہ رنگ اُسکا سُرخ ہے عقب پر اکلیل کے واقع ہی درمیان دو ستارون کے جنکا نام نیاط ہی اور یہ دونون ستارۂ اول کے برابر سُرخ نہین ہین اور یہ دونون باہم سردی کے موسم مین طلوع کرتے ہین اور انکا طلوع چھبیسوین تشرین الآخر مین واقع ہوتا ہی اور چھبیسوین ایار کو غروب پاتا ہی جو کچھ حیوانات کی قسم سے اسوقت بچہ جنتے ہین وہ اچھا نہین سمجھتے ہین اسواسطے کہ غذا اور چارہ اونٹ وغیرہ حیوانات کا اسکے طلوع کے ہنگام مین کم ہو جاتا ہی اور ساجع کا قول ہی کہ اسکے طلوع کے وقت سردی کا موسم مانند کتے کے دوڑتا آتا ہی اور قلب کی نظر نامبارک ہی عرب کے نزدیک بڑا ہی شوم ہی جبوقت قمر عقرب مین آتا ہی سفر کرنا بُرا جانتے ہین بقول شاعر- شعر فسیان القاب العقرب الیوم عندکم سواء علیکم بالنحوس وبالسعد اسکے زمانہ مین جاڑا بالشدت ہوتا ہی دوسرے ہوا کا زور ہوتا ہے تیسرے درختون کے برگ وبار مین پانی ساکن ہوتا ہی- اسکا رقیب دبران ہی اُسکی صورت یہ ہی

منزل پانچوین شولہ کی ہی- یہ دو ستارے باہم اس طور پر واقع ہین کہ گویا دم عقرب کی چھپا چاہتے ہین اُنکو شولہ کہنے کی یہ وجہ ہی کہ اوپر کو ارتفاع رکھتے ہین گویا دُم کو اُٹھاتے ہین اُنکے اوپر نیش عقرب گویا بطور ایک پارۂ ابر کے ہی نوین کانون الاول کی شب کو طلوع اور نوین حزیران کی شب کو غروب ہی اور ساجع کے نزدیک اسکے طلوع مین عیال و اطفال پر افلاس پڑھتا ہی

اُسکی نظر کے اثر سے پتے درختون کے گر جاتے ہین اور بارش کی کثرت ہوتی ہی اور متفرق ہو جاتے ہین اہل بادیہ اور گرم سیر جگہ تلاش کرتے ہین اسکا رقیب ہقعہ ہے اور صورت شولہ کی یہ ہے

منزل چھٹی نعائم کی ہی یہ آٹھ ستارے ہین شولہ کے عقب پر واقع چار تو مجرہ مین جنکو نعائم وارد کہتے ہین وجہ اُسکی یہ ہی کہ وہ اس طرح پر واقع ہین کہ گویا آبنوشی کو متوجہ ہین اور باقی چار ستارے جو مجرہ سے خارج واقع ہین یہ ایسی ہیئت سے ہین کہ گویا پانی پی کر نہر سے نکلے ہین انکو نعائم صادر کہتے ہین ان چارون مین سے ہر ایک ایک دوسرے کے پہلو مین واقع ہی برسم تربیع انکا طلوع بائیسوین کانون الاول کی شب کو اور غروب بائیسوین حزیران کی شب کو ہوتا ہی- ساجع کے نزدیک اسکے طلوع ہونے مین جانورون کو کثرت سے حرکت ہوتی ہی گویا کہ جرواہے سے آزاد ہین اور باہم پرواز کرتے ہین اسکے خواص غیر مذکور ہین بجز اسکے کہ شروع زمستان ہوتا ہی اور دن بڑھتا ہی اور رات گھٹتی ہے اسکا رقیب ہنعہ ہی

منزل ساتوین بلدہ کی ہی- یہ آسمان پر ایک قسم کی فضا ہی کوئی ستارہ درمیان نعائم اور سعد ذابح کے نہین ہی اور اس منزل مین بجز ایک ستارہ کے اور کچھ نہین اور وہ ستارہ بھی اس درجہ چھوٹا ہی کہ نظر کام نہین کرتی اسکا نام بلدہ ہی اور اسکو اُس جگہ سے تشبیہ دی جہان ثعلب یعنے لومڑی سوتی ہے اور دُم اپنی زمین پر مارتی ہے تاکہ جگہ ہموار ہو جاسے اور کوئی سنگریزہ

وگیاہ باقی نہ رہے بعض اوقات قمر بلدہ مین نزول نہین کرتا اور قلادہ مین گذر کرتا ہے - قلادہ چھ ستارے مستدیر چھوٹے چھوٹے روشن مشابہ کمان کے ہین بعض عرب انکو قوس کہتے ہین اور بعض ادجی النعائم یعنے آشیانہ شتر مرغ کہتے ہین - جبال القوس ایک ستارہ ہی کہ اسکو سہم الرامی بھی کہتے ہین قوس سعد ذابح کے آگے واقع ہی اور بلدہ شب چہارم کانون الآخر کو طلوع کرتا ہی اور سقوط اسکا ماہ تموز کی چوتھی شب کو ہوتا ہی اسکے نوء مین پینا

پانی کا مبارک ہی پانی مزہ دار ہو جاتا ہے اور جاڑے کی شدت ہوتی ہی اور باغستان خس وخاشاک سے صاف ہوتے ہین انگور کے درخت ناقص ہو جاتے ہین اسکا رقیب ذراع ہی صورت یہ ہی

منزل آٹھوین سعد ذابح کی ہی - یہ دو ستارے ہین سوا نیرین کے کہ درمیان اُن دونون کے ایک گز کا بعد دریافت ہوتا ہی ان دونون مین سے ایک کا ارتفاع جانب شمال پایا جاتا ہی اور دوسرا جانب جنوب ہبوط کرتا ہی اور ان ہر دو سے بالا ایک اور تیسرا ستارہ

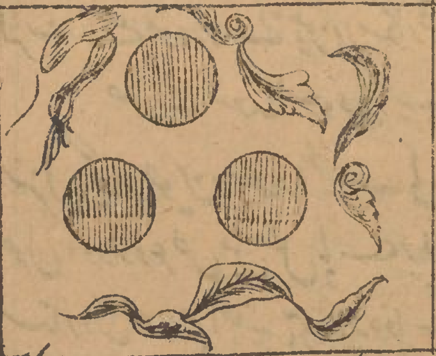

کو چاک ہی کہ چسپان ہی اپنے دونون ستارہ زیرین سے عرب کہتے ہین کہ یہ اسکی گوسپند ہی کہ اسکو ذبح کرتا ہی - اسکا طلوع ساتوین کانون الآخر کی شب کو ہوتا ہی - اور سقوط ٧ تموز کی شب کو واقع ہوتا ہے اسکی تاثیر یہ ہی کہ اسکی نوء مین پانی سر شاخون مین پہونچتا ہی اور بارش موقع پر ہوتی ہی - بادام پر پوست پیدا ہو جاتا ہی برگ ریزی شروع ہوتی ہی رقیب ہکا النسر ہی

منزل نوین سعد بلع کی ہی - یہ دو ستارے برابر ہین اور ایک انمین سے زیادہ تر روشن ہی کہ اس ستارہ کو بالع کہتے ہین گویا یہ بڑا ستارہ روشن اس دوسرے کو جو اسکے پہلو مین ہی نگلتا ہے طلوع اسکا اسوقت ہوتا ہی کہ کانون آخر کی ایک شب باقی رہتی ہے اور غروب ماہ آب کی اول شب کو ہوتا ہی ساجع سے منقول ہے کہ جب سعد بلع طلوع کرتا ہی

زمین ربع کو خوفناک ہی یعنے محصول زمین کا وہان تک ہوتا ہی کہ خوشہ کی کثرت مین زمین پنہان ہو جاتی ہی اور حیوانات سے بڑی سرعت مین نتاج بہم پہونچاتا ہی اُسوقت ایک مرغ پیدا ہوتا ہی جسکو فسکار کرتے ہین زمین کثرت شگوفہ سے چراغان زار ہو جاتی ہی اور ضفادع فریاد شروع کر دیتے ہین

کنجشک آرام کرتی ہین اور ہُد ہُد انڈے رکھتے ہین اور ہواے جنوبی بکثرت چلتی ہی جانورون مین دودھ کی قلت نظر آتی ہی رقیب اسکا طرفہ ہی

منزل دسوین سعد السعود کی ہی - یہ تین ستارے ہین ایک ستارے مین بہ نسبت اور دونون ستارون کے زیادہ روشنی ہی عرب اسکو مبارک شمار کرتے ہین اسوجہ سے سعد السعود کہتے ہین اسکا طلوع بارھوین شباط کی شب کو اور سقوط چودھوین ماہ آب کی شب کو ہوتا ہی - ساجع ناقل ہی کہ اسکے طلوع مین باغ و بہار آشکار ہوتا ہی دھوپ ناگوار گذرتی ہی بہار کا آغاز ہوتا ہی - شعر

ولکن بنجمہ سعد السعود ✦ طبقت ارضی عشیا و زورا ✦ اُسکی شروع فصل مین سرسبزی کا آغاز اور طائرون کے چہچے اور بلبلون کو ہیجان ہوتا ہی حشرات لطیف خروج کرتے ہین شتر اور گاؤ فربہ ہوتے ہین - گل و ریاحین کثرت سے نمود ہوتے ہین اسکا رقیب جبہہ ہے -

صورت سعد السعود کی یہ ہے -

منزل گیارھوین سعد الاخبیہ کی ہی - یہ چار ستارے باہم متصل واقع ہوے ہین دو ستارے طول اور دو عرض مین مثل پاے بط کے کہ انمین ایک سعد ہے اور وہی نورانی ہے باقی ستارون کا نام اخبیہ ہی زمانہ وفا کے بیشتر اسکا طلوع ہوتا ہی وفا اُسوقت کو کہتے ہین جبکہ جاڑے کا خوف دور ہو جاتا ہی اسکے طلوع ہوتے ہی درندے و گزندے اور حشرات الارض ظاہر ہونے شروع ہوتے ہین - شعر قد جاء سعد موعد البشرہ ✦ مخبرۃ جنودہ بجرہ ✦ گویا درندے اسکے لشکر ہین پچیسوین ماہ شباط کی شب کو طلوع کرتا ہی چوتھی تاریخ آب کی شب کو غروب ہوتا ہی - ساجع کہتا ہی کہ جب یہ طلوع ہوتا ہی تو آدمیون سے مکانات خالی ہو جاتے ہین تو اسکی محمود ہی لوگ جاڑے مین جسقدر خشک ہوتے ہین اس فصل مین شگفتگی سے بدل جاتے ہین اسکے طلوع مین بارش بکثرت ہوتی ہے اور انگورون کی خرابی آتی ہے خوشے ٹوٹ ٹوٹ کر گر جاتے ہین اسکا رقیب زبرہ ہی

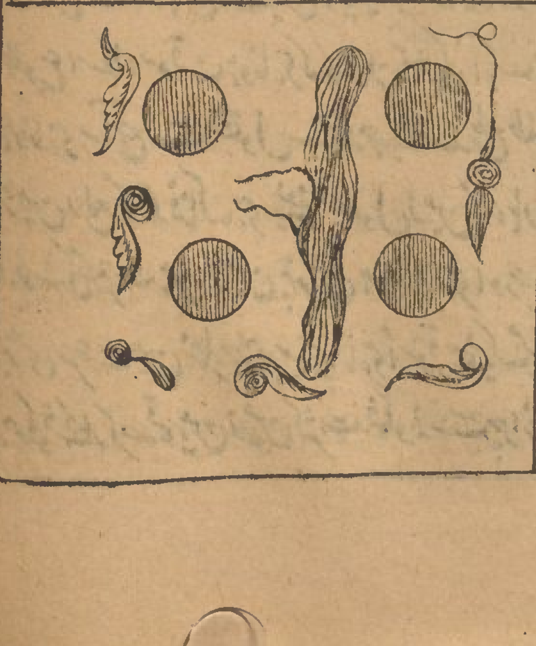

صورت اُسکی یہ ہی

منزل بارھوین فرع اول کی ہے - اسکا نام فرع اول ہے دلو کے اول واقع ہی
چار ستارے ہین دو کو فرع اول اور دو کو فرع آخر کہتے ہین - فرع دلو درمیان عرقوتین
کے گرتا ہوا نظر آتا ہے - فرع اول کا طلوع بیسوین ماہ آذر کی شب کو اور غروب ایلول کی نوین
شب کو ہوتا ہے - ساجع کے نزدیک اسکے طلوع ہوتے وقت رطب یعنی انگور خشک ہوجاتا ہے
لوگ عورتون کے نکاح اور صحبت داری کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہین یہ ستارہ بہت مبارک
ہی جمرۂ ثالثہ مین طلوع ہوتا ہے - بادام - سیب - زردآلو کا انعقاد ہوتا ہے - اسکے
غروب کے وقت مین بیمار ہلاک ہوجاتے ہین اسکا رقیب صرفہ ہے - صورت اُسکی
یہ ہے

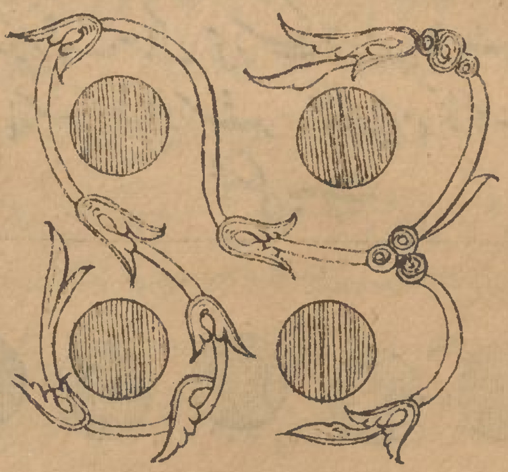

منزل تیرھوین فرع ثانی کی ہی - تعریف اسکی فرع اول کے ضمن مین لکھ چکے ہین اسکا
طلوع بائیسوین آزار کی شب کو اور غروب بائیسوین ایلول کی شب کو ہوتا ہے یہ مبارک
ستارہ ہے ان دونون فرع کا طلوع اور غروب آغاز سرما مین اور انجام آخر سرما مین ہوتا
ہی فرع آخر کے غروب کے وقت حجاز اور تہامہ متعلقات یمن مین درخت کاٹے جاتے ہین
اور غورہ بناتے ہین اور شہد نکالا جاتا ہے اسکی فصل مین آخر بارش جاڑے کی ہوتی ہے
جنگل مین گھانس کی کثرت ہوتی ہے بیر اور باقلا بہت پیدا ہوتا ہے رات دن برابر ہونے
لگتا ہی اسکا رقیب عوا ہے چونکہ کیفیت اسکی بھی صورت مانند فرع اول کے ہی لہذا اعادہ
ضرور نہ سمجھا -

منزل چودھوین حوت کے بطن مین واقع ہے - اس منزل مین ستارے بکثرت

ہین اور ایک مچھلی کی صورت پر واقع ہین جسکی دُم بین کی طرف ہی اور سر شام کی جانب اسکو ارشا بھی کہتے ہین اور اسکے دو وصف ہین - مقدم اسکا مغرب کی طرف اور موخر اسکا مشرق کی طرف ہے اسکی صف اول مین ایک ستارہ زیادہ تر روشن ہی صف آخر کے حصہ مین ایک ستارہ نہایت چمکتا ہوا نظر آتا ہے اور اس منزل کا حساب اسی ستارے پر ہے - طلوع اسکا چوتھی نیسان کی شب کو اور غروب پانچوین تشرین الاول کی شب کو ہوتا ہے اسکے غروب کے وقت مین پانی تہ زمین مین پہونچتا ہے اور اسکے غروب کے بعد دوبارہ نئے سر سے جملہ امور شروع ہوتے ہین جس طرح ہر سال گذشتہ مین ہوتے تھے - ساجع کہتا ہے کہ بطن الحوت کے طلوع ہوتے خلق اللہ مین تحریک ہوتی ہے مخصوص دریا سے مخلوقات حرکت مین آتے ہین اُس وقت صیاد عزم شکار کرتے ہین اسکا رقیب سماک ہی اسکے نوء مین بارش بہت ہوتی ہے اور کبھی ایسا نہین ہوتا کہ بارش نہو اور شروع نوء مین کوُئین کاٹے جاتے ہین صورت اُسکی یہ ہے

ابو اسحاق زجاج بیان کرتا ہے کہ سال کو چار پر تقسیم کرین ہر قسم اسمین سے ایک فصل ہوگی اور ہر ایک فصل سات نوء ہوتی ہے اور ہر نوء تیرہ ۱۳ روز کی ایک روز اسپر تمامی سال کا زیادہ کرین اسمین سو پینسٹھ ہوے آفتاب اس مقدار مین تمام فلک کو قطع کرتا ہے -

## نظر دسوین بیچ فلک الافلاک کے

اسکو جو فلک الافلاک کہتے ہین یہ وجہ ہی کہ جملہ افلاک پر محیط اور تمام افلاک کو اپنی حرکت خاص سے متحرک کرتا ہی اسکا نام فلک اعظم بھی ہے کیونکہ جملہ افلاک سے بڑا ہی اور اسکا نام فلک اطلس بھی ہی کیونکہ اس آسمان مین کوئی ستارہ نہین اسکی گردش مشرق سے مغرب کو دو قطب ثابت ہی ان دونون مین بھی ایک قطب کو شمالی اور دوسرے کو جنوبی کہتے ہین اور چوبیس گھڑی مین جملہ افلاک اور انکے ستارون سمیت دورہ تمام کرتا ہی اسکی گردش ہر ایک شی سے کہ آدمی اسکو مشاہدہ کرتا ہی سریع السیر ہی - علم ہندسہ سے واضح ہی کہ آفتاب حرکت قسری سے متحرک ہوتا ہی اور جتنی دیر مین آدمی اپنا قدم اٹھا کر زمین پر رکھے یہ آٹھ سو کوس طی کر جاتا ہے اور اس قول پر حضرت رسول خدا کی روایت گواہ صادق ہی کہ آپ نے جبرئیل ع سے وقت نماز کے دخول سے سوال کیا جبرئیل ع نے جواب دیا کہ لا نعم پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لا نعم کی تفصیل دریافت کی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ لا اور نعم کے کہنے تک آفتاب نے پانسو کوس طی کیے فلک الاعظم کی حرکت سے روز و شب پیدا ہوتا ہے اس آسمان کے دوران مین جسوقت آفتاب کسی طرف طلوع کرتا ہے تو زمین اس جانب کی اور ہوا روشن اور اسکا سطح نورانی ہوتا ہے اور جانور متحرک ہوتے ہین نباتات کے نشو و نما مین کثرت ہوتی ہے اور جب آفتاب اس فلک کے دورے سے غروب ہوا تو اس سرزمین کی ہوا تیرہ و تار ہو جاتی ہی حیوانات ساکن ہو جاتے ہین اور نباتات مرجھا جاتے ہین اور اگر کوئی ذرا عقل کو دخل دے تو اس فلک کا حال اسطور پر جانیگا کہ گویا دو دابہ رکھتا ہے ایک کو آسایش مین دوسرے کو حرکت مین رکھتا ہے پس جب تک حرکت اس فلک کی باقی ہے حیوانات اور نباتات کا یہی حال رہیگا جیساکہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ وَمِنْ رَحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ پس جسوقت حرکت جاتی رہتی ہی یہ ترتیب اور انتظام باطل ہو جاتا ہی اور وجہ اسکے باطل ہونے کی یہ ہی کہ ارشاد حق تعالے حق ہی اور وعدہ اسکا سچا جیساکہ فرمایا حق تعالے نے - يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ حکما نے اس آسمان کو محدود لکھا ہے کیونکہ انکا اعتقاد ہی کہ اس آسمان کے علاوہ نہ خلا ہی نہ ملا اور افضل المتاخرین ابو عبد اللہ محمد بن عمر الرازی

قدس سرہ نے اُنکے قول کو رد کرکے لکھا ہی کہ جو شخص حکمت ایزدی کو اپنی عقل سے پیمائش کرے تو وہ بڑی گمراہی مین اسیر ہوتا ہی بعض نے آیات و اخبار و احادیث اور کلام حکما سے نقل کی ہی کہ کرسی وہ آسمان ہی کہ جسکے بیان مین یہ سب لکھا گیا اور عرش نوان آسمان ہے اور وہ اور سب آسمانون سے بڑا ہی واللہ اعلم کسی طور سے عرش و کرسی کے ہونے مین شک نہین ہی کیونکہ آیات قرآنی انکے حق مین صادر ہین اور ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضرت پیغمبر خدا سے روایت کی ہی کہ حضرت رسالت مآبؐ نے فرمایا ما السمٰوات السبع فی الکرسی الا کحلقة تلقاہ فی فلاۃ وفضل العرش علی الکرسی کفضل الفلاۃ علی تلک الحلقة یعنے ساتون آسمان کرسی کے مقابل ایسے ہین کہ حلقہ جنگل مین پڑا ہو اور عرش کی بزرگی کرسی کی بزرگی کے مقابل مین مانند بڑائی اُس صحرا کے ہی بہ نسبت اس حلقہ کے پس عرش کو حق تعالے نے بزرگ پیدا کیا ہے اہل آسمان کا قبلہ عرش ہی جیسا کہ کعبہ اہل زمین کا قبلہ ہے حدیث شریف مین وارد ہی ان میکائیل علیہ السلام استأذن ربہ ان یطوف بالعرش فاذن لہ فسار حتی ضعف فسال اللہ تعالیٰ ان یقویہ فقواہ حتی سار اثنی عشرۃ الف سنة و لم یقطع قائمة من قوائم العرش معنی اس حدیث کے یون ہین کہ میکائیل علیہ السلام نے رخصت طلب کی حق تعالے سے کہ طواف عرش کرے پس رخصت دی حق تعالی نے اُسکو پس یہان تک سیر کی کہ ضعیف ہوا پس حق تعالے سے قوت طلب کی پس قوت دی اُسکو تا آنکہ بارہ ہزار برس گذشت کی پس اُس سیر کرنے مین ایک قائمہ قوائم عرش برین سے بھی سیر نصیب نہوئی اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نہین ہے کوئی مومن مگر اُسکے لیے ایک تمثال ہو عرش مین پس جسوقت کہ وہ مومن سجدہ یا رکوع کرتا ہی اُسکی مثال عرش مین وہی فعل کرتی ہی پس ملائکہ اُسپر مطلع ہو کر طلب آمرزش کرتے ہین واسطے اُس مومن کے اور جسوقت معصیت کرتا ہی وہ مومن پس وحی کرتا ہی حق تعالے اوپر اُس تمثال کے کہ وہ فعل قبیح پر مطلع نہون اور یہ تاویل اُس قول کی ہی کہ یا من اظہر الجمیل وستر القبیح واللہ الموفق

## نظر گیارھوین ساکنان آسمان کے بیان مین

حکما اور علما لکھتے ہین کہ ملائکہ جوہر بسیط ہین اور حیات اور نطق اور عقل رکھتے ہین اور ملائکہ اور جنات اور شیاطین مین اختلاف انواع کا ہی اور بعضے کہتے کہ اختلاف اعراض کا ہی کہ ان ہر سہ فرقہ کے باہم وہ تفاوت ہی جو کہ کامل و ناقص مین اختلاف ہی اور نیکوکار اور بدکار کے باہم ہوتا ہی

واضح رہے کہ فرشتے جوہر مقدس ہین یعنی غضب اور کدورت اور شہوت کی تاریکی سے پاک ہین
لایعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون یعنی خلاف نہین کرتے حکم خدا کو اور بجالاتے
ہین حکم خدا- انکی غذا تسبیح ہے اور شراب تقدیس انکا انس حق تعالے کے ذکر سے ہے اور
اسی مین انکی خوشی ہے- حق تعالے نے انکو صور تہاے مختلفہ پر خلق فرمایا ہی اور مقدار انکی
متفاوت ہی واسطے اصلاح موضوعات کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطت السماء وحق لہا
ان ایئط ما فیہا قد شبر الا وعلیہا ملک راکع وساجد بعضے حکما نے لکھا ہی کہ اگر فضاے آسمان مین
خلائق نہون تو کیونکر حق تعالے کی حکمت گوارا کریگی کہ خالی رکھے اشرف جوہر کو جس حالت مین کہ دریائے
شور کے ژرف مکانات کو حیوانات سے اور ہوا رقیق کو طیور سے اور صحراے خشک کو گیاہ سے
اور پہاڑ سخت کو حیوانات سے اور اندرون خاک مظلم کو حشرات سے خالی نہین چھوڑا پس فضاے
آسمانون کو باوجود اشرف جوہر ہونے کے کسطرح سکان سے خالی چھوڑیگا اور اقسام ملائکہ کو غیر
حق تعالے کے کوئی دوسرا نہین جانتا ہی جیسا کہ فرمایا ہی وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ مگر جو کچھ رسول خدا
نے خبر دی ہی یا بحسب وقوع حوادث کے عقل نے بعض کی طرف راہ پائی ہی وہ ہمکو دریافت ہوے
ہین کہتے ہین کہ دنیا مین کوئی ذرہ ایسا نہین ہی کہ جسپر کوئی فرشتہ موکل نہو اور ایک قطرہ بھی مینہ کا
نہین برستا جب تک کہ اسکے ہمراہ ایک فرشتہ نازل نہو پس جسوقت ذرہ اور قطرہ کا حال اس طور
پر ہی تو آسمان اور ستارے اور ہوا اور ابر اور باران اور زمین اور کوہ اور صحرا اور دریا اور چشمہ
اور ندی اور معدنیات اور درخت اور جانور وغیرہ کا حال سمجھ لینا چاہیے یہان سے معلوم ہوا کہ
عالم کا انتظام ملائکہ سے ہی پس اب دو طریق سے ملائکہ کا بیان کرتا ہون یا تو جو کچھ صاحب شریعت
نے آگاہی دی یا وہ جو کہ عقل تسلیم کرتی ہے جن فرشتون کی خبر بذریعہ پیغمبر علیہ السلام کے معلوم ہوئی
اُنکو بیان کرتے ہین بعضے انمین سے حملۃ العرش ہین یعنے جو عرش اُٹھائے ہین اور وہ سب
فرشتون مین ممتاز ہین حق تعالے کے نزدیک عزیز تر ہین اور اُنکے تقرب کے او فرشتے بجان و دل
جویان رہتے ہین اور اُنکو سلام کرتے ہین اور روز و شب انکی اطاعت مین رہتے ہین کیونکہ انکا مرتبہ
خداوند تعالے کے نزدیک ہر ایک ملائک سے بڑھکر ہی اور یہ حق تعالے کی تسبیح کرتے ہین اور
نعماے الٰہی کے سپاس گزار ہین یعنے تعظیم ذات وصفات الٰہی کی مدنظر رکھتے ہین اور گنہگارون کی
مغفرت مین دست بدعا رہتے ہین حدیث نبوی مین وارد ہی کہ وہ چار فرشتہ ہین منجملہ ان ملائکہ کے
ایک کی صورت انسان کی سی ہی اور دوسرا بیل کی صورت کے مشابہ ہی اور تیسرا نسر کے طور پر ہی اور چوتھا

بشکل شیر حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم امیہ بن ابی الصلب کا قول سنکر متحیر ہوے کیونکہ
امیہ مذکور نے حاملان عرش کے نامون کو اپنی ایک بیت مین نظم کیا تھا حالانکہ ایام جہالت مین
تصنیف کیا تھا وہ شعر یہ ہی۔ شعر رجل وثور تحت یمنی رجلہ + والنسر للیسری واللیث مکبد ا
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حق تعالے نے جو حاملان عرش پیدا کیے اب وہ چار ہین

اور جب قیامت آئیگی چار فرشتے اور انکی مدد کو بھیجیگا اور اس دلیل پر قرآن کی یہ آیہ برہان قاطع
ہی ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیۃ ؁ یہ فرشتہ بزرگی اور تناوری جسم مین اسقدر ہین کہ زبان
قلم اور فکر عظماء بنی آدم کی انکی تعریف سے عاجز ہی کیونکہ تمام ملائکہ انکے فیض تربیت کے محتاج
ہین انمین سے جو ایک آدمی کی صورت ہی وہ دیوان الٰہی مین واسطے فراخی رزق بنی آدم کے
شفاعت کرتا ہی اور جو گاؤ کی صورت ہی وہ جانوران بہائم کے رزق کی سفارش کرتا ہی اور جو گدھ
کے مشابہ ہی وہ طیور کے رازق کا تمنا خواہ ہی اور جو ہمرنگ شیر ہی وہ درندون کی خورش کا شفیع ہی
روح۔ جملہ ملائک مین سے ایک بڑا فرشتہ ہی جسکو روح کہتے ہین وہ بسبب عظمت وکرامت
کے اکیلا ایک صف مین کھڑا رہتا ہی اور دیگر جملہ ملائک ایک دوسری صف مین۔ اسکو روح اسواسطے
کہتے ہین کہ اسکی ہر ایک سانس سے ایک حیوان کی روح پیدا ہوتی ہی لکھا ہی کہ حق تعالی نے اس بڑے

فرشتہ کو ستارے اور آسمان کی حرکت دینے اور ترتیب دینے پر جو زیر فلک قمر کے ہین موکل کیا ہی
اور زیر فلک کے لفظ سے یہ مراد ہی کہ عناصر اربعہ یعنے آتش ہوا آب وخاک اور مولدات یعنے
ان عنصر دن سے جو کچھ پیدا ہوا اور معدنیات سے مانند زر ونقرہ زیبق وارزیز وسرب وکالسنہ
ویاقوت والماس وفیروزہ ولعل وزمرد وغیرہ اور جو اشیار معدنیات سے جاری ہین مانند
قیر وسندروس وکبریت وغیرہ کے اور نباتات یعنی جو زمین سے اُگتی ہی چھوٹی ہون یا بڑی اور
حیوانات یعنی جاندار چرند ہون یا پرند خواہ نبی آدم ہون اور یہ فرشتہ آسمانون سے بہت بڑا
ہی اور قوی تر اور جملہ مخلوقات سے بزرگ تر اسکو اتنی قدرت حاصل ہی کہ آسمان کو جسطرح سے
کہ گردش دے رہا ہی اگر چاہے روک رکھے۔

اسرافیل ؑ۔ یہ فرشتہ مقرب الٰہی ہی اسی کی معرفت احکام جاری ہوتے ہین اور اجسام مین
نفخ روح کرتا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کیف انعم وصاحب القرن قد التقم
القرن واصغی بالاذن حتی یؤمر فینفخ فیہ یعنے کیونکر آرام کرون مین درحالیکہ صاحب صور نے صور
منھ مین لیا ہے اور اجازت الٰہی کا منتظر ہی کہ جب نوبت آئے اُسوقت قرنا کو پھونکے مقاتل نے کہ جو
علمائے کبار مین سے ہین فرمایا ہی کہ قرن مراد ہی صور سے اور اسرافیل اُسے منھ سے لگائے ہی اور منتظر
ہی کہ جب وہ اذن الٰہی پائے فوراً پھونک دے قرن بصورت قرنا ہی کہ دائرہ اُسکے سر کا دائرہ جلہ

زمین و آسمان سے بڑا ہی غرض کہ وہ عرش پر نظر رکھتا ہے اور منتظر حکم الٰہی ہی کہ جسوقت ارشاد ہو فوراً صور پھونکے جسوقت یہ صور پھونکیگا خلق آسمان اور زمین کی سب بیہوش ہونگے مگر جنکو پروردگار عالم چاہیگا وہ اس بیہوشی سے مبرّا رہینگے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کعب الاحبار سے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ اے پروردگار جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ کے پس مین نے قران سے جبرئیلؑ و میکائیلؑ کے حال کی تو خبر پائی ہی مگر اسرافیلؑ کے حال سے بیخبر ہون پس آگاہ فرما مجھکو اُنکے حال سے۔ کعب الاحبار نے کہا کہ یہ ایک عظیم الشان فرشتہ صاحب چار بازو کا ہی ایک بازو سے تمام مشرق زیر کیے ہوے ہی اور دوسرے سے مغرب اور تیسرا بازو زمین سے آسمان تک اور چوتھا عظمت ایزدی کے سبب مُنھہ پر رکھے ہی اسکے دونون قدم زمین ہفتم کی پشت پر ہین اور سر عرش الٰہی کے ستون کے ہمسر ہی اسکی دونون آنکھون کے سامنے لوح جواہر ہے جسوقت حق تعالے چاہتا ہی کہ اپنے بندون کے حق مین کوئی امر صادر فرمائے قلم کو حکم دیتا ہی کہ اُس لوح پر لکھے اور بعدہ اُس لوح کو اسرافیل کے زیر نگاہ لاتا ہے اور اسرافیل اُن احکامات کو میکائیل کے پاس پہونچا دیتا ہے اور حضرت اسرافیل کے مددگار اور فرشتے ہین ملائکہ سے لیکر عالم کون و فساد اور عناصر اربع تک سب محکوم امر حضرت اسرافیل ہین اور وہ فرشتے انکی طرف سے تمام عالم مین موجود ہین حتی کہ متعین ہین عناصر پر اور موالید ثلثہ پر پھونکتے ہین انکی روحون کو جسم مین پس ہو جاتے ہین وہ معدن اور نباتات اور حیوان روح اُس قوت کو کہتے ہین جسکے سبب سے صلاح اور حیات موالید کی ہی اور جب روح پھونکنے سے باز رہتے ہین تو موجب فساد و فنا موالید مذکورہ کا ہے۔ باذن اللہ تعالے

جبرئیل علیہ السلام۔ یہ فرشتہ امین وحی اور قدس کا خزانچی ہی اسیوجہ سے اُسکو روح الامین اور روح القدس اور ناموس اکبر اور طاؤس ملائکہ کہتے ہین حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ہی کہ ان اللہ تعالیٰ اذا تکلم بالوحی سمع اہل السموات صلصلۃ کجر السلسلۃ علی الصفا فیصعقون ولایزالون کذلک حتی یاتیھم جبرئیل علیہ السلام فاذا جاءھم فزع عن قلوبھم فیقولون ماذا قال ربکم فیقول الحق فینادون الحق الحق یہ معنی ہین کہ حق تعالے جسوقت ساتھ وحی کے کلام کرتا ہی آسمان والے سنتے ہین مانند آواز گھڑیال کے گویا کہ زنجیر پتھر پر کھینچتے ہین پس بیہوش ہو جاتے ہین سُنکر اُس آواز مہیب کو سننے والے اور اسی طرح حالت بیہوشی مین پڑے رہتے ہین تا آنکہ حضرت جبرئیل اُنکے روبرو آتے ہین اور ہراس اُنکا دور ہوتا ہی تو یہ لوگ اُن سے کہتے ہین کہ حق تعالے جل شانہ نے کیا فرمایا پس جبرئیل کہتے ہین کہ الحق یہ سُنکر جملہ ملائکہ الحق الحق کہنے مین مصروف ہوتے ہین حدیث مین وارد ہی ان النبی صلعم قال لجبرئیل انی احب ان اراک علی صورتک فقال لا تطیق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلی فواعدہ فی البقیع فی لیلۃ مقمرۃ فاتاہ فی صورتہ فراٰہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو سد الافاق فوقع مغشیا علیہ فلما افاق عاد جبرئیل علیہ السلام الی صورۃ المالوفۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم ماظننت ان احدا من خلق اللہ تعالیٰ ھکذا فقال جبرئیل علیہ السلام کیف لو رایت اسرافیل وان العرش علی کاھلہ وان رجلیہ قد مرقتا تخوم الارض السفلیٰ وانہ لیصاغر من عظمۃ اللہ تعالیٰ حتی یصیر کالوضع والوضع العصفور الصغیر یعنی رسول برحق نے جبرئیل سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تمکو اصلی صورت پر دیکھون جبرئیل نے کہا کہ اصلی صورت دیکھنے کی آپ کو طاقت نہین آپ نے فرمایا کہ البتہ طاقت رکھتا ہون یہن جبرئیل نے وعدہ کیا کہ بقیع مین جب چاندنی ہو تشریف لائیے اُسوقت اپنی اصلی صورت مشاہدہ کراؤن پس اُس شب کو حضرت جبرئیل اپنی اصلی صورت سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو جلوہ گر ہوے حضرت نے دیکھا کہ تمام آفاق کو محیط ہو گیا ہی پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بیہوشی طاری ہوئی جب ہوش آیا جبرئیل کو اُس صورت پر جیسے ہمیشہ آیا کرتے تھے پایا پیغمبر خدا صلعم نے کہا کہ تمھاری عظمت کے برابر خیال مین نہین آتا کہ اور بھی کوئی مخلوقات مین ہو جبرئیل نے جواب دیا کہ اگر اسرافیل کو ملاحظہ فرمائیے تو یہ تعجب جاتا رہے حالانکہ عرش اپنے کندھے پر اُٹھائے ہوے ہی اور اُسکے دونون قدم زمین ہفتم کے نیچے پہونچے ہین اور باوجود اسکے عظمت باری سے مثل کنجشک کے چھوٹے ہو جاتے ہین کعب الاحبار نے لکھا ہی کہ حضرت جبرئیل افضل الملائکہ ہین اُنکے چھ بازو ہین اور ہر ایک مین ایک سو پر اور ہین اور انکے علاوہ دو بازو اور ہین

جسکو وہ نہین کھولتے مگر اسوقت کہ حکم خدا کسی موضع کی ہلاکت کے واسطے ہوتا ہی جب حضرت رسول اللہ صلعم پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ سوال کیا رسول اللہ صلعم نے جبرئیل سے دوبارہ اُسکی قوت حاصلہ کے پس جبرئیل نے جواب دیا کہ مین نے ہر دو بازو پر شہر قوم لوط کو اُٹھایا اور آسمان پر لیگیا یہان تک کہ انکے مرغ و کتون کی آواز اہل آسمان کے گوش زد ہوئی اُسوقت مین نے گرا دیا اُسکو اس طور پر کہ بالاے شہر زیر ہوا اور زیرین شہر بالا یعنے وہ تختہ اُلٹ دیا حضرت جبرئیلؑ کے فرمانبردار فرشتہ عالم مین موکل اس امر پر ہین کہ حیوانات مین قوت غضبیہ کو پیدا کرتے ہین واسطے دفع شر اور ایذا کے اور اس سے یہ فائدہ ہے کہ حیوانات کو اس بات پر آمادہ کرتے ہین کہ اپنے سے دفع شر کرین۔

میکائیل یہ فرشتہ اجسام کے رزق اور نفوس کی حکمت و معرفت پر موکل ہے جیسا کہ حیوۃ بدنون کی غذا سے ہی ایسے ہی حیوۃ نفوس کی حکمت و معرفت سے ہی۔ کعب الاحبار نے لکھا ہے کہ ساتوین آسمان پر دریاے مسجور ہی اور اُس دریا مین اسقدر فرشتہ ہین جنکی شمار سواے خدا کے اور کوئی نہین جانتا اور حضرت میکائیل انکے سردار ہین اور اسی دریا پر قائم ہین یہ اگر اپنا منھ کھولین تو تمام آسمان بمقابلہ فراخی دہن کے مثل ایک دانۂ رائی کے معلوم ہون اگر اہل آسمان یا زمین کے روبرو چمک اپنے نور کی دکھلادے تو سب بلا شک جل جاوین اسکے یار و فرمان پذیر تمام عالم پر موکل ہین قوت نہوض کی ارکان و مولدات وغیرہ مین پیدا کرتے ہین مانند ملائکہ باد و ابر و باران و درخت و جانور و معدنیات کے پس جملہ موجودات متذکرۂ بالا مددگاران میکائیل کے ذریعہ سے متحرک ہوتے ہین

عزرائیل یہ فرشتہ حرکات کو روکنے والا ہی اور جسمون کو ارواح سے علیحدہ کرنے والا ہے۔ کعب الاحبار نے لکھا ہی کہ حق تعالے نے انکے ہر دو قدم زمین ہفتم کے نیچے اور سر عرش اعظم کے اوپر کیا ہے اسکا منھ لوح محفوظ کی طرف رہتا ہی اسکے یار و مددگار بقدر افراد خلائق کے ہین تمام مخلوقات اپنی دونون آنکھ کے روبرو رکھتا ہی کسی جاندار کی روح قبض نہین کرتے جبتک وہ تمام روزی اپنی نہ کھالیوے۔ شعیب بن اسلم سے روایت ہی کہ حضرت خلیل اللہ نے ملک الموت سے دریافت کیا کہ اگر ایک شخص مغرب مین ہو اور ایک مشرق مین اور ایک ملک مین دبا ہو اور دوسرے ملک مین ہنگامۂ قتال اُسوقت مین تم کیونکر قبض ارواح کروگے۔

عزرائیل نے کہاکہ اُسوقت مین ارواح کو طلب کرلیتا ہون باذن اللہ سب ارواح میری ان دونون

اُنگلیون کے درمیان آجاتی ہین۔ وہب بن منبہ نے لکھا ہی کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام
نے چاہا کہ ملک الموت کو دیکھین اور اُنسے عقد اتحاد دیا تدھین ناگاہ ملک الموت حاضر ہوے گویا کہ
اُنکے تخت کے نیچے سے نکل آئے اور اُنکو مطلق آگاہی نہوئی سلیمان نے اُنسے کہا کہ تم کون ہو
اُنھون نے کہا کہ مین ملک الموت ہون اس نام کے سنتے ہی حضرت سلیمانؑ بیہوش ہوگئے
اُسوقت ملک الموت نے درگاہ خدا مین مناجات کی کہ اے پروردگار یہ شخص میرے دیکھنے کا نہایت
مشتاق تھا اور جب مین حاضر ہوا تو یہ بیہوش ہوگیا بار خدایا اسکو ایسی قوت عنایت فرما کہ
مجھکو دیکھنے کی تاب لا دے۔ ارشاد ہوا کہ اپنے ہاتھ کو سلیمان علیہ السلام کے سینہ پر مس کر
ملک الموت نے ایسا ہی کیا پس حضرت سلیمان کی غشی دور ہوئی اور سلیمان نے فرمایا کہ مین نے
تجھے تمام مخلوقات سے بزرگ پایا کیا سب فرشتے تیرے ہی مثل ہین یا کہ یہ صورت آپکے ساتھ
خاص ہی ملک الموت نے جواب دیا کہ قسم اُس خدا کی جس نے تجھے پیغمبر بنایا کہ اسوقت میرے
دونون قدم اُس فرشتہ کے کندھے پر ہین جسکے قدم ہفت طبق زمین سے نکلکر پانسو برس
کے راستہ سے زیادہ نکل گئے ہین اور سر اُسکا ہفت آسمان سے گذر کر ہزار برس کی راہ کے
مقدار آسمانون سے بلند ہی اور وہ دہن کشادہ ہاتھ پھیلائے ہی اگر حکم خدا ہو تو آسمان و زمین
او مع اُنکی موجودات کے ایک لقمہ کرجاے پس سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے ایک امر عظیم
فرمایا پس ملک الموت نے کہا کہ اگر مجھے میری اصلی صورت پر دیکھے تو کیا حال ہو جس رنگ سے
کہ ارواح کفار کو قبض کرتا ہون پس سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ آیا تو میری زیارت کے واسطے آیا ہی
یا قبض روح کو جواب دیا کہ زیارت کو پس سلیمان نے ملک الموت سے دوستی کی پس ملک الموت
ہمیشہ پنجشنبہ کو حضرت سلیمان کے دیکھنے کو آیا کرتے اور زوال آفتاب کے وقت تک بیٹھے رہتے
تھے ایک روز سلیمان علیہ السلام نے سوال کیا۔ کیا سبب ہی کہ مین تمکو قبض ارواح مین عادل
نہین پاتا کسی کو مارتے ہو کسی کو چھوڑ دیتے ہو ملک الموت نے کہا کہ اس سوال مین ہم تم دونون برابر
ہین۔ اس امر کی بنیاد یون ہی کہ پندرھوین شعبان یعنے شب برات کو ایک لوح درگاہ الٰہی سے
نازل ہوتی ہے اسمین اسکی تفصیل لکھی ہوتی ہی کہ اسکی ارواح اس طرح پر قبض کرنا چاہیے پس
بموجب حکم الٰہی کے کاربند ہوتا ہون اس طرح پر نصف ماہ شعبان آیندہ تک دوسری لوح نازل
ہوتی ہے اہل توحید کی روح دست راست سے قبض کرتا ہون اور حریر سفید مشک آلودہ مین لپیٹکر
مقام علیین مین پہونچاتا ہون اور اہل کفر کی روح دست چپ سے قبض کرتا ہون اور پارچہ قطران آلود

لبلیشٹ کے مقام سجین مین پہونچاتا ہون ۔ ثم تردون الی عالم الغیب والشہادۃ فینبئکم بما کانوا
یعملون پس خبر دیتا ہی اُنکو اُنکے عمل کی تفصیل اسکی یعنے مسلمان وکافر کی خدا کے علم مین ہی غرضکہ
اعمال کے مقابل مین اُنکی جزا دیتا ہے اعمش نے خثیمہ سے روایت کی ہی اُسنے کہا ہے کہ
ملک الموت حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو حاضر ہوے اُسوقت حضرت سلیمان کے
مجاسیون مین سے ایک شخص کو بار بار دیکھتے تھے پس جب ملک الموت وہان سے باہر ہوے
اُس شخص نے حضرت سلیمانؑ سے کہا کہ یا نبی اللہ یہ شخص کون تھا حضرت نے کہا ملک الموت اُسنے
کہا کہ یہ مجھے اسقدر تیز دیکھتا تھا کہ گویا مجھے طلب کرتا ہی حضرت سلیمان نے کہا کہ تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا
کہ مجھے اُسکا خوف بہت بڑا ہی چاہتا ہون کہ اس دہشت سے مجھے رہائی دیجیے پس حضرت سلیمانؑ نے
ہوا کو حکم دیا کہ اسکو بلاد ہند مین پہونچا دے دوسری مرتبہ جب ملک الموت آئے تب حضرت سلیمانؑ نے
کہا کہ تم اُس روز میرے ایک مجلسی کو بار بار کیون دیکھتے تھے ملک الموت نے جواب دیا کہ مجھے یہ تعجب
ہوا کہ اس شخص کی قبض روح کے واسطے بلاد ہند مین مجھکو حکم تھا اور زمانہ قلیل رہگیا تھا اور وہ
آپکی مجلس مین حاضر تھا مجھکو تعجب تھا کہ یہ اسقدر مدت قلیل مین وہان کیونکر پہونچیگا پس وقت
مقررہ پر وہان پہونچا اُسکو وہین پایا اور روح اُسکی قبض کی وہب منبہؓ نے روایت کی ہے کہ
ملک الموت نے کسی جبار کی روح قبض کی اور آسمان کا صعود کیا پس ملائکہ نے پوچھا کہ جمیع خلائق
سے جنکی روح تمنے قبض کی کسی پر رحم بھی آیا جواب دیا کہ ہان جب کہ مجھے ایک عورت کی قبض روح کو
حکم ہوا جو ایک صحرا مین تھی پس جبکہ پہونچا مین اُسکے قریب تو دیکھا کہ اُسکے لڑکا پیدا ہوا ہی پس مجھے
اُسکی غریبی اور فرزند کی تنہائی پر رحم آیا تھا ملائکہ نے جواب دیا کہ یہ جبار وہی لڑکا تھا جسکی مان کی روح
تمنے جنگل مین قبض کی تھی پس ملک الموت نے کہا سبحان من یخلق لما یشاء واللہ الموفق للصواب
اور جملہ ملائکہ مین سے کروبی ہین جو حضیرۂ قدس مین معتکف اور سوا اللہ کے ملتفت نہین ہین
جمال ربوبیت مین مستغرق رہتے ہین یسبحون اللیل والنہار لا یفترون اور شب و روز حق تعالے کی تسبیح
کرتے ہین اور کسی وقت اُنکو تکان نہین ہوتا حدیث نبوی مین واقع ہی ان اللہ تعالی خلق الارض بیضاء
مسیرۃ الشمس فیہا ثلثون یوما مملوۃ خلقا من خلق اللہ لا یعلمون ان اللہ تعالی یعصی طرفۃ العین قالوا یا رسول اللہ
من ولد آدم قال لا یعلمون ان اللہ تعالی خلق ابلیس ثم تلی قولہ تعالی ویخلق ما لا تعلمون
یعنے رسول برحق نے فرمایا کہ حق تعالی نے زمین پیدا کی جو کہ سیر آفتاب ہی اور اس زمین مین تیس دن ہین
مسیر کے معنی یہ ہین کہ سیر کرتا ہی آفتاب اور وہ زمین پر ہی خلق الٰہی سے وہ جانتے بھی نہین کہ خدا تعالے کی

نافرمانی ایک لمحہ بھی کیا ہوتی ہے لوگون نے دریافت کیا کہ وہ لوگ کیا اولاد آدم ہین حضرت نے فرمایا کہ وہ جانتے بھی نہین کہ خدا تعالی نے آدم کو پیدا کیا ہی لوگون نے عرض کیا کہ ان لوگون سے ابلیس کہان غافل رہگیا آپ نے پڑھا ویخلق مالا تعلمون یعنے خدا تعالی ایسی چیز پیدا کرتا ہی جسکو تم نہین جانتے۔ شمانہ حملہ ملائکہ اللہ مین سے ملائک ہفت آسمان ہین۔ کعب الاحبار نے لکھا ہی کہ یہ وہ فرشتے ہین جو تسبیح و تہلیل و قیام و قعود و رکوع و سجود کرتے ہین یعنے ہر وقت سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ کہا کرتے ہین اور اسی طرح حق تعالے انکی مدح مین فرماتا ہی یسبحون اللیل والنہار لا یفترون جب قیامت قائم ہوگی کہینگے۔ سبحانک ما عبدناک حق عبادتک سبحانک ما عرفناک حق معرفتک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آسمان دنیا کے ملائکہ گاو کی صورت پر ہین اُنکے سردار کا نام اسمعیل ہے اور سب فرقہ اسکا مطیع ہے

ملائکہ آسمان دوم عقاب کی صورت مین بعضے کہتے ہین کہ عقاب کے لغوی معنے فرس اللہ کے ہین انکے سردار کا نام میخائیل ہی۔

ملائکہ آسمان سوم نسر یعنے کرگس کی صورت ہین انکے سردار کا نام صاعدیائیل ہی

ملائکہ آسمان چہارم گھوڑے کی صورت پر ہین انکے سردار کا نام صلصائیل ہے۔

ملائکہ آسمان پنجشم حور العین کی صورت پر ہین اور انکے سردار کا نام کلکائیل ہے۔

ملائکہ آسمان ششم لڑکون کی صورت ہین انکے سردار کا نام سمخائیل ہے۔

ملائکہ آسمان ہفتم بنی آدم کی صورت ہین اُنکے رئیس کا نام روبائیل ہی

وہب بن منبہ کا بیان ہی کہ سب آسمانون کے اوپر چند حجاب ہین اور اُن پردون مین ملائکہ کی
اسقدر کثرت ہی کہ ایک دوسرے کو نہین پہچانتے ہین اور تسبیح مین مصروف ہین ساتھ مختلف
زبانون کے انکی آوازین رعد قاصف کے مانند یعنی مثل بادل کی گرج کے جو پارہ پارہ کرنے والی ہی
ملائکہ حفظہ- انھین کراماً کاتبین کہتے ہین ابن جریج کہتا ہی کہ یہ دو فرشتہ ہین موکل اولاد آدم
کے ایک دست راست پر اور دوسرا دست چپ پر صاحب جانب راست کاتب حسنہ ہی
اور صاحب جانب چپ کاتب سیئہ ہی بعضے کہتے ہین کہ چار فرشتے ہین کہ دو دن کو اور دو شب
کو رہتے ہین عبد اللہ بن مبارک نے پانچ فرشتے لکھے ہین کہ دو رات کو اور دو دن کو اور ایک
فرشتہ رات دن علیحدہ نہین ہوتا ہی اور کافرون کے لیے بھی حفظہ ہین کیونکہ آیت حفظہ باب کفار
مین نازل ہی کلا بل تکذبون بالدین وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون
اور حدیث نبوی بھی وارد ہی کہ ان الملك ليرفع القلم عن العبد ستة ساعات اذا اذنب ذنبا
فان تاب واستغفر لم يكتب عليه شيئا والا كتبه یعنی جسوقت بندہ نے گناہ کیا چھ گھڑی فرشتہ
دست چپ اُسکے گناہ کو نہین لکھتا ہے پس اگر توبہ اور استغفار کیا تو اُس گناہ کو بالکل نہین
لکھتا ہی اور اگر توبہ نہ کی اور استغفار نہ چاہا تو چھ گھڑی گذرنے پر اُسکا جرم مندرج دفتر اعمال کرتا ہی
دوسری روایت مین یون لکھا ہے کہ جسوقت بندہ سے گناہ صادر ہوا- اذا كتب عليه وعمل
حسنة قال صاحب اليمين لصاحب اليسار وهو امير عليه الق السيئة حتى اذا القي من حسناته
واحدة من تضعيف العشر واكتب لتسع حسنات فيفعله صاحبه یعنی جسوقت بندہ گناہ کرتا ہے
اور وہ لکھا گیا بعدہ اُسنے کوئی اچھا اعمال کیا تو نیکی کا موکل جو دست راست پر ہی وہ دست چپ
کے موکل سے کہتا ہی کہ مٹا ڈال قلم سے سیئہ کو کہ مین اسکی دس نیکیون مین سے ایک نیکی کو

اس گناہ کے عوض نہ لکھون اور نیکیان اسکے نامۂ اعمال مین درج کرون پس وہ موکل دست چپ
کا اسکا فرمان پذیر ہوتا ہے وعن انس ابن مالک رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ان اللہ تعالی وکل بعبدہ ملکین یکتبان علیہ فاذا مات قال یارب قبضت عبدک فلانا فالی این نذھب
قال اللہ تعالی سمائی مملوۃ من ملائکتی یعبدونی وارضی مملوۃ من خلقی یطیعونی اذھبا الی قبر عبدی
فسبحانی وکبرانی وھللانی واکتبا ثواب ذالک فی حسنات عبدی الی یوم القیمۃ
یعنی انس بن مالک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حق تعالی نے بندونکے
دو فرشتے مقرر کیے ہین تاکہ بندون کے اعمال لکھین پس جب بندہ مرتا ہے تو وہی دونون موکل
درگاہ الٰہی مین عرض کرتے ہین کہ الٰہی فلان بندہ تیرا مر گیا اب ہم کہان جائین۔ پس فرماتا ہے
حق تعالے کہ میرے آسمان میرے ملائکہ سے بھرے ہین کہ وہ بندگی میری کرتے ہین
اور زمین میرے بندون سے پُر ہے وہ سب طاعت مین مصروف ہین پس تم میرے بندہ کی قبر
پر جاؤ اور تسبیح اور تکبیر اور تہلیل مین قیامت تک مشغول رہو اور اسکا ثواب میرے بندے
کے دیوان حسنات مین لکھو اور یہی کراما کاتبین ہین

معقبات یہ چند فرشتے ہین کہ آسمان سے برکتین لاتے ہین اور بنی آدم کی جانین آسمان پر
لیجاتے ہین اور بنی آدم کے شب و روز کے اعمال کو بھی لیجاتے ہین ارباب معانی کا کلام ہے
کہ اگر بندہ اول وقت نماز کی مداومت کرے مثلاً نماز فجر اول وقت پر ادا کرے تو ہر روز فرشتہ
اسکے پاس آئے اور اُسکو نماز مین پاوے اور ملائکۂ شب اُس سے جدا ہووے اور اُسے نماز
مین مصروف چھوڑے اسی طرح جب نماز مغرب ادا کرے اور جو گناہ درمیان دو نمازون کے

صادر ہوا ہو گا نماز اسکا کفارہ ہی اور جب ایسا ہو تو ملائکہ بجز اُسکے حسنات کے اور کوئی اعمال بد اُسکا آسمان پر نہ لیجاوینگے اور ان ملائکہ کے وجود کی تصدیق اس سے ہوتی ہی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالے فرماتا ہی یابن آدم ماتنصفنی انا جئت الیك بالنعم وتمقت الی بالمعاصی خیری الیك نازل وشرك الی صاعد ولایزال ملك كریم یاتینی عنك فی كل یوم ولیلة بعمل قبیح یا ابن آدم لو سمعت وصفك من غیرك وانت لاتعلم الموصوف لاسرعت الی مقتة یعنے حق تعالے نے بنی آدم سے خطاب فرماکر فرمایا کہ ای پسر آدم کون منصف ہوتا ہی ہمارے اور تیرے درمیان مین بے نہایت جو نعمت میری طرف سے تجھکو پہونچتی ہے اور تجھ سے گناہ ومعصیت میری جانب آتا ہی ہماری نیکی تیری طرف پہونچتی ہی اور تیری بدی میری طرف پہونچتی ہے اور ہمیشہ فرشتۂ کریم ہمارا تیری جانب سے عمل قبیح لاتا ہی ای پسر آدم اگر تو اپنا وصف وحال دوسرے سے سُنے اور تجھکو یہ نہ معلوم ہو کہ کسکا حال بیان ہوتا ہی تو حال سُنکر تجھکو بہت جلد غصہ آجاوے اور مین ہمیشہ سنتا ہون اور اسپر گرفت نہین کرتا

منکر ونکیر یہ دو فرشتے ہین جملہ ملائکہ مین سے کہ بعد دفن کے آدمی کی قبر مین پہونچکر سوال کرتے ہین خدا ورسولؐ سے۔ انس بن مالک نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنه اصحابه وهو یسمع قرع نعالهم اتاه ملكان فیقعدانه ویقولان ماكنت تقول فی هذا الرجل یعنی محمدا فاما المؤمن فیقول اشهد انه عبد الله ورسوله فیقال له انظر الی مقعدك من النار وقد ابدل بمقعد من الجنة فیراهما جمیعا واما المنافق والكافر فیقال له ماكنت تقول فی هذا الرجل فیقول لا ادری كنت اقول مایقول الناس فیقال له لادریت ولاتلیت ویضرب بمطارق من حدید ضربة فیصیح صیحة یسمعها من یلیه غیر الثقلین اسکے معنی یہ ہین کہ جسوقت بندہ کو قبر مین رکھتے ہین اور لوگ دفن کرکے واپس ہوتے ہین ہنوز اُن لوگون کے قدم کی آہٹ بدستور سنائی دیتی ہی کہ دو فرشتے تند آنکر مردہ کو قبر مین بٹھا لیتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین کہ محمد مصطفےٰ کے حق مین کیا کہتا ہی پس اگر بندۂ مومن ہی تو کہتا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ وہ بندۂ خدا ہین اور رسول اُسکے ہین پس وہ فرشتے کہتے ہین کہ اپنی جگہ کو دیکھ کہ دوزخ تھی مگر بہ برکت متابعت رسول برحق مبدل بہ مقام بہشت ہوگئی پس دیکھیگا وہ بندہ اُن دونون مقامون کو یہ سوال وجواب تو مومن مردہ کا ہی کافر اور منافق کا ماجرا سینے جب اُس سے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

کے حق مین سوال کرینگے وہ جواب دیگا مین کچھ نہین جانتا جو دنیا مین سب کہتے تھے مین بھی کہتا تھا پس یہ سنکر اُسکو جواب دینگے کہ آیا تو نے نہین پہچانا اور نہین پڑھا تو نے اُنکا وصف بعد ازان لوہے کے گرزون سے مارینگے اور وہ فریاد کریگا جسکو تمام مخلوقات سوا ے جن و انس کے سنینگے۔

ملائکہ سیاحین یہ فرشتے بہ نسبت اورون کے ذکر کی مجلسون کو دوست رکھتے ہین۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال ان للہ تعالیٰ ملائکۃ سیاحین فی الارض فضلا عن کتاب الناس فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تعالیٰ ینادون ھلموا الی بغیتکم فیجیئون بھم الی السماء الدنیا فاذا انصرفوا یقول اللہ تعالیٰ علی ای شیٔ ترکتم عبادی یصنعونہ فیقولون ترکناھم یحمدونک ویمجدونک ویقدسونک فیقول اللہ تعالیٰ وھل راونی فیقولون لا فیقول کیف لو راونی فیقولون لو راوک لکانوا اشد تسبیحا وتحمیدا وتمجیدا فیقول لھم من ای شیٔ یتعوذون فیقولون من النار فیقول وھل راوھا فیقولون لا فیقول کیف ولو راوھا فیقولون لو راوھا لکانوا اشد ھربا منھا واشد تعوذا فیقول وای شیٔ یطلبون فیقولون الجنۃ فیقول وھل راوھا فیقولون لا فیقول کیف ولو راوھا فیقولون لو راوھا لکانوا اشد طلبا لھا فیقول انی اشھدکم انی قد غفرت لھم فیقولون کان فیھم فلان لم یردھم انما جاء لحاجۃ فیقول ھم القوم الذین لا یشقی لھم جلیسھم ابی سعید الخدری رضہ نے روایت کی ہے رسول خدا صلعم سے کہ فرمایا انھون نے کہ حق تعہ کے چند فرشتے ہین جو زمین پر سیاحت کرتے ہین اور یہ اُن فرشتون سے علاوہ ہین جو کاتب اعمال بنی آدم ہین پس جسوقت کسی ایسے گروہ کو پاتے ہین جو اللہ کا ذکر کرتا ہو تو اپنی قوم کو بلاتے ہین کہ ادھر آؤ تمھارا مطلوب موجود ہے اور خود اپنی قوم کو ہمراہ لیکر آسمان دنیا پر آتے ہین پھر جسوقت لوٹ کر جاتے ہین خدا تعالے اُنسے دریافت کرتا ہے کہ تمنے ہمارے بندون کو کس شغل مین پایا یہ جواب دیتے ہین کہ ہمنے انکو اس حال مین چھوڑا کہ تیری حمد اور تیری بزرگی اور تیری پاکی بیان کرتے ہین پس حق تعالے فرماتا ہے کیا انھون نے مجھے دیکھا ہے فرشتے کہتے ہین نہین تب خدا فرماتا ہے کہ اگر وہ لوگ مجھکو دیکھین تو اُن لوگون کا کیا حال ہو فرشتے عرض کرتے ہین کہ ہر آئینہ تجھکو وہ لوگ دیکھین تو زیادہ تسبیح اور تحمید اور تمجید کرین اور نیز فرماتا ہے کہ کس خوف کے سبب مجھسے پناہ مانگتے ہین ملائکہ کہتے ہین کہ آتش دوزخ سے پس حق تعالے فرماتا ہے کہ کیا انھون نے دوزخ کو دیکھا ہے عرض کرتے ہین کہ نہین حق تعالے فرماتا ہے کہ اگر دوزخ

کی آگ دیکھیں تو انکو کیسا خوف ہو فرشتے کہتے ہین کہ اگر دیکھ پاتے تو زیادہ تر خوف و ہراس ہوتا اور اُس سے زیادہ پناہ مانگتے پھر حق تعالے فرماتا ہو کہ مجھ سے کس چیز کی خواہش رکھتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ بہشت کی پس خدا پوچھتا ہو کہ آیا بہشت انھون نے دیکھی ہے فرشتے جواب دیتے ہین نہین تو خدا فرماتا ہو کہ اگر وہ بہشت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا فرشتے جواب دیتے ہین کہ اگر بہشت دیکھی ہوتی تو زیادہ تر بہ نسبت اس وقت کے حریص اور مشتاق نظر آتے پس حق تعالے فرماتا ہے کہ مین تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین نے بخشا اُن لوگون کو پس ملائکہ کہتے ہین کہ فلان شخص جو اُنکے گروہ مین تھا وہ ذکر کے ارادہ سے نہین آیا تھا بلکہ کسی دوسرے کام کو اتفاقاً وہان آیا تھا حق تعالے فرماتا ہو کہ یہ وہ قوم ہو جنکا ہمنشین بدبخت نہین ہوتا منجملہ اور فرشتون کے ہاروت و ماروت ہین یہ دونون فرشتے چاہ بابل مین معذب ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکالے گئے برہنہ کرکے اور فرشتون نے انکو دیکھا تو جناب باری مین عرض کیا کہ خدایا یہ آدم تیری عجیب پیدائش ہے تو اسکو قبول کر اور خوار نہ کر پھر ایک جماعت دیگر فرشتون پر گذرے تو انھون نے حضرت آدم کو سرزنش کیا عہد شکنی پر منجملہ اُنکے ہاروت و ماروت بھی تھے حضرت آدم نے کہا کہ مجھکو سرزنش نکرو قضاء خدا یون ہی تھی خدا تعالے نے انکو اس بلا مین مبتلا کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشرفت الملائکۃ علی اهل الدنیا فراٰهم یعصون اللہ فقالوا یا ربنا ما اقل معرفۃ هٰؤلاء بعظمتک فقال اللہ عزوجل لو کنتم فی سلاخهم لعصیتمونی قالوا کیف یکون هٰذا ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک قال اختاروا منکم ملکین فاختاروا هاروت وماروت فاهبطا الی الارض ورکب فیهما شهوات بنی اٰدم ومثلت لهما فما عصما حتی وقعا لمعصیۃ فخیرا عذاب الدنیا وعذاب الاخرۃ فنظر احدهما الی صاحبه فقال له ما تقول فقال اقول ان عذاب الدنیا ینقطع وعذاب الاٰخرۃ لا ینقطع فاختارا عذاب الدنیا وهما اللذان ذکرهما اللہ تعالیٰ فی قوله وما انزل علی الملکین ببابل هاروت وماروت اس حدیث کے معنی یہ ہین کہ نظر کیا ملائکہ نے دنیا مین پس دیکھا کہ بنی آدم عصیان کرتے ہین پس کہا جناب الٰہی مین کہ یہ قوم نہین جانتی عظمت تیری اور بزرگی تیری کہ خدا تو ہے پس حق تعالے نے کہا کہ اگر تم بھی انھین کے ہمرنگ رہو تو میرا قصور کرو گے فرشتون نے جواب دیا کیونکر ہو سکتا ہو پس حق تعالے نے فرمایا کہ تجویز کرو کہ دو فرشتے حکومت زمین پر جاوین پس ہاروت و ماروت زمین پر نازل ہوے پس انسانی شہوات انکی ذات مین پیدا کی گئی

اور دیکھا اُنھون نے اُس چیز کو کہ جسمین بنی آدم مبتلا تھے پس آپ کو نگاہ نہ رکھ سکے پس آلودۂ
گناہ ہوے پس حق تعالی نے اختیار دیا اُنکو عذاب دنیا اور عذاب آخرت مین پس اُنھون نے
ایک دوسرے سے دریافت کیا کہ کیا جواب دیا جاوے اُسنے کہا کہ عذاب دنیا چند روزہ ہے
اور عذاب آخرت کی انتہا نہین اسی کو اختیار کرین لہذا عذاب دنیوی مین چاہ بابل تغیب ہوا
جیساکہ کلام مجید مین ارشاد فرمایا ہے ببابل ھاروت وماروت جس شخص نے ان دونون مقہورون
کو دیکھا ہی وہ راوی ہی کہ دو تن نہایت قوی اور بزرگ اُلٹے لٹکے ہین اور ایڑیون سے زانوؤن
تک طوق وسلاسل مین جکڑے ہوے ہین ایک روایت یہ ہی کہ حق تعالی نے اُنسے فرمایا کہ
مین تمھین بھیجتا ہون قریب بنی آدم کے اور درمیان ہمارے تمھارے رسول نہین ہی پس زمین
پر اُترو مگر چوری اور زنا ہرگز نکریا اور میرے ساتھ کسی کو شریک نکرنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے
لکھا ہی کہ دنیا مین پہونچنے کے اول ہی روز مرتکب ہوا لغات مذکورہ کے ہوے خلاف حکم حق تعالی
عمل کیا پس جسوقت چاہا کہ آسمان پر جاوین جانے نہ پائے اور جب حضرت ادریس علیہ السلام
پیغمبر ہوے اُنسے شفاعت طلب ہوئے کہ آپ دعا کیجیئے کہ خدا تعالے ہمارا گناہ بخشدے اُنھون
نے کہا کہ مجھکو یہ کیونکر معلوم ہوگا کہ میری دعا مقبول ہوئی اور تمھارے گناہ معاف ہو گئے
اُنھون نے کہا اگر جیسے کہ اسوقت ہم ہین اگر ایسے ہی بنے رہے تو سمجھو کہ شفاعت منظور ہوئی ورنہ
برعکس اسکے نامنظوری کی دلیل ہے آخر حضرت ادریس علیہ السلام نے دو رکعت نماز ادا کر کے شفاعت
کی اور بعد نماز انکی طرف نگاہ کی نہ دیکھا اُنکو پس جانا کہ عذاب مین مبتلا ہوے اور زمین بابل
مین اُنکو لیگئے ہین اور وہان بند ہین -

الموکلون جو فرشتے کہ کائنات کے موکل ہین انہین سے چند فرشتے ایسے ہین جنسے کائنات کی اصلاح ہوتی ہی اور ہر فرد مخلوق پر موکل ہی ابوامامہ نے رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا وکل بالمومن مائة وستون ملك يذبون عنه مالا يقدر عليه من ذلك بالبصر سبعة املاك يذبون عنه كما يذب الذباب عن قصعه العسل في اليوم الصائف یعنی ہر ایک مومن پر ایک سو ساٹھ فرشتہ ملائک موکل ہین جو ایذا کی مدافعت کرتے ہین ازانجملہ سات فرشتے آنکھون کے موکل ہین کہ دفع ایذا کرتے ہین جسطرح کہ شہد سے گرمی مین مکھیان دور کیجاوین اور شمار انکی کہ ایک سو ساٹھ ہین پیغمبر خدا نے بطفیل نور نبوت کے پہچانا لیکن اب ہم بطور مثال کے بیان کرتے ہین اُن فرشتون کا جو غذا حیوانات و نباتات پر موکل ہین اب یہ سمجھنا چاہیے کہ کوئی خوردنی ہماری جزو بدنی نہین ہو سکتی جب تک کہ وہ ساتون فرشتے ممد و معاون نہون اور معنی غذا بنجانے کے یہ ہین کہ جزو غذا اس شخص متغذی کا جزو ہو جائے تو یہ امر جب ہو گا کہ اس غذا مین وہ فرشتہ تصرف کرین اسواسطے کہ غذا جماد ہی وہ خون و گوشت و ہڈی خود بخود نہو گی جبتک کوئی موثر نہو جسطرح کہ دانہ گندم بنفس خود خمیر اور روٹی اور آٹا نہین ہوتا جبتک کہ اُسکا پکانے والا اپنا عمل بجا نہ لاوے پس اسیطرح ظاہر ہی کہ صناع ظاہری حضرت انسان ہین اور باطنی ملائکہ پس حق تعالی نے ظاہر و باطن اپنے خوان نعمت کو بندون کے لیے ارزانی فرمایا ہی پہلا فرشتہ غذا کو گوشت اور استخوان کی طرف جذب کرتا ہی کیونکہ غذا بنفس خود متحرک نہین ہی - دوسرا فرشتہ اُسکو دہان پر روک رکھتا ہی - تیسرا اُسکو خون و گوشت کی صورت بناتا ہی چوتھا فرشتہ اسکے فضلہ کو براہ اجسام مقررہ باہر نکالتا ہی پانچوان فرشتہ ہر چیز کو تمیز کرتا ہی تاکہ گوشت و استخوان و خون کی اصلاح ظاہر ہو جاوے - چھٹا فرشتہ استخوان کے موافق استخوان مین چسپ کرتا ہی گوشت کو گوشت مین پہونچاتا ہی - ساتوان فرشتہ ہر چیز کی رعایت کرتا ہی اُسکے چسپان کرنے مین پس مدور مین وہ شی پہونچادیگا جو اُسکی گولائی کو باطل نہ کرے اور عریض کے ساتھ لاحق کرتا ہی وہ شی جو اُسکے عرض کو باطل نکرے اور مجوف کے ساتھ وہ شی لاحق کرتا ہی جو اسکی تجویف کو نہ بگاڑے اور ہر چیز کو موافق حاجت کے نگاہ رکھے اور زائد کو دفع کر دیتا ہی اسواسطے کہ اگر مثلاً ناک پر غذا اس مقدار جمع ہو جاوے جو ران پر جمع ہوتا ہی تو صورت بگڑ جائیگی بلکہ ضرور ہی کہ اُسکی پلکون پر رقیق رقیق اجزا جاری کرے اور حدقہ پر صاف اجزا کو اور ران پر غلیظ اجزا کو کھینچ لاوے اور رعایت ہر عضو کے شکل و صورت کی کرے پس اگر فرشتہ ان امور کی رعایت نکرے مثلاً غذا جمیع بدن مین پہونچائے اور قدم کی جانب نہ پہونچائے پس اُس شخص کا قدم بزرگی کے زمانہ مین جیسا کہ خردی مین تھا ویسا ہی رہیگا اور باقی

اعضا بڑھکر کلان ہونگے پس اُن پیرون سے رفتار کی منفعت نہ ہوئیگی بیکار رہینگے پس اُسکی رعایت اور ہر ایک ہندسہ کی قسمت کرنا اس فرشتہ کے ہاتھ ہی جو ملائکہ موکل انسانی مین اُنکا حال یہ ہی کہ وہ تو تیرے اصلاح بدن پر مشغول ہین اور تو اُنکے کار اصلاح سے کچھ خبر نہین رکھتا ہے وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا پس اسیطرح پر قیاس کرنا چاہیے احوال جمیع کائنات کا۔

## نظر بارھوین زمانہ کے بیان مین

ارسطاطالیس کے نزدیک زمانہ مقدار گردش فلک الافلاک سے عبارت ہی اور باقی حکما کے نزدیک رات دن کے گذرنے سے مراد ہی پھر زمانہ منقسم ہی قرن پر اور قرن سال پر اور سال مہینون پر اور مہینے ایام پر اور ایام ساعات پر اور ساعات آنات پر اور ہر ایک آن راس المال نفیس ہی کہ اسکی قیمت سوائے خدا تعالی کے کوئی نہین جانتا اور وہ خالی ہوتی ہی تھوڑی تھوڑی ہوکر اور ہر آن ہمین سے قابلیت اس بات کی رکھتی ہے کہ ہمین سعادت ابدی حاصل کرین اور بہت آدمی اس راس المال نفیس کو ضائع کرتے ہین حکیم سنائی کا قول ہے ؎ ثلث ہست در سرای غرور + ہمچوان تیغ فروشش نیشاپور + در تموزان یخک نہادہ بہ پیش + کس خریدار نہ واو درویش + این ہمی گفت زاری نالید + کہ بسے مان نماند وکس نخرید + اور زمانہ انسان کی عمر ہی۔ اور اسکی مثل ایسی ہی جیسے ایک مسافت کو ایک مسافر قطع و طی کرے بے فتور کے ہر سال اس سے ایک منزل اور ہر مہینے نصف منزل اور ہر ہفتہ ایک فرسنگ اور ہر روز ایک میل اور ہر نفس ایک قدم۔ پس اس صورت مین ضرور ہی کہ وہ مسافت تمام ہو جاوے اگرچہ کیسی ہی بعید ہو۔ اور حکماء اعتقاد کرتے تھے کہ موجب حوادثات کا افلاک کی اوضاع و حرکات ہین اسی سبب سے ہمیشہ زمانہ اور افلاک کی شکایت کیا کرتے ہین اور زمانہ نہایت نفیس مال ہی کہ جس سے کل سعادت حاصل ہو سکتی ہی اور وہ تھوڑا تھوڑا ہوکر ضائع و مضمحل ہوتا جاتا ہی اور تیرا زمانہ تیری عمر ہی اور وہ ایک معین شی ہی اگرچہ تجھکو اسکی مقدار معلوم نہین ہی اُسکی مثال ایسی ہی کہ ایک مسافت معین کو ایک مسافر قوی جلدی جلدی طی کر رہا ہی جسکو تکان ایک دم بھی نہین ہی پھر وہ کسقدر جلد اُسکو طی کر لیگا جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہی۔ شعر ؎ متنبی

نبات الدھر من حیث لا ادری + فکیف بمن یرمی لیس برامی + فلو انھا نبل اذ انقیسھا + لکننی ارمی بغیر سھام

جب شریعت ظاہر ہوئی تو بیان کیا کہ ایسا نہین ہے بلکہ جو حوادثات عالم مین ہوتے ہین وہ سب قضا و تقدیر الٰہی سے ہین۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر یعنی

گالی مت دو دہر کو کہ حق تعالےٰ خود دہر ہی بعض حکما اور علما اور فضلاء سلف کا اعتقاد ہی کہ اول مین
یہ زمانہ خوب تھا اور آخر مین بد ہوا اور بدتر ہونے والا ہی - ابوالطیب المتنبی اعظم شعراے عرب
نے فرمایا ہی ؎ اتی الزمان بنوہ فی شبیبۃ ؛؛ وسرہم واتیناہ علی الھرم بعض کے نزدیک ابتدا
سے زمانہ فاسد رہا ہی اور کسی عہد مین کوئی اُس سے امین نہین رہا آخر عہد بنی عباس رضی اللہ عنہ
مین ابوالعلا معری اکابر عصر مین تھا اُسنے بدیع الزمان کے نام مکتوب لکھا تھا کہ زمانہ تحقیقاً
فاسد نہین ہوا جواب مین میر بدیع الزمان نے تحریر فرمایا کہ زمانہ تحقیق کر فاسد ہوتا آتا ہے
کون وقت خوب تھا کب فاسد نہ تھا آیا بنی عباس کے عہد دولت مین زمانہ اچھا تھا حالانکہ اُسکا
آخر عہد ہمنے بھی دیکھا ہی اور اول عہد کی کیفیت سننے مین آئی ہی کیا عہد مروانیان کا وقت اچھا
تھا اسکا بھی حال اخبار مین تحریر ہے جو قابل اعتماد نہین ہی آیا بنی حرب کا عہد اچھا تھا اُسوقت
مین جو واقعہ ہوا ہی وہ بھی معلوم ہی یا زمانہ ہاشمی اچھا تھا جسکے حق مین جناب امیر المومنین علی بن
ابی طالب نے فرمایا ہے - شعر - لیت لی بکل عشرۃ منکم واحد ؛؛ من بنی فراش ابن عم
کیا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد مین زمانہ خوب تھا یا عادیہ کی خلافت مین کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی
ھل بعد الزوال الی الزوال یا عہد تمیمیہ مین کچھ خوبی تھی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے
طوبی لمن مات فی تانات الاسلام کیا عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین زمانہ بہتر تھا اسکے
حق مین کہا ہی اسکنی یا فلانۃ فقد ذھبت الامانۃ یا زمانہ جاہلیت اچھا تھا جسکی نسبت کہا ہی شعر
ذھب الذین یعاش فی اکنافھم ؛؛ وبقیت فی خلف کجلد الاجرب کیا قبل عہد جاہلیت کے زمانہ
مین کچھ عمدگی تھی جیسا کہ لکھا ہی - شعر بلاد بہا کنا وکنا نحبھا ؛؛ اذ الناس والبلاد بلاد کیا
اسکے ماقبل کا زمانہ اچھا تھا حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام سے منقول ہی شعر تغیرت البلاد
ومن علیھا ؛؛ ووجہ الارض مغبر قبیح کیا قبل آفرینش آدم علیہ السلام کے زمانہ اچھا تھا جسکی
نسبت ملائکہ نے فرمایا ہی اتجعل فیھا من یفسد فیھا بس ان دلیلون سے زمانہ کا مفسد ہونا
ثابت ہی لیکن قیاس مقتضی ہی کہ مطرود ہوا ہو -

قول بیچ بیان لیالی اور ایام کے یعنی روز و شب کے بیان مین - دن اُسکو کہتے مین
کہ طلوع آفتاب سے غروب تک کے درمیان کا عرصہ ہی اور رات زمان غروب آفتاب سے تا طلوع
آفتاب حساب ہوتی ہی رات دن کی چوبیس گھڑی ہوتی ہین جو نہ کم ہوتی ہی نہ زیادہ اگر باقتضاے موسم
کے رات کم ہوتی ہی تو دن بڑھ جاتا ہی اور جو دن بڑھتا ہی تو رات اپنے مقدار سے گھٹ جاتی ہی جیسا کہ

حق تعالے ارشاد فرماتا ہی یولج اللیل فی النہار ویولج النہار فی اللیل سب دنون سے بڑھا ہوا دن حزیران کی سترھوین تاریخ ہی اور یہ اُسوقت ہوتا ہی جب کہ آخر جوزا مین آفتاب کا نزول ہوتا ہی پس اُسوقت دن پندرہ گھڑی اور رات نو گھڑی کی ہوتی ہی اور اس سے زیادہ رات کا تنزل نہین ہوتا ہی پھر دن گھٹنے لگتا ہی اور رات کی ترقی شروع ہوتی ہے آخر اٹھارھوین ماہ ایلول کو دن اور رات برابر ہو جاتا ہی اور یہ موسم وہ ہی کہ آفتاب اخیر سنبلہ مین جاتا ہی اُسوقت کو نقطۂ اعتدال خریفی بھی کہتے ہین اُسوقت رات دن بارہ بارہ گھڑی کے ہوتے ہین اُسکے بعد پھر دن کم ہونا شروع ہو جاتا ہی اور رات بڑھنے لگتی ہے یہان تک کہ کانون الاول کی سترھوین تاریخ کو رات پندرہ ساعت کی اور دن نو ساعت کا ہوتا ہی یہ انتہا درازی شب کی ہی اور کوتاہی روز کی اسکے بعد رات گھٹنی شروع ہوتی ہی اور دن ترقی پکڑتا ہی سولہ تاریخ آذار تک جبکہ آفتاب آخر برج حوت مین پہونچتا ہی یہ زمانہ مساوات شب و روز کا ہی اور اُسوقت کو اعتدال ربیعی کہتے ہین اور اُسوقت سے آسمان کی گردش نئے سر سے آغاز ہوتی ہے اور حساب جدید شروع ہو جاتا ہی جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہی والشمس تجری لمستقر لہا ذلك تقدیر العزیز العلیم واضح ہو کہ خداوند تعالے کے یہ الطاف ہین کہ زمانہ کو روز و شب سے تقسیم فرمایا اسواسطے کہ انسان اپنے حرکات و اعمال سے دن کو مضطرب رہتا ہی اسوجہ سے اُسے کلفت اور اُسکی قوت مین ضعف ظاہر ہو جاتا ہی اور اس سستی کے نتیجہ مین غلبۂ خواب حاصل ہوتا ہے اور چاہتا ہی کہ سرگرم استراحت ہو کر دفع علالت کرے پس اسی واسطے حق تعالے نے رات دن بنا کر رات کا وقت دفع کلفت کے واسطے اور دن سرانجام کے لیے مقرر فرمایا ہے ورنہ لوگون کو بڑی دشواری ہوتی کسواسطے کہ جسوقت کوئی یہ چاہتا کہ فلان شخص سے اپنی مہم کا سرانجام کرے اور وہ خواب مین ہوتا پس وہ مہم موقوف رہتی پس یہ تقسیم شب و روز کی نکالی اور اسی پر اشارہ فرمایا ہے - جعل لکم اللیل والنہار لتسکنوا فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون

دنون کی فضیلت اور خواص مذہب حنیفی یعنے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ملت میٖن جمعہ کا دن عید اور سردار دنون کا - ابو ہریرہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہین کہ آپ نے فرمایا - خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اسکن الجنۃ وفیہ اہبط منہا وفیہ تاب اللہ علیہ وفیہ تقوم الساعۃ یعنی بہترین اُن ایام کا کہ جنمین آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہی اسی روز آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور اسی روز بہشت مین پہونچے

اور اسی روز بہشت سے زمین پر آئے اور اسی روز حضرت آدم کی توبہ حق تعالی نے قبول فرمائی
اسی روز قیامت قائم ہوگی خبر مین آیا ہی کہ ملائکہ جمعہ کے روز بندہ مومن کو تلاش کرتے ہین اگر وہ
نماز جمعہ سے رہ جاوے تو کہتے ہین کہ اس بندے کو آج کیا وجہ در پیش آئی کہ اسنے ایسی چیز خاک
مین ملائی پس کہتے ہین۔ اللهم ان کان اخرہ فقر فاغنہ وان کان اخرہ مرض فاشفہ وان کان اخرہ
شغل فافرغہ لعبادتک وان کان اخرہ لهو فاقبل بقلبہ الیٰ طاعتک یعنی ای خدا اگر اس بندے
کو تیری بندگی سے فقر نے غافل کردیا تو اسکو غنی کردے اگر مرض حائل ہے تو شفا دے اگر کوئی شغل
ہی تو اس سے باز رکھ اگر کھیل مین مصروف رہا تو اسکے دل کو طاعت کی طرف منقلب فرما۔ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی ان فی الجمعة ساعة لا یوافقها عبد مسلم یسأل اللہ فیها خیرا الا
اعطاہ ایاہ یعنی جمعہ کے دن مین ایک ایسی ساعت ہی کہ اسمین جو شخص جو دعا کرتا ہی وہ مقبول ہوتی
ہی بعضے گذشتہ لوگون نے کہا ہی کہ حق تعالے کے نزدیک ایسی فضیلت ہی جو کسی کو نہین دیتا مگر اسکو
جو روز پنجشنبہ کی شام کو اور جمعہ کے دن مستعد ہو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جو شخص جمعہ کے دن ناخن تراشیگا اسکو مرض سے صحت ملیگی اصمعی نے کہا ہی کہ ایک مرتبہ
ہارون رشید کی خدمت مین مین حاضر ہوا اس روز جمعہ تھا مین نے دیکھا کہ ہارون رشید
اپنے ناخن ترشواتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھکو حدیث پہونچی ہی کہ آج ناخن کا ترشوانا سنت ہی اور نیز
فقر کو دفع کرتا ہی پس مین نے کہا کہ ای امیر المومنین تو بھی فقر سے ڈرتا ہی اسنے جواب دیا کہ مجھسے زیادہ
کوئی مخوف نہوگا۔ روز شنبہ اس روز یہود کی عید ہوئی ہی کلبی رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حضرت
موسی علیہ السلام نے اپنی امت کو فرمایا کہ ہفتہ مین ایک دن خدا کی عبادت کیواسطے فرض کرو اور اس
روز ضرور اور کامون سے فارغ ہو پس ان لوگون نے بجز روز شنبہ کے اور روز قبول نکیا اور کہا کہ
یہ دن وہ ہی کہ حق تعالی آفرینش عالم سے فارغ ہوا ہی یہود کے نزدیک یہ اعتقاد ہی کہ جو امر اس عالم
حادثات مین شنبہ کے دن صادر ہو اسی مطابق وہ ہفتہ گذریگا پس اسی سبب سے یہود اس روز
داد وستد نہین کرتے اس اعتقاد مین مسلمان یہود کے برخلاف ہین کیونکہ رسول خدا نے فرمایا ہی
بورك لامتی فی بکورها سبتها وخمیسنها کاشتکار لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ ثمرہ درختان کو اگر شنبہ
کے روز قطع کیا جاوے تو سال آیندہ کچھ پھل نہ آویگا اور اگر اس روز شکار کرین تو شکار زیادہ آویگا
روز یکشنبہ نصاری کی عید ہی اصحاب سیر کے نزدیک اول روز یکشنبہ ہی اور یہ دن اول ہی
تمام ایام دنیاوی مین سے اسی روز اللہ تعالے نے آفرینش کا آغاز فرمایا ہی لکھا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ جمعہ قبول کرین اُنھون نے کہا کہ یہ ہم نہین چاہتے
کہ یہود کی عید کے بعد ہماری عید ہو بس روز یکشنبہ اختیار کیا اور اسپر معتقد ہین کہ ہر کام کے
آغاز کو روز یکشنبہ مبارک ہی روز دوشنبہ مبارک روز ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس روز
اور روز پنجشنبہ کو ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اہل امت نے ان دونون روز کی فضیلت کے بارہ مین
سوال کیا آپنے فرمایا کہ اس روز بندون کے اعمال آسمان پر جاتے ہین اور مین اسکو
پسند کرتا ہون کہ میرے اعمال لیجاوین اور مین روزہ سے ہون حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اسی روز تولد ہوے اور اسی روز آغاز نزول وحی کا ہوا اور اسی روز
مدینہ سے مکہ کو ہجرت فرمائی اور اسی روز وفات بھی واقع ہوئی - یہ حدیث امام احمد بن حنبل
کے مسند مین مروی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روز سہ شنبہ اس روز مین اصلاح
حال اور حجامت کرنا خوب ہی لکھا ہی کہ قابیل نے ہابیل کو اسی روز قتل کیا ہی روز چہارشنبہ
اسمین خیریت بہت کم ہی ہر مہینے کا آخر چہارشنبہ نحس ہی کہا ہی کہ ایک ظریف تھا اُسکے بھائی نے
اُس سے کہا کہ کل کے روز میرے ہمراہ ایک کام کو چلنا - ظریف نے جواب دیا کہ کل چہارشنبہ
ہی کل کے دن بیٹھ رہنا بہتر ہے اُسنے جواب دیا کہ کیا چہارشنبہ کے دن یونس بن متی علیہ السلام
نے بطن مادر سے ولادت نہین فرمائی ظریف نے جواب دیا کہ اسی وجہ سے اُنکو بہت وسیع
جگہ ملی اور کیا خوب لباس ملا یعنے شکم ماہی و برگ کدو کہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام بھی اسی روز
پیدا ہوے اُسنے جواب دیا کہ آخر کار بھائیون کے ہاتھ سے کیا کیا صدمے پہونچے کہ نوبت قید
کی اور تنہائی کی پہونچی اُسنے جواب دیا کہ اس روز حق تعالے نے ابراہیم خلیل اللہ کے حق مین
وحی نازل فرمائی اُسنے جواب دیا کہ کیا خوب ٹھنڈی تھی وہ چیز جسمین ڈالے گئے تھے - یہان تک کہ
خدا تعالیٰ نے اس سے رہائی دی اُسنے کہا کہ اس روز حق تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر صلعم کو فتح وفیروزی
عطا فرمائی احزاب کی لڑائی مین - ظریف نے کہا بیشک مگر اُسوقت جبکہ آنکھین نابینا ہوئین اور
دم گھٹنے لگا کہ جس سے قریب ہلاکت کے پہونچے روز پنجشنبہ مبارک دن ہی مخصوص بنابر استدعا
حاجت اور ابتداے سفر کعب بن مالکؓ نے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلعم ہمیشہ روز پنجشنبہ کو سفر کرتے
اور اس روز مین حجامت کو مکروہ جانتے تھے حمدون بن اسمعیل نے لکھا ہی کہ مین نے معتصم کی زبانی سُنا کہ
کہ اُنھون نے مامون رشید سے اُنھون نے مہدی سے اُنھون نے منصور سے اُنھون نے اپنے
والد سے اور اُسکے والد نے اپنے دادا سے اور اُنھون نے ابن عباسؓ سے اور اُنھون نے رسول کریم صلی

علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہو کہ من احتجم یوم الخمیس محموماً فی ذلک المرض یعنی جو شخص پنجشنبہ
کے روز حجامت کرے وہ گرم ہوکر اسی مرض مین فانی ہوگا اُسنے لکھا ہو کہ مین پھر معتصم کے
روبرو ایک عرصۂ دراز کے بعد گیا اتفاقاً اس روز پنجشنبہ تھا دیکھا تو وہ حجامت بنوا رہا تھا یہ حال
دیکھکر مین متحیر زیادہ ہوا اُسنے کہا کہ ای حمدون شاید میرا بھلا کہا ہوا اب تجھے یاد آیا ہی مین سنے اقرار
کیا اُسنے فرمایا کہ واللہ مجھے یاد نہین آیا۔ جب تک کہ استرہ نہین لگا آخر اسی روز آخر وقت کو تپ
عارض ہوئی اور اس مرض مین جان بحق تسلیم کی انس بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہی
کہ ایک مرتبہ رسول برحق نے بجواب سوال بیان فرمایا کہ شنبہ کا دن مکر و فریب کا ہی کیونکہ
اس روز قریش نے مقام دار الندوہ مین مکاری کی ہی اور یکشنبہ کا دن واسطے درخت لگانے
اور تعمیر عمارت کے بہتر ہی اسی روز حق تعالے نے آغاز آفرینش عالم فرمائی ہی اور دوشنبہ سفر و
تجارت کا دن ہی اسی روز شعیب علیہ السلام نے سفر کیا اور تجارت کرکے تمتع حاصل کی اور
سہ شنبہ خون کا دن ہی اسی روز حضرت حوا علیہا السلام حائض ہوئین اور چہارشنبہ نحس مستمر ہی
حق تعالی نے اسی روز قوم عاد و ثمود کو ہلاک فرمایا اور فرعون اور اُسکے لشکر کو غرق کیا اور پنجشنبہ
مہم اور حضوری بادشاہان کے واسطے ہی ابراہیم خلیل اللہ اسی روز بادشاہ کے پاس گئے اور
بہت تکریم و عزت حاصل ہوئی جمعہ کا دن نکاح و خطبہ کا ہی اسی روز حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح
حضرت حوا علیہا السلام کے ساتھ ہوا ہی امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہی اشعار

لنعم الیوم یوم السبت حقا ✦ لصید ان اردت بلا امتراء ✦ وفی الاحد البناء لان فیہ ✦ تبدی اللہ فی خلق السماء
وفی الاثنین ان سافرت فیہا ✦ ستظفر بالنجاح وبالثراء ✦ وان ترد الحجامة فی الثلثاء ✦ ففی ساعاتہ هرق الدماء
وان شرب امرء یوما دواء ✦ فنعم الیوم یوم الاربعاء ✦ وفی یوم الخمیس قضاء حاج ✦ فان اللہ یاذن بالدعاء
ویوم الجمعة التزویج فیہ ✦ ولذات الرجال مع النساء ✦ وهذا العلم لا یعلمہ الا ✦ نبی او وصی الانبیاء

خاتمہ۔ سال مین جو دن رات بزرگ ہین انکے بیان مین اول تاریخ محرم کی فضیلت رکھتی ہے
کیونکہ آغاز سال کا دن ہی اور نہم و دہم محرم کی فضیلت مین حدیث وارد ہی اور بارھوین ربیع الاول
کی بسبب ولادت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اول روز رجب کا اسلیے کہ رجب
اول ماہ ہاے حرام سے ہی اور رجب کی پندرھوین اسکے حق مین بھی حدیث وارد ہی اور ستائیسوین
تاریخ رجب کی سبب معراج کی رات ہونے کے سبب اور پندرھوین شعبان کی لیلۃ القدر کی فضیلت
کی وجہ سے اور سترھوین رمضان کی اور اکیسوین و تیئیسوین و ستائیسوین رمضان کی ان راتون کی فضیلت

فضیلت

کی وجہ سے اور عید کا دن بسبب خلاص ہونے آتش دوزخ سے اور باقی کل ایام بہ نیت رکھنے
روزہ کے اور نیز روزہ عرفہ اس نظر سے کہ احادیث وارد ہین اور دو روز عید اضحی کے کیونکہ اُس روز
بخشش آلہی کے لوگ مہمان ہین اور جمعہ اور پنجشنبہ اور دوشنبہ جنکا حال بیان ہو چکا ہی۔ آب راتون
کا بیان سنیے کہ محرم کی اول اور دسوین شب اور رجب کی اول شب اور الفی شب معراج ہے اور ماہ
شعبان کی پندرھوین شب شب برات کی رات ہی اور پانچ طاق راتین عشرۂ آخر رمضان کی
کیونکہ انھین مین شب قدر ہی اور ستائیسوین رمضان کی بسبب اسکے کہ وہ رات ہی جسکی صبح کے
حق مین یوم الفرقان یوم التقی الجمعان اور عیدین کی راتین جنکی فضیلت مین حدیث وارد ہے
بس یہ چند ساعت ہین ان مین طلب خیر سے غافل نہونا چاہیے کہ یہ اوقات محل خیر اور تجارت ہین
مخفی نہ رہے کہ جو سوداگر وقت ضائع کرتا ہی اُسے نفع نہین ہوتا۔ بیان مہینون کا ہر ایک
قسم کی ولایت کے آدمیون کے مہینے بھی علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین جیسے عرب و روم و فرس و
قبط و ترک و ہندو زنگ وغیرہ لیکن مشہور عرب و روم اور فارس کے ہین لہذا بعض خصائص اور
فضائل اُنکے جو مشہور و معروف ہین انھین کے بیان پر اختصار کیا جاتا ہی۔

**فصل عربی مہینون کے بیان مین۔** عرب کے نزدیک مہینا اس زمانہ سے مراد ہی جو دو ہلال
کے درمیان واقع ہوتا ہی اور منقسم ہے یہ حساب ہر سال مین بارہ مہینے پر انکے سال کی مدت
ایک سو چون روز کی تقریباً ہوتی ہی لیکن اس حساب سے کوئی مہینا تو تیس ۳۰ روز کا اور کوئی ۲۹ انتیس
دن کا ہوتا ہی اور جو کسرات دنون کی بڑھتی ہین وہ جمع ہو کر ایک دن ہو جاتا ہے اور اس سے
ذی الحجہ کے اخیر مین زیادہ کر لیتے ہین قرآن شریف کی عبارت اس قاعدہ کی تصدیق کرتی ہے
جیساکہ حق تعالی فرماتا ہی ان عدۃ الشهور عند الله اثنا عشر شهرا فی کتاب الله یوم خلق السموات والارض
منها اربعة حرم بزرگی کے مہینے چار ہین ایک رجب دوسرے ذیقعدہ تیسرے ذی الحجہ چوتھے
محرم۔ ایک رجب صرف تنہا ہی اور باقی باہم متصل ہین ان مہینون کو اس سبب سے حرام کہتے ہین
کہ ان مہینون کی طاعت کا ثواب زیادہ تر ہی اور اسی طرح گناہ کا بھی عذاب بیشتر ہی ایام جاہلیت
مین بھی یہ مہینے حرام تھے اور انھین ایام مین عرب کے لوگ جنگ و جدال نہ کرتے تھے اور جو
شخص اپنے دشمن سے مخوف ہوتا وہ ان دنون مین بےخوف رہتا یہان تک کہ اگر کوئی شخص اپنے
باپ یا بھائی کے قاتل کو دیکھتا تھا تو اس سے کچھ تعرض نکرتا تھا۔ اب حال ہر مہینے کا مفصل بیان
کرتا ہون۔ ماہ محرم مبارک ہی کہتے ہین کہ وجہ تسمیہ محرم کی یہ ہی کہ اس مہینے مین جنگ و جدل کرنا حرام ہی

اس مہینے کا اول روز معظم ہی ملوک عرب اس روز مین مجلس کرتے اور تہنیت اور شادی مناتے ہین جطرح کہ آغاز سال فارس مین نوروز سلطانی ہوتا ہی جو کہ ملوک عجم کے نزدیک نہایت معتبر ہی اسی روز تہنیت کرتے ہین کہتے ہین کہ اس روز یونس علیہ السلام شکم ماہی سے باہر ہوے بعضے کہتے ہین کہ چودھوین ذیقعدہ کو باہر آئے ہین اور دسوین محرم کو عاشورہ کہتے ہین یہ دن ہر ملت مین بزرگ ہو اسوجہ سے کہ اس روز حضرت حق سبحانہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تھی اور اسی روز حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہ جودی پر پہونچی اور قیام کیا اور طوفان سے خلاصی ہوئی اور اسی روز حضرت ابراہیم وحضرت موسیٰ اور حضرت عیسی صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی ولادت ہوئی اور اسی روز حضرت ابراہیم صلوٰۃ اللہ علیہ پر آگ گلزار ہوئی اسی روز حضرت یعقوب ؑ کی آنکھین اللہ تعالے نے روشن فرمائین اور اسی روز حضرت یوسف علیہ السلام چاہ سے باہر آئے اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو تخت خلافت حاصل ہوا اسی روز قوم یونس ؑ پر سے عذاب دور ہوا اسی روز حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت زائل ہوئی اسی روز حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا مستجاب ہوئی اور حضرت یحیی علیہ السلام تولد ہوے اسی روز حضرت موسی علیہ السلام نے ساحرون کے ساتھ مقابلہ کیا اور اُنکو مغلوب کیا قال موعدکم یوم الزینۃ روایت ہو کہ جب حضرت رسالت مآب مدینہ مین تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ یہود عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہین پس آپ نے کہا کہ اس روز روزہ رکھنے سے کیا غرض ہو اُنھون نے جواب دیا کہ اس روز حق تعالی نے فرعون کو مع لشکر غرقاب فرمایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مع لشکر نجات بخشی پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم زیادہ حقدار ہین حضرت موسیٰؑ کی سنت پر چلنے کے پس حکم دیا کہ روز عاشورہ کو روزہ رکھا جاوے اہل اسلام اس دن کی تعظیم کرتے تھے تاآنکہ حضرت حسین علیہ السلام اور جمیع اہل بیت کی شہادت اسی روز واقع ہوئی پس اہل تشیع نے اس روز کو داخل ماتم عزاداری کیا اور اس دن نوحہ و بکا مین مشغول ہوے اور بنی امیہ نے اس دن کو عید بنایا اور اہل تسنن کا اعتقاد ہی کہ اس روز جو سرمہ لگاوین تو ایک برس تک ڈھلکا کی بیماری نہوگی اور سترھوین محرم کو کعبہ ڈھانے کے واسطے اصحاب فیل آئے اور حق تعالی نے مرغ ابابیل کو بقدرت کاملہ خود ان پر غالب فرمایا ترمیہم بحجارۃٍ من سجیل فجعلہم کعصف ماکول ماہ صفر وجہ تسمیہ یہ ہی کہ معنی صفر کے خالی کے ہین چونکہ یہ مہینا حرام مہینون کے بعد ہے اور اس مہینے مین لوگون کے گھر کے گھر خالی ہو جاتے تھے

اور لڑائی کو عازم ہوتے تھے لہذا اسکا نام صفر ہوا اور بعض اوقات زمان جاہلیت مین بعضے عرب
ماہ صفر کو حرام سمجھتے تھے پس اس موسم مین ایک انہین سے کھڑا ہوکر آواز دیتا تھا کہ تمھارے
خدا تعالی نے ماہ صفر کو تمپر حرام کیا ہے پس تم بھی حرام سمجھو اور اسی بموجب حرام جانتے تھے
حالانکہ یہ لوگ کبھی کبھی کام بھی کر گذرے ہین کیونکہ عرب اہل جنگ اور صاحب عزت ہوتے ہین
جب تین مہینے برابر گوشہ نشین رہتے تھے تو نہایت سختی سے گذرتی تھی پس فراموش کرکے
تاخیر فرمایا ہے تحریم محرم کے تئین بہ نسبت صفر کے اور اسی عبارت پر اشارہ حق تعالے فرماتا ہی
انما النسیئ زیادۃ فی الکفر یضل بہ الذین کفروا یحلونہ عاما ویحرمونہ عاما جمہور کا اعتقاد ہی کہ اس
مہینے مین خانہ نشینی اولی ہی جنگ وغیرہ سے حذر چاہیے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کی ہی کہ فرمایا آپ نے من بشرنی بخروج صفر بشرتہ بالجنۃ یعنی اس شخص کو جو کہ بشارت
دیتا ہی مجھے کہ ماہ صفر گذرا تو مین اُسکو بہشت کی بشارت دیتا ہون کہتے ہین کہ اول صفر کو عید
بنی امیہ کی ہوئی ہی اور نیز حسین علیہ السلام کا سر دمشق مین لے گئے ہین کہتے ہین کہ جسوقت یزید
بن معاویہ نے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا کہا قبح اللہ ابن زیاد کنت ارضی منہ بدون ھذا
یعنی زشت کرے حق تعالی ابن زیاد کو مین راضی نہ تھا کہ اس سے یہ فعل وقوع مین آئے اور
امام علی زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہما السلام سے کہا ما امرت یا ابا عبد اللہ ھذا یعنی
مین نے یہ حکم نہین دیا ای ابا عبد اللہ۔ اور بیسوین ماہ صفر کو امام حسین علیہ السلام کے سر کو واپس
بدن مبارک کے ساتھ لایا گیا شیعہ اس دن کو رد الکریہ کہتے ہین اور بیس تاریخ کو خلیفہ مامون رشید
نے جامۂ سبز کا پہننا موقوف کردیا اور سیاہ لباس اختیار کیا جملہ ساڑھے پانچ مہینے لباس سبز پہنا ہی
چوبیسوین ماہ صفر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غار مین تشریف لے گئے ہین اور آپکی
ہمراہی مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ ماہ ربیع الاول اس مہینے کو ربیع اس نظر سے
کہتے ہین کہ لوگ اس مہینے مین جمع ہوکر امور خیرات اور طاعات مین سرگرم ہوتے ہین یہ مہینا مبارک
ہی حق تعالی نے اس ماہ مبارک مین اہل عالم پر ابواب خیر و سعادت مفتوح فرمائے ہین بسبب ولادت
با سعادت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مہینے کی دسوین تاریخ کو حضرت مدینہ مین
تشریف لائے ہین اور اس مہینے کی بارھوین کو مولود حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا
اور تیرھوین کو حسین مختار ثقفی کوفہ مین حسین علیہ السلام کا عوض لینے کو تشریف لے گئے جسکی حکایت
مشہور ہی ربیع الآخر اس مہینے کی تیسری تاریخ کو حجاج بن یوسف نے کعبہ مین آگ لگائی ہی جبکہ عبد اللہ بن زبیر

کا محاصرہ و مجادلہ کیا - جمادی الاول اس سبب سے ان دونون مہینون کو جماد کہتے ہین کہ یہ دونون مہینے زمستان اور سرما مین واقع ہوے جبکہ نام مہینون کے جاہلیت سے ان نامون کی طرف پھیرے گئے اور اسوقت پانی منجمد ہوتا تھا اس مہینے کی آٹھوین تاریخ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مولود ہوا اور پندرھوین کو جنگ جمل واقع ہوئی جمادی الآخر گذشتہ لوگون کا اعتقاد ہی کہ اس مہینے مین اکثر حادثات عجیبہ واقع ہوے جیساکہ کہتے ہین العجب کل العجب مابین جمادی و رجب یعنی عجب ہی اور تمام عجب درمیان جمادی الآخر اور رجب کے اس مہینے کی اول تاریخ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فرشتہ نازل ہوا اور چھٹی تاریخ کو خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہوئی - نوین تاریخ کو ولادت جعفر صادقؑ کی ہوئی چودھوین تاریخ کو موسیٰؑ بن جعفر کی ولادت ہوئی پندرھوین تاریخ کو عبداللہ بن زبیر نے کعبہ کو منہدم کیا اس حدیث کی بموجب جو حضرت عائشہؓ سے سُنی - کہ حضرتؐ نے فرمایا ہی کہ اگر یہ بات نہوتی کہ لوگ نو مسلم ہین تو مین کعبہ کو اس صورت پر بناتا جیسے حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ مین تھا پس عبداللہ بن زبیر نے کعبہ کو منہدم کرکے اس صورت پر بنایا جیسے کہ حضرت ابراہیمؑ کے وقت مین تھا حجاج نے پھر منہدم کرکے بنوایا اب جو صورت موجود ہی وہ حجاج کی بنائی ہوئی ہی بیسوین تاریخ کو مولود حضرت فاطمہ ہوا - ماہ رجب یہ خدا کا مہینا ہی کہتے ہین کہ وجہ رجب کہنے کی یہ ہی کہ اہل عرب نے اس مہینے کی تعظیم کی ہی اور رجب کے معنی عظیم کے ہین کہتے ہین کہ اسکو اصم کہتے ہین کیونکہ ہتھیارون کی آواز اس مہینے مین نہین سُنی جاتی اور اصم یعنے بہرا کہنے کی وجہ یہ ہی کہ اس مہینے مین گناہ کا مواخذہ نہین ہوتا ہی جیساکہ کہتے ہین کہ اس مہینے مین کریم کے کان برائی کے سننے سے بہرے ہین اور گناہ مین نہین دھرے جاتے ہین اور اس مہینے کو اصب بھی کہتے ہین اس نظر سے کہ حق تعالے رحمت اپنے بندون پر مغفرت برساتا ہی اکثر احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مہینے کی فضیلت مین صادر ہوئی ہین اور ہر ایک حدیث سے یہ امر ثابت ہی کہ اس مہینے مین پروردگار کی طاعت مین ثواب حاصل ہوتا ہی اس مہینے مین دعا مستجاب ہوتی ہی ایام جاہلیت مین جب کوئی مظلوم چاہتا کہ کسی ظالم کی دعوت کرے تو وہ ماہ رجب کے آنے تک تاخیر کرتا تھا پس دعا کرتا تھا اور وہ مستجاب ہوتی تھی اور منجملہ اسکے یہ ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ مین ایک روز عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روبرو حاضر تھا کہ ایک مرد پیر سال کور و لنگ ایک شخص کا ہاتھ تھامے ہوے آیا جب عمر رضی اللہ عنہ نے ملاحظہ کیا فرمایا کہ مین نے ایسا کریہ المنظر آدمی اسکے سوا نہین دیکھا ایک مرد جو حاضر تھا اُسنے عرض کی کہ اے امیر المومنین آپ اسکو نہین پہچانتے امیر المومنین نے

جواب دیا کہ نہین پہچانتا ہون اُسنے جواب دیا کہ یہ شخص ابن صنعا سلمی ہے جسکو عیاض نے بددعا
دی تھی پس عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ عیاض کو طلب کرو جب وہ حاضر ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ جو کچھ صنعا کے ساتھ گذرا ہی بیان کر عیاض نے کہا کہ ای امیرالمومنین یہ بات زمانۂ جاہلیت
کی ہی اسلام نے امور جاہلیت کو منسوخ کردیا اسکے بیان سے کیا فائدہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ نہین
ضرور بیان کرو اُسنے کہا کہ یا امیرالمومنین بنو الصنعا دس بھائی تھے اور مین انکا چچازاد بھائی
ہون میرے والد کی اولاد مین بجز میرے اور کوئی نہ رہا تھا اور مین اپنی قوم مین ارشد تھا۔ پس
اُنھون نے میرا زر و مال لے لیا اور مجھپر ظلم کیا پس انسے مین نے گفتگو کی اور خدا کی یاد دی اور بسبب
خویشاوندی کے بہت سی باتین کین مگر میری عاجزی نے کچھ بھی انکے دل مین اثر نہ کیا پس مین نے
ماہ رجب تک اُنکو مہلت دی جب رجب کا مہینا آیا مین نے آسمان کی جانب ہاتھ اُٹھا کر کے
عرض کیا۔ شعر ۔ لاھم ادعوک دعاجاھدا ✣ اقبل بنی صنعا الاواحد ✣ ثم اضرب الرجل
فذرہ قاعدا ✣ اعمی اذا قید اعیا القاید ✣ پس اسکے نو آدمی اسی سال مین بتدریج فوت ہوگئے
اور یہ ایک رہگیا سو اندھا لنگڑا ہوگیا جیسا کہ نظر آیا ہی اسطرح اسکے ہاتھ پکڑکے کھینچتے ہین پس کہا
عمر رضی اللہ عنہ نے سبحان اللہ یہ عجیب امر ہے اور رجب کی اول تاریخ کو حضرت نوح کشتی پر سوار
ہوے اور اسی تاریخ کو جنگ صفین واقع ہوئی اور ستائیسوین رجب کی شب کو حضرت
رسالتمآب کی معراج ہوئی ستائیس کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ ماہ
شعبان۔ اسکے تسمیہ کی وجہ یہ ہی کہ اس مہینے مین قبائل منشعب ہوتے ہین یعنی جمع ہوتے ہین
اس مہینے کو شہر نبی اللہ بھی کہتے ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہی۔ شعبان شھری لیلۃ النصف
لیلۃ الصک یعنی شعبان ہمارا مہینا ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے ان اللہ یغفر الذنوب لیلۃ النصف من الشعبان
لجمیع خلقہ الا المشرک او مشاحن لاخیہ معنی یہ ہین کہ خداوند تعالے بخشتا ہی گناہ اپنے تمام بندون کے
شعبان کی پندرھوین شب مین مگر کافر مشرک یا جو شخص اپنے بھائی کا دشمن ہے اُسکا نہین بخشتا ہی
بعضے کا یہ قول ہی کہ لیلۃ النصف یعنی نصف شعبان کی رات مبارک ہی کہ فِیهَا یُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ
اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی۔ ان اللہ
یغفر لیلۃ النصف من شعبان اکثر من عدد شعر غنم کلب یعنی تحقیق ہے کہ بخشتا ہی حق تعالے بیچ شب
ماہ شعبان کو اپنے بندون کے گناہ کو بنی کلب کی بکریون کے بالون سے زیادہ اور اُس

سبب سے رسول اللہ نے تخصیص فرمائی ہو غنم کلب کو کہ اس زمانہ میں نبی کلب کی گو سفند بہ نسبت
دیگر قوم کے کثرت سے تھین شعبان کی تیسری تاریخ کو حسینؓ بن علیؑ کا تولد ہوا پانچوین تاریخ کو
مولد حسنؓ بن علیؑ ہوا اور چودھوین شعبان کو قبلہ مقام کعبہ مقرر ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی فَوَلِّ
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ماہ رمضان اس سبب سے اسکو رمضان کہتے ہین کہ بوقت انتقال ایام
حیئنون کے اس ماہ مین گرمی کی نہایت شدت تھی بعضون نے اسکی وجہ یون لکھی ہے کہ اس
مہینے مین گناہ سوختہ ہوتے ہین یعنے محو ہوجاتے ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
ہو کہ آپ نے فرمایا رمضان شہر امتی یعنے رمضان ہماری امت کا مہینا ہو یعنے اس مہینے مین اُنکے
گناہ معاف ہوتے ہین اور ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے راوی ہین کہ انزلت صحف ابراھیم علیہ السلام فی ثلث لیال مضین من شھر رمضان
وانزلت زبور داؤدؑ فی ثمانیۃ عشر لیلۃ مضت من شھر رمضان وانزل انجیل عیسیٰؑ فی ثلث
عشر لیلۃ مضت من شھر رمضان وانزل القراٰن علی محمدؐ فی اربع عشرین من شھر رمضان یعنے نازل
ہوا صحیفہ واسطے ابراہیم علیہ السلام کے تیسری رمضان کی شب اور اٹھارھوین رمضان کو زبور
حضرت داؤد علیہ السلام پر اور تیرھوین رمضان کو انجیل حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام پر اور چوبیسوین رمضان
کی شب کو فرقان مجید حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پر نازل ہوا انس بن مالکؓ نے لکھا ہو کہ فرمایا رسول اللہ
صلعم نے اذا کان اول لیلۃ من رمضان نادی الجلیل جلت عظمتہ رضوان الجنۃ فیقول لبیک وسعدیک فیقول
افتح ابواب جنتی وزینھا للصائمین من امۃ محمدؐ لا تغلقھا حتی ینقضی شھرھم ثم ینادی یا مالک وھو خازن النار
فیقول لبیک وسعدیک فیقول اغلق ابواب جھنم عن الصائمین من امۃ محمد لا تفتحھا حتی ینقضی شھرھم ثم ینادی
یا جبرئیل فیقول لبیک وسعدیک فیقول انزل الارض وصفد علی المردۃ عن امۃ محمد لئلا یفسدوا علیھم
صومھم وافطارھم واللہ عز وجل فی کل یوم من ایام رمضان عند طلوع الشمس وعند
الافطار عتقاء یعتقھم من النار عبید او اماء انسؓ بن مالک نے رسول اللہ
صلعم سے روایت کی کہ اول شب رمضان کو اللہ تعالےٰ رضوان کو ندا دیتا ہو کہ یہ بہشت کا خزانچی ہو کہ
دروازہ بہشت کھول کر زینت وزیبائش بہشت کی کر واسطے روزہ داران امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور جبتک ماہ رمضان آخر نہو دروازہ بہشت کا بند نہ کر اور مالک دوزخ کو پکار کر فرماتا ہے
کہ روزہ داران محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دروازہ دوزخ کا مسدود کر اور جبتک ماہ رمضان
ہو ہرگز دروازہ دوزخ مفتوح نہ کر بعد ازان جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد کرتا ہے کہ سر زمین

بر جاکر امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیاطین جن وانس کی گردن مین طوق وزنجیر ڈال تاکہ
اُنکے روزہ مین فساد نہ کرین اور اُنکے افطار مین خرابی نہ لادین اور واسطے حق تعالے کے ماہ رمضان
کے ہر روز قبل طلوع آفتاب اور نیز وقت افطار کے آزاد ہین کہ آتش دوزخ سے آزاد کرتا ہی

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ان الجنۃ تشجد وتزین من المحول
الی الحول لدخول شہر رمضان فاذا کانت اول لیلۃ من شہر رمضان ہبت ریح من تحت العرش یقال
لہا المبشرۃ فیصفق اوراق الجنۃ وحلق المصاریع یسمع لذلک طنین لم یسمع السامعون اطیب منہ
تبرز الحور العین حتی یقفن بین شرف الجنۃ ویقلن یا رضوان ما ہذہ اللیل فیجیبہن بالتلبیۃ ثم
یقول خیرات حسان ہذہ اول لیلۃ من شہر رمضان فتحت فیہا ابواب الجنۃ ویقول اللہ تعالیٰ
یا رضوان افتح ابواب الجنان ویا مالک اغلق ابواب النار عن الصائمین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وللہ تعالیٰ عند فطر کل لیلۃ سبعون الف الف عتیق من النار فاذا کان آخر یوم من
شہر رمضان اعتق اللہ تعالیٰ فی ذلک الیوم بعدد کل عتیق وفیہ لیلۃ القدر

یعنی عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک سال سے دوسرے برس تک کل بہشت مزین ہوتی ہی بنابر داخل ہونے ماہ رمضان کے
پس اول شب رمضان مین عرش الٰہی کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہی جسکا نام مبشرہ ہی اس ہوا
سے درختان بہشت کے پتے اور دریچہ ہاے قصور بہشت کے حلقے کھڑکھڑاتے ہین اور انمین سے
نہایت عمدہ دلکش آوازین سنی جاتی ہین تاآنکہ درمیان شرفہاے بہشت کے حور العین استادہ
ہوکر رضوان سے کہتی ہین کہ آج کی شب مین کیا کیفیت ہی وہ جواب دیتا ہی اور کہتا ہی لبیک اور
پھر کہتا ہی کہ ای مجمع نکوئی آج کی شب ماہ رمضان کی اول شب ہی اور حق تعالی نے درہاے
بہشت مفتوح فرمائے ہین اور حق تعالے ندا دیتا ہی کہ ای رضوان بہشت کے دروازے کھول
اور اے مالک دوزخ دروازۂ دوزخ کے مسدود کر حق تعالے ہر ایک افطار مین شب ہاے
رمضان سے ستر ستر لاکھ بندۂ مسلم آزاد فرماتا ہے آتش دوزخ سے اور آخر ماہ رمضان کی شب
کو اسقدر بندہ آزاد فرماتا ہی کہ جسقدر تعداد تمام مہینے کے آزادون کی ہوتی ہے اور رمضان مین شب قدر
بھی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ جو کچھ خیر وشر روزی اور عمر وغیرہ کے باب مین سال بھر
مین ہوتا ہی وہ شب قدر کو لکھا جاتا ہی یہ شب مبارک ہی کہ فیہا یفرق کل امر حکیم بعضے علما کی تفسیر
مین ہی۔ عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اریت لیلۃ القدر ثم انسیتہا وھو فی

العشر الاخیر فی الوتر من لیالیها هی طلقة بلجة لاحارة ولا باردة یعنی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے
جابرؓ نے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ دیکھا مین نے شب قدر کو اور بھول گیا مین یہ شب قدر
رمضان کی آخر دس روز مین سے طاق راتون مین واقع ہی یہ شب لطیف معتدل نہ گرم ہی نہ سرد
ابن مسعود نے حضرت رسولؐ برحق سے روایت کی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اطلبوا لیلة سبع عشرة
من رمضان ولیلة احدی وعشرین وثلث عشرین وسکت - یعنی طلب کرو شب قدر کو ماہ رمضان کی
سترھوین اور اکیسوین اور تیئیسوین مین بعدہ پیغمبر صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے سکوت اختیار فرمایا
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ستائیسوین رمضان کو شب قدر ہی اور کہا کہ اُس رات
کی صبح کو آفتاب طشت کی صورت پر طلوع کرتا ہی اُس روز شعاع نہین ہوتی تیسری تاریخ کو مامون
نے جامہ سبز پہنا - اور اُنیسوین کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح فرمایا اور چوبیسوین کو عباسیہ
کی دعوت کا ظہور ہوا خراسان مین اور ستائیسوین کی شب شب قدر ہی برائے امام ابو حنیفہؒ
سورۂ قدر کے حروف کی شمار ستائیس ہی - اسی روز جنگ بدر ہوئی اور سید المرسلین صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی اعانت کیواسطے فرشتے نازل ہوے **ماہ شوال** وجہ تسمیہ یہ ہی کہ جسوقت مہینے عربی بنائے
گئے تو یہ مہینا ایسے وقت پڑا کہ اونٹ اسوقت مست تھے اور نر و مادہ جفتی کرتے تھے اور بروقت جماع
کے شتر اپنی دُم کو شولان یعنی چاٹتا ہی - غرۂ ماہ شوال کی شب عید ہی چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین حضرتؐ نے فرمایا - ان الله تعالیٰ امر جبرئیل لیلة الفطر
فاهبط الی الارض مع الملائکة فیصلون علی کل قائم وقاعد ومصل وذاکر ویؤمنون علی دعائهم حتی یطلع الفجر
ونادی جبرئیل الرحیل فیقولون یا جبرئیل ما صنع الله تعالیٰ بالمؤمنین فیقول ان الله تبارك وتعالیٰ نظر
الیهم فی هذه اللیلة فعفا عنهم وغفر لهم فاذا کانت غداة الفطر بعث الله تعالیٰ الملائکة فیقفون علی افواه
الطریق فیقولون اخرجوا یا امة محمدؐ الی رب الکریم ویعطی الجزیل ویغفر العظیم فاذا برزوا الی مصلاهم
یقول الله تبارك وتعالیٰ یا عبادی سلونی فوعزتی وجلالی لا یسألنی احد منکم شیئاً الا اعطیته له الاخرة ودنیاه
یعنی اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہی جبرئیلؑ کو فطر کی شب کہ مع فرشتون کے زمین پر جاؤ پس وہ زمین پر آکر امت محمدؐ
پر درود بھیجتے ہین اور تمام شب ہر ایک مومن جو نماز با طاعت پڑھتا ہی اُسکی موافقت فجر تک کرتے ہین
اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ندا کرتے ہین کہ الرحیل الرحیل پس ملائکہ کہتے ہین کہ ای جبرئیل حق تعالیٰ
نے مومنون کے ساتھ کیا کیا جبرئیل علیہ السلام کہتے ہین کہ آج کی رات مین حق تعالیٰ جلت عظمتہ نے
ان لوگون پر مرحمت کی نگاہ فرمائی اور اُنکی بخشایش کی اور اُسکی صبح یعنے عید الفطر کو گروہ ملائکہ نازل

ہوکر کہتا ہی کہ اے امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلو تم تاکہ پروردگار تمھاری آمرزش کرے پس جب وہ لوگ بعزم نماز برآمد ہوتے ہین تو انکی نمازگاہ پر اللہ تعالے فرماتا ہی کہ ای میرے بندو آج اپنی خواہش کی مجھ سے استدعا کرو قسم اپنے عزت وجلال کی کہ تمھاری خواہشین دنیوی ہون یا آخرت کی فوراً عطا کرونگا اور وعدۂ رحمت اس نظر سے ہی کہ حق تعالے اُس روز رحمت فرماتا ہی اپنے بندون پر اور اسی سبب سے اس دن کا نام روز رحمت ہی اسی روز اللہ تعالے نے وحی پہونچانے کی خدمت حضرت جبرئیل علیہ السلام کو عطا فرمائی اور اسی روز نحل یعنی شہد کی مکھی کو خدا تعالی نے الہام کیا۔ ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر یعنے یہ کہ وہ پہاڑون و درختون مین اپنا گھر بنائے۔ شوال کی چوتھی تاریخ کو حضرت رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوم نصاری نجران کے ساتھ مباہلہ کیا بیسوین شوال کو حضرت یونس علیہ السلام ماہی کے شکم کین داخل ہوے اور پچیسوین شوال سے آخر تک یہ مہینا ناقص اور منحوس ہے انھین دنون مین حق تعالی نے قوم عاد کو ہلاک فرمایا اور سخت آندھیان ظاہر کین جنکی صلابت سے اُس روز اُس قوم کی صورت مرگی والون کی سی ہوگئی تھی۔ ماہ ذیقعدہ اس مہینے کو ذیقعدہ بدینوجہ کہتے ہین کہ عرب اس مہینے مین جنگ نہین کرتے تھے اور خانہ نشین ہوتے تھے کیونکہ یہ مہینا اول ماہ حرام ہی کہ باہم متصل ہین اول تاریخ ذیقعدہ کو حق تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی ملاقات کے واسطے وعدہ فرمایا پس پہلی تاریخ پہلا روز چلہ کا ہی قولہ تعالے وواعدنا موسیٰ ثلثین لیلة واتممنا ھا بعشر اور چوتھی تاریخ کو اصحاب کہف غار مین گئے اور تین سو نو سال غار مین سوتے رہے اور پانچوین کو ابراہیم اور حضرت اسمعیل صلوات اللہ علیہما نے بنائے کعبہ کی ابتدا کی ساتوین کو حضرت کلیم اللہ صلوٰة اللہ علیہ کے واسطے دریا خشک ہوا چودھوین کو حضرت یونس علیہ السلام شکم ماہی سے برآمد ہوئے اُنیسوین کو حق تعالے نے حضرت یونس علیہ السلام کے حق مین درخت کدو کا اُگایا اسواسطے کہ شکم ماہی مین انکا گوشت پختہ ہوگیا تھا اور اُسپر مکھیان بیٹھتی تھین اُس سے اُنکو تکلیف ہوتی تھی اور درخت کدو پر مگس نہین بیٹھتی ہے۔ ماہ ذی الحجہ اس سبب سے کہتے ہین کہ عرب جاہلیت کے ایام مین بھی اس مہینے مین حج کے اعمال کرتے تھے پہلی تاریخ اس ماہ کی اول ایام معلومات ہی اور حق تعالے کے نزدیک نہایت عزیز ہین اُسکی دوسری تاریخ مین جناب امیرؑ اور حضرت فاطمہ زہراؑ علیہما الصلوٰة والسلام کا نکاح ہوا آٹھوین کو اس مہینے کی روز ترویہ کہتے ہین اس نظر سے کہ سقایۂ حاج مسجد الحرام مین پانی بھرا کرتے تھے ایام جاہلیت اور ایام اسلام مین قیام قیامت تک اُس پانی سے

جملہ حاج سیراب ہوتے ہین نوین تاریخ عرفہ ہی اس نظر سے کہ لوگ باہم تعارف بہم پہونچاتے ہین واقعہ عرفات مین یعنے اس روز ہمارگر کو پہچانتے ہین اور نیز یہ بھی روایت ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسی روز حضرت خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ کو حج کے مناسک تعلیم فرمائے دسوین اس مہینے کی روز نحر یعنے عید الضحی کا دن ہی اور اُسی روز کبش حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا فدیہ ہوا بعد نحر کے تین دن کو ایام تشریق کہتے ہین بدینوجہ کہ گوشت قربانی کا آفتاب مین خشک ہوتا ہی اس تین دن مین اور نیز اٹھارھوین کو غدیر خم ہوا ہی اور تیئیسوین کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خاتم مبارک اپنی کو حالت رکوع مین تصدق فرمایا ہی چھبیسوین کو حضرت داؤد صلوات اللہ علیہ پر استغفار نازل ہوا

خاتمہ۔ ان مہینون کے اوائل دریافت کرنے کے واسطے ایک دائرہ بنایا ہی جس سے نہایت آسانی ہوتی ہے۔ اسکا قاعدہ یون ہی کہ جسوقت ارادہ کرے اسوقت سنہ لکھکر انمین سے سنہ ہجریہ کے خارج کرے جو باقی رہے اسپر چار زیادہ کرے اور آٹھ آٹھ طرح کرے اور آخر اس مہینے سے چار چار کرتے ہوے شمار کرے پس جسدن کو اعداد مہینے ہو جاوین اسی روز غرہ ہی اگر بعد طرح کے آٹھ باقی رہین تو اُسکو چھوڑ دے جو آخر کے عدد رہین وہی اول ماہ ہی دائرہ یہ ہے جو لکھا جاتا ہی۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جسوقت تمپر اول ماہ رمضان کا دریافت کرنا مشکل ہو پس تمکو لازم ہے کہ سال گذشتہ مین جس روز سے شروع روزہ رکھا گیا تھا اسکی پانچوین کو سمجھنا چاہیے کہ سال حال کا غرہ ہی یعنے اہل حساب نے اسی قاعدہ کا امتحان کیا تھا جو کہ پچاس سال تک صحیح آیا اور کوئی خطا واقع ہوئی ترتیب اسکی یہ ہے۔

فصل ماہ ہاے رومی کے بیان مین۔ یہ مہینے تعداد مین مختلف ہین کیونکہ یونانی حکما نے یہ بات

جاہی ہی کہ انکے مہینے حرکت آفتاب کے برابر رہین اور حالانکہ سال مین حرکت آفتاب کی مختلف ہی پس انھین وجوہ سے بعض مہینا تیس[٣٠] کا اور بعض اکتیس[٣١] کا اور بعض اٹھائیس[٢٨] دن کا ہوتا ہی پس ہر مہینے کو جو استحقاق رکھتا تھا دیا ہی اور مجموعہ تین سو ساٹھ یوم مین علاوہ اسکے آخر سال مین پانچ روز اور ملاتے ہین اور ترتیب مہینون کی یون رکھی ہے۔ تشرین الاول۔ تشرین الآخر۔ کانون الاول کانون الآخر شباط آزار نیسان ایار حزیران تموز آب ایلول ایک عرب کے شاعر نے بارھون مہینون کے نام دو بیت مین فراہم کیے ہین ؎ تشرین الثانی وایلول ونیسان * ثلثون ثلثون سواء وحزیران + وشباط خص بالنقص وذاک النقص یومان + وباقیھا ثلثون ویوم واحد کان + معنی یہ ہین کہ تشرین الثانی اور ایلول ونیسان وحزیران یہ مہینے تیس دن کے ہین اور شباط اٹھائیس یوم اور باقی اکتیس یوم کے ہین۔ تشرین الاول اکتیس دن کا ہی اسکی اول تاریخ کو تحریک صبا ہی تیسرے دن زیارت دیر الثعالب کی ہوتی ہے اور چوتھے مین اصحاب کہف کی زیارت ہی اور پانچوین مین عید کنیسہ القمامہ کی ہوتی ہی اور وہ کنیسہ بیت المقدس مین ہی نصاری کہتے ہین کہ آسمان سے آگ آکر اس کنیسہ کی شمع روشن کرتی ہی۔ ساتوین تاریخ عید تاریک ہی نوین مین حضرت خلیل اللہ کے مشہد کی زیارت ہی۔ دسوین مین خلیل اللہ اپنے فرزند کو ذبح کرنے کو واسطے لائے ہین۔ تیرھوین[١٣] تاریخ دریا مین جوش ہوا کرتا ہی۔ پندرھوین کو سردی کا غلبہ ہوتا ہی اور آندھی اس کثرت سے آتی ہی کہ درخت جڑ سے اکھڑ جاتے ہین اور اس روز اگر لکڑی درخت سے تراشین تو اسکو کوئی آفت نہ پہونچیگی۔ اٹھارھوین مین دریاے نیل کم ہوجاتا ہی اکیسوین کو خلق اللہ دریاے نیل کے کنارے گشتکاری کرتی ہی چوبیسوین[٢٤] کو ہوا سرد ہو اور کھاتے اس روز دوا کھانا منع کیا ہی پچیسوین[٢٥] کو لوگ گھرون مین آتے ہین سردی کی وجہ سے چھبیسوین کو یحیی بن زکریا کا سر قبر مین رکھا گیا ہی تیسوین[٣٠] کو پرندہ سردی کی وجہ سے ملک گرم سیر مین جاتے ہین اور چیونٹی کے مانند زمین مین ساکن ہوتے ہین

تشرین الثانی تیس دن کا ہی اول روز باد جنوبی کا زور ہوتا ہی دوسرے دن اول وقت باران ہی پانچوین مین گزندے اپنے سوراخون مین چھپتے ہین اور ساتوین مین زیتون شام مین پکتے ہین اور ابر کثرت سے نمود ہوتا ہی اور دریا اضطراب مین آتا ہے موجین بڑھتی ہین کشتیون کی آمد و رفت قطع ہوتی ہی آٹھوین کو بھی جوشش دریا ہوتی ہی نوین کو اول مد آتا ہی تیرھوین کو دریاے فارس کے اضطراب کی ابتدا ہی اگر اس روز کسی درخت کو تراشین تو اسمین کرم نہ لگینگے سترھوین ابتداے صوم نصاری کی ہی نصاری کے نزدیک اور یہ چالیس دن تک رہتا ہی بیسوین مین جو حیوانات کہ ستوران نہین

رکھتے ہین سردی کی وجہ سے مرجاتے ہین بائیسوین کی شب کو سرد پانی نوش کرنا بعد خواب کے
ممنوع ہی تئیسوین کو مصر مین زیتون چنا جاتا ہی اٹھائیسوین کو نہایت سختی سے موج دریا مین ہوتی ہی
کانون الاول اکتیس[۳۱] یوم کا ہی پہلے دن دمشق مین بازار توامان لگائی جاتی ہی اور قصب لگا
ہوتے ہین اور گیارھوین کو وار دن کی بازار قائم ہوتی ہی چودھوین کو اول اربعینیات ہی سترھوین میں
گوشت گاو اور ترنج کا کھانا اور بعد از خواب کے پانی پینا اور حجامت اور نورہ کرنا منع ہے اور
اس دن کو میلاد اکبر کہتے ہین اسکے معنی انقلاب زمستان کے ہین کہتے ہین کہ اس روز مین
نور حد نقصان سے باہر آتا ہی اور حد زیادتی پر تجاوز کرتا ہی اور انس جو آدمی ہی نشو و نما مین آتا ہی
اور جن ضعف و فنا کی طرف رخ کرتے ہین انیسوین[۱۹] کو رات کی درازی اور دن کی کوتاہی ہوتی ہی
اکیسوین مین دانیال پیغمبر کی زیارت ہی تئیسوین مین زیادتی دریاے نیل کی ہوتی ہی اور شبنم اور برگ
درختان گرنا شروع ہوتا ہی اور پچیسوین کو حضرت عیسی بن مریم کا مولد ہی اور چھبیسوین[۲۶] کو حضرت یعقوب اور
حضرت داؤد کی زیارت ہوتی ہی انتیسوین کو خواب کے بعد پانی پینے کی ممانعت ہی کیونکہ اس زمانہ مین
جن پانی مین تھوکتے ہین بس جو شخص اسکو پیتا ہی اسپر الٰہی غالب ہوتی ہی اور یہ بات لوگون کے
ڈرانے کو کہتے ہین تاکہ آدمی بچین کیونکہ اسوقت برودت اور رطوبت آب کو متغیر کرتی ہی اور سرد پانی
کا پینا حرارت غریزی کو نقصان پہونچاتا ہی۔ کانون الثانی اکتیس[۳۱] دن کا ہوتا ہی اسکی اول تاریخ مین
بارش کی امید ہوتی ہی اس روز ملت نصرانی ظاہر ہوئی شام کے ملک مین اور اسکی رات کو آگ روشن
کرتے ہین شام کے ملک مین اور دیگر بلاد نصاری خصوص انطاکیہ مین جو کہ دار الملک ملت نصرانیہ کا
ہی دوسرے روز لکڑی کے تراشنے کا وقت ہی جو کہ خشک ہو۔ چھٹوین دن قربانی ہی کہتے ہین کہ اس
تاریخ مین ایک گھڑی ایسی ہی کہ جسمین آب شور شیرین ہو جاتا ہی دسوین کو روزہ غداری ہی سترھوین
کو بلاد فارس مین موسم سرما کم ہو جاتا ہی بائیسوین کو آخر اربعینیات ہی چوبیسوین کو نینوی کا روزہ ہی
اس روز زمین سے سبزہ کا آغاز ہوتا ہی اور طیور خوشحال ہو کر گرم پرواز ہوتے ہین پچیسوین کو پنبہ
اور خربزہ کاشت کیا جاتا ہی اور اقلیم دوم مین درخت لگانے کی ابتدا ہوتی ہی اور مصر مین انگور
بوئے جاتے ہین اور نیز شتر نر کو مادہ پر چھوڑتے ہین شباط اٹھائیس یوم کا ہوتا ہی اسکی ساتوین کو
جمرہ اولی گرتا ہی تیرھوین کو درختون کی جڑ سے نداوت شاخون کی طرف کھنچتی ہے چودھوین کو اوسط جمرہ
بھی گر جاتا ہی پندرھوین کو سبزی خیار و خربزہ کے اقسام بوئے جاتے ہین اور وحشی جانورون کا توالد
و تناسل ہوتا ہی اور طیور آواز دیتے ہین اور پرستو ظاہر ہوتا ہی بکریان بچہ دیتی ہین گلاب کی اور نرگس

کھلتے

دیامین کی تحشند بری ہوتی ہی درخت انگور کے سرسبز ہوتے ہین اور چراگاہ مین علف کی کثرت ہوتی ہی سولھوین کو مختلف ہوائین آفاق مین ظاہر ہوتی ہین اور ایام رطب مین بارش ہوتی ہے اور سرزمین شام مین کمات پیدا ہوتی ہی بیسوین کو مکھی اور مچھرون کی حرکت شروع ہو جاتی ہی اکیسوین کو جمرہ سوم کا سقوط ہی اس سقوط جمرات کے یہ معنی ہین کہ پرانے زمانے مین آتش پرست تھے وہ لوگ ایام سرما مین تین خیمہ تیار کرتے تھے چنانچہ بعض اُن خیمون مین سے بعض دیگر پر محیط ہوتے تھے اُن خیمون مین اول درجہ مین شتر و گاو و اسپ اور دوسرے درجہ مین گوسفند اور تیسرے گھر مین خود رہتے تھے اور کوئلے و آگ ہر مکان مین روشن رکھتے اور انگیٹھیان ہر وقت موجود رہتین پس ساتوین کو بڑے جانورون کو جنگل کی ہوا دکھلاتے تھے اور جانوران کوچک کو اُنکی جگہ لاتے تھے اور خود چھوٹے جانورون کی جگہ پر جاتے تھے پس اسوقت ایک جمرہ گذر گیا پھر بعد ہفتہ کے گوسفند کو بھی صحرا مین نکال دیتے اور خود انکی جگہ رہتے تھے پس جمرہ دوسرا ساقط ہوتا پس جسوقت دوسرا ہفتہ گذرا تو خود صحرا مین چلے جاتے اور آگ روشن کرنا ترک کر دیتے کیونکہ ہوا اب مناسب چلنے لگتی ہی اور یہ تینون جمرہ ساقط ہو جاتے ہین - اکیسوین کو اعتدال ہوا اور گرم ہوتا ہی شکم زمین کا اور ہوا سے شہوت انگیز اُٹھتی ہی اور درخت انگور لگائے جاتے ہین چھبیسوین کو ایام العجوز ہی اور سات روز تک رہتے ہین منجملہ اُنکے تین روز شباط کے اور چار روز آزار مہینے کے ہین شباط کے اٹھائیس روز ہین اور ہر روز عجوز کا ایک نام ہی نام انکے یہ ہین - صِنّ - صِنَبر - وَبر - آمِر - مؤتمر - معلل - مطفئ الجمر کہتے ہین کہ ان ایام کو ایام العجوز اسوجہ سے بولتے ہین کہ خدایتعالی نے ان ایام مین قوم عاد کو ہلاک کیا منجملہ اُنکے ایک بوڑھیا باقی رہگئی تھی وہ ہر سال ان ایام مین اُن پہ نوحہ کیا کرتی تھی پس عجوز کے چند روز ہین کہ سردی سے خالی نہین ہین اور طوفانی اور تند اور برودت انگیز ہوائین اُڑا کرتی ہین بعض کا اعتقاد ہی کہ یہ سردی اور طوفان اور تندی ہوا کی امور طبعی سے ہین جسوقت ایام عجوز کہتے ہین تو لازم ہوتا ہی کہ عالم مین کثرت سرما اور طوفان حادث ہو نہ یہ کہ بعض ایام عجوز مین ہو اور بعض مین نہو کیونکہ آخر زمستان مین سخت سردی ہوتی ہی جس طرح کہ آخر گرما مین گرما زیادہ ہوتا ہی اور آخر فصل مین برودت و گرما کے زیادہ ہو جانے کی وجہ یہ ہی کہ جیسے جسوقت رطوبت چراغ سے خالی ہوتی ہی اُسوقت اُسکی روشنائی سخت ہو جاتی ہی ایسے ہی موسم کا بھی حال ہی - آذار اکتیس دن کا ہی اول روز مین آذار کے ٹیری اور مکھیان نکلتی ہین اور چوتھا روز آذار کا ایام عجوز مین سے آخر دن ہی ساتوین کو بادلہاے عواصف کی کثرت ہوتی ہی بارھوین کو حجامت و فصد کرتے ہین تیرھوین کو گرمی

اور پرستو ظاہر ہوتے ہین سولھوین کو چشمہاے مار روشن ہوتی ہین کیونکہ موسم سرما مین سانپ
زیر زمین جاگزین ہوتے ہین اُنکی آنکھین اسی وجہ سے تیرہ و تاریک ہو جاتی ہین اٹھارھوین کو روز و
شب معتدل ہو جاتے ہین اور یہ روز بہار عجم کا اول روز ہے اور آب دریا منجمد ہو جاتا ہی بدینوجہ
کہ آفتاب اجزاے لطیف کو کھینچ لیتا ہی پس جسوقت اسکے اجزاے لطیف علٰحدہ ہوے تو غلیظ
ہو جاتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ جو شخص عقیم ہو جب وہ اس دن کی رات کو سہا کو دیکھے اور اپنی
بی بی سے مقاربت کرے البتہ بی بی اُسکی حاملہ ہو جاویگی اور اسی رات کو بادہاے شہوت انگیز
کا زور ہوتا ہی جسکی وجہ سے مردون کو عورت کی خواہش اور رغبت ہوتی ہے اسی روز گیہون مین
بالی پیدا ہوتی ہے اور تمام درخت سر سبز ہوتے ہین اور درخت کو کنار اور انگور کی کشتکاری
ہوتی ہی اور بادام اور زردآلو کے درخت مین پوست پیدا ہوتا ہی گھڑیال کا خوف نیل مصر مین ہوتا ہی
پچیسوین کو دریا مین جوش آتا ہے اور اس روز عید نصارے ہی مراد اس روز سے ہے کہ
حضرت مریم علیہا السلام کو عیسے علیہ السلام کے حمل کی بشارت ملی تھی نیسان یہ مہینا تیس
یوم کا ہوتا ہی اسکے اول روز مین بارش کی امید رہا کرتی ہی اور چھارو زسعا مین کا ہے
چودھوین کو نصاری کی عید الفطر ہے اور اٹھارھوین کو لوہا ہاتھ مین لینا اچھا ہی بیسوین کو ہوا تری
کا زور ہوتا ہی طیور بیضہ سے بچے نکالتے ہین اکیسوین کو واقع شہر فلسطین مین ایک مشہور بازار
اکٹھی ہوا کرتی ہے اور عام ہجوم ہوا کرتا ہی بائیسوین کو بادہاے جنوبی چلتی ہین اور جنگل تازہ ہوتا ہی
اور طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہی۔ تیئیسوین کو حضرت ایوب علیہ السلام کے مزار کی زیارت
ہوا کرتی ہی۔ ستائیسوین کو فرات کی مدت طغیانی کا انجام ہی۔ اٹھائیسوین کو خون متحرک ہوتا ہے
اور درختون پر میوے منعقد ہوتے ہین اور بادام نیا پیدا ہوتا ہی۔
ایار اکتیس ۳۱ دن کا ہوتا ہی اسکا اول روز ارمیا پیغمبر علیہ السلام کی زیارت کا ہی دوسری تاریخ کو
عید دیر الثعالب ہوتی ہی۔ چھٹوین کو حضرت ایوب علیہ السلام کی زیارت ہی ساتوین کو عید صلیب
ہی نوین تاریخ حضرت شعیب علیہ السلام کے مزار کی زیارت ہوتی ہے۔ گیارھوین کو اول بوارح ہے
پندرھوین کو عید الورد ہی جو نئی نکالی گئی ہے۔ سولھوین مین نسیم صبا چلتی ہے اور دریا کے سفر کرنے
کو عمدہ ہی اور اسی تاریخ زیارت حضرت زکریا علیہ السلام کی بھی ہوتی ہے۔ تیئیسوین کو زیارت حضرت
شمعون پیغمبر علیہ السلام کی ہے اور اظہار کرامات کا اُنسے ہوا ہی۔ چوبیسوین کو طاعون یعنے وبا دور
ہوتی ہے اور دہقین اپنی زراعت کو کاٹتے ہین اور لون چلتی ہے انگور سیاہ ہوتا ہی دریا کے

نیل مصر کی طغیانی ہوتی ہے اور سفر دریا کے واسطے مبارک ہی پچیسوین کو عید گل سنبل کی ہے
یہ سنبل دوسری قسم کا پھول ہے۔ اُنتیسوین کو سبت قیامت یعنی شنبہ قیامت ہی اور اکتیسوین
کو سکنجبین کا روزہ ہی۔ حزیران تیس ۳۰ یوم کا ہے اول روز مین زیارت حضرت حزقیل پیغمبر علیہ السلام
کی ہی۔ چوتھی کو جمعہ ذہب ہی۔ گیارھوین کو نوروز خلفاے بغداد کا ہی۔ سولھوین کو دریاے نیل
سے پانی اطراف اور جوانب مین جاری ہوتا ہی۔ اٹھارھوین کو دن کی ترقی اور رات کی کوتاہی ہوتی
ہی اسکو انقلاب صیفی کہتے ہین۔ بائیسوین کو خربزہ انجیر انگور پیدا ہوتا ہی اور گرمی سخت ترقی پر
ہوتی ہی اور کاٹنا زراعت کا شروع ہوجاتا ہی۔ پچیسوین کو حضرت یحییٰ بن زکریا کا مولد ہی اسی روز
لون چلتی ہے اور اکا دن روز یہ شدت رہتی ہے کہ دریاے جیحون کو طغیانی مین لاتی ہے
اٹھائیسوین کو آخر یوم بوارح کا ہی انتیسوین کو اصحاب تجربہ امتحان لیتے ہین کہ اگر ان دنون شبنم زیادہ
گرے تو سمجھ لیتے ہین کہ دریاے نیل کی طغیانی ہوگی اور اگر کم گرے تو کہتے ہین کہ طغیانی نہوگی
تموز اکتیس ۳۱ یوم کا ہوتا ہے اسکی پانچوین مین شعرے کا طلوع ہوتا ہی اہل زراعت جب
جانتے ہین کہ وقت طلوع شعری کا آگیا تو ایک ہفتہ پہلے ایک لوح لیکر سات شب تک
اوپر اُسکے اقسام غلہ مانند گندم جو ماش اور برنج وغیرہ کے بوتے ہین پس جو شب کہ شعری
کے طلوع کی ہی اس سب کو لوح بلندی پر رکھتے ہین اور صبح کو اس لوح کو دیکھتے ہین جو غلہ اسمین سے
سر سبز ہوا تو سمجھتے ہین کہ اسکی کشتکاری مین فائدہ ہے اور جو زرد رہگیا اسکی کشتکاری سود مند
نہین خیال کرتے اور ایام جاہلیت مین آتش پرست ایسا ہی کیا کرتے تھے ساتوین کو ٹڈی کی
موت آتی ہے۔ دسوین کو بصرہ کی بازار قائم ہوتی ہے اٹھارھوین کو اول یوم باحور ہے باحور نام
کئی دن ہین یہ وہ سات دن ہین کہ جنکے دن سال کے حکم مین حکم بحران کا رکھتے ہین یعنی
ہر ایک مہینہ کا خریف اور شتا سے قیاس کرتے ہین یعنے جو حال اُس روز کا ہوتا ہی وہی حال
خریف اور شتا کا۔ اس مہینے مین جو اُسکے مقابل ہوتا ہی مثلاً اس مہینے کا اول کے مانند
اول اور آخر کے مانند آخر ہی۔ چوبیسوین کو سخت لون اور گرمی کی تیزی ہوتی ہی اگر وبا ہو دور ہوجاتی ہی
اور درد چشم پیدا ہوتا ہی اور زمستانی خربزہ اور جوار اور گاجر بویا جاتا ہی پچیسوین کو بوجہ شدت
حرارت کے جماع کرنا منع ہی۔ ستائیسوین کو خوشہ خرما کو چنتے اور انگور توڑتے ہین اور دریا کا جوش
ہوتا ہی اور نیشکر کاٹتے ہین میوہ پختہ ہوجاتا ہی۔ تیسوین کو عید کنیسۂ مریم علیہا السلام کی ہی آب
اکتیس دن کا ہی اول روز سے پندرھوین تک روزۂ وفات مریمؑ ہی تیسری کو حضرت مسیح علیہ السلام

کی زیارت ہی جو کتنی ہین حضرت الیاس پیغمبر کی زیارت ہی پندرہ روز تک پانچوین مین حضرت
موسی علیہ السلام کی زیارت ہی چھٹوین کو عید تجلی ہے - نوین کو تند ہوائین مخالف چلتی ہین دسوین
کو بازار عمان قائم ہوتی ہی عراق مین بارھوین کو ہواسے خوشگوار چلنی شروع ہوتی ہی پندرھوین
کو عید زیارت حضرت مریم علیہا السلام کی ہی سترھوین کو دوسری عید تجلی ہے اٹھارھوین کو ہوا
تیز چلتی ہی اور انار پختہ ہوتا ہی اور ترنج زرد ہوتا ہی بیسوین کو آخردن باد سموم کا ہی بائیسوین کو
گرمی کا زور کم ہوجاتا ہی چھبیسوین کو درد چشم پیدا ہوتا ہی ستائیسوین کو الیشبع والدہ حضرت یحیی
کی زیارت کا دن ہی - اٹھائیسوین کو رات کو ہوا عمدہ چلتی ہے پانی خوش ذائقہ ہوتا ہی اور زکام
کی پیدائش ہی اور اکثر غلبہ بلغم کا ہوتا ہی دوا کی خورشس اور جُلّاب کے پینے سے طبیعت اچھی ہوتی
ہی اور خرما اور انگور کثرت سے پیدا ہوتا ہی اور باران ترم کی بارش ہوتی ہی اور سرزمین شام مین
ترنجبین پیدا ہوتی ہی - ایلول یہ مہینہ تیس دن کا ہی اول مین آغاز سال کے عید ہوتی ہی تیسری
تاریخ مین حضرت یوشع بن یونس علیہ السلام کی زیارت ہی ملک سرد سیر مین اس روز سے ابتدا
آگ کے استعمال کی ہوتی ہی - پانچوین مین زکریا کی زیارت ہی بارھوین کو فصد لیتے ہین اور دوا
پیتے ہین تیرھوین مین نیل کے بڑھنے کی انتہا ہوتی ہی اور عید کنیسہ قمامہ بیت المقدس کی ہوتی
ہی - چودھوین کو عید صلیب ہی - سولھوین کو لڑکون کا دودھ بڑھاتے ہین - اٹھارھوین کو روز و
شب اعتدال پر آجاتا ہی اور وہ دن عجم کے نزدیک اوائل بہار کا ہی کہتے ہین کہ اس تاریخ کو
جو ابر ظاہر ہو وہ ارواح کو روشن کرتا ہی اور امراض سے بدن کو بری کرتا ہی بیسوین کو رطوبتین درختون
کی شاخون سے جڑ کی طرف آتی ہین اور برگ ریزی ہوتی ہی - چوبیسوین کو اصحاب تجربہ نے لکھا ہی
کہ اس روز ایسی ہوا چلتی ہے جس سے کوے ابلق رنگ کے شہر مین جمع ہوتے ہین انکو اتقیع
کہتے ہین اور یہ ایسے امور ہین جو بعض مرتبہ سال مین مکرر واقع ہوتے ہین - صالح بن عبد القدوس
نے اس بارہ مین ایک قصیدہ لکھا ہے - قصیدہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| الا ایہا المرء الحکیم المھذب | انا نا کتاب طال منہ التعجب | لتسایل عن ایامنا و شھورنا | باسمائہا اللای تعد تنسب |
| فتسال عن وقت الخریف وقطعہ | اذا اکلت الجوز نار التلھب | ولتسال عن یوم الخریف تشابھا | وایامنا یاتی الربیع فتخصب |
| وما حکمت فیہا لامب اقبلنا | من العلم ما یوتی وما یتجنب | فعدۃ ایام الشھور باسرھا | جمیع السریانیۃ لا یکذب |
| سوی ثلث شہستون بعدھا | وخمسۃ ایام کذالک تحسب | فاولہا نیسان والشمس برجہا | بالحمل المشھور بالاوج کوکب |
| وایام نیسان ثلثون ھکذا | وجدنا میروی فی الحدیث یکتب | وفیہ یزید الماء فی کل بلدۃ | ویسمن فیہ السنبل المترقب |

وبوكل مشويا فريكا فربما
وفيه اهتياج العود من كل مورق
فلا تاكلن داسا واهون نفقده
وفيه يكون الثور للشمس منزلا
فيا البارد الماء القراح قداده
وفي اربع يبقين اقصر ليلة
وتموز شهر ياتك الحر دفعة
فيكره غشيان النساء لوقته
وفي شهر اب يسقط الحر كله
وايامه ايضا ثلثون شارقا
وايام ايلول ثلثون شارقا
وايام تشرين ثلثون شارقا
وفيه يرى اكل اللحوم وطبخها
وكانون شهر بعد تشرين منكر
وفي وقته الميلاد قبل انقضائه
ويورق فيه اللوز والجوز كله
وايامه ايضا ثلثون شارقا
وفيه ببرج الدلو ينزل شمسه
وفيه يسير الماء في كل دوحة
واذار شهر يعرف الصيف مقبلا
ويختلف الادواح في الارض كلها
وتنزل فيه الحوت بالشمس هكذا
اذا ما مضى اذار عنك موليا

وهماه باذن الله داء فيعطب
برجى فيه النيل يطفو فيسكب
عليك بمغالوان الثرايد اطيب
ويرجا وما الاشمس عن ذاك مغرب
على الريق يطفي حرها الملتهب
واطول يوم ليس فيه يكذب
وفيه الى اس الحرث ثم يهذب
فلا تغش ما يخشى وما يتقب
وينكسر الكرب الشديد فيذهب
ويوم به تم الحساب المجرب
وفيهن عيد الصليب ومنقب
ويوما وقيل الشمس تقسو فترعب
من الطير اهل العلم للتطبيب
وفي ذلك شهر ذو مقام مصطب
اذا بقيت ست كذلك يحسب
ويهتاج اصنافا بسقام وتكلب
ويوم اذا ولى كانون يذهب
ومنه اليه شهرها يتاعرب
وتزهو نرا اغصانها وتشعب
به وهو في الايام شهر محبب
لاذيالها يجر ومستحب
قول العلمي بالنجوم واعرب
فقد خلقت بالبرد عنقا مغرب

ويكره فيه النقل ما كان مزمنا
وايام اذار ثلثون احصيت
واياز في ايام حصد زرعنا
ومن بعد اباه حزيران تاليا
وايامها اللاتي حكت علما وكنا
لنا فيه والجوزا منزل شمسه
وبالسرطان الشمس فيه محلها
وايامها ايضا ثلثون شارقا
وبالاسد المعروف تنزل شمسه
وايلول ياتي بعد اب وشمسه
وفيه اهتياج الريح بعد سكونها
وتشرين شهر بعد تشرين الاخر
وايام تشرين الاخير باسرها
وتنزل فيه الشمس بالقوس ما لها
وكانون شهر بعد كانون اخر
وتنزل فيه الشمس بالجدي برجها
وياتيك شهر بعد كانون اسمه
وايامه عشرون يوما وبعدها
ويقطع فيها العرق من كان عالما
وفيه حيوة النبات وربما
وذلك بان الربيع ووقته
وايامه ايضا ثلثون شارقا
فهذا الذي اثبتت عنه بعينه

فدع اكله في الحر اصوب
ويوم وفيه الروس قد يتجنب
وايامه فيها الفواكه تجلب
وفيه من الادواء في الجسم مشعب
ثلثون يوذي الحر فيها ويتعب
به ولنا فيه مراد وملعب
فيلبث فيه شهرها وصوب
ويوما لمن يشكو اذى الحر يكرب
ومنه اليه شهرها يتقلب
بسنبلة تبدو لديه تغرب
وفيه طلاء الكرم لا بد يشرب
به منزل الشمس المضية مقرب
ثلثون فيها الجزء الارض يتضيب
عن القوس حتى ينقضي الشهر مذهب
وذلك ابان به الكرم تكرب
ويمنع منه بعد شهر تجحب
شباط وذاك الشهر في الدهر طيب
ثمانية تحر يهاب وتركب
لبيبا وليستسمي البصير المجرب
اثار فيا لمحيي المميت ملقب
وفي وقته لالبان تنفع تشرب
ويوم وفيها موقع الغيث تطلب
انا ذاته قول من الشعر يذهب

## فصل ماہ ہاے فارسی کے بیان مین

یہ مہینے برابر تیس تیس دن کے ہین انکے سال کے تین سو پینسٹھ دن ہین اس نظر سے ہر مہینا تیس دن

کاہی پانچ روز جو بڑھتے ہین آخر سال مین ملاتے ہین فارسیون کے نزدیک ترتیب ہفتہ کی مثل عرب کے نہین ہی بلکہ اُنکے نزدیک شروع سے آخر مہینے تک ہر دن کا ایک خاص نام مقرر ہے اور بادشاہان فارس کو ہر روز مطابق اُنکے خورش و پوشش مخصوص ہی کہ وہ مکرر نہین ہوتی نام دنون کے یہ ہین۔ ایک ہرمزد دو بہمن تین اردی بہشت چار شہریور پانچ اسفندار چھہ خرداد سات امرداد آٹھہ دی باذر نو آذر دس آبان گیارہ خور بارہ ماہ تیرہ تیر چودہ گوش پندرہ دی بمہر سولہ مہر سترہ سروش اٹھارہ رشن اُنیس فروردین بیس بہرام اکیس رام بائیس باد تیئیس دے بدین چوبیس دین پچیس آزاد چھبیس اشتاد ستائیس آسمان اٹھائیس رامیاد اُنتیس مارا سفند تیس ایران۔ فارسیون نے اسواسطے روزہاے ماہ کا نام علیحدہ رکھا ہی کہ ان لوگون کے یہان ماہ کے ہر روز مین خوراک و پوشاک و خوشبو ہوتی تھی جو دوسرے روز کے مخالف ہوتی تھی اور انکو ہر مہینے مین عیدین ہوتی تھین امور دینی و دنیوی کے واسطے لیکن دینی وہ رسوم ہوتی تھی کہ گذشتہ شاہان نے معین کی ہین واسطے ذکر خدا کے اور احسان کرنا درحق رعیت اور دنیوی وہ رسوم ہوتے جسکے سبب خیر زیادہ ہو فقرا کے حق مین اور لوگون کی حاجتین پورا کرنے کی اور وہ رسمین پچھلے لوگ پہلون سے لیتے آتے ہین بعض اسمین بادشاہون نے معین کی تھین اور بعضے اصحاب دیانات نے اب ہر مہینے جو کچھ ہوتا ہی وہ بیان کیا جاویگا۔

فروردین۔ اسکا اول روز عید سلطانی کا نوروز ہی اس روز کے معنی لغت فارس مین شروع سال کے ہین کیونکہ نئے دن کو پُرانے سال سے کوئی نسبت نہین ہی حکما کا مقولہ ہے کہ اسی روز اللہ تعالے نے آسمان کا دوران پیدا کیا اور ستارون کو متحرک کیا اور آفتاب کو پیدا فرمایا۔ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ اس روز مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چاندی کا جام جسمین حلوا تھا تحفہ مین آیا۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہی لوگون نے بیان کیا کہ حلوا نوروز کا ہی آپ نے فرمایا کہ نوروز کیا ہے لوگون نے بیان کیا کہ فارسیون کی عید ہی آپ نے فرمایا کہ اسی روز مین خدا تعالے نے زندہ کیا اُن لوگون کو جو موت کے خوف سے اپنے ملک سے نکلے تھے۔ خدا تعالے نے اُنکو موت بھیجی۔ پھر اُنکو زندہ کیا ایک ابر کو حکم دیا وہ انپر برسا اسی سبب سے اس روز آدمی پانی ایک دوسرے پر گراتا ہی اُسکے دن کا نام ہرمز ہے ان لوگون کے اعتقاد لغوی مین ہرمز خدا تعالے کا نام ہے حکماے فرس معتقد ہین کہ آج کے دن سعادت کی تقسیم بنا بر اہل دنیا کے

ہوتی ہو اور یہ بھی اعتقاد ہو اور علاوہ حکماے فارس کے تجار بھی متفق ہین کہ جو شخص آج کے روز قبل اسکے کہ کوئی کلام کرے کسیقدر شکر کھاوے روغن زیت اپنے بدن مین لگاوے تمام سال کی کل بلیات اُس سے دور رہینگی سترھوین تاریخ کو سروشش کہتے ہین اور سروش اُس فرشتہ کا نام ہو جو شب کا رقیب ہو کہتے ہین کہ یہ نام جبرئیل کا ہے اور وہ جنات اور جادوگرون پر سخت ہو پس رات کے وقت دنیا مین تین مرتبہ طلوع کرتا ہے اول خباثت کا قمع کرتا ہے اور سحر کو کھو دیتا ہو دوبارہ کے طلوع مین زمین وآسمان کے مابین چیزین سرد و شیرین ہوتی ہین مانند پانی کے اور خروس یعنے مرغ بانگ دیتا ہو اور شہوت کا ہیجان ہوتا ہو تیسرے مرتبہ کے طلوع مین فجر ہو جاتی ہے اور نبات اور سبزہ شگفتہ ہوتا ہو علیل کو صحت غمگین کو شادی ہوتی ہو سونے والون کو جو خواب نظر آتا ہو وہ سچا ہوتا ہو اور فرشتون کو خوشی اور پریون کو غمی حاصل ہوتی ہو اُنیسوین اس مہینے کی فروردین ہو یہ وہ عید ہو جسکا نام فروردجان ہو اس دن عید اسواسطے ہوتی ہو کہ اس روزکا نام موافق ماہ کے نام کے ہو ایسے ہی تمام مہینون مین جس دن کا نام موافق نام ماہ کے ہوتا ہو اُس روز عید ہوتی ہو اور بادشاہان فرس کے نزدیک یہ تمام مہینا عید کا ہو اس مہینے کو پانچ پر تقسیم کیا ہو کہ اول کے چھ روز مین بادشاہ بیٹھتا عام لوگون کیواسطے دوسری چھ مین نشست کرتا - اشراف کے واسطے تیسرے مین بیٹھتا بڑے لوگون کیواسطے چوتھے مین عزیزو کے واسطے پانچوین مین خاص اپنی اولاد کے واسطے بادشاہ بیٹھتا - ان دنون مین بادشاہ جلوس فرماکر عام منادی کراتے ہین کہ بادشاہ بیٹھا ہو تاکہ عامۂ خلائق باریاب سلام ہوکر مورد انعام و تفضلات خسروانہ ہون - دوسرے پانچ روز مین جو اشراف کے واسطے مقرر ہو اس روز بڑے بڑے دہاقین اور خاندانی حاضر دربار ہوتے ہین تیسرے پانچ روز مین اہل مشورت حاضر دربار ہوتے ہین چوتھے مین اہلبیت اور خاصان شاہی کی نوبت پہنچتی ہو پانچوین مین فرزندان خلافت کی ملاقات ہوتی ہو اور انکو خلعت عطا ہوتے ہین - اردی بہشت روز اول مبارک روز ہو اس مہینے کے تیسرے دن کو اُردی بہشت کہتے ہین عید کا دن ہو وجہ تسمیہ یہ ہو کہ اول تو مہینے کا نام ہو دوسرے بعض عید کا اور نیز اُردی بہشت نام فرشتہ کا ہو جسکو اللہ تعالےٰ نے نور و نار کا موکل فرمایا ہو اور نیز امرا اور علت جسمی کے دور کرنے مین دوا و غذا پر موکل ہو اس مہینے کے چھبیسوین دن کا نام اشتاد روز ہو کہ یہ اول کھنبار ہو اور کھنبارات چھ ہین اور ہر ایک مقدار معین پانچ روز کی رکھتے ہین واضع اسکا زرد دشت ہو ان کھنبارات مین مردون کی زیارت کو جاتے ہین اور اُنکے واسطے صدقہ دیتے ہین

خرداد اسکی چھٹوین کو خرداد کہتے ہین یہ اُس فرشتہ کا نام ہی جو نباتات اور درختون پر موکل ہی
اور نیز پانی سے نجاست کو دور کرتا ہی - اسکا چھبیسوان روز اول گھنبار چہارم کا اشتاد روز ہی اس روز
اللہ تعالے نے درخت اور نباتات کی آفرینش فرمائی - تیسوین دن کا نام انیران روز ہی اور وہ عید
آب ریزگان ہی جیساکہ اس عید کو غسل اور صفائی بدن کی کرتے ہین اور ابتک اصفہان مین ہوتی ہی
**تیر ماہ** چھٹا روز خرداد ہی اس عید کو جشن نیلوفر کہتے ہین اسکی تیرھوین کو تیر کہتے ہین اور یہ عید کا
دن ہی بنا بر اتفاق روز اور ماہ کہ دن کا بھی نام ہے اور نیز عید کا اسی روز منوچہر نے قبل اسکے کہ
ایران پر افراسیاب سے غالب ہوا فراسیاب نے ایران حوالہ منوچہر کے کیا منوچہر نام ایک
حصار طبرستان مین ہی سولھوین دن کا نام مہر روز ہی اور مہر آفتاب کو بھی کہتے ہین اور یہ پانچوین
گھنبار کا اول روز ہے اس روز اللہ تعالے نے بہائم یعنے چوپائے پیدا کیے ہین **مرداد ماہ**
اس مہینے کے ساتوین دن کا نام مرداد ہی اور یہ عید ہی اور اسکا نام مردادگان کہتے ہین **شہریور ماہ**
اسکے چوتھے دن کو شہریور کہتے ہین اسکی عید کا نام بھی شہریور ہی غرض کہ دن اور عید کا اتفاق
چلا جاتا ہی پانچوین گھنبار کا اول روز ہی اور سولھوین دن کو مہر روز کہتے ہین یہ آخر گھنبار پنجم کا ہے اول
بیسوین کو بہرام اور نیز مہرجان صغیر مشہور کرتے ہین - **مہر ماہ** اسکے سولھوین دن کو مہر روز کہتے ہین
جو ایک بڑی عظیم الشان عید کا روز ہی جسکا نام مہرجان ہی مطابقت نام ہر دو روز عید سے اور یہ بھی
ظاہر ہی اسکے سوا آفتاب کو بھی کہتے ہین سلاطین سلف اس دن مین اپنے لڑکون کو تاج زر پہناتے
تھے اور اُس تاج مین آفتاب کی تصویر بناتے کہتے ہین کہ فریدون اسی روز بعزم رزم نکلا اور
ضحاک سے معرکہ ہوا اور ضحاک نے شکست پائی اور ملائک نے نازل ہوکر فریدون کو اس
نصرت کی مبارک باد دی حق تعالی نے اسی روز زمین کو بچھایا اور اجساد کو مقام ارواح گردانا
حکماے فرس کا اعتقاد ہی کہ جو شخص آج کے دن کسیقدر انار کھاوے اور گلاب سونگھے اللہ تعالی
اُسکی آفات کو دور کردیگا اسکی اکیسوین کو رام روز کہتے مین اسی روز فریدون نے ضحاک پر فتح
پائی اور اُسکو قید کیا ہی اور ضحاک نے اپنے قتل نہ کیے جانے کی استدعا کی اور فریدون نے
ضحاک کو کوہ دنباوند مین قید کیا - **آبان ماہ** روز دہم کو آبان کہتے ہین آبان ماہ عید کا نام ہی اور بواسطے
اتفاق ہر دو کے اسکا نام آبان گان ہی کہتے ہین کہ اسی روز عمارت زمین اور نہرون کی کھودائی گئی اور
خبر اقالیم زمین مین متصل ہوئی اور چھبیسوین کو اشتاد روز کہتے ہین اور اسکا نام فروردجان ہے
فارس والے اس روز کھانا پکواکر اپنے کوٹھون پر رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ارواح مُردون کی ان دنون

مین

مین ثواب وعقاب کی جگہ سے باہر آتے ہین اوران کھانون کی قوت جذب کر لیے ہین اور خوشبو کا بخور کرتے تھے تاکہ مردے اُس سے راحت پاوین اور اسی امر پر اہل فارس مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ یہ پانچ روز آخر آبان کے ہین بعض کے نزدیک آخر آذر مین سے ہین بہر تقدیر یہ امر ان لوگون کے ارکان دین مین سے ہی۔ آذر ماہ اسکے اول یوم کو ہرمز کہتے ہین اسمین کوسج کی سواری ہی اور یہ وہ رسم ہی کہ جو ایک مرد کوسج اپنے زمانہ مین موجب ریشخند اہل فارس ہوا تھا اس روز مین جاڑا سخت ہوتا ہی وہان پر ایک شخص کوسج لہسن اور گرم کھانا کھا کر اور اپنے کو گرم دوائین طلا کرکے برہنہ بیٹھتا پنکھا ہاتھ مین لیے ہوے نکلتا اور کہتا کہ بڑی گرمی ہی عام خندہ زنان آب پاش ہوتے کوئی برف پھینکتا تھا پس اسی حیلہ سے اُس شخص کو نفع کلی پہونچتا تھا اسی طرح آگے آگے وہ مسخرہ روان اور عقب سے خلق خدا دوان دیوانہ آخر کو بادشاہ کے مقابل جب گذرتا بادشاہ بھی اسی اقسام سے برف وغیرہ پھینک مارتا مگر اُس تک نہ پہونچتی اور اس مسخرہ کے پاس تھوڑی سُرخ مٹی گھلی ہوئی رہتی تھی وہ ان لوگون پر کہ جو اُسکو کچھ نہ دیتے تھے اور صرف چھیڑتے تھے چھڑکتا تھا اور یہ طریقہ اسکی نسل مین سالہا رہا یہان تک کہ سلطان نے اسپر ٹکس لگایا اسکی آمدنی ٹکس سلطانی کو کافی نہوئی لہذا اس طریقہ کو ترک کر دیا ــ کہتے ہین کہ آج کے روز جم کے وقت مین دریا سے ایسا موتی نکلا تھا جو پیشتر کسی نے دیکھا نہ تھا یہ وہ دن ہی کہ حق تعالے نے خیر وشر کا حکم کیا ہی کہتے ہین کہ آج کی صبح کو اگر کوئی بہی کھا کر ترنج سونگھے تو اُسکو تمام سال سعادات فراہم ہون اس مہینے کی نوین کو آذر روز کی عید کہتے ہین بسبب موافقت نام روز و نام ماہ کے اور اسکو آذر جشن کہتے ہین اس دن وہان کے لوگ آگ روشن کرتے ہین آذر اُس فرشتہ کا نام ہی جو کل آتش پر موکل ہی زردشت نے حکم دیا تھا کہ تمام خلق اللہ اُس روز آتشکدہ کی زیارت کرین اور قربانی کی فکر کرین اور بادشاہ ملک آج کے روز ارباب دولت سے مصلحت کرتے رہتے ہین دی ماہ اسکا نام خرم ماہ بھی ہی اسکا اول روز اخرم روز ہی یہ نام حق تعالے کا ہی بادشاہ آج کے روز تخت سے اُتر پڑتا تھا اور سفید پوش ہوکر فرش پر بیٹھکر بغیر آداب سلطنت کے دنیا اور اہل دنیا کی طرف متوجہ ہوتا اور لطف و خوشی سے ہر ایک کو مخاطب کرتا تھا جتنے کہ وضیع وشریف ودہاقین وکاشتکار تھے سب سے ملاقات کرتا اور باہم طعام کھاتا اور کہتا کہ مین ایک مثل تمھارے ہون اور عمارت دنیا کی تم لوگون سے ہی اور عمارت کے واسطے عدل ضرور ہی اور عدل ہم سے ہی اور کسی بادشاہ کو رعیت سے اور رعیت کو بادشاہ سے استغنا حاصل نہین ہی پس ہم تم مانند دو بھائیون کے ہین کہ کسی ایک کو دوسرے سے

گریز ممکن نہین ہی اسکے گیارھوین روز کو خور روز اور کھنبار اول کہتے ہین اس روز اللہ تعالی نے
آسمان کو پیدا فرمایا چودھوین دن کا نام گوش روز اور شیر سو ہی اس روز اہل فارس دودھ اور گوشت
کھاتے ہین اور ترکاریون کو گوشت مین پکاتے ہین اور بنا بر شیاطین دھونی دیتے ہین اور
اس دھونی سے آسیب کی مدافعت کرتے ہین پندرھوین روز کو دی بمہر کہتے ہین اور عید کا دن بھی
ہی اس روز خمیر یا گل سے ایک ہیئت انسان کی صورت بناتے ہین اور دروازے دیوانخانہ
کے محاذی رکھتے ہین اور بعدہ اسکو جلاتے ہین حکماے فرس معتقد ہین کہ جو شخص قبل نہ کھانے
کسی شی کے آج کے روز سیب کھاکر نرگس کا پھول سونگھے سو وہ سال اس شخص کے حق مین
نہایت خوشی اور خرمی سے گذریگا اگر کوئی بوقت شب خورش کرے تو قحط وفقر وغمناکی سے نجات
پاوے اس مہینے کی سولھوین کو مہر روز کہتے ہین اس روز کو عید کا کیل کہتے ہین اور یہ بھی
کہتے ہین کہ انھین دنون مین فارس نے بلاد ترک پر حملہ کیا تھا اور نیز لشکر کی روانگی بھی انکے حملہ
کے واسطے اسی روز ہوئی تھی کہتے ہین کہ اسی روز کی رات کو فریدون گاؤ پر سوار ہوا تھا اور اس
دن کی رات کو ایک مادہ گاو ظاہر ہوئی تھی جو نقرہ کی تھی اور اسکے دو سینگ طلائی تھے اور گوسالہ
نقرہ کا تھا جو کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ ہوتا تھا اور جس شخص کو اسکا دیکھنا میسر ہوا تو اسکی دعوت
قبول ہوئی اور انکو بجز اہل سعادت کے اور کسی نے نہین دیکھا - بہمن ماہ اسکا دوسرا دن ہے
بہمن روز عید کا دن ہی نام اسکا بہمنجہ ہے عید کا سبب اتفاق نام روز و ماہ کا ہی اور بہمن ایک
موکل ملک کا نام ہی جو بہائم پر موکل ہے اہل فرس اس عید کو چند دیگ جمع کرتے ہین اور انواع
غلات پکاتے ہین اور کھاتے ہین اور نیز بہمن سفید کو گھسکر سرہانے بہت سفید شخص کے چھڑکتے
ہین اور یہ عمل بنا بر حفظ قوت حافظہ کے ہی اور آج کا دن واسطے ادویہ لگانے بیمارون اور روغن
کھینچنے اور دھونی دینے کے عمدہ ہی کہتے ہین کہ جاماسپ وزیر گشتاسپ کا یہ عمل کیا کرتا تھا جسکا
فائدہ ظاہر ہی اس مہینے کی پانچوین کا اسفندیار اور پوسیدہ نام ہے دسوین روز کا ابان عید نام
اور اسکو عید صدہ کہتے ہین اور یہ نتیجہ اروشیر بابکان کا ہی کہتے ہین کہ اسکا نام سو ہونے
کی یہ وجہ ہے کہ اس وقت سے آخر سال تک سو باقی ہین کہتے ہین کہ جہنم سے زمستان
اسی روز دنیا مین آیا ہے اور اس روز کی شب کو لوگ آگ روشن کرکے زمستان کا صدمہ
دفع کرتے ہین رفتہ رفتہ بادشاہان عجم کا یہ رسم ہو گیا ہے کہ اسکی شب کو آگ روشن
کرتے ہین اور وحش وطیور کو بھونتے ہین اور شراب نوشی اور لہو ولعب مین معروف ہوتے ہین

تیسوان روز ایزان ہی جسکو فارس والے آب زیرگان کہتے ہین اُس نام کے معنی بارش باران
ہین اور یہ عید ہنوز اصفہان مین باقی ہے اور اسکا سبب یہ ہی کہ فیروز کے عہد مین قحط واقع ہوا
پس فیروز نے اپنے ملک کا خراج معاف فرمایا اور آتش خانون کا مال قرض لیکر رعایا کی بخشایش پر
کمر باندھی جیساکہ باپ بیٹے پر شفقت فرماتا ہی تا آنکہ اُسکی لطف و مہربانی سے کوئی شخص مرنے
نہین پایا بعد ازان فیروز نے حق تعالی کی نماز ادا کی اور دعا کی کہ اے پروردگار بلاے قحط کو دور فرما
اور اہل عالم کو اس محنت و رنج سے رہائی دے اور خود آتشخانہ مین گیا اور ہاتھ اسکے کہ دوست دوست
سے لپٹتا ہے اپنے تئین آتش سے لپٹایا چنانچہ شعلۂ آتش اُسکی ریش تک پہونچا مگر کچھ سوخت نہوا
کہتے ہین کہ اُسکی ڈاڑھی کوسہ تھی اور کہا کہ اے الٰہی اگر امساک بارش باران کا میرے سبب سے
ہی تو میرے نفس کی بدی مجھپر ظاہر کردے تاکہ اپنے نفس کو اُس بد ارتکاب سے باز رکھون یا کہ
سلطنت سے اپنی مین معزول ہون اور اگر کسی دوسرے کے افعال کا نتیجہ ہے تو اُسکو ظاہر فرما
تاکہ سبب کو زائل کرون اور اپنے بندون پر باران رحمت کا انعام فرما۔ پس یہ دعا کر کے آتشکدہ
سے باہر نکلا پس ایک ابر پیدا ہوا اور ایسا پانی برسا کہ کبھی ایسا نہ برسا تھا پس فیروز کو یقین ہوا
کہ اُسکی دعا قبول ہوئی آخر کو پانی ندیون اور چشمہ گاہون مین جاری ہوا اور عام لوگ بارش
باران سے شادمان اور خوشحال ہوے اور ایک نے دوسرے پر پانی گرایا پس اُس روز سے
اس عمل کا رسم جاری ہوگیا اور ہنوز یہ رسم رواج رکھتا ہی۔ ماہ اسفندارمذ اسکے پانچوین دن کا
اسفندارمذ عید نام ہی اسکے معنی عقل و حکمت کے ہین اور اسفندارمذ اُس فرشتہ کا نام ہی کہ زمین پر
موکل ہی اور نیز اُس صالحہ عورت پر موکل ہے جو اپنے شوہر کو عزیز رکھتی ہی اور یہ عید زنان از مردون
سے مخصوص ہی اور نیز ایسی عورتون سے جو شوہر والی ہین متعلق ہی اور یہ رسم اسی طور پر اصفہان
اور ری اور بلاد الجبل مین جاری ہی اس عید کا نام مردگیران ہی یعنے عورتین اس روز مردون کو اختیار
کرتی ہین اور اس روز عامل لوگ طلوع فجر سے آفتاب نکلنے تک رقعون پر لکھتے ہین دفع ہوام و
حشرات الارض کے واسطے تین رقعہ دیوار خانہ اور در پر لگاتے ہین اور چوتھا صدر خانہ پر رہا
کرتے ہین۔ گیارھوین روز خور جو اول گھنبار دوم کا ہی اللہ تعالی نے اُس روز پانی کی آفرینش فرمائی
اور اُنیسوین کو فروردین ہی اور اس دن کو انہار کہتے ہین اور آبہاے جاری مین گلاب چھوڑتے
ہین اور اس شادمانی کے عوض مین شکر و سپاس ادا کرتے ہین اور یہ سنت ہنوز اُن لوگون مین جاری
ہی۔ قول سالہاے عرب و روم و فارس مین۔ عرب و عجم کے نزدیک سال کے بارہ ۱۲ بارہ ۱۲

مہینے ہین اور چار فصل ان لوگون کے نزدیک سال مین تفاوت ہی عرب نے اپنے شروع ماہ کا مدار رویت ہلال پر منحصر رکھا ہی بس اس قاعدہ سے عرب کے سال کے تین سو چون یوم ہین رومیون اور فارسیون نے اپنے مہینون کا مدار دور خورشید پر رکھا ہی اسکے سال کے تین سو پینسٹھ روز ہین اس نظر سے کہ اس مدت مین آفتاب دائرہ فلک کو قطع کرتا ہی فرس والون نے اپنے مہینون کو تیس روز کا مقرر کیا ہے پس اس حساب سے انکا سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے اور حساب عرب کو قمری کہتے ہین اور روم کے حساب کو شمسی اور سالہاے عرب اور روم مین تفاوت ہر صدی مین تین برس کا ہوتا ہے جیسا کہ حق تعالے نے کلام مجید مین فرمایا ہے کہ ولبثوا فی کہفہم ثلثمائہ سنین وازدادوا تسعا یعنے تین سو برس بحساب روم کے وازدادوا تسعا اور بحساب عرب کے نزدیک نو برس زیادہ کیے ہین عرب کا شروع سال محرم سے ہی اور رومیون کا آغاز سال نقطۂ حمل مین آفتاب کے پہونچنے سے ہے۔

**فصل ارباع سال کے بیان مین** - واضح ہو کہ فلک البروج کا دائرہ - دائرہ معدل النہار کو دو نقطہ مقابل پر قطع کرتا ہی اور ایک انمین سے نصف شمال مین آتا ہی جسکو نقطۂ اعتدال ربیعی کہتے ہین اور دوسرا نقطہ وہ ہی کہ جس وقت آفتاب نے اُس سے نصف جنوبی مین تجاوز کیا تو اُسکو اعتدال خریفی کہتے ہین اور نصف شمالی وہ ہے جسکے بعد کی غایت معدل النہار سے شمال کیجانب ہو اور اسکو نقطۂ انقلاب صیفی کہتے ہین اور منتصف نصف جنوبی وہ ہی جسکے بعد کی غایت معدل النہار سے جنوب کی جانب ہو اسکا نام نقطۂ انقلاب شتوی ہی بس قسمت کیا جاتا ہی دائرہ ان چہار نقطون سے برابر لیکن ربع جو درمیان نقطۂ اعتدال ربیعی اور انقلاب صیفی کے ہی بس اُسوقت کہ جب زمانہ ربیع کا پایا جاتا ہی جب تک کہ آفتاب اس قوس سے برابری کرتا ہو اس زمانہ کو ربیع کہتے ہین اور ربع میانہ نقطۂ انقلاب خریفی ہے اسکو زمانہ صیف یعنی موسم گرما کہتے ہین اسواسطے کہ آفتاب جب تک مقابل اس قوس کے رہتا ہی زمانہ صیف کا ہوتا ہی اور ربع جو درمیان نقطۂ اعتدال خریفی اور نقطۂ انقلاب شتوی کے ہی بس یہ زمانہ خریف مین پایا جاتا ہی اور اسے خریف کہتے ہین اور ربع جو درمیان نقطہ انقلاب شتوی اور نقطۂ اعتدال ربیعی کے واقع ہو وہ ہی کہ جس زمانہ مین سردی جاری ہوتی ہی اللہ تعالے کا ایک لطف یہ بھی ہی کہ اپنے بندون کے واسطے ہر فصل مین دو کیفیت رکھی ہین ایک موافق اس فصل کے جو اس سے پہلے ہی اور ایک موافق اسکے کہ جو اسکے بعد ہی تاکہ بتدریج چارون فصلین جسم مین موثر ہون پس جسوقت گرما سے

زمستان آتا ہی اگر یکبارگی یہ تغیر ہو جاے تو بڑا فساد ہو جاوے پس دیکھیے کہ تغیر ہوا بتدریج شروع
کیا جاتا ہی - ربیع کا موسم بروقت آنے آفتاب کے ہی برج حمل سے اول دقیقہ پر اسوقت دن رات
برابر ہوتے ہین ہوا خوشگوار نسیم پر بہار برف پگھلتی دریا کی روانی سبزہ کا لہلہانا پھولون کی کھلنا
حیوانات کا توالد وتناسل ان سب وجوہ سے اہل زمانہ کی عیش خوش ہوتی ہے اور زمین
خس وخاشاک سے پاک نظر آتی ہی - صیف جسوقت آفتاب اول سرطان مین پہونچتا ہی دن
نہایت درجہ بڑھ جاتا ہی اور رات مختصر ہو جاتی ہی بعدہ رات بڑی ہونی شروع ہوتی ہی گرمی کا
سخت زور ہوتا ہی نباتات اور حیوانات قوی ہوتے ہین ثمر پیدا ہوتے ہین غلہ دانہ خشک ہو جاتے
ہین شبنم کی کمی ہوتی ہی بہائم فربہ اور سخت نظر آتے ہین اکثر حیوانات ادھر ادھر پریشان نظر آتے
ہین مکھیون کی کثرت ہوتی ہی اہل عالم کے عیش اچھے رنگ پر رہتے ہین کشتیان جاری ہوتی ہین
لوگون کو رازقہ بکثرت ملتا ہی دودھ بکثرت پیدا ہوتا ہی طیور اور بہائم کے لیے چراگاہ بکثرت نظر
آتے ہین زمین کی آرایش ہو جاتی ہی - خریف اسوقت آفتاب اول میزان مین داخل ہوتا ہی -
اسوقت روز وشب برابر ہوتا ہی پس ابتداے درازی شب ہوتی ہی یہ زمانہ نشو ونما درختون اور
نباتات اور شگوفہ زار کا ہی اور اسوقت درختون کی برگ ریزی ہوتی ہی پس اسوقت مین باد شمالی چلتی ہی
پانی کم ہوتا ہی ندی نالے خشک ہو جاتے ہین اور نباتات ترمردہ ہو جاتے ہین درختون کے پھول
پھل مرجھاتے ہین آدمی غلہ اور میوہ جمع کرتے ہین روے زمین مکھی اور حشرات الارض اور طیور وحوش
سے پاک نظر آتا ہی ہر ایک جاے معتدل مین چھپ رہتے ہین سردی کا خوف ہر ایک کو غالب
رہتا ہی لوگ زمستان کیواسطے علوفہ جمع کر رکھتے ہین موٹے اور گندہ اور جوان لوگون کی صورت
مانند پیر اور ضعیفون کے ہو جاتی ہی یہی حال رہتا ہی جب تک کہ آفتاب آخر قوس مین پہونچے
شتا زمستان یعنی جاڑا اسوقت اول جدی مین آفتاب جلوہ گر ہوتا ہی اسوقت انتہاے درازی
شب ہی بعد ازان دن بڑھنے لگتا ہی جاڑا سخت ہوتا ہی درختون کی برگ ریزی شروع ہوتی ہی اطراف
زمین کے حیوانات اپنے اپنے گھونسلے مین جا چھپتے ہین اور شبنم اور تاریکی کی کثرت ہوتی ہی آئینہ مین
زنگ لگتا ہی عیش تلخ ہو جاتی ہی بیشتر حیوانات زندگی کو جواب دیتے ہین اور پانی مین سردی ہوتی ہی
اور یہ وقت موجب آسودگی ہی جسطرح کہ موسم گرما سختی کا زمانہ ہی اور دنیا مثل عورت پیر کے کہ عمر اسکی
آخر ہوئی ہو ہو جاتی ہی اور یہی کیفیت رہتی ہی جب تک کہ آفتاب آخر حوت مین پہونچتا ہی بعد ازان فصل
سوا دفع ہوتی ہی اور ایام بخار آتے ہین اور یہی صورت ہمیشہ رہتی ہی - تمام ہوا احوال چارون فصلونکا

**فصل چند عجائبات کے بیان مین** ۔ بعض علمانے لکھا ہو کہ حق تعالی ہر ایک ہزار برس کے بعد ایک پیغمبر بھیجتا ہو تاکہ دین قویم اور شرع مستقیم کا اظہار فرمائے لیکن یہ نہین فرمایا کہ شروع ہزار سال مین بلکہ ہر ہزار سال مین ظہور فرماتا ہو پس جائز ہو کہ وہ پیغمبر ہزار برس کے اول و آخر مین واقع ہون پس ہزار اول مین حضرت ابو البشر آدم علیہ الصلوۃ والسلام اور بعد انکے ہزار برس کے نوح علیہ السلام تیسرے ہزارے مین حضرت خلیل اللہ چوتھی دفعہ موسی کلیم اللہ پانچوین بار سلیمان علیہ السلام چھٹی بار حضرت عیسی علیہ السلام ساتوین بار حبیب اللہ محمد مصطفے صلعم کو بھیجا اور انھین کے وجود مبارک پر مرتبۂ نبوت کا ختم ہوا اور سات ہزار سال دنیا کے منتہی ہوئے سعید بن جبیر نے ابن عباس رض سے روایت کی ہو ان الدنیا جمعة من جمع الاخرة سبعة الاف سنه وقد مضی ستة الاف ومائة ولیاتین من علیها میون وعلی راس کل مائة من مبعث نبیا یظهر صاحب علم یرفع اعلام العلم دنیا جمعہ ہاے آخرت سے ایک جمعہ ہو اور تحقیقاً چھ ہزار ایک سو برس دنیا سے منقضی ہو چکے ہین علما نے کہا ہو کہ ہر صدی مین بعد حضرت محمد مصطفے کے ایک صاحب علم ظاہر ہوتا ہو جو علم علم کا بلند فرماتا ہو پس حق تعالے نے اول صدی مین عمر بن عبد العزیز قدس اللہ روحہ الشریف کو اور دوسری صدی مین محمد بن ادریس شافعی کو اور تیسری صدی مین ابو العباس احمد بن شریح کو اور چوتھی صدی مین ابو بکر بن الطیب باقلانی کو اور پانچوین صدی مین ابو المحامد محمد غزالی کو اور چھٹی صدی مین ابو عبد اللہ محمد بن عمر رازی کو بھیجا اور انس بن مالک رض کہتا ہو کہ من عمر اللہ اربعین سنة تا آخر حدیث یعنی جس کسی کو اللہ نے چالیس برس کی عمر دی تو حق تعالے نے کفایت فرمائی اُسکے ہر قسم کی بلیات مین منجملہ اُسکے جذام اور برص و جنون الشیطان ہو اور جسکی عمر پچاس برس کی ہوئی اسلام مین سبک ہوا اُسکا حساب قیامت کے دن مین جسکی ساٹھ برس کی عمر ہوئی اُسکی توبہ اور تضرع قبول فرمائی جسکی ستر برس کی عمر ہوئی اُسکو اہل آسمان و زمین نے دوست رکھا اور جسکو اسّی سال کی عمر عنایت ہوئی اُسکے اعمال بد کو کاغذ سے محو فرمایا اور جسکی عمر نوے برس کی ہوئی اُسکے گناہون کو اللہ تعالی نے بخشا بیچ زمین کے اور شفاعت کرتا ہو وہ بیچ حق اہلبیت اپنے کے حکما معتقد ہین کہ سال کی تکرار سے اکثر حادثات عجیبہ صادر ہوتے ہین پس کیا تعجب ہو کہ بسبب مادہ ہاے غریب کے حیوانات شکل عجیب کے حاصل ہون اور انبوہ کے تحائف سے معدنیات اور نبات مین تعجب انگیز پھول پتی دیکھنے مین آئے اور آبادی ویران اور ویرانی آباد ہو جائے خشکی دریا اور دریا خشکی پہاڑ جنگل اور جنگل پہاڑ ہون اب اس حکایت پر اس فصل کا انجام کیا جاتا ہو

**حکایت** کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کے زمانہ مین ایک جوان عابد تھا کہ خضر علیہ السلام اسکے روبرو آتے
تھے پس یہ خبر بادشاہ وقت کے گوش گزار ہوئی جوان مذکور کو طلب فرماکر حکم دیا کہ مین نے سنا ہے کہ
خضر تیرے پاس آتے ہین پس جسوقت حضرت خضر تیرے پاس تشریف لائین درگاہ خسروی مین حاضر
کرنا ورنہ تیری گردن ماری جاویگی پس اُس جوان نے کہا کہ مین خضر کو کیسے حاضر کرون کہا کہ ہان ضرور
حاضر کرو ورنہ تجھکو قتل کیا جاویگا۔ یہ کہکر واپس آیا نہایت تحیر مین تھا کہ جب وقت معینہ پر حضرت خضر
تشریف لائے جوان نے سارا ماجرا بیان کیا جناب خضر علیہ السلام نے کہا بہتر چلو الغرض باہم گر
دربار شاہی مین پہونچے بادشاہ نے کہا خضر ع تمھین ہو حضرت نے جواب دیا ہان پس بادشاہ
نے فرمایا کہ جو کچھ عجائبات دیکھے ہون میرے روبرو بیان کرو پس حضرت خضر علیہ السلام نے
کہا کہ مین نے بہت کچھ عجائبات دیکھے ہین مگر اسوقت جو کچھ حاضر ہے اُسکا بیان کرتا ہون کہ اکثر
مین ایک شہر مین وارد ہوا جہان خلق عظیم تھی اور عمارات بلند سے آبادی تھی پس مین نے ایک
شخص سے دریافت کیا کہ یہ تعمیرات کس زمانہ سے ہوئی ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ شہر قدیم ہی نہ مجھے اور
نہ میرے باپ داداکو اسکے آغاز بنا کا حال معلوم ہی پس پانچ سو برس کے بعد میرا پھر گذر اُس
شہر مین ہوا تو وہ شہر ویران نظر آیا یہان تک کہ ایک اثر بھی آثار عمارات سے نظر نہ آیا وہان ایک
مرد نظر آیا جو گھانس کھود رہا تھا پس مین نے اس سے دریافت کیا کہ کب یہ شہر خراب ہوا ہے
اُسنے جواب دیا کہ مین نے ہمیشہ اس شہر کو خراب ہی دیکھا ہی پس پوچھا مین نے کہ کیا یہ شہر کبھی آباد
نہ تھا اُسنے کہا کہ یہان کی آبادی کا حال نہ اپنی آنکھون سے دیکھا نہ اپنے باپ دادا کی زبانی سُنا ہی
پس میرا گذر پانچ سو برس کے بعد دوبارہ جو ہوا تو دیکھنے مین آیا کہ وہ سرزمین بالکل عالم آب ہوگئی تھی
اور ماہی گیر شکار کرتے تھے اُنسے دریافت کیا کہ کب یہ زمین دریا برد ہوگئی انھون نے جواب دیا افسوس
تم ایسے کلام کرتے ہو یہ سرزمین ہمیشہ سے عالم آب ہی تھی کبھی یہان کی خشکی کا حال باپ دادے سے
بھی نہین سُنا ہی بعدہ پانچ سو برس کے بعد جو میرا گذر پھر ہوا تو دریا خشک ہوکر زمین برآمد ہوئی اور
سبزہ اُگا ہی جو لوگ گھانس جمع کر رہے تھے اُنسے مین نے دریافت کیا کہ کب سے یہ زمین پانی سے
نکلی ہے اُنھون نے جواب دیا کہ ہمیشہ سے یہی زمین رہی پس مین نے پوچھا کہ کیا یہان کوئی دریا
نہ تھا انھون نے کہا کہ ہمنے اپنی آنکھون سے نہ دیکھا نہ اپنے بزرگون سے سُنا الغرض اسکے بعد بھی
جب پانچ سو سال بعد میرا جانا ہوا تو ایک عظیم الشان شہر نظر آیا پس وہان کے لوگون سے اُسکے
آغاز بنیاد کا حال دریافت کیا انھون نے جواب دیا کہ ہمیشہ سے ایسا ہی آباد تھا ہمین اسکے بنا کی

تاریخ معلوم نہین ہی بادشاہ اس کیفیت کو سنکر کہنے لگا کہ اے حضرت مین آپکی ہمراہی کی آرزو رکہتا ہون حضرت نے جواب دیا کہ اے بادشاہ یہ مجھ سے نہین ہو سکتا مگر تم اس جوان کی نیابت قبول کرو اور اللہ تجھکو راہ راست کی رہنمائی کریگا

## مقالۂ دوم سفلیات کے بیان مین

واضح ہو کہ جو کچھ زیر فلک ہی کرۂ اثیر اور عجائبات دریا اور کرۂ زمین اور فراز کوہ اور جریان جوے اور فوائد معدنیات اور خواص درختان وغیرہ سے اسکے دریافت مین دانا لوگون کی عقل رسا حیران ہی پس بہت اشیا عقلمندون کو وہم اور شبہہ مین ڈالتے ہین انسان نے اپنی عقل اور ادراک سے جسقدر دریافت کیا ہی وہ ایک قطرہ دریا یا ریگ صحرا کے برابر نہین ہی سفلیات وہ چیز ہی جو عناصر اور انکے طبائع اور ترکیب اور انقلاب سے زیر فلک موجود ہین حکما کہتے ہین کہ عنصر اصل ہی موضوعات مین اور عنصر سے مراد جسم کی ہی کہ سواے آسمان قمر کے ہی اور یہ جسم امہات یعنی بجاے مادر کے ہین اور معادن و نبات و حیوان کو مولدات یعنے اسکی اولاد کہتے ہین امہات کا نام ارکان رکہا ہی اور یہ چار ہین - آگ - ہوا - خاک - پانی - پس آگ حار یابس ہی اور مقام اسکا فلک قمر کے نیچے اور ہوا کے اوپر ہی - ہوا گرم تر آگ کے نیچے پانی کے اوپر رہتی ہی - پانی سرد تر زمین کے اوپر اور ہوا کے نیچے ہی - زمین سرد خشک اور اسکا مقام وسط عالم ہی ہر ایک ان اربعہ عناصر مین سے دو کیفیت ہین - ایک کیفیت موافق اسکے جو اس سے بالا ہی اور ایک کیفیت موافق اسکے جو اسکے نیچے ہی اور مخالف اسکے جو اس سے بالا ہی - اور اسی وجہ سے ہر ایک کا مکان طبعی معین ہی کہ وہان پر قرار پکڑتا ہی بجز وہان کے اور جگہ نہین رہتا الا اسوقت کہ کوئی مانع ہو اس اصلی مرکز کے رہنے مین پس جسوقت وہ مانع مرکز عالم پر مرتفع ہو ثقیل ہوگا اور اگر محیط کی طرف مائل ہو تو خفیف ہوگا - واضح ہو کہ اللہ تعالے نے اپنی حکمت کاملہ سے عناصر کو ترکیب عجیب و غریب خلق فرمایا جو عنصر کہ خفیف تر ہین وہ آسمان سے نزدیک ہین اور ثقیل دور ہین جیسے کہ آگ جملہ عناصر سے خفیف ہی وہ متصل فلک قمر سے ہی اور زمین ثقیل زیادہ ہی وہ فلک سے نہایت دور ہی - ہوا آگ سے ثقیل زیادہ ہی - پانی سے خفیف ہی لہذا اسکا مقام کرۂ آگ سے نیچے اور کرۂ پانی سے اوپر ہی اور پانی ہوا سے ثقیل زمین سے خفیف ہی اسکا مقام زمین سے بالا ہوا سے نیچے ہوا

فصل انقلاب عناصر کے بیان مین - بعض عنصر بعض سے منقلب ہوتے ہین جیسا کہ ہوا پانی ۴

سے منقلب ہوتی ہی اور یہ اکثر دیکھنے مین آیا ہی کہ وہ ظرف جو کانسے سے بنایا گیا ہی اکثر اسمین رطوبات جمع ہوجاتے ہین اگر کوئی شی منجمد اُسمین ڈالی جاوے تو گرد اُسکے قطرے سے نظر آتے ہین اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ اُس ظرف کا ترشح نہین ہے بلکہ سبب یہ ہی کہ جو ہوا اُس ظرف مین محیط ہی سرد ہوکر منجمد ہوگئی ہے اور پانی بھی بہ نسبت تمازت آفتاب اور حرارت آتش کے بخارات ہوکر ہوا بنجاتا ہی اور ہوا آگ سے منقلب ہوتی ہے جیسے کہ بعض مواضع مین لون کی حالت ادیکھی جاتی ہی اور پانی خاک سے بدلتا ہی جیساکہ اکثر دیکھا جاتا ہی کہ بعض پانی سنگ وخاک ہوجاتے ہین اور خاک بھی پانی سے انقلاب کرتی ہی جیسے کہ کیمیاگر اس فعل کو کرتے ہین کہ اسکے اجزا کو مسحوق کرتے ہین اسطرح کہ اجزاے ارضی اسمین باقی نہین رہتے ہین پس ان عناصر مین جو لطیف تر ہین اُنکا انقلاب سریع تر ہی اور جو عناصر کہ کثیف تر ہین اُنکا انقلاب دیر مین ہوتا ہی کیونکہ جسوقت ہم دو قسم کے پانی جو کہ ایک سبک اور ایک گران ہو بہم کرین اور ہواے سرد مین دونون کو رکھہ دین تو آب سبک جلد تر منجمد ہوجاویگا اور اسی طرح اگر دھوپ یا آگ مین رکھہ دین تو بھی آب سبک جلد تر گرم ہوگا — +

نظر دوم کرۂ آتش مین حکماے کے نزدیک آگ کا جسم بسیط اور طبع اسکی گرم خشک اور اپنی طبیعت پر متحرک ہی کیونکہ آسمان کے نیچے مستقر ہوتی ہی اور یہ آگ بسیط ہی یعنے کسی عنصر سے آمیزش نہین رکھتی اور کوئی رنگ اُسمین نہین ہی اور کہتے ہین کہ خالی آگ کو کوئی نہین دیکھہ سکتا ہی کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ جب شمع روشن ہوتی ہی تو اسکا شعلہ فتیلہ سے جدا ہوتا ہی اور شک نہین ہی کہ آگ کی حرارت فتیلہ کے قریب قوی تر ہی اور یہ بھی ایک امتحان ہی کہ جسوقت آہنگر بھٹی کے پھونکنے مین مبالغہ کرتے ہین تو ہوا اس درجہ گرم ہوتی ہے کہ اگر کوئی چیز اس سے نزدیک ہو تو جل جاتی ہی پس معلوم ہوا کہ آتش کی قوت صرف اسکے اصول مین ہوتی ہی لیکن وہ آتش کہ عنصر کے اوپر ہی نہایت قوی ہی پس اسی وجہ سے وہ آتش نظر نہین آتی ہی پس حکمت الٰہی کو دیکھنا چاہیے کہ کیونکر اُسنے کرۂ آتش کو فلک قمر کے نیچے بنایا ہی یہانتک کہ اسکی حرارت سے بخارات غلیظ جلتے ہین اور بخارات عفنیہ کو لطیف کرتا ہی تاکہ زیر فلک قمر جو کچھ عالم کون وفساد مین ہی وہ صاف وشفاف ہو اور بنایا اسکو ایک طبقہ کہ حرارت سخت رکھتا ہی اور تحلیل کرتا ہی جو کچھ اصول پاتا ہی بخارات ودخانات کے آزار سے پس پیدا کیا حق تعالے نے اس عنصر لطیف وبسیط کو بے رنگ کسواسطے کہ اگر روشنی دیتا اور اسکا رنگ ظاہر ہوتا اس طرح پر کہ جیسے کہ ہماری آگ ہی تو البتہ مانع ہوتا اسکا رنگ وبو آنکھون کو دیکھنے عالم افلاک سے اور دوسری حکمت یہ ہی کہ اسکو محجوب گردانا کرۂ زمہریر سے تاکہ مانع ہو زمہریر کی سردی

سوزش کرۂ آتش کو اور اگر ایسا نہوتا تو تمام حیوان و نبات سوزش کرۂ نار سے ہلاک ہوجاتے اور
سنگ و آہن کے ملنے سے جو آگ نکلتی ہی یہ بھی قدرت پاک پروردگار ہی اور ایک عجیب روشنی یہ ہی کہ
درخت تر سے آگ نکلتی ہی اور یہ برخلاف طبیعت آتش کے ہی کیونکہ انمین غالب ہی رطوبت اور اونکی
طبیعت پر غالب ہی یبوست پس کیونکر دو ضدین ایک دوسرے سے پیدا ہوتی ہین فرمایا حق عز و جل
نے اَلَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ اور عجائبات آتش سے حرارت
اور روشنی ہی یہ دونون مطیع آتش کے ہین دوسرے ایک عجیبہ امر یہ ہی کہ آہن اور سنگ خارا کو
خاک کرتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ فہم انسانی اسکے ادراک معانی سے سربگریبان نادانی ہی حق تعالے فرماتا ہی
نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ اسمین جعلنا کی ضمیر جانب آتش رجوع
ہوتی ہی جَعَلْنَا النَّارَ یہ وہ آگ ہی جو واسطے بنی اسرائیل کے ظاہر ہوئی جسمین اُنکے اخلاص کا
بیان ہی خوبی و لطافت سے بھرا ہوا ہی امتحان لیا جاوے پس ہر آئینہ بنی اسرائیل اس آتش
کیجانب توسل ڈھونڈھتے تھے اور قربانی کی رسم بجالا کر احاطہ مین چھوڑتے تھے اسوقت وہاں
پیغمبر زمان صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آتے اور دعا فرماتے لوگ گھر کے دروازے پر ہوتے تھے
پس پیغمبر کی دعا سے سفید رنگ کی آگ نازل ہوکر قربانی پر ظہور پکڑتی اور قربانی کے اطراف پر محیط
ہوجاتی اور اُس قربانی کو جلا دیتی حق تعالی نے یہود کے اخبار مین اسکا ذکر قران مجید مین فرمایا
قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ منجملہ آگ کے حرمین آتش
ہی جو بلاد عبس مین ظہور پکڑتی رہی ہی جسوقت رات ہوتی وہ آگ افروختہ ہوجاتی اور بنی عبس اس آگ
کے نور مین اپنے اونٹون کو تین دن کی راہ سے دیکھتے تھے اور گاہ گاہ اس آگ سے ایک گردن
دکھلائی دیتی تھی اور جو اسکے نزدیک ہوتا تھا اسکو جلا دیتی تھی جب دن ہوتا تو ایک دھوان
دکھلائی دیتا تھا۔ پس حق تعالی نے خالد بن سنان علیہ السلام کو بھیجا یہ شخص بنی عبس مین سے
تھا اور بنی اسماعیل کے بعد آیا تھا پس ایک چاہ تیار کرکے اُس چمک کو اسمین قید کیا پس لوگ
دیکھتے تھے کہ وہ نور اس کنوین مین جا چھپا اور پھر نشان نہ ملا

فصل شہب اور انقضاض کواکب کے بیان مین حکما کا مقولہ ہی کہ کبھی دھوان جانب
ہوا کے صعود کرتا ہی اور مقر برودت اُس تک نہین پہونچتی ہی کہ وہ طبیعت ناریہ تک پہونچتا ہی اگر زمین
سے منقطع نہو جاوے دخان مین ایک دہنیت ہوتی ہی جس سے آگ کا شعلہ نکلتا ہی اور وہ بالکل
آگ ہوکر مادۂ دخان کیطرف رجوع کرتا ہی اور وہ بالکل آگ ہوکر اسکے گرد و نواح کو جلاتا ہی مثلاً دو چراغ

روشن کیے جاوین ایک دوسرے کے اوپر بعدہ نیچے کے چراغ کو ٹھنڈا کر دیا جاوے جب دھوان اسکا چراغ بالامین پہونچیگا تو اسکے شعلہ سے آگ واپس ہوکر نیچے کے چراغ کو روشن کر دیگی لیکن جسوقت زمین سے مادہ اسکا منقطع ہوا پس جسوقت کہ طبقۂ آتشین تک پہونچا تو وہ منطفی ہوجاتا ہے اور سابق مین مذکور ہوا کہ آتش خالص کا دیکھنا ممکن نہین ہی لیکن اگر مادہ دخانی لطیف ہوتا ہے توجسوقت اسمین آگ لگتی ہے تو تھوڑی دیر تک اسمین دھوین کے ہمرنگ چند صورتین دکھلائی دیتی ہین کبھی مانند کوکب ذو ذوابہ یا حیوان دوسردار کے یا عمود مخروطہ قائمہ کے قاعدہ اسکا وہی جز ہے جو کرۂ نار سے متصل ہی اور مخروطا انکا وہ جو کرۂ زمہریر سے متصل ہی کبھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا ایک کرہ ہی جو مدحرج ہوتا ہے سطح آسمان پر کبھی شمال سے جنوباً اور کبھی جنوب سے شمالاً آغاز کرتا ہے پس اگر ذرا نظر غور سے دیکھیین تو ظاہر ہوتا ہی کہ گویا کرۂ قطران ہی جسمین آگ شعلہ زن ہی پس ہوا مین افتادہ ہوا اور ہر چند آگ اسمین اثر کرے اسکا شرر اور بھی متاثر ہوتا ہے کہ فانی ہوجاے۔

خاتمہ بعض حکماے سلف اسپر متفق ہین کہ طالع ناری اور نفوس انسانی کے درمیان ایک ایسے قسم کی مشابہت ہی جو دوسرے کسی عنصر کے باہم اگر نہین ہی جسوقت آگ شعلہ زن ہوئی اسکا دفعیہ مشکل ہے اور جسوقت کم ہوئی اسکا بجھانا ممکن ہی اسی طرح نفوس انسانی کا حال ہے کہ کثرت مین اسکا دفعیہ محال اور کمیت مین ملال واقع ہوجاتا ہی عجیب تر یہ ہی کہ جس مقام پر آگ زندہ ہی وہان زندہ اور جہان آگ مردہ ہی وہان مردہ ہوتا ہی اس طرح ہی کہ جب ارباب معادن نے ارادہ کیا کہ کدو کاوش شروع کرین تو ایک لمبی لکڑی لیکے اور اُسکے سرے مین آگ روشن کرکے اُسکو اپنے چہرے کے روبرو رکھتے ہین پس اگر اسکا شعلہ باقی رہا تو اس مغارہ مین دخل کیا اگر سرد ہوگیا تو اُدھر متوجہ نہین ہوتے۔ اگر کسی کنوین مین اُترنا چاہتے ہین تو قندیل مین چراغ دکھلا اول اُسکو کنوین مین پہونچاتے ہین اگر وہ اندر جاکر سرد ہوگیا تو ہرگز اُس کنوین مین نزول نہین کرتے اگر روشن رہا تو ضرور اُترتے ہین ایک تشبیہ انسان کی آتش سے یہ ہی کہ جس وقت چراغ مین روغن نہ رہا اور بجھنا چاہا تو مکرر ایک منور شعلہ چمکتا ہی اور پھر وہ چراغ بجھتا ہی اور اسی طور پر حضرت انسان کو مرتے وقت غلبۂ قوت ہوجاتا ہی جسکا نام فرجہ موت ہی اور جب یہ قوت حاصل ہوئی تو مرنے مین دیر نہین ہوتی ہے

نظر سوم کرۂ ہوا مین - ہوا ایک جسم بسیط ہی اسکی طبیعت گرم تر ہی اور سبک اور لطیف واقع ہوئی اور مقام اسکا زیر کرۂ نار و بالاے کرۂ آب ہی حکما کے نزدیک ہوا کا سمک تین قسم پر منقسم ہوتا ہی

اول وہ کہ فلک قمر سے ملی ہی دوسرے سطح پانی و بعض زمین سے متصل ہی تیسرے وسط مین ہی لیکن جو ہوا کہ وسط مین ہی اسکی بھی تین قسمین ہین۔ اول متصل کرۂ نار سے نہایت گرم دوم کرۂ زمہریر سے نہایت سرد تیسرے متصل پانی و زمین سے وہ معتدل ہی اسکو نسیم کہتے ہین قسم اول جو فلک سے متصل ہی وہ بسبب حرکت فلک کے گرم ہی گو یا کہ آگ ہی اور جسقدر کہ کرۂ زمہریر سے نزدیک ہوتی جاتی ہی اسکی حرارت کم ہی یہانتک کہ حرارت زائل ہو جائے اور برودت غالب ہو جائے اسکو کرۂ زمہریر کہتے ہین وہ قسم دوم ہی لیکن قسم سوم بواسطہ پڑنے شعاع آفتاب کے اور منعکس ہونے کے ہوا مین معتدل ہی اگر انعکاس شعاع کا نہوتا تو جو ہوا کہ سطح آب و زمین کو مماس ہی وہ سرد زیادہ ہوتی کرۂ زمہریر سے جیسا کہ یہ صفت اُس مقام پر صادق آتی ہی جو قطب شمالی کے تحت مین نہایت سرد ہی اور وہان چھ مہینے کی رات ہوتی ہی پس وہان سردی کی کثرت سے پانی منجمد اور تیرہ و تاریک ہو جاتا ہی اور حیوان و نباتات کی ہلاکی نظر آتی ہی حکماء کے نزدیک کرۂ ہوا نسیم کے سمک کی بزرگی سولہ ہزار گز ہی اور خرد کی مطابق روے زمین کے ہی بدینوجہ کہ سب سے بھاری پہاڑ جو سر زمین پر پایا جاوے اسکی ارتفاع کی مقدار اس مقدار سے زیادہ نہین ہی اور ہوا کی حرارت اسجگہ ابر کو منعقد نہین ہونے دیتی اور اسکی حرارت کا سبب اس اشعہ کا منعکس ہونا سطح زمین سے ہی لیکن سطح کرۂ نسیم جو کہ زمین سے ملتی ہی تحقیقاً وہ عمق زمین مین داخل ہی ممکن نہین کہ جسکے پھیپڑا ہو بجز ایسے مکان کے کہ جہان ہوا و نسیم ہنوز نہ رہ سکے بخارات و دخانات اور اختلافات باد اور زوابع اور دائرہ اور قوس قزح و ابر و رعد برق بجلی و باران اور ہوا اور سایہ اور شبنم اور برف اور یخ و روشنی وغیرہ مین جو تغیرات واقع ہوتے ہین بعضے سمک نسیم اور بعض سمک کرۂ اثیر سے واقع ہوتے ہین اب بیان مفصل کیا جاتا ہی

ابر و باران کا بیان حکما کا اعتقاد ہی کہ جب آفتاب پانی اور زمین پر تاثیر کرتا ہی تو پانی اور زمین سے اجزاے لطیف تحلیل ہوتے ہین اجزاء پانی کو بخار اور اجزاء زمین کو دُخان کہتے ہین پس جس وقت بخار اور دھوان ہوا مین بلند ہوا اور ہوا اسکو ایک طرف سے دوسری طرف لیگئی تو یہ اطراف مین معلق رہجاتے ہین اُنکے آگے بڑے بڑے اونچے پہاڑ مانع ہوتے ہین اور زمین سے بخار کا مادہ متصل ہوتا ہی پس ہمیشہ یہ بخارات اور دخانات کثرت سے ہوکر ہوا مین غلیظ یعنی گاڑھے ہو جاتے ہین اکثر ایک کے دوسرے مین اجزا داخل ہو جاتے ہین تا آنکہ منجمد ہو جاتے ہین پس اجزاے بخاریہ اور دخانیہ اور متراکمہ سے سحاب متکون ہوتا ہی اور جسقدر اونچا ہوتا ہی بعض کے اجزا بعض سے ملتے جاتے ہین تا آنکہ مادہ دخانی ہوا ہو جاتا ہی اور مادہ بخاری پانی ہو جاتا ہے پس

بعض

قطرہ قطرہ ہو کر اسفل کیطرف رجوع کرتا ہی پس اگر اس بخار کا صعود رات کے وقت ہی جیسا کہ ہوا کی سخت سردی ہی تو بخار کے صعود کا مانع ہی اور جامد کرتا ہی پس اول اس بخار کو ایک ابر رقیق بناتا ہی اور اگر سردی زیادہ ہی تو وہ بخار منجمد ہو کر برف بن جاتا ہی اور اس نظر سے کہ سردی اسکو منجمد کر دے اجزاے مائیہ سے مخلوط کرتا ہی اُسوقت گرتا ہی زمین پر پس مانند باران اور تگرگ کے اُسکی صورت ہوتی ہی اگر معتدل صورت پر ہی یعنے اسقدر سردی ہوتی ہے کہ اُس سے انسان و حیوان کو تکلیف و ایذا نہین پہونچتی ہی تو بدفعات یعنے ایک کے بعد ایک ابر صعود کرتا ہی جیسا کہ اکثر ایام بہار اور پائز مین نظر آتے ہین گویا پہاڑون پر روئی الجھی ہے پس جب اُسپر زمہریر عارض ہوا تو بخار اور پہی سے غلیظ ہوتا ہی اور پانی مین جب اجزا اُسکے ملجاتے ہین تو قطرہ قطرہ بھاری ہو کر ابر و ہوا سے زمین کی طرف ٹپکنا شروع ہوتا ہی اگر وہ قطرات ذرہ ذرہ سے ہین تو سرما افراط سے ہوتا ہی قبل اسکے کہ وہ زمین پر آ پہونچین اور اگر بخار ہاے باردی ہوا نہ پہونچے تو ٹپکتے ہین کثرت سے اور قطرات تھوڑے ہوں تو شب کو سردی مین منجمد ہوتے ہین پس اگر وہ قطرات بستہ ہون تو باران نرم کی بارش ہوتی ہی اگر منجمد ہو گئے تو صاعقہ ہو جاتے ہین بارش باران کا ہونا فضل الٰہی سمجھنا چاہیے کیونکہ حیوانات کے مقامات مین ہر سال برستا ہی نہ کہ خراب و ویرانون اور ایسے بیابانون مین جہان حیوان کی زندگی نہو سکے اہل تجربہ کے نزدیک تجربہ ہی کہ جس دریا اور بقعہ کے درمیان مین چالیس دن کے راستہ کی دوری ہی وہ قابل سکونت کے نہین ہی کیونکہ وہان بارش نہین ہوتی ہی اور عین لطف پروردگار یہی ہی کہ اپنے بندون پر بارش رحمت فرمائے اور اس بارش مین نہ قلت ہی کرے نہ کثرت جس سے نباتات پیدا نہون یا ضائع ہو جاوین یا حیوان کو نقصان پہونچے جیسا کہ قوم نوح علیہ السلام پر واقع ہوا حق سبحانہ تعالیٰ نے اس باب مین یون ارشاد فرمایا ہی کہ

انزل من السماء ماء بقدر فانشا نا بہ بلدۃ میتا کذلک تخرجون

فصل باد کے بیان مین - باد کی پیدائش ہوا کی لہر سے ہی اسکے حرکت کرنے سے مختلف جہات کی طرف جس طرح کہ تموج دریا کا بعض پانی کی مدافعت کرنے سے بعض بعض کو ہوتا ہی گویا ہوا اور پانی دو دریا ہین اور یہ دونون باہم گر واقع ہین بجز اسکے کہ پانی کے اجزا غلیظ ہین اور حرکت مین سنگین اور ہوا کے اجزا لطیف اور سبک حرکت ہین اب اس باد کی کیفیت سنا چاہیے یہ جو دھوئین ہین جو حرارت آفتاب کی تاثیر سے زمین سے نکلکر اوپر کو جاتے ہین جسوقت وہ طبقہ بارد تک پہونچے تو دو حال سے خالی نہین یا تو اسکی حرارت وہان پر شکست ہو جاتی ہی یا کہ اپنی حرارت پر

باقی رہجاتا ہی پس اگر اسکی حرارت شکست ہوگئی تو کثیف ہوکر نیچے گرنے کا عزم کرتا ہی اور جسوقت متوجہ
نزول ہوا تو اسی اثنا مین ہوا کا تموج اسمین ہوکر ہوا ہو جاتی ہے اور اگر حرارت باقی رہی تو اوپر کو جاتے
جاتے کرۂ آتش تک جو حرکت فلک سے متحرک ہی پس وہان تموج باد اسکو رد کرتا ہی اسکی حرکت سے
ہوا مین تموج ہوتا ہی جیسے کہ پانی مین کوئی شی ڈالی جاوے اور پانی اسکے سبب حرکت کرتا ہی کبھی ایسا
ہوتا ہی کہ اور ہوائین اسمین جاملتی ہین اور چند دھوئین نیچے سے جا پہونچتے ہین اور وہ پہونچکر باد
کی شکل حاصل کر لیتے ہین یا کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بلا واسطہ کسی چیز کے ہوا خود متحرک ہوتی ہی بلکہ شعاع
شمس کے وسیلہ سے کیونکہ آفتاب کی شعاع ہوا مین خلل انداز ہی اسکی وجہ سے اسکا حجم زیادہ ہوتا ہی
اور اسوجہ سے ہوا متحرک ہوتی ہی لیکن زوبعہ یعنی بگولہ وہ ہوا ہی کہ اپنے نفس پر دور کر لیتی ہی مانند منارہ
کے اکثر حدوث اسکا اس سبب سے ہوتا ہی کہ ہوا طبقہ بارد سے رجوع کرتی ہے اور اسکو ابر مانع ہوتا ہی
اور اسکو صدمہ پہونچاتا ہی اس سخت حرکت سے ہوا مین دوران ظاہر ہوتا ہی اسی صورت پر زمین پر
پہونچتی ہی کبھی اسکے صعود کا مسلک مدور ہوتا ہی یعنی جس راہ سے کہ وہ ہوا اوپر کو جاتی ہی مدور ہوکر جاتی ہی
پس اسکا پہنا بھی مدور ہوتا ہی جسطرح کہ موسے پر پیچ جنکی وجہ اکثر کجی سری ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہی
کہ دو ہوا باہم ملتی ہین جو جانب حرکت مین ایک دوسرے کے مخالف ہی ہر ایک انمین سے
دوسرے کو مانع ہوتی ہے اس سے بگولہ پیدا ہوتا ہی اس سے ایک صورت مستدیر پیدا ہوتی ہی
اور اسکی شکل منارہ کی سی ہو جاتی ہے اور کبھی یہ باد زوبعہ اوپر آتی ہی اور کشتی کو بالائے آب سے
چکر مین لاتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہی باد زوبعہ پر پارۂ ابر آجاتا ہے پس وہ زوبعہ کو مدور کر دیتا ہے
پس زوبعہ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ تنین جو کہ فلک یعنی فلک قمر کے نیچے سے تا بزمین پرواز
کر رہا ہے اصول باد کے چار ہین اول شمال جسکی جا سے وزیدن مطلع بنات النعش سے
تا مغرب آفتاب دوسرے صبا جسکا مطلع بنات النعش سے مشرق تک ہی۔ تیسرے باد دبور جو مطلع

سہیل سے
مغرب تک ہی
جنوب مطلع اسکا
مشرق آفتاب سے
تا مطلع سہیل صورت اسکی
اس شکل پر ہے۔ واللہ الموفق للصواب

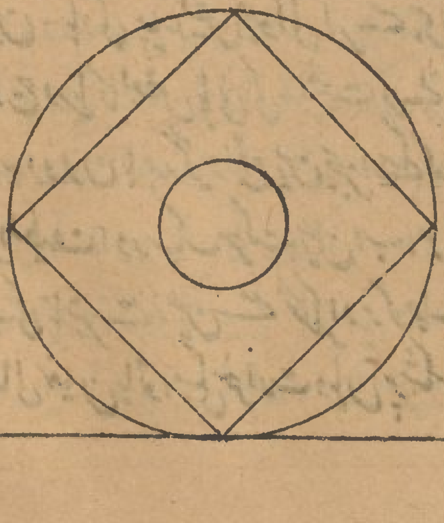

باد شمال سرد خشک لکھی ہے کیونکہ وہ اُس جگہ سے نکلتی ہی جہان کہ سامنے آفتاب کی نہین ہی اور برف اور دریا اُسکے نزدیک بہت ہین پس ہوا انھین کے محاذی ہوکر نکلتی اور سردی حاصل ہوتی ہی اور شمال کیطرف خشکی کی کثرت اور تری کی کمی ہی صحرا اور کوہ مین ہوکر آتی ہی تو یبوست حاصل کرتی شمال کی ہوا بہ نسبت جنوب کے زیادہ تر زور آور ہی کیونکہ وہ ایک تنگ مقام سے نکلتی ہی جیسے کہ صراحی وغیرہ تنگ گلو کے مقام سے پانی برآمد ہوتا ہی اور جنوب کا یہ حال نہین ہی بلکہ اسکا منھ مانند طشت کے کھلا ہوا ہی اور اسی وجہ سے اُسمین وہ زور نہین ہی اور شمال کے نکلنے کی جا کے تنگ ہونے سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ وہ درمیان کوہستان سے نکلتی ہی اور شمال مین اکثر پہاڑون کی کثرت ہی اور جنوب صرف دریا سے نکلتی ہی جہان کوئی پہاڑ نہین ہی شمال مقوی دماغ اور رنگ کو چمکاتی ہی اور مضعفی حواس اور مصحح شہوت ہی بادہاے شمال وجنوب کے نتائج واثر مین حکما نے لکھا ہی کہ باد شمال کے نتیجہ سے اکثر حیوانات از قسم نر پیدا ہوتے ہین اور جنوب سے مادہ اور عرب والے شمال کی مذمت کرتے ہین کیونکہ اسی کے ذریعہ سے ابر دفع ہو جاتا ہی اور سردی بھی اسکا نتیجہ ہی موسم زمستان مین بہ نسبت دیگر ہوا کے ہواے شمال تند ہوتی ہی عرب کے نزدیک ہواے جنوبی بہتر ہے کیونکہ اسکے افعال برخلاف شمال کے ہین جنوب کی طبیعت گرم تر ہے چونکہ خط استوا کی سمت پر اڑتی ہی وہان گرمی کمال درجہ پر ہی کیونکہ سال مین دو مرتبہ آفتاب کا گذر وہان پر ہوتا ہی اور وہان سے دور بھی نہین ہوتا اسی نظر سے وہان پر گرمی زیادہ ہوتی ہی دوسری دلیل یہ ہی کہ جنوب مین دریا بکثرت عائد ہین پس حرارت آفتاب کی دریا سے نکالتی ہی اکثر بخارہاے رطب کو اور جنوب اس سے رطوبت حاصل کرتی ہے اطبا کہتے ہین کہ باد جنوب بدن کو کاہلی اور جسم وسر کو سنگین اور آنکھون کو تاریک کرتی ہی اکثر بروقت چلنے باد جنوب کے دریا مین تاریکی سی آجاتی ہے اور یہ حال بروقت چلنے ہواے شمالی کے نہین ہوتا ہی شمال ہوا کو صاف کرتا ہی اور سطح دریا کو راکد یعنے استادہ اور مساوی کرتا ہی اور جنوب ہوا کو راکد کرتا ہی اور سطح دریا کو غیر مستوی بناتا ہی اور تعجب انگیز تقریر ہے کہ جس وقت باد جنوب گرم پانی پر چلتی ہی تو اسکو سرد کر دیتی ہی اور شمال جب اُسپر گذرے تو اُسکو اپنی حرارت پر رکھتی ہی سبب اسکا حکما نے کہا ہی کہ بروقت اڑنے شمال کے حرارت دریا مین متمکن ہوتی ہی جیسا کہ زمستان مین دیکھا جاتا ہی کہ زمین کے اندر حرارت بھر جاتی ہی پس آب گرم رہتا ہی لیکن بروقت چلنے ہواے جنوبی کے وہ حرارت باہر نکلتی ہی جیسا کہ موسم گرما مین اندرون زمین سے گرمی نکلتی ہی اور جبکہ گرمی کو باہر کر دیا تو پانی بذات خود سرد ہی اپنی طبیعت

کی طرف رجوع کرتا ہی عرب کے لوگ جنوب کے مداح ہین کیونکہ ابر کو ظاہر کرتا ہی اور ہیجان لطف
ہوتا ہی اور بحر جنوبی کے اور ہوا کے اثر سے بارش نہین ہوتی کسی شاعر نے لکھا ہی شعر
ذا کان عام مانع القطر دیمه + صبا و شمال وقرة ود بود - صبا اعتدال سے نزدیک ہی اگر
اول روز مین چلے تو نہایت خوش ہوتی ہے اور سردی مائل ہوتی ہی کیونکہ مقامات باردہ پر ہو کر گذرتی
ہی جو دوری آفتاب کی وجہ سے سردی حاصل کی ہی رات کو پس نہایت درجہ لطیف ہی مگر اسکا وقت
نہایت قلیل شعاع آفتاب کے نکلنے تک ہی پس جسوقت آفتاب کا طلوع ہوا اسکو دور کرتا ہی پس
یہ آفتاب سے بیشتر ہوتی ہی اور آفتاب کی حرارت اسکو گرم کرنی شروع کرتی ہی تا آنکہ معتدل ہوتی ہی
اور اسکو باد سحری بھی کہتے ہین اسکا بہنا لذت ناک ہی اسکے بہنے سے انسان لذت ناک ہوتا ہے
انسان کو سرخوشی خواب کی یاد آتی ہی بیمار کو راحت ملتی ہی پس اس ہوا کا وقت سحر ہی کیونکہ یہ وقت
سردی سے اور طلوع آفتاب کی حرارت سے معتدل ہی - دبور یہ برخلاف صبا کے ہی اسکے بہنے کا وقت
بروقت غروب ہونے آفتاب کے ہی یا غروب سے بیشتر چلتی ہی پس صبا کی گرمی دبور کو گرم نہین کرتی
ہی اور اسوجہ سے اخیر دن کو بہتی ہی رات کو نہین چلتی کیونکہ اسوقت آفتاب اسکے موضع ہوا مین جا پہونچا
ہی اور اسکے بخارات کو تحلیل کرتا ہی اور اسی باعث سے اسکے نکلنے کا وقت کم بلکہ نہایت کمتر ہی خاصیت
اسکی بخلاف صبا کے ہی اور بیان اسکا بہ تحقیق مبسوط اور روشن کیا گیا - واللہ اعلم - خاتمہ
عجیب ترین خواص ہواؤن مین سے یہ ہی کہ خالی ہین جیسے ہی گذرتی ہین آوازون سے اور بدبو اور
بخارات اور دھوؤن سے پس تلقیح کرتی ہی درختون کو یعنی پھل دیتی ہی درختون کو اور ترو تازہ کرتی ہی
زراعت کو اور نیز خشک کرتی ہے کشت زار کو اور متغیر کرتی ہی حیوانات کے طبائع کو کہتے ہین کہ ہوا کو
زمین مین لیجانے اور نیز تخم اگانے مین کمال اثر ہے اور بدن انسان کو سست کرتی ہی اور قوی کو ضعیف
اور رنگ کو زرد کرتی ہی اور بعض ہوا ایسی ہی کہ بدن کو سخت اور اعضا کو مقوی اور رنگ کو روشن اور
لطیف کرتی ہے اور عجائب تر وہ ہین کہ وہ بازی گری رکھتی ہین ابر سے کہ بعض کو بہنا در اور کشادہ
کرتی ہین حق تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہی وهو الذی یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمته حتی اذا اقلت
سحابا ثقالا سقناه لبلد میت فانزلنا به الماء فاخرجنا به من کل الثمرات فسبحانه ما اعظم شانه

فصل رعد و برق وغیرہم کے بیان مین - حکما کا قول ہے کہ جسوقت آفتاب دریا کے پانی پر
چمکتا ہی اس سے اجزاے آبی اٹھتے ہین جنکو بخار کہتے ہین اور جب زمین پر چمکتا ہی تو اس سے اجزاے
ارضی اٹھتے ہین اور انکو دخان کہتے ہین اور بخار اور دخان مگر جب طبقہ زمہریر مین پہونچتے ہین

بخار منعقد ہوکر ابر ہو جاتا ہی اور دخان درمیان مین ہو جاتا ہی اگر اسمین حرارت باقی ہی تو بالا روی کا قصد کرتا ہی اور اگر سرد ہوا تو مائل زمین کی طرف ہوتا ہی اور ابر کو نہایت تندی سے پارہ کرتا ہی اور اُس سے رعد پیدا ہوتی ہی اور کبھی آتش مشتعل ہوتی ہی اُس سختی احتکاک باہمی سے پس اُس سے برق حادث ہوتی ہی اگر لطیف رہی ہو اور اگر غلیظ ہو تو صاعقہ صادر ہوتی ہی پس جس چیز پر پہونچے اُسکو جلاکر خاک سیاہ کر دیتی ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ لوہے کو گلاتی اور لکڑی کو کچھ نقصان نہین پہونچاتی ہے کبھی سونے کو جلاتی ہی اور تھیلی کو نقصان نہین پہونچاتی کبھی کوہستان پر گر کر ٹکڑے کر دیتی کبھی دریا مین حیوانات دریائی کو سوختہ کرتی ہی - واضح رہے کہ رعد و برق دونون باہم حادث ہوتے ہین لیکن برق قبل اسکے کہ رعد سُنا جاوے دیکھی جاتی ہی اسواسطے کہ برق دیکھی جاتی ہی بحاذات بصر سے پہلے اور رعد کا سننا موقوف ہی متوج ہوا پر اور اسکے کان تک پہونچنے پر اور نظر کا جانا زیادہ سریع ہی متوج ہوا سے کیا تو نے دھوبیون کو نہین دیکھا کہ جسوقت کپڑے کو پتھر پر مارتے ہین تو اول دیکھا جاتا ہی اور اُسکے بعد آواز محسوس ہوتی ہی اور رعد و برق ایام زمستان مین نہین ہوتی کیونکہ اسوقت آفتاب کی حرارت ضعیف ہوتی ہی اس سے دخان نہین اُٹھتا اور اسی سبب سے بلاد باردہ مین ایام برف مین کوئی برق نہین ہوتا بدین وجہ کہ سردی بخارات دخانی کو بجھا دیتی ہی اور جسوقت برق زیادہ ہووے بارش بسیار ہوتی ہی بدینوجہ کہ جسوقت ابر کثیف ہوا اسمین پانی منحصر ہو جاتا ہے پس جسوقت تندی اور سختی سے نازل ہو تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید اول اسکا منفذ بند تھا یا کہ بارش منجمد ہوگئی ہی اور اب وہ موانع جاتے رہے کہ اسقدر سختی اور تندی سے روانی رکھتا ہی اور گواہ اس دلیل کا یہ ہی کہ مثلاً کوئی شخص اپنے تئین خندیدگی سے باز رکھے اور ضبط کرے تو ضرور بے اختیار ہنسی آ جاوے گی کہ ضبط نہو سکے گا - *

## فصل ہالہ اور قوس قزح اور شمسات وغیرہ اور ضوء اور عصی اور ہوا کے بیان مین

قاضی عمر بن سہلان ساوی فرماتا ہے کہ ان امورات کا تحقیق کرنا چہار مقدمہ پر موقوف ہے - مقدمۂ اول - بیان معنی انعکاس بصر مین اسکو انعکاس ضوء پر قیاس کرنا ممکن نہین ہی بدینوجہ کہ انعکاس ضوء کا خارج مین حقیقت رکھتا ہی لیکن انعکاس بصر خارج مین کچھ حقیقت نہین رکھتا بلکہ وہ ایک امر موہوم ہی لیکن دونون انعکاس مین انعکاس کی رو سے فرق نہین ہی جب انعکاس ضوء معلوم ہوا انعکاس بصر بھی اسی طریق پر ہوگا لیکن انعکاس ضوء اسطرح پر ہی کہ شعاع جسم مضی سے جسم کثیف صیقل پر گرتی ہے اور اُس سے منعکس ہوکر دوسرے جسم کثیف پر گرتی ہی بشرطیکہ وضع اس جسم صیقل

کی مانند جسم مضی کے ہو لیکن مخالف ہو کسی جہت پر ایسی وجہ پر کہ زاویہ اتصال مانند زاویہ انعکاس کے ہو اب اس حقیقت کو بشکل ہندسہ بیان کرتا ہون

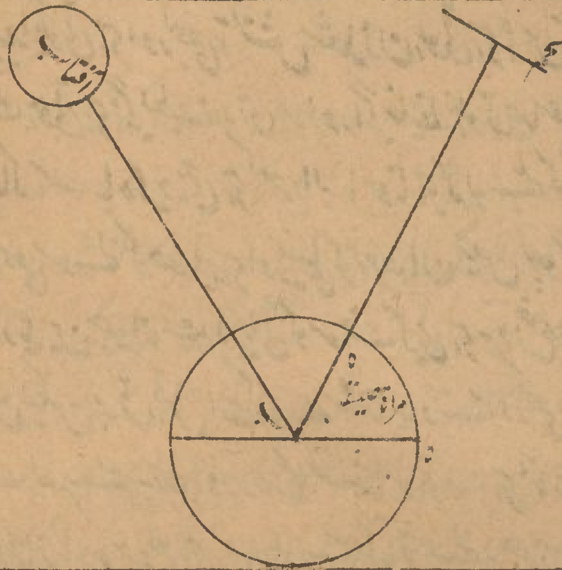

۵ - ایک دائرہ ہی کہ جرم آفتاب کا اور دائرہ خط آئینہ صیقل ہی اور خط آب شعاع آفتاب کی ہی اور لحم جسم کثیف ہی جو شمس کی طرف خلاف مین ہی آئینہ سے پس درحقیقت شعاع رجوع کرتی ہی آئینہ سے اور گرتی ہی جسم کثیف پر جب کہ ہو درمیان اسکے کوئی حائل فرض کرو کہ آب شعاع سے سطح آئینہ پر ایک خط عمودی قائم ہوتا ہی اور اس سطح آئینہ پر ایک خط تصور کیا اور وہ ۃ ہے اس خط آب سے جو شعاع آفتاب کی ہی ظاہر ہوتا ہی اور خط بد جو مفروض ہی سطح آئینہ پر زاویہ ای دوسرے خط یح سے کہ وہ شعاع راجع ہی اور خط یدَ سے دوسرا زاویہ مقابل زاویۂ مقدمہ کے پس زاویہ بدَ اتصال شعاع ہی اور زاویہ ہیج زاویہ انعکاس شعاع ہی جسوقت کہ خط شعاعی کو عمود سطح آئینہ پر یا اُسکے خط کے مانند فرض کیا تو انعکاس اسکا راجع ہوگا اپنے مکان پر اس مقدمہ سے معلوم ہوا کہ شعاع متصل کون ہی اور شعاع منعکس کون ہی اور شعاع راجع کون ہی اور جب انعکاس ضوء کا معلوم ہوگیا پس قیاس کیا جاتا ہی اسپر انعکاس بصر کا پس کہا جاتا ہی جسوقت کہ ہو روبروے بصر مین کوئی جسم صیقل اور فرض کیا ایک خط جو باہر آیا ہو حدقہ سے اور متصل ہو جسم صیقل سے اور مانا کہ اس جسم صیقل سے ایک خط نکلکر عمود کے ماخذ اس جسم صیقل پر قائم پس متوہم ہوتا ہی ایک خط جسم صیقل پر اور وہ فصل مشترک ہی درمیان سطح جسم صیقل اور درمیان سطح اس خط کے جو ناظر سے اسکے ساتھ ملا ہی اور اس خط سے دو زاویہ پیدا ہوتے ہین پس اگر دو زاویہ قائمہ ہین پس انعکاس بصر کا راجع ہی اور اگر یہ دونون زاویہ قائمہ نہین ہین تو وہ زاویہ جو ناظر کی طرف سے ہی حادہ ہی اور

دوسرا مقدمہ پس اگر فرض کرین ایک خط جو نکلتا ہی نقطہ مشترکہ سے مخالف جہت ناظر کے اور ہو اُسکی وضع اِس جسم صیقل سے مانند وضع خط ناظر کے پس ہر ایک جسم کثیف جو واقع ہو اِس خط کی راہ مین اُسکو ناظر دیکھیگا اور اُسکے دیکھنے کو انعکاس بصر کہتے ہین جیساکہ انسان آئینہ مین دیکھتا ہی جو کچھ اُسکے پس پشت ہی اگر ہووے انھین شرائط سے یا جو کچھ اُنکے دست راست اور چپ پر واقع ہو یا جو کچھ اُسکے زیر و بالا ہی

مقدمہ ثانیہ یون ہی کہ چھوٹے آئینہ مین شکل چیزون کی ایسی نظر نہین آتی ہین جیسے کہ وہ خارج مین ہین مانند شکل مربع اور مثلث وغیرہ کے پس درحقیقت کہ اُنکی شکل آئینہ کو چک مین نہین دیکھتے ہین بلکہ آئینہ کوچک مین اُنکے رنگ سرخ یا سبز وغیرہ دیکھتے ہین۔

مقدمہ ثالثہ- واضح ہو کہ آئینہ جس وقت کہ رنگین ہو تو اشیا کی حقیقی صورت نہین نظر آتی بلکہ وہ شی رنگ آئینہ کی طرف مائل معلوم ہوتی ہے جس طرح پر کافور کو سبز مینا مین دیکھو تو سپیدی کافور کی سبزی مائل ہوگی اور اسیطرح سے کل رنگون کا حال ہے۔

مقدمہ رابعہ جو کچھ آئینہ مین دیکھا جاتا ہی اُسکی کچھ حقیقت نہین ہی اپنی ذات کی حد مین کیونکہ اگر آئینہ مین اُس شی کی کچھ حقیقت ہوتی پس جسوقت ناظر اِس جہت سے دوسری جہت کو نقل کرتا دوسرے مکان مین بھی اُس شی کو دیکھتا- اول وضع پر اور حالانکہ ایسا نہین ہی اسوجہ سے کہ اگر دیکھا جاتا ہی کہ مثلاً آئینہ مین ایک درخت نظر پڑا اور جب اِس پہلی جگہ سے کسی دوسری طرف ہم ہٹکر اُس درخت کو دیکھتے ہین تو وہ درخت برخلاف پہلی نمایش کے نظر آتا ہی اور درحقیقت تغیر نہین پاتا مکان اُسکا بسبب تغیر مکان ناظر کے پس ثابت ہوا کہ دیکھی جاتی ہے صورت شی کی کسی صورت مین اور توہم کرے کہ انمین سے ایک ضرور داخل ہے اور ان دونون صورتون مین سے بلا اسکے کہ ایک دوسرے مین ثابت ہون اور حالانکہ ایسا نہین ہے بلکہ دیکھا جاتا ہی ایک ان دونون صورتون مین سے دوسرے کے وسیلہ سے اور اُسمین ثابت یعنی ہر ایک ان دونون صورتون مین سے بلا اسکے کہ دوسرے مین ثابت ہون نمایان ہوتی ہین پس جسوقت کہ دیکھے ناظر آئینہ مین پس ہر جسم کو نسبت ساتھ اُسکے آئینہ کے مانند نسبت ناظر کے ہی دیکھتا ہی جیساکہ روشن کیا گیا انعکاس بصر مین پس جسوقت یہ ہر چہار مقدمہ جانے گئے گویا دستکاری بہم پہونچی-

**ہالہ کا بیان**- ہالہ حادث ہوتا ہی اجزاے رشیہ صیقلہ سے ہوا مین جبکہ محیط ہو جاتے ہین

وہ اجزا ابر رقیق کو جو کسی چیز کو ساتر نہین ہوتا جو اسکے پیچھے ہی اور جب شعاع بصر اسپر ہو پہنچے
تو وہان سے منعکس ہو کر قمر سے ملتے ہین پس ضوء قمر دیکھی جاتی ہے اور صورت قمر نہین
دیکھی جاتی پس دائرہ روشن دیکھا جاویگا اسکا نام ہالہ ہی

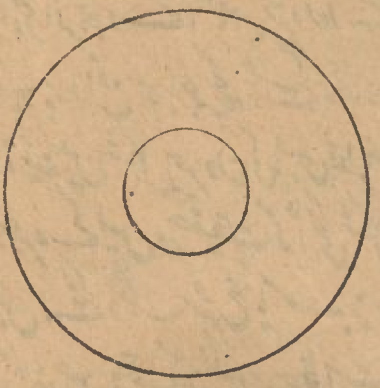

قوس قزح اسکا حدوث اسوقت ہوتا ہی جبکہ خلاف جہت آفتاب کے اجزاے مائی شفاف
صافی ہون بخار سے بارش باران کی وجہ سے یا کہ حادث ہو کوئی بخارات اور آفتاب مکشوف ہو اور
نزدیک ہو افق مقابل سے اور پیچھے اُن اجزا کے جسم کثیف ہو مانند پہاڑ کے یا ابر غلیظ کے پس
جسوقت ناظر آفتاب کی طرف پشت کرتا ہی تو شعاع بصر منعکس ہوتی ہی ان اجزاء مائی سے اور آفتاب سے
متصل ہوتی ہی تو ضوء آفتاب کی دیکھی جاتی ہی اور شکل آفتاب کی نہین دیکھی جاتی اور اسکی گولائی
بسبب گولائی جرم آفتاب کے اور گولائی اُن اجزا کے ہی اور مختلف ہوتے ہین رنگ اس قوس
کے موجب ترکیب پانے کے رنگون کے آئینہ مین بعض سُرخ بعض زرد بعض بنفشہ کے رنگ پر
اور بعض ارغوانی مگر اکثر اوقات تین ہی رنگ ہین اور کبھی تین رنگ سے بھی بڑھ جاتا ہے
اور بعض اوقات زرد بھی نظر آتا ہی پس اگر نہو پیچھے اجزاے صیقلہ کے جو حادث ہوتے ہین
بعد بارش باران یا بخار کے جسم کثیف ظاہر نہین ہوتا ہی قوس قزح کا اسواسطے کہ اجزاے شفاف
مین نافذ ہوتا ہی شعاع بصر کا بلور کے مانند اور کبھی جب آفتاب کے مقابل لادین بلا اسکے کہ
اُسکے اور کوئی جسم کثیف ہو منعکس نہین ہوتا ہی اُس سے شعاع بصر بعض حکمانے کہا ہے کہ
قوس قزح کے اختلاف رنگون کا سبب آفتاب کی دوری ہی جب کہ سُرخ رنگ نظر آتا ہی تو آفتاب
سے نزدیکی ہوتی ہے اور زردی نہایت درجہ کی دوری کی گواہ ہے بہ نسبت سُرخ کے اور جو
کراثی نظر آتا ہے تو زرد رنگ سے مرکب ہی اور ارغوانی عقب کی جانب آفتاب سے دور تر ہی
اور تاریکی سے خلط ہی اور جو کراثی دیکھی جاتی ہے وہ مرکب ہی زردی اور ارغوانی اور بنفشئی ۲

سے اکثر ایسا واقع ہوتا ہی کہ قوس قزح رات کے وقت حمام مین سے نظر آتے ہین جسوقت اسکی ہوا رطب ہوتی ہے مانند شمع کے حمام مین اور قوس و قزح کی صورت یہ ہی

شیخ الرئیس راوی ہی کہ دیکھا مین نے قوس قزح کو ہواے حمام مین نہ اس طور پر کہ جیسا بہار پر نظر آتا ہی بلکہ اسکے رنگ حقیقی پر بسبب ناظر منتقل دیکھتا تھا ایک مکان سے دوسرے مکان مین اور وہ رنگ بجاے اولین باقی تھے قاضی عمرو بن سہلان سعادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو شیخ الرئیس نے لکھا ہی اسکا سبب واقع ہونا ضوء شمع کا ہی شیشۂ حمام پر اور انعکاس اُسکا دیوار حمام پر اور حائط متلون ہوتا ہی مانند جسم صیقل کے اور ہر رنگ حقیقی اور مختلف نہین ہوتا ہی انتقال ناظر مین اور حکایت فرمایا ہی نیز شیخ الرئیس نے کہ ایک مرتبہ مین درمیان طوس کے ایک پہاڑ پر تھا اور وہ پہاڑ بہ نسبت دیگر پہاڑون کے نہایت اونچا تھا اور آسمان کا مطلع صاف تھا اور ہمارے اور روے زمین کے درمیان وسط پہاڑ مین ابر تھا اور آفتاب آسمان کے درمیان مین تھا یعنے بالکل وسط السماء تھا پس مین نے اُس ابر پر نظر کی کہ جو میرے اور زمین کے مقابل مین تھا اُس ابر مین ایک دائرہ مانند قوس قزح کے نظر آیا پس مین نے پہاڑ سے اُترنا شروع کیا وہ قوس کم ہونا شروع ہوا یہان تک کہ مضمحل ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نظر رابع بیان مین کُرۂ آبی کے۔ پانی کا جرم بسیط ہی اسکی طبیعت سیال واقع ہوئی ہے اور مرطوب اور شفاف ہی اور کرۂ ہوا کے ماتحت مکان کی طرف متحرک ہی اور کرۂ زمین کے دائرے حکما کے نزدیک پانی کی شکل کرہ کے مانند ہی اور یہ مثال دیتے ہین کہ مثلاً کوئی شخص جہاز پر سوار ہو اور کسی پہاڑ کے قریب جا پہونچا ہو تو اول اُس پہاڑ کی بلندی نظر آئیگی بعدہ بستی کو کسیقدر اگر درمیان دریا اور پہاڑ سے فاصلہ ہو پس اگر یہ بیان مذکورہ بالا صادق نہوتا تو کب تھا کہ اول بلندی نظر آتی بلکہ برخلاف اسکے بستی نظر آنا چاہیے تھا مگر استدرات کرۂ آبی کا قابل اطمینان نہین ہے

کیونکہ حق تعالے نے زمین کو مقر حیوانات بنایا خصوص انسان ایسے اشرف المخلوقات کا مسکن
مقرر فرمایا اور یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ حیوانات بری پانی مین زندہ نہین رہ سکتے بغیر ہوا کے اور ہوا مین
زندہ رہ سکتے ہین کیونکہ غالب اسپر زمین ہے اور جس مرکب مین جو جز غالب ہوتا ہی اسکا وہی مکان
ہوتا ہی پس خدا تعالے نے زمین کو پیدا فرمایا بصورت دندانہ کے اور جو سطح کرۂ پر ظاہر ہی پس اُن
تضاریس کو حیوانات کا مسکن قرار دیا اور دہاد کو حیوان آبی کا مقام بنایا دہاد پست زمین کو کہتے
ہین اور ہر ایک عناصر اربعہ سے جسکو ارکان کہتے ہین اپنے جز مین محیط ہین اجزاے کلیہ سے
بجز آب کے جو عنایت الٰہی سے محیط نہین کیا گیا جمیع اطراف زمین کو جو اول براہین اور دلیل سے
بیان ہو چکے ہین پانی دو طرح کا ہوتا ہی شیرین اور شور اور ہر ایک انمین سے ایک خاص منفعت
رکھتا ہی آب شور کی شوریت اجزاے ارضی سے ہی کہ تاثیر آفتاب سے سوختہ ہو کر مختلط ہو گیا ہی
آگ مین اور پانی کو شور بنایا پس اگر یہ پانی شیرین رہجاتا ہر آئینہ متغیر ہوتا تاثیر آفتاب سے اور
مدت تک درست رہنے کی وجہ یہ ہی کہ آب شیرین مدت تک رہنے سے متعفن اور سڑ جاتا ہی اور
اگر ایسا ہوتا تو ہواؤن سے وہ بدبوئی اطراف زمین مین پہونچتی اور اُس سے مفسد ہوا پیدا ہوتی
مانند ہیضہ اور وبا کے پس باعث مضرت حیوانات کے ہوتا لہذا حکمت ایزدی نے مصلحت
سمجھی کہ دریا کا پانی شور ہو تاکہ اس فساد کا دفعیہ رہے اور دریاے شور مین عنبر ہوتا ہی اور نیز
دیگر بہت سے فوائد ہین جنکا ذکر انشاء اللہ عنقریب کیا جاویگا اور جرکین وغیرہ کہ غالب ہوتے ہین
جواہر ارض سے انمین شفا ہی واسطے بیمار یہاے صعب اور مشکلہ کے حضرت جبرئیلؑ نے آب زمزم
کو صاف فرمایا اور جمیع امراض کی شفا و صحت اُس سے ہوئی ہی لکھا ہی کہ اگر کل پانیون کو جنکا
تجربہ حکمانے کیا ہی جمع کرین تو یہ وہ عشر عشیر ہے روبروے شفاے آب زمزم کے آب عذب
کا بڑا فائدہ پینے کا ہی کہ موجب حیات ہی آب شیرین مین وہ قوت ہی کہ اگر اسمین ایسی چیز ملائی
جاوے جسکا ذائقہ ہی تو پانی جملہ ذائقہ اسکا کھینچ لیتا ہے اور رنگ بھی اسکا حاصل کر لیتا ہی اور
اسکا رنگ اور مزہ کچھ نہین ہی زیادہ تر لطف یہ ہی کہ حق تعالے نے جو کچھ ماکول و مشروب پیدا
کیا ہی وہ اکثر قابل استعمال کے نہین ہی جب تک کہ اُسکا تنقیہ نہ کیا جاوے الا پانی کہ جو کسی
تدبیر کا محتاج نہین ہی اور اللہ تعالے نے اس پانی کو صرف اپنے علاج پر موقوف رکھا ہے اور
تاثیر آفتاب کی اسکی ممد و معاون فرمائی ہی تاکہ جہان چاہے بوسیلہ باد کے اس پانی کی بارش
کرے اور ندی نالہ کنوئین تالاب جھیل جھابر بقدر حاجت بنی نوع کے جاری کرتا ہی اور اگر انسان

چاہے کہ آب شور کو آب شیرین سے علیحدہ کرے تو بڑی حکمت و شفقت درکار ہے

**فصل جاری ہونے مین دریا کے زمین کے ایک طرف یہ عق ہیچون کے عجائبات** مین سے ہے کہ دریا کو بعض زمین سے رو گردان رکھے اگر ایسا نہوتا تو البتہ امور طبعی سے مقتضی ہوتا کہ تمام عالم آب ہو جاتا ساری زمین پر خشکی کا نام باقی نہ رہتا اور اگر ایسا ہوتا تو حکمت عجیبہ الٰہی باطل ہو جاتی جسوقت کہ حق تعالی نے حیوان اور نباتات کی آفرینش فرمائی اسکی حکمت بالغہ کا اقتضا ہوا کہ بعض سرزمین عالم آب سے خشک رہے تاکہ یہ مخلوقات اپنے مساکن کے واسطے مکانات محفوظ بنا سکین حکمت الٰہی کا اقتضا ہوا کہ مرکز جرم آفتاب کا مخالف مرکز زمین کے ہو ایک جانب مین زمین سے نزدیک اور ایک جانب مین دور ہو جو جانب کہ پانی کے نزدیک ہو پانی اُس طرف جمع ہوگا اسواسطے کہ جب گرم ہوتا ہے تو بخارات سے اس جانب گرتا ہے اور جب کہ ایک جانب کو میلان ہوتا ہے تو دوسری جانب جو اسکے مقابل ہے اسطرف زمین کھلی ہوگی اور جو جانب کہ نزدیک ہے وہ جانب جنوب ہے وہ جانب پانی سے بھری ہے اور جانب دور شمال ہے وہان سے پانی ہٹ کر زمین پانی سے باہر ہے۔ واضح ہو کہ جو دریاؤن مین سے شمال رویہ دیکھے جاتے ہین وہ ایک بقعہ ہین روے زمین پر اور انپر کوہستان بلند مضبوط ہین بعض ان دریا مین سے بعض دریاؤن مین متصل ہے مانند رودخانہ کے یا اُن سوراخون مین جو زمین کے اندر ہین اور انمین جزیرے اکثر بزرگ و خرد ہین اور بعض انسان سے معمور ہین اور وہان کشتکاری اور دیہات اور شہر آباد ہین بعض جزائر خراب ہین اور وہان بیابان اور صحرا اور بیشہ اور جنگل اور کوہستان ہے اور وحشی اور جانور نافع بھی از قسم گو سفند و شتر و حیوانات کے جنکی تعداد بجز اللہ کے اور کوئی نہین جانتا ہے اور ان دریاؤن مین سے بعض بڑے اور بعض چھوٹے ہین بعض شیرین اور بعض شور ہین اور ان جزیرون مین حیوانات عجیب و غریب ہوتے ہین جنکی شرح انشاء اللہ کیجاویگی

**فصل عجائب دریا کے بیان مین دریا کے حالات مین یہ چند امور ہین پانی کا بلند ہونا** اور کشش امواج اور جوشش اوقات معینہ مین بحسب تقاضائے موسم اور مہینے کے آخر و اول مین حادث ہوتے ہین بلند ہونا دریا کا بدینوجہ ہے کہ جس وقت آفتاب نے پانی مین اثر کیا تو پانی لطیف ہو گیا اور اسکے اجزا نے تحلیل پایا پس جسقدر کہ جگہ اسمین ہے اُس سے زیادہ جگہ چاہے پس بعض کو بعض تدافع کرتا ہے چہار جہات مین یعنی مشرق و مغرب و جنوب و شمال و فوق مین پس

اُن دریاؤن کے کنارے حاصل ہوتا ہی وقت واحد مین مختلف ہوا اور جو بعض وقت ہنگام طلوع قمر کے بعض دریا مین مد عائد ہوتا ہی کہتے ہین کہ ان دریاؤن کے اندر سنگ خارا ہی جسوقت ان دریاؤن کی سطح پر چاند روشن ہوتا ہی اسکی شعاع ان پتھرون پر گرتی ہی پس ان پتھرون پر سے چاند کی شعاع منعکس ہوکر اوپر کو رجعت کرتی ہی اور اسی روز مین دریا کا پانی گرم اور لطیف ہوتا ہی اور چونکہ گرم پانی بہ نسبت سرد کے فراخ جگہ چاہتا ہی پس وسعت مکان کی جستجو مین متوج کرتا ہی اور کنارون پر اُبلتا ہی یہانتک کہ چھوٹی چھوٹی ندیان جابجا اُس موج سے ہو جاتی ہین اور اشیائے لطیف کو بجائے خود واپس لاتا ہی اور یہی حال واپسی کے وقت بھی ہوتا ہی ہمیشہ جب تک کہ قمر مرتفع ہوتا ہی وسط السما پر پس جب قمر وسط السما سے سیر کرکے غربی جانب منھ کرتا ہی فرد ہو جاتا ہی جوش دریاؤن کا اور اُن اجزا مین برودت آجاتی ہی اور غلیظ ہوکر رجوع کرتا ہی اپنے مقر کو اور جاری ہوتا ہی اپنی عادت پر اور ہمیشہ یہی حال رہتا ہی جبتک قمر افق غربی کو پہونچے بعد ازان مد کی ابتدا ہوتی ہی بموجب عادت معہودہ کے افق شرقی مین اور یہی حالت رہتی ہی جبتک قمر وتد الارض مین رہتا ہی اور اسوقت منتہی ہوتا ہی مد دریا کا جب قمر وتد الارض سے زائل ہوا اور پانی واپس آکر غلیظ ہو جاتا ہی اسوقت تک قمر افق مشرق مین داخل ہو حکما کا کلام دریا کے مد و جزر اور ہیجان مین بموجب ہیجان اخلاط کے واقع ہی جیسا کہ کسی کو دیکھے کہ اُسکے مزاج مین صفرا یا خون غالب ہوا ہو یا بلغم یا سودا پس وہی خلط غالب اور متحرک ہوتی ہی بعد ازان تھوڑا تھوڑا کرکے ساکن ہوتی ہی اسی امر پر حضرت رسالتمآب نے اشارہ فرمایا ہی انّ الملك الموكل بالبحار يضع رجله في البحر فيكون منه المد ثم يرفع رجله فيكون منه الجزر یعنے جو فرشتہ کہ موکل ہی دریاؤن پر جب وہ اپنا پیر دریا پر رکھتا ہی مد حاصل ہوتا ہی اور جب اُٹھا لیتا ہی جزر آتا ہی پس اب اس کتاب مین ہیئت دریا اور اُسکی وضع اور اُسکے اصول کی کیفیت لکھی جاتی ہی البحر المحیط اسکا نام دریاے اوقیانوس ہی یہ بڑا دریا ہی اس سے کل دریاؤن کے مادہ ہین اسکا کنارہ کسی نے نہین دیکھا اسکو دریاے محیط اسوجہ سے کہتے ہین کہ گرد روے زمین کے ہی کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حق تعالی نے سات دریا پیدا کیے پس اُنکا اول یہ دریاے محیط ہی نام اسکا دریاے نبطش ہی اسکے بعد اور دریا ہی اسکو قبیس کہتے ہین اسکے بعد اور دریا ہی اسکو اصم کہتے ہین اسکے بعد کو منظلم اسکے بعد کو حرماس اسکے بعد کو ساکن کہتے ہین اسکے بعد اور ہی اسکو باکی کہتے ہین یہ آخر بحر ہی ان دریاؤن مین سے ہر ایک دوسرے دریا پر محیط ہی اور دوسرے دریا جو روے زمین پر دیکھنے مین آتے ہین بہ نسبت ان سات دریا

خلیج یعنے نہر و ندی کے برابر ہین ان دریاؤن مین مخلوقات وغیرہ اسقدر ہین کہ جنکی تعداد بجز
حق سبحانہ کے دوسرے کو معلوم نہین ہی ابوالریحان خوارزمی لکھتا ہی کہ دریاے مغرب جو کنارے
بلاد اندلس کے واقع ہی وہ منجملہ دریاے محیط کے ہی اور یونانی زبان مین اوقیانوس کہتے ہین آدمی
اسکے کنارہ پر گذرتے ہین کوئی اسکے اندر نہین جاتا اسلیے کہ اسکا ساحل ظاہر نہین ہی یہ دریا جانب
شمال مین ممتد ہی اسکی ایک خلیج نبطس نام ہی اور یونانیون کے سوا اور لوگ اسکا نام بحر طرابزند
کہتے ہین اور وہ خلیج قلعہ قسطنطنیہ تک جاکر تنگ ہو جاتا ہی اور دریاے شام مین گرتی ہی یہ گذر اسکا
جانب جنوب ہی اور جانب شمال مین زمین صقالبہ کے محاذی پہونچی ہی وہان سے ایک بڑی عظیم
خلیج نکلکر صقالبہ طرف شمال پہونچتی ہی اور وہان بلغار مین مسلمان اسکا نام ورنگ کہتے ہین
بعد ازان مشرقاً منحرف ہو کر سرزمین ترکستان تک چند کوہستان کے درمیان مین نکلتی ہوئی
مشرقاً اقصاے چین کے ہر جانب گئی اس دریا سے ایک نہایت کلان خلیج نکلی ہی کہ یہ تمام دریا
معروف اسکی خلیج ہین خلیج اول کو بحر چین کہتے ہین بعد ازان زمین ہند پر دریاے ہند اور
یہان دو خلیج ہو کر ایک کا نام دریاے فارس اور دوسرے کا نام دریاے قلزم ہو جاتا ہی پس
یہ دریا منتہی ہوتا ہی دریاے بربرین اور عدن سے سفالۂ زنگ تک یہ دریا پہونچتا ہی اس دریا مین
بسبب مخاطرہ کے بہت کم کشتی جہاز چلتی ہین اور بعدہ یہ دریا چند کوہستان پر پہونچتا ہی جنکا نام
جبال قمر ہی اور یہی منبع ہی چشمۂ نیل مصر کا اسی طرح سرزمین سودان مغربی ہو کر بلاد اندلس اور
دریاے اوقیانوس کو جا ملتا ہی اس دریا مین جزیرون کی وہ کثرت ہی کہ بجز حق تعالی کے کوئی
نہین جانتا اور جزیرۂ رودشس و صقلیہ بھی اسی دریا کے کنارے حادث ہی اسکے جنوباً جزائر زنگ
اور سراندیب اور سقوطرہ آذربیجان اور رانج ہین لیکن دریاے خزلیس وہ متصل نہین ہی دریاے
محیط سے اور نہ کوئی اس قسم کے دریاؤن مین سے اور یہ دریا مستدیر ہی اگر کوئی سیر کیا چاہے
اسکے کنارون پر سے ہو کر تمام دورہ کی سیر کر سکتا ہے۔ صورت یہ ہے

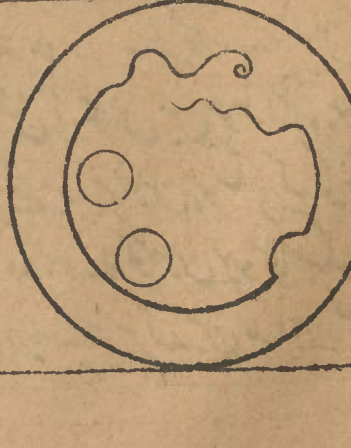

اب گفتگو کا اختتام اس داستان پر کرتا ہون جو سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مین لکھا ہی ذوالقرنین نے چاہا کہ اس دریا کے ساحل کا پتا لگائے پس اس دریا مین کشتی روانہ فرمائی اور حکم دیا کہ برابر ایک سال سیر کرین شاید کچھ حقیقت حال معلوم ہو جاے مگر وہ کشتی برابر سال بھر تک سیار رہی اور بجز سطح آب کے کچھ نظر نہ آیا پس چاہا کہ معاودت کرے اُسوقت اہل کشتی نے کہا کہ ایک مہینے اور سیر کیجیے شاید کچھ نظر آجاے کہ موجب سرخروئی ہو پس ایک مہینے اور گشت رہی ناگاہ ایک جہاز سے ملاقی ہوے جسمین چند لوگ سوار تھے مگر یہ اختلاف واقع ہوا کہ ایک دوسرے کی زبان سے ناآشنا وہ سب لوگ تھے پس ذوالقرنین کی کشتی مین سے ایک مرد اُنکی کشتی مین گیا اور اُنکی کشتی سے ایک عورت اپنی کشتی مین لایا اُون دونون مرد کی مقاربت سے لڑکا پیدا ہوا جو اپنے والدین کی گفتگو سمجھتا تھا اسوقت اُسے درمیانی بنا کر گفتگو شروع کی لڑکے نے اپنی ماں سے پوچھا کہ تو کدھر سے آئی ہی اُسنے جواب دیا کہ اودھر سے پھر سوال کیا کہ کیا کام تھا اُسنے کہا کہ مجھے ہمارے بادشاہ نے بھیجا تھا تاکہ اس دریا کی کیفیت سے آگاہ ہون پھر سوال کیا کہ بادشاہ وہان کون ہی جواب دیا کہ بہ نسبت تمھارے بادشاہ کے نہایت عظیم الشان اور تمھارے ملک سے اُسکا ملک بہت بڑا ہی اور رعایا بہ نسبت اس دنیا کے زیادہ رکھتا ہی باقی واللہ اعلم بالصدق والکذب

بحر چین - یہ دریاے ہرکند دریاے محیط یعنی سمندر سے ملا ہوا ہی مشرق سے تا قلزم اور قلزم سے مغرب تک جاری ہی اسکے برابر دوسرا کوئی بڑا دریا دنیا مین نہین ہی اس پانی کا تموج بکمال زور و شور ہی گہرائی بھی نہایت ہی کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کا قول ہی کہ حضرت خضر علیہ السلام کے ہمراہ ایک جماعت سوار ہوئی جب اس دریاے ہرکند پر پہونچے حضرت نے ہمراہیون سے فرمایا کہ مجھے پانی لینے نیچے جانے دو اُنھون نے اجازت دی اور حضرت علیہ السلام چند روز تک نیچے آب رہے جب برآمد ہوے ہمراہیون نے پوچھا کہ آپ نے کیا کیا مشاہدہ فرمایا جواب دیا کہ مجھے دریا کی تہ مین ایک فرشتہ ملا اور اُسنے مجھ سے سوال کیا کہ اے انسان تو کہان جاتا ہے مین نے جواب دیا کہ اس دریا کی عمق کی تلاش مین غوطہ لگاتا ہون اُس فرشتہ نے جواب دیا کہ یہ امر ناممکن ہی ہرگز اسکی گہرائی تجھے معلوم نہین ہو سکتی کیونکہ ایک شخص حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین اس دریا مین گرا تھا وہ ہنوز تہ کو نہین پہونچا جسکو زمانہ تین سو برس کا گذرا ہے دریائی لوگون کی زبانی ہی کہ اس دریاے ہرکند مین مد و جزر یعنی جوار بھاٹا دریاے پارس

کے مانند آیا کرتا ہی جسکی کیفیت اول مین ذکر ہو چکی ہی حکما کا قول ہے کہ اس جوار بھاٹے کی وجہ یون ہی کہ زمین گول اور اُسپر دریا محیط ہی یعنے زمین اُسکی گولائی پر گھری ہوئی ہی ابو الریحان خوارزمی اپنی کتاب آثار باقیہ مین لکھتا ہی کہ دریاے چین مین جب طوفان کا زمانہ قریب ہوتا ہی تو وہان کے لوگ پیشتر سے خبردار ہو جاتے ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ دریا کی گہرائی سے ایک مچھلی برآمد ہوتی ہی اور جب طوفان ٹھہر جاتا ہی تو ایک قسم کی چڑیا ہے کہ وہ دریا سے نکل کر جس جگہ خس وخاشاک جمع ہو رہا ہی وہان پر انڈے دیتی ہی اور اسکے انڈے دینے کے وقت طوفان ٹھہر جایا کرتا ہی اس دریا مین اسقدر جزیرے ہین جنکا شمار قلم وزبان سے ممکن نہین ہی موتی بھی نہایت عمدہ عمدہ بڑے دانون کے نکلتے ہین اس دریا کے بعض جزیرون مین مرغ اہلی کی نہایت کثرت ہی بیچ آب شیرین کے اور عجیب شکل وصورت کے جانور پائے جاتے ہین انکے علاوہ اس دریا مین جواہرات کی کانین بھی بیشمار ہین بس اب ہم بعض جزائر کے حالات زیر قلم لاتے ہین اور دریائی عجائبات اپنے نادیدہ یاران مشتاق کو سناتے ہین

## فصل جزائر دریاے چین کے بیان مین

اس دریاے چین مین جزائر کثرت سے ہین مگر بعضے اُمنین سے مشہور ہین اور وہان انسانون کی آمد و رفت بھی ہی اور اکثر غیر مشہور منجملہ انکے ایک جزیرہ نہایت وسعت کے ساتھ ہی اور نام اسکا رانج ہی اور اسقدر وہ وسیع ہی کہ حدود اس جزیرہ کے حدود چین سے شروع ہوے ہین اور بلاد ہندوستان کی حدود سے ملگئے ہین وہان کے بادشاہ کو مہراج کہتے ہین محمد بن زکریا الرازی نے لکھا ہی کہ مہراج کے خزانے مین ہر روز دو سو من سونا خراج مین آتا ہی اور من وہان کا چھ سو درم کا ہوتا ہی اور ہر درہم ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہی پس ہر روز اس سبب سے سونے کی اینٹین بنوا کر پانی مین ڈالدیتے ہین گویا وہ پانی اس راجہ کا مخزن ہی ابن الفقیہ سے روایت ہی کہ مین نے اس جزیرہ مین اکثر عجیب عجیب ایسے حیوانات دیکھے ہین کہ جنکا ثانی اور جگہ نہین دیکھا گیا منجملہ انکے اکثر ایسی بلیان دیکھین مین نے جنکے پر مانند چمگادڑ کے تھے گوش سے لیکر اصل دُم تک۔ صورت انکی یہ ہے۔

صورت بلیون کی

ادعول یہ ایک قسم کی بکریان ہوتی ہین یہ جانور گوزن کے مانند ہوتا ہے سرخ رنگ اور بدن مین سفید نقطے ہوتے ہین اور دم مانند غزال کے ہوتی ہی اور گوشت اسکا ترش ہوتا ہی۔ صورت اسکی یہ ہے۔

اس جزیرہ مین دابہ زباد یہ بلی کے طور پر ہوتا ہی اور اس سے زباد پیدا ہوتا ہی اور ہندی مین اسکو مشک بلائی کہتے ہین انکے علاوہ اس جزیرہ مین ایک پہاڑ ہے جسکو الثعبان کہتے ہین اور اس پہاڑ مین سانپون کی کثرت ہے اور اکثر ایسے ایسے سانپ اژدہا پیکر ہین کہ ہاتھی اور بھینس کو نگلجاتے ہین

اور اس جزیرہ مین سفید سینہ اور سیاہ پشت بندرون کی کثرت ہی زکریا بن یحیی بن خاقان نے لکھا ہی کہ مین نے جزیرہ رابع مین ایک ایسے مخلوق دیکھے ہین جو مانند آدمی کے خورد پوش رکھتے ہین اور مانند طیور کے انکے بال و پر ہوتے ہین جنکے وسیلہ سے ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑ سکتے ہین گو تکلم بھی کرتے ہین مگر انکی بات سمجھ مین نہین آتی۔ انکی بول چال مانند زرزور نام مرغ کے ہی انکا رنگ سفید و سیاہ اور سبز ہوتا ہی اور نیز ایک قسم کے طوطے سفید و سرخ و زرد دیکھنے مین آئے انکی باتین عجیب قسم کی ہوتی ہین جو سنتے ہین وہ بولتے ہین۔ صورت اسکی یہ ہی

صورت مردمان پردار

اور یہ بھی اسکا قول ہی کہ اسی جزیرہ مین سبز اور منقش طاؤس دیکھنے مین آئے اور اس جزیرہ مین ایک مرغ عجیب صورت کا ہوتا ہی قد مین زرزور سے بڑا مگر زرد منقار اور اُسکے دونون بازو سیاہ ہوتے ہین اور شکم سفید اور دونون پانون سُرخ اور فصیح زیادہ طوطے سے جو سکتے ہین اسیوقت اُسکو بولنے لگتے ہین محمد بن بحر البسرائی کہتا ہی کہ بعض جزائر رابج مین اکثر سُرخ اور نیلگون گلاب کے پھول دیکھے مین نے اور اپنی چادر مین چند پھول نیلگون مین نے چُنکر رکھ لیے تھوڑی دیر مین کیا دیکھتا ہون کہ چادر کے اندر آگ ہے اور پھول خاک ہو گئے ہین اور چادر مسلم ہی اس حال کو دیکھکر مین نے وہان کے لوگون سے حقیقت حال دریافت کی انھون نے جواب دیا کہ اِن پھولون مین بڑے بڑے فائدے ہین مگر ممکن نہین کہ کوئی انکو یہان سے باہر نکال لیجاوے محمد بن زکریا رازی کا بیان ہی کہ اس جزیرہ کے عجائب مین سے ایک کافور کا درخت ایسا عظیم الشان ہی کہ جسکے سایہ مین سو نفر آدمی آرام پا سکتے ہین اس درخت کی بلندی سے بمقدار چند پیالہ کے کافور کی ریزش ہوتی ہی اکثر اس درخت کے نشیب مین سوراخ کرتے ہین جہان سے کافور مثل گوند کے نکلکر جم جاتا ہی جب وہ کافور نکال لیا جاتا ہی تو وہ درخت خشک ہو جاتا ہی ایک جزیرہ امنی ہی یہان کے عجائب وغرائب بے نہایت ہین ابن الفقیہ نے لکھا ہی کہ اس جزیرہ مین عورت و مرد کا ایک فرقہ ہی وہ برہنہ پا اور برہنہ تن رہتے ہین اور اُنکی

گفتگو کسی کے فہم مین نہین آتی اور یہ فرقہ درختون پر رہا کرتا ہی انکے بدن پر ایسے لمبے لمبے بال ہوتے ہین کہ انکی شرمگاہ کو چھپائے رہتے ہین اور یہ فرقہ اسقدر کثیر ہی کہ حد شمار سے خارج ہی درختون کے میوے انکی خورش ہین اور انسان سے نہایت بھاگتے ہین لکھا ہی کہ کسی شخص نے اس جماعت مین سے ایک شخص کو اسیر کیا تھا اور اپنے مسکن پر جہان انسان رہتے تھے لیگیا تھا لیکن وہ انسانون سے مانوس نہوا اور ذراسی غفلت مین بھاگ بھاگ کے جنگلون کی طرف جاتا تھا - تصویر یہ ہی -

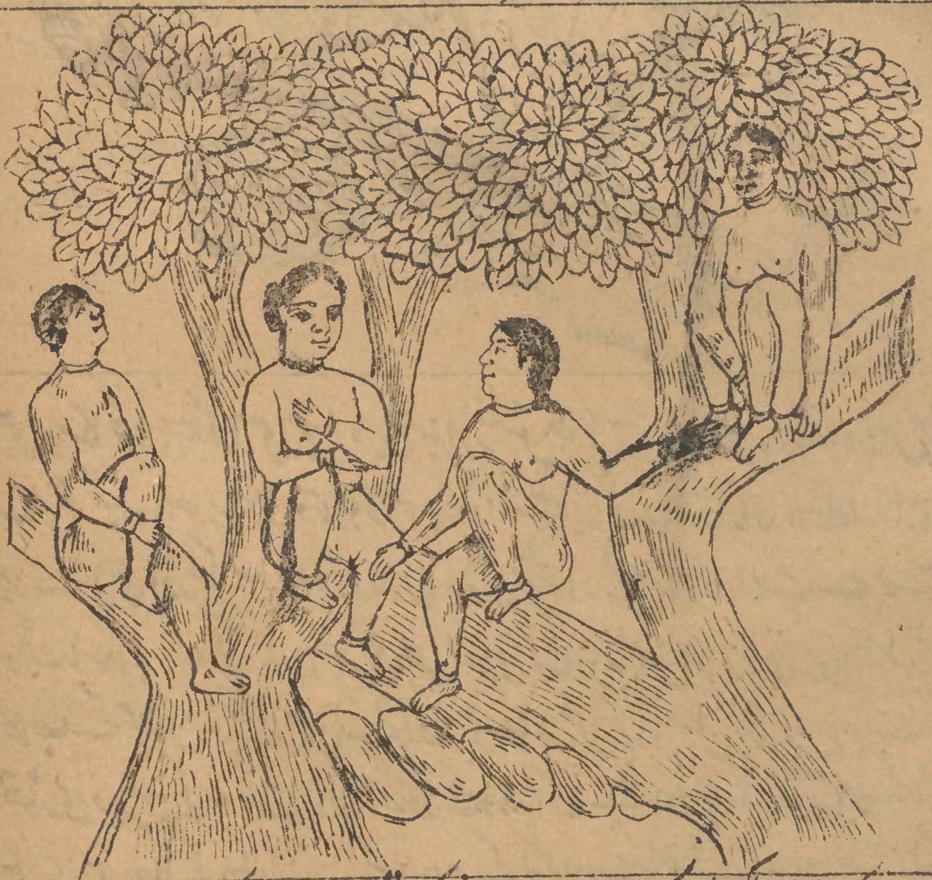

محمد بن زکریا نے لکھا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک قسم آدمیون کی ایسی ہے جو برہنہ رہتے ہین اور انکی باتین سمجھ مین نہین آتی ہین اور قد و قامت اُنکے چار بالشت سے زیادہ نہین ہوتے ہین انکے چھوٹے چھوٹے بال سُرخ رنگ ہوتے ہین اور درختون پر جانے کی اچھی کثرت رکھتے ہین محمد رازی کا قول ہی کہ اس جزیرہ مین گینڈے اور بھیلسے بے دُم کے بکثرت ہوتے ہین اور اس جزیرہ مین درخت بید اور مجیٹھ کے بیشمار ہین اور ان درختون کو تخم ریزی کر کے جماتے ہین کہتے ہین کہ انکا پھل مانند خربوزے کے ہوتا ہی اور اسکا مزہ مانند علقم کے ہی اور کرگدن کی صورت یہ ہے

صورت کرگدن کی

منجملہ جزائر کے ایک جزیرہ واق واق کا ہی یہ جزیرہ رائج سے ملا ہوا ہی لکھا ہی کہ اس جزیرہ کی فرمانروا ایک عورت ہی اور اس جزیرہ کے قرب وجوار مین ایک ہزار سات سو جزیرے ملحق ہین اور یہ سب جزائر اس عورت کے زیر حکم ہین موسیٰ بن مبارک سیرافی نے لکھا ہی کہ مین نے اس جزیرہ کی حاکمہ کو دیکھا کہ برہنہ تخت نشین تھی اور سر پر تاج زر رکھے تھی اور اسکی خدمت مین چار ہزار عورتین ماہرو باکرہ برہنہ حاضر تھین اس جزیرہ مین ایک قسم کا درخت ہی جسکے پھل سے آواز واق واق کی پیدا ہوتی ہی اور یہ آواز اس جزیرہ کے رہنے والے بخوبی سمجھتے ہین محمد بن زکریا کی تحریر ہی کہ یہ سرزمین بکثرت زرخیز ہی یہان تک کہ وہان کے رہنے والے اپنے کتون کی زنجیرین طلائی بناتے ہین اور بندرون کی بھنور کلیان بھی سونے سے بناتے ہین اور کپڑا بھی زرتار بنتے ہین اس جزیرہ مین آبنوس کا درخت ہوتا ہی ایسا سنگین کہ ہر شاخ اسکی مثل پارۂ سنگ کے معلوم ہوتی ہی- اس درخت کے پتے سبز ہوتے ہین اور جب تک یہ درخت بودھا رہتا ہے رنگ سفید رکھتا ہی اور کہنگی مین سیاہ ہو جاتا ہے- تصویر درخت واق واق کی یہ ہی

صورت درخت واق واق کی

منجملہ انکے ایک جزیرہ سلا ہی یہ سرزمین نہایت بشاشت انگیز ہے جو کوئی شخص ادھر جاتا ہی اسکی
طبیعت وہان سے نکلنے کو نہین چاہتی ہی۔ ابن الفقیہ اپنی کتاب مین تحریر کرتا ہی کہ اس جزیرہ سلا
کا بادشاہ چین والے حاکم کو ہر سال اپنی طرف سے ہدیہ بھیجتا ہی اور عجب طلسم کی بات ہی کہ اگر
کسی سال یہ بادشاہ والی چین کو ہدیہ نہ بھیجے تو اس جزیرہ مین قحط پڑ جاتا ہی اور اُس سال مینھ
وہان نہین برستا ہی از انجملہ ایک جزیرہ بنان ہی یہان ایک قوم برہنہ مادر زاد صاحب جمال سفید رنگ
رہتی اور اکثر پہاڑون کی چوٹیون پر اس خوف سے مسکن رکھتی ہی کہ مبادا کوئی بسبب حسن و جمال
کے انکو گرفتار نہ کر لیجاوے اور یہ لوگ آدمی کا گوشت کھاتے ہین اس پہاڑ کے عقب مین دو
بڑے بڑے عریض و طویل جزیرے ہین اور اُن دونون جزیرون مین سیاہ رنگ کے لوگ
رہتے ہین جنکے قد و قامت مثل قوم عاد کے طویل ہین اور پانون اُنکے اوپر کے جسم سے چھوٹے
بقدر ایک گز کے ہوتے ہین اور چہرے اُنکے بلمبے ہوتے ہین اور کل فرقہ امرد اور آدمی خوار ہی
ایک جزیرہ اطواران ہی اس جزیرہ کے عجائبات مین کرگدن ہین اور نیز یہان ایک قسم کے
بندر قوی جثہ اور قد آور مانند گدھے کے ہوتے ہین کہتے ہین کہ سکندر ذوالقرنین کے
جہاز یہان پر لنگر ہوے تھے انھون نے اس جزیرہ مین ایک قوم کو دیکھا تھا جنکے اجسام
مثل انسان کے اور چہرے انکے کتون اور دیگر درندون کے مانند تھے جسوقت یہ لوگ قریب
جا پہونچے وہ فرقہ نظرون سے غائب ہوگیا پس ہمراہیان سکندر نے عقل سے دریافت کیا
کہ یہ لوگ قسم خبائث سے ہین حق تعالے انکی حقیقت سے واقف ہی

**فصل حیوانات عجیبہ کے بیان مین** — اس جزیرہ کے دریا مین جو حیوانات ہین
عجیب و غریب صورت کے ہین منجملہ انکے اکثر جہازیون کی زبانی سنا ہی کہ جسوقت اس دریا مین
زور و شور سے طوفان آتا ہی تو اُن لہرون کے درمیان مین کالے کالے آدمی چار پانچ بالشت کے
برابر نظر آتے ہین گویا کوتاہ قد کے حبشی ہین اکثر جہازون پر آجاتے ہین مگر کچھ آزار رسانی نہین کرتے
اور بعض قوم انھین مین سے ایسی ہوتی ہے جو جہازون پر چڑھ آتی ہی جبکہ ہوا خوشگوار ہوتی
ہی اور باد موافق کی مدد سے جہاز سلامت روی مین چلا جاتا ہی وہ لوگ اہل جہاز سے بعوض آہن
کے عنبر فروخت کرتے ہین اور عنبر کو اپنے منھ سے اُٹھا کر اہل جہاز تک پہونچاتے ہین اور ان
لوگون کا بیوپار اس جزیرہ مین بھی ہی جہان کہ ایک فرقہ زنگیون کے مانند رہتا ہی اور اس قوم کا نام
نحکومی ہی اور اپنے دانتون سے آدمیون کا سینہ پھاڑ کر کھایا کرتے ہین منجملہ انکے ایک ایسی سیاہ

جزیرہ

رنگ قوم ہی کہ جب جہاز اُنکے محاذی ہوتا ہی اور دریا جوش کہاتا ہو تو وہ لوگ جہاز پر چڑھ آتے ہین اکثر تجاران بحری کی زبانی یہ روایت سنی گئی ہو کہ کبھی بطور پرندہ کے دریا کے اندر سے ایسی نورانی طلعت مثل آفتاب کے مشاہدہ ہوتی ہی جسکے دیکھنے سے آنکھ خیرہ ہوتی ہی یہ جانور جب کشتی پر آبیٹھتا ہی تو وہ جوش دریا موقوف ہوجاتا ہے اور وہ پرندہ بھی نظر سے نہان ہوجاتا ہے اس طرح پر کہ اُسکے جانے کی کسی کو خبر بھی نہین ہوتی اور اسکا آبیٹھنا دلیل نجات و سلامتی جہاز کی ہو طوفان سے۔

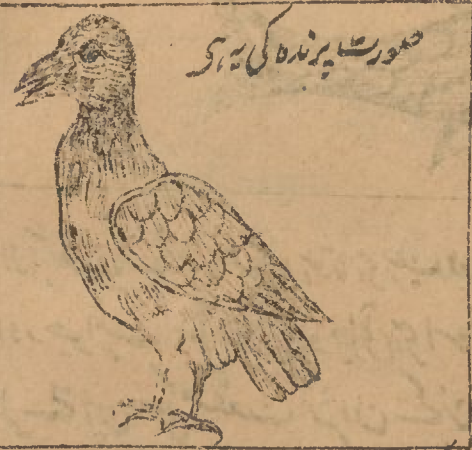

صورت پرندہ کی یہ ہی

منجملہ انکے مچھلی ہے قوی الجثہ جو دو سو گز سے بھی زیادہ طویل ہی جسکی ضرب سے کشتی کو خوف ہوتا ہے پس جسوقت کوئی جہاز نکلتا ہی اور جہازیون کو یہ امر دریافت ہوتا ہی کہ یہ مچھلی آپہونچی تو نقارہ ڈھول بجاتے ہین اور فریاد کرتے ہین جسکو سُنکر یہ مہیب مچھلی بھاگ جاتی ہی جسوقت یہ مچھلی اپنے دونون پر کھولتی ہے تو جہاز سے بڑی معلوم ہوتی ہے اکثر یہ مچھلی جزیرہ واق واق کے قریب رہتی ہی

از انجملہ کچھوے بہت بڑے بڑے وہان ہین کہ جنکی پیٹھ بیس گز کی چوڑی ہوتی ہے اور مادہ انکی ہزار انڈہ ایک مرتبہ مین دیتی ہی صورت یہ ہی

از انجملہ ایک مچھلی ہے جسکے فلس یعنے چھلکا نہین ہوتا صرف گوشت اور چربی سے مجسم ہی اور چہرہ اسکا خوک کے طور پر ہوتا ہی مانند فرج عورات کے فرج رکھتی ہے اور اُسپر رونگٹے

بھی ہوتے ہین - صورت اسکی یہ ہی

ازانجملہ ایک قسم کا کیکڑہ ہوتا ہی جب دریا سے نکلتا ہی تو ایک گز اور ایک بالشت کا پتھر ہو جاتا ہی
اور حیوانیت اسکی زائل ہو جاتی ہی اسوقت اکثر لوگ اسکو حاصل کر کے سرمہ وغیرہ مین کام میں
لیتے ہین اسکی منفعت اکثرون کے نزدیک مجرب ہی ایک قسم مچھلی کی شیلان نام ہی یہ مچھلی
بعد شکار ہونے کے دو روز تک زندہ رہتی ہی اور تیسرے دن مرجاتی ہی اسوقت پکا کر کھاتے ہین
اگر پکانے کے وقت دیگ پر سرپوش نہ ڈھانپین اور یونہین پکاوین تو آگ کی حرارت پا کر
دیگ سے کود کر بھاگ جاتی ہی اور کسی سوراخ مین پوشیدہ ہو جاتی ہی - ازانجملہ ایک مرغ خرشنہ نام
کبوتر سے کچھ بڑا ہوتا ہی صاحب تحفۃ الغرائب کا قول ہی کہ جسوقت یہ پرندہ اڑتا ہی تو اسکے نیچے
نیچے ایک دوسرا مرغ کرکر نام بھی گرم پرواز رہتا ہی اور یہ مرغ منتظر رہتا ہی کہ اگر یہ بیٹ کرے تو مین کھاؤن
کیونکہ کرکر کی غذا یہی ہی اور خرشنہ بجز وقت پرواز کے بیٹ نہین کرتا ہی اور کرکر جانور بجز اسکی
بیٹ کے اور کچھ نہین کھاتا ہی ازانجملہ دابۃ المشک ہی - یہ جانور آہو سے کسیقدر مشابہ ہی جب
دریا سے باہر نکلتا ہے اسوقت اکثر لوگ اسکا شکار کھیلتے ہین اور شکم چاک کر کے اُسکے اندر سے
ایک قسم کا خون جسکو مشک کہتے ہین نکال لیتے ہین اسوقت اُسمین کسی طرح کی بو نہین ہوتی ہی - ہان
جب وہان سے دوسری جگہ لیجاتے ہین جب اُسکی خوشبو ظاہر ہوتی ہی صورت یہ ہی

ازانجملہ دریائی سانپون سے ایک قسم کے سانپ ہوتے ہین جنکا قد سو گز کا ہوتا ہی جو کہ دریا سے
نکلکر ہاتھی اور گاؤمیش کو نگل جاتے ہین اور درختون اور پہاڑون پر پیچیدہ ہو کر زور کرتے ہین

تاکہ اُن جانوران عظیم الجثہ کی جنکو مسلم نگل لیا ہو ہڈیان ٹوٹ جائین اوران ہڈیون کے ٹوٹنے کی آواز باہر معلوم ہوتی ہے۔ صورت اسکی یہ ہو

صورت سانپ کی

ایسے دریامین مروارید وغیرہ جواہرات پائے جاتے ہین اکثر مختلف قسم کے خوشرنگ عجیب عجیب طرح کے جانور دکھائی دیتے ہین انمین سے بعض جانور ایسے ہوتے ہین جنکا طول دو سو گز کا ہوتا ہو اور بعضون کا طول دو سو بالشت کا ہوتا ہو اور یہ جانور آپس مین ایک دوسرے کو کھالیتا ہو اس دریامین ہمیشہ موج اُٹھا کرتی ہے خدانخواستہ اگر کوئی کشتی ادھر آگئی تو ہمیشہ بھنور مین پڑی رہتی ہے اور وہان سے نکلنا غیر ممکن ہوتا ہو لیکن ناخدا لوگ اس مکان سے واقف ہین اور حتی الامکان اُدھر اپنی کشتی نہین لیجاتے ہین

خاتمہ بیان اس دریا پر ایک عجیب حکایت اس دریا کے بیان مین لکھی جاتی ہو بعض تاجرون کی زبانی سُنا ہو کہ جب وہ لوگ کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوے اتفاقاً تند ہوا کے زور سے کشتی نے راہ راست فراموش کی اور ہوا کے طمانچہ نے کہین سے کہین جا پہونچایا اسکا معلم نہایت ہوشیار و تجربہ کار تھا اور وہ شخص اندھا بھی تھا اسکی عادت تھی کہ رتنون کے انبار بہت کثرت سے جہاز مین لادا کرتا تھا حتی کہ اہل کشتی اس امر کے شاکی رہا کرتے تھے کہ اسکے عوض مین اگر لوگون کا اسباب لادا جاتا تو بہتر تھا مگر وہ معلم انکی کب سنتا تھا غرض کہ وہ معلم اس ہنگام طوفان مین ہر مرتبہ ان لوگون سے کہتا تھا کہ آپ لوگ کیا دیکھتے ہین تب یہ جواب دیتے تھے کہ ہم بہار کو دیکھتے ہین یکایک ایکمرتبہ ان لوگون نے جواب دیا کہ اب ہمکو کالے رنگ کے مرغ نظر آتے ہین جو کہ سطح دریا پر پھرتے ہین یہ سنتے ہی معلم مذکور نے اپنے سر کو پیٹنا اور گریہ و زاری شروع کی لوگون نے کہا خیر باشد معلم نے جواب دیا کہ کوئی دم مین تمھین معلوم ہو جائیگا، منوز یہ جملہ تمام نہوا تھا کہ ہماری کشتی اس بھنور مین جا پڑی اور وہان جا کر جسے مرغ سیاہ سمجھے تھے

وہ کشتیان نظر آئین جنکے سوار لوگ اس بھنور کی معصیت مین پڑکر تشنہ و گرسنہ مر گئے تھے پس
ہم لوگ متحیر ہوئے اور اپنی زندگی سے سب نے ہاتھ اُٹھایا جب معلم نے ہمارے اضطراب
پر آگہی پائی کہا کہ اے صاحبو اگر اپنے اپنے مال سے نصف مال مجھکو عطا کرو تو بفضلہ اس ہلکہ
سے نجات ہو جاوے ناچار ہم لوگون نے قبول کیا اسوقت اس معلم نے چند قرابہ روغن کے
دریا مین ڈال دیے اُسکے چھوڑنے کے ساتھی مچھلیان بکثرت جمع ہو گئین تب معلم کے بموجب
فرمانے کے ہم لوگون نے مردہ لاشون کے ٹکڑے کرکے اور اُنھین رسون مین باندھکر دریا مین
ہر طرف لٹکا دیے اور ایک ایک سرا اُن رسون کا جہاز مین باندھ دیا پس مچھلیون نے
اُن گوشت کے ٹکڑون کو نگل لیا اُسوقت بموجب تعلیم اس معلم کے ہم لوگون نے نقارے
اور ڈھول بجانے شروع کیے اور یکبارگی شور و غل بلند کیا پس وہ مچھلیان بھاگین اور بسبب اُن
پارہ ہاے گوشت ریسمان بستہ کے جہاز بھی چلا جب ہم اس مہلکہ عظیم سے دور نکل گئے اسوقت معلم
نے کہا کہ اب رسیان کاٹ دو چنانچہ اس تدبیر سے ہم لوگون نے نجات پائی اور حیات دوبارہ
حاصل کی بحر الهند یہ سب دریاؤن سے بڑا اور عمیق ہے اور اسکے دریاے محیط کے مقام وصل
سے کوئی آگاہ نہین اور مانند دریاے مغربی کے نہین ہی کیونکہ اُسکا اتصال دریاے محیط سے
ظاہر ہی اور اس دریا سے دو خلیج جاری ہین اُنمین بڑا خلیج دریاے فارس اور چھوٹا خلیج دریاے
قلزم ہی بحر فارس اُس سے جدا ہو کر مائل شمال کی طرف ہے اور بحر زنگ اُس سے
نکل کر طرف جنوب کے مائل ہی ابن الفقیہ کا قول ہی کہ دریاے ہند بہ نسبت دریاے فارس
کے مخالف ہی کیونکہ جب آفتاب برج حوت مین یا اس برج کے قریب آتا ہی یعنی نوروز سلطانی
جو اول حمل سے مراد ہی تو بڑے بڑے زور شور سے اس دریا مین جوار بھاٹے آتے ہین جسکے
خوف سے کوئی جہازرانی نہین کر سکتا ہی اور یہ حالت اُسوقت تک رہتی ہی جب تک کہ آفتاب
برج میزان مین نہ آجاے اور سخت ترین اوقات طوفان کا وہ زمانہ ہی کہ جب آفتاب برج جوزا
مین ہوتا ہی پس جب آفتاب سنبلہ مین آجاتا ہی تو یہ طوفان کم ہو جاتا ہی اور سفر کرنا بھی اس زمانہ
مین آسان ہوتا ہی تاہنگامیکہ پھر آفتاب برج حوت مین آوے اور بہترین اوقات سفر وہ
زمانہ ہی کہ جب آفتاب برج قوس مین ہو اور اس دریا مین جسقدر عجائب و غرائب ہین ممکن نہین
کہ احاطۂ تحریر مین سما سکین لیکن مشتے نمونہ از خروارے بیان ہوتا ہے

**فصل جزائر بحر ہند کے بیان مین** - بطلیموس کا قول ہی کہ اس دریا مین بڑے بڑے

جزیرے ہین اور ہر جزیرے مین اسقدر آبادی ہی کہ شمار اُنکا غیر ممکن ہی لیکن جن جن جزیرون مین تاجرون کی آمدورفت ہی اور وہ مشہور ہین اُنمین سے ایک جزیرہ ہی برطائل نام جو جزیرۂ رائج کے پاس ہی ابن الفقیہ کہتا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک قوم ہی جنکا چہرہ ترکون کے چہرہ کے مانند گول و عریض سپر کے مشابہ ہوتا ہی اور گھوڑے کی دُم کے مانند بال ہین - صورت اُسکی یہ ہے

اس جزیرہ مین اکثر کوہستان ہین اور صبح کے وقت عمدہ عمدہ راگ کی وہان سے آواز آتی ہی اور شب کو ہیبت ناک صدا آیا کرتی ہی دریائی سفر کرنے والے اعتقاد رکھتے ہین کہ دجال اسی جزیرہ مین رہتا ہی اور اسی جا سے اُسکا ظہور ہوگا یہان پر قرنفل پیدا ہوتی ہی جب سوداگر وہان پہونچتے ہین جہاز سے اپنا اپنا مال اُتار کر کنارہ پر انبار کرتے ہین اور رات کو اپنے اپنے جہازون پر جاکر سو رہتے ہین صبح کو آکر جو دیکھتے ہین تو اپنے مال کے پہلو مین قرنفل کا معاوضہ پاتے ہین پس جسکو منظور ہوا وہ لونگ اُٹھالایا اور اسباب اپنا وہین چھوڑ آیا شب کو آکر وہ لوگ اسباب لیجاتے ہین اور جسکو قرنفل کا معاوضہ بہ نسبت اپنے مال کے کم معلوم ہوتا ہی وہ دوسری شب کو پھر انتظار کرتا ہی اور لونگ اور اسباب چھوڑ آتا ہی صبح کو لونگ زیادہ پاتا ہی اور اگر بد دیانتی سے سوداگر لوگ یہ چاہین کہ قرنفل بھی اور اپنا مال بھی لادکر چلدین تو جہاز نہین چل سکتا جبتک کہ قرنفل یا اپنا مال اسکے عوض کنارہ پر نہ رکھہ دین - اور بعض تاجرون کا قول ہی کہ ایکمرتبہ ہمنے اس جزیرہ مین کم سن زرد رنگ لوگ مانند قوم ترک کے کان چھدے ہوے دیکھے جنکے بال سر پر بڑے بڑے اور لباس مستورات کے سے تھے اور وہ ہماری نظر سے فوراً غائب ہوگئے اور ہمنے مدت تک وہان پر قیام کیا اور بہت سا انتظار کیا مگر کوئی شخص اُنمین سے پھر نہ ظاہر ہوا اور نہ لونگ لایا معلوم ہوا کہ انکو اپنا ظاہر کرنا ہم لوگون پر نامنظور ہی پس ناچار ہوکر ہم چلے گئے اور کئی سال کے بعد جب ہم پھر گئے تو بدستور سابق لونگ پائی - قرنفل کی خاصیت یہ ہی کہ اگر کوئی اسیوقت وہان پر اُسکو کھائے

تو ا بسر بیری اور ضعیفی کم اخر کم کرتی ہی یہ بھی منقولہ ہی کہ اس فرقہ کی خوراک کیکڑہ ہی اور پوشاک انکی درخت الوق کے پتون سے ہی اور پھل اُسکا کھاتے ہین اور جو قسم کیکڑہ ان جزیرہ والون کی خورشش ہی وہ جبتک دریامین رہتا ہی گوشت کا ہوتا ہی اور جب دریا سے باہر آتا ہی فوراً پتھر ہو جاتا ہی کہتے ہین کہ وہی پتھر سرمہ مین پڑتا ہی اور نیز یہ فرقہ مچھلی اور نارجیل اور لونگ اور کیلہ وغیرہ بھی خورش کرتے ہین ایک جزیرہ سلاہط ہی یہان صندل و سنبل و کافور بکثرت پایا جاتا ہی کہتے ہین کہ اس جزیرہ مین ایک مچھلی اس قسم کی ہوتی ہی جو دریا سے نکلکر درختون کے پھل کھایا کرتی ہی اور میوہ کے مزہ سے بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑتی ہی اسوقت لوگ اسکا شکار کرتے ہین مصنف تحفۃ الغرائب لکھتا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک چشمہ عجیب و غریب ہی جہان سے پانی اُبلتا ہی اور اُسکے قریب ایک سوراخ ہی اسمین جاتا ہی اور جو اُسکی چھینٹین اطراف مین اڑتی ہین وہ زمین پر گرتے گرتے سنگ خارا ہو جاتی ہین مگر دن کو وہ قطرات آب سنگ سفید اور رات کو سنگ سیاہ ہو جاتے ہین ۔ ازانجملہ ایک جزیرہ قصر ہی یہان ایک سفید رنگ کا محل ہی جہاز والے جب اس محل کو دریا مین دیکھتے ہین تو سلامتی حال اور بادمراد کا شگون کرتے ہین کہتے ہین کہ یہ محل نہایت عالیشان ہی مگر اسکے اندر کا حال معلوم نہین کہتے ہین کہ اسمین مردون کی ہڈیان بھری ہوئی ہین اور کہتے ہین کہ ایک بادشاہ عجم اس جزیرہ مین گیا اور مع لشکر اس قصر مین پہونچے مگر جاتے ہی خواب نے ان سب پر غلبہ کیا بعضے جو دروازۂ قصر پر تھے وہ اس حالت کے شروع ہوتے ہی بھاگ آئے اور باقی جو اندر جا چکے تھے وہ سست و ناتوان ہوکر مر گئے حکایت کہتے ہین کہ سکندر رومی نے بعض جزیرون مین اس ہیئت کے آدمی دیکھے جنکے سر مانند کتون کے اور دانت باہر نکلے ہوے انکے منھ سے آگ نکلتی تھی آخر کو سکندر کے جہاز سے لڑائی ہوئی اور اسوقت دور سے اس قصر کی روشنی کا جلوہ چمکا جہان سے یہ قوم برامد ہوئی تھی پس سکندر نے چاہا کہ جہاز کو لنگر کرکے اس جزیرہ کی سیر کرے مگر بہرام حکیم نے منع کیا اور کہا کہ جو اس قصر مین جاتا ہی وہ بیہوش ہو جاتا ہی غرضکہ عجائب اس دریا کے بے پایان ہین ۔ صورت یہ ہی ۔

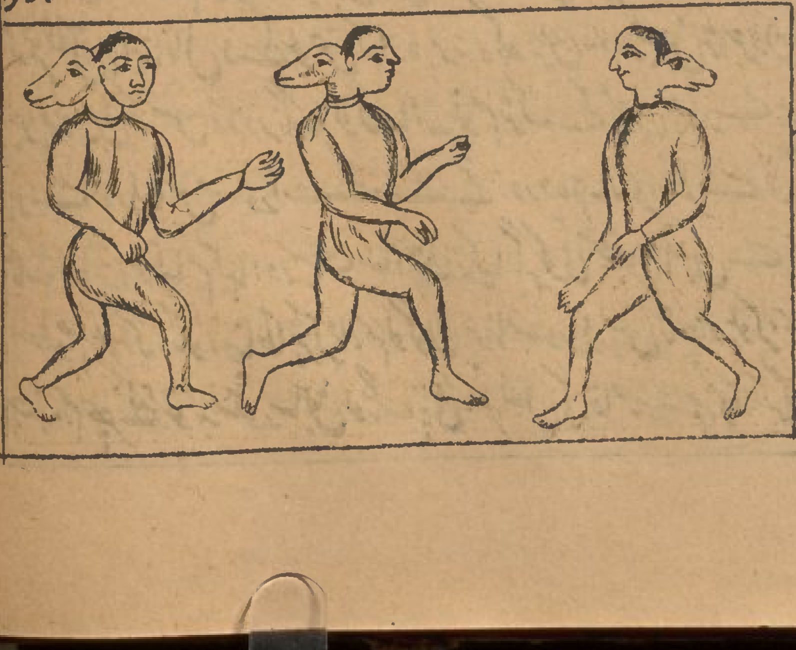

جزیرہ ثلث تحفۃ الغرائب مین لکھا ہی کہ یہ تین جزیرے ہین عجائب وغرائب مین ایک دوسرے

پر فوق رکھتے ہین - جزیرۂ اول مین رات بھر ہمیشہ آسمان پر بجلی چمکتی رہتی ہی جزیرۂ ثانی مین تند تند آندھیان چلا کرتی ہین جزیرۂ سوم مین ہمیشہ بارش رہا کرتی ہی - ایک جزیرہ سیلان ہی جو آٹھ سو فرسخ کا ہے کہتے ہین کہ سراندیب اسی جزیرہ مین ہی جہان حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے آکر رہے تھے اور ہنوز حضرت کے قدم کی علامت اس جزیرہ مین موجود ہے - واللہ اعلم بالصواب

اس جزیرہ مین کئی بادشاہ ہین جو ایک دوسرے سے تعلق نہین رکھتا خود مستقل حکمرانی کرتا ہی یہ لوگ دریا کو سلاحط کہتے ہین اور یہ جزیرہ درمیان چین اور ہندوستان کے ہی اور ان دونون ولایتون کی اشیاے عجیبہ یہان پر آتی ہین اور یہان کے تحفے غیر ملک مین بھی

جاتے ہین مانند دارچینی اور صندل سنبل و مجیٹھ و قرنفل کے اور اس جزیرہ مین جواہر کی کانین بہت ہین اور اس جزیرہ مین ایک پہاڑ ہی اور وہان آگ کا انبار ہی مگر رات کو ظاہر ہوتی ہی اور دن کو دھوان سا چھایا رہتا ہی کسی کو جرأت وہان جانے کی نہین پڑتی ہی اس جزیرہ مین ایسے لوگ آباد ہین جنکا رنگ سنہرا ہی اور انکے منھ چھاتی پر لگے ہوے ہین حتی کہ بالکل گردن کی علامت نہین ہی - اس جزیرہ مین نارجیل اور عود اور کیلا اور رنگ شکر بافراط ہی - صورت یہ ہی

ایک جزیرہ نکالوس ہی یہان کے لوگ برہنہ رہتے ہین اور اُنکی خورش مچھلی ہے یہان کے لوگ سوداگرون سے لوہے کی خرید و فروخت کرلیتے ہین - ایک جزیرہ مارہی نہایت وسیع اور آبادان اکثر عمارات اور قلعہ جات معمور ہین جیساکہ بڑے عالیشان اور شہرکی آبادی ہوتی ہی طرح طرح اور قطع قطع کے مکانات وغیرہ اسمین موجود ہین اور پہاڑ اور درخت بہت ہین کہتے ہین کہ اس جگہ ایک بڑا اژدہا پیدا ہوا تھا سکندر کے وقت مین جوکہ گاے بھینس اونٹ گھوڑا آدمی جسکو پاتا تھا کھا جاتا تھا جب سکندر رومی یہان پہونچا باقی لوگون نے اُس اژدہے کی شکایت کی کہ بادشاہ سلامت اس موذی کے واسطے ہم لوگون نے باری مقرر کردی ہی یعنے دوگاؤ روزمرہ پہونچاتے ہین اور وہ دو لقمے کرتا ہی اگر اسکے برخلاف کرین تو شہر کا قصد کرتا ہی اب مویشی بھی کم ہوگئے ہین تیرے ہاتھ ہمارا انصاف ہی سکندر نے یہ سنکر دو گاؤ طلب کرکے اُنکا پوست نکلوایا اور اُن کھالون مین زفت اور گندھک اور چونہ اور ہرتال بھرکر بصورت گاؤ سلواکر تیار کرایا اور حکم دیا کہ مقام معہودہ پر پہونچا دو جسوقت وہ دونون جعلی گاؤ اس مکان پر رکھی گئیین وہ اژدہا نگل کر حسب دستور تناول کرگیا

پیٹ مین جاتے ہی شعلے اُٹھنے لگے اور فوت ہوگیا جب دوسرے روز وہ برامد نہوا لوگون نے جاکر جو دیکھا مردہ پایا پس یہ خوشخبری تمام شہر مین پہونچائی اور سکندر کے حضور مین تحفہ تحائف پیشکش کیے منجملہ تحائف کے ایک جانور بھی لائے مانند خرگوش کے زرد رنگ اور اسکے سینگ سیاہ تھے اور جو درندہ اسکو دیکھتا تھا بھاگتا تھا - صورت اُسکی یہ ہی

## فصل جانوران عجیب کے بیان مین جو اس دریا مین پائے جاتے ہین

صاحب عجائب الاخبار کا قول ہی کہ اس دریا مین ایک مرغ فنون نام ہی یہ مرغ اپنے والدین کی بکثرت تعظیم کرتا ہی اور جب یہ مرغ ضعیف ہوتا ہی اسوقت اُسکے دو بچے آکر اُسکو آشیانہ مین بٹھا دیتے ہین اور صبح وشام اُسکی خورش کو پہونچاتے ہین اور جب یہ مرغ انڈا دیتا ہی اور سیتا ہی تب چودہ روز تک دریا ٹھہرا رہتا ہی جب تک کہ اُس انڈے سے بچہ نہ نکلے اور اس مدت چودہ روز کو دریائی لوگ مبارک سمجھتے ہین اور دریا کے تھم جانے سے جان جاتے

ہین کہ وہ مرغ اپنا انڈا سیتا ہے۔ اور دریا کا تھم جانا بسبب برکت خدمت والدین کے سمجھتے ہین۔ اور ایک قسم کی ایسی مچھلی ہی جسکا چہرہ آدمی کے طور پہ ہے اور باقی بدن مچھلی کی صورت پر ہی اور اُسکے چہرہ پر چند سیاہ داغ ہین کہ وہ پانی کے اندر سے دکھائی دیتے ہین اس شناخت سے صیاد لوگ اُسکا شکار کرتے ہین اور باہر نکالکر اُسکی صورت عجیبہ سے تعجب کرتے ہین۔ صورت اُسکی یہ ہی

از انجملہ ایک مچھلی ہی کہ وہ ہمیشہ پانی پر پھرا کرتی ہی اور چونکہ یہ مچھلی ہمیشہ منھ کھولے رہتی ہے خود بخود دوسرے جانور اُسکے پیٹ مین پہونچکر غذا ہوتے ہین اور ایک جانور ایسا ہوتا ہی جسکے نتھنے سے شعلہ آتش نکلتے ہین اور گرد کی چراگاہ کو جلا دیتے ہین اور ایک مچھلی دریا سے رات کے وقت نکلتی ہے اور اڑتی ہے لوگون نے اُسکو پرندہ مچھلی قرار دیا ہی کیونکہ تمام رات چراگاہون مین چارہ کھایا کرتی ہی اور قبل ہونے صبح کے دریا مین چلی جاتی ہی اور ایک مچھلی بڑی اس قسم کی ہوتی ہے کہ اگر اسکی تری سے لکھین تو اُسکا لکھا ہوا رات کو نظر آتا ہی اور دن کو معلوم

نہین ہوتا ہی کیونکہ اسکی تری مثل رنگ کاغذ کے سفید ہوتی ہی اور ایک مچھلی سبز رنگ ایسی ہی
جسکا سر مانند سانپ کے ہی اُسکے کھانے سے بھوک جاتی رہتی ہی ایک مچھلی دوسری ہی
کہ پانی پر پھرتی ہی جب کسی حیوان کو منھ کھلے دیکھتی ہے اُسکے منھ مین داخل ہو جاتی ہی اور اُسکی
غذا ہو جاتی ہے۔ ایک مچھلی مدور ہوتی ہے جسکا نام گاوماہی ہی اور ایک خار مثل عمود کے
اُسکی پشت پر ہوتا ہی نہایت تیز اسکے سبب سے کوئی مچھلی اسکی ہمسری نہین کرسکتی ہی واضح رہے
کہ دریا کے عجائب و غرائب کی انتہا نہین ہی اگر لوگون کو اسکے یقین اور تسلیم کرنے مین انکار
نہوتا تو مین اور بہت کچھ بیان کرتا اسی سبب سے ترک بیان مفرط مناسب ہی۔ انشاء اللہ
جانوران مشہور آبی کا ذکر کیا جاویگا۔

بحر فارس۔ یہ دریاے ہند کا ایک شعبہ ہے اور یہ دریا بہت مبارک ہی طوفان وغیرہ کے
بہ نسبت اور دریاؤن کے اسمین بہت کم صدمے ہین محمد بن زکریا لکھتا ہے کہ عبد الغفار شامی
سے کہ علم دریا کا اچھا جانتا تھا لوگون نے دریا کے جوار بھاٹے کا سوال کیا۔ اُسنے جواب
دیا کہ دریاے اعظم مین جوار بھاٹا نہین ہوتا مگر دو مرتبہ سال بھر مین ایک مرتبہ بڑھتا ہی گرمیون
مین پانی نصف شرقی مین طرف شمال کے چھ مہینے تک پس جسوقت کہ بڑھاو ہوتا ہی تو بحر چین مین
پانی کی کثرت ہوتی ہے اور کمی ہو جاتی ہے دریاے مغرب مین اور ایک مرتبہ بڑھاو زمستان مین
ہوتا ہی مغرب سے جنوب کی جانب چھ مہینے تک اور اسوقت پانی کا زور مغربی دریاؤن مین
ہوا کرتا ہی اور مشرقی دریاؤن سے کم ہو جاتا ہی لیکن بحر فارس کے مد و جزر کا مدار قمر کے طلوع پر
ہی اور اسیطرح پر کیفیت دریاے ہند و چین اور دریاے طرابزندہ کی ہی کہ جب قمر ان دریاؤن مین سے
کسی کی افق پر ہوتا ہی تو اُس دریا کا مد شروع ہو جاتا ہی جب قمر وسط السماء پر جاتا ہی اسوقت
اسکا مد پورا ہوتا ہی اور جب وہان سے نیچے کی طرف مائل ہوا تو دریا مین بھی گھٹاو ہونا شروع
ہوتا ہی یہانتک کہ جب قمر اس دریا کے مغربی افق مین پہونچا تو بالکل گھٹاو ہوتا ہی اور جب قمر افق
مغرب کی طرف جاتا ہی اُسوقت پھر ابتدا مد کی ہوتی ہے اسوقت تک کہ قمر زیر زمین جاے
لیکن اسوقت کا مد ضعیف ہوتا ہی بہ نسبت اول کے اور جب زیر زمین گیا اسوقت دریاؤن
مین گھٹاو ہونا شروع ہوتا ہی تا آنکہ جب پھر قمر افق شرقی سطح اُس دریا پر پہونچا اسوقت پھر
از سر نو ابتدا ہوتی ہی۔ اور نیز عبد الغفار شامی کہتا ہی کہ سوا اسکے اور بھی ایک قسم کا گھٹاو بڑھاو
نور قمر کے تنزل اور ترقی پر ہوا کرتا ہے یعنے جب مہینا شروع ہوا تو جون جون چاند کی

ترقی ہوتی ہے دریا بھی اُمنڈتا چلا آتا ہی اور جب تنزل کا آغاز ہو تو دریا مین بھی کمی آنے لگی ابن الفقیہ نے لکھا ہی کہ دریاے فارس اگرچہ بحر ہند سے متصل ہی لیکن حال بحر فارس کا بحر ہند کے خلاف ہی بحر فارس مین تموج بکثرت ہی اور اسوقت سفر کرنا ذرا کام رکھتا ہی اور جب دریاے ہند مین سکون ہوتا ہی تو دریاے فارس مین تموج شروع ہوتا ہی دریاے فارس مین سختی اسوقت شروع ہو جاتی ہی جب کہ برج سنبلہ مین آفتاب آجاتا ہی اور نقطہ استواے خریفی سے قریب ہو جاتا ہے اور جبتک کہ آفتاب برج حوت مین نہ پہونچے دریاے فارس مین تیزی رہتی ہی اور سخت ترین اوقات تندی اس دریا کا وہ وقت ہی جبکہ آفتاب آخر برج قوس مین ہوتا ہی پس جب آفتاب نقطۂ اعتدال ربیعی سے یعنے اول حمل کہ عبارت نوروز سلطانی سے ہی قریب ہو جاتا ہی تو اسمین جوش کم ہو جاتا ہی اور ٹھہراو آجاتا ہے اس دریا کے سکون کا بہتر اور عمدہ وقت وہ ہی کہ جب آفتاب برج جوزا مین آجاتا ہی ابو عبداللہ حنیفی نے کہا ہی کہ خداوند تعالے نے دریاے فارس کو عجائبات اور ملح جزر کے ساتھ خصوصیت بخشی ہی کیونکہ اس دریا کا عمق ستر ذراع یا اسّی گز ہی اس دریا مین موتی پیدا ہوتے ہین اور اس دریا کے موتی کے مانند کسی دریا مین نہین ہوتے اور اسکے جزیرون مین عقیق اور یاقوت اور سونے اور چاندی اور لوہے اور تانبے کی کانین بھی ہین اور طرح طرح کی خوشبودار اشیا بھی پیدا ہوتی ہین اس دریا مین جو بھنور اُٹھتا ہی تو اسکے صدمہ سے ہرگز کشتیان سلامت نہین نکل سکتین ہان کچھ خدا ہی فضل کرے تو بیڑا پار ہو- اس دریا مین عجیب و غریب جانور با شکلہاے عجیب ہین جنکا بیان انشاء اللہ عنقریب کیا جاتا ہے-

**فصل در بیان جزائر دریاے فارس**- اس دریا کے جزیرے اکثر آباد ہین سوداگرون کی بھی آمد و رفت ہوتی ہے ان جزیرون مین مثل جزائر قیس و ہرموز و برخت و لارک و خضب اور اندرآوی وغیرہ کے اکثر آباد اور تجارت گاہ جزیرے ہین اگر انکا مفصل ذکر کیا جاوے تو کتاب مطول ہوتی ہے غرض منجملہ اُنکے جزیرہ خارک نام ہی حضرت امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کا مزار اسی جزیرے مین ہی کہتے ہین کہ اسی جزیرہ مین موتی بھی نکالا جاتا ہی بلکہ وہ موتی پایا جاتا ہی جسکو دریتیم کہتے ہین یہ بھی قول ہے کہ سواے اُن دریاؤن کے جنکا اتصال اس دریا سے ہی اور جگہ صدف پیدا نہین ہوتی ہی جب ربیع کا موسم آتا ہی اور تند تند آندھیان چلتی ہین دریا متموج کرتا ہی تب دریاے اوقیانوس سے رشاشہ یعنے چھینٹین اُڑنی شروع ہوتی ہین اور اُن چھینٹون کے قطرات لزوجت آمیز ہوتے ہین اور دستور یہ ہی کہ جو رشاشہ صدف مین گر لیتے ہین تو وہ موتی

ہوتے ہین اور صدف اُن رشاشون کو نطفہ کے مانند رحم مین قبول کرتی ہے کبھی تو ایسا ہوتا ہی کہ بہت عمدہ گوہر غلطان حاصل ہوتے ہین اور کبھی ریزہ ریزہ چھوٹے چھوٹے صدف مین پڑتے ہین جس سے چھوٹے موتی پیدا ہوتے ہین قاعدہ ہے کہ جسوقت صدف کے مُنھ مین یہ رشاشہ پہونچتے ہین تو اُسکو بطور لقمہ کے معلوم ہوتے ہین بعد اسکے صدف بروقت چلنے نسیم شمال کے وقت طلوع یا غروب آفتاب کے دریا کنارہ آتی ہی اور دوپہر کو بسبب حرارت آفتاب کے کنارہ پر نہین آتی ہے اور ہوا خوری کو اپنا مُنھ وا کرتی ہی پس باد شمال کے اثر سے وہ رشاشہ جو اسکے پیٹ مین ہوتے ہین منعقد ہوکر مروارید ہوجاتے ہین اور اگر صدف کا شکم آب تلخ سے خالی ہو تو اُسکا موتی صفائی اور زیبائش اور حسن و شکل مین اچھا ہوتا ہی اور اگر کسیقدر بھی آب شور مختلط ہوا تو کچھ نہ کچھ رنگ روپ مین ضرور فرق اور تغیر ہوجاتا ہی یا زرد یا تیرہ رنگ ہوتا ہی جسوقت صدف کے شکم مین رشاشہ منعقد ہوکر دُر ہوجاتا ہی تو صدف اُسجگہ سے دوسری سخت جگہ منتقل ہوجاتی ہے اور وہان ٹھہرتی ہی اور جب منتقل ہوتی ہی لوگون کو اسکی خبر ہوتی ہی اور جب درمیان زمین بحرین کے جاتی ہی اور اپنے تئین اُس مقام پر پتھرون سے چسپان کرتی ہی پس جب لوگ وہان پر صدف کو پاتے ہین تو بہت خوش ہوتے ہین اور غوطہ لگا لگا کر بڑے زور و طاقت سے صدف کو پتھرون سے علیحدہ کرتے ہین کیونکہ صدف اسقدر سخت پتھرون سے چسپان ہوتی ہے گویا کہ جزو سنگ ہوجاتی ہی پس جو صدف کہ بعد منعقد ہونے موتی کے وقت معین پر نکالی جاتی ہے تو اُسکا موتی عمدہ اور لطیف ہوتا ہی اور جو عرصہ کے بعد یا قبل از وقت دستیاب ہوتی ہی تو اسکا موتی بدرنگ ہوتا ہی از انجملہ ایک جزیرہ کیش ہی قریب چار فرسنگ کے اور وہان شہر نہایت عمدہ ہی اور اسکی شہر پناہ اور دروازے اور باغ و درخت ہی اور پانی کنوون کا پیتے ہین اور سوداگر عرب و عجم کے وہان جمع ہوتے ہین لیکن ایام گرما مین مثل تنور کے گرم ہوتا ہی اور گرمی کے موسم مین کھال خصیہ کی دراز ہوجاتی ہے لوگ انار کی چھال سے تھیلی بھر کر اسمین خصیہ رکھتے ہین تا کہ دراز نہو از انجملہ ایک جزیرہ جاشک نام جزیرہ کیش کے نزدیک ہی یہان کے باشندے لوگ دریائی لڑائی مین چلد باز اور طوفان کی شدت مین صابر ہین اور ناو چلانے اور دریائی امورات سے بخوبی واقف اور اس فن کے بڑے اُستاد ہین قیس کے باشندے کہتے ہین کہ بعض گذشتہ بادشاہون نے جہازون پر لونڈیان سوار کرکے بطور ہدیہ کے اُدھر کو روانہ کین اتفاقاً انکی کشتیان اس جزیرہ

جاشک مین وارد ہوئین اور لونڈیان سیر و تفریح کے واسطے جہاز سے اتر کر ادھر اُدھر چہل قدمی کرنے لگین اسی عرصہ مین جنات ان لونڈیون کو لیگئے اور اُنسے صحبت داری کی اُس سے یہ قوم پیدا ہوئی اسی سبب سے ان لوگون مین تیزی اور جوانمردی ایسی ہی کہ اورون مین نہین ہے اور کہتے ہین کہ یہ لوگ ترائی مین اسقدر شتاب روی کرتے ہین جیسے کوئی خشکی مین چلتا ہی از انجملہ ایک جزیرہ کندلادری ہی یہ جزیرہ دریاے فارس مین سے ہی اس جزیرہ سے عنبر اشہب اور سیاہ نکلتا ہی اکثر مردمان سیاح کی زبانی سُنا گیا ہے کہ عنبر اس جزیرہ کے دریا کے قعر مین ہوتا ہی جیسا کہ بعض اراضی مین قطران ہوتا ہی اور یہ عنبر سفید و سیاہ ہوتا ہی جب دریا مین نہایت زور و شور سے تموج اور بڑھاؤ ہوتا ہی اسوقت پتھر وغیرہ باہر خشکی مین آگرتے ہین اسی مین عنبر بھی چسپان ہوتا ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بڑے قسم کی مچھلی عنبر کو کھاجاتی ہی اور فوراً مر جاتی ہے اور لوگ اسکے شکم سے عنبر نکالتے ہین

**فصل در ذکر حیوانات عجیبہ** اس دریا مین منجملہ دیگر حیوانات عجیبہ کے ایک قسم کی مچھلی ہی جب یہ ماہی باہر آتی ہے تو دریا کا اضطراب ہوتا ہی لوگ اسکو دیکھکر جانتے ہین کہ دریا مین تموج ہوگا کہتے ہین ابوریحان خوارزمی نے اپنی کتاب آثار باقیہ مین لکھا ہی کہ کانون ثانی کی تیرھوین تاریخ کو دریا مین جنبش ہونی شروع ہوتی ہے اور فارس اور اسکندریہ کی طرف پانی رجوع کرتا ہی اور یہ حال چند روز مقررہ تک رہا کرتا ہی پس اُسکی ہوا مکدر ہو جاتی ہی اور تاریکی زیادہ ہو جاتی ہی پس ان دنون مین جہاز اور کشتیان لنگر گاہ مین باندھ رکھتے ہین لکھا ہی کہ ایسی ایک قسم کی ہوا ہی جو اس دریا کے قعر مین پہونچکر دریا کو جوش مین لاتی ہے اور دلالت کرتا ہی اس دریا کے اضطراب پر اس ماہی کا ظہور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ایک روز قبل اس تموج اور یورش کے وہ مچھلی ظاہر ہوتی ہے منجملہ انکے اسبور اور جزافت اور پرستوج کہ یہ نام مچھلیون کے ہین ہر سال مین بوقت مقررہ سطح آب پر آتی ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ چند روز تک قائم بھی رہتی ہین اور ساکنان بصرہ انکی آمد اور واپسی کے ایام کو پہچانتے ہین۔ جاحظ کا اعتقاد ہی کہ بصرہ کے دجلہ مین قعر دریا سے قسم قسم کی مچھلیان باہر آتی ہین مانند پرستوج اور جزافت اور اسبور وغیرہ کے اور وجہ یہ ہی کہ جب مچھلیان آب شور پیتے پیتے عاجز آتی ہین تو انہی دریا مین آب شیرین پینے کو بطور تبدیل ذائقہ آتی ہین مانند اونٹ کے کہ جب وہ خلہ کھاتے کھاتے عاجز ہوتا ہی تو خواہش کرتا ہی طرف کھانے حمض کے خلہ ایک قسم کی شیرین گھانس ہی

جسکو اونٹ خورش کرتا ہی حمض ایک قسم کا چارہ ہی شور اور اقسام نباتات سے زیادہ تلخ ہی
مانند دشت اور اثل اور طرفا کے عرب کہتے ہین کہ لذت کے واسطے خلہ مانند نان کے ہی
او حمض بجاے میوہ کے ہیس (جھاؤ ۱۲) جیسا کہ اونٹ خلہ کھاتے کھاتے تنگ ہوکر حمض کیطرف راغب
ہوتا ہی اس طور پر مچھلیان بھی جب آب شور سے گھبرا جاتی ہین آب شیرین پر مائل ہوتی ہین
پس گویا آب شور ان مچھلیون کے حق مین بجاے روٹی کے ہی اور آب شیرین بجاے میوہ
کے بصری لوگون کا بیان ہے کہ اس قسم کی مچھلیان سال مین دو مرتبہ بصرہ مین آتی ہین اور
جب دو ماہ گذرے تو اول کی آئی ہوئی مچھلیان واپس ہوتی ہین اور اُنکی عوض مین
دوسرے قسم کی آتی ہین منجملہ انکے ایک قسم برستوج کی ہے جو بلاد زنج کی جانب سے آتی ہی
اور دجلہ کے آب شیرین پر مائل ہوتی ہے زنگ کے باشندے اس مچھلی کو بخوبی پہچانتے ہین
کہتے ہین کہ ماہی گیر لوگ اور کسی مچھلی کا شکار درمیان بصرہ اور زنگ کے نہین کھیلتے ہین
سواے ماہی برستوج کے دریائی لوگ کہتے ہین کہ جسوقت ماہی برستوج بصرہ مین آتی ہے
تو پھر زنگ مین اس قسم کی مچھلی کا نشان تک نہین ملتا ہی اور اسی طور پر جب بصرہ سے زنگ
کو روانہ ہوتی ہی تو بصرہ مین نام تک کو اس مچھلی کا نشان نہین رہتا ہی۔ از انجملہ ایک قسم کوسج
نام مچھلی ہوتی ہے یہ مچھلی پانی مین اسطرح شکار کرتی ہے جیسا کہ شیر خشکی مین شکار کرتا ہی حیوانات
کو اپنے دانتون سے ایسا کاٹتی ہے جیسا کہ کسی پہلوان کے ہاتھ سے شمشیر کا وار ہو اور طول
قامت اسکا ایک یا دو گز کا ہوتا ہی اسکے دانت آدمی کے دانتون کے مانند ہوتے ہین اور اس قسم
کی مچھلی سے تمام قسم کی مچھلیان بھاگتی ہین اگر کہین ماہی بزرگ کو پاجاتی ہی تو پارہ پارہ کرڈالتی ہی
اگر کہین انسان کو پاجاتی ہے تو اسکو بھی ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتی ہے یہ مچھلی سخت بلا ہی اور اس
دریا مین یہ مچھلی اس طرح ہے جیسے دریاے نیل مین گھڑیال بلاے عظیم ہی اور کسی وقت
مقررہ مین دجلہ بصرہ مین اس مچھلی کی بڑی کثرت ہوجاتی ہے اور مچھلیون کی اقسام مین سے
ریتاق دو ہی وذق وزال اور کوبزج بھی ہین اور ان ہر قسم کی مچھلیون کی آمد کے موسم
اور وقت مقرر ہین اور لوگ اسوقت پر انکا انتظار کھینچا کرتے ہین منجملہ انکے ایک قسم حیوان
تنین نام ہی جسکو مار کہتے ہین اور یہ کوسج سے بھی بدتر ہی اس جانور کے دانت درندون کے مانند
ہوتے ہین قد و قامت مین مثل درخت خرما کے ہوتا ہی اور دونون آنکھین اسکی سرخ مثل
خون کے ہوتی ہین اور نہایت زشت رو کریہ المنظر ہوتا ہے جملہ دریائی جانور اس ظالم ۲

سے بھاگتے ہین۔صورت اسکی یہ ہی

منجملہ انکے ایک قسم کی مچھلی سبز رنگ ایک گز سے زیادہ طویل ہوتی ہی اور اسکی خرطوم ایک گز سے کچھ کم اور مانند آرہ کے ہوتی ہے یہ مچھلی اپنی خرطوم سے حیوانات کو زخمی کرتی ہے۔راقم عجائب المخلوقات نے ایک جزیرہ مین اُس مچھلی کو دیکھا ہے اور شکاری لوگ اسکا شکار کھیلتے ہین اور پکاکر بازارون مین فروخت کرتے ہین۔صورت اسکی یہ ہی

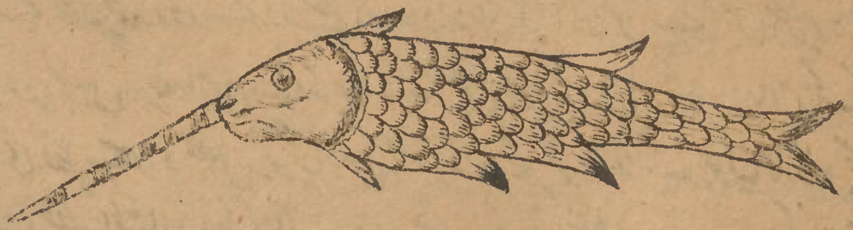

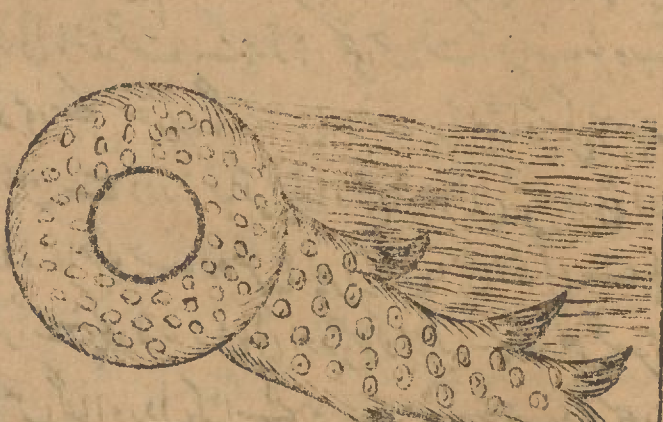

از انجملہ ایک قسم کی مچھلی مدور ڈھال کی صورت پر ہوتی ہے دم اسکی تین گز سے زیادہ ہوتی ہی گویا اسکی دم سانپ کی صورت ہی اسکی دم کے درمیان مین ایک خار سرخ رنگ مثل عقیق کے ہوتا ہی اور اس مچھلی کے تمام جسم پر نقطہ ہاے سیاہ و سفید ہوتے ہین اور اسکی دونا کین پشت پر ہوتی ہین اور منھ اُسکا زیر شکم اُسکے ہوتا ہی اور مانند عورت

کے اس جانور کے فرج بھی ہوتی ہے۔

اب ہم اختتام عجائب اس دریامین وہ قصہ بیان کرتے ہین جو مصنف تحفۃ الغرائب نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ مجھ سے ایک مرد اصفہانی نے بیان کیا کہ مین قرضدار تھا اور عیال و اطفال کی خبرگیری کے سبب سے نہایت مین عاجز تھا آخرکار ترک وطن اختیار کیا اور دنیا مین گھومتے گھومتے دریا کے سفر مین پانون رکھا آخرکار ہماری کشتی ایک بڑے بھنور مین جا پھنسی جسکو دردور کہتے ہین اور یہ دردور دریاے فارس مین بہت مشہور ہی پس معلم نے کہا کہ یہ دردور بلاے عظیم ہی اس سے ناؤ کی خلاصی دشوار ہی آخر لوگون نے معلم سے کہا کہ ای ناخدا براے خدا اگر کوئی سبیل رہائی کی جانتا ہو تو بیان کر کہ ہم لوگ معرض ہلاکت مین اسیر ہین معلم نے کہا ہان اگر ایک شخص ایسا ذی ہمت ہو کہ اپنی جان اور لوگون کے واسطے فدا کرنے کو تیار ہو تو البتہ کوئی تدبیر نکالی جاوے پس مین نے اپنی رضامندی ظاہر کی اور معلم سے کہا کہ تیری کیا راے ہی معلم نے کہا کہ اس جزیرہ مین جو کہ اس دردور کے قریب ہی اور تین دن کی راہ کی مسافت رکھتا ہے وہان جاکر ڈھول بجانا شروع کر اور رات دن مین توقف نہ کرنا غرض کہ معلم نے مجھکو چند روز کے واسطے آب و دانہ عطا کیا اور مین نے اوس جزیرہ مین جاکر وہی بات اختیار کی پس دیکھا مین نے کہ جہاز کو جنبش ہوئی اور چل نکلا۔ یہان تک کہ جاتے جاتے ہماری نظر سے اوجھل ہو گیا پس اوسوقت مجھپر تردد غالب ہو گیا ناگاہ مجھکو ایک بڑا درخت عظیم الشان نظر آیا کہ تمام عمر مین نے اتنا عظیم درخت نہ دیکھا تھا اس درخت کی چوٹی مانند تخت کے چوڑی تھی جسوقت آفتاب غروب ہوا کیا دیکھتا ہون کہ ایک مرغ قوی ہیکل سفید رنگ اس درخت پر آبیٹھا اوسکی ہیبت سے مین نہایت خوفناک ہوا اور وہان سے دور تر جاکر بیٹھا اسی تردد مین صبح ہوئی اور وہ مرغ گرم پرواز ہوا دوسرے روز شام کو جب وہ مرغ پھر آیا مین اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر سامنے اسکے جا کھڑا ہوا مگر اوسنے کچھ توجہ نہ فرمائی اور صبح کو اڑ گیا۔ جب پھر تیسری شب کو وہ مرغ آیا مین پھر اوسکے پاس گیا اور دل کڑا کیے ہوے بیٹھا رہا جب دم سحر اس مرغ نے پرواز کے واسطے بال و پر کھولے مین نے اوسکی ٹانگ پکڑ لی اور وہ مرغ اوڑا اور اسقدر بلند ہوا کہ مجھکو تمام روے زمین ایک حوض آب کے برابر معلوم ہونے لگا اسوقت مجھپر نہایت اضطراب طاری تھا اور مارے خوف کے اوسکی ٹانگ میرے ہاتھ سے چھوٹی جاتی تھی ناگاہ آبادی

اور عمارات کے آثار پیدا ہوے اور وہ مرغ اُدھر کو مائل ہوا اور زمین پر پہونچا اور مجھکو زمین پر اُتار کے پھر پرواز کر گیا لوگون نے مجھکو دیکھکر تعجب کیا اور مجھے اپنے بادشاہ کے روبرو لے گئے بادشاہ نے ایک شخص سے جو ہماری زبان سمجھتا تھا حکم دیا کہ اسکا حال دریافت کرے جب اُسنے پوچھا تو مین نے اپنی سرگذشت بیان کردی وہ میرے حالات سُنکر خوش ہوا اور زر و مال عطا فرمایا اور حسب منشاء بادشاہ مذکور کے چندے وہان مقیم رہا تا آنکہ میرا جہاز مع یاران جدا شدہ کے آپہونچا اور مجھسے کیفیت پوچھی مین نے سارا ماجرا بیان کردیا۔

صورت مرغ کی یہ ہے۔

دریاے قلزم — یہ دریاے ہند کا شعبہ ہی اسکے جنوبی کنارون کے شہرون مین بربر اور حبش ہی اور غربی کنارہ پر اسکے عرب کے شہر ہین اور بلاد مین ہی قلزم ایک شہر کا نام ہی جو اس دریا کے کنارے پر واقع ہی اور یہی وجہ ہے کہ اس دریا کا بھی نام قلزم رکھا گیا اور اسکا ہیجان اور مد و جزر مثل دریاے ہند کے ہی اسلیے دوبارہ اسکا ذکر نہین کیا یہ وہی دریا ہی جسمین حضرت حق سبحانہ تعالے نے فرعون کو غرق فرمایا تھا کہتے ہین کہ سابق مین اس دریا اور یمن کے درمیان بہت فاصلہ اور ایک پہاڑ تھا اور اسی پہاڑ کی وجہ سے اسدریا کی طغیانی سے شہر یمن کو ضرر نہین پہونچتا تھا بعض بادشاہون نے اسکے پانی لیجانے کے واسطے اس پہاڑ مین شگاف کرائے تھے مگر پانی نے اسقدر زور کیا کہ اکثر لوگ یمن کے ہلاک ہوگئے اور یہ دریا یمن اور جدہ و حجاز و ینبع اور مدین مسکن شعیب علیہ السلام مین ہوکر گذرا ہی اور درمیان دریاے ہند اور فارس اور زنگ کے واقع ہے۔

فصل بیان جزائر مین اس دریا کے جزیرے اکثر خراب ہین اور سوداگرون کی آمد و رفت

ادھر کو نہین ہوتی ہی اور نہ دنیا مین مشہور ہین ایک جزیرہ اسکاتاران نامی نزدیک آملہ کے ہی
جہان کسیقدر آبادی ہی مگر وہان کے باشندے بالکل مفلس اور کم بخت ہین چنانچہ
اس قوم کا نام بنو جدال ہے خوراک ان لوگون کی فقط مچھلی ہے اور زراعت کسی طرح کی نہین جانتے
ہین اور آب شیرین اس جزیرہ مین نہین ہے اور انکے گھر بود و باش کے ٹوٹی پھوٹی کشتیان
اور ڈونگیان ہین جو کوئی اُدھر جا نکلتا اس سے آب و طعام کے مستدعی ہوا کرتے ہین
اور اس دریا مین اس جزیرہ کے نزدیک دو پہاڑون کے درمیان مین ایک بڑے سخت
مہلک بھنور کا مقام ہی اور جب ہوا چلتی ہے تو بھنور دونون طرف منقسم ہو جاتا ہی اور جو کشتی
اس درمیان مین پڑجاتی ہی تو فوراً الٹ جاتی ہے اور درازی اس جزیرہ کی چھ میل کی ہے
کہتے ہین کہ خاص اسی مقام پر فرعون مع لشکر غرق ہوا ہی از انجملہ ایک جزیرہ جساسہ ہے
اور یہ جساسہ ایک حیوان ہے جو دجال کو اخبار پہونچایا کرتا ہی کہتے ہین کہ دجال اسی جزیرہ سے
نکلیگا شعبی نے فاطمہ بنت قیس کی زبانی بیان کیا ہے کہ بعد نماز عصر کے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگون کو جمع کیا اور خطبہ پڑھکر فرمایا کہ اسوقت کسی رغبت کیواسطے تم لوگون کو جمع
نہین کیا ہے اور نہ واسطے خوف دلانے کے بلکہ اسوقت ہمنے تمکو ایک حدیث سنانے
کیواسطے جمع کیا ہی جو تمیم داری نے مجھ سے بیان کی ہے اسنے مجھسے کہا کہ ہماری قوم مین سے
ایک گروہ بحر قلزم یعنی اس دریا پر پہونچا ناگاہ ہوا ے تند آئی اور اُنکی کشتی کو جزیرہ مین
ڈال دیا ناگاہ ایک دابہ کو دیکھا اور لوگون نے اس سے استفسار کیا کہ تو کون ہی اسنے جواب
دیا کہ مین جساسہ ہون اُسوقت اُنھون نے کہا کہ خبر دے ہمین اس جزیرہ کی اسوقت اُسنے
کہا کہ اگر خبر چاہتے ہو تو اس جزیرہ مین جاؤ کہ ایک مرد تمھاری ملاقات کا مشتاق ہی آخر
یہ لوگ اُسکے پاس گئے اور ایک مرد کو دیکھا کہ اسکے مانند کوئی شخص عظیم الجثہ نہ دیکھا تھا
اور سر سے پاؤن تک سفید تھا اُسنے کہا کہان سے آئے اُنھون نے سب حال اپنا کہا
اُسنے کہا دریاے طبریہ کی کیفیت بیان کرو اُنھون نے کہا کہ وہ دریا اپنے پانی مین پُر ہی اور
جوش کر رہا ہی اُسنے نخل عمان کی کیفیت دریافت کی اُنھون نے کہا کہ اُسکے پھل اہل عمان
کھاتے ہین پھر اُسنے سوال کیا کہ دریاے زعر کا کیا حال ہے اُنھون نے جواب دیا کہ اسکا
پانی وہان کے باشندے تصرف مین لاتے ہین پس اُسنے جواب دیا کہ جسوقت دریا خشک ہوگا
مین اس قید سے رہا ہونگا اور تمام روے زمین کو اپنے تحت تصرف مین لاؤنگا سواے مکہ اور مدینہ

کے ۔ صورت جساسہ کی یہ ہے

منجملہ پہاڑون کے ایک کوہ مقناطیس ہی اور یہ آہن کو اپنی طرف کھینچتا ہی اسی وجہ سے جو کشتیان ادھر آتی ہین انمین لوہے کی کوئی کیل تک نہین ہوتی ہے ۔

فصل ۔ جو حیوانات خاص اس دریا مین ہین انکا بیان کیا جاتا ہی کیونکہ حیوانات جو مشترک ہین اور دریاؤن مین بھی اُنکا ذکر بیکار ہے ۔ منجملہ انکے ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہی کہ اُسکی دُم کے طمانچہ سے کشتیان غرق ہو جاتی ہین یہ مچھلی دو سو گز کی ہوا کرتی ہی اور اُسکے بدن پر نقش و نگار ہوتے ہین صورت اُسکی یہ ہی ۔

ازانجملہ ایک مچھلی ہے جسکا شکار کھیلتے ہین اور اُسکو سکھلا کر رکھ چھوڑتے ہین اور وہ مچھلی خشک ہو کر مانند روئی کے گالے کے ہو جاتی ہے اور اُس سے وہ دھاگا بنا کر کپڑا نہایت بیش بہا تیار کرتے ہین اور نام اس کپڑے کا ثوب سمکی ہے ۔

صورت اُسکی یہ ہی

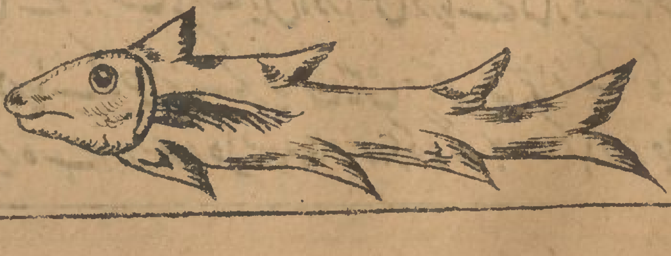

از انجملہ ایک مچھلی گز بھر کی دراز ہوتی ہے اور اسکا چہرہ مثل اُلّو کے ہوتا ہی صورت اُسکی یہ ہی

ایک مچھلی بیس گز کی طویل ہوتی ہی اور اُسکے پیٹ مین ہزار بیضہ ہوتے ہین اور ایک مچھلی اور ہوتی ہے کہ صورت اسکی مثل گاے کے ہوتی ہی اور بچہ دیتی ہی اور دودھ دیتی ہی

صورت اُسکی یہ ہے۔

بحر زنگ یہ دریا بعینہ گویا دریاے ہند ہی اس دریا کی نسبت زنگ کا ملک جنوباً سہیل کے نیچے واقع ہی جو شخص اس دریا مین سوار ہوتا ہی وہ قطب جنوبی دیکھتا ہی اور سہیل کو بھی بخوبی مشاہدہ کرتا ہے اور قطب شمالی ہرگز نہین دکھلائی دیتا ہے اس دریا کے کنارے بربر کے شہر واقع ہین اور یہان حبشیون کی قوم رہتی ہی اس دریا کی نہایت دریاے محیط مین ملی ہوئی ہی اس دریا کی موجین بہت سخت اور بڑی مثل پہاڑ کے ہوتی ہین اور اسکی موجین خلاف دیگر دریاؤن کے کبھی کم نہین ہوتی ہین اور اس دریا مین کبھی پھلین نہین اُٹھتا ہی تموج اور یورش اسکی موج کا ایسا ہے کہ العظمۃ للہ اس دریا مین اکثر جزیرے بہت بڑے واقع ہین اور درخت بہت ہین مگر ثمردار کوئی درخت نہین ہوتا ہی اور آبنوس وصندل وساج وقنا کے درخت بہت ہین اور اس دریا کے کنارہ سے عنبر حاصل ہوتا ہی

فصل اس دریا کے جزائر کے بیان مین۔ منجملہ ان جزائر کے ایک جزیرہ محترقہ ہے اور یہ بہت بڑا جزیرہ ہے اور یہ جزیرہ ایسے مقام پر ہی کہ لوگ بہت کم ادھر جاتے ہین بعض

تاجرون کی زبانی سنا ہی کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کشتی پر سوار ہوے اور ہماری کشتی تباہ ہو کر اس جزیرہ مین پہونچی اور یہان ہم نے خلق کی بہت کثرت دیکھی آلغرض ہم اس جزیرہ مین اُترے اور چند زمانہ ہم وہان رہے اور وہان کے لوگون کی زبان سیکھی اور سب سے ملاقات حاصل کی ایک رات دیکھا کہ وہ تمام لوگ جمع ہو کر اُس ستارہ کو دیکھ رہے ہین جو اُنکے جزیرہ مین طلوع کرتا ہے پس دیکھتے ہی اس ستارہ کے سبھون نے گریہ وزاری شروع کی ہمنے اُنسے دریافت کیا کہ یہ کیا باعث ہی کہا جب یہ ستارہ ستّر برس بعد طلوع کرتا ہے تو اس جزیرہ مین جو کچھ اشیا ہوتی ہین وہ سب جلکر راکھ ہو جاتی ہین یہ کہکر کشتیان تیار کین اور جو کچھ قابل لے جلنے کے سبک چیزین تھین اور اُسکا بوجھ نا قابل برداشت ہو سکتا تھا لے لیکر کشتیون پر رکھا اور خود بھی سب لوگ سوار ہوے اور ہم بھی اُنکے ہمراہ ہوا اور بہت دور چلے گئے بعد گذرجانے میعاد معینہ کے جب وہ لوگ واپس آئے تو اس جزیرہ مین جتنا مال و اسباب چھوڑ گئے تھے وہ سب راکھ کا ڈھیر تھا غرضکہ ان لوگون نے از سر نو تعمیر مکانات کی اور اپنے کاروبار مین مشغول ہوے - منجملہ اُنکے ایک جزیرہ ضوضا ہے یہ جزیرہ بلاد زنگ سے بہت ملا ہوا ہی اکثر تاجرون کی زبانی سنا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک شہر سفید پتھرون کا ہے اور اُس شہر سے آوازین سنی جاتی ہین مثل آواز ضوضا کے ضوضا ایک جانور کا نام ہے اور چونکہ مثل اُسکی آواز کے اس جزیرہ سے آواز آتی ہے لہذا اس نام سے وہ جزیرہ موسوم ہوا اور بڑے تعجب کی یہ بات ہی کہ وہان کوئی آدم زاد نہین ہے اور اکثر جہاز کے لوگ یہان پہونچکر آب شیرین نوش فرماتے ہین یہان کا پانی نہایت شیرین ہے اس جزیرہ کی انتہا کسی کو معلوم نہین ہی مگر اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ اس جزیرہ مین ایک پہاڑ بہت بڑا ہے اور اسمین سے آواز ہیبتناک آتی ہین کہتے ہین کہ یہ آواز دلیل ہے بادشاہ جن کے مرنے کی اس پہاڑ کے اطراف مین ایک سانپ ہی کہ سال بھر مین ایک مرتبہ نکلتا ہے اور شاہان زنگ بڑے حیلہ و تدبیر سے اُسکو گرفتار کرتے ہین اور سواے اُنکے خزانہ کے کہین اور نہین ملتا ہے اس سانپ مین بڑی بڑی خاصیتین ہین اول تو یہ ہے کہ اُسکی چربی کو جو کوئی بادشاہ اپنے بدن پر مالش کرے تو اُس بادشاہ کی قوت اور ہیبت زیادہ ہو جاتی ہے اور اُسکا دل ہمیشہ خوش رہتا ہی اور جو کوئی صاحب مرض سل اُسکے پوست پر بیٹھے سل اُسکی دفع ہو جاتی ہی

ہندوستان مین اسی سانپ کا پوست بہت کم شاذ و نادر ہوتا ہی اور گران قیمت سے ہاتھ آتا ہی زنگ کے بادشاہ بہت سی تدبیرین اسکے شکار کھیلنے کی کیا کرتے ہین مگر شاذ و نادر کہین ہاتھ آجاتا ہے ایک جزیرہ ایسا ہی جسکے بارہ مین یعقوب بن اسحق سراج نے لکھا ہی کہ ایک شخص کو ساکنان روم سے مین نے دیکھا کہ اسکے چہرہ پر ناخونون سے نوچنے کے نشان ہین مین نے اس سے دریافت کیا تو اُسنے مجھسے بیان کیا کہ مین کشتی پر سوار تھا ناگاہ کشتی طوفان مین آئی اور شکست ہو گئی مین ایک تختہ پر اُسکے رہگیا آخر وہ تختہ موجون کے تلاطم مین ڈگمگاتا ہوا ایک جزیرہ مین پہونچا وہان ایسے لوگ نظر آئے جنکا قد و قامت ایک گز کا تھا اور اکثر یک چشم تھے پس مجھکو پکڑ کے اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے اشارہ کیا کہ مجھے قید کرین پس ان لوگون نے مجھے ایک پنجرہ مین بند کیا جب وہ بند کر کے چلے گئے مین نے اُس قفس کو توڑ ڈالا اور باہر نکل آیا آخر اُن لوگون نے پھر مجھکو نہین ستایا اور خود مختار کر دیا اور مجھسے اور اُن لوگون سے باہم بہت خلط ملط ہو گیا ایک روز دیکھا مین نے کہ وہ قوم لڑائی کے واسطے آمادہ ہو رہی ہی پس مین نے اسکا سبب دریافت کیا اُنھون نے جواب دیا کہ ہمارا ایک دشمن آتا ہے اس سے لڑنے کو ہم تیاری کرتے ہین پس کچھ دیر نہوئی تھی کہ ایک جماعت غرانیق کی آپہونچی غرانیق ایک قسم کے جنگلی مرغ ہوتے ہین کہ وہ مرغ آکر اُن لوگون کو کانا کر دیتے تھے پس جب مین نے اُن لوگون کا اضطراب زیادہ دیکھا تو ایک لاٹھی مین نے اُٹھا کر اُنکو مارنا شروع کیا اور اُنھون نے بھی اپنے پنجون سے مجھکو مجروح کیا یہ نشان میرے منھ پر اُسکے اثر وہی ہین آخر مین غالب آیا اور وہ طائر پرواز کر گئے اور اُن لوگون نے میرا احسان بہت مانا بعد ازان مین نے دو تختے حاصل کیے اور اُنکو درخت کی شاخون سے مضبوط کر کے بطور کشتی کے بنایا اور کچھ آب و طعام مثل زادراہ مہیا کر کے اُسپر سوار ہوا اور روم مین خدا نے مجھے پہونچا دیا اس حکایت کی تصدیق ارسطاطالیس نے کی ہی اور اپنی کتاب حیوان مین تحریر فرمایا ہے کہ جسوقت آب دریاے نیل طغیانی کرتا ہی اسوقت مرغان غرانیق خراسان سے مصر کے اطراف مین پہونچکر اُن لوگون سے مقابلہ کرتے ہین جنکا قد ایک گز کا ہوتا ہی ایک جزیرہ سکسار ہی اور اسکے حالات مین یعقوب بن اسحق سراج نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے مجھسے بیان کیا کہ مین ایک کشتی مین سوار ہو کر روانہ ہوا اور ہوا نے ایسے جزیرہ مین پہونچایا جہان کسی کو رسائی نہ تھی آخر میرے روبرو ایک ایسی جماعت

آئی جنکے سر مانند کتون کے تھے اور سارا بدن مانند انسان کے تھا تصویر انکی یہ ہی

پس یہ جماعت آکر میرے روبرو کھڑی ہوئی اور انمین سے ایک نے نکلکر میرے نزدیک
پہونچکر بکریون کی طرح ایک لکڑی سے مجھے ہنکایا اور ایک ایسے مکان مین لیگئے جہان بہت
سے انسان قید تھے اور مانند انکے مین بھی جاکر مقید ہوا اب یہ معمول بندھا کہ روزمرہ ہمکو جنگلی
میوہ لاکر کھلاتے ہین پس دوسرے شخص نے جو ہمارے ساتھ قید تھا کہا کہ یہ خورش اسواسطے
کھلاتے ہین تاکہ ہم لوگون مین فربہی آجاوے اور اسوقت باری باری وہ وحشی ہمکو کباب بناکر
کھاوین یہ ماجرا سنکر مین نے کم کھانا شروع کردیا اور میرے دیگر رفقا جو کھا کھاکر فربہ
ہوگئے تھے وہ انکی خورش ہوگئے مین نے چونکہ خورش چھوڑدی تھی اور اس سبب سے
ضعیف ہوگیا تھا مجھے آزادانہ طور پر کھانے پینے کیواسطے رہا کردیا اور دوسرا شخص جسنے کہ
اول مجھے بتلایا تھا وہ بھی انکی خوراک سے بچ رہا کیونکہ وہ نہایت بیمار ہوگیا تھا ایک دن
اس شخص نے مجھسے کہا کہ اس قوم کی ایک روز عید ہوتی ہے اسوقت یہ لوگ باہر جاتے ہین
اور وہان تین روز تک رہتے ہین پس اگر اپنی خلاصی چاہتا ہی تو ضرور تدبیر کر اور مین بسبب
بیماری کے کہین جا نہین سکتا ہون لیکن یہ بھی معلوم کر کہ یہ فرقہ دوڑنے مین بڑا تیز رو ہوتا ہی
اور بو انسان کی یہ لوگ کوسون سے سونگھ لیتے ہین لیکن جو کوئی درخت کدا کے نیچے پہونچ
جاتا ہی وہ پھر امن مین رہتا ہی مگر وہ درخت یہان سے بہت دور ہی نہیں ابھی [illegible]

راہ لی اور ایک رات دن برابر دوڑتا رہا اور اُن وحشیون نے پیچھا کیا مگر مجھے درخت کے
کے نیچے دیکھکر اپنا منھ لیکر واپس ہوے جب مجھے اُنسے نجات ملگئی تو مین اُس جزیرہ
مین ادھر اُدھر سیر کرنے لگا ناگاہ ایک درخت کو دیکھا مین نے کہ اُسپر میوہ جات بکثرت تھے
اور اُسکے نیچے خوبصورت بہت لوگ جمع تھے پس مین اُنکے پاس جا بیٹھا مگر اُن لوگون کی
باتین نہ میری سمجھ مین آتی تھین اور نہ میری باتین اُنکے فہم مین آتی تھین پس اسی حال مین
انھین سے ایک نے اپنا ہاتھ میری گردن پر رکھا اور مجھپر سوار ہو گیا اور اپنے پیرون کو میرے
گلے مین لپیٹ کر اشارہ روانگی کا کیا مین نے چاہا کہ کسی حیلے سے اسکو گرادون مگر اُسنے
سخت طمانچہ مارا گویہ لوگ بصورت انسانی تھے مگر انکی ٹانگون مین ہڈی نہ تھی اس سبب
سے وہ چل پھر نہین سکتے تھے پس مجھے اُسنے سواری مین پاکر درختون کے تلے سیر کرنا
شروع کی اور درختون کے پھل توڑکر اپنے یارون کو دیتا تھا اور وہ کھاتے تھے اور ہنستے
تھے ناگاہ چند شاخہاے درخت اُسکی آنکھون مین لگین جسکے صدمہ سے اُسکی دونون
آنکھین کور ہوگئین پس مین نے خوشہ انگور کو نچوڑکر اُسے اشارہ کیا کہ نوش کر
پس جسوقت اُسنے اُس شراب کو پیا مست ہو گیا اور اُسکے پیر ڈھیلے ہوے اور مین نے
اُسکو گرا دیا اور یہ نشان جو میرے چہرہ پر ہین اُسکے ناخنون کے ہین کہ اُسنے مجھکو طمانچہ
مارا تھا۔ صورت اُسکی یہ ہی

فصل اُس دریا کے حیوانات کے بیان مین۔ ایک قسم کی مچھلی خنشار نام ہوتی ہی

بعض تجار نے کہا ہی کہ ہمنے اسکو مانند ایک پہاڑ کے دیکھا سر سے اور دم تک پشت پر
اس مچھلی کے خار مانند ارہ کے ہوتے ہین سیاہ رنگ مثل آبنوس کے اور ہر ایک خار اسکا
دو گز کا معلوم ہوتا ہی اور سر پر اسکے دو ہڈیان تخمیناً دس گز کی پائی جاتی ہین جنکے وسیلہ سے
راست وچپ دریا مین حیوانوں کو ایذا رسانی کرتی ہے اور اسکے آلے کی صدا باہر والون
کے کان تک پہونچتی ہے اس مچھلی کی ناک سے پانی نکلتا تھا جسکی چھینٹین ہم تک پہونچتی
تھین اور جب کوئی جہاز اسکی پشت پر آجاتا ہی فوراً دو ٹکڑے ہو جاتا ہی صورت اُسکی یہ ہی

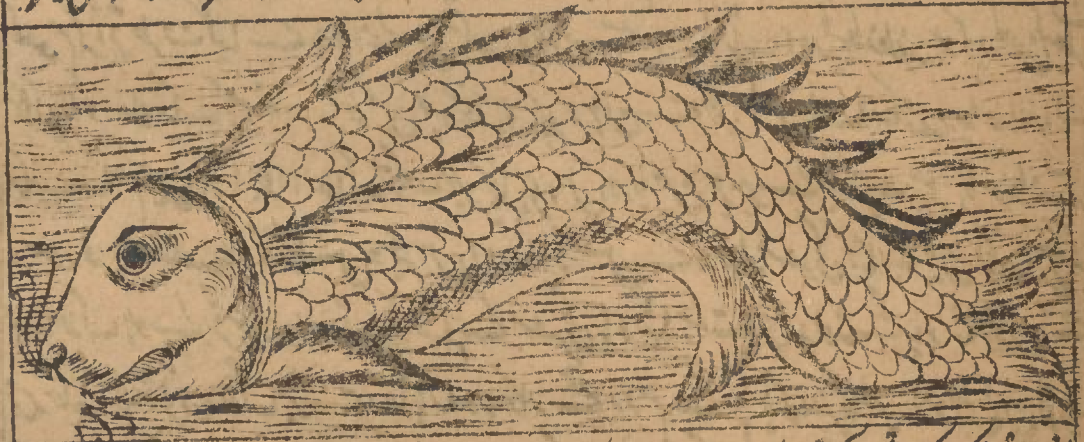

منجملہ اُنکے ایک قسم کی مچھلی بال نام ہی اسکا طول قامت چار سو گز سے پانچ سو گز تک ہوتا ہی
اُسکے دونوں پر مانند بڑے بڑے بادبان جہاز کے ہوتے ہین اور کبھی اپنا منھ پانی سے
نکالکر پھونکار مارتی ہو اور وہ پانی مسافت تیر کی بلندی تک اُڑتا ہی کشتی جب اُدھر سے نکلتی ہی
تو ناو والے لوگ نقارہ اور ڈھول بڑے زور شور سے بجاتے ہین تا یہ مچھلی بھاگ جاے
اُسکی خورش دیگر اقسام کی مچھلی ہے اور یہ دیگر حیوانات دریائی کے واسطے آفت عظیم ہی جسوقت
اس مچھلی کا ظلم حد سے زیادہ جانورون پر ہوتا ہی اُسوقت حق تعالی ایک دوسری قسم کی مچھلی
لشک نام کہ جو ایک گز کی ہوتی ہے اسپر مسلط کرتا ہی پس وہ آنکر اس لمبی چوڑی مچھلی کے کان
مین جاکر قرار پکڑتی ہے اور وہان اسکا مغز سر کھاتی ہی یہانتک کہ یہ مچھلی خشکی پر آکے اپنا سر زمین
پٹک پٹک کے مرجاتی ہے اور مثل پہاڑ کے معلوم ہوتی ہے۔ صورت اسکی یہ ہی

دریائی لوگ ذکر کرتے ہین کہ جسوقت یہ دریا زورون پر آتا ہی اپنے اندر سے عنبر کے ٹکڑے
مانند سنگ پارون کے باہر نکالتا ہی پس یہ بال مچھلی اُنکو کھالیتی ہے اور فوراً مرجاتی ہی بعد مرجانے
کے دریا پر اُبھر آتی ہی اُس گرد نواح کے لوگ جو اسی انتظار مین رہا کرتے ہین جھٹ پٹ دریا
مین قلابے اور رسّہ ڈال کر اُسے نکالتے ہین اور اسکا شکم چاک کرکے عنبر حاصل کرتے ہین
اس قسم کے عنبر کو سمکی کہتے ہین۔ الغرض اسکو ہندا ور فارس اور عراق مین لیجاتے ہین
دریاے مغرب۔ یہ دریا بالکل دریاے شام سے مشابہ ہی اور دریاے محیط سے
گھوم کر اُتر طرف گیا ہے بلاد اندلس تک وہان سے بلاد فرنگ اور قسطنطنیہ ہوکر دکھن کیطرف
نکلکر بلاد سلانیک و شبیہ و طبنحہ مین پہونچا ہی پھر وہان سے طرابلس اور اسکندریہ اور اطراف
ملک شام مین ہوتا ہوا انطاکیہ تک پہونچا ہی اس دریا مین جزیرے بکثرت مین مانند اندلس
و سورفہ و صقلیہ و اقولیطس و قبرس اور رودس کے اخبار مصر کی کتاب مین لکھا ہی کہ
بعد ہلاک ہونے فرعون اور اُسکے لشکر کے مصر کی بادشاہت بنی دلوکہ کے بادشاہون کے
زیر حکومت آئی یہ لوگ بڑے دغا باز اور مکار تھے روم نے چاہا کہ انپر غالب ہو پس ان لوگون
نے حیلہ تیار کیا یعنے دریاے ظلمات سے ایک بڑی نہر کھودی اور اُس نہر نے بہت طغیانی
کی تا اینکہ بڑے بڑے ملک دریا بُرد ہو گئے پس یہ دریا ہو گیا اور شام و روم مین آگیا اور
درمیان مصر اور روم کے آکر حائل ہوا اور یہ دریا وہی ہی جسکا اوپر ہم ذکر کر چکے ہین۔ پس
اس قاعدہ سے دریاے مغرب اور دریاے اسکندریہ اور دریاے شام اور دریاے روم
اور دریاے زنج اور دریاے قسطنطنیہ جملہ ایک ہو گئے اور مجمع البحرین روم اور مغرب ہی اسکا
عرض تین فرسخ اور طول پچیس ۲۵ فرسخ ہی اور بحر روم قبل اندلس کے ہی اور شرقی بھی اُسکے
اندلس ہی رنگ اسکا سبز ہی اور مغربی دریا کا رنگ سیاہ ہی مانند روشنائی کے حتی کہ اگر کوئی اسکا
پانی لیکر کسی برتن مین یا ہاتھ مین رکھے تو اسکا رنگ سیاہ معلوم ہوتا ہی باوصفیکہ اسکا رنگ
صاف ہی اور اسکا رنگ مجمع البحرین مین ظاہر ہو جاتا ہے اور ہر روز چار مرتبہ مد و جزر ہوتا ہی
اور دریاے سیاہ وقت طلوع آفتاب کے بڑھتا ہی اور دریاے سبز رو بکمی لاتا ہی اور دریاے
روم مین کہ سبز ہے داخل ہوتا ہی یہ صورت تا زوال آفتاب رہتی ہی بعد زوال کے دریاے
سیاہ مین جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سبز سے پانی اسمین آتا ہی یہ صورت غروب آفتاب
تک رہتی ہے پھر دوسری مرتبہ دریاے سیاہ مین جزر شروع ہوتا ہے اور دریاے سبز مین

مد رہتا ہے نصف شب تک بعد ازان دریاے سبز مین جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سیاہ مین
مد ہوتا ہے طلوع آفتاب تک

**فصل جزائر اس دریا مین** - ابو حامد اندلسی اس کتاب مین جو واسطے وزیر ابن ہبیرہ کے تالیف کی ہے اس جزیرہ کے حالات لکھتا ہی منجملہ اکثر جزیرون کے ایک جزیرہ منارہ ہی اور وہ مجمع البحرین مین ہے وہان پر ایک منارہ ہی سو گز کا بلند اور اس منارہ پر انسان کی صورت ہی اس ہیئت پر کہ ایک چادر زرین اوڑھے ہی اور اسکا سید ہا ہاتھ دریاے سیاہ کی طرف کشیدہ ہے گویا کسی چیز کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور اس منارہ کا کوئی دروازہ اور زینہ معلوم نہین ہوتا بنیاد اسکی سنگ خارا کی ہے ایسی طرح کی کہ کوئی آہن اسپر اثر نہین کرتا اور کوئی فائدہ اسکا معلوم نہین ہوتا اور یہ بھی لکھا ہی کہ دریاے سیاہ مین اطراف اندلس کے ایک پہاڑ ہے اس پہاڑ پر ایک کنیسہ ہی اور اسپر ایک سنگ خارا کا محل ہے اور وہان پر ایک بڑا قبہ ہی جسپر ایک زاغ تنہا رہا کرتا ہی اور اس کنیسہ کے مقابل پر ایک مسجد ہی جسکی زیارت کو خلق دور دور سے آتی ہی اور کہتے ہین کہ اس سرزمین مین جو دعا کیجیے مستجاب ہی اور جو لوگ نصاری سے اس کنیسہ کی زیارت کو آتے ہین یا جو مسلمان کہ اس مسجد کی زیارت کا قصد کرتے ہیں وہ زاغ اپنا سر روزن مین کرتا ہے جو پشت قبہ پر ہی اور موافق عدد مسافرون کے آواز کرتا ہی پس مجاوران کنیسہ عدد مسافرون سے آگاہ ہو جاتے ہین اور اس کنیسہ سے نکلکر مسافرون کے واسطے طعام خورش لاتے ہین اور مسافرون کو کھلاتے ہین اور یہ مقام کنیسہ کلاغ کے نام سے مشہور ہے قسیسون کے نزدیک ثابت نہین ہی کہ یہ کلاغ کہان سے دانہ کھاتا ہے کیونکہ ہمیشہ اسی قبہ پر رہتا ہے اور کہین نہین جاتا ہی از انجملہ جزیرہ ہی جسکو اونتیس کہتے ہین اور یہ جزیرہ بہت بڑا ہی اور دریاے روم مین واقع ہی اور صحیح یہ ہے کہ دریاے مغرب مین واقع ہی ابو حامد کہتا ہے کہ اس جزیرہ مین ہر قسم کی مچھلی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک قسم کی مچھلی ایام مقررہ تک رہ کر جب وہ چلی جاتی ہی تو دوسری قسم کی آتی ہے اور یہ اقسام مچھلیون کے ایک سو تیس ۱۳۰ تک ہین صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ دریاے روم مین ایک جزیرہ ہے اسمین مختلف اقسام کے شگوفہ زار اور درخت ہین ابو حامد اندلسی نے اپنی سرگذشت مین لکھا ہے کہ دریاے روم مین مین نے ایک جزیرہ خالطہ نام دیکھا جہان ایک پہاڑ پر بکریون کی اسقدر کثرت تھی کہ جس طرح ملخ کی

ہوتی ہی اور کثرت فربہی سے وہ بھاگ نہیں سکتی ہیں پس جسوقت وہان کشتی وغیرہ پہونچتی ہین تو لوگ اُن گوسفندون کو ہی کو بے حد وشمار لیجاتے ہین انمین اکثر گوسفند فربہ اور حاملہ ہوتی ہین اور بعض کوچک اور بعض متوسط العمر غرض کہ اُس جزیرہ مین بجز بکریون کے اور کوئی جانور نہین ہی البتہ اس جزیرہ مین درخت اور علف اور چراگاہ بکثرت ہی میرے نزدیک اگر کل کشتیان جو اُس دریا مین ہون وہان کی بکریون سے بھر لیجاوین تو بھی بکریون کی قلت نہو دریائی لوگون نے کہا ہی کہ قسطنطنیہ کے نزدیک درمیان دریا کے ایک معبد ہی جو پانی سے ہمیشہ بھرا رہتا ہی اور سال مین ایک روز اُسکی زمین پانی سے ظاہر ہوتی ہی اُس طرف کے لوگ آتے ہین اور تحفہ تحائف اس معبد مین چڑھاتے ہین اور طواف اسکا کرتے ہین عصر کے وقت سے پانی بڑھنا شروع ہوتا ہی اور خلق خدا اپنی راہ لیتی ہے پس وہ معبد زیر دریا چھپ جاتا ہی اور اُسی روز دوسرے سال پھر ظاہر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

**فصل حیوانات عجیبہ اُس دریا کے بیان مین۔** عبدالرحمن بن ہارون مغربی نے ایک حمامی کی مجلس مین بیان کیا کہ ایک مرتبہ مین نے کشتی پر سوار ہوکر مغرب کا ارادہ کیا پس جلتے جاتے موضع برطون نام پر مین پہونچا اور میرے ہمراہ ایک غلام صقلابی تھا اسکے پاس شست تھی پس اُسنے شست کو دریا مین چھوڑا اور اُسکے ذریعہ سے ایک بالشت بھر کی لنبی مچھلی شکار کی اس مچھلی کے داہنے کان مین لاالٰہ الا اللہ اور اُسکی پشت پر محمدؐ اور گوش چپ مین رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ ابوحامد اندلسی نے لکھا ہی کہ مین نے اُسوقت جبکہ دریا کا اتار تھا مشاہدہ کیا کہ نشیب دریا مین ایک پہاڑ ہی اُسپر نارنج سرخ بسیار رکھا ہی کہ گویا اسی وقت درخت سے توڑ کر لائے ہین پس گمان ہوا مجھکو کہ کسی اہل کشتی کا گر گیا ہی پس مین نے وہان پہونچکر چاہا کہ اسکو اُٹھالوں اُسوقت نظر آیا کہ وہ نارنج نہین بلکہ ایک جانور ہے سخت پتھر سے چمٹا ہوا ہر چند مین نے زور کیا مگر وہ جانور پتھر سے علٰحدہ نہوا اسوقت مین نے چھری سے اُسکو کاٹنا چاہا مگر چھری بھی کارگر نہوئی اس جانور کے نہ تو آنکھین تھین نہ سر منھ اُسکا اُسجگہ تھا جہان پتھر سے چمٹا تھا آخر مین نے اُسے چھوڑ دیا پس اُسنے اپنا منھ کھولا اور سانس لینا شروع کیا۔ ابوحامد اندلسی نے بیان کیا ہی کہ مین ایک مرتبہ دریای روم کے کنارے پتھر پر بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا ناگاہ اس پتھر کے نیچے سے ایک سانپ زرد رنگ نقطہ دار کی دُم نظر آئی مین وہان سے کود کر علٰحدہ ہوا پھر اس پتھر کے نیچے سے ایک سر خرگوش

کے مانند باہر آیا اور دونوں آنکھیں کشادہ اور فراخ تھیں پس مین نے ایک خنجر مارا مگر موثر
نہوا پس وہ سانپ پتھر کے نیچے سے نکلکر دریا مین تیرنے لگا اور اس سانپ کا سر ایک تھا
اور دھڑ پانچ تھے تین گز کا لمبا پس میرے ہمراہیون نے اسی قسم کے سانپ شکار کیے
اور اسکا پوست نکالا پیاز سے بھی بڑھکر نہایت لطیف اور نازک تر تھا اور اسکا گوشت مانند
دنبہ برہ کے نرم تھا اور کہین خار نہ تھے اور تمام بدن مین ہڈی نہ تھی باوجود اسکے کسی قسم کا
سلاح آہن اسپر اثر نہ کرتا تھا بحریون نے لکھا ہی کہ جسوقت یہ سانپ کسی کشتی پر آجاتا ہی ناؤ
کے کتون کو نورشش کرتا ہی اس جانور کو خرگوش دریائی بھی کہتے ہین اسکی شرح اور خاصیت
حیوانات آبی کی ذیل مین لکھی جاویگی۔ صورت اسکی یہ ہی۔

از انجملہ ایک قسم کی مچھلی مسمی بہ شیخ یہودی ہی ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ اسکا چہرہ آدمی
کے مانند ہوتا ہے اور داڑھی بھی رکھتی ہے اور جسم اسکا مانند مینڈک کے ہوتا ہے
لیکن حجم اسکا بقدر گوسالہ کے ہوتا ہی اور اسکی کھال گاؤ کے مانند ہوتی ہے اس
مچھلی کو شیخ یہودی کہتے ہین کہ یہ جانور شب شنبہ کو دریا سے باہر خشکی مین آتا ہے اور
جب تک کہ اتوار کے روز آفتاب غروب نہین ہوجاتا ہی یہ برابر جنگل مین بے خور و نوش
رہتا ہے جسوقت کہ اتوار کی
رات کو آفتاب نے غروب
کیا یہ جانور مانند مینڈک
کے کودکر دریا مین جا رہتا ہی
کہتے ہین کہ اسکا پوست
نقرس پر باندھنا
مفید ہے اور اسکا درد اسی وقت دفع ہوتا ہی۔ صورت اسکی یہ ہے۔

ابو حامد اندلسی کی روایت ہی کہ مین نے ایک قسم کی مچھلی دو گز کی دیکھی جسکا بدن مربع اور دونون آنکھین ظاہر العقد تھین مگر اُسکے سر اور دہن کا پتا نہ ملا اور نہ یہ جانا گیا کہ غذا کس طرف سے کھاتی ہی ایک قسم کی مچھلی استر نام ہی ابو حامد نے کہا ہی کہ مین نے مجمع البحرین مین ایک قسم کی مچھلی دیکھی جو مانند پہاڑ کے تھی اور چلا چلا کے روتی تھی اور اسکے مانند آواز پریشان اور ہولناک رونے کی مدۃ العمر مین نے نہین سُنی تھی اور اُسکے سننے سے ایسا ہول آتا تھا کہ کلیجہ شق ہوا جاتا تھا پس اُسکی حرکت سے دریا جوش مین آیا اور تموج ہونے لگا مجھے خوف آیا کہ مبادا ڈوب نہ جاؤن - دریائیون نے کہا ہی کہ یہ وہ مچھلی ہے جسکو استر کہتے ہین ایک کلان قسم کی اور مچھلی ہوتی ہے جو اس مچھلی کے کھانے کے لیے اسکے پیچھے دوڑتی ہی اور یہ اسکے ڈر سے بھاگتی ہے اور چلا چلا کے روتی ہی پس یہ بھاگ کے دریاے مجمع البحرین مین آکر پناہ لیتی ہی اور وہ مچھلی بوجہ اپنی کلانی کے دریاے مجمع البحرین مین نہین سما سکتی ہے اور واپس ہو جاتی ہی صورت اُسکی یہ ہی

ازانجملہ ایک قسم کی مچھلی کا نام حوت موسی اور یوشع ہے ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ مین نے ایک مچھلی نزدیک شہر سبتہ کے دیکھی اس مچھلی کی نسل اُس ماہی بریان سے ہی جسکو موسی اور یوشع علیہما السلام نے نصف کھایا تھا اور خدا نے نصف باقیماندہ کو زندہ کیا تھا اور اسی کیطرف قرآن مین اشارہ ہی فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا اور اسکی نسل ابتک اس مقام پر موجود ہے اس مچھلی کی درازی ایک گز اور چوڑائی ایک بالشت کی ہی ایک طرف اُسکے کانٹے اور ہڈیان ہوتی ہین اور اُسپر باریک پوست ہی کہ ہڈیان اُسکی منتشر نہو جائین اور ایک آنکھ اور آدھا سر ہے جو شخص دوسری طرف سے دیکھے تو ایک ٹکڑا گوشت کا سمجھے اور معلوم ہوتا ہی کہ نصف کھائی ہوئی ہے لوگ اُسکو مبارک فال سمجھتے ہین دولتمندون کی محفل مین بطور تحفہ کے لیجاتے ہین - یہودی لوگ اسکو نہین کھاتے ہین اور اُسکو دور دور لیجاتے ہین صورت یہ ہی

ایک قسم کی مچھلی کلاہ نمد کے مانند ہوتی ہی جسکو ترک لوگ پہنتے ہین اور اس مچھلی کے سر اور منھ نہین ہوتا ہی اور اُسکے شکم مین آنتین معلق ہوتی ہین اور اُنکے درمیان پتہ ہوتا ہی مانند پتہ گاوکے پس جسوقت کسی نے نشکار کیا وہ جنبش مین آتی ہی اور اُس جنبش کی وجہ سے اُسکا پانی روشنائی کے مانند سیاہ ہوجاتا ہی گمان ہی کہ وہ سیاہی اُسکے پتہ کی ہوتی ہی جسوقت یہ مچھلی جال مین آتی ہے دام کے حلقہ تک سیاہ ہوجاتے ہین اور اُس پانی سے بطور روشنائی کے لکھتے ہین اور وہ بہت عمدہ ہوتا ہی اور کبھی اُسکی کتابت محو نہین ہوتی ہی صورت اُسکی یہ ہے۔

ازانجملہ ایک اور مچھلی اس دریا مین پائی جاتی ہے ابوحامد اندلسی نے کہا ہی کہ اگرچہ اسکو ریزہ ریزہ کیجیے تو بھی اُسکے پارچہ حرکت کیا کرتے ہین اور نیز اگر اسکو بطور قلیہ کے پکا دین تو آگ پر اُن ٹکڑون کو ایسی حرکت ہوتی ہے کہ دیگ اُلٹ جاتی ہے حتی کہ پختہ ہونے تک بھی تڑپ ہوا کرتی ہے اس مچھلی کا گوشت مزہ دار ہوتا ہے اور ایک قسم خطاف نام مچھلی ہوتی ہی اسکے سیاہ رنگ دو بازو ہوتے ہین یہ مچھلی

دریا سے نکلکر مانند مرغ کے پران ہوا کرتی ہے۔ صورت یہ ہے۔

ایک قسم مچھلی منارہ نام ہی ابوحامد اندلسی لکھتا ہی کہ یہ مچھلی مانند بڑے لمبے منارہ کے نکلتی ہی اور

یہ قصد رکھتی ہے کہ کود کرناو پر آجاوے اور جہاز کو توڑ ڈالے پس جسوقت اس مچھلی کو دیکھتے ہین جہاز والے بڑے زور سے باجہ بجاتے ہین اور غل مچاتے ہین تاکہ یہ مچھلی بھاگ جاوے

صورت اُسکی یہ ہے

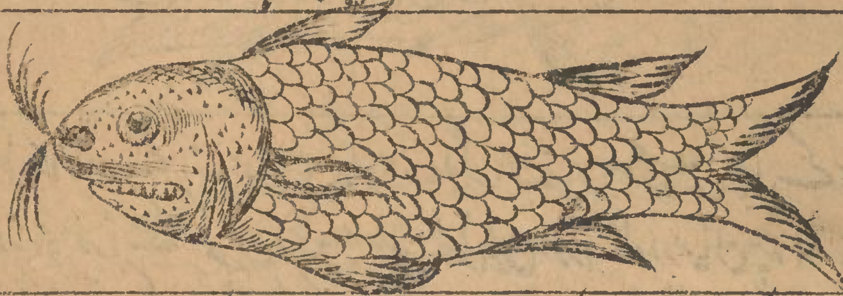

اور ایک قسم کی مچھلی ہے جسکے حق مین ابو حامد اندلسی نے لکھا ہے کہ جب پانی گھٹ جاتا ہے پیچھے ہین یہ مچھلی تپ وتاب کرتی ہے اور چھ گھڑی تک مضطرب رہا کرتی ہے اور اسکا پوست علیحدہ ہو جاتا ہے اور اسکے پوست کے نیچے سے دو بازو نکلتے ہین جنکے ذریعہ سے وہ پرواز کرتی ہے اور پھر دریا مین چلی جاتی ہے اس دریا مین سانپ بھی بکثرت ہین طرابلس کے نزدیک کرشمہ عجیب وغریب سانپ ظاہر ہوتے ہین اور اکثر قریب لاذقیہ اور کوہ اقرع کے بھی ہوتے ہین جسوقت کہ یہ موذی دریا سے نکلتے ہین اکثر حیوانات بری تلف اور ضائع ہو جاتے ہین - دریائے خزر - یہ دریا طبرستان اور جرجان کا ہے اور یہ دونون ولایت اس دریا کے شرقی اور شمالی جانب واقع ہین اور انکے شمال ہین خزر کی ولایت ہے اور غرب مین الآن اور قبق اور جنوب مین گیلان نام ایک دریا کلان ہے جو کسی دریا سے اتصال نہین رکھتا ہے پس اگر کوئی شخص اس دریا کا طواف کرنا چاہے تو ممکن ہے کہ جس مقام سے ابتدا کرے اسی جگہ آپہونچے اس دریا مین سیاحت کرنا بہت سخت ہے بہ نسبت دوسرے دریاؤن کے اس دریا مین تموج بکثرت ہے اور بڑا زور ہے جوار بھاٹا کبھی نہین آتا ہے اور مروارید وغیرہ جواہرات کچھ بھی نہین پیدا ہوتا - اسکے ٹاپو بالکل خراب ہین کوئی آدمی وہان نہین رہتا الا جزیرون مین جنگل اور پانی موجود ہے لکھا ہے کہ اس دریا کا دورہ پانچ سو فرسنگ اور درازی آٹھ سو میل اور چوڑائی چھ سو میل اور حیثیت اسکی مدور ہے اب اس دریا کے جزائر اور حیوانات کا بیان کیا جاتا ہے -

فصل جزائر مین - ابو حامد اندلسی نے اپنی سرگذشت لکھی ہے کہ مین نے اس دریا مین ایک پہاڑ کالی مٹی کا دیکھا مثل تیر کے اور یہ دریا اس پہاڑ کے گرداگرد ہے اور اس پہاڑ کی چوٹی پر

ایک بڑا شگاف ہو جس سے پانی نکلا کرتا ہو اور اس پانی کے ساتھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے
تانبے کے مثل چشمے کے بہتے ہین اور اسکو لوگ بطور تحفے کے دور دور لیجاتے ہین اور اس
جزیرہ مین عجیب و غریب جزیرۂ ماران ہو اور یہ جزیرہ اسی کالے پہاڑ کی طرح مین واقع ہے یہ
جزیرہ تمام سانپون سے بھرا ہوا ہے اور اس مقام پر چراگاہ بہت عمدہ ہو مگر تاب نہین کہ کوئی
اُدھر قدم رکھ سکے بسبب زیادتی سانپون کے مرغ دریائی جو اس چراگاہ مین بیضہ دیتے ہین
وہ سانپ ان بیضون سے کچھ تعرض نہین کرتے ہین - نے اکثر دیکھا کہ جہاز کے آدمی لکڑیان
لیکر سانپون کو اپنے راستہ سے ہٹاتے ہین اور بیچارے مرغ دریائی کے انڈون بچون کو
لیتے ہین لیکن وہ سانپ آدمی کو کچھ ایذا نہین پہونچاتے ہین - منجملہ انکے ایک جزیرہ جن ہو
ابو حامد اندلسی لکھتا ہو کہ اس جزیرہ مین الشان اور نیز وحشی نہین ہین کہتے ہین کہ جنات نے
اس جزیرہ مین غلبہ کیا ہے جنکی آوازین سُنی جاتی ہین ایک جزیرہ غنم ہو سلام ترجمان نے
کہا ہو کہ مین ایلچی الواثق باللہ امیر المومنین کا ہو کر گیا تھا مین نے بلغار و خزر کے درمیان
ایک جزیرہ دیکھا کہ اس جزیرہ مین کوہی گوسفند بکثرت ہین اور کثرت کی وجہ سے بھاگ
نہین سکتی ہین پس جسوقت اس جزیرہ مین کشتی پہونچی انکا شکار کھیلا گیا یہ بکریان جاہل اور فربہ
اور جوان ہین بجز گوسفندون کے اور کوئی اس جزیرہ مین نہین دیکھا گیا اس جزیرہ مین چشمہ زار
اور چراگاہ بکثرت ہین بیان کرتے ہین کہ الواثق باللہ امیر المومنین نے اپنی بادشاہی کے
عہد مین بمقام بغداد ایک رات کو خواب دیکھا کہ گویا سدّ ذوالقرنین گر پڑی پس اس خواب سے
خلیفہ کو بڑا درد و غم حاصل ہوا پس سلام ترجمان کو روانہ کیا تاکہ اس امر کی تحقیقات کرے سلام
ایک رسالہ لکھا ہو اور جو جو راستہ مین عجائبات دیکھے ہین انکو جمع کیا ہو کہتے ہین کہ اس شخص
نے مقام خزر مین پانچ روز قیام کیا اور وہان ایک عجیب چیز دیکھنے مین آئی یعنی ایک بڑی مچھلی
لوگون نے شکار کی اور اُسکے کان مین سوراخ کرکے رسی پہنائی اور اُس رسی کے ذریعہ
سے اس مچھلی کو گھسیٹا پس اُس مچھلی کے کان پر یکایک ورم آگیا اور اُسکے اندر سے ایک عورت
سفید و سُرخ دراز مو خوبصورت ظاہر ہوئی پس اُسکو وہان سے لیگئے وہ بیچاری عورت گریہ و زاری
کرتی تھی اور بال نوچتی تھی اور فریاد کرتی تھی قدرت باری سے اُس جاریہ کے بدن مین ناف
سے زانو تک ایک سفید و سیاہ چیز لپٹی تھی اور مثل پایجامہ کے معلوم ہوتی تھی غرضکہ وہ بیچاری
اُن لوگون کے پاس مرگئی اس حکایت کو اکثر کتب مین مین نے دیکھا علی الخصوص جو کتاب کہ

ابو حامد اندلسی نے وزیر ابن ہبیرہ کے واسطے تالیف فرمائی ہو اُسمین یہ حال مفصل لکھا تھا
اور اسی طرح پر دریاے شام مین ایک قسم کا سانپ ہی جو حیوانات دریائی کو ایذا پہونچایا
کرتا ہی پس جسوقت اسکا زور و ظلم حد سے زیادہ گذر جاتا ہی بس حق تعالے ایک ایسا ابر پیدا
کرتا ہی جو اس موذی کو اس دریا سے نکال دیتا ہی اور وہ سانپ ایک کالا اژدہا ہو جاتا ہی
اُسکی صورت ایک عمارت یا درخت عظیم کے مانند ہوتی ہے اُسکے تنفس سے گرداگرد کے درخت
اور جانور جل جاتے ہین پس یہ ابر اُس موذی کو یاجوج ماجوج کی طرف پھینکتا ہی پس یاجوج
ماجوج بہونچکر اُسکو پارہ پارہ کر ڈالتے ہین اور ایک برس تک اس سانپ کے گوشت سے
اُنکی غذا ہوتی ہے اور اسی طور پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی روایت کی ہو تصویر اسکی یہ ہی

ایک حکایت نوشیروان کسریٰ کی ہو کہ کسریٰ کے زمانہ مین ترک خزر دریاے ایران مین آکر لوٹتے
تھے اور کسریٰ کو بہت زحمت ہوتی تھی جب کسریٰ نوشیروان ہوا اُسنے بادشاہ خزر سے دوستی کی
اور اُس سے درخواست کی کہ ایک دیوار درمیان ایران اور خزر کے بنادے اُسنے قبول کی
نوشیروان نے بارہ سال وہان قیام کر کے ایک دیوار تیار کرائی جب بادشاہ مذکور سد کے بنانے
سے فارغ ہوا تو نہایت خرسند ہو کر حکم دیا کہ اُس سد پر ایک تخت رکھا جاوے اور خود اُسپر بیٹھکر
سجدۂ شکر خداے حقیقی بجالایا اور یہ چند کلمہ زبان پر لایا کہ ای بادشاہ حقیقی تیرے حکم سے یہ کار ثواب
بندہ نے انجام کیا اب اسکے صلہ مین مجھے میرے وطن پہونچا اور تکلیف غربت سے رہائی دے
یہ کہکر بڑی دیر تک سر بسجدہ رہا اور جب سر اُٹھایا تب فرمایا کہ اسوقت مجھے سطوت لشکر خزر اور
ترکون کی لڑائی سے دغدغہ نہ رہا پس خلق خدا کو انعام بہت سا دیا اس سبب سے کہ اُنھون نے اسکے ساتھ

بڑی محنت کی تھی ناگاہ دریا سے ایک عظیم جانور پیدا ہوا اور اُسکے ہمراہ ایک ابر تھا اُسنے خورشید انور کو تیرہ کردیا پس اعیان دولت اور ارکان سلطنت نے کمان کی طرف ہاتھ بڑھایا کسریٰ نے یہ حال دیکھا لشکر سے فرمایا کیا تدبیر سوچی ہے تابعداروں نے عرض کی کہ تیر و کمان سے اس بلا کو دفع کرینگے نوشیروان نے فرمایا کہ ٹھہرو خداے تعالی نے مجھکو بارہا بہ بہ حفاظت نگاہ رکھا ہی پس اسوقت اس جانور کو کیونکر مجھپر مُسلّط کریگا اس کلام سے اعیان دولت کو تسلی ہوئی جسکی صورت یہ ہے۔

الغرض اس جانور نے پاس آکے شاہ سے عرض کیا کہ مین اس دریا کے رہنے والون میں سے ہون مین نے اس طرح کی سات مرتبہ دیوار تیار ہوتے اور خراب ہوتے دیکھی ہے اکثر یہ دیوارین دریا کنارے بنائی ہین مانند بند ردیو و عدن و اسکندر وغیرہ کے پس حق تعالے نے مجھپر وحی نازل فرمائی کہ تیرے زمانہ مین ایک بادشاہ تیری ہمصورت پیدا ہوگا اور وہ اس سد کو قائم اور مستحکم تیار کریگا جسکا استحکام تا روز محشر قائم رہیگا پس مجھے آج معلوم ہوا کہ آپ وہی بادشاہ ہین پس یہ کہکر نظرون سے پنہان ہوگیا خدا جانے کہ وہ آسمان پر اُڑ گیا یا دریا مین چلا گیا۔ القول فی حیوانات الماء اقسام جانوران دریائی کے بجز حق تعالی کے کسی کو معلوم نہین ہین الا جو بعض اقسام مشہور ہین اُنکا بیان کیا جاتا ہی یہ دو قسم ہین ایک ایسی ہی کہ مانند مچھلیون کے اُنکے پھیپھڑا نہین ہوتا پس یہ قسم بجز پانی کے اور کہین زندہ نہین رہ سکتی ہے اور ایک قسم ایسی ہے جو مانند مینڈک کے پھیپھڑا رکھتی ہے اور یہ قسم آبی اور ہوائی ہوتی ہے پس مچھلی کو حاجت ہوا کی نہین ہوتی ہے کیونکہ اُسکے دل مین پانی کی برودت حاصل ہے اور

اسی سبب سے انکو پھیپھڑے کی حاجت نہین ہی یہ تقاضاے حکمت الٰہی ہی کہ جس جانور کو جس اعضا کی احتیاج ہوتی ہے اُسکو ویسا ہی عضو عنایت ہوتا ہی پس جو حیوان کہ مکمل صورت ہی اور اسکے وجود کی بنا کامل ہے پس اُسکو اعضاے کثیر کی احتیاج ہی اور جس حیوان کی صورت نقصان پذیر ہی وہ بہ نسبت دیگر حیوانات کے بسبب صورت ناقص تر ہی اسکو اعضاے کثیر کی بہت کم احتیاج ہی پس حکمت الٰہی کی یہ مشیت ہوئی کہ جس حیوان کو جس اعضا کی ضرورت ہوئی وہی دیا گیا خواہ اسمین مفاصل ہون یا پوست یا اور کوئی چیز جو کہ اُسکے بدن کی حفاظت کرسکے اور اُسکے عوارض نقصانی کی مدافعت فرمائے قدرت ایزدی سے دریائی حیوانات کے بدن دو قسم کے ہوتے ہین اول صدفی دوم فلوسی اور حیوانات آبی کے واسطے بازو دیے گئے ہین تاکہ سطح آب پر گشت کرسکین جیسا کہ مُرغ کو بازو عنایت ہوے تاکہ وہ ہوا مین پرواز کرے اور ان حیوانات مین بعض کو ایسا پیدا کیا کہ یہ اور حیوانون کا شکار کرکے کھائین اور بعض کو ایسا پیدا کیا کہ انکا شکار کرکے لوگ کھائین اور اسی وجہ سے حیوانات ماکول کی خلقت بہ نسبت اُن حیوانون کے زیادہ کی تاکہ نسل اُنکا نابود ہو جائے پس اب بعض حیوانات آبی کا تذکرہ حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا جاتا ہی۔

ارنب البحر اس جانور کا سر مانند خرگوش کے ہوتا ہے باقی بدن مچھلی کے طور پر ہوا کرتا ہے۔ شیخ الرئیس نے کہا ہے کہ اسکو جلا کر اگر منجن بناوین تو دانتون کی چمک زیادہ ہوگی صورت یہ ہی۔

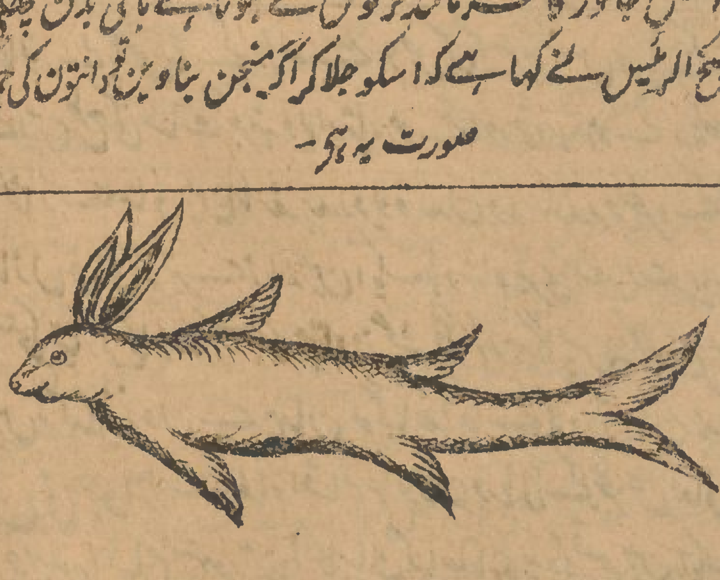

الیس یہ مچھلی کی قسم سے ہی یہ بڑا ہولناک جانور ہوتا ہی باقی اور حیوانات آبی تو شکار بھی ہوتے ہین مگر یہ جانور مستثنیٰ ہے اور اسکی غذا دیگر حیوانات کی ہڈیان ہوتی ہین اس جانور کے خواص مین لکھا ہو کہ اگر اسکے گوشت کو بریان کرکے اُن دو شخصون کو کھلا دے جنکے آپس مین بغض

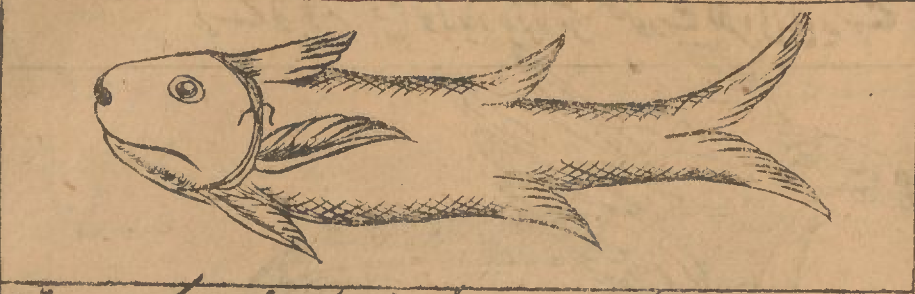

وعناد ہو تو باہم صلح و محبت ہو جاویگی صورت اُسکی یہ ہے۔

آدم آبی۔ یہ جانور انسان سے بالکل مشابہ ہے لیکن فقط ایک دُم اُسکے زیادہ ہوتی ہی

ایک شخص ایک آبی آدمی کو پکڑ لایا تھا اور آدمیون کو دکھلاتا تھا صورت اُسکی یہ ہے۔

بعض نے لکھا ہی کہ دریاے شام مین دریا کے کنارے بعض وقت صورت آدمی کی ظاہر ہوتی ہی اُنکے تہیگاہ مین ایک سوراخ ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے براز دفع ہوتا ہی اُنکو شیخ البحر کہتے ہین پس جسوقت کہ کوئی ایک شخص اُسکو دیکھتا ہے تو اورون کو بھی دکھلاتا ہی۔ نقل ہی کہ کسی شخص نے دریائی آدمی کو کسی بادشاہ پاس بطور ہدیہ بھیجا تھا وہ وہان ایک مدت تک زندہ رہا پس بادشاہ نے چاہا کہ کچھ حال اُسکا دریافت کرے مگر اُسکی بات سمجھ مین نہین آتی تھی آخر اُسکو ایک عورت سے جفت کرایا گیا اور اُس سے اولاد پیدا ہوئی وہ لڑکا اپنے والدین کی گفتگو سمجھتا تھا بادشاہ نے اس سے دریافت کیا کہ تیرا باپ کیا کہتا ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ کہتا ہی کہ ہم لوگون کے حیوانات کی سی دُم نیچے کی طرف ہوتی ہی اور انسانون کی دم اُنکے مُنھ پر ہوتی ہے یعنی داڑھی

بقر آبی۔ یہ جانور دریا سے نکلا کرتا ہی واسطے چرنے غذا کے اور عنبر کی لید کرتا ہی پس وہ عنبر جو دریا کے کنارون پر ملا کرتا ہی وہ اسکی لید ہے اکثر لوگون کا اعتقاد ہی کہ عنبر دریا کی تہ مین اُگتا ہی اور جس وقت دریا لہرین لیتا ہی تو عنبر کو کنارے پر پھینک دیتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ چشمہ سے مانند قیر و رال کے پیدا ہوتا ہے غرض اس تقدیر پر کہ اُسی گاو آبی کا سرگین ہے تو اسکی خاصیت یہ ہی کہ دماغ کو نافع ہی اور مقوی ہوش و حواس ہی اگر ایک دانگ اُسکو روزمرہ تناول

کرے تو جو ہر روح کو زیادہ کرتا ہی - صورت بقر آبی کی یہ ہے

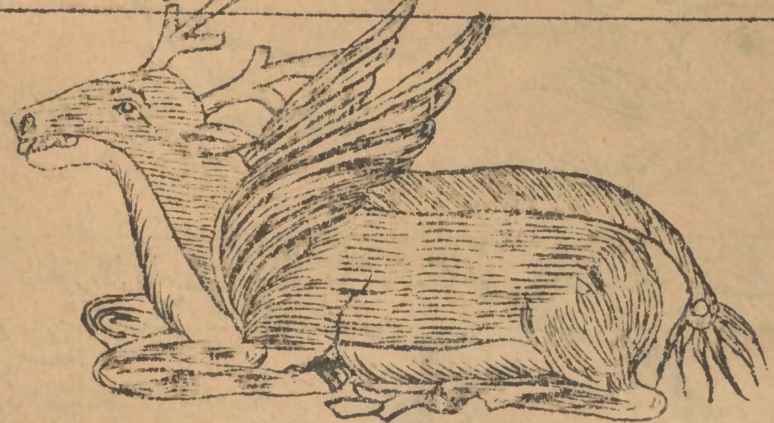

بال یہ ایک قسم کی مچھلی ہے جو پچاس گز کی لمبی ہوتی ہے اور جہازون کو نقصان پہونچاتی ہی اور جو چیز پاتی ہی کھا جاتی ہی اور عنبر کی بھی خورش کرتی ہی پس اسکے شکم سے عنبر کو نکالتے ہین اور اس عنبر کو مبلوع کہتے ہین اسمین خوشبو نہین ہوتی ہی بعض اوقات یہ مچھلی دریاے بصرہ مین مد کی حالت مین پائی جاتی ہی مگر وہان سے اُسکا پلٹنا دشوار ہو جاتا ہی کیونکہ وہ دریا نہایت تنگ واقع ہوا ہی پس شکاری لوگ اُسکو بذریعہ شست کے نکال لیتے ہین اور تیر سے اُسکو ہلاک کر ڈالتے ہین اور اسکے دماغ سے روغن نکالتے ہین اور چراغ جلاتے ہین اور جہازون کے پرزون مین مالش کرتے ہین تمساح فارسی مین نہنگ کہتے ہین اسکا دہانہ کشادہ اور منہہ مین ساٹھ دانت ہوتے ہین - بیس اوپر اور چالیس نیچے اور نیچے کے دو دو دانت کے درمیان کے مقابل اوپر کا ایک ایک دانت ہوتا ہی کہ وقت منہہ بند کرنے کے ایک دوسرے مین داخل ہو جاتا ہی اور اسی وجہ سے قوت گرفت اسکی زیادہ ہی اور اسکی زبان بہت بڑی ہوتی ہی اور اسکی پشت مانند سنگ پشت کے ہوتی ہی جس سے کہ لوہا بھی اُسپر موثر نہین ہوتا ہی اسکے چار پاؤن اور لمبی سی دُم بقدر چار گز کے ہوتی ہے اسکا سر دو گز کا لمبا ہوتا ہی اور اُسکا قد و قامت آٹھ گز کا ہوتا ہی دستور ہی کہ بوقت خورش کے اس جانور کے اوپر کا کلہ جنبش کرتا ہی اور یہ امر برخلاف دیگر حیوانات کے ہی اور اس جانور کو نہ تو یہ طاقت ہی کہ انگڑائی لیوے نہ یہ ممکن ہے کہ گردن جھکاوے وجہ اسکی یہ ہی کہ اُسکی پشت مین کوئی مہرہ نہین ہی اور نہایت کریہ المنظر ہوتا ہی آدمی کا دشمن ہے سیدھا نگل جاتا ہی بلکہ اونٹ اور خچر وغیرہ جمیع جانور اس سے خوف کھاتے ہین اور یہ جانور دریاے نیل اور دریاے سندھ مین پائے جاتے ہین یہ موذی جسوقت آدمی کو کنارہ پر دیکھتا ہی تو دریا کے نیچے غوطہ لگا کر آدمی کے پاس آ پہونچتا ہے اور قریب پہونچکر کود کر بیچارہ آدمی کو

پکڑ

شکار کر لیجاتا ہی یہ جانور مرغ کے مانند بیضہ دیتا ہی اسکے بیضہ مین مشک کی بو آتی ہے اور اُسکا فضلہ مُنھ کی راہ سے نکلتا ہے کیونکہ بجز دہن کے اور کوئی سوراخ نہین رکھتا ہی اور جسوقت کوئی چیز کھاتا ہی تو ریشہ اُسکا اسکے دانتون مین رہجاتا ہی اور اسمین کیڑا پڑجاتا ہی پس اُسوقت یہ جانور پانی سے نکلکر آفتاب کے مقابل مُنھ کھول کر بیٹھتا ہی اسوقت ایک مرغ مانند طیطوے کے آتا ہی اور اُسکے دہن مین جاکر اُسکے کیڑون کو چن کھاتا ہی غرض کہ یہ مرغ اُسکے کیڑون کی صفائی کر لیے مین گویا اُسکا حافظ ہی جسوقت کسی صیاد کو دیکھتا ہی فریاد کرتا ہی اور نہنگ پانی مین جاگرتا ہے پس جسوقت نہنگ نے جانا کہ اب میرے مُنھ کے کیڑے رفع ہوگئے تو اپنا مُنھ بند کر لیتا ہی اور چاہتا ہی کہ اُس مرغ کو نگل جاوے مگر حق تعالی نے اس مرغ کے سر پر ایک لمبی استخوان تیز کانٹے کے مانند پیدا کی ہے کہ جسوقت وہ مُنھ بند کرنے کا ارادہ کرتا ہی تو اسکے حلق مین وہ چبھتی ہی اور بیتاب ہوکر مُنھ کھول دیتا ہی تب اس بیچارے مرغ کو رہائی مل جاتی ہے اور اسی سبب سے مشہور ہے کہ نہنگ کا بدلا ایسا ہوتا ہی اور جسوقت یہ جانور پلیٹ جاوے حرکت نہین کر سکتا جب لوگ اس جانور کا شکار کھیلنا چاہتے ہین تو اسکو کسی حیلہ سے باہر لاتے ہین اور اُلٹا کرکے اسکا دل نکال لیتے ہین اور اگر کوئی اسپر سوار ہو جاے تو بھی قابو مین آجاتا ہے کیونکہ وہ پلیٹ نہین سکتا ہی اسکے اعضا کا خواص یہ ہے کہ جسکو درد چشم کا عارضہ ہو اگر اُسکی آنکھ لیکر تعویذ بنادے تو صحت پاوے اور اگر اُسکے دانت جسکے پاس ہون تو اُسکو قوت باہ بکثرت حاصل ہو اگر اُسکی دم کے پوست کو مینڈھے کی پیشانی پر باندھین بروقت لڑائی کے تمام مینڈھون پر غالب ہو اور اسکی چربی کا پھاہا بناکر گزیدہ شدہ کے زخم پر لگانا مفید ہے اسکے پتہ کا لگانا آنکھون کی سفیدی زائل کرتا ہے اسکے جگر کی دھونی مرگی والے کو مفید ہی اگر اسکے سرگین کا سرمہ آنکھون مین لگاوین تو سفیدی چشم زائل ہو۔ صورت نہنگ کی یہ ہی۔

تنین- یہ جانور بزرگ ہولناک چوڑا چکلا ہوتا ہی فارسی مین اسکو مار کہتے ہین اسکا سر بڑا اور آنکھین براق ہوتی ہین منھ چوڑا کھلا ہوا پیٹ بہت بڑا دانت بڑے بڑے حیوانات آبی کو برابر نگل جاتا ہی جسوقت یہ جانور متحرک ہو تو دریا تہ و بالا ہونے لگتا ہی اور جسوقت اس موذی کا پیٹ حیوانات کی خورش سے سیر ہو جاتا ہی تب یہ جانور اپنے پیٹ کو خم کرکے اونچا کرتا ہی مانند کمان کے اُسوقت جو کچھ اسکے پیٹ مین ہوتا ہی سوختہ ہو جاتا ہی آفتاب کی حرارت سے- کہتے ہین کہ کسی شخص نے ایک مردہ تنین کو دریا کے کنارے دیکھا تھا اسکا طول قامت تخمیناً دو فرسخ کا تھا اور رنگ مانند چیتے کے اور مانند مچھلی کے اسکے بھی فلوس ہوتے ہین اور دو بڑے بڑے بازو ہوتے ہین اور سر مانند ایک بڑے ٹیلہ کے ہمصورت انسان کے اور دو کان مگر چھوٹے اور آنکھین مدور اور بڑی بڑی اور اُسکی گردن سے چھ گردنین نمودار ہین اور ہر ایک بیس بیس گز کی طویل اور ہر گردن پر مانند سانپ کے سر نمودار- صورت یہ ہی-

بقراطیس حکیم نے بیان کیا کہ میرا مکان ساحل دریا پر تھا ایک مرتبہ ان شہرون مین وبا پھیلی اور روز بروز بڑھتی گئی یہان تک کہ معلوم ہوا کہ ابر نے ایک تنین لفاصلہ دو سو فرسنگ کے ڈالا ہی اسکی بدبو سے ہوا مین فساد آگیا ہی پس بہت ہدیہ جمع کرکے نمک خریدا گیا اور اس تنین پر ڈالا گیا وہ وبا کم ہو گئی- شداد بن اقلج مغربی سے روایت ہی کہ ہامبردہ عمر البکالی کی مجلس مین حاضر تھا اس محفل مین تنین کا ذکر درپیش ہوا کہا کہ تم تنین کو جانتے ہو کہ کہان سے یہ آتا ہے ہامبردہ نے انکار کیا کہ ہم واقف نہین ہین اُسنے بیان کیا کہ یہ سانپ صحرا مین ہوتا ہی اور جانوران بری کو کھایا کرتا ہی جسوقت اسکے ظلم و فساد کی انتہا ہو جاتی ہے پس حق تعالی کے حکم سے فرشتے

اُسکو اُٹھاکر دریا مین پھینک دیتے ہین اور جب یہ موذی دریائی جانورون کے ساتھ بھی اسی سلوک سے پیش آتا ہی تب حق تعالے دوسرے فرشتون کو بھیجکر اس ظالم کو دریا کے باہر ڈلوا دیتا ہی اور ایک ابر کو اسپر مسلط کرتا ہی کہ وہ یاجوج ماجوج کی جانب پھینک دیتا ہے اور ایک مرتبہ اس سانپ کو ابر نے دریاے انطاکیہ سے اُٹھاکر جو پھینکا تو یہ سانپ ایک حصار مملکت پر سے ہوکر گذرا لیس اسکی دُم اس حصار پر لگی اور اسکے صدمۂ ضرب سے انیس برج اس قلعہ کے گر پڑے اور کہتے ہین کہ وہ ابر اس سانپ سے خصوصیت رکھتا ہی جیساکہ مقناطیس لوہے سے لاگ رکھتا ہی اور جب وہ ابر اس جانور کو دیکھتا ہی فوراً اٹھاکر پھینکتا ہے اور یہی وجہ ہی کہ اس ابر کے خوف سے یہ جانور اپنا سر نہین نکالتا البتہ جبکہ ابر صاف ہو اُسکے اجزا کی خاصیت مین لکھا ہی کہ اسکے گوشت کا کھانا طاقت زیادہ کرتا ہی جالینوس کے نزدیک اسکے گوشت کو پارہ پارہ کرکے کاٹے ہوے زخم پر لگانا سودمند ہی ایک لحظہ مین شفا ہوتی ہے جری فارسی مین اس جانور کو مار ماہی کہتے ہین ہر ایک دریا سے ظاہر ہوتا ہی اور یہ جانور مچھلی اور سانپ سے پیدا ہوتا ہی۔ جاحظ نے لکھا ہی کہ یہ جانور موش صحرائی کو کھاتا ہے ارباب جہاز نے کہا ہی کہ رات کو یہ موش پانی پینے دریا پر آتے ہین اور یہ جانور کمینگاہ مین بیٹھا رہتا ہے اور منھ کھولے ہوے منتظر رہتا ہی پس جسوقت کہ وہ موش نزدیک آپہونچے فوراً نگل جاتا ہی تصویر یہ ہی۔

اسکی خاصیت یہ ہی کہ اسکے گوشت کھانے سے آواز صاف ہوتی ہی اور پھیپھڑہ کے عارضون کو دفع کرتا ہے اور اسکے گوشت سائیدہ کے ضماد سے لہسن جو آدمی کے بدن پر ہوتا ہی وہ بھی دفع ہوتا ہی اور اسکے پتہ کا پانی اگر دیوانہ گھوڑے کی ناک مین ٹپکاوے تو فوراً اسکی دیوانگی مبدل بصحت ہو جاتی ہے۔ جلکا یہ بھی ایک قسم کی مچھلی ہے جو مارماہی سے کسیقدر مشابہ ہی ریگ کے نیچے رہا کرتی ہی اور صبح شام غذا حاصل کرنے کیواسطے نکلا کرتی ہی اس مچھلی کی ہڈیان نہایت

طائر ہوتی ہین اور عورتین اسکے گوشت کھانے سے نہایت فربہ ہوتی ہین۔ صورت اسکی یہ ہی

دُلفین۔ یہ جانور مبارک دیدار ہوتا ہی جہاز والے اسکو دیکھکر خوش ہوتے ہین اور یہ جانور جب کسی ڈوبتے ہوے کو دیکھتا ہی تو فوراً اسکو کھینچکر کنارہ پہونچا دیتا ہی فی الجملہ عمدہ اسکی خاصیت یہی ہے کہ غرق ہونے سے بچاتا ہی کہتے ہین کہ اسکے دو بازو ہوتے ہین اور جسوقت یہ جانور کشتی کو دیکھتا ہی اپنے بازو کو کھول کر کشتی کے ہمراہ روانہ ہوتا ہی اور جب تھک جاتا ہے تو پر سمیٹ کر پانی کے اندر ہو جاتا ہی صورت یہ ہی۔

ذو بیان یہ بھی ایک قسم کی مچھلی ہے جس جگہ تیر کی گانسی لگی ہو یا کانٹا ٹوٹ کے رہگیا ہو اُس مقام پر اسکا گوشت باندھنا بہت مفید ہی کیونکہ فوراً باہر نکال دیتا ہی اسکے گوشت کو نخود سیاہ کے ساتھ پکا کر کھانا حب القرع کو مفید ہی اور قوت باہ زیادہ کرتا ہے تصویر یہ ہے

رعادہ یہ چھوٹی سی مچھلی ہے اس جانور مین مستی کی کیفیت بکثرت ہی اسکے خواص مین یہ لکھا ہی

کہ جسوقت صیاد کے جال مین پھنستی ہے اور صیاد چاہتا ہی کہ دام کو کھینچے تو اس مچھلی کی سردی اسقدر ہوتی ہی کہ صیاد کے ہاتھون مین لرزہ سا ہو جاتا ہے اور شست کی ڈوری ہاتھ سے نہین تھم سکتی ہے اگرچہ شست طویل ہو اور اگر صیاد اس شست کو ہاتھ سے چھوڑ نہ دے تو حرارت غریزی اسکی بالکل جاتی رہے پس جب صیادون کو اس مچھلی کے آثار معلوم ہو جاتے ہین تو جال کی رسیان کسی درخت یا پتھر مین لٹکا دیتے ہین جب وہ مرجاتی ہے تو باہر نکال لیتے ہین کیونکہ مرنے پر اُسکے یہ تیزی برودت نہین رہتی ہے ہندوستانی طبیب ان مچھلیون کا استعمال ایسے امراض مین کرتے ہین جو حرارت کے غلبہ سے ہون اس مچھلی کی خورشش اقلیم ششتم مین ممکن نہین ہی۔ شیخ الرئیس بوعلی سینا نے لکھا ہی کہ اگر رعادہ مچھلی کے قریب صاحب صرع آجائے تو فوراً اسکا عارضہ دفع ہو جائے اور اُسکے علاوہ یہ بھی لکھا ہی کہ اگر کوئی عورت ذرا سا گوشت اسکا بطور تعویذ بنا کے اپنے پاس رکھے تو اُسکا شوہر اس سے کبھی جدا نہو اور اُسکا عاشق ہو جاے اور اسیطرح اگر مرد یہ امر کرے تو عورت اُسکی عاشق زار اور مطیع و فرمانبردار ہو جاے صورت یہ ہی

زامور۔ دریائی لوگ اس مچھلی کو نہایت عمدہ فال سمجھتے ہین اور شکاری لوگ جسوقت اسکو دیکھتے ہین اسکو اپنے جال سے چھوڑ دیتے ہین اور اقسام کو پھنسا لیتے ہین جس وقت یہ مچھلی جہاز کو دیکھتی ہے اسکے آگے آگے روان ہوتی ہے اور جسوقت کوئی بڑی مچھلی کشتی کا قصد کرتی ہے تو یہ مچھلی اسکے کان مین پہونچ کے اُسکو ایذا پہونچاتی ہے تا آنکہ وہ بڑی مچھلی گھبرا کر اپنے سر کو پتھر پر دیدے مارتی ہے یہان تک کہ مرجاتی ہے پس جب وہ مرجاتی ہے تب یہ چھوٹی مچھلی اسکے کان سے باہر نکلتی ہے اور اہل کشتی کو اس موذی کے صدمہ سے بچاتی ہے۔ سبقیاس اکثر یہ مچھلی بیت المقدس کے اطراف مین ہوتی ہی۔ شیخ الرئیس کہتا ہی کہ اسکا پوست جلا کر مویشی کی آنکھون مین لگانا سفیدی

چشم کو دور کرتا ہے صورت اسکی یہ ہے

سرطان بری یہ ایسا جانور ہے جسکے سر نہین ہوتا اور اُسکی دونون آنکھین کندھے پر ہوتی ہین اور منھ چھاتی پر اور آٹھ پر ہوتے ہین یہ جانور ایک پہلو پر قطع راہ کرتا ہی اور سال مین سات مرتبہ کیچلی چھوڑا کرتا ہے اسکے رہنے کے مکان مین دو دروازے ہوتے ہین ایک پانی کیطرف اور دوسرا خشکی کیطرف جب یہ جانور پوست چھوڑتا ہی دریائی دروازہ کو مسدود کرتا ہی تاکہ کوئی دشمن اسپر حملہ نہ کر سکے اور خشکی کا دروازہ کھلا رہتا ہی تاکہ ہوا کی آمد و رفت رہے اور جلد تازہ پوست نکل آوے اور جب کثرت سے ہوا اسکے بدن کو لگتی ہے تو پوست اُسکا مضبوط ہو جاتا ہی اسوقت دریائی دروازہ کو کھولتا ہی اور جانب دریا بنا بر حصول معاش آتا جاتا ہی نصف دھڑ اوپر کا آدمی کے رنگ پر ہوتا ہی اور آدھا نیچے کیطرف سے سرطان جسوقت یہ جانور کسی درخت بے ثمر پر چڑھتا ہی تو بحکم خدا وہ درخت ثمردار ہو جاتا ہی اور آفات سے سالم رہتا ہی اگر اُسکا گوشت پوست سے دور کر کے تیر وغیرہ کی جراحت پر لگا دین مفید ہی اور نیز زہر کژدم کو نافع ہی اگر اُسکی خاکستر کا شربت نوش کرین کتے کے کاٹے ہوے کو سودمند ہوگا اور اُس خاکستر کا سرمہ لگانا آنکھون کی سفیدی زائل کرتا ہی اگر منجن بناوین تو دانتون مین جلا پیدا ہو شیخ الرئیس ابو علی بن سینا نے لکھا ہی کہ جس شخص کو سل کا عارضہ ہو اُسکے واسطے اس جانور کا گوشت بہت مفید ہی اعضا کی خشونت کو ملائم کرتا ہی اگر اس سرطان کی آنکھ کو حب الغار کے ہمراہ کسی سوتے ہوے آدمی کے باندھین تو وہ شخص اچھے اچھے خواب ملاحظہ کریگا اور اگر اسکی آنکھ کو حب الغار کے ہمراہ کپڑے مین باندھ کر جو لڑکا کہ بہت روتا ہو اُسپر باندھین تو اسکی گریہ و زاری اور ضد دفع ہو جائیگی اور اگر اُسکا پانی آنکھ مین ٹپکاوین تو ڈھلکا اور درد چشم کو نافع ہی اگر سرطان کو ایسے درخت پر ڈال دین جسکے پھل گر جاتے ہون تو پھر اُسکے پھل کبھی نہ گرینگے اسکے پیرون کی دھونی لینا تپ ربع کو جو چوتھے روز آتی ہی بہت مفید ہی اور جسکے علت خنازیر ہو یعنے جسکے گلے مین کنٹھمالا ہو اگر اسکے پیرون کو کافور اور عنبر کے ساتھ گلے مین آویزان کرین جلد عارضہ دفع ہو جائیگا اور جب تک وہ تعویذ ہمراہ رکھیگا ہرگز خنازیر کا عارضہ پیدا نہوگا اور اگر انڈے اس سرطان کے

جو آب شیرینا مین رہتا ہو دستیاب ہو جائین اور اُن انڈون کو جو مقشر کے ہمراہ نوشش کرین تو تپ دق جاتی رہیگی۔ صورت یہ ہے

سرطان آبی۔ یہ دریائی جانور عجیب شکل کا ہوتا ہو گویا پانچ سانپ کا مجموعہ ہو اور ایک سر رکھتا ہو دیسقوریدس نام حکیم لکھتا ہو کہ اگر اسکی ہڈی اور پوست کو جلا کر چھائین اور بہق پر طلا کرین تو مفید ہوگا اور نیز دندان پر ملنے سے جلا کرتا ہو اور اگر نمک کے ہمراہ اسکا سرمہ بنا کر لگا وین تو عارضہ ناخونہ کا دفع ہو جائیگا اور نیز جراحت اسکے چھڑکنے سے خشک ہو جاتی ہو اور نیز خارشت کو بہت مفید ہے۔ صورت اُسکی یہ ہی۔

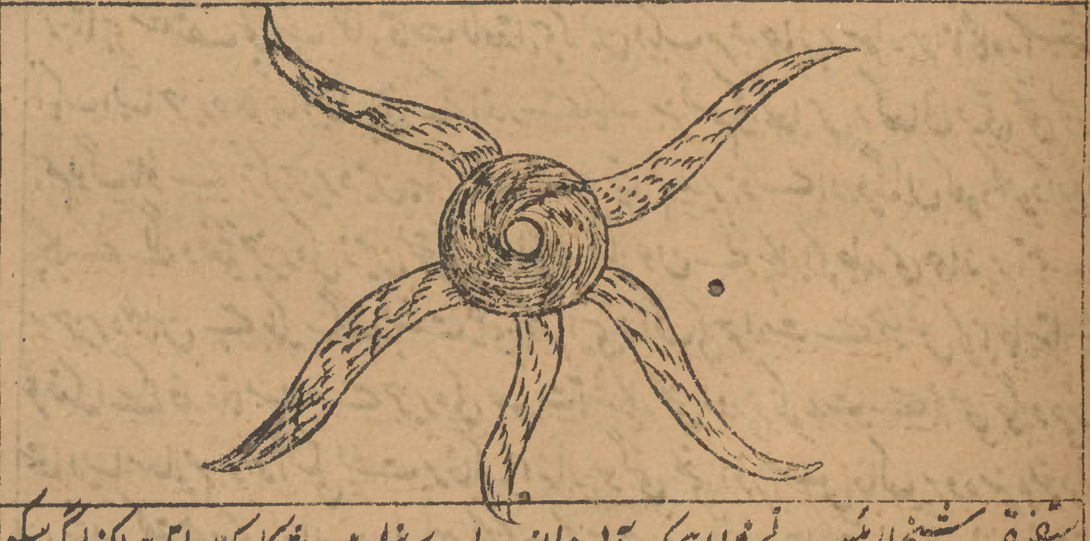

سقنقور۔ شیخ الرئیس نے فرمایا ہو کہ یہ آبی جانور دریاے نیل مین شکار کیا جاتا ہی اکثر لوگ اسکو نہنگ کی نسل سے بتلاتے ہین اور اکثر لوگ اس جانور کو تمساح کہتے ہین اور صحیح یہ ہی کہ اگر یہ جانور بیضہ سے نکلکر خشکی مین رہتا ہی تو اسکو سقنقور کہتے ہین اور اگر دریا مین بود و باش کرتا ہی تو تمساح کہتے ہین اس سقنقور مین عمدہ قسم وہ ہی کہ جو موسم ربیع مین شکار کیا جاوے خصوص ہیجان ربیع کے وقت مین اگر سقنقور آدمی کو کاٹے اور وہ آدمی اپنے لعاب دہن سے اُس زخم کو دھو ڈالے قبل اسکے کہ وہ جانور دریا مین جاے تو سقنقور فوراً مر جاتی ہے اور اگر اُس زخم کو نہ دھو ویگا اور سقنقور دریا مین چلی جائیگی تو وہ آدمی مر جائیگا کہتے ہین کہ اسکے دو قضیب ہوتے ہین جیسے کہ سوسمار کے ہوتے ہین اسکا گوشت میٹھا ہے اور جسقدر اسکا جسم بڑا ہو اسکی خاصیت

بھی بہت زیادہ ہے شیخ الرئیس ابو علی سینا کہتا ہی کہ اسکے ناف کا گوشت اور اسکی چربی نہایت
درجہ باہ کو زیادہ کرتی ہے کہ آدمی بیتاب ہو جاتا ہی اور جب تک کہ پنیر اور مسور نہ کھاوے ہرگز
بیتابی دور نہو گی اور اسکے پشت کے درمیانی مہرہ کو اگر مرد اپنی پشت مین آویزان کرے تو
قوت جماع بکثرت متحرک ہوگی اگر اسکا گوشت ایسے لڑکے کے بازو مین باندھ دین کہ جو
سوتے مین چونک پڑتا ہو تو فوراً یہ بیماری جاتی رہیگی صورت یہ ہی

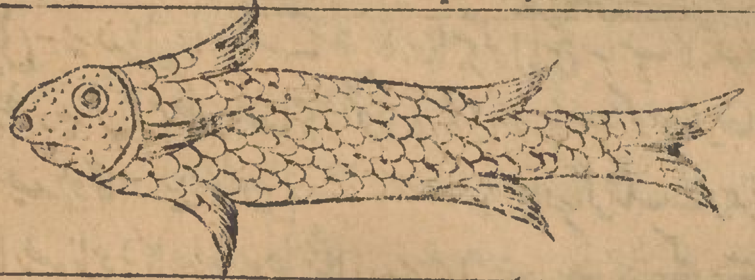

سلحفات - فارسی مین اسکو سنگ پشت کہتے ہین یہ جانور خشکی اور تری مین دونون جگہ
رہتا ہی مصنف عجائب المخلوقات لکھتا ہی کہ مین ایک مرتبہ جہاز پر سوار ہوا ناگاہ راستہ مین
ایک ایسا جزیرہ ملا جہان کہ پانی کے اندر سے ایک سبز قسم کی گھاس دکھائی دیتی تھی پس
ہم لوگ ناؤ سے اُتر کر جزیرہ مین بنا بر پخت طعام قیام پذیر ہوے اور دیگدان کھود کھود کر روٹی
پکانے لگے دفعۃً جزیرہ کی زمین متحرک ہوئی فوراً ملاحون نے پکارا کہ جلدی جہاز پر آجاؤ
یہ جزیرہ نہین ہے بلکہ سنگ پشت یعنی کچھوا ہی جو آگ کی حرارت سے جنبش کرنا چاہتا ہے
غرضکہ اسکے قد و قامت سے جزیرہ کی صورت آشکار تھی اور چونکہ مدت سے اُسی جگہ وہ پڑا ہوا
تھا ایسا معلوم ہوا کہ اُسکی پشت پر خاک انبار ہو گئی تھی اور اُس خاک پر وہ سبزہ نمودار
ہوا تھا - کہتے ہین کہ یہ جانور دریا سے نکلکر چرا کرتا ہی اور بیضہ دیتا ہے اور یہ جانور نہایت
حفاظت اس بیضہ کی کرتا ہے اور اسکو اپنی آنکھون کے نیچے رکھتا ہی اس وجہ سے کہ اوسکا
سارا جسم اسکا بطور پتھر کے ہی اور حرارت نہین رکھتا ہے جسوقت کہ سنگ پشت نر اپنی
مادہ سے جفت ہونا چاہتا ہے اور مادہ زیر حکم نہین آتی یہ جانور ایک قسم کی گھاس اپنے منھ مین
رکھ لیتا ہی اور اُس گھاس کی یہ تاثیر ہی کہ جب کوئی اسکو اپنے منھ مین رکھتا ہی کل مخلوقات
اُسکی مطیع ہو جاتی ہے پس اسی کی وجہ سے وہ مادہ بھی اسکی جماع قبول کرتی ہے اور اس گھاس
کو اہل عجم مہر گیاہ کہتے ہین اور کہتے ہین کہ اس جانور کی عادت ہی کہ سانپ کی دم اپنے منھ مین
رکھ لیتا ہی اسوقت سانپ بیچارہ اپنے باقی اعضا کو سنگ پشت پر پٹکتا ہے اور اسی صدمہ سے

مرجاتا ہے کہتے ہین کہ جسوقت سنگ پشت اس موذی کو خورش کرتا ہی تو سنگ پشت کی بغل
مین کوئی چھوٹی ملائم سی چیز ہی جسکو وہ کھاکر زہر سے بے اندیشہ ہو جاتا ہی حکیم بلیناس
نے اپنی خواص کی کتاب مین تحریر فرمایا ہی کہ جس جگہ سنگ پشت ہو گا وہان جاڑے کے تپ کا
نقصان نہ پہونچیگا جسکی آنکھ سے ڈھلکا جاری ہو اگر وہ اسکی آنکھ کا تعویذ بناوے مفید
پڑیگا اگر کسی انسان کا جو عضو درد کرے وہی عضو سنگ پشت کا لیکر اس جگہ پر باندھے
فوراً درد زائل ہوگا اگر کسی کے پانون مین درد نقرس ہوتا ہو تو پانون سنگ پشت کا
اسپر باندھ دے فوراً اچھا ہو جائیگا بشرطیکہ جس پانون مین درد ہو موافق اسکے اس
سنگ پشت کا بھی پانون ہو اگر عانہ (یعنی موی زہار ۱۲) اور بغل کے بال صاف کرکے بعدہ سنگ پشت کا
خون طلا کرین ہرگز بال نہ جمینگے مخصوص عورت کے حق مین نہایت مفید ہی اسکے پتہ کا پانی
شہد مین ملاکر آنکھ مین لگانا ڈھلکا کے عارضہ مین نافع ہے اور پینا اسکا خناق کو زائل کرتا ہی
اور ناک مین ٹپکانے سے صرع زائل ہوتی ہے اگر سنگ پشت کی پشت کا سرپوش بناکر
کسی دیگ کے منھ پر رکھین اور اسکے نیچے آگ روشن کرین ہرگز ابال نہ آویگا
اسکے بیضہ کی زردی بقدر تین مثقال کے شیر گاؤ مین ملاکر نوش کرے تو صاحب سعال
کو مفید ہی۔ تصویر اسکی یہ ہی

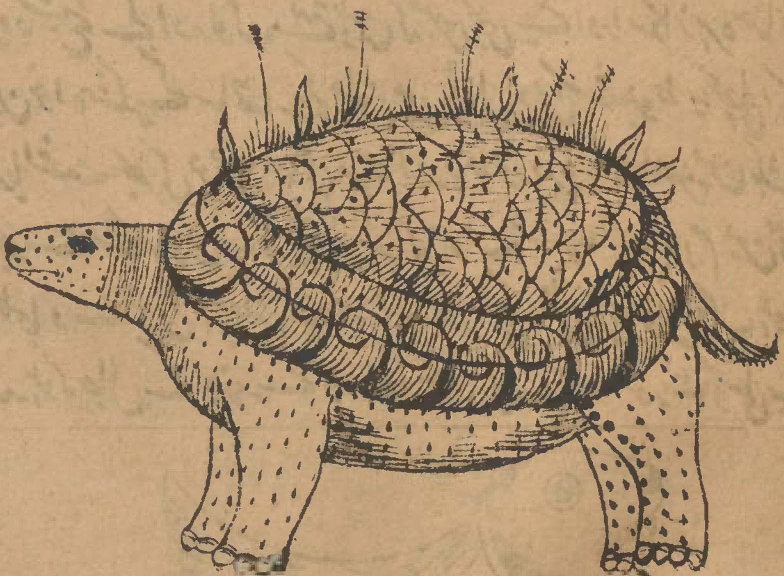

سمارسیس۔ یہ ایک قسم کی مشہور مچھلی ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ اسکا سر سوزندہ ہوتا ہے

اور اسکے گوشت سے رلیشہ بکثرت پیدا ہوتے ہین اور جراحتہاے روا ور گوش کو نافع ہی
اور روانہ (مثل مسّہ) کو دور کرتا ہی اور داد ہر قسم کا اس سے دفع ہو جاتا ہی سمک نہری
مچھلی کی قسم سے ہی اور بکثرت ہوتی ہی غرضکہ اسکے اقسام بکثرت ہین اور بعض چھوٹی ہوتی ہین یا
اور بعض بڑی اسقدر طویل ہوتی ہین جسکے اول و آخر کا پتا نہین لگتا بعض تاجرون کی زبانی
یہ حکایت سنی گئی ہے کہ ہمارے جہاز کو ایک مچھلی نے آگے کو نہ بڑھنے دیا اور چار روز تک
ہمنے یہ انتظار کیا کہ جب نکل جاے تو ہم آگے کو بڑھین بعد اسقدر عرصہ کے دُم مچھلی کی معلوم
ہوئی اور بعض ایسی چھوٹی ہوتی ہین کہ جنکا دیکھنا دشوار ہی جو مچھلی کہ دریاے شیرین مین رہتی
ہی اسکا گوشت لطیف اور خوش مزہ ہوتا ہی جن لوگون نے اس مچھلی کو باہم مجامعت کرتے
دیکھا ہے انکا بیان ہی کہ جسوقت نر مادہ سے قربت کرنا چاہتا ہی تو اپنی دم کو علم کرتا ہی تاکہ ذکر
ظاہر ہو جاے اور مادہ بھی اپنی دم اُٹھا کر فرج کو نمودار کرتی ہے پس اُسوقت نر و مادہ باہم
وصل ہو جاتے ہین جب انڈہ دینے کا وقت آتا ہی اسوقت میدان مین آکر گڑھا تیار کرتی ہے
اور اسمین انڈہ رکھکر خس پوش کرتی ہی اور اُس گڑھے مین بقدرت خدا وہ انڈے مچھلی
ہو جاتے ہین سبحان اللہ بلینا س نے لکھا ہی کہ جسوقت تازہ مچھلی کی بو بیہوش کے دماغ مین
پہونچے وہ اُسی وقت ہوشیار ہو جاتا ہی شیخ الرئیس ابو علی بن سینا نے لکھا ہی کہ دھلکا
کے حق مین مچھلی کا گوشت مفید ہی اور شہد کے ہمراہ اُسکا استعمال کرنا آنکھون کی روشنی
زیادہ کرتا ہی علاوہ شیخ کے اور لوگ کہتے ہین کہ مہی بھی ہے اور اسکا زہرہ خناق کو مفید ہی
خواہ نوش کرین خواہ شکر کے ساتھ اسکے حلق مین ڈال دین شبوط یہ مچھلی ایک گز سے
کچھ طویل ہی اور بالشت بھر کی چوڑی ہوتی ہے اور یہ جانور دریاے بصرہ مین بکثرت ہی جاحظ
نے لکھا ہی کہ مجھ سے شکاریون نے یہ بیان کیا کہ جسوقت شبوط مچھلی دام مین آتی ہے تو
چاہتی ہے کہ نکلجاوے پس اُچھلتی ہے اور جست اُسکی دس گز اونچائی تک ہوتی ہی پس
اتنی بلند ہو کر جال کے پھندے کاٹ کر نکلجاتی ہے۔ صورت اُسکی یہ ہی

شُشغلین یہ ایک دریائی جانور ہے اور اسی نام سے مشہور ہے اُسکی دم مین ڈنک ہوتا ہے منقلب برخلاف دیگر جانوروں کے یعنے جس جگہ دم ہوتی ہے اُسکے برخلاف اُسکی دم مین اسکا پوست اور دندان کو سفید ہی اور یہ نسخہ تجربہ مین آچکا ہی صورت یہ ہی

صلبر یہ مچھلی چھوٹی ہوتی ہے اور اسکا غرغرہ عارضہ قلاع یعنے مُنہہ آنے کو فائدہ عظیم بخشتا ہی۔ صورت یہ ہی۔

ضفدع۔ یعنے مینڈھک یہ جانور برّی اور بحری بھی ہوتا ہی اسکی دونون آنکھین نہایت بزرگی مین پیدا رہین اور اسکی قوت سماعت گوش اور بینائی چشم نہایت حدت رکھتی ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ لاتقتلوا الضفدع فان نقیقھن تسبیح یعنے اس جانور کو قتل نہ کرو اسکا بق بق حق تعالے کی تسبیح ہی وملن شئ الا یسبح بحمدہ اور کوئی موجودات مین سے نہین ہی مگر یہ کہ وہ تسبیح خدا کرتا ہی اس جانور کی ابتدائی حالت یون لکھی ہے کہ اول ایک مہینہ تک دریا مین آنت سا معلوم ہوتا ہی اور اسمین کالے کالے دانے نظر آتے ہین اور بعد چند روز کے ہاتھ پیر نکلتے ہین جاحظ نے لکھا ہی کہ اس جانور کی تولید بیشمار ہوتی ہی اور اس جانور کو برسات کی رغبت رہا کرتی ہے اور ایسے مقام مین بھی پیدا ہوتا ہی کہ جہان دریا و چشمہ و ندی کچھ نہین ہوتا ہی بلکہ ایک لق و دق بیابان ہوتا ہے۔ شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ جس سال اتفاقاً اس جانور کی کثرت ہوتی ہی تو اس سال وبا کی شدت ہوتی ہے بعض نے لکھا ہی کہ یہ جانور اکثر رات کے وقت بق بق شروع کرتا ہی و جسوقت آگ نظر آتی ہے خاموش ہو جاتا ہی لکھا ہی کہ یہ جانور شراب مین گر کر مردہ ہو جاتا ہی

اور جب پانی مین آتا ہی تو از سرِ نو زندہ ہو جاتا ہی جاحظ لکھتا ہی کہ یہ جانور آواز نہین کر سکتا الّا
اُسوقت کہ اُسکے منھ مین پانی ہووے اور یہی وجہ ہے کہ پانی سے باہر اُسکی آواز نہین سنائی دیتی
اگر اسکا شکم چاک کر کے سانپ کے زخم پر لگاوین سودمند ہوتا ہے۔ شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ
بڑی مینڈھک سبز رنگ ہوتے ہین اور وہ سمِ قاتل ہوتا ہی۔ جو شخص کھاوے ہلاک
ہو جاوے اور اگر اسکو دریا سے نکلتے ہی مسون پر رکھین تو دو تین مرتبہ مین مسہ دور کر دے
اور پھر دوبارہ اُس مقام پر مستہ نہ نکلے و بتوڑی کو بھی نافع ہی جاحظ نے لکھا ہی کہ ضفدع کو شیر
خورش کرتا ہی حکیم بلیناس نے کتاب خواص مین لکھا ہی کہ اُبلتی ہوئی دیگ پر اگر اس جانور کو
رکھ دین سارا جوش و خروش موقوف ہو جاوے اور صاحب تپ ربع کے گلے مین اس جانور کا
لٹکانا نہایت مفید ہی مصنف عجائب المخلوقات نے اسکی خاصیت عجیبہ کی ذیل مین لکھا ہی کہ
اُسنے سُنا ہی کہ موصل کے حاکم نے اپنے باغ مین ایک مکان بنوایا اور اُس کوشک کے پاس
ایک حوض بھی تھا جسمین ضفدع بکثرت رہتے تھے اور رات کے وقت بق بق کرنا اُنکا اس حاکم
کو نہایت بے چین کرتا تھا ہر چند حاکم مذکور نے اہل مجلس کو انکی مدافعت کا حکم دیا مگر کسی کی
تدبیر پیش رفت نہوئی تا آنکہ ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا کہ ایک طشت لیکر حوض کے اوپر
منقلب طور پر گردش دیوین پس اس حرکت کے ہوتے ہی اُنکا بق بق بند ہو گیا اس جانور
کے خواص مین حکیم بلیناس نے تحریر کیا ہی کہ اگر اسکی زبان آٹے مین ملا کر روٹی پکا کر ایسے آدمی
کو کھلاوین جسپر چوری کا گمان ہو تو وہ شخص فوراً اقرار کر دیگا اور حالت خواب مین اگر عورت کے
سینہ پر رکھین تو جو حرکت اسنے بیداری مین کی ہوگی فوراً کہدیگی اگر اُسکی زبان کو نیشکر کے چھلکون
مین دیکھکر جلاوین اور پھر اُس خاکستر کو جس عضو پر لگاوین بال نہ نکلینگے اور اسکا خون لگانا بھی
یہی خاصیت رکھتا ہی۔ بلیناس لکھتا ہی کہ جو شخص اُسکا خون اپنے چہرہ پر ملیگا اُسکا چہرہ تیرہ رنگ

ہو جائیگا اور اُسکی چربی بن دندان پر
لگانے سے دانت گر جاتے ہین اور
جو شخص اُسکا خون اپنے اطراف بدن
پر ملے اُسکو جاڑا اثر نہ کریگا اور اسکا
دل اور پتہ دونون زہر قاتل ہین۔
صورت اُسکی یہ ہی۔

علق ہندی مین اسکو جونک کہتے ہین یہ جانور سیاہ رنگ ایک انگشت کے برابر پانی مین پیدا ہوتا ہی حکما اکثر استعمال اسکا امراض مین کیا کرتے ہین جب چاہتے ہین کہ خون کسی عضو ماؤف کا نکالین تو اُسکو وہان لگاتے ہین اور جب چاہتے ہین کہ اس جانور کو موضع مخصوص سے چھوڑا لین تو قدرے نمک کا پانی چھڑک دیتے ہین فوراً اس عضو کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جاتا ہی کبھی ایسا ہو جاتا ہی کہ جو جونک بہت چھوٹی ہوتی ہے تو جو شخص دریا مین پانی پیتا ہی اسکے حلق مین چلی جاتی ہے۔ شیشہ گر لوگ جب شیشہ بناتے ہین تو شیشہ کو بھٹی مین ڈالکر دھوان دیتے ہین تاکہ سختی پکڑ جائے اگر اُس حالت مین کوئی جونک اُس بھٹی مین گر جائے تو فوراً سب شیشہ شکست ہو جائین اور اسیطرح اگر تنور مین کوئی جونک گر پڑے تو سب روٹیان تنور سے چھوٹ کر آگ مین گر پڑین جسوقت کہ یہ جانور کسی کی حلق مین چسپان ہو جاوے تو علاج یہ ہی کہ لومڑی کے بال جلاکر اسکا دھوان اسکے حلق مین پہونچا دین فوراً جونک چھوٹ جائیگی اگر اس جانور کی دھونی مکان مین کرین تو مکھی مچھڑ وغیرہ دفع ہو جاوینگے اگر علق کو شیشہ مین بند کر دین جب وہ مر جاوے تو اُسکو پیسکر خاک اسکی جس عضو پر بعد وہان کے بال اُکھاڑنے کے لگا وین تو پھر اس مقام پر ہرگز بال نہ نکلینگے۔

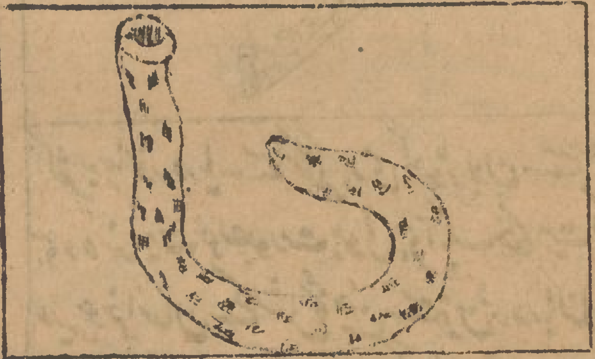

صورت اُسکی یہ ہے۔

عطا۔ یہ جانور صدفی ہی اکثر ہندوستان مین بستہ پانی مین پایا جاتا ہی خصوص وہان جہان کنار دریا اُگا کرتا ہی اور نیز دریاے نیل مین بھی پیدا ہوتا ہی اور یہ جانور بہت عجیب ہی اور اسکا بطور صدف کے گھر بنا ہوتا ہی اور نہایت نازک ہی اور اسکے سر اور دُم اور دو آنکھین اور منھ ہین جسوقت یہ جانور اپنے گھر مین جاتا ہی تو انسان سمجھتا ہے کہ گویا صدف ہی اور جسوقت کہ گھر سے باہر نکلتا ہی نظر آتا ہی اور اپنے مکان کو اپنے ہمراہ کھینچتا ہی کہ اسکی بو معطر ہوتی ہے اگر اس جانور کی دھونی دیوین تو مصروع کو مفید ہی اور اس جانور کو جلاکر اسکی خاکستر کا منجن لگانا دانتون کو جلا دیتا ہی اگر عضو سوختہ آتش پر طلا کرین تو بھی نافع ہے۔ صورت یہ ہی۔

فرس آبی کہتے ہیں کہ یہ جانور مانند اسپ بری کے ہوتا ہی اسکی دُم لمبی ہوتی ہی اور خوش طبع
ہوتا ہی اور سُم اُسکے شگافتہ ہوتے ہیں اور خرگوش کی نسبت زیادہ تر درندہ ہوتا ہے
جاحظ نے کہا ہی کہ یہ گھوڑا دریاے نیل میں پایا جاتا ہی اسکی خورش نہنگ ہی صورت اُسکی یہ ہی

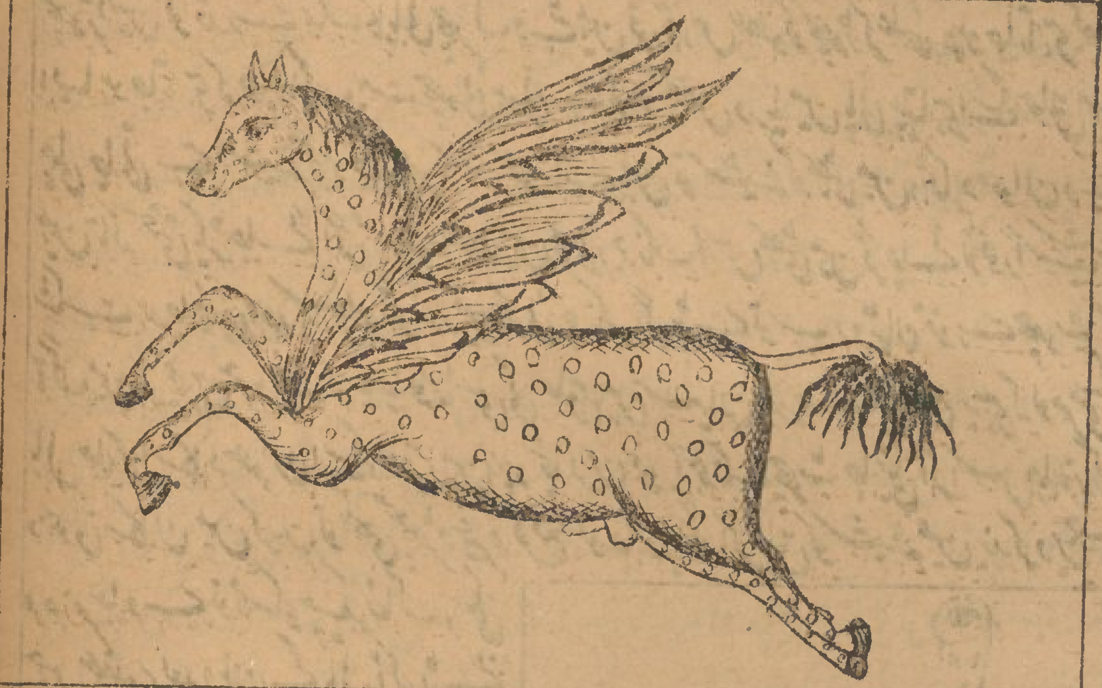

اکثر یہ جانور دریا سے نکلکر بری گھوڑیوں سے جفتی کہاتا ہی اسکی مجامعت سے جو نسل پیدا ہوتی
ہی وہ نہایت خوبصورت ہوتی ہی ایک حکایت لکھی ہے کہ شیخ ابو القاسم معروف بہ گرگانی رحمۃ اللہ
علیہ جو خراسان کے مشائخ میں سے ہیں وہ دریا کنارے اُترے اُنکے ہمراہ ایک مادیان لطیف
تھی پس دریا سے ایک ادہم گھوڑا برآمد ہوا جسکے بدن پر مانند درہم کے سفید نقطے تھے پس
اُسکی مقاربت سے وہ مادیان حاملہ ہوکر ایک بچہ جنی وہ نہایت خوبصورت پیدا ہوا شیخ کو طمع
آئی کہ پھر اور بچہ حاصل کرے غرض کہ مراجعت کے وقت پھر وہاں آئے اور مادیان ہمراہ لائے
اور وہ بچہ بھی ہمراہ لائے پس دریائی گھوڑا نکلا اور اُس بچہ کو تھوڑی دیر سونگھا اور آپ دریا
میں چلا گیا اور وہ بچہ بھی اسکے ساتھ دریا میں چلا گیا آخر انھوں نے یہ ترکیب کی کہ گھوڑیاں ہر سال
لاتے تھے اور بچہ نہ لاتے تھے اور وہ گھوڑیاں اُس سے گابھن ہوتی تھیں پس ہر سال انھوں نے
یہ التزام کیا کہ کرہ یعنی گھوڑے کے بچے حاصل کرنے کو آتے اور اسی سبب سے انکو ابو القاسم
گرگانی کہتے ہیں عمرو بن سعد نے لکھا ہی کہ دریائی گھوڑا مصر کے دریاے نیل میں ظاہر ہوتا ہی
اور اُس ملک والے دریاے مذکور کے چڑھاؤ سے سمجھ جاتے ہیں کہ وہ گھوڑا اب آپہونچا

اس گھوڑے کے خواص مین لکھا ہو کہ جس شخص کے درد شکم ہو اگر اس گھوڑے کے دانت اسپر باندھ دین تو درد فوراً زائل ہو جاے چنانچہ ایک جماعت سواران مصری کہ آب و غذاے کثیف کھاتے ہین اور جب درد شکم ہوتا ہی تو اُسکا دانت باندھ لیتے ہین اور اچھے ہو جاتے ہین اُسکے اُستخوان جلا کر اور چربی مین ملا کر مرہم بنا کر مرض سرطان مین لگانا مفید ہے اُسکے خصیہ کو سحق کر کے نوش کرنا واسطے دفع زہر کژدم اور مار وغیرہ کے نہایت مفید ہی اگر اسکی کھال کو کسی قریہ مین مدفون کرین تو اس قریہ پر کوئی آفت نہ آویگی اور نیز اسکا پوست ورم پر باندھنا مفید ہی

قاطوس یہ ایک بڑی مچھلی ہے جو جہاز کو شکست کر دیتی ہے اکثر جہاز والے حیض کے کپڑے لیکر کشتی پر آویزان کرتے ہین اور اس ٹوٹکہ سے وہ مچھلی جہاز کی طرف رُخ نہین کرتی ہے۔ صورت اُسکی یہ ہی

قسطا۔ یہ مچھلی اتنی بڑی ہے کہ اسکے استخوان کا پُل بناتے ہین جسپر ہو کر عوام الناس گذر کر سکتے ہین اسکی چربی عارضہ برص پر لگانا نہایت مفید ہی صورت اسکی یہ ہی

قندر۔ یہ ایک بری و بحری جانور ہی جو شہر الشو کی بڑی بڑی ندیون مین رہا کرتا ہی اس جانور کے گھر کے دو دروازے ہوتے ہین ایک خشکی کیطرف اور ایک دریا کی طرف اور اسکا مکان کئی درجہ کا ہوتا ہی ایک درجہ اپنے واسطے تیار کرتا ہی نہایت صاف و مصفا اور دوسرا درجہ نیچے کیطرف اپنی بی بی کے لیے اور گھر کے اُترطرف اپنے بچون کے لیے ایک مکان بناتا ہی اور سبکے نیچے

اسکے خادموں کا مکان ہوتا ہی جسوقت کوئی دشمن آجاوے فوراً بری دروازہ سے نکل جاتا ہی
یا دریائی سے جیسا کہ موقع ہو اچھلی اور بیر کی لکڑی اسکی خورش ہی اور اسکے خادم لکڑی بیر کی
اسکے واسطے لاتے ہین سوداگر لوگ اس جانور کا اور اسکے خادم کا پوست خوب پہچانتے
ہین کیونکہ جو جانور اسکے خادم ہوتے ہین انکے کندھے چھلے ہوے بلا بالون کے ہوتے
ہین بوجہ کھینچنے لکڑی کے اور اسی پہچان سے سوداگر لوگ پہچان جاتے ہین اور مخدوم کا
پوست نہایت عمدہ ہوتا ہی اسکے خصیہ کو جند بید ستر کہتے ہین اور یہ واسطے عار ضہ ام الصبیان
اور صرع کے نہایت مفید ہی اور نیز فالج اور لقوہ اور فراموشی وغیرہ عوارض کو نافع ہے
اور ترکیب اسکے کھانے کی یہ ہی کہ ایک رتی بھر جند بیدستر کو جلاب مین گھول کر دیتے ہین
شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ جند بیدستر بہت سی بیماریون کو مفید ہے مثل زخمہاے ہر قسم
اور رعشہ اور تشنج اور فالج و نسیان و جملہ عوارض باردہ کے اسکی خاصیت مین یہ بھی لکھا ہی
کہ بچہ کو بچہ دان سے باہر لاتا ہے اور ہوام کے کاٹنے کو بھی نہایت سودمند ہی صورت یہ ہی

قنفذ المار یعنے خار پشت آبی - یہ جانور عجیب ہیئت کا ہوتا ہی اوپر کا دھڑ یعنے سر اور کندھا
اور دونون ہاتھ اور شکم مانند خار پشت جنگلی کے ہوتے ہین اور نیچے کا دھڑ مانند مچھلی کے
اور گوشت اسکا نہایت لذیذ ہوتا ہی اس جانور مین بڑے بڑے فائدے ہین مخصوص
بول کو جاری کرنا اور ریگ مثانہ کی مدافعت مین اکسیر ہے اسکا پوست کری کو یعنے بہرہ پن کو زائل
کرتا ہی اگر اسکے پوست سے طبل تیار کرین اور اسکو بجاوین اسکی آواز سے جتنے گزندہ ہین بھاگ جاوینگے

کہتے ہین کہ یہ خار پشت جسامت مین مانند گاؤ کے ہوتا ہی اور رنگ سیاہ اور اسکے بدن مین بال نہین ہوتے ہین اور اطراف کرمان مین پیدا ہوتا ہے مجوسی اسکو کھاتے ہین صورت اُسکی یہ ہی۔

قوقی ایک قسم کی مچھلی ہے اسکے سر پر ایک شاخ ہوتی ہی جسکے ذریعہ سے یہ جانور اپنے اعدا کو دفع کرتا ہی کہتے ہین کہ جسوقت یہ مچھلی گرسنہ ہوتی ہی اور کوئی شکار خرد اسکو نہین ملتا ہی اُسوقت یہ اپنے تئین کسی بڑی مچھلی کے سامنے لیجاتی ہی اور جب وہ اسکو نگل لیتی ہی اُسوقت اُسکے شکم کو اپنے خار سے پھاڑ ڈالتی ہی اور اُسکو کھاتی ہی اور اگر کوئی جانور اسپر حملہ کرے تو یہ مچھلی اپنے سر کی شاخ سے دفع کرتی ہی اور اسی شاخ سے جہاز مین سوراخ کرکے اہل جہاز کو کھا لیتی ہے اور ملاح لوگ اسکے پوست کے کپڑے بناکر پہنتے ہین اسواسطے کہ اسکا خار اسکے پوست پر اثر نہین کرتا ہی صورت یہ ہی

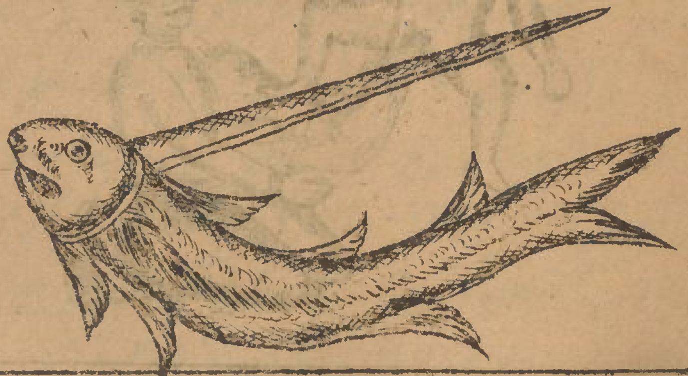

کلب آبی یہ چھوٹا جانور ہی اور مشہور ہے اسکے پیر بہ نسبت ہاتھ کے طویل اور دراز ہین لکھا ہی کہ یہ جانور اپنے بدن کو اسقدر مٹی مین ملاتا ہی تاکہ تمساح (گھڑیال) یہ خیال کرے کہ مٹی کا ڈھیلہ ہی جب تمساح اس خیال سے اسکو کھا لیتا ہی تو اُسوقت یہ اسکے پیٹ مین جاکر اُسکے دل و جگر کو خوب

گھڑیال

کرتا ہی اور پھر شکم چاک کر کے باہر نکلتا ہی بعض کے نزدیک جند بید ستر اسی جانور کا خایہ ہی اور
اُنکے آپس مین محبت بڑی ہی یہان تک کہ اگر ایک بھی جال مین پھنستا ہی تو گروہ کا گروہ جمع
ہو جاتا ہی پس اگر مادہ گرفتار ہو جاتی ہی تو اُسکا نر دوسری مادہ سے جوڑا نہین کھاتا ہی اور
اگر نر گرفتار ہو جاتا ہی تو اُسکی مادہ دوسرے نر سے جوڑا نہین کھاتی ہی کہتے ہین کہ جسوقت نر
صیاد کے جال مین پھنسا اور اُسکو تحقیق معلوم ہو گیا کہ اسکی رہائی نہین ہو سکتی تو اپنے خصیے
کو دانتون سے کاٹ کر صیاد کے روبرو پھینک دیتا ہی مگر مادہ بوجہ پوست کے کوئی تدبیر
اپنی رہائی کی نہین کر سکتی ہی کیونکہ اسکا پوست نہایت مفید و عمدہ ہوتا ہی اور نر کا خایہ
جند بید ستر ہونے کی وجہ سے نہایت عزیز ہی جسوقت کہ ایک مرتبہ خصیہ نکالا گیا اور وہی سگ
دوبارہ پھر جال مین آیا تو وہ حیوان اپنے پانون اُٹھا کر دکھاتا ہی کہ میرے خصیے نکل گئے ہین
اور صیاد اسکو رہا کر دیتے ہین اسکی خورش ماہی اور سرطان ہی خاصیت اسکی یہ ہی کہ اسکا
دماغ کھانا تاریکی چشم کو نہایت مفید ہی - شیخ الرئیس نے فرمایا ہی کہ اگر کوئی اسکا پتہ بقدر ایک
دانۂ موٹھ کے خورش کرے تو ایک ہفتہ مین مرجاتا ہی اسکا خایہ واسطے دفع زہر مار وگزدم
وریح الصبیان وغیرہ کے سودمند و مجرب ہی اگر اسکے پوست کو کسی قسم کے پوست مین ملا کر
دوخت کرین اور اُسکا پیراہن نقرس والے کو پنہا دین نہایت مفید ہی - صورت اُسکی یہ ہی

کوسج - یہ مچھلی بصرہ کے قرب و جوار مین ہوتی ہے مانند انسان کے اسکے بھی دانت
ہوتے ہین اور حیوانات کو پارہ پارہ کر ڈالتی ہے اگر اس مچھلی کو بوقت شب شکار کرین
تو اسکی چربی بکثرت نکلیگی اور اگر دن مین گرفتار ہوئی تو کچھ بھی ظاہر نہ ہوگی -

صورت کوسج کی یہ ہے -

## نظر پانچوین بیان کرۂ زمین مین

زمین ایک جسم بسیط ہی اسکی طبیعت سرد وخشک اور اسفل کی طرف مائل ہی اسکی شکل مانند کرہ کے ہی اور جسقدر پانی سے خارج ہی وہ محدب ہی بدین دلیل کہ حکمانے اعتبار کیا ہے ایک کسوف کو عالم مین اور وہ کسوف بلاد شرقیہ اور غربیہ مین مختلف وقتون پر پایا گیا ہے بلاد شرقیہ مین پہلے ہوا بلاد غربیہ مین بعد کو ہوا - اگر محدب ہوتی تو وقت کسوف کا مختلف نہوتا اور اگر بلاد شرقی مین آخر بہار ہوتی ہے تو بلاد غربی مین اول بہار ہوتی ہے پس اگر اسکا طلوع و غروب شہرہاے مغربی اور مشرقی مین ایک ہی وقت پر واقع ہوتا تو ہرگز اختلاف نہ پایا جاتا زمین بارد مخلوق ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہی کہ اگر بارد نہوتی تو سنگینی اور جبیدگی نہ رکھتی اور اگر یہ دونون صفات نہوتے تو کب ممکن تھا کہ حیوانات اسکی پشت پر ٹھہر سکتے اور اسکے شکم سے معدنیات پیدا ہوتے غرض کہ حکماکے نزدیک زمین کے تین طبق ہین جو مرکز سے نزدیک ہی وہ صرف زمین ہی - دوم مٹی پانی کی تری کے ساتھ ملی ہوئی - سوم کسیقدر کھلی ہوئی اور ٹکڑہ بخار کا اسکو محیط ہی اور وہی افلاک کا مرکز ہی اور درمیان افلاک کے استادہ بحکم خدا ہے اور ہوا اور پانی دونون محیط ہین اسکو ہر طرف سے اگر کوئی چاہے کہ دیکھے کہ زمین کس طرح درمیان مین استادہ ہی تو ایک شیشہ گول بنا وے اور کوئی شی اسمین رکھے اور ایک تاگہ مین باندھکر اسکو پھراوے تو وہ شی درمیان مین معلق رہیگی اور انسان جسجگہ زمین پر استادہ ہو اُسکا سر آسمان کے مقابل رہیگا اور زمین قدم کے نیچے رہیگی اور انسان آسمان کے نصفی کو دیکھتا ہے اور جب دوسرے مقام کو کوچ کر جاوے تو وہان جاکر اسکو دوسرا حصہ نظر آنے لگتا ہے ہر میل فرسنگ پر ایک درجہ کا فرق ہوگا پس دریاے محیط نے اکثر روے زمین کو احاطہ کر لیا ہے زمین

مکشوف بہت کم ہی جو کہ دریا سے دکھلائی دیتا ہے اور مثال اُسکی مانند ایک بیضہ کے ہی جو کہ پانی
مین پڑا ہو کہ پانی اسکے سب جانبون کو محیط ہوگا لیکن کسیقدر جو کہ محدب بیضہ کا ہی کھلا ہوگا زمین
جسقدر پانی سے بلند ہی وہ خشک ہی اور اسپر پہاڑ اور غار اور بڑے بڑے سوراخ اور خلیجین
یعنے نہرین ہین اور یہ سب پانی اور بخارات اور رطوبتون سے پُر ہین اور یہ سب رطوبتہاے
روغنی رکھتے ہین جسکی چربی سے جوہر ہاے معدنی لبستہ ہو جاتے ہین اور یہ بخارا اور رطوبت
ہمیشہ استحالہ اور تغیر مین رہتے ہین بعض وقت تو موجود اور بعض مرتبہ معدوم ہو جاتے ہین
باذن اللہ تعالے اور ظاہر زمین مین پہاڑ اور جنگل اور بلندی اور پستی اور ریگستان اور سبزہ
اور ندیان اور خلیجین وغیرہ بکثرت ہین جنمین سے اکثر ہمیشہ جاری اور بعض کبھی کبھی مسدود
ہو جاتی ہین اور ہوا اور ابر اور باران کسی وقت جدا نہین ہوتا ہان مواضع مختلف مین مثلاً
سرما کے موسم مین عراق اور فارس وغیرہما مین بارش ہوتی ہی اور گرما کے موسم مین ہندوستان
مین پس ثابت ہوا کہ ہرگز ابر کا فیض عالم سے منقطع نہین ہوتا کسی نہ کسی وقت ہر ایک طرف کو
طرفہاے مغرب و مشرق و شمال و جنوب سے پہونچتا ہی احوال عالم کے بیان مین اختلاف ہی
مانند رات دن اور گرمی اور سردی اور خزان اور بہار کے اور عالم مین بہت سے شہر مختلف الوضع
والطبع اور معادن اور حیوانات اور نباتات ہین کہ یہ ہمیشہ کون و فساد مین ہین کہ کبھی ہست
ہو جاتے ہین اور کبھی نیست اور زمین مین کوئی موضع ایسا نہین ہے کہ جہان یہ سب چیزین
نہون البتہ اختلاف صورت اور مزاج اور جنس اور نوع مین ضرور ہوتا ہے اور اسکی تفصیل
بغیر خدا کے کوئی نہین جانتا ہے چنانچہ حق تعالے خود فرماتا ہی وما تسقط من ورقة ۲ الا یعلمها
ولا حبة فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس ۲ الا فی کتاب مبین واللہ الموفق للصواب یعنے
کوئی پتا اور دانہ یہان تک کہ اگر ظلمات ارض مین بھی ہو اور کوئی خشک و تر ایسا نہین ہے
جسکا بیان لوح محفوظ مین نہ ہو۔

فصل اختلاف راے حکما و علما کے بیان مین۔ زمین کی صورت اور اسکی وضع
کے بارہ مین بڑا اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ یہ چہار جہت سے مسطح ہی بعضے سپر کی شکل پر کہتے ہین
بعضے نیم کرہ کی شکل پر کہتے ہین مگر جسپر اکثر کا اعتماد ہی وہ یہ ہی کہ زمین کی شکل گنبد کے مانند دور ہے
اور افلاک کے اندر رکھی ہے جس طور سے کہ بیضہ کے اندر زردی ہوتی ہی اور افلاک اسکو محیط
ہین سب طرف سے بقدر برابر زمین کا دور ہر طرف برابر ہی یعنے فوق و تحت و شمال و جنوب و مغرب

و مشرق میں اور فیثاغورس اور اسکے ہمراہی لکھتے ہیں کہ زمین متحرک ہی ہمیشہ استدارت پر اور جو حرکت
کہ مشاہدہ ہوتی ہی وہ حرکت زمین کی ہے نہ فلک کی لیکن یہ راے باطل ہی اسوجہ سے کہ اگر
ایک کبوتر کو چھوڑا جاوے جسطرف کو کہ زمین کی حرکت ہی تو چاہیے یہ ہی کہ وہ مقصد پر نہ پہونچے
اسلیے کہ سیر زمین کی کبوتر کی سیر سے زیادہ ہوگی حالانکہ اسکے خلاف ہی- ہشام بن حکم متکلم کا
اعتقاد ہی کہ زمین ایک جسم ہی اور اسکی شان سے بلند ہونا ہی لیکن ہوا مانع ہی نیچے جانے کو
اور اسوجہ سے تعمد کی محتاج نہیں ہی کیونکہ خواہش انحدار کی نہیں کرتی ہی بلکہ ارتفاع کی طالب ہی
تعمد سے یہ مراد ہی کہ عمود اور ستون کی محتاج نہیں ہی کہ اس سے قائم ہو بلکہ بلند ہونے کی
آرزو رکھتی ہے ابو الہذیل لکھتا ہی کہ حق تعالی نے اپنی حکمت ازلی سے زمین کو بے ستون
اور بے کسی علاقہ کے برپا کیا ہی اور دیمقراطیس معتقد ہی کہ زمین ہوا پر قائم ہی اور ہوا بھری ہوئی
ہی اُسکے تحت میں اور کوئی نکلنے کا مخرج نہیں پاتی ہی اس سبب سے مضطرب ہوکر آخر ساکن
اور مستقل ہو گئی اور یہی راے ہشام بن حکم متکلم کی راے سے اتفاق کرتی ہی اور بعض حکما کا
مذہب ہی کہ زمین استادہ ہے درمیانہ فلک کے ایک مقدار پر اور فلک ہر طرف سے اسکا
جاذب کیے ہوے ہی پس اسیوجہ سے کسی ایک جانب کو مائل نہیں ہی کیونکہ قوت جذب کی برابر
ہی مانند سنگ مقناطیس کے جو لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہی اور فلک بمقتضاے اپنی طبیعت
کے زمین کو ہر طرف سے کشش و جذب کرتا ہی بعض حکما کہتے ہین کہ زمین فلک کے درمیان میں
استادہ ہی اور زمین کی استادگی کا سبب دور فلک کی شتابی ہی اور دفع کرنا آسمان کا زمین
کو ہر طرف سے تاکہ زمین میانہ پر قائم رہے جیساکہ دیکھنے میں آتا ہی کہ اگر قدرے خاک کسی
شیشہ گول میں رکھکر ایک تاگہ میں باندھ کر اسکو ہلا دیں تو قوت حرکت کے سبب سے وہ خاک
وسط شیشہ میں قائم ہو جائیگی محمد خوارزمی نے لکھا ہی کہ زمین درمیان آسمان کے ہی اور وسط
سفل میں ہے اور زمین مدور اور گردہی مانند گولے کے اور دندانہ رکھتی ہے نیچی اونچی ہی کہیں
پہاڑ ہیں کہیں گڈھے اور پہاڑوں کی اونچائی اور گڈھوں کی گہرائی زمین کی گولائی کے منافی نہیں
اسلیے کہ بلندی پہاڑ کی اگرچہ کتنی ہی ہو لیکن بہ نسبت بڑائی کرہ زمین کے کوئی چیز نہیں ہی کیونکہ اگر
ایک کرہ فرض کیا جاوے کہ جسکا قطر ایک گز ہو اور اُس کرہ پر نیچا اونچا مثل جوار کے ہو تو یہ پستی
و بلندی مانع اسکی کرویت کے نہوگی- اگر زمین پر یہ بلندی و پستی نہوتی تو پانی زمین کو سب طرف
سے محیط ہو جاتا اور کچھ زمین پانی سے باہر نہوتی پس حکمت الٰہی جو کہ نباتات و حیوانات و معدنیات

کے پیدا کرنے مین ہے وہ بالکل باطل ہو جاتی فسبحان من لا یعلم اسرار حکمتہ الا ھو یعنی وہ خدا پاک ہی کہ جسکے اسرار حکمت کو سوائے اُسکے دوسرا نہین جانتا ہی اور وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ زمین اپنے پہلو بہ پہلو غلطک کھاتی تھی اور حرکت کرتی تھی اور کشتی کے مانند آمد و رفت کرتی تھی پس اسکے ثبات کے واسطے پیدا کیا حق تعالی نے ایک ملک کو نہایت بزرگی اور قوت مین اور حکم دیا کہ اسکے نیچے آوے اور رکھے زمین کو اپنے دونون کندھے پر پس اُس فرشتے نے باہر نکالا ایک ہاتھ مشرق سے اور ایک ہاتھ مغرب سے اور اطراف زمین کی حفاظت کی بعد ازان اُس فرشتے کو قرار نہ تھا کیونکہ اُسکے قدم قائم نہ تھے کسی چیز پر پس حق تعالی نے ایک سنگ پتھر یاقوت سبز سے پیدا کیا اور اُس پتھر کے درمیان مین سات ہزار سوراخ کیے اور ہر سوراخ مین ایک دریا پیدا کیا کہ صفت اسکی نہین جانتا کوئی سوائے حق تعالی کے پس حکم دیا اُس سنگ یاقوت سبز کو کہ اس فرشتہ کے دونون قدم کے نیچے جاوے پس اُسنے بموجب حکم کے بجائے مامور قیام کیا بعد ازان اُس پتھر کو بھی قیام نہ تھا پس اللہ تعالی نے ایک مادہ گاو پیدا فرمائی جسکے چالیس ہزار آنکھ اور چالیس ہزار کان اور چالیس ہزار ناک اور چالیس ہزار مُنھ اور چالیس ہزار زبان اور چالیس ہزار ہاتھ پیر ہین اور اُس مادہ گاؤ کے دونون ہاتھ اور دونون پیر کے مابین فاصلہ پانچ پانچ سو برس کی راہ کا واقع ہی پس حکم دیا حق جل جلالہ نے اُس گاؤ کو کہ اُس پتھر کے نیچے جاوے پس وہ گاو سنگ یاقوت کے نیچے حاضر ہوئی اور اُس سنگ کو اپنے سر پر اُٹھا لیا اور نام اُس گاو کا کُتوبان ہی پس اُس گاؤ کو بھی قرار نہ آیا پس پیدا کیا حق تعالی نے ایک مچھلی کو اسقدر عظیم کہ آنکھ کسی کی اسپر قائم نہو سکتی تھی بسبب عظمت اور بڑائی چشم اور بزرگی جسم اور ہیأت اُسکی کے اور یہانتک اُسکی کلانی ہی کہ اگر کل دریا اسکی ایک ناک مین چھوڑے جاوین تو ایسا معلوم ہو جیسا جنگل مین ایک رائی کا دانہ گر گیا پس اللہ تعالے نے اُس مچھلی کو حکم دیا کہ گاؤ کے نیچے جا کر ٹھہرے اور اُسکا نام حوت بھوت ہی بعد ازان اُس مچھلی کے نیچے پانی اور پانی کے نیچے ہوا کو قرار دیا اور اُسکے نیچے ظلمات یعنی تاریکی قرار دی بعد ازان کسی نے خلائق مین سے نہین جانا اور نجانیگا کہ اس ظلمات کے نیچے کیا ہی الا حق تعالی دانا ہے

**فصل** مقدار حجم زمین مین اور اسمین سے جو آباد اور جو غیر آباد ہی- ابو الریحان لکھتا ہے کہ قطر زمین کی درازی دو ہزار ایک سو ترسٹھ فرسخ ہی اور دور زمین کا چھ ہزار آٹھ فرسخ ہی پس اس قاعدہ پر اسکے سطح خارج کی مساحت چودہ ہزار سات سو چوالیس فرسخ طولاً اور چار ہزار دو

بیالیس اور پانچوان حصہ فرسخ کا اوپر عرضا ہی اور چہنا سین از روے دلائل ہندسک کہتے مین
کہ اگر وہماً فرض کیا جاوے کہ روے زمین کو کھودا جاوے یہان تک کہ دوسری طرف
پہونچ جاوے تو اگر زمین مو سنج پر نقب کیا جاوے تو چین کی زمین پر پہونچیگا اور اس بیان
پر ہندی دلیلین قائم کی ہین کہ اگر کوئی شخص گڈھا زمین مین کھودے تو البتہ نہایت پر پہنچکے
دوسرا سوراخ ہوگا۔ ایام اسلام مین مساحت زمین کی مامون خلیفہ کے عہد مین باعتبار انفاع
قطب معتدل النہار کے ہوئی تھی اس اعتبار سے ہر درجہ آسمان کا چھپن میل اور دو ثلث میل ہوا
اور بطلیموس حکیم نے چاہا تھا کہ بزرگی مقدار زمین کی اور آباد اور غیر آباد کو دریافت کرے پس
طلوع اور غروب آفتاب سے قرار دیا اور وہ ایک دن رات سے مراد ہی بعد ازان اسکو چوبیس سے
قسمت کیا اور ہر قسمت کو ساعت مقرر کیا اور اس ساعت مستوی کو پندرہ جزو پر قرار دیا پھر
پندرہ کو بارہ مین ضرب کیا تو تین سو ساٹھ جزو ہوے پس چاہا کہ اس بات کو بھی دریافت کرے
کہ ہر جزو اجزاے فلک کا زمین کے کتنے میل کے مقابل مین ہے پس اسکو کسوف آفتاب
سے دریافت کیا ہی کہ کس قدر دوری ہی درمیان ایک شہر کے دوسرے شہر سے بحساب میل
کے اور کس قدر ان دونون شہرون کے درمیان مین بعد ہی بحساب ساعت کے یعنی کتنی دیر مین
یہ سفر تمام ہوگا مثلاً ایک شہر سے دوسرے شہر کے پہونچنے مین ایک دن کی راہ ہوگی تو
بارہ ساعت ہونگی کہ بالکلیہ راستہ مین گذرینگی اور شرط یہ ہی کہ اس شخص نے سفر بھی کیا ہو
اور ساعت کو ساعت مستوی جانتا ہو نہ ساعت معوج کیونکہ ساعت مستوی پندرہ درجہ سے کم
و زیادہ نہین ہوتی ہے بخلاف ساعت معوج کے کہ اگر کسی روز ایام زمستان مین دس ساعت
مستوی جان سکے کہ اول آفتاب جدی مین ہی جو دو سو دس درجہ سے مراد ہی اور یہ نہایت
دن کی کمی ہے اور رات چودہ ساعت مستوی یہ بھی دو سو دس درجہ کی ہوئی لیکن ساعات
معوجہ وہ ہین کہ انھین ڈیڑھ سو کو ساڑھے بارہ درجہ پر رکھے اور اگر برعکس ہو یعنے دن چودہ
ساعت کا مانند اول آفتاب کے سرطان مین اور رات ڈیڑھ سو درجہ یعنی دس ساعت مستوی
ہو تو شب و روز دونون مستوی ہون پس ان دو سو دس درجون کو بارہ پر قسمت کرتے ہین اور
ہر ایک حصہ کو ساڑھے سترہ ساعت معوجہ کہتے ہین پس بطلیموس نے قسمت کیا ہی ساعات
زمین کو اجزاے ساعت پر پس دریافت کیا ہی کہ ہر ایک جزو فلکی کا پچھتر میل زمین کے برابر ہے
پس ضرب دی ہی پچھتر کو اجزاے بروج مین جو کہ تین سو ساٹھ ہین پس حاصل ضرب ستائیس ہزار میل

ہوئے پس معلوم کیا کہ یہ مقدار دائرہ زمین کی ہی بعد ازان اسکی آبادی اور ویرانی کا تخمینہ کیا
پس اول جزائر سعادات کو پایا مغرب مین اور آخر جزیرہ بلاد چین ہی اسواسطے کہ جب جزائر
سعادات پر طلوع آفتاب کا ہوتا ہی تو چین مین غروب ہو جاتا ہی یہ نصف حصۂ زمین کا ہوا اور
یہ تیرہ ہزار پانسو میل ہی یہ طویل آبادی کا ہوا- بعدہ معمورہ کا عرض معلوم کیا تو اول اسکا
وہ جزیرے ہین یہ ہند اور حلبشہ کے درمیان ہین اسجگہ طول دن کا بیس ساعت ہی اور
آخر جزیرہ شمال وہ ہی کہ جس جگہ طول دن کا چار ساعت ہی اور اول اور آخر زمین آباد کے
ساٹھ جزیرہ ہین پس اسکے حصہ مین چار ہزار پانسو میل آئے وہ چھٹا حصہ ہی دائرہ زمین کا
اور جب سدس کو نصف مین ضرب کیا تو بارھوان حصہ حاصل ہوا پس اسقدر زمین آباد ہے

**فصل ربع ہائے زمین کے بیان مین** - ابو الریحان خوارزمی نے لکھا ہی کہ جب
دائرہ معدل النہار کو ہم فرض کرین کہ کرۂ زمین کو قطع کرے تو زمین کے دو ٹکڑے برابر ہونگے
ایک نصف کو جنوب اور دوسرے کو شمال کہتے ہین اور مرکز دائرہ معدل النہار کا قطب شمالی
و جنوبی ہوگا اور اگر دائرہ معدل النہار یعنے خط استوا کو مرکز بنا کر دوسرا دائرہ فرض کرین جو
زمین کے دو ٹکڑے کرے اور معدل النہار سے تقاطع کرے تو کرۂ زمین کے چار ٹکڑے
ہونگے ہر ٹکڑہ کو ربع کہتے ہین دو ربع جنوبی جو پانی سے معمور ہین اور نصف شمالی سے
ایک ربع پانی سے معمور ہے دوسرا کھلا ہوا ہی اسکو ربع مسکون کہتے ہین اور اس ربع
مین پہاڑ و جنگل و دریا و جزیرے و نہرین و شہر و گانوت ہین اور یہ ربع قطب شمالی کے
نیچے ہے باوجود اسکے کہ اس ربع کا آخر جانب شمال مین بعض مسکون نہین ہے کیونکہ
وہان پر بسبب دور ہونے خط استوا کے سردی زیادہ ہی اور برف بکثرت گرتی ہے یہ جزیرہ آباد
اسجگہ سے ہی کہ جہان پر زیادہ بڑا رات دن سولہ گھنٹہ کا ہوتا ہی اور آخر آبادی اسجگہ تک ہی
کہ جہان پر زیادہ بڑا رات دن سولہ گھنٹہ کا ہوتا ہی- اور ربع جنوبی جو کھلا ہوا ہی شرقی حصہ اسکا
بلاد حلبشہ و زنگ ہی اور غربی کو ربع محترق کہتے ہین وہ غیر آباد ہے- وہان کوئی جاندار
نہین رہتا ہی-

**فصل اقالیم کے بیان مین** - واضح رہے کہ ربع مسکون کو سات پر تقسیم کیا ہی
اور ہر ایک قسم کو ایک اقلیم بنایا ہے ہر اقلیم ایک فرش دراز بچھایا گیا ہے مشرق سے
مغرب تک طول مشرق سے مغرب تک اور چوڑائی اسکی جنوب سے شمال تک ہی اور طول

و عرض ان اقالیم کے مختلف ہین

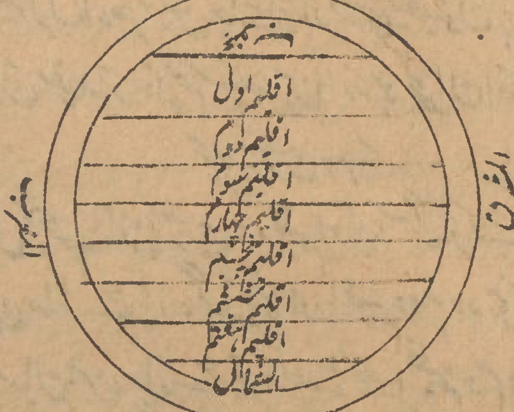


۱۷۴

پس سب سے طویل اور عریض اقلیم اول ہی اسکی درازی مشرق سے مغرب تک تین ہزار فرسخ ہی اور چوڑائی جنوب سے شمال تک ڈیڑھ سو فرسخ ہی اور سب سے چھوٹا اقلیم ہفتم ہے کیونکہ اسکا طول مشرق سے مغرب تک ڈیڑھ ہزار فرسخ اور چوڑائی جنوب سے شمال تک پچھتر ہزار فرسخ ہی اور باقی اقالیم جو اول اور ہفتم کے درمیان مین واقع ہین پس مختلف ہی طول و عرض انکا پس واضح رہے کہ یہ اقالیم جو مذکور ہوے اقسام طبیعی نہین ہین بلکہ یہ چند خطوط وہمی ہین جنھین بادشاہان عالیشان نے وضع کیا ہی اول وقت مین جب کہ انھون نے طواف کیا ہے ربع مسکون مین واسطے دریافت احوال طول و عرض زمین کے اور وہ بادشاہ یہ ہین فریدون اور اسکندر رومی اور اردشیر بابک فارسی لیکن احوال باقی زمین کا انھین بھی نہین معلوم ہوا اسواسطے کہ مانع تھے سیر سے اس زمین مین کوہستان بلند اور راہ دشوار گذار اور دریاہاے پرخطر اور متموج ہوا اور گرمی اور سردی کا اختلاف اور تاریکی بسیار اور اطراف شمالی مین بنات النعش کے نیچے سردی بدرجہ انتہا ہی اسوجہ سے کہ وہان چھ مہینے تک جاڑا رہا کرتا ہی اور یہ چھ مہینے برابر وہان آفتاب کی شکل نہین دکھلائی دیتی ہی پس تاریک ہوتی ہی ہوا نہایت سخت اور شدت سرما سے پانی بستہ رہتا ہی اور بسبب تاریکی اور سردی کے نباتات اور حیوانات تلف ہو جاتے ہین اور اس موضع کے برعکس کنارۂ جنوب سے سہیل کے نیچے چھ مہینے تک گرمی کا موسم رہتا ہی پس گرم ہوتی ہی ہوا مانند آگ کے پس جلاتی ہی نباتات اور حیوانات کو اور یہ چھ مہینے تمام دن رہتا ہی اور کوئی شب درمیان مین نہین ہوتی ہی پس ممکن نہین ہی وجود حیوانات اور نباتات اور سکون انسان کا ان دو طرفون مین لیکن ناحیہ مغرب پس مانع ہوتا ہے دریاے محیط لوگون کو داخل ہونے

جانے سے بسبب تلاطم امواج اور تاریکی اپنی کے اور ناحیۂ مشرقی کی جانب کوہستان سخت دشوار گذار حائل ہین جنکے سبب سے لوگ ادھر نہین جا سکتے اگر ایسی کیفیتون پر نظر غور کیجیے تو صاف ظاہر ہوتا ہی کہ گویا تمام مخلوق مقید ہی اقالیم سبعہ مین اور جو کچھ ان اقالیم سے باہر ہے علم البشر اسکو محیط نہین ہے

فصل اقلیمون کی پہچان مین - اقلیم اول اسجگہ ہی کہ جسکے اول مین بڑا دن سوا بارہ گھنٹہ کا ہوتا ہی اور درمیان مین ساڑھے بارہ گھنٹہ کا اور اقلیم دوم وہ ہی کہ جسکے اول مین بڑا دن سوا تیرہ گھنٹہ کا اور درمیان مین ساڑھے تیرہ گھنٹہ کا - اقلیم سوم وہ ہی کہ جہان بڑا دن پونے چودہ گھنٹہ کا اور درمیان مین چودہ گھنٹہ کا - اقلیم چہارم کے اول مین سوا چودہ گھنٹہ درمیان مین ساڑھے چودہ گھنٹہ - اقلیم پنجشم کے اول مین پونے پندرہ اور درمیان مین پندرہ گھنٹہ کا اقلیم ششم کے اول مین ساڑھے پندرہ درمیان مین پونے سولہ گھنٹہ کا - اقلیم ہفتم کے اول مین پونے سولہ گھنٹہ کا اور درمیان مین سولہ گھنٹہ ۷ منٹ کا اور آخر مین اسکے ساڑھے سولہ گھنٹہ کا بڑا دن ہوتا ہی بعد اسکے آبادی نہین ہی

فصل زلزلہ کے بیان مین - حکما معتقد ہین کہ جسوقت بخارات زمین کے نیچے جمع ہو جاتے ہین اور انمین سردی کسی طرح نہین پہونچ سکتی ہے تاکہ بسبب سردی کے وہ بخارات پانی ہو جاوین پس ہرگاہ کہ ان بخارات کا مادہ بکثرت ہو جاتا ہی یہان تک کہ انکا تحلیل ہونا دشوار ہوتا ہی اور زمین سخت ہوتی ہی بحدے کہ کوئی مسامات اور منفذ نہین ہوتا ہی تاکہ وہ بخارات سہولیت سے نکل جائین پس جسوقت وہ بخارات اوپر کو نکلنے کا ارادہ کرتے ہین اور راہ نہین پاتے ہین پس محبوس رہتے ہین اور انکی شدت سے جسم زمین مین لرزہ آجاتا ہی جیسے کہ بخار والے شخص کو بسبب رطوبہاے متعفنہ کے اسکے بدن مین کپ کپی پیدا ہوتی ہی فرق درمیان زمین و بدن انسان کے یہ ہی کہ بدن مین حرارت غریزی ہوتی ہی پس اسے بدن مین حرارت غریزی ان رطوبہاے متعفنہ مین شعلہ بھڑک اٹھتا ہی اور ان عفونات کو جلا کر تحلیل کرتا ہی اور انکو بخارات اور دھوان بنا دیتا ہی اور زمین مین حرارت نہین ہوتی پس جبتک کہ وہ بخارات باہر نہین نکلتے ہین لرزہ اور جنبش بدستور رہتی ہی اور اگر نکلنے کی جگہ یا کوئی سست جگہ پاتے ہین تو اسکو پھاڑ کر باہر آتے ہین اور زمین دھنس جاتی ہی اور یہ حال اسوقت ہوتا ہی جبکہ اسکے نیچے زمین مجوف ہوتی ہی پس جس وقت وہ زمین شق ہوئی تو اسکے اوپر جو کچھ ہو مثل شہر یا پہاڑ کے وہ بھی اسمین دھنس جاتے ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل پہاڑ کے مٹی ہوجانے اور مٹی کے پہاڑ ہوجانے مین۔ بیان کرتے ہین کہ جب پانی کے ساتھ سے اور مٹی مین لزوجت ہو اور حرارت آفتاب کی اسپر اثر کرے تو ایک عرصہ کے بعد سخت پتھر بنجاتا ہی جس طور پر کہ آگ خشت خام مین اثر کرتی ہی اور وہ خشت پختہ ہوجاتی ہی اور پختہ اینٹ بھی ایک قسم پتھر کی ہی پس پیدائش پتھر کی اسطور پر ہی اور پہاڑ کی بلندی کی نسبت کہتے ہین کہ یا تو یہ اس طور پر پیدا ہوتی ہے کہ زمین کے دھنس جانے سے بعض زمین پست ہوجاتی ہے اور بعض بلند اور یا اس طور پر کہ ہوا مٹی کو ایک مکان سے دوسرے مکان پر جمع کرتی ہے جس سے ٹیلے پیدا ہوتے ہین زان بعد تاثیر آفتاب سے پتھر بنجاتے ہین صاحب مجسطی کہتا ہی کہ چھتیس ہزار سال مین کواکب ایک دورہ تمام کرتے ہین اور جب شمال سے جنوب کو منتقل ہوتے ہین تو جو زمین آباد ہی وہ ویران اور ویران آباد ہوجاتی ہی اور جنگل دریا اور دریا جنگل ہوجاتے ہین اور پہاڑ نرم مٹی اور مٹی پہاڑ بن جاتی ہی اسواسطے کہ سمت کواکب اور جانے وقوع انکے شعاع کی ایک جانب سے دوسری جانب منتقل ہوجاتی ہی پہاڑ سختی گرمی سے سوختہ ہوجاتے ہین اور ٹوٹ کر ذرہ ذرہ ہوکر ریگ ہوجاتے ہین اور جب بارش اور ہوائین چلتی ہین تو سیلاب اس ریگ کو نہرون و دریاؤن مین لیجاتے ہین وہ ریگ دریاؤن مین پھیل جاتی ہے اور بعد زیادہ عرصہ کے وہ باہم ملتے ہین جب سیلاب کسی جگہ ہو کر گذرتا ہی تو بعد منقطع ہونے سیلاب کے بہت کیچڑ رہجاتا ہی جسکو سیلاب لایا تھا بعض اوقات پتھر کے اندر سے صدف اور ہڈی برآمد ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہی کہ وقت اختلاط پانی و مٹی کے وہ صدف اور ہڈی شامل ہوجاتا ہی اور بعضے پہاڑون کے پتھرون کو طبق بر طبق پاتے ہین اسکا سبب بھی یہی ہی کہ سیل نے یکے بعد دیگرے ایک تہ پر دوسری تہ چڑھائی ہوئی ہے اسیطرح پر ہمیشہ سیل پہاڑون اور زمین سے مٹی دریاؤن و نہرون مین پہونچاتی ہی یہانتک کہ دریا مین ٹیلہ اور پہاڑ بستہ ہوجاتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ مدت دراز کے بعد بعضے ٹیلہ کو دریا سے ابھارتا ہی وہ خشک ہوکر اسپر سبزہ جم جاتا ہی اور حیوانات وہان سکونت کرتے ہین اور جب ٹیلہ پانی سے اوپر کو برآمد ہوتا ہی تو پانی اسجگہ کا اطراف مین بڑھتا ہے وہ خشکی مین جاتا ہی اسطرح پر خشکی دریا ہوجاتی ہے اور دریا خشک ہوجاتا ہی عرصہ دراز سے بعد سبحان من لایغیرہ التغیر والزوال وما سواہ یتغیر من حال الی حال۔ ترجمہ پاک ہی وہ کہ جسکو تغیر و زوال نہین ہے اور ماسوا اسکے سب متغیر ہی اور سوائے اسکی ذات کے

ہر شخص ایک حال سے دوسرے حال پر تغیر کرتا ہی اور وہی ہر شخص کو راہ صواب پر لگا دیتا ہی

**فصل بیان مین فائدے کوہستان کے** پہاڑون کا عظیم فائدہ یہ ہی کہ حق تعالے نے فرمایا ہی والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم اگر پہاڑ نہوتے البتہ زمین متحرک ہوتی بعض نے لکھا ہی کہ اگر پہاڑ نہوتے تو پانی زمین پر بوجہ اسکی استدارت کے آجاتا اور دریا کا پانی تمام روے زمین کو پوشیدہ کر لیتا اور حکمت ایزدی باطل ہو جاتی جو کہ معدنیات و نباتات و حیوانات مین رکھی گئی ہی پس حکمت تقدیر نے یہ امر کیا کہ پہاڑون کا وجود بنایا بعض کہتے ہین کہ پہاڑون کی وجہ سے نہرین شیرین جاری ہین اور یہی نہرین باعث حیات مادہ حیوانات و نباتات کی ہین کہ برف اور بارش جو پہاڑون پر گرتا ہی تو وہ پہاڑ کی کھوہ مین رہجاتا ہی اور تھوڑا تھوڑا ہو کر باہر نکلتا ہے اس سے چشمے ظاہر ہوتے ہین چشمون سے نہرین نکلتی ہین اور سب ملکون مین پھیلتی ہین جو کہ سبب ہین حیات شہرون و آدمیون کی سال آیندہ تک پھر دوسرے زمستان مین اسکو مدد پہونچتی ہی کہ سال بسال ایسا ہوتا رہتا ہی اگر ایسا نہوتا اور برف صاف زمین پر گرا کرتی اور چند روز مین پرخالی تو گرمیون مین پانی نہ ملتا جیسے کہ ان جنگلون مین جو پہاڑون سے دور ہین دیکھا جاتا ہی لیکن معدن جو پہاڑون مین پیدا ہوتے ہین جیسے سونا چاندی لوہا تانبا رانگا اور جواہر نفیس جیسے زمرد یاقوت لعل اور اقسام انواع کے نباتات پس انسان اسکا عشر عشیر نہین دریافت کر سکتا ہی بعضے پہاڑ سخت ہین کہ ان پر کچھ نہین اُگتا جیسے تہامہ کے پہاڑ بعضے نرم ہین اور ریگ ناک بعضے غار اور کھوہ اور نہرین و درخت دار ہین جیسے فلسطین و طبرستان بعضون پر شب کو آگ اور دن کو دھوان ہوتا ہی جیسے جبال صقلیہ بعضے پر ہمیشہ ہوا نرم چلتی ہی بعضے پر ہمیشہ سخت ہوا چلتی ہے اب بعض پہاڑون کے عجائبات لکھے جاتے ہین کوہ او کستان روم کی سرزمین پر واقع ہی اس پہاڑ مین ایک راہ ہی جو شخص جوز و روٹی اور پنیر کھاتے ہوے ایک سرے سے دوسرے سرے کو نکل جاوے تو اسکو کتے کے کاٹنے کا زہر اثر نہ کریگا اور اگر کسی کو کتے نے کاٹا ہو اور وہ وہان کے گئے ہوے آدمی کے دونون پیرون کے درمیان سے نکل جاے تو فوراً آرام ہو جاوے اور یہ بات اہل روم مین بہت مشہور ہی۔ کوہ آبی قبیس یہ پہاڑ متصل کعبہ شریف ہی جو کوئی اس پہاڑ کی چوٹی پر کلہ بریان کر کے نوش کرے وہ تمام عمر دردسر کے عارضہ سے محفوظ رہیگا اکثر لوگ اسپر عمل کرتے ہین ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مکہ کے کلہ فروشون نے یہ بات از پیش خود ایجاد کی ہی کوہ اجا و سلمی یہ دونون پہاڑ مقام بنی طی مین ہین کہتے ہین کہ آجا نام ایک مرد کا

اور سلمی نام ایک عورت کا ہی وہ دونون معروجا نام عورت کے پاس جمع ہوتے تھے سلمی کے شوہر کو اس امر کی خبر ہو گئی اسنے آجا کو کوہ آجا پر اور سلمی کو کوہ سلمی پر قتل کر دیا اور معروجا کو مابین دونون پہاڑون کے قتل کیا کہتے ہین کہ ان دونون پہاڑون مین انگور تھے جب یہ لوگ وہان پہونچے جاے خوش دیکھکر وہان قیام کیا انگور خشک ہو گئے - کوہ اروند یہ سبز پہاڑ ہمدان مین ہی اکثر ہمدانی لوگون نے اپنے اشعار مین اسکا ذکر کیا ہی اور ایک قصہ یہ ہی کہ کچھ لوگ حضرت امام عالم محمد جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گئے انھون نے کہا کہان سے آتے ہو جواب دیا کوہستان سے انھون نے کہا کون شہر سے عرض کیا کہ ہمدان سے حضرت نے فرمایا کہ اس پہاڑ کو پہچانتے ہو جسکو اروند کہتے ہین جواب دیا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ اس پہاڑ مین ایک بہشتی چشمہ ہی ہمدانی کہتے ہین کہ اس پہاڑ پر ایک چشمہ ہی ہر سال اس سے پانی جوش کرتا ہی اور چند روز رہتا ہی پھر منقطع ہو جاتا ہی منبع اسکا سنگ ہی وہ پانی نہایت شیرین اور سرد ہے اور اسقدر سبک ہے کہ اگر انسان شب و روز مین ایک سو رطل بھی نوش کر جاوے تو بھی کچھ گرانی نہ معلوم ہو اکثر اطراف کے بیمار لوگ اس چشمہ کے پانی سے غسل کرنے سے تندرست ہو جاتے ہین اور جسقدر بیمار آتے ہین اُسیقدر اس چشمہ سے پانی بھی نکلتا ہی - کوہ اسیرہ یہ پہاڑ ماوراء النہر مین شاش کے نواح مین ہی اصطخری کا کلام ہی کہ اس پہاڑ مین نفط اور فیروزہ اور لوہے اور جستہ اور سیما اور طلا وغیرہ کی کانین ہین اس پہاڑ پر ایسے سیاہ پتھر ہین جو مثل کویلے کے آگ سے جلتے ہین اور لوگ ایک بوجھ اسکا عوض ایک درہم کے خرید لیتے ہین راکھ اسکی سفید ہوتی ہی اُنکی خاکستر کپڑون کے سفید کرنے مین اچھی ہوتی ہے اور وہ لوگ اسکا بیوپار کرتے ہین دوسری جگہ ایسا پتھر نہین ہی کوہ التوث - یہ پہاڑ قزوین سے تین فرسخ پر ہی نہایت بلند اور کبھی اسکی برف کم نہین ہوتی نہ جاڑے مین نہ گرمی مین اسپر ایک مسجد ہی جہان ابدال پہونچتے ہین لوگ اسکی زیارت کو جاتے ہین ابدال کے قدم گاہ ہونے کی وجہ سے اس پہاڑ کی برف سے ایک کیڑا سفید رنگ کا پیدا ہوتا ہی اگر چھوٹی سی کیل بھی کوئی اسکے جسم مین چبھو دین تو اسقدر پانی خوشگوار نکلتا ہی کہ ایک چار پایہ بزرگ کی تشنگی کو کافی ہوتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ یہ حیوان نہین ہی کوہ اندلس تحفۃ الغرائب کا مصنف بیان کرتا ہی کہ اس پہاڑ مین دو چشمہ ہین ایک سے سرد اور دوسرے سے گرم پانی نکلتا ہی اور ایک بالشت کا ان دونون چشمون مین فاصلہ ہے گرم پانی اسقدر گرم ہی کہ گوشت اسمین بغیر آگ کے پختہ ہو جاتا ہی اور سرد پانی اسقدر سرد ہی کہ پیتے کے ساتھی آدمی بیحال ہو جاتا ہی اور اس پہاڑ مین ایک

غار ہی کہ کوئی آگ وہان پر نہین ٹھہرتی اگر کوئی شخص مشعل بنا کر روشن کرے اور اس غار مین
پہونچائے تو سب دفعۃً سوختہ ہوجائے اسکے قریب ایک پہاڑ ہی کہ جسکی چوٹی پر رات کو آگ اور دن کو
دھوان نظر آتا ہی- **کوہ بخنہ** یہ پہاڑ ترکستان مین ہی اسکی چوٹی پر ایک تصویر خرگاہ کی سنگی ہی اور
درمیان اس خرگاہ کے ایک پانی کا چشمہ ہی اور پشت خرگاہ پر ایک روزن ہی کہ پانی چشمہ کا جوش
مارکر اس روزن سے پہاڑ پر آتا ہی اور وہان سے زمین پر گرتا ہی اس پانی سے مشک کی خوشبو
آتی ہی- **کوہ برالسن** یہ پہاڑ سرزمین اندلس پر ہی اس پہاڑ مین سُرخ و زرد گندھک اور پارہ
کی کان ہی اور تمام ملکون مین یہان سے جاتی ہی اور یہان زنجفر کی بھی کان ہی اور سوائے اس
پہاڑ کے اور کہین تمام دنیا مین زنجفر کی کان نہین ہی- **کوہ بخمند** یہ پہاڑ سرزمین اندراب پر ہے
صاحب تحفۃ الغرائب کا قول ہی کہ اس پہاڑ پر جانے کی راہ نہایت تنگ ہی اور وہان ایک چشمہ
پانی کا ہی اور ہوا وہان اسقدر تیز ہی کہ آدمی کا وہان ٹھہرنا دشوار ہے- **کوہ بے ستون**- یہ پہاڑ
حلوان اور ہمدان کے درمیان مین ہے اور نہایت اونچا ہی اور اوپر سے نیچے تک یکسان ہے
اور پتھر اسکا بہت سخت ہی اور اسکی چڑھائی تین دن کی راہ ہی اس پہاڑ کی حکایت عجم کی تاریخون
مین اسطرح لکھی ہے کہ یہ کسری پرویز کے عہد مین شیرین کے واسطے قصر بنایا گیا جو اب تک موجود ہی
اسکا قصہ یہ ہی کہ شیرین کے واسطے غذا شیر کی تھی اور گلہ گوسفندون کا دور رہتا تھا وقت پر
دودھ نہ پہونچتا تھا لاجرم یہ رائے ہوئی کہ چراگاہ سے قصر تک ایک نہر بنائی جاے اور اُسی راہ
سے دودھ پہونچا کرے پس اس کام کے واسطے ایک مہندس چابکدست کو طلب کیا اور شیرین
نے اُس سے فرمایا کہ اس خدمت کو انصرام کرنا چاہیے اور وعدہ انعام کا بھی کیا اُس سنگ تراش
کا نام فرہاد تھا اس شخص نے شیرین کو دیکھکر جان شیرین سے ہاتھ اُٹھایا اور اپنے جذبۂ عشق
کے زور سے کوہ کنی کرکے جوے شیر روان کی جسوقت اس خدمت کو سرانجام کر چکا شیرین نے
موافق حوصلہ بادشاہی کے بہت سا زر و جواہر انعام فرمایا فرہاد نے وہ سب زر و مال لیکر شیرین
پر سے نثار کردیا اور آپ جنگلون مین پھرتا تھا آخر کو اسکے عشق کا شہرہ تمام عالم مین ہوا اور
رفتہ رفتہ طشت از بام یہ خبر بادشاہ کے کان مین پہونچی جسکا نام کسری پرویز بن ہرمز بن نوشیروان
تھا بادشاہ اس ماجرا کو سُنکر سخت متحیر ہوا اور وزیران نیک اندیش سے اس مفسدہ کے دفعیہ
کی تدبیر دریافت کی اور کہا کہ اسکے قتل کرنے مین موجب مواخذہ محشر ہے اور مطلق العنانی اسکی
موجب ننگ و ہتک ہی ایک مشیر خوش تدبیر نے عرض کی کہ اس شخص کو کوہ بے ستون کے کھودنے مین

مصروف فرمایئے آخر کو اُسی کام مین ناکام اسکی عمر کا انجام ہو جائیگا اگر نہ مرا اور سخت جانی سے زندہ رہا بڑھاپے کے زور سے جوانی کا غرور دور ہو جائیگا یہ ولولۂ تعشق نکل جائیگا یہ رائے بادشاہ نے قبول فرماکر فرہاد کی حاضری کا حکم فرمایا لوگ اسکو لے آئے اُسوقت اول بادشاہ نے تکریم و تعظیم کی بعد اسکے انعام اور دولت بیشمار اسکو عطا کرنے لگا مگر اسکی نظرون مین کچھ قدر نہوئی تب کسریٰ نے فرمایا کہ ہمارے اثنائے راہ مین ایک پہاڑ بے ستون گذرگاہ کا سدراہ ہی اگر اسکے درمیان مین راستہ فراخ ہمارے گذر کے موافق بنا دو تو ہم تمھارے احسان مند ہونگے اور ہم خوب جانتے ہین کہ یہ کام سوائے تمھارے اور کسی سے نہوگا۔ فرہاد نے کہا بشرطیکہ حضور وعدہ فرما دین کہ اسکے صلہ مین شیرین کو مین تجھے دے ڈالونگا اس جواب سے بادشاہ نہایت مکدر ہوا چاہا کہ اُسکے قتل کا اشارہ کرے مگر عقل نے سمجھایا کہ اگر اس پہاڑ کے برابر مٹی ہوتی تو بھی جدا نہو سکتی نہ کہ یہ اتنا بڑا پہاڑ سخت ہی اسکی زندگی مین تو ہرگز کٹ نہ سکیگا یہ خیال کرکے حکم دیا کہ بہتر یہ شرط مجھے منظور ہے پس فرہاد نے کوہ کنی شروع کی اور ایک شاہراہ اسقدر چوڑی بنائی جسکے اندر سے بیس سوار بلا تکلف نکلجاوین اور بلندی مین اسکو اسقدر کاٹا کہ بادشاہی محلات سے بھی بلند کر دیا تمام روز تو سنگ کنی کرتا اور رات کو اُسکے ٹکڑے علٰحدہ لیجاکر جمع کرتا اور پارہ ہائے سنگ کی عجب عجب خوشقطع اور دلفریب صورتین بناتا تھا اور یہ قاعدہ رکھتا تھا کہ جو لوگ اُن تصویرون کو لینا چاہتے تھے اُنسے یہ شرط کرتا تھا کہ جو سنگریزہ وغیرہ راستہ مین حائل ہین اُنکو علٰحدہ پھینکدین تب اُن تصویرون کو ہاتھ لگاوین غرضکہ جم غفیر ہر روز آتا تھا اور بشوق تمام اسکی شرط کو پورا کرکے تصویرین لیجاتا تھا اکثر منارۂ سنگین اور اونٹون کی عماریان فرہاد کی بنائی ہوئین مؤلف کی نگاہ سے بھی گذری ہین غرض کہ اسطرح یہ کارروائی ہوتی رہی جب وہ وقت نزدیک آیا کہ فرہاد اپنے کام کو انجام کو پہونچا دے لوگون نے یہ ماجرا پرویز کے گوش گذار کیا اس اخبار سے شہریار کو رنج کمال ہوا اور اپنے اعیان دولت سے مصلحت جوئی کی لوگون نے کہا کہ کوئی تدبیر ایسی کیجیے کہ بادشاہ کا ملال دفع ہو پس یہ صلاح ٹھہری کہ کسی شخص کو بے ستون پہاڑ پر فرہاد کے نزدیک بھیجیے اور وہ اپنے تئین مغموم ظاہر کرے اور فرہاد سے جھوٹی خبر شیرین کے فوت ہونے کی پہونچا دے آخر کو ایسا ہی ہوا کہ اُس حادثۂ دروغ مصلحت آمیز کے سننے سے فرہاد نے تیشہ سر پر مار لیا اور سنگ حسرت سینۂ آرزو پر رکھکر عدم کو سدھارا اس شخص نے

کوہ بے ستون مین ایک قصر بنایا تھا اور مقام صدر پر صورت شیرین اور اسکے پرستاران حرم کی بنائی تھی اور ایک طرف کو تصویر پرویز کی بنائی تھی کہ وہ گھوڑے پر سوار ہی اور شیرین کی تصویر بنانے مین تو اسقدر مبالغہ کیا تھا کہ ہر ہر دیوار اور دروازہ قصر پر ہزارون تصویرین شیرین کی بنائی تھین اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب یہ تصویر حرکت کیا چاہتی ہے اور منھ سے بولا چاہتی ہے - تصویر اسکی یہ ہی

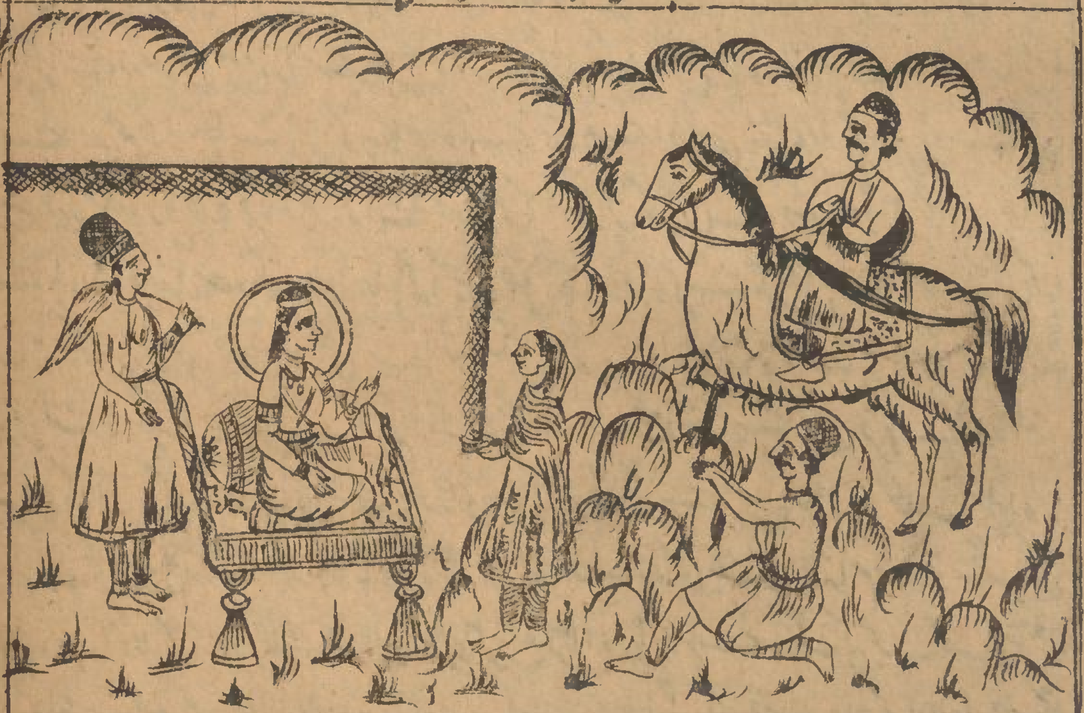

بعض بادشاہ اس ایوان مین تشریف لائے ہین اور زعفران سے صورت شیرین و پرویز کو زنگار رنگ بنایا ہے - کوہ منا - منا کے نزدیک ایک بڑا پہاڑ ہی جسکو لوگ مبارک سمجھتے مین اور وجہ یہ ہی کہ حق تعالی نے ایک دنبہ واسطے حضرت اسمعیل کے اسی پہاڑ پر بھیجا تھا اور بطور تبرک لوگون نے اُسکے سینگ کعبہ کے دروازہ پر آویزان کیے تھے - کوہ ثور الطحل مکہ شریف کے قریب یہ مبارک پہاڑ ہی اور اسپر ایک غار ہی جسمین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مع ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جوقت کہ مکہ سے ہجرت فرمائی تھی بحکم خدا پوشیدہ ہوے تھے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہی ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اکثر لوگ اس غار کی زیارت کو آتے ہین کوہ خشن ارم یہ پہاڑ اجا جبل بنی طی کے قریب ہی اسمین چراگاہ سرسبز ہے اور پہاڑ کی چوٹی پر مکان قوم عاد کے بنے ہوے ہین اور یہان اکثر پتھر کی تصویرین بنی ہوئی ہین مگر زمانہ دراز گذر جانے کے باعث انکا حال کچھ معلوم نہین ہے - کوہ جودی - یہ پہاڑ بہت بلند ہی ابن عم

کے جزیرہ مین شرق رویہ واقع ہی اور یہان پر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا لنگر ہوا تھا جیسا کہ کلام ربانی ہے ۔ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِیِّ ۔ پس جسوقت حضرت نوح کشتی سے باہر آئے یہان پر ایک مسجد طیار کی جو کہ اب تک موجود ہی اور اس مسجد پر عہد بنی عباس تک ناؤ کے تختے موجود تھے ۔ کوہ جوشن ۔ یہ پہاڑ حلب مین ہے اور اسمین رانگہ کی کان ہی اس پہاڑ سے بڑا فائدہ ہوتا تھا تا آنکہ بعد شہادت حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام کے اہل حرم کا اسیر گذر ہوا اور آپ کی زوجہ حاملہ تھین انھون نے اس پہاڑ کے رہنے والون سے پانی طلب کیا اُنھون نے برخلاف پانی دینے کے گالیان دین پس آپ نے بد دعا دی آپ کی بد دعا سے وہ کان غائب ہوگئی اور اب تک جو کوئی وہان یہ عمل کرنا چاہے درست نہین ہوتا ۔ کوہ حرث و حویرث ۔ آرمینیہ مین دو پہاڑ ہین انسان کی مجال نہین کہ انپر چڑھ جاسکے کیونکہ یہ نہایت بلند ہین لکھا ہے کہ بادشاہان آرمینیہ کا گورستان اسی جگہ پر ہی اور اُنکے خزانے بھی اسی مقام پر مدفون ہین اور بلیناس نے گنج پر ایسا طلسم بنایا ہی کہ کوئی شخص اسپر قادر نہین ہوسکتا ۔ روایت ہی کہ آرمینیہ مین رود اس ندی کے کنارے پر ہزار شہر آباد تھے حق تعالے نے موسی کو مبعوث کیا اور اُنکو یہان بھیجا مگر یہان کے باشندے اُنکے معتقد نہوے پس حق تعالی نے انھین دونون پہاڑون کو زمین طائف سے اکھاڑ کر آرمینیہ پر ڈھا دیا چنانچہ تمام ساکنان شہر انکے نیچے دب گئے ۔ کوہ حرا ۔ یہ پہاڑ مکہ شریف سے تین میل پر ہے اور اسمین ایک غار ہے جسمین اول اول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے خلوت کے تشریف لیجاتے تھے اور جبرئیل وحی لاتے تھے یہ بھی روایت ہی کہ حضرت مع اصحاب کبار کے اس پہاڑ پر جب چڑھے تب پہاڑ جنبش مین آیا اُسوقت حضرت نے پہاڑ کو حکم دیا کہ اسکن یا حَرا فَمَا علیک الّا نبی او صدیق او شہید فسکن یعنی ٹھہر جا ای پہاڑ کہ نہین ہی اوپر تیرے مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید پس پہاڑ ساکن ہوگیا ۔ کوہ حیات یہ پہاڑ ترکستان مین ہی اور ایک قوم ترکستان سے جنکو اختیان کہتے ہین بیان کرتے ہین کہ اس پہاڑ مین سانپ کی کثرت ہی اور اس قسم کے سانپ ہین کہ جس شخص کی نگاہ انپر پڑے وہ فوراً ہلاک ہوجائے کوہ دامغان یہان ایک چشمہ ہے کہ بروقت گر پڑنے کسی نجاست کے اسقدر ہوائے تند و مہیب چلتی ہے کہ لوگون کو خوف معلوم ہوتا ہی ۔ کوہ دیاوند ۔ یہ پہار شہر ری کے نواح مین ہی بلندی مین وہ سر بفلک ہی مشعر بن جلیل نے کہا ہی کہ بارھون مہینے اس پہاڑ پر برف رہتی ہی اور اسکا قول ہے

کہ مین خود اُس پہاڑ پر گیا اور نہایت مشقت عائد حال ہوئی اور ہرگز خیال مین نہین آتا تھا کہ
وہان تک اور دوسرے فرد بشر کی رسائی ہوئی ہوگی وہان پر ایک چشمہ گندھک کا مانند
سنگ پارہ کلان کے ہی جسوقت آفتاب پدیدار ہوتا ہی اُن ٹکڑون سے آگ نکلتی ہے اور اسقدر
پھیلتی ہی کہ پہاڑ کے نیچے جو کچھ ہوتا ہی وہ جل جاتا ہی اور اکثر عجب عجب طور کی آندھیان اُٹھتی
ہین اور اُلنسے آوازین صادر ہوتی ہین کبھی گھوڑے اور کبھی گدھے کے مانند اور کبھی آدمیون
کی سی آوازین اُس آندھی مین پیدا ہوتی ہین مگر وہ آوازین سمجھ مین نہین آتی ہین اور اُس چشمہ
گندھک سے ایسا دھوان اُٹھتا ہے کہ تمام کوہ تیرہ و تاریک ہو جاتا ہی اور عجائبات مین سے
ایک یہ بھی ہی کہ اس پہاڑ کے رہنے والے جب مورچہ کو ذخیرہ کرتے ہوے دیکھتے ہین تو قحط سالی
کا شگون سمجھتے ہین اور جب بارش باران کی کثرت سے یہ لوگ تنگ آکر زیان اور نقصان اٹھاتے
ہین تو بکریون کا دودھ آگ پر جلاتے ہین اس ٹوٹکہ سے پانی برسنا بند ہو جاتا ہے صاحب
تحفۃ الغرائب لکھتا ہے کہ یہ شگون مکرر امتحان مین راست نکلا ہی اور اُسکا کلام ہی کہ جس سمت کو
اس پہاڑ کی چوٹی برف سے خالی ہو جاتی ہے تو علامت اس امر کی ہے کہ اس سال اس جانب
درمیان خلق اللہ کے فتنۂ عظیم اور خونریزی واقع ہوگی اور اس پہاڑ کے نزدیک سرمہ کی کان ہے
اور نیز جستہ اور پھٹکری کی معدنیات ہین محمد بن ابراہیم فراب لکھتا ہے کہ جب میرے والد نے
یہ خبر پائی کہ کوہ دماوند کے سوراخ مین کبریت سرخ کی کان ہے تب اُسنے ایک کفچۂ آہنی لیکر اُس
سوراخ کے اندر پہونچایا مگر ہنوز وہ کفچہ قریب گوگرد کے نہ پہونچا تھا کہ گوگرد سرخ نے اُس کفچہ کو
گلا دیا اہل دماوند کا قول ہے کہ ایک شخص خراسانی یہان آیا اور اُسنے کفچہ ہاے آہنی مین کچھ
دوا لگا کے اُس سوراخ مین ڈالا اور وہان سے گوگرد سرخ نکالی اور اس دوا کے اثر سے وہ
آلہ آہنی محفوظ رہا اور علی ابن زرین نے لکھا ہی کہ مجھے طبرستانیون نے کوہ دماوند کی خبر دی کہ
یہ پہاڑ نہایت بلندی پر ہے اسکی چوٹی سو فرسخ سے دکھائی دیتی ہے اور ابر ہمیشہ رہتا ہی
جو گرمی اور سردی مین دور نہین ہوتا اور پہاڑ کو چھپائے رہتا ہی اور اسکی چوٹی سے ایک چشمہ
جاری ہی کہ اسکا پانی زرد رنگ مثل گندھک کے ہی بعض سیاح جو اس پہاڑ پر گئے ہین اُنکا قول
ہی کہ پانچ شبانہ روز مین اسکی چوٹی پر پہونچتے ہین اور اسکی چوٹی کو جو پیمائش کیا تو سنو
جریب کے موافق عریض تھی باوجودیکہ دور سے مخروطی شکل دکھائی دیتی ہے اور ایک
قسم کی ریگ اس پہاڑ پر ہے کہ چلنے والون کے پیر اسمین دھنس جاتے ہین اور اس

پہاڑ کے اوپر کسی حیوانات کے نشان قدم وغیرہ نہین پائے گئے اور نیز جملہ پرندے اس پہاڑ کی
چوٹی تک نہین پہونچ سکتے اور موسم سرما اس پہاڑ مین نہایت سخت ہوتا ہی اور اکثر تند تند ہوائین
یہان پر چلا کرتی ہین اور ستر طاقچہ اس پہاڑ مین ہین جنسے گندھک کا دھوان نکلتا ہی اور ہر طاقچہ
کے پاس کبریت زرد رنگ مانند پتھر کے منجمد دیکھا گیا ہی اور ہر ٹکڑا اسکا رونق مین مانند زر روشن
کے چمکتا ہوا ہوتا ہی اکثر اُن ٹکڑون کو لوگ اُٹھا بھی لاتے ہین کہتے ہین کہ اس پہاڑ کی نواح
مین جو اور پہاڑ ہین اُسکے مقابلہ مین ٹیکڑون کے طور پر دکھلائی دیتے ہین اور اس پہاڑ
پر سے دریاے خزر کہ بہت بڑا دریا ہی مانند نہر صغیر کے معلوم ہوتا ہی اور اس دریا سے اس
پہاڑ تک بیس۲۰ فرسخ کی مسافت ہی - کوہ ربوہ یہ پہاڑ دمشق یعنے شام سے ایک کوس پر
واقع ہی بعض مفسرین کا کلام ہی کہ حق تعالے نے جو اٰوَیْنٰھُمَا اِلیٰ رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ
فرمایا ہی یہی پہاڑ ہے. غرض یہ پہاڑ بلند ہی اور اُسپر ایک بہت عمدہ مسجد ہی اور وہ مسجد درمیان باغ
کے ہی جسکے ہر طرف سبزہ کھلا ہوا ہی اور آبشار نیز بہار جاری ہین اور مسجد مین حجرے معقول
بنے ہین جنسے اس بہارستان کی سیر بخوبی ہو سکتی ہے اور اس پہاڑ کے نیچے ایک دریا جاری ہے
اور حکما ایک نہر اسی دریا سے بالاے کوہ لیگئے ہین کہ وہ نہر کوہ پر ہر طرف جاری ہی نہین معلوم کیا
طلسم کیا ہے کہ اسفل سے پانی اوپر گیا اور اسی مسجد مین ایک چھوٹا سا مکان ہی کہ تمام پتھر کا ہی
اور ایک گول پتھر بمقدار صندوق کے اسمین رکھا ہی اسمین طرح طرح کے رنگ ہین اور وہ پتھر بیچ
سے بقدر ایک گز کے شق ہی لیکن دو ٹکڑے نہین ہے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی انار کو شق
کرے لیکن جدا نکرے اہل دمشق اس پہاڑ کے حق مین بہت کچھ کہتے ہین مگر واللہ اعلم بالصواب
**کوہ رضوی** یہ پہاڑ مدینہ سے سات منزل پر ہی اس پہاڑ سے خوشبو آتی ہے اور اکثر شعبہ درشہ
ہی جنگل بھی بہت ہی دور سے بالکل سبز رنگ معلوم ہوتا ہی اس پہاڑ مین درختون کی قطار اور جوبیار
کی روانی بکثرت ہی کیسانیون کا قول ہی کہ اس پہاڑ پر محمد بن حنفیہ رض مقیم ہین اور زندہ ہین اور شیر
و پلنگ اُنکی نگہبانی کرتے ہین اور اُنکے پاس دو چشمے جاری ہین ایک پانی کا اور ایک شہد کا اور
وہ اس پہاڑ پر خدا کی طرف سے قید مین اس جرم پر کہ وہ عبد الملک بن مروان اور یزید بن معاویہ
کے پاس گئے تھے اور جب حضرت امام مہدی علیہ السلام خروج کرینگے اور دنیا کو پر از عدل و داد
فرماوینگے تب وہ بھی اس قید سے نجات پاوینگے سید حمیری کا بھی یہی مذہب ہی اور اسی پہاڑ سے
سنگ مسن تمام شہرون مین لیجاتے ہین - کوہ رقیم قرآن مین آیا ہی کہ ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم

بعضون کے نزدیک رقیم اُس گانون کا نام ہی جسمین اصحاب کہف رہتے تھے اور کہتے ہین کہ یہ
پہاڑ زمین روم مین درمیان عمودیہ اور قسطنطنیہ کے واقع ہی عبادہ بن صامت سے نقل کرتے ہین
کہ انھون نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھکو شاہ روم کے پاس بدین مراد بھیجا کہ
اُسکو دین اسلام کی جانب رجوع کردن یا کہ جہاد کردن آخر جب ولایت روم مین پہونچا اُسوقت
ایک سُرخ پہاڑ ظاہر ہوا جسکو لوگ کوہ اصحاب کہف اور رقیم کا بتلاتے تھے پس ایک دیر کے
قریب ہم پہونچے اور وہان کے لوگون سے حال اصحاب کہف کا دریافت کیا اور اُنسے کہا کہ ہم اُنکو
دیکھا چاہتے ہین اور بہت سا انعام اُنکو دیا پس اُنکے ہمراہ غار مین ہوکر ایک مکان مین پہونچے
اور تیرہ آدمیون کو سوتا ہوا پایا اسطرح سے کہ سب کے سب چادرہاے پشمینہ خاک آلودہ سر سے
پیر تک اوڑھے ہوے لیٹے تھے مگر یہ معلوم نہوا کہ وہ چادرین صوف کی تھین یا پشم کی یا ور کی
اتنا معلوم ہوا کہ پارچۂ دیباج سے گندہ ہین اور اکثر وہ لوگ آدھی ٹانگ تک موزہ اور موزہ پر
جفت کفش پہنے ہوے تھے جنکی پوستین نہایت نرم اور ابریشمی تھی مین نے سب کے چہرون
پر سے چادر ہٹا کے دیکھا تو چہرے بہت خوشرنگ مانند زندہ لوگون کے تھے بعضے بڈھے کسیقدر
سفید بال کے تھے باقی جوان سیہ مو اور انکی وضع مسلمانون کے طور پر تھی جب شخص آخر پر مین
پہونچا اور اُسکا چہرہ کھولا تو دیکھا کہ اُسکا منھ شمشیر سے زخمی ہے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ابھی کسی نے
اُسکو زخمی کیا ہی مین نے ان لوگون سے انکا ماجرا دریافت کیا انھون نے جواب دیا کہ ہر سال
ایک عید کا دن ہوتا ہی اُس روز لوگ اس اطراف کے جمع ہوکر ان لاشون کو اُٹھا کر بٹھا لیتے
ہین اور انکے ہاتھ منھ دُھلاتے ہین اور ناخون کاٹتے ہین اور سر کے بال کاٹتے ہین اور کپڑے
نئے پہناتے ہین اور پھر بطور اول درست کرکے لٹا دیتے ہین کتابون مین ہمارے مذہب
کے لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ بن مریم سے بیشتر چار سو سال یہ لوگ پیغمبر ہوے تھے اور ایک ہی
وقت آئے تھے اسکے سوا اور کچھ معلوم نہین ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ
اصحاب رقیم سات شخص ہین۔ تمسلینا۔ یملیخا مرطونس تبونس دوانوانس کفشطیطونس اور
انکے کتے کا نام قطمیر اور انکے عہد کے بادشاہ کا نام دقیانوس تھا۔ کوہ زانات تحفۃ الغرائب والنوادر
لکھا ہی کہ یہ پہاڑ ترکستان مین ہے اور وہان ایک گروہ قوم زانک کا رہتا ہی اور انکے پاس نہ
زراعت ہی نہ شیر دار چارپایہ اس پہاڑ مین چاندی سونے کا انبار ہے اکثر کبھی کبھی بکریون کے
گلہ کی طرح ایک شی ظاہر ہو جاتی ہی کچھ چھوٹی اور کچھ بڑی اگر کوئی چھوٹا گلہ اٹھاتا ہی تو وہ فائدہ

ہوتا ہی اور اگر بڑا کلہ اُٹھا لیا تو سب گھر والے اُسکے ایک بعد دوسرے کے مرجاتے ہین جبتک
کہ اُسی جگہہ نہ چھوڑ آئے الا مسافر کسی طرح کا کلہ اُٹھا لے اُسکو ضرر نہین پہونچتا - کوہ زعوان
شہر تونس کے نزدیک سرزمین مغرب مین ہے یہ پہاڑ آراستہ اور اسقدر بلند ہے کہ تین دن
کی راہ سے دکھلائی دیتا ہے اہل افریقہ سخت مزاج آدمی کے حق مین کہتے ہین کہ یہ شخص
کوہ زعوان کی طرح دل سخت ہی اس پہاڑ کے دامن مین بڑی آبادی اور بارش بکثرت ہوتی ہی
اکثر میوہ کی افراط ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ پہاڑ کے دامن مین بارش ہوتی ہی اور پہاڑ کے اوپر
کہین نشان نہین ملتا ہی بس نیچے والے کثرت باران کے شاکی ہین اور اوپر والے خشک سالی
کے کوہ ساوہ اس پہاڑ کو مصنف نے دیکھا ہی نہایت بلند اور ایوان کی وضع پر منقش ہے
اور اس ایوان کی چھت پر چار پتھر مثل پستانہائے عورتون کے رکھے ہین ان چارون مین
تین سے پانی ٹپکتا ہی اور چوتھا خشک ہی کہتے ہین کہ چوتھے پتھر کو کسی کافر نے چوم لیا ہے سو جب
سے خشک ہی اور ان چار پتھرون کے نیچے ایک حوض ہی جہان یہ چکیدگی جمع ہوتی ہے کوہ
سیلان - زمین آذربائجان پر واقع ہے جو کہ مدینہ اردبیل کے قریب ہی کہتے ہین کہ تمام
دنیا کے پہاڑون سے بلند ہے حضرت رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہیگا

فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ یُخْرِجُ
الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ کتب اللہ لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ
بِعَدَدِ کُلِّ وَرَقَۃٍ ثَلْجٍ تَسْقُطُ عَلٰی جَبَلِ سَیْلَانَ قَالُوْا مَا السَّیْلَانُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ جَبَلٌ بین ارمینہ
واذربیجان علیہ عین من عُیُوْنِ الْجَنَّۃِ وَقَبْرٌ مِنْ قُبُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ

حق تعالی اُسکے نامۂ اعمال مین اُس شمار سے نیک نامیان درج فرمائیگا کہ جسقدر برف اور
برگ کوہ سیلان مین ہوگا لوگون نے حضرت سے دریافت کیا کہ کوہ سیلان کی کیا کیفیت ہے
آپ نے فرمایا کہ اس پہاڑ پر بہشت کا چشمہ ہی اور نیز کسی پیغمبر کی قبر ہے ابو حامد اندلسی کا قول ہے
کہ اس پہاڑ پر ایک چشمہ ہی جسکا پانی سردی سے لبعہ ہی اور اُس پہاڑ کے درمیان مین چشمہ گرم ہی
اکثر بیمار یہان غسل کرکے تندرست ہو جاتے ہین اس پہاڑ کے نیچے درخت و سبزہ بکثرت ہی
اور ایک درخت ایسا ہی کسی جانور کی مجال نہین کہ اسکو کھاوے جو کوئی اس درخت کی سبزی
کھائے فوراً مر جائے اور نیز اسی کا قول ہے کہ مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ گھوڑا اور
دراز گوش اور گاو اور گوسفند وغیرہ اس درخت کے پاس جانے سے نفرت کرتے ہین

یہان تک کہ اس درخت سے کنجشک بھی نفرت کرتے ہین اس پہاڑ کے قریب ایک گانون ہے جہان کے قاضی مسمی ابی الفرج عبدالرحمن الاردبیلی تھے مین نے اُنسے سوال کیا کہ جانورون کی نفرت کا موجب کیا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ یہ نفرت جانورون کی کچھ اس درخت سے نہین ہے بلکہ جن اس درخت کی حفاظت کرتے ہین - کوہ شبب یعنی پھٹکری کا پہاڑ سرزمین یمن مین ہی اس پہاڑ کی چوٹی سے ایک طرح کے رنگ کا پانی جاری ہے جو ہر طرف سے زمین مین پہونچکر جم جاتا ہی اور شب یمانی اسی کا نام ہی - کوہ شام اسحاق بن احمد ہمدانی کا قول ہی کہ یہ بڑا عظیم الشان پہاڑ صنعا کے نزدیک یک روزہ راہ پر ہی اس پہاڑ پر چلنا نہایت دشوار ہی اور سوا ایک راہ کے اور دوسری راہ نہین ہے اور اوپر اس پہاڑ کے بڑے بڑے میدان ہین جنمین دیہات آباد ہین اور کھیتی ہوتی ہے اور انگور و خرما وغیرہ کا جنگل ہے اور وہان کا راستہ بجز دولتخانہ سلطانی کے اور طرف سے نہین ہی جسکی کنجی بادشاہ کے پاس رہتی ہی پس جسکو وہان سے اُترنا یا جانا منظور ہوتا ہی وہ بادشاہ سے اجازت حاصل کرتا ہی اور اس پہاڑ سے اکثر مجاری آب ہین جہان سے پانی صفا وغیرہ دیگر ولایات مین پہونچتا ہی - کوہ شرف البغل مدینہ سے شام کے راستہ مین ہی اس پہاڑ مین دو بڑے مکان ہین جہان بڑے بڑے بتخانے ہین اور عجیب و غریب منقش صورتین ہین جو اسکے دیکھنے کو جاتا ہی وہان سے آنے کو اُسکا دل نہین چاہتا ہی - کوہ شقان - خراسان مین ہے بعضے فقہاء خراسان کہتے ہین کہ شقان ایک موضع کا نام ہے بعض خراسانیون سے سُنا گیا کہ اس پہاڑ مین ایک ایسا غار ہی کہ جہان کے جانے سے ہر طرح کا بیمار تندرست ہو جاتا ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ اُسی جگہ ایک اور پہاڑ ہی جو کوئی وہان جائے بے حس و حرکت ہو جائے اور جب دو گز کا فاصلہ رہجاتا ہی تو یکبارگی ہوا کا ایسا جھونکا آتا ہی کہ آدمی گر جاتا ہی - کوہ شکران تحفۃ الغرائب ولی کا قول ہی کہ یہ پہاڑ اندلس کی سرزمین پر واقع ہی یا یمن مین ہی یہ پہاڑ نہایت اونچا ہی اور اسپر بطور منارہ کے پتھر کا ایک مکان بنایا ہی جہان تین رات ہر سال مین روشنی ہوتی ہی دن کو بجائے چراغ کے ایک شبیہ طاؤس کی نظر آتی ہے اور کوئی شخص اس منارہ پر نہین جا سکتا ہی اُسکی سختی کے سبب اور کوئی نہین جانتا کہ وہ چراغ و طاؤس کیا چیز ہے جو دکھلائی دیتی ہے اسکی اصل حقیقت کسی کی فہم مین نہین آتی ہے - کوہ شلیر - اندلس کی سرزمین پر ہی اس پہاڑ پر گرمی اور جاڑا ہر دو موسم مین کبھی برف کم نہین ہوتی ہے یہ پہاڑ اکثر شہرہاے اندلس سے

دکھائی دیتا ہی اور اسپر سردی کا موسم نہایت زور سے ہوتا ہی اور اکثر میوہ جات مانند سیب و انگور
و اخروٹ و پستہ وغیرہ کے یہان پر ہین - کوہ صبور مصنف تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ یہ پہاڑ
کرمان کے ملک مین ہی اس پہاڑ کے سنگپارہ کو جو کوئی اٹھا کر توڑے تو اسکے اندر آدمی کی
صورت بیٹھی ہوئی یا کھڑی ہوئی یا سوتی ہوئی نظر آتی ہے اگر پتھر کو گھس کے اگر اسکا برادہ پانی مین
چھوڑین تو جب وہ برادہ تہ کو جا لگے اس سے بھی آدمی کی صورت ظاہر ہوتی ہے
کوہ صفا و مروہ یہ سرزمین مکہ معظمہ مین واقع ہی کہتے ہین کہ صفا نام ایک مرد کا تھا اور مروہ
نام ایک عورت کا تھا جنھون نے کعبہ مین زناکاری کی تھی اور حق تعالی نے انکی پاداش مین
انکو پتھر کر ڈالا پس انکا نام ہنوز بنا بر عبرت خلائق نامزد ہی حدیث مین آیا ہی کہ ان الدابۃ
التی ھی من شرائط الساعۃ تخرج من الصفا یعنی وہ دابۃ الارض جسکا ظہور قیامت کی علامت
ہی صفا سے باہر نکلیگا - ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے عصا کو کوہ صفا پر مار کر فرماتے تھے کہ
بتحقیق دابۃ الارض میری آواز ضرب کو سنتا ہی - کوہ صلقیہ یہ پہاڑ منجملہ اسکے ہی جسکا ذکر
ابو علی الحسن بن یحییٰ نے تاریخ صلقیہ مین لکھا ہی کہ یہ پہاڑ دریا کی جانب واقع ہی اور ستہ روزہ
مسافت کا دورہ رکھتا ہی اس پہاڑ پر اکثر اقسام کے درخت اور میوہ جات ہین اسکی چوٹی پر گوگرد
کا معدن ہی جس سے آگ کا دھوان اٹھا کرتا ہی اور کبھی آگ بھی لگ جاتی ہے جس سے
بعض اطراف جل جاتے ہین اور اسکا سوختہ مانند میل لوہے کے ہو جاتا ہی اور اس سرزمین
پر پھر کوئی چیز نہین اگتی اور نہ کوئی حیوانات کی قسم سے اس سرزمین پر جاتا ہی اور یہ مقام ہنوز
ظاہر ہی جسکو اکثر لوگ اخبارات سے نامزد کرتے ہین اور اس پہاڑ کے اوپر برف و باران ہمیشہ
برسا کرتا ہی اور کسی موسم مین بند نہین ہوتا ہی اکثر پرانے زمانے کے حکیم لوگ اس پہاڑ کے
عجائبات اور آتش زدگی وغیرہ کے دیکھنے کو جزیرہ صلقیہ مین آیا کیے ہین اور اس پہاڑ
مین طلا کی بھی کان ہے روم والے اس پہاڑ کا نام کوہ زر بتلاتے ہین - کوہ ضلعین یہ
دو پہاڑ مکہ کی راہ مین ہین جب بصرہ سے مکہ جاتے ہین اور اسکے دو ضلع ہین ایک کو ضلع
بنی مالک کہتے ہین اور بنی مالک نسل جن مسلمان کی ہے اور دوسرے ضلع کا نام بنی شیصبان
ہی اور اسکے رہنے والے کافر جنی ہین - ضلع بنی مالک کی سرزمین پر کثرت خلق خدا اترتی ہی اور
وہان کے حیوانات کا شکار کرتی ہے بخلاف اسکے بنی شیصبان کے ضلع مین کوئی نہین اترتا
اور نہ وہان شکار کرتا ہے اور اگر کوئی نادانستہ وہان شکار کرتا ہی تو اسکے جان و مال پر آفت

آتی ہے اور وہان کے لوگ ہمیشہ بنی مالک کا اسلام اور کفر بنی ستیہصان کا ذکر کیا کرتے ہین -
کوہ طارق طبرستان مین واقع ہی ابو الریحان خوارزمی نے کتاب آثار الباقیہ مین لکھا ہی
کہ یہ پہاڑ گرم ہی اور اس پہاڑ مین ایک غار ہی اس غار مین ایک چبوترہ ہی کہ جسکو چبوترہ سلیمان
علیہ السلام کہتے ہین اگر کوئی اس چبوترہ پر نجاست ڈال دیتا ہی تو پانی بکثرت برسنا شروع
ہوتا ہی اور جب تک وہ نجاست وہان سے نکالی نہ جائے پانی برسنا موقوف نہین ہوتا ہی
کوہ طاہرہ مصنف تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ یہ پہاڑ سرزمین مصر مین ہے اور اسپر ایک کنیسہ ہی
اور اسمین ایک حوض ہے جب پہاڑ سے آب شیرین جاری ہوتا ہی وہ اس حوض مین گرتا ہی اور
اس پانی کا نام طاہرہ ہی اور جب حوض لبریز ہو جاتا ہی ادھر اُدھر پانی بہ نکلتا ہی اگر اس حوض مین
کوئی حائضہ یا جنب نہاوے تو پانی آنا موقوف ہو جاتا ہی جب تک کہ اسکا سب پانی باہر نکالا
نہ جاوے - کوہ طبرستان تحفۃ الغرائب کے مصنف نے اپنی کتاب مین درج کیا ہی کہ
اس پہاڑ پر ایک ایسے قسم کی گھاس ہی جسکو جوزماثل کہتے ہین اگر کوئی اسکو ہنستے ہوئے کھاوے
تو بے اختیار ہنسی آوے اور روتے ہوے کھائے تو رونے کا زور ہو اسی طور پر جس حالت
مین اسکا کھانے والا اول سے ہو اُسی حالت کا زور ہو جاے - کوہ طور زیتا - یہ پہاڑ
سرزمین بیت المقدس پر واقع ہی یہ پہاڑ جاے برآمد حاجات خلق اللہ ہی اکثر لوگ اسکی
زیارت کرتے ہین کہتے ہین کہ اس پہاڑ مین ایک غار ہی جہان ستر پیغمبر بھوک کے مارے
بہشت نصیب ہوے ہین اور اس پہاڑ کے قریب ایک مسجد ہی جہان سے حضرت عیسیٰ آسمان
کو تشریف لیگئے تھے اور اس مسجد اور پہاڑ کے درمیان مین وادی جہنم ہی اور اس مسجد مین عمر ابن الخطاب
کی نمازگاہ ہے - کوہ طور سینا یہ پہاڑ مدین کے قریب ہی شام اور وادی قری کے درمیان
مین ہی بعضون نے کہا ہی کہ ایلہ کے نزدیک واقع ہی حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام جسوقت
اس پہاڑ پر آتے تھے تو پہاڑ پر ابر آتا تھا اور حضرت اُس ابر کے اندر جا کر حضرت حق سبحانہ تعالیٰ
سے متکلم ہوتے تھے اور یہ وہی پہاڑ ہے جسکے حق مین خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ
لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا اور یہ پہاڑ مسکن صلحا ہی اور اسکا پتھر جب کوئی توڑتا ہی تو اسمین سے
علیق کے درخت کی صورت ظاہر ہوتی ہے - کوہ طور ہارون یہ پہاڑ بیت المقدس کے
قریب ہی اور اسکا نام جبل طور ہارون اسوجہ سے ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بعد قتل کرنے
گوسالہ پرستون کے چاہا کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی مناجات کو جاوین اُسوقت حضرت ہارون

نے فرمایا کہ مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلیے کیونکہ مجھے یہ خوف آتا ہی کہ مبادا بعد تشریف بری آپ کے کوئی تازہ حادثہ بنی اسرائیل پر نازل ہو اور اُسوقت آپ مجھپر خشم و غضب فرمائین پس حضرت موسیٰؑ نے آپ کو ہمراہ لیا ہنوز راہ مین تھے کہ دو آدمی گورکن سے دوچار ہوے پس آپ نے کھڑے ہوکر اُنسے استفسار کیا کہ یہ گور کسکے واسطے تیار کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ اُس شخص کے واسطے جو کہ شبیہ ترین خلق خدا ہی ساتھ اس مرد کے اور اشارہ حضرت ہارونؑ کی جانب کیا بعد ازان اُنھین دونون نے حضرت ہارون سے کہا کہ اس گور مین آکر اندازہ کیجیے کہ آیا موافق ہی یا نہین پس حضرت ہارون اپنے کپڑے حضرت موسیٰؑ کو دے کر قبر مین اُترے پس اُسی وقت حضرت کی روح قبض کی گئی اور قبر بند ہوگئی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام گریان اور غمناک وہان سے بنی اسرائیل کیطرف آئے اور بنی اسرائیل نے حضرت ہارونؑ کے خون کا دعوی حضرت موسیٰؑ پر کیا پس حضرت موسیٰؑ نے حق تعالے سے دعا کی کہ میری بریت پر کوئی دلیل ظاہر فرمائیں حق تعالی نے اُس جماعت کو ایک تابوت مصفا اور روشن اُس پہاڑ پر دکھلا کر غائب کر دیا اسوجہ سے اس پہاڑ کا نام طور ہارون ہوا۔ کوہ طیر ۔ سرزمین مصر پر رود نیل کے پورب طرف واقع ہی اور وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اس پہاڑ پر سال مین ایکمرتبہ ایک مرغ سفید آیا کرتا ہی جسکو بوقیر کہتے ہین پس وہ آکر اس پہاڑ پہ معتکف ہوتا ہی اور اس پہاڑ پر ایک روزن ہی اسی راہ سے ہر ایک مرغ نکلکر دریاے نیل مین تیر کر اپنی راہ لیتا ہی آخر کو ایک مرغ نہایت اضطراب سے اس روزن مین پھڑک پھڑک کر مرجاتا ہی اور پھر وہان سے سب مرغ فرار کر جاتے ہین ۔ ابو بکر موصلی کی روایت ہی کہ مجھسے اس ملک کے اکابرون نے بیان کیا کہ جس سال قحط ہونے کو ہوتا ہی تو سب جانور اُن روزنون مین سے نکل جاتے ہین کوئی نہین مرتا اور اگر وہ سال میانہ ہوگا تو ایک جانور پھنسکر مرتا ہی اور اگر ارزانی کا سال ہوتا ہی تو دو جانور پھنس کر مرجاتے ہین ۔ کوہ عرج یہ پہاڑ تمام دنیا مین عجائبات سے ہی اور اسکے نام ہر جگہ پر طرح طرح کے ہین مکہ اور مدینہ مین اسکو عرج کہتے ہین اور ولایت شام مین فلسطین اور اسکی پشت پر کوہ حلکم ہے اور دمشق مین اسکی پشت پر کوہ شبلیز ہے اور حلب اور حمص اور حما مین اسکے پشت پر کوہ لبنان ہی اور انطاکیہ اور مصیصہ مین اسکو لگام کہتے ہین یہ پہاڑ ملاطیہ اور فالیقلا مین ہوتا ہوا دریاے خزر تک پہونچا ہی اور وہان پر اسکا نام فتق ہے ۔ ابن الفقیہ کا قول ہی کہ اس پہاڑ مین ستر زبان

کے بولنے والے آباد ہین کہ ہر ایک صاحب زبان دوسری کو بغیر ترجمہ کے نہین جان سکتا ہی
**کوہ طائف** یہ پہاڑ طائف مین ہی اور اسپر قبائل ہذیل رہتے ہین اور سوائے اس پہاڑ کے
سرزمین حجاز مین کوئی معدن اب نہین ہے اور باعث اعتدال ہوا سے طائف یہی پہاڑ ہی
**کوہ عمایۃ البحرین** یہ پہاڑ مشہور ہے ابن زیاد الکلانی کی تحریر ہے کہ اسکے تسمیہ کی وجہ یہ ہی
کہ اس پہاڑ پر کوئی نہین جاتا اگر کوئی جاتا ہی تو اندھا ہوجاتا ہی اس پہاڑ مین اکثر غار اور گڑھے
اور سرداب ہین اس پہاڑ مین اکثر درندہ جانور اور درختیان کے کثرت سے ہین سکری کا
قول ہے کہ قتال گلابی نے ایک شخص کو مار ڈالا اور خوف قصاص سے اس پہاڑ پر دس
برس تک چھپا رہا وہان اس سے ایک پلنگ سے موانست ہوگئی یہانتک کہ وہ پلنگ
جو شکار کرتا تھا اُسکو بھی اسمین سے کھلاتا تھا آخرکار بادشاہ نے اسکا قصور معاف فرمایا
اُسوقت اُسنے چاہا کہ اپنے لڑکے بالون مین جاوے مگر پلنگ مانع ہوتا تھا آخر قتال نے
پلنگ کی طرف سے خوفناک ہوکر تیر سے اُسکو مار ڈالا- **کوہ عویر وکسیر** یہ دونون پہاڑ دریا
بصرہ اور عمان کے بڑے عظیم واقع ہین یہان یہ جہاز جب آتا ہی اُسکے ٹکرانے کا بڑا خوف
ہوتا ہی- **کوہ فرغانہ** مصنف تحفۃ الغرائب کا قول ہے کہ سرزمین فرغانہ مین ایک پہاڑ ہے
جہان ایک گھاس آدمی کی صورت پر اُگتی ہے بعض سے مرد کی صورت نمایان ہی اور بعضے سے
عورت کی حکما کے نزدیک اس گھاس کا کھانا مبہی ہے حتی کہ کھاتے ہی ایسا باہ کا زور ہوتا کہ
کہ آدمی سے ضبط نہین ہوسکتا ہی اس نبات کا نام بروج بھی ہی جو اکثر سرزمین خراسان مین
پیدا ہوتی ہے- **کوہ فیلوان** ابوالریحان خوارزمی کا قول ہے کہ مہرجان کے نزدیک ایک
پہاڑ ہی جسکو فیلوان کہتے ہین اور اسمین ایک غار ہی کہ پہاڑ کی چوٹی پر سے پانی آکر اُسمین جمع
ہوتا ہی اور جب ہوا سرد چلتی ہے تو وہ پانی جم کے مثل پتھر کے ہوجاتا ہی- **کوہ قاسیون** سرزمین دمشق
مین یہ پہاڑ ہی اور اس پہاڑ پر ایک غار ہی جسکا نام مغارہ ہابیل کرکے مشہور کرتے ہین اور علاوہ
دیگر بہت سے غارون کے ایک پتھر ہے کہ جسپر قابیل نے ہابیل کو پٹک کر مار ڈالا تھا اور اُسی پہاڑ
پر ایک غار عوج نامے ہی علما کے نزدیک اس پہاڑ پر ایک ایسا غار ہے جہان گرسنگی کی شدت
سے چالیس پیغمبران خدا جان بحق تسلیم ہوے ہین- **کوہ قاف** یہ پہاڑ کل دنیا پر محیط ہی
اور مفسرین یہ بھی اعتقاد رکھتے ہین کہ یہ پہاڑ سبز زمرد کا ہی جسکے عکس پڑنے سے آسمان سبز نظر آتا ہے
اور اس پہاڑ کے دوسری طرف اکثر خلق اللہ ہی مگر کوئی اُنکا حال نہین جانتا ہی بعض مفسرین کا

کلام ہی کہ کوئی پہاڑ نہین ہی مگر ایک ایک رگ ان سب کوہستان کی کوہ قاف مین ملحق ہی پس جسوقت حق تعالے کسی قوم پر قہر کرتا ہی تو اُس پہاڑ کے موکل کو حکم دیتا ہی اور وہ موکل اس پہاڑ کو متحرک کرتا ہی جسکے صدمہ سے وہان کی زمین پھٹ جاتی اور وہ قوم اُسمین سما جاتی ہے

**کوہ قبق** یہ پہاڑ سرزمین ملان پر واقع ہی اور ایک شاخ اسکی روم تک گئی ہی اور اس پہاڑ مین ایک راہ ہے جسکے ذریعہ سے لشکر قوم خرز ایران مین داخل ہوتا تھا اور وہان پہونچکر آذربایجان سے موصل و ہمدان تک لوٹتا تھا جسوقت کسری یعنے نوشیروان ملک خرز کا ہاک ہوا اُسنے والی خرز کی لڑکی سے شادی کرکے بحیلہ و فریب اُس راہ کا انسداد فرمایا اور اسقدر مستحکم مسدود کیا کہ اب کوئی حیلہ مفسدین کا کارگر نہین ہو سکتا اور سات فرسخ تک یہ دیوار تیار ہی اور اسمین مربع ایسے ایسے بھاری پتھر کے ٹکڑے لگے ہین جنکو پچاس آدمی بھی نہین اُٹھا سکتے تھے اور اس سات فرسخ کے فاصلہ پر سات شہر آباد کیے اور سات آہنی دروازے اس دیوار مین نصب کیے اور ہر دروازہ پر سَو سَو عجمی محافظون کا پہرہ قرار دیا بعد ازان نوشیروان اپنے تخت پر بیٹھا اور سجدۂ شکر درگاہ الٰہی مین ادا کیا کہ بنا ایسی دیوار کی اسکے ہاتھ سے ہوئی اور ترکون کا شر عجم سے دفع ہوا۔ **کوہ قدقد** نزدیک سرزمین مکہ کے ہی اور یہ پہاڑ انھین پہاڑون مین ہے جنکی چوٹی پر پہونچنا ممکن نہین اور اس پہاڑ مین اکثر فلزات کی کان ہے

**کوہ قصران** ایک شہر ہے ملک سندھ مین اس پہاڑ پر شہد مثل شبنم کے گرتا ہی مگر جو طاہر ہوا وہ انسان جمع کر لیتے ہین اور جو نظر سے محجوب رہا وہ شہد کی مکھی ذخیرہ کرتی ہی اور موسم زمستان کے واسطے رکھتی ہے۔ **کوہ فنا** یہ پہاڑ بڑا اونچا ہی اسکے رہنے والے بنو مرہ ہین کہتے ہین کہ جب نعنب شاعر کا گذر یہان پر ہوا تو ایک دروازہ پر کھڑے ہو کر اُسنے پانی طلب کیا اسوقت ایک عورت نے نکلکر دودھ یا پانی اُسکو پلا کر کہا کہ میری تعریف نظم کر پس شاعر نے اسکا نام دریافت کیا اُسنے کہا کہ میرا نام ہند ہی شاعر نے چند ابیات بزبان عرب تصنیف کرکے سنائے اور وہ مشہور ہوے بعد اسکے اس شاعر نے اُسکے ساتھ اپنی شادی کی اور وہ اشعار یہ ہین۔ اشعار

احب فنامن قوب ہند ولم اکن ✣ اقوباذ وراللہ بعدا ازن
فنا انظر الیہ فاننی ✣ احب فنا انی رایت بہا ہندا ✣ الا ان بالقیعان
من بطن ذی فنا ✣ لنا حاجۃ مالت الیہ بنا عمدا

**کوہ کافور** یہ پہاڑ سرزمین ہند پر واقع ہی نزدیک دریا کے یہان اکثر شہر آباد ہین منجملہ انکے شہر قامرون ہے جہان کا

عود قامرونی مشہور ہے اور ایک شہر قمار ہی جہان کا عود قماری معروف ہی اور اسی پہاڑ کے
نیچے کافور کے درخت اُگتے ہین ترکیب یہ ہی کہ اس درخت کو چند جگہ پر تراش دیوین کافور
عرق کے طور پر جاری ہوگا پس اُسکو لے لیوے الا اس عمل کے بعد وہ درخت باطل
ہو جائیگا۔ کوہ کحل شہر بسطہ کے نزدیک زمین اندلس پر ہی اس پہاڑ سے ایک قسم کا سرمہ
نکلتا ہی اول تاریخ سے شروع ہوتا ہی اور روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہی نصف ماہ تک پھر کم ہونا
شروع ہوتا ہی آخر ماہ تک۔ کوہ کرگس یہ پہاڑ ری اور قم اور قاشان کی سرزمین پر واقع ہی اور
اس پہاڑ کے گرد جنگل محیط ہی اور اسمین کرگس رہتے ہین اسی سبب سے اس پہاڑ کو کرگس کوہ
کہتے ہین اس پہاڑ کی راہ بہت دشوار گذار ہی اور اکثر جا پانی خطرناک بھرا ہوا ہی اور اس پہاڑ پر
کوئی آباد نہین کیونکہ معمورات سے دور فاصلہ پر ہے کوہ کرمان بیابان کرمان مین بہت سے
پہاڑ اور بھی ہین اور کل پہاڑون کے پتھرون کی خاصیت یہ ہی کہ مثل لکڑی کے جلائے جاتے
ہین گویا وہان کی لکڑیان یہی پتھر ہین۔ کوہ گلستان طوس کے نزدیک سرزمین خراسان پر
گلستان نام ایک موضع طوس کا ہی بعض خراسانی فقیہون کا قول ہی کہ اس پہاڑ پر ایک عمارت
مانند ایوان کے ہی جسوقت کوئی اُدھر جاے اور دہلیز سے آگے بڑھے تو کچھ روشنی سی ظاہر ہوتی ہی
اور وہان پر ایک چشمہ ہی جہان سے پانی نکلکر مانند پتھر کے بستہ ہو جاتا ہی اور اس ایوان مین
ایک ایسا سوراخ ہی جہان سے سخت زور شور سے ہوا نکلتی ہے جسکے صدمہ سے وہان پر داخل
ہونا دشوار ہی۔ کوہ کوکبان یہ پہاڑ صنعاء کے نزدیک ہی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اس پہاڑ پر دو قصر مین
کہ دونون کی بنیاد جواہرات درخشندہ سے ہی اور رات کو اُنکی ضیا مانند دو ستارے کے
روشن ہوتی ہی کہتے ہین کہ بنا اسکی کسی جن نے کی تھی اور وہان پر پہونچنا ممکن نہین ہے
کوہ ارجان سرزمین طبرستان مین ہی اسکی ایک طرف سے پانی ریزش کرتا ہی اور ہر قطرہ
اُسکا ضمن یا مس مین طور پر پتھر ہو جاتا ہی لوگ اسکو حاصل کرتے ہین اور مہرہ بناتے ہین۔ کوہ
لبنان۔ شام کی زمین مین قریب حمص کے ہی اس پہاڑ پر کل قسم کے میوہ اور کھیتیان خودرو
ہین اور یہان ابدال لوگ رہتے ہین اور گڑھے کھود کھود کر مسکن بنا لیتے ہین بانیوجہ کہ اس
پہاڑ پر قوت حلال حاصل ہوتا ہی اور اس پہاڑ کے سبب عجائبات دنیا سے ہین اسواسطے
کہ ملک شام مین انکی خوشبو نہین معلوم ہوتی جب شہر بلخ سے بڑھتے ہین تو خوشبو ظاہر ہوتی ہی
کوہ المدیحرہ۔ نزدیک صنعا کے ہی اصطخری کا قول ہے کہ اس پہاڑ کی بلندی بیس فرسنخ کی ہے

اور یہان پر اکثر مزارع اور آبادیان اور چشمہ زار ہین اور اس پہاڑ پر جانے کی بجز ایک راہ کے دوسری نہین ہے۔ کوہ مقناطیس۔ مہلبی کا قول ہے کہ یہ پہاڑ دریاے قلزم کے پہاڑون سے ملحق ہی اس پہاڑ پر مقناطیس پایا جاتا ہی بالفعل وہان پانی آگیا ہی اس جہت سے یہان بخوف مقناطیس کے ناؤن مین میخ آہنی نہین لگاتے ہین۔ کوہ مقطم سرزمین مصر مین ہی اور قراقہ ہوتے ہوے بلاد حبشہ سے نکلکر دریاے نیل تک پہونچا ہی اور ہر جگہ پر اسکا نام علیحدہ ہی اس پہاڑ پر اکثر مسجد اور خانقاہ تعمیر ہین اس پہاڑ پر کسی قسم کی زراعت نہین ہوتی کیونکہ یہان پر پانی کا اثر نہین ہی سواے ایک چشمہ کو چک کے جو ایک معبد نصاریٰ کے پاس ہی اور اسکے راہب کا نام پیر جبعید ہی اور مقوقش شاہ روم نے عمرو بن العاص سے سوال کیا کہ ستر ہزار اشرفی کے عوض مین اس پہاڑ کو مین مول لیتا ہون اگر آپ میرے ہاتھ بیچیے عمرو بن العاص نے متعجب ہو کر اس حال کی عرضی عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین بھیجی وہان سے جواب صادر ہوا کہ اُس سے دریافت کرو کہ کس واسطے ستر ہزار اشرفی زر سُرخ کی دیتا ہی کیونکہ اس سرزمین مین نہ چشمہ ہی نہ زراعتگاہ پس عمرو نے سائل سے یہ امر دریافت کیا اُسوقت اُسنے جواب دیا کہ اس نظر سے اسقدر سکۂ طلائی دیتا ہون کہ مین نے اکثر کتابون مین دیکھا ہی کہ یہ پہاڑ بہشت ہی اس جواب کو عمرو بن العاص نے حضرت کی خدمت مین لکھ بھیجا حضرت نے درجواب تحریر فرمایا کہ درحقیقت بہشت مومنون کے واسطے ہی پھر حکم دیا تو اسجگہ مقبرہ بنایا گیا بعض حکما اور علما متفق ہین کہ یہ زمرد کا پہاڑ ہے اور مقوقس نے چاہا تھا کہ اسکی ملک ہو جائے جب اسکو نہ دیا تو مسلمانون کو نہین بتلایا۔ کوہ مورجان یہ پہاڑ فارس مین ہے یہان ایک غار ہی جسکی چھت سے پانی ٹپکتا ہی اور یہ بھی لوگ کہتے ہین کہ اس پہاڑ مین ایک ایسا طلسم ہے کہ ایک سے لیکر ہزار تک آدمی کو جو اُس طرف جاوین اُسکا پانی کافی ہو۔ کوہ نار اس قسم کے پہاڑ بکثرت ہین مگر منجملہ اسکے ایک پہاڑ ترکستان مین ہی جسمین ایک غار گھر کے مانند ہی اگر کوئی جانور اسکے مقابل پر پرواز کرے تو فوراً گر کر مر جاے اسی نظر سے اس کوہستان کے گرد و نواح مین اکثر طائر مردہ پڑے ہوے نظر آتے ہین دماوند کے نزدیک ایک پہاڑ ہی جہان سے آگ کا شعلہ رات دن بلند رہتا ہی باقی بیان اسکا پیشتر ہو چکا ہے کوہ نہاوند۔ ابن الفقیہ کا قول ہے کہ اس پہاڑ مین دو طلسم ہین ایک کی صورت مچھلی کے طور پر ہی اور ایک گاو کی شکل پر اور یہ دونون صورتین برف کی بنی ہوئی ہین جو گرمی سردی کسی موسم مین گداختہ نہین ہوتین کہتے ہین کہ اس

طلسم کو اسواسطے بنایا ہی تاکہ چشمے کا پانی کم ہو اور اس چشمہ کا پانی دو طرف جاتا ہی یعنے نہاوند اور دینور مین۔ کوہ ہرمز۔ مصنف تحفۃ الغرائب کا قول ہے کہ سرزمین طبرستان مین جو پہاڑ ہے اُسکا نام ہرمز ہی اس پہاڑ سے پانی گرتا ہی عجائب یہ ہی کہ جسوقت کوئی انسان فریاد کرے پانی کا گرنا بند ہو جاتا ہی پھر جب وہی شخص دوسری آواز کرے تب جاری ہو۔ کوہ ہند اسی مصنف کا قول ہی کہ سرزمین ہند مین ایک پہاڑ ہے جسپر دو صورتین شیر کی بنی ہوئی ہین جنکے دہن سے پانی کی ریزش ہوتی ہے اور ان دونون صورتون کے دہانہ پر ایک ایک گانون آباد تھے جنکے باہم کر مخالفت تھی اور آپس کی لڑائی مین ایک شیر کے دہانہ پر ضرب پہونچی اور وہ ٹوٹ گیا بعد ازان ہرچند اُسکا ٹکڑا ملا کر درست کیا مگر وہ درست نہوا اسی سبب سے اُس شیر کے دہن سے پانی کی ریزش بند ہوگئی جسکے طفیل سے ایک طرف کی آبادی ویران ہوگئی بعض لوگ کہتے ہین کہ لڑائی کی وجہ سے اُسکا منھ نہین ٹوٹا بلکہ اسواسطے توڑا تھا کہ پانی زیادہ ہوگا مگر مقدمہ بالعکس ہوگیا کہ اتنا بھی نہ رہا۔ کوہ واسط قریب اندلس کے ہی اور اسکے غار مین ایک شگاف ہی اور ایک تیر آہنی معلق ہی جسپر لوگ آنکھین ملتے ہین مگر اُسکو نکال نہین سکتے ہین اور جب کوئی نکالنے کا قصد کرتا ہی تو وہ شگاف مین غائب ہو جاتا ہی پھر اپنی حالت پر آجاتا ہی اکثر لوگون نے بڑی بڑی تدبیرین کین کہ تیر کو نکالین مگر کچھ نہوا۔ کوہ ودقان یہ بڑا پہاڑ ہی اسپر اکثر چشمۂ آب شیرین کے ہین اور یہان پر درخت حرم ہی جو کہین نہین ہوتا مگر مرضی خدا جسجگہ پر ہو اور اس درخت کے پتے مشابہ چادر کے ہوتے ہین اور جڑ اسکی مانند درخت کھجور کے ہوتی ہے اور اس پہاڑ پر آبادی بھی ہی اور رہنے والے اس پہاڑ کے بنی اوس کہلاتے ہین کوہ وشل سرزمین تہامہ مین یہ عظیم الشان پہاڑ ہی کل دنیا کے پہاڑون مین اس پہاڑ کی آب و ہوا نہایت خوشگوار ہی۔ کوہ لیسوم مکہ کے قریب بلاد ہذیل سے ہی اسپر کوئی انسان نہین جا سکتا بندرون کی کثرت ہی اور سرات کے پہاڑون پر جو لوگ نیشکر کی زراعت کرتے ہین اسکو بھی یہ آکر ویران کرتے ہین اور بیچارے کاشتکار لوگ بے قابو ہین دفع کرنا انکا نہین جانتے ہین کیونکہ انکا مساکن دور و دراز ہی اور وہان کوئی جا نہین سکتا۔ کوہ یلہ پشم شہر قزوین کے نزدیک اسکی آبادیون مین سے ایک موضع ویل نام ہی مصنف عجائب المخلوقات لکھتا ہی کہ ایک شخص نے جو اس پہاڑ پر گیا تھا مجھسے ظاہر کیا کہ اُس پہاڑ پر سنگی آدمیون کی صورتین بکثرت ہین جنکو حق تعالے نے اپنے غضب سے پتھر بنا ڈالا ہی۔ منجملہ ان سب صورتون کے ایک چرواہے

کی تصویر ہی جو اپنے لکڑی ٹیکے ہوے بکریون کو چرا رہا ہے اور ایک چرواہا اپنی ماده گاؤ کا دوده دُہتا ہے۔

فصل در تولد انہار۔ جو وقت کہ برف وباران پہاڑون پر گرتا ہی اور اُنکی بلندی سے نیچے کیطرف رجوع لاتا ہی تو ہر ایک غار سے نکلکر کوسون جنگل مین پھیل جاتا ہی اور اکثر جگہ غارون مین پانی بھرا رہتا ہی جسکو عربی مین اوشال کہتے ہین پس جبکہ اُن پہاڑون مین راستہ نکلنے پانی کا تنگ ہوا تو دہانہ کشادہ کرکے ندی کی صورت ہو جاتی ہے اور وہ پانی جابجا انھین گڈھون مین ٹھہر جاتا ہی اور ہمیشہ اُنکا جاری ہونا پہاڑون کے نیچے کی طرف ہوتا ہی اور کبھی بند نہین ہوتا کیونکہ ہمیشہ برف وبارش سے اُنکو مدد ملی جاتی ہے البتہ جب یہ مدد قطع ہوتی ہی قحط سالی مین وہ جاری ہونا بھی مسدود ہو جاتا ہی۔ بطلیموس حکیم جسنے کتاب جغرافیہ مسمیٰ بہ کتاب السماء والعالم لکھی ہے لکھتا ہی کہ اس ربع مسکون مین تخمیناً دوسو چالیس ۲۴۰ نہرین طول طویل ہین انمین سے بعض نہرین ایسی ہین جنکا طول پچاس فرسخ سے لیکر ہزار فرسخ تک ہی اور بعض ایسی ہین جو مشرق سے مغرب تک جاری ہین اور مغرب سے مشرق تک اور بعض دکن سے اُتر اور اُتر سے دکن تک ابتدا مین یہ سب ندیان پہاڑون سے نکلتی ہین اور انتہا مین دریا سے ملتی ہین یا کہ کسی ریگستان یا کوہستان کے نیچے غائب ہو جاتی ہین اور انکے کنارون پر بڑے بڑے شہر اور بستیان آباد ہین اور ان نہرون کا پانی خلائق اپنی زراعت اور باغستان مین صرف کرتے ہین اور باقیماندہ انکا دریاے شور مین جا گرتا ہے وہان جا کر یہ پانی لطیف اور رقیق ہو کر ہوا مین صعود کرتا ہے اور بخارات اسکے مجتمع ہو کر ابر و باد بنجاتے ہین اور پھر مترشح ہوتے ہین اور پھر وہی ترشح پہاڑون پر برف وباران کے آثار پیدا کرتا ہے غرضکہ یہی رنگ ہمیشہ سے چلا آتا ہی فی الحال تھوڑا سا بیان بعض ندیون اور اُنکے خواص عجائبات کا کرتا ہون۔ نہر آتل یہ بڑی نہر شہر خزر مین ہے عرض اسکا دجلہ کے عرض سے نزدیک ہی روس وبلغار سے ہوتی ہوئی دریاے خزر مین جا ملی ہے کہتے ہین کہ اس نہر سے کچھ اوپر ستر شاخین نکلی ہین مگر اسکی گہرائی اپنی اصلی حالت مین رہکر دریا سے ملجاتی ہے اسکے عجائبات مین یہ بیان ہی کہ اسکا پانی باوجودیکہ دریا مین ملجاتا ہی مگر دو روز کی راہ تک اپنا رنگ علٰحدہ ظاہر رکھتا ہے اور موسم زمستان مین اسکا پانی کثرت خوشگواری اور شیرینی سے بستہ ہو جاتا ہی اس دریا مین اسقدر عجائب جانور ہین جنکا بیان ممکن نہین ہے احمد بن فضلان کو مقتدر باللہ نے بادشاہ بلغار کے پاس بطریق رسالت

بھیجا تھا اُسکا بیان ہی کہ مین نے پیشتر یہ سنا تھا کہ والی بلغار کے پاس ایک بڑا قوی الجثہ
انسان ہی پس اُسکے دیکھنے کے واسطے مین نے سوال کیا بادشاہ مذکور نے بیان کیا کہ وہ شخص
ہمارے پاس تھا لیکن ہماری ولایت کا رہنے والا نہین تھا مگر اُس شخص کی یہ کیفیت ہی کہ
ایک روز دریاے آتل کی طغیانی ہوئی لوگون نے خبر پہونچائی کہ ایک شخص نہایت
طویل القامت اور قوی ہیکل کو نہر آتل لائی ہی اس خبر کو سُنکر ہم بھی اُسکے دیکھنے کو سوار ہوے
ناگاہ ایسا ایک شخص نظر آیا جو طول مین بارہ گز تھا اور جسکا سر ایک بڑی دیگ کا نمونہ تھا
اور ناک اُسکی ایک بالشت کی اور آنکھین بڑی بڑی اور ہر ایک اُنگلی ایک ایک بالشت کی
تھی پس ہمنے اُسکے مقابل ہوکر گفتگو شروع کی مگر وہ متوجہ نہوتا تھا آخر مین اُسکو اپنے ہمراہ لایا
اور مین نے دیگر ولایات کے شاہون کو لکھا اور درمیان میرے اور اُنکے ملک کے تین
مہینے کی راہ کا فاصلہ تھا جواب آیا کہ یہ شخص یاجوج وماجوج کے گروہ مین سے ہی اور یہ فرقہ
ہم لوگون سے تین مہینے کی راہ پر ہی اور درمیان مین ایک دریا حائل ہی اور یہ قوم مانند جانورون
کے برہنہ رہتی ہی اور مچھلی کھاتی ہی حق تعالے کی حکمت ہی کہ ہر روز دریا سے مچھلیان نکلتی ہین
اور یہ لوگ اُنکو بقدر اپنے اور اپنے عیال و اطفال کی خورش کے لیجاتے ہین اگر زیادہ حرص کرین
تو اسکے خورندہ کو درد شکم لاحق ہو پس بادشاہ بلغار نے کہا کہ ایک مدت تک وہ شخص ہمارے
پاس رہا آخر کو اُسکے حلق مین ایسا عارضہ ہوا کہ وہ مرگیا اور اُسکی ہڈیان وغیرہ ایک سخت
ہیبت ناک ہوگئین - نہر آذربیجان ابوالقاسم جہانی نے لکھا ہی کہ یہ نہر وہ ہی جسکا پانی پتھر
ہوجاتا ہی اور تحفۃ الغرائب کے مصنف نے لکھا ہی کہ آذربیجان ایک نہر ہی جسکا پانی سخت
پتھر کی طرح پر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہی - نہر اندلس عذری کا قول ہی کہ یہ نہر اندلس مین ہے
اور دریاے شام سے نکلکر طرطوس کے گرد نواح مین آکر گرتی ہے اسکے طول کو دو سو دس میل
لکھا ہی اور اِسی دریا مین ایک عجب قسم کی بیخار مچھلی ہے جسکا نام نرخنہ ہی اور سواے اس
دریا کے اور کسی جگہ پیدا نہین ہوتی ہے - نہر الابلہ واقع بصرہ چار کوس کی چوڑی اور اسکے
کنارون پر اکثر بڑی بڑی عمارات اور درخت اور شگوفہ زار ہین خصوص لیمو وغیرہ میوہ جات
بکثرت ہین کہتے ہین کہ بہشت کی نہرین دنیا مین چار ہین ایک نہر ابلہ بصرہ دوسری نہر شب بوان
جو زمین فارس مین ہی تیسری نہر غوطہ جو دمشق مین ہی چوتھی نہر صعید جو سرزمین سمرقند مین
جاری ہی اور ان چارون کو ایک دوسرے پر فضیلت دینا ممکن نہین ہر ایک اپنی اپنی لطافت

مین بکتا ہی - نہر اسفار مصنف تحفۃ الغرائب کا قول ہے کہ سرزمین اسفار مین ایک ایسی نہر ہے
جو ایک برس جاری ہوکر آٹھ برس تک منقطع ہو جاتی ہے اور نوین برس پھر جاری ہوتی ہی
نہر آنہ سرزمین اندلس مین ہی اسکا مخرج موضع فج العروس مین ہی بعد ازان زمین مین ایسی
ناپدید ہوتی ہے کہ اسکا سراغ نہین ملتا پھر قلعہ رباح کے نزدیک جسکو آنہ کہتے ہین ظاہر ہوتی ہی
اور پھر اسی طور پر گم ہوکر ظاہر ہوتی ہے اسی طور پر اکثر جگہ ظاہر اور پوشیدہ ہوکر بارہ اور طیلوس
تک اُسکا نشان ملتا جاتا ہی اور پھر دریاے محیط مین جاکر گرتی ہی طول اسکا تین سو میل ہے
نہر جیحون اصطخری نے کہا ہی کہ اس نہر کی گہرائی اُسکی روانی سے معلوم ہو جاتی ہی یہ نہر حدود
بدخشان سے نکلتی ہی اکثر اور ندیان اس نہر مین نواح ختل و وخش مین ملجاتی ہین پس یہان کی
ایک بڑی عظیم الشان نہر ہو جاتی ہے اور وہان سے نہرہاے صنعان مین گذر کر نہر بدخشان
مین آتی ہے جو ترکستان سے نکلی ہی اور پہاڑون سے گذر کر خوارزم مین آکر گرتی ہی اور کہین کے
باشندون کو اس نہر سے نفع نہین ملتا ہی سواے اہل خوارزم کے کیونکہ خوارزم کی زمین
بہ نسبت اسکے نشیب مین ہی اور چھ دن کی راہ تک خوارزم کی سرحد مین پھیلتی ہی اور زمستان مین
جیحون کا پانی بستہ ہو جاتا ہی اگر جاڑے کی شدت ہوئی تو اُسکا پانی سخت پتھر ہو جاتا ہی بحدے کہ اُسپر
سے گاڑی اور چھکڑہ کی گذرگاہ ہو جاتی ہی مگر دبازت اُس یخ بستہ کی پانچ بالشت کی ہوتی ہی اور
نیچے پانی بھرا رہتا ہی اہل خوارزم اکثر اسمین مثل کنوین کے کھود کر پانی نکالا کرتے ہین اور گدھون پر
لادکر شہر مین لیجاتے ہین جسوقت کہ بستہ ہو جاتی ہے ہرگز یہ تمیز نہین رہتی کہ آیا یہ زمین ہے یا
دریا - غبار بھی اُسپر اُڑا کرتا ہی اور یہ نقشہ دو مہینے تک برابر رہا کرتا ہی پس جب سردی کم ہو جاتی ہی
یخ پگھلنا شروع ہوتی ہے اور اکثر لوگ اسپر چلنے مین دھوکا کھاتے ہین کیونکہ وہ یخ ٹوٹ جاتی ہی
اور وہ لوگ مع باربرداری وغیرہ غرق ہو جاتے ہین اسی سبب سے اس نہر کا نام قتال وہان مشہور ہی
نہر حصن مہدی تحفۃ الغرائب والا لکھتا ہی کہ یہ نہر درمیان بصرہ اور اہواز کے ہی بعض ایام مین
اس نہر مین تین منارہ ظاہر ہوتے ہین اور اُسوقت اُسمین سے طبل اور بوق کے مانند آواز
ہوا کرتی ہی لوگون کو اسکی حقیقت معلوم نہین کہ یہ آواز کیا ہی - نہر خلخ ترکستان مین ہی اس
مین ایک قسم کے سانپ ہین ان موذیون کی ایسی کچھ تاثیر ہی کہ جو کوئی انکو دیکھے بیہوش ہو جائے
نہر دجلہ بغداد مین ہی اور یہ نہر اُس پہاڑ کے نزدیک ہی جو کہ حصن مشہور ہے اس حصن کا نام
حصن ذو القرنین ہی اس نہر کا پانی دیگر کوہستان کے دریاؤن سے ملکر جاری ہوتا ہی اور وہان سے

یہ نہر بکردیہ پہاڑ سے ہوتی ہوئی فارقین سے نکلکر حصار کیقباد مین پہونچتی ہے وہان سے جزیرہ
ابن عمرو سے گذر کر نہر موصل مین ملتی ہے وہان سے تکریب مین ملکر بغداد مین جاگرتی ہی
وہان سے واسط اور بصرہ اور عبادہ ہوکر دریاے فارس مین گرتی ہی اور جب واسط سے جدا
ہوتی ہی تو سات نہرین ہوجاتی ہین انکے نام یہ ہین۔ نہر ساسی۔ نہر عراق۔ نہر وقلہ نہر بروی
نہر ہمامیہ۔ نہر جعفر۔ نہر میسان۔ بعد ازان یہ ساتون شاخین ایک ہوکر نہر فرات سے متصل
ہوتی ہین اور موضع مطارا کے قریب اسکا پاٹ بڑا لمبا چوڑا ہوجاتا ہی۔ یہ موضع بصرہ اور
دجلہ کے مابین مین یک روزہ مسافت پر واقع ہی دجلہ کا پانی شیرین خوشگوار اور سبک ہی
گرما کے موسم مین اسکا پانی واسط اور بصرہ مین استعمال کیا جاتا ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما کی روایت ہی کہ حق تعالی عز شانہ نے حضرت دانیال پر وحی بھیجی تھی کہ اپنے بندون کے
واسطے دو نہرین جاری کرتا ہون اور ان دونون نہرون کو دریا سے منتہی کرتا ہون پس حکم کیا
خدا نے زمین کو کہ مطیع ہو دانیال علیہ السلام کی پس حضرت دانیال نے ایک لکڑی ہاتھ مین
لیکر زمین پر خط کھینچنا شروع کیا اور پانی جاری ہونے لگا اور جہان زمین بیوہ عورت یا یتیم کی
ہوتی تھی تو وہ یتیم وغیرہ دانیال کو قسم دیتے تھے کہ ہماری زمین سے پھیر دو دانیال اسجگہ سے
گھوما دیتے تھے اسیواسطے دجلہ و فرات مین گھوم زیادہ ہین۔ قاضی علی بن محمد الیسوفی نے
لکھا ہی کہ فرات سے دجلہ کی نہر دونی ہی اور اُسکے مغرب رویہ فرات جاری ہی اور اس نہر کی زمین کا عکس
پانی پر سے معلوم ہوتا ہی۔ نہر الذہب۔ یہ نہر سرزمین شام مین واقع ہی اہل حلب کا کلام ہی کہ یہ نہر
وادی بطنان مین ہے لکھا ہی کہ اس نہر کو نہر الذہب اسواسطے کہتے ہین کہ اس نہر کا پانی ذرا بیکار
نہین جاتا ہی اور اسقدر عزیز الوجود ہی کہ اول تل کے بکتا ہی اور جب کم ہوجاتا ہی تو ناپ کر بکتا ہی
اسکے یہ معنی ہین کہ جو پانی اسکا کام مین آتا ہی اس سے میوہ جات وغیرہ تیار ہوتے ہین جو وزن ہوکر
فروخت ہوتے ہین اور جو فاضل رہا وہ ایک جگہ جمع ہوکر نمک ہوجاتا ہی جو پیمانہ سے بکتا ہی اور
اس نہر کا پانی دو فرسخ تک ایک ریگستان مین جاکر نمک ہوجاتا ہی اکثر شام کے گرد و نواح مین خرچ
ہوتا ہی۔ نہر الزریق یہ نہر ہمیشہ جاری رہتی ہی اور اکثر باغستان وغیرہ کو سیراب کرتی ہی جس زمانہ مین
کہ درمیان اہل اسلام اور فارسیون کے لڑائی واقع ہوئی تھی اور اس معرکہ مین یزدجرد مارا گیا تھا
اسوقت مین اس نہر زریق نے بہت کچھ مدد لشکر اسلام کو دی تھی یعنے جسوقت لشکر عجم مفرور ہوا تو یہ
دریا حائل تھا پس اکثر لوگ اُنکے اسمین ڈوب کر مر گئے اور کچھ اہل اسلام کی قید مین آئے۔ نہر الارس واقع

آذربایجان نہایت تند و تیز ہی اسکے اطراف مین کنکریلی اور پتھریلی زمین واقع ہی اور دریا کی تہ مین پتھرون کا مخزن ہی اُدھر ناؤ نہین جاسکتی اکثر پتھر یہان پر ایسے ہین جنکا توڑنا ممکن نہین ہے اکثر حکما کا اعتقاد ہی کہ جو شخص برہنہ پا اس نہر سے گذرا اُسکے پانون کی یہ تاثیر ہو جاتی ہی کہ جو عورت درد زہ مین گرفتار ہو اگر وہ شخص اپنے تلوے اُس عورت کی پیٹھ پر رکھدے تو فوراً وضع حمل ہو جاوے۔ کہتے ہین کہ ہر چند یہ نہر بکثرت پتھریلی ہے مگر کسی کو غرق نہین کرتی ہی اکثر حیوانات اسمین ڈوب کر خلاص ہو جاتے ہین عجائب تر یہ ہی کہ دیسم بن ابراہیم حاکم آذربایجان کہتا ہی کہ ایک مرتبہ مین اس دریا کے پل پر مع لشکر پہونچا اسوقت مین نے دیکھا کہ ایک عورت ایک لڑکے کو اپنے کندھے پر ڈالے ہوے جاتی ہی ناگاہ ہماری بار برداری کا اونٹ جو اُدھر سے نکلا تو اس عورت کے دھکا لگا جسکے صدمہ سے وہ تو پل پر گر پڑی اور بچہ دریا مین جا کر گرا اور غوطہ کھا کے اُبھر آیا اور اُس دریا سے ذخار اور اُسکے سنگسار سے اُسکو کسی طرح کا صدمہ نہین پہونچا یہ عجیب معرکہ دیکھنے مین آیا کہ دریا کے تموج نے لڑکے کو خشکی پر پہونچا دیا جب وہ بچہ کنارے لگا وہان پر ایک عقاب رہتا تھا اُسنے جھپٹکر اُس معصوم کو اُٹھا کر جنگل کی راہ لی اُسوقت مین نے مع اپنے ہمراہیون کے عقاب کے پیچھے گھوڑے اُٹھائے ناگاہ عقاب نے ہوا سے اُتر کر لڑکے کو زمین پر ڈال دیا اور اسکے کپڑے پھاڑنے کا قصد کیا یکایک لشکر جو پہونچکر شور و غل جو کیا تو عقاب بچہ کو چھوڑ کر اُڑ گیا اُسوقت مین نے اُسکے سلامت احوال پر شکر خدا کیا اور اُسکو اُسکی مان کے سپرد کیا۔ **نہر الزاب** یہ مشہور نہر ہی واضح ہو کہ بڑی نہر کو رود خانہ کہتے ہین اور چھوٹی نہر کو جو ہمیشہ جاری رہے جُو کہتے ہین غرضکہ یہ رودخانہ مابین اربل اور موصل کے واقع ہے اور یہ نہر آذربایجان سے شروع ہو کر عراق کے نزدیک دجلہ مین گرتی ہی عرب کے لوگ اسکا نام آب مجنون بتاتے ہین بدینوجہ کہ اسکی روانی مین بڑی تندی اور تیزی ہی مصنف کتاب کی تحریر ہی کہ موسم گرما مین مین نے مکرر اس نہر کا پانی نوش کیا نہایت سرد اور شیرین پایا اسکے مخرج کے نزدیک مغرب مین اکثر آبادی ہی اور وہان کے لوگ بسبب اس پانی کی عمدگی کے ایک فصل مین دو مرتبہ زراعت کرتے ہین۔ **نہر زندرود**۔ اصفہان مین ہی اور آب شیرینی مین بہت مشہور ہی اسکا مخرج موضع بناکان ہے اور تمام اصفہان اس سے سیراب ہوتا ہی وہان سے نکلکر ریگستان مین نامعلوم ہو کر سرزمین کرمان پر ظاہر ہوتی ہے اور وہان نیچے اتر کر دریاے ہند مین گرتی ہے۔ **نہر زلو** یہ مرند کے قریب سرزمین آذربایجان پر واقع ہے

اس نہر کے اندر کوئی انسان قدم نہین رکھ سکتا جب تک کہ اُسکا عمق دریافت نہو جائے خصوص
ایام بہار مین پس مرنار کے نزدیک پہونچکر اس نہر کا نشان بالکل ناپدید ہو جاتا ہی اور چہار
فرسخ تک چھپی چھپی جاری رہکر ظاہر ہوتی ہے اور اسکی خبر دی ہی شریف محمد ذو الفقار علوی
ہرندی نے - نہر السبت مصنف تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ یہ نہر سرزمین اندلس پر جاری ہے
اس دریا سے کوئی سوار یا پیادہ گذر نہین کر سکتا البتہ شنبہ کے دن اسکا بڑھنا موقوف ہو جاتا ہی
اور بعد غروب آفتاب کے پھر وہی پہلا زور شور آجاتا ہی اور اس نہر کے کنارے ایک طلائی بت
ہی جسکے سینہ پر یہ لکھا ہی کہ اس دریا سے پار مت نکل ورنہ پھر ادھر آنا دشوار ہوگا - نہر سر درود
آذربایجان مین ہی مصنف عجائب المخلوقات کی تحریر ہی کہ بعض فقہائے آذربایجان نے
اس سے کہا کہ اس نہر مین ایک پتھر پانچ گز کا لمبا اور پانچ گز کا چوڑا اور دو گز کا موٹا ہے اور
اس پتھر کے جوفون مین چیونٹیان بکثرت رہتی ہین پس جسوقت دریا چڑھتا ہی اُسوقت اُس
پتھر کے جتنے سوراخ ہین لبریز ہو جاتے ہین مگر اسکا سر پانی سے نہین چھپتا ہی اور پانی اُسپر
نہین پہونچتا اور اسی وجہ سے مورچہ وغیرہ جو اُسمین رہتی ہین اُنکو کسی طرح کا آزار نہین پہونچتا ہی
پس جب یہ وقت آتا ہی تو لوگ اس پتھر کے تماشا کو آتے ہین اور تعجب کرتے ہین اکثر لوگ
اُن مورچون کے کھلانے کو خورش بھی لیجاتے ہین - نہر سنجہ دیبی کی تحریر ہی کہ یہ دریا نہایت
عظیم ہے اور حصار منصور اور کیسوم سے جاری ہوتا ہی جو کہ ولایت مصر مین ہی اس دریا مین کوئی
رہگذر نہین کر سکتا کیونکہ زمین اسکی ریگستانی ہی اس نہر پر ایک عجیب پل ہی بصورت ایک
طاق کے جسکے نیچے سے دریا جاری ہی اس طاق کی تیاری مین ایسے پتھر لگائے گئے ہین
جسکے ہر ٹکڑہ کا دس گز طول لکھا ہی اور پانچ گز کی اونچائی ہی اس پل کی کیفیت یون لکھی
ہی کہ وہان کے لوگون کے پاس ایک لوح ہی اور اُسپر ایسا کچھ طلسم بنایا ہی کہ جب وہ پل کہین سے
شکست ہو جاتا ہی تو وہ لوگ اس لوح کو پانی مین ڈال دیتے ہین پس فوراً پانی وہان سے
ہٹ جاتا ہی جب وہ لوگ اس پل کی مرمت کر چکتے ہین تب لوح کو نکال لیتے پھر بدستور پانی
وہان آجاتا ہی جیسا کہ تھا - نہر سیحون یہ نہر ماوراء النہر مین مشہور ہے سرزمین خجند پر جو سمرقند
سے دوسری طرف واقع ہی جاڑے مین اسکا پانی پتھر کے مانند سخت تر ہو جاتا ہی حتی کہ اکثر قافلے
کے قافلے اُسکے اوپر سے گذر جاتے ہین - نہر شاہ رود و اسفند رود یہ نہرین آذربایجان کے
کوہستان سے نکلی ہین شاہ رود بڑے زور شور کا دریا ہی اسکی روانی مین بڑے زور کی آواز ہوتی ہی

اور بہ نسبت اسکے اسفندرود مین آواز نہین ہی اور ملائم زمین پر آہستہ آہستہ بہتی ہی اکثرون کا مقولہ ہی کہ شاہ رود باوجود سختی اور زور روانی کے آفات سے سلامت اور محفوظ ہی اور اسفندرود باوجود سلامت روی کے آفات سے بری نہین ہی یعنے قاتل دریا ہی غرضکہ یہ دونون نہرین یہان سے نکل کر گیلان مین ملجاتی ہین گیلانی لوگ اسکا پانی پیتے ہین اور کاشتکاری مین صرف کرتے ہین اور یہ نہر وہان سے نکلکر دریاے خزر مین گرتی ہے - نہر سلف افریقہ مین ہے مصنف عجائب المخلوقات سے فقیہ سلیمان ملیانی نے بیان کیا کہ موسم بہار مین ہر سال اس دریا مین ایک مچھلی جسکا نام شبوق ہی ظاہر ہوتی ہی یہ مچھلی ایک گز کی لمبی اور اسکا گوشت خوش مزہ ہوتا ہی لیکن کانٹے بہت ہوتے ہین اس مچھلی کا شکار صرف دو مہینے ہوا کرتا ہی - نہر صراط بغداد مین جاری ہی خاندان ساسان کے بادشاہون نے اسکو کھدوایا ہی اس نہر سے اکثر دیہات اور باغات وغیرہ سرسبز ہوتے ہین اکثر اسکے کنارے والی معمورون مین کھیتی ہوتی ہی اور اسی نہر سے انکی آب پاشی کیجاتی ہے - نہر صقلات - تحفۃ الغرائب مین لکھا ہی کہ یہ نہر سرزمین صقلات پر جاری ہی اور ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ جاری ہوتی ہی - نہر طبر یہ تحفۃ الغرائب مین مرقوم ہی کہ یہ نہر سرزمین طبریہ مین ہے اسکا نصف پانی گرم اور نصف سرد ہی اور جب تک کہ اس نہر مین ہی باہم اختلاط نہین ہوتا اور اگر نہر سے باہر کسی برتن مین رکھو تو دونون قسم کے پانی سرد ہو جاتے ہین نہر العاصی یہ نہر ملک شام مین قریب حمص و حماۃ کے ہی اور اس نہر کا مخرج بحیرۂ قدس ہے جب یہ نہر چڑھتی ہے تو اسکا پانی بحر انطاکیہ مین گرتا ہی اس نہر کو جو عاصی کہتے ہین تو اسکی وجہ یہ ہی کہ اکثر نہرین جنوب رویہ بہتی ہین اور یہ برخلاف انکے شمال رویہ بہتی ہے اس نہر مین ایک قسم کی مچھلی ملتی ہے جسکی مقدار ٹڈی سے کچھ بڑھکر ہی - نہر عیسیٰ یہ نہر دریاے فرات سے بہرہ یاب ہی اور بغداد اور مدینہ سلام مین جاری ہے اسمین شہر کی سکھون کے بہت مکان ہین اور اسکے کنارے پر اکثر دیہات ہین جوکہ اسکی آب پاشی سے سرسبزی رکھتے ہین اگلے زمانہ مین اسپر جابجا پل بندھے ہوے تھے مگر اسوقت بجز ایک پل کے اور کسی کا آثار نہین ہی اسکے دونون کنارون پر اکثر باغات وغیرہ سرسبز کھڑے ہین اسکے اطراف کی آب و ہوا نہایت خوشگوار ہی گویا کہ نمونۂ بہشت ہی - نہر القورج نہر فاطول اور بغداد کے مابین مین ہی جب یہ نہر طغیانی کرتی ہی تو بغداد مین پانی آجاتا ہی اور شہر کو خراب کرتا ہی اس نہر کے کھدوانے کی کیفیت یہ ہی کہ جسوقت نوشیروان کسریٰ نے فاطول کی نہر طیار کرائی اور اسمین پانی جاری ہوا اسکی وجہ سے نشیب کے رہنے والون کو

بہت کچھ نقصان ہوا اور نیز اُن لوگون کو پانی نہ ملنے کی بھی شکایت ہوئی آخر کار مظلومون نے
نوشیروان سے سرسواری ملاقات کی اور اپنے ظلم کا حال بیان کیا کہ ہم بادشاہ کے ظلم سے
مظلوم ہین یہ سُنکر نوشیروان گھوڑے سے اُترکر زمین پر بیٹھ گیا لوگون نے کچھ فرش وغیرہ
لاکر بچھا دیا کہ اسپر تشریف رکھیے مگر اُسنے قبول نہ کیا اور کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے
کہ دادخواہ روبرو کھڑا ہوا ور ہم فرش قبول کرین اکثر اُس بادشاہ عادل کا یہ قاعدہ تھا کہ انصاف
کے وقت خاک نشینی اختیار کرتا تھا آخر کیفیت مفصل دریافت کی اُن بیچارون نے عرض
کیا کہ حضور نے نہر فاطول کھدوائی اُسکے سبب سے ہم لوگ خراب ہوے دانہ پانی دونون
بند ہوا نوشیروان نے فرمایا بہت بہتر ہم اس نہر کو مسدود کرا دین تا کہ آپ لوگون کو نقصان
نہ پہونچے رعایاے ستم رسیدہ نے جواب دیا کہ ہم اس قدر تکلیف دہ نہین ہو سکتے البتہ
یہ چاہتے ہین کہ اس نہر کے علاوہ ایک اور نہر کھدوائی جاوے پس نوشیروان نے بموجب
اُنکی استدعا کے نہر قورج تیار کرائی اور اُس نہر سے ان لوگون کو انتفاع کامل ہوا مگر زمانہ
حال مین موجب نقصان کمال ہے جسوقت پانی اسکا چڑھتا ہے تو شہر مین پہونچکر اکثر معمورات کو
خراب کیا کرتا ہے - نہر فرات اسکا مخرج آرمینہ اور قالیقا سے ہے اور یہ نہر پہاڑون مین ہوتی
ہوئی سرزمین روم مین آئی ہے وہان سے ملاطیہ ہوکر سماط ہوتی ہوئی قلعہ نجیم اور دیگر مقامات
سے نکلکر عانہ مین پہونچی ہے اور یہان پہونچکر اسکی شاخین بطور ندیون کے ہو جاتی ہین اس
دریا سے اکثر باغ اور زراعت کی آب پاشی ہوتی ہے آخر کو یہ دریا دجلہ سے جا ملا ہے بعض شاخین
تو درمیان واسط کے ملحق ہوئی ہین اور بعض واسط کے بالائی اطراف مین اور بعض بصرہ مین
اور وہان پر فرات اور دجلہ ایک ہوکر دریاے عظیم کی حیثیت سے روان ہوکر دریاے فارس
مین جا گرتا ہے اس دریا کے اکثر فضائل مین روایت ہے کہ بہشت سے چار نہرین نکلی ہین
نیل - فرات - سیحون - اور جیحون جناب امیر المومنین حضرت مشکل کشا علیہ السلام نے اس
دریاے فرات کے حق مین اہل کوفہ سے فرمایا کہ - یا اهل الکوفة ان نهرکم هذا یصب الیه میزابان
من الجنة یعنے اے اہل کوفہ یہ نہر فرات جو تم مین ہے اسمین دو نالیان بہشت سے ملی ہین اور
وہان سے پانی اسمین آتا ہے اور عبدالملک بن عمرو سے روایت ہے کہ فرات دریاے
بہشت مین سے ہے اگر اسمین گندگی نہ ملتی تو جس مریض کو پلاتے اسکو شفا ہوتی خداوند تعالیٰ
نے اس نہر پر فرشتون کو موکل فرمایا ہے تا کہ اسباب مضرات کو اس نہر سے دور کرتے ہین ۱۵

اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ آپ نے فرات کا پانی پی کر خدا کی حمد کی
اور فرمایا کہ اسمین بڑی برکت ہی اگر لوگ اُسکے فیض کو جان جاتے ہرگز اس دریا کے کنارے
سے جدا نہوتے - اور اگر اسمین پیشاب پاخانہ نگرتا تو جو شخص اسمین غسل کرتا اسکو صحت ہوجاتی
سدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ ایام خلافت مشکل کشا مین دریاے فرات کسی قدر چڑھا تھا
اُسکے درمیان سے ایک انار کلان برآمد ہوا اور حضرت کو دستیاب ہوا جسوقت اُسکو توڑا تو
اُسکے دانے ایک ایک گز کے تھے اور بکثرت تھے حتی کہ درمیان اہل اسلام کے تقسیم ہوے
اکثر علما کے نزدیک یہ روایت ثابت ہی کہ یہ انار بہشت کا تھا - نہر کُر درمیان ارمینیہ و اران
کے ہی اور بلاد خزران سے نکلکر مدینہ تفلیس اور جبرہ اور شمکور ہوتی ہوئی بردعہ تک پہونچی اور
وہان سے نہر رس مین ملتی ہی اور نہر رس چھوٹی ہی نہر کُر سے اور وہان سے دریاے خزر مین ملحق
ہوکر بردعہ سے تین فرسنگ پر موضع سورما کو جاتی ہی سب جگہ پر اس نہر مین ایک قسم کی مچھلی دستیاب
ہوتی ہی عجیب قسم کی - اکثر متفق ہین کہ یہ نہر نہایت سلیم ہی جو کوئی جانور یا انسان اسمین گرتا ہی صحیح و سلامت
نکل آتا ہی بعض فقہا نے مصنف عجائب المخلوقات سے بیان کیا کہ ہمنے نہر کُر مین سے ایک
ڈوبتے ہوے انسان کو باہر نکالا اُسمین قدرے جان باقی تھی جسوقت اُسنے خشکی کی ہوا کھائی آنکھ
کھولکر ہمسے دریافت کیا کہ یہ کون مقام ہی ہمنے جواب دیا کہ بقچوان اُسنے جواب دیا کہ مین سرزمین گنداق
مین ڈوبا تھا جو کہ اس جگہ سے پنجروزہ راہ پر واقع ہے آخر اُسنے گرسنگی کے سبب سے کھانا
طلب کیا لوگ اُسکے واسطے کھانا لائے کہ یکایک جس دیوار کے نیچے وہ بیٹھا تھا وہ منہدم
ہوئی اور اسکے سبب سے اُس بیچارہ کی جان تلف ہوئی - نہر گنگ یہ نہر سرزمین ہند مین نہایت بزرگ ہی
اور اہل ہند کے نزدیک بہت متبرک ہی ہندوون کے بزرگ و خویش و بیگانہ جو فوت ہوتے ہین
انکی ہڈیان اس دریا مین چھوڑتے ہین اور ان لوگون کا یہ اعتقاد ہی کہ اس عمل سے مردہ بہشت کو
جاتا ہی اور اس نہر سے اور سومنات سے دو سو فرسنگ کا فاصلہ ہی اور اس دریا کے پانی سے اپنے
بتخانون کو دھوتے ہین - نہر الملک یہ بہت پرانی نہر بغداد مین ہی کہتے ہین کہ اول اول اس نہر کو
حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کھدوایا تھا اور بعض کہتے ہین کہ سکندر نے اسکی بنا
ڈالی کہتے ہین کہ یہ نہر تین سو ساٹھ دیہات پر جاری ہی موافق عدد ایام سال کے اور اسواسطے اسطرح
کی نہر بنوائی کہ اگر ملک مین قحط پڑے تو ہر گانون کی آمدنی ایک روز کے خرچ کو کفایت کرے
جیساکہ حضرت یوسف صدیق نے مصر مین بندوبست کیا تھا - نہر مہران یہ سندھ مین ہی اسکی

چوڑائی دجلہ کے برابر ہی مشرق سے دکن کا کونہ لیتی ہوئی آتی ہی اور مغرب رویہ بہکر دریاے فارس مین جا ملی ہے اصطخری نے لکھا ہی کہ یہ نہر اُس پہاڑ سے نکلی ہی جہان سے بعض بعض شاخ نہر جیحون کی برآمد ہوئی ہے یہ نہر سرحد ملتان پر ظاہر ہوئی ہی اور منصورہ پہونچکر دریاے شرقی مدینۃ الدبیل مین گرتی ہے - مدینۃ الدبیل بڑی نہر خوشگوار اور شیرین باہر دجلہ کے ہی کہتے ہین کہ اس دریا مین گھڑیال بکثرت ہین مگر کلائی قامت مین دریاے نیل کے نہنگون سے کسی قدر کم ہین اور جب اس نہر مین جوش آتا ہی پانی اُسکا اطراف مین پھیل جاتا ہی بعد ازان جب وہ پانی کم ہو جاتا ہی تو لوگ وہان زراعت کرتے ہین - نہر مکران - صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ زمین مکران مین ایک بہت بڑی ندی ہے اور اُسپر ایک پل سنگی بنا ہے اور وہ پل ایک پارچہ سنگ کا ترشا ہوا ہی اور اس پل کے عجائبات سے یہ ہی کہ اگر ایک آدمی سے دس ہزار آدمی تک اسپر گذرین سب کو قی آتی ہے اور جب تک اُسپر سے عبور نہ کرلین ڈاک موقوف نہین ہوتی ہی - نہر نیل کہتے ہین کہ اس نہر سے بڑھکر دوسری کوئی نہر دنیا مین نہین ہی یہ نہر ایک مہینے کی راہ تک بلاد اسلام مین جاری ہی اور دو مہینے کی راہ تک بلاد نوبہ مین اور چار مہینے کی راہ تک صحرا مین جاری ہی اور وہان سے بلاد قسم خارج خط استوا پر ظاہر ہوتی ہی اور بجز اس نہر کے اور کوئی نہر ایسی نہین ہی کہ جنوب سے شمال کو آتی ہو اور اسیطرح یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ بجز اسکے اور کوئی ایسی نہر نہین ہی کہ عین تابستان مین زیادہ طغیانی کرے - قضاعی نے کہا ہی کہ اسکے عجائبات سے یہ ہی کہ اس دریا کے کنارے والون کو کبھی بارش کی ضرورت نہین ہوتی ہی امساک باران کی حالت مین بھی اس دریا کی سرزمین سیراب رہا کرتی ہی اور اسکی طغیانی کی گرمیون مین وجہ یہ ہی کہ بحکم خدا شمالی ہوا چلا کرتی ہی اور اسکے سبب سے دریاے شور اسکی طرف رجوع کرتا ہی اور اسمین آکے مثل شکر کے شیرین ہو جاتا ہی پس اسوجہ سے اسمین طغیانی ہو جاتی ہی پس جسوقت زراعت کا موسم آتا ہی اور دریاے نیل کل مخلوقات پر سیرابی کر چکتا ہی تو بحکم خدا جنوبی ہوا بہتی ہے اور وہ ہوا اس دریا کے پانی کو پھر دریاے شور مین بہا دیتی ہی اُدھر کے لوگون نے ایک آلہ تیار کیا ہی جسکے ذریعہ سے دریاے نیل کی افراط و تفریط دریافت کر لیتے ہین اور اسی کے حساب سے زراعت کرتے ہین اور یہ آلہ ایک عمود ہی جو ایک حوض مین دریاے نیل کے کنارہ نصب ہی اور اس آلہ مین ایک مجوف نل لگی ہے جسکے ذریعہ سے دریاے نیل کا پانی اسمین پہونچا کرتا ہی اور خطوط ہر ایک درجہ کمی اور زیادتی کے اس آلہ مین لگے ہین جس خط تک پانی پہونچا

ہے

اُسی حساب سے دریا کا نقص وکمال دریافت کرلیتے ہین پس اگر چودہ ذراع پر اسکا پانی پہونچا تو علامت ہے کہ اس سال پانی متوسط ہے اور زراعت بھی متوسط ہوگی اور اگر سولہ ذراع تک پہونچا تو زیادتی زراعت متصور ہے اور اگر اٹھارہ ذراع تک پہونچا تو معلوم ہوا کہ بہت فراوانی ہوگی بعد سے کہ ایک سال کا ادوسہ لیس انداز ہوگا اور واضح ہو کہ ذراع چوبیس انگل کا ہوتا ہے قضاعی نے لکھا ہے کہ اول اول حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ آلہ تیار کرایا اور عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالحکم نے لکھا ہے کہ جسوقت مسلمانون نے مصر کو فتح کیا اہل مصر عمرو بن العاص کے حضور مین حاضر ہوے اور یہ عرض کیا کہ ہمارے ملک مین یہ رسم ہے کہ جب قبطی کے مہینون مین سے نوبہ کا مہینا آتا ہے تو اُسکی شب دوازدہم کو کسی کی لڑکی باکرہ کو اُسکے ولی سے لیتے ہین اور زیور ولباس بوقلمون سے اُسکی آرایش اور زیبایش کرکے دریاے نیل مین ڈبو دیتے ہین اُسوقت دریاے نیل موج زن ہوتا ہے اگر یہ رسم ادا نہو تو دریاے نیل روان نہین ہوتا عمرو بن عاص نے جواب دیا کہ عملداری اسلام مین یہ امر ہرگز نہین ہوسکتا ہے بلکہ مقتضاے اسلام یہ ہے کہ رسوم دیرینہ کو مانند تقویم پارینہ کے منہدم کردین اس حکم سے مصر والے خاموش ہورہے یہان تک کہ ماہ نوبہ اور اسکے بعد ماہ ابیب اور ماہ میسری یہ تین مہینے گذر گئے اور رود نیل مین طغیانی نہوئی آخر رعایا نے ترک وطن کا ارادہ کیا جسوقت عمرو کو یہ کیفیت ظاہر ہوئی اسنے عمرؓ بن خطاب کے نام عرضداشت کی وہان سے جواب آیا کہ یہ جو تمنے لکھا کہ اسلام کو پرانے کام سے غرض نہین فی الحقیقت درست ہے اب ہم ایک رقعہ دریاے نیل کو لکھتے ہین تم یہ رقعہ ہمارا دریا مین ڈال دینا انشاء اللہ تعالے دریاے نیل طغیانی کریگا اُسمین لکھا تھا کہ امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے دریاے نیل کو بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو کہ اگر تو اپنی طرف سے خود بخود جاری ہوا ہے تو اب ہرگز نہ جاری ہونا اور اگر تجھکو اللہ تعالی نے جاری کیا ہے تو تو اللہ تعالی سے عرض کر کہ تجھکو جاری کردے آخر کو عمرو بن العاص نے بمجرد پہونچنے کے اُس رقعہ کو دریاے نیل مین چھوڑا اور اس روز اہل مصر نے اپنے کوچ کا دن مقرر کیا تھا پس اُسی دن بموجب حکم خداوند تعالے لوگون نے دریاے نیل کو طغیانی پر ملاحظہ کیا اور سولہ گز تک طغیانی ہوگئی اس دریا کے سات خلیج ہین۔ خلیج اسکندریہ[۱] خلیج دمیاط[۲]۔ خلیج منف[۳]۔ خلیج منہین[۴]۔ خلیج الفیوم[۵] خلیج سردوس[۶]۔ یہ خلیج ہروقت جاری رہتے ہین تمام اطراف مصر کی زراعت ان خلیجون سے سیراب ہوتی ہے جسوقت کہ طغیانی دریاے نیل

کی آلہ مذکور تک پہونچتی ہے ان خلیجون کو توڑ دیتی ہی اور پانی روان ہو جاتا ہی تاکہ تمام روے زمین
مصر دریاے نیل سے سیراب ہو جاتی ہی اور جب وہ طغیانی نقص پذیر یعنے گھٹ جاتی ہی تخم ریزی
کرتے ہین اور رنگارنگ جانورون کے ذریعہ سے سامان کشتکاری کا شروع ہوتا ہی اصل مخرج
دریاے نیل کا زنج مین ہے وہان سے نکلکر سرزمین حبشہ اور نوبہ ہوتے ہوے دو پہاڑون
کے درمیان سے نکلا ہی ان پہاڑون کے مابین مین اکثر دیہات واقع ہین اس دریا کی موسم گرما
مین طغیانی کرنے کا سبب یہ لکھا ہی کہ اسی فصل مین سرزمین زنگبار مین بارش بکثرت ہوتی ہی
اور اکثر وہان کے شہرون مین سیلاب کا زور ہوا کرتا ہی پس مختلف راہون سے وہ پانی دریاے
نیل مین آجاتا ہی پس جسوقت اسکی طغیانی سولہ ذراع پر پہونچے تو عام لوگ خلیجون کے دہانہ
کھول دیتے ہین اور انمین پانی جاری ہو جاتا ہی آخر کو ملک کی سیرابی جب مقدار معینہ پر پہونچ
جاتی ہی تو پھر وہ پانی سمٹکر دریاے نیل مین چلا جاتا ہی اسوقت مصر کی سرزمین نہایت شاداب
نظر آتی ہی اس دریا کے عجائبات مین سے رعادہ نام ایک قسم کی مچھلی ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی
اور جسکے چھونے سے انسان کے بدن مین رعشہ پڑ جاتا ہی پس اس سرزمین مین ایک قسم کا
ایسا ساگ ہوتا ہی کہ اگر اُسکو ہاتھ سے ملکر رعادہ کو مس کرے تو پھر رعشہ نہوا اور نیز رود نیل کے
عجائبات مین سے نہنگ ہی جسوقت کوئی شخص وضو وغیرہ کی ضرورت سے دریاے نیل کے
کنارے پر جاتا ہی تو یہ خونخوار جانور پانی کے نیچے نیچے قریب تر آجاتا ہی اور دفعۃً کودکر اُس شخص کو
شکار کر لیتا ہی - کسی شاعر نے دریاے نیل سے احتراز کرنے مین کہا ہی ؎ اضحت للنیل
هاجرا وقبله + مذ قیل لی انما التمساح فی النیل + فمن رای العین من کتب فما اری
النیل فی البواقی الا انکا حاصل یہ ہی کہ انسان کو چاہیے کہ بسبب خوف نہنگ کے پانی نیل کا کبھی
آنکھ سے نہ دیکھے یعنے کنارے پر جاکے نہ دیکھے سواے اسکے کہ اپنے گھر مین کوزہ مین
دیکھے اس دریاے نیل مین ایک مقام ہی جہان مچھلیان خود بخود جمع ہوتی ہین اور اُس روز
جو شخص چاہے اپنے ہاتھ سے جسقدر منظور ہو اُنکو گرفتار کر سکتا ہے مگر یہ کیفیت سال بھر مین
ایک روز معہود مین ہوتی ہی - نہر ہیرمند یہ نہر سجستان کی ولایت مین ہی کہتے ہین کہ بڑے
تعجب کی بات ہی کہ اس نہر مین ہزار نہرین اور آکر ملی ہین اور ہزار نہرین اس سے نکلی ہین لیکن
اس نہر مین کچھ کمی بیشی معلوم نہین ہوتی نہ اُن نہرون کے ملنے سے کچھ زیادہ ہوتی ہی
اور نہ اُن نہرون کے نکلنے سے کچھ کم ہوتی ہی ہر حال مین برابر رہتی ہی

ہند

**فصل** بیان مین چشمہ وچاہات کے حکما کے نزدیک زمین کے اندر منافذ اور مسام بکثرت ہین اور انمین ہوا اور پانی گرم ہوتا ہی پس جب ہوا پر برودت غالب ہوتی ہی تو وہ پانی ہوجاتی ہی پس اکثر ایسا ہوتا ہی کہ کسی دوسری طرف سے اسکو مدد پہونچتی ہی پس اگر زمین نرم ہی تو خودبخود زمین شق ہوکر باہر کی جانب پانی کا ظہور ہوتا ہی اگر پانی کو قوت ہوا اور اگر پانی کو قوت نہوا اور زمین سخت ہی تو مثل کنوین کے کھودنے کی ضرورت ہوتی ہی ابوالریحان خوارزمی نے اپنی کتاب آثار باقیہ مین لکھا ہی کہ سرزمین یمن مین ایسا موضع ہی جہان پر لوگ کنوین کھودتے ہین اور ایک ایسا پتھر حائل پاتے ہین جسکے نیچے سے پانی جاری ہوسکتا ہی پس انمین لوہے کے آلات سے سوراخ کرتے ہین اور ضرب آہن کی صدا سے معلوم کرتے ہین کہ اس پتھر کے نیچے پانی ہی یا نہین پس اسمین بموجب مقدار دریافت کے سوراخ کرتے ہین مگر اول چھوٹا سا سوراخ کرکے امتحان کرتے ہین کہ اگر وہ سلیم ہی تو خیر کھود کر بنالیا اور اگر دیکھا کہ مخوف ہی تو گچ اور چونے سے مسدود کردیتے ہین کیونکہ ایسے موقع پر اکثر چشمہ سارہ ہوجاتا ہی اور انکے درمیان سے بڑے زور شور کے سیلاب ظاہر ہوتے ہین اور چشمہ ہاے زیر زمین اور غار ہاے کوہی کے اختلاف کی وجہ کہ بعض شیرین اور بعض شور بعض گوگردی ہین یہ ہی کہ موسم سرما مین زیر زمین گرم ہوجاتا ہی اور گرما مین سرد بدین وجہ کہ گرمی اور سردی باہمی ضدین ہین اور ایک وقت مین ایک جگہ جمع نہین ہوتی ہین پس بموسم زمستان مین سرد ہوتا ہی بالاے زمین اور قرار لیتی ہی حرارت اندرون زمین پس جس جگہ کبریت کا مخزن ہوا تو اسکی حدت سے مادہ دہنی جمع ہوجاتا ہی اور اسکے عوارض سے حرارت ہی پس ہمیشہ وہان حرارت رہتی ہے جب کوئی پانی اسطرف کو گذرتا ہی تو اسکے سبب گرم ہوجاتا ہی اور وہ پانی جب روے زمین پر ظاہر ہو تو حرارت نہین رہتی اور اگر اس مادہ کو ہوا یا نسیم کی برودت پہونچتی ہے تو وہ منعقد ہوکر پارہ یا قیر یا نفط ہوجاتا ہی اور یہ قسمین بوجہ اختلاف خاک اور تغیر ہواے اماکن کے ہوجاتی ہین بالفعل چند چاہات اور چشمہ سار عجیبہ کا بیان بترتیب حروف تہجی کے لکھا جاتا ہی۔ **عین آذربایجان** تحفۃ الغرائب مین لکھا ہی کہ آذربایجان مین ایک ایسا چشمہ ہی جسکا پانی نکلکر پتھر سا سخت ہوتا ہی لوگ مٹی کے ظروف بطور قالب کے بناکے اسمین پانی بھرتے ہین پس اس حکمت سے سنگی ظروف بہت جلد تیار ہوجاتے ہین۔ **عین اُرد بہشتک** اُردے بہشتک ایک موضع ہی مضافات قزوین سے تین فرسخ دور وہان ایک چشمہ ہی اسکا پانی جو کوئی نوش کرے

فی الفور اُسکو اسہال شدید ہوجاے فصل بہار مین قزوین وغیرہ شہرون کے لوگ مسہل کے واسطے یہان پر جمع ہوتے ہین اور ایک رطل پانی پی کر مواد شکم کو دفع کرتے ہین طرفہ تر یہ ہی کہ اگر اس پانی کو قزوین وغیرہ مین لیجاوین تو اسکی خاصیت جاتی رہیگی مؤلف عجائب المخلوقات لکھتا ہی کہ مین نے اکثر اہل قزوین سے سُنا ہی کہ درمیان اس چشمہ اور قزوین کے ایک نہر ہی جسوقت آدمی اس چشمہ کے پانی کو لیکر اس نہر کے پل پر سے گذرتے ہین خاصیت اس پانی کی جاتی رہتی ہی۔ عین ارو تد یہ سرچشمہ سرزمین کستان مین ہی اسمین نرکل پیدا ہوتا ہی طرفہ یہ ہی کہ جسقدر نرکل پانی کے اندر رہتا ہی پتھر کا ہوتا ہی اور جسقدر پانی سے نکلا ہوتا ہی وہ نرکل رہتا ہی عین اسکندریہ چشمہ مشہور ہے اسمین ایک قسم کی سیپ ہوتی ہی جسکا گوشت پکاکر کھانے اور شوربا پینے سے جذام کا مرض جاتا رہتا ہی۔ عین ایلابستان مصنف تحفۃ الغرائب لکھتا ہی کہ اسفرائین اور جرجان کے مابین مین ایک موضع ایلابستان نام ہی اس مقام پر ایک غار ہی وہین سے یہ چشمہ نکلا ہی اور اسقدر بڑا چشمہ ہی کہ جسمین پن چکی چلتی ہے لیکن اکثر ایسی صورت ہوتی ہے کہ دوسرے تیسرے چوتھے یا پانچوین مہینے مین اسکی روانی دور ہو جاتی ہے پس اُسوقت وہان کے لوگ گاتے بجاتے وہان جمع ہوتے ہین اور بہت ناچ و رنگ اس چشمہ کے روبرو کرتے ہین تب نئے سر سے پانی کی روانی شروع ہو جاتی ہی۔ عین بادخانی صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ یہ چشمہ حدود دامغان مین ہے یعنے اس اطراف مین ایک دیہ ہی کہن نام اور وہان ایک چشمہ ہی اسی کا نام عین بادخانی ہے پس اُدھر والے لوگ جب یہ چاہتے ہین کہ ہوا کا تموج ہو پس اُس چشمہ مین دس عدد حیض کے کپڑے چھوڑ دیتے ہین پس ہوا متحرک ہو جاتی ہی اور اس پانی کو اگر کوئی شخص نوش کرے تو نفخ کا عارضہ ہو جاتا ہی اور ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اگر چشمہ سے باہر پانی لیجانا چاہین تو تھوڑی دور جاکر وہ پانی پتھر کے مانند منجمد ہو جاتا ہی۔ عین بامیان۔ صاحب تحفۃ الغرائب کی تحریر ہے کہ سرزمین بامیان مین ایک چشمہ ہی جسکے دہانہ سے پانی بکثرت نکلتا ہے اور اسمین گندھک کی بو ہوتی ہے اور دہانہ کے قریب رعد کے مانند گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اسکے پانی مین غسل کرنا چرک جسمانی کو زائل کرتا ہی اگر کسی برتن مین اسکا پانی اُٹھار کھین اور منھ اسکا باندھ دین تو ایک رات دن مین تلخ اور ترش مانند شراب کے ہو جاتا ہی اُسوقت اگر آگ دکھاوین تو فوراً شراب کے مانند بھاپ سے اُڑ جاتا ہی عین البقر۔ مکہ کے قریب ہی مسلمان اور نصرانی اور یہودی لوگ اسکی زیارت کرتے ہین

کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جس گاؤ سے زراعت کی تھی وہ گاؤ اسی چشمہ سے نکلی تھی اور اس چشمہ پر ایک مشہد ہی جسے لوگ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے منسوب کرتے ہین۔ **عین التراک** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ یہ سرچشمہ بامیان مین ہی جسوقت کوئی حیوان چاہے کہ اسکے پانی سے اپنی تشنگی بجھائے تو اسکا پانی مائل بہ نشیب ہوجاتا ہے جب وہ حیوان نیچے کو جاتا ہی تب اُسکا پانی فوراً اونچا ہوجاتا ہی اور تھوڑی دیر کے بعد اُس حیوان کی ہڈیان پانی کے اوپر تیرتی نظر آتی ہین اور مطلق گوشت کا نام نہین رہتا ہی **عین جاجرم**۔ یہ چشمہ مابین جاجرم اور اسفرائن کے واقع ہے بعض فقہاے خراسان کے نزدیک اس چشمہ مین خارپشت والون کو غسل کرنا نہایت مفید ہی۔ **عین جلاج** صاحب تحفۃ الغرائب کا کلام ہے جسوقت آسمان پر ابر ہو تو اس چشمہ مین کبھی ایک بوند پانی کی نہین ہوتی ہے اور اگر آسمان پر ابر ہوگا تو وہ چشمہ پانی سے لبریز ہوتا ہے اکثر لوگون نے بچشم خود بارہا اسکا امتحان کیا ہی **عین جبل الدیلم**۔ صاحب تحفۃ الغرائب کی تحریر ہے کہ سرزمین شیراز مین کسی پہاڑ کے نواح مین یہ چشمہ واقع ہے اسکا پانی گرمی کی فصل مین برف کے مانند ٹھنڈھا رہتا ہی اور زمستان مین مانند کھولتے ہوے پانی کے گرم ہوتا ہے۔ **عین جبل سمرقند** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ زمین سمرقند مین ایک پہاڑ ہے اور اُسمین ایک غار ہے کہ ہمیشہ اُسمین پانی بھرا رہتا ہے مثل چشمہ کے گرمیون مین اُسکا پانی مثل برف کے سرد ہوتا ہی اور جاڑہ مین ایسا گرم ہوتا ہے کہ اگر ہاتھ اُسمین ڈالے تو جلجاے۔ **عین جبل ملاطیہ** مصنف عجائب المخلوقات سے اکثر بزرگون نے فرمایا کہ ملاطیہ کے نزدیک ایک پہاڑ ہی جہان سے یہ چشمہ نکلا ہی اسکا پانی نہایت شیرین و خوشگوار اور اُسکا رنگ سفید ہی جو کوئی اُسکو پیتا ہے کچھ ضرر نہین کرتا ہے مگر اُسے اگر علیحدہ لیجاوین تو پتھر ہوجاتا ہے۔ **عین داران** اس چشمہ مین ایک ایسی قسم کی نباتات ہی کہ جو کوئی شخص چشمہ کے اندر جاوے تو وہ گھاس اُسکو سخت پیچیدہ ہوکر بازگشت سے باز رکھتی ہے اور جون جون اضطراب سے ہاتھ پیر مارے اتنا ہی اور قید بند کی سختی ازدیاد ہو ہان جب صبر کرے اور کچھ دیر دم راست کرے خودبخود مخلصی ہوجاتی ہے۔ **عیون دوراق** مصنف عجائب المخلوقات سے شیخ عمرو السلمی نے فرمایا کہ یہ چند چشمے ایک ہی پہاڑ سے نکلے ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اس پہاڑ سے آتشین شعلے نکلتے ہین اور اُنکی رنگت سرخ زرد سبز و سفید ہوتی ہے اور وہ پانی دو حوضون مین جمع ہوتا ہے ایک حوض

مین واسطے مردون کے اور دوسرے حوض مین واسطے عورتون کے ان چشمون مین بلغمی مزاج والون کا نہانا بہتر ہے لیکن جو شخص بتدریج اُسمین داخل ہوتا ہی اُسکو سود مند ہوتا ہے اور جو شخص فوراً کود پڑتا ہی اُسکا بدن جل جاتا ہی - عین الزراعہ اسکے نزدیک ایک موضع زراعہ نام ہی موصل کے شرقی جانب وہین پر ایک چشمہ مثل فوارہ کے ہی جسکا پانی نہایت لطیف ہی اسمین نیلوفر پیدا ہوتا ہی اس موضع کے اکثر غلات شمال مین فروخت ہونے کو آتے ہین - عین زراوند - یہ چشمہ ملک ارمینیہ مین قریب بحیرہ کے ہی اور یہ چشمہ بکثرت نافع ہی جو کوئی شخص یا جانور مجروح اس آبشار مین گذر کرے صحیح اور تندرست ہو جاتا ہی کسی طرح زخم وغیرہ کا آزار نہین رہتا ہی اکثر لوگ اس مجرب چشمہ پر دور دور سے آتے ہین - عین زغر یہ چشمہ قریب بحر مینہ کے ہی مینہ اور بیت المقدس کے درمیان تین دن کی راہ ہے زغر حضرت لوط کی دختر کا نام تھا انھون نے اسی مقام پر وفات پائی لہذا اُنکے نام سے مشہور ہوا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ آخر زمانہ مین وہ چشمہ خشک ہو جائیگا اور خشک ہو جانا علامت قیامت سے ہی - عین سلوان یہ چشمہ بیت المقدس مین ہی اکثر لوگ اسکے کنارون پر فروکش ہوتے ہین ابن البشار نے لکھا ہی کہ سلوان نام ایک محلہ بیت المقدس مین واقع ہے یہان باغات بکثرت ہین جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وقف فرمائے تھے کہتے ہین کہ اگر اس چشمہ کا پانی کسی مغموم و حزین کو پلاوین فوراً اسکا غم و ہم مبدل بخوشی و فرحت ہو جاے - عین سمیرم سمیرم درمیان شیراز اور اصفہان کے ایک قصبہ ہی جہان کے آبشارون کی کثرت مشہور ہی عجائبات مین یہ ہی کہ جس مقام پر ٹڈی زراعت پر گرتی ہے لوگ اس چشمہ کا پانی لاتے ہین اس طور پر کہ ظرف آب کو زمین پر نرکھین اور لاتے وقت پشت پھیر کر نہ دیکھین پس اس ظرف آب کو قریب اُن ٹڈیون کی جاے بلند پر لٹکا دیتے ہین فوراً ایک جانور جسکا نام سودانی ہی ہزار در ہزار آتے ہین اور اُن ٹڈیون کو کھا جاتے ہین اور یہ امر کچھ دروغ نہین بمصنف خود عجائب المخلوقات کا قول ہے کہ مین نے خود اسکو لیکر سرزمین قزوین سے ٹڈیون کی مدافعت کی - عین سنگ سیاہ صاحب تحفۃ الغرائب کی تحریر ہے کہ جرجان مین ایک موضع ہی جسکا نام سنگ سیاہ ہی اور یہان پر ایک ٹیلہ پر چشمہ ہی جسکا پانی لوگون کے مصرف مین آتا ہی اور جس راہ سے کہ اس چشمہ کی طرف جاتے ہین وہان پر کیڑے بہت ہین پس جو شخص وہان سے چلا اور اتفاقاً پانون اُسکا کسی کیڑے پر پڑگیا تو اُسکا پانی تلخ ہو جاتا ہی عجیب تر حکایت ٠١

یہ سننے مین آئی ہے کہ اس گرد نواح کی عورات جب اُس سرچشمہ کا پانی لانا چاہتی ہین تو تیس چالیس عورتین جمع ہوکر ایک شخص کو پیشتر سے بھیجا کرتی ہین کہ وہ جھاڑو سے راستہ صاف کرے اور بعد ازان خود وہ عورتین قطار باندھکر یعنے آگے پیچھے ہوکر چشمہ پر جاکر ظروف مین پانی بھر کر اسی طور سے واپس ہوتی ہین اگر اتفاقاً ایک عورت کا بھی پیر کسی کیڑے پر جا پڑا تو کل عورات کا پانی تلخ ہو جاتا ہی اور پھر وہ پانی پھینک کر دوبارہ لانا پڑتا ہی۔ **عین شیر گیران** شیر گیران نام ایک موضع ہی اسکے اور مراغہ کے درمیان مین دو منزل راہ ہی اُس موضع مین دو چشمہ ہین جنسے پانی نکل کر جوش کھاتا ہی اور ان دونون چشمون کے درمیان مین بمقدار ایک گز کے دوری ہی اور منجملہ اُن دونون چشمون کے ایک کا پانی نہایت سرد اور دوسرے کا گرم ہی اور یہ حال حسن مراغی کی زبانی معلوم ہوا۔ **عین صقلبہ** صقلبہ ایک جزیرہ ہی دریاے مغرب مین نہایت عظمت کے ساتھ اور یہان کبریتی چشمے بہت ہین جنسے آگ بھڑکا کرتی ہی اور رات کو اور زیادہ ہوتی ہے بلکہ لوگ اُسکی روشنی مین دور دور تک راہ چلتے ہین اگر کوئی اُس آگ کو اُٹھاکر وہان سے لے چلے تو فوراً ٹھنڈی ہو جاے۔ **عین ضبارج** یہ چشمہ ایک غار مین درمیان حجاز و یمن کے ایک صحراے ہولناک مین واقع ہی جہان کوئی پانی لینے کی طمع نہین کرتا ہی ابراہیم بن اسحاق کی تقریر ہے کہ ایک مرتبہ یمن والے حضرت رسالت مآب کی قدمبوسی کو چلے اتفاقاً راہ بھول گئے اور تین روز تک اس سرگردانی مین بے آب رہے آخر کو فرط تشنگی نے زندگانی سے نا امید کر دیا قافلہ والون سے ایک شخص نے دو بیتین امرء القیس کی کہ چشمۂ ضبارج کی پوشیدگی کے بیان مین تھین زبان پر جاری کین ناگاہ ایک شتر سوار نظر آیا اور اُس سوار نے اُن لوگون سے دریافت کیا کہ یہ اشعار کسکے ہین اُنھون نے کہا امرء القیس کے اُسنے یہ سنکر صداقت کی گواہی دی اور چشمہ کا نشان بتایا پس وہ لوگ ایک خوشگوار آبشار پر پہونچے اور سب نے پانی پیا اور بہت سا اپنے ہمراہ لے لیا وہان سے حضرت کی خدمت مین جب پہونچے سارا ماجرا بیان کیا اور کہا کہ امرء القیس کے دو شعرون کے سبب سے ہماری سبکی جان بچی آپنے فرمایا کہ امرء القیس دنیا مین تو بہت بڑا شریف اور نامدار تھا اور عاقبت مین گمنام ہوگا جب محشر مین آویگا تو ایک لواے شعر اُسکے ہمراہ ہوگا آگ سے جلتا ہوا اور وہ دونون شعر یہ ہین ؎ ولما رات ان الشریعة همها * وان البياض من فرائضها دامی * یقمت العين التی عند ضارج * یفی علیها الظل عرضها طامی * حاصل انکا یہ ہی کہ یہ چشمہ اگرچہ

پانی سفید اور خوشگوار رکھتا ہی لیکن راہ اسکی ایسی تاریک اور دشوار گذار ہی کہ اُس تک پہونچنا مشکل ہے۔ عین طبریہ سرزمین طبریہ مین ایک گاؤن ہی اُسمین سات عدد چشمے بہم موجود ہین یہ چشمہ جات سات برس تک جاری رہتے ہین اور سات برس خشک ہوجاتے ہین اسی مقدار سے ہمیشہ معمول ہے۔ عین عبداللہ آباد ہمدان اور قزوین کے مابین عبداللہ آباد نام موضع ہی اور وہان ایک چشمہ ہی جسکے پانی نکلنے مین بڑا جوش ہوتا ہی اور قد آدم کے برابر اونچا ہوکر نمود ہوتا ہی جسوقت تخم مرغ کو اس پانی پر رکھتے ہین تو وہ انڈا قائم رہتا ہی اور پانی کی گرمی سے پک جاتا ہی اور ایک حوض قریب اُس چشمے کے ہی اسمین پانی آکر جمع ہوتا ہی پس وہان کل مذہب کے مریض لوگ جاتے ہین اس چشمے کے غسل کرنے سے شفا پاتے ہین عین العقاب یہ پہاڑ سرزمین ہند مین ہی تحفۃ الغرائب کا مصنف لکھتا ہی کہ زمین ہند مین ایک پہاڑ ہے اس پہاڑ پر ایک چشمہ ہی جسکی خاصیت یہ ہی کہ جسوقت عقاب پیر و ضعیف ہوتا ہی اُسکے بچے اُس پیر کو اُٹھا کر اس چشمے پر لاتے ہین اور اُسکو دھو دھلا کر دھوپ مین رکھتے ہین اس عمل سے اُس ضعیف عقاب کے بال و پر گر جاتے ہین اور نئے سر سے جوانی کی نشو و نما اور طاقت آجاتی ہے اور بال و پر دوسرے نکل آتے ہین۔ عین غرناطہ غرناطہ ایک شہر ہے ممالک اندلس مین ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ غرناطہ مین ایک کنیسہ ہی وہان پر ایک چشمہ ہی اور درخت زیتون نصب ہی اسکی زیارت کے واسطے اندلس کے باشندے آیا کرتے ہین اور سال بھر مین جو روز کہ اسکی زیارت کے واسطے مقرر ہے اُس روز اس چشمہ مین پانی بکثرت ہوجاتا ہی اور درخت زیتون مین شگوفہ ظاہر ہوتا ہی اور اسی روز زیتون بزرگ اور سیاہ ہوتا ہی اور اُس روز جو کوئی اس زیتون یا اس چشمہ سے پانی یا زیتون لیجاوے تو جو بیماری رکھتا ہو اُس سے صحت پائے مصنف سے فقیہ سعید بن عبد الرحمن اندلسی نے بیان کیا کہ یہ چشمہ سقورہ مین ہی اور احمد بن عمر العذری نے کہا کہ یہ چشمہ لورقہ مین ہی اور ابو حامد کہتا ہی کہ یہ چشمہ غرناطہ مین ہے لیکن یہ سب مقام اندلس مین ہین۔ عین غزنہ۔ غزنہ کے نزدیک ایسا چشمہ ہی کہ اگر اسمین کوئی ناپاک چیز چھوڑین تو فوراً تغیر کامل ظاہر ہوجاڑا برف پتھر اور ہول کے جھونکے آنا شروع ہون اور جبتک کہ اُسکی ناپاکی دور نہو ہرگز اصلی ہیئت پر نہ آویگا بر سبیل تذکرہ کے لکھا ہی کہ سلطان محمود سبکتگین نے غزنہ کو فتح کرنا چاہا پس جسوقت یہ بادشاہ غزنہ کی تسخیر کرنے کو عازم ہوتا تھا یہان والے اس چشمہ مین نجاست ڈال دیتے تھے جسکے سبب سے

باد و باران رعد و برق وغیرہ کا زور شور ہوتا تھا اور لشکر بادشاہی متحمل ان آفات کا نہو کر واپس
چلا آتا تھا آخر یہ اسرار بادشاہ کو معلوم ہوگیا اُسوقت بادشاہ نے در پردہ پہلے لوگون کو روانہ کیا
کہ غزنہ پر پہونچکر اول اُس چشمہ کی نگہبانی کرین بعد اسکے خود چڑھائی کی پس اس ترکیب سے
بادشاہ نے اسکو فتح کرلیا۔ عین الغرائب۔ سرزمین روم مین واقع ہی اکثرون کا مقولہ ہی
کہ اس چشمہ مین ایک مرتبہ غسل کرنے سے سال بھر بیماری نہین ہوتی اور تمام سال آرام و چین
سے گذرتا ہی۔ عین فرادور خراسان مین ایک موضع فرادور نام ہی اکثرون کا مقولہ ہی کہ اُس
چشمہ کے غسل سے چوتھے روز کا بخار دور ہوجاتا ہی۔ عین قرطور یہ قلعہ آذربایجان مین ہی
شریف محمد بن ذوالفقار علوی نے مصنف عجائب المخلوقات سے کہا کہ اس قلعہ کے قریب
مین چند چشمے ہین جنکا پانی نہایت گرم ہی جو لوگ کسی سخت اندوہناک مرض مین مبتلا ہوتے
ہین انکو اس چشمہ مین غسل کرنا مفید ہی۔ عین کھنکلہ۔ آذربایجان مین ہی محمد بن ذوالفقار
نے مؤلف عجائب المخلوقات سے فرمایا کہ اس چشمہ سے پانی بکثرت جوش کرتا ہی اور گرما مین
سرد اور سرما مین گرم پانی رہتا ہے۔ عین مشفق مشفق نام حجاز مین ایک جنگل ہے وہان پر
ایک چشمہ پانی کا ضعیف سا تھا جس سے صرف اسقدر پانی نکلتا تھا کہ ایک یا دو یا تین سوار
پانی پی سکتے تھے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم غزوہ تبوک مین تشریف لیے جاتے
تھے جب اسکے نزدیک پہونچے تو فرمایا من سبقنا فلا یسقی منہ شیئا یعنے جو کوئی ہمارے لشکر
سے اول اس چشمے پر جا پہونچے جب تک کہ ہم سب نہ پہونچین ہرگز پانی نہ پیے پس چند منافق
لوگون نے اول پہونچکر برخلاف حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پانی تمام اُسکا پی لیا
جسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم وہان وارد ہوے اور پانی نہ پایا وہان کھڑے ہوے
اور فرمایا کہ یہ سبقت کسنے کی ہی لوگون نے عرض کیا کہ فلان فلان شخص نے یہ کام کیا ہی آپ نے
فرمایا۔ الم انھکم ان تسبقوا منہ شیئا یعنی ہمنے منع نہ کیا تھا کہ کوئی شخص اسکا پانی نہ پیے بعد ازان
اس چشمہ کے مخزن مین اترے اور دست مبارک اُسکے پانی پر مس فرماکر درگاہ ایزدی مین دعا
کی پس زمین شق ہوئی اُس کنوین کی اور ایک آواز مثل رعد کے پیدا ہوئی اور پانی جاری ہوا
اور لشکر نے مع چارپایون کے خوب نوش کیا بعد اُسکے آپ نے فرمایا لئن بقیتم او بقی احد
منکم لتسمعن بھذا الوادی و ھو اخصر ما بین یدیہ و ما خلفہ وکان کما قال صلی اللہ علیہ و آلہ
یعنی اگر تم سب زندہ رہو یا کوئی تم مین سے زندہ رہے ہر آئینہ اُس وادی کا حال سُنیگا کہ

یہان پر سب جگہ سرسبز ہوگی پس جیسا حضرتؑ نے فرمایا ویسا ہی ہوا - علین منکور ابو الریحان خوارزمی نے اپنی تالیف کی ہوئی کتاب آثار باقیہ مین لکھا ہی کہ بلاد کیماک مین ایک پہاڑ ہی منکور نام اس پہاڑ پر ایک چشمہ ہی جسمین ایک بالشت بھر پانی ہی لیکن اگر ایک لشکر یہان آنکر پانی نوش کرے تو شاید ایک انگشت کے برابر پانی کم ہو جاے اور اس چشمہ کے نزدیک ایک پتھر ہی جسپر کسی آدمی کے قدم کی علامت ہی بلکہ کف دست اور ہر دو زانو کے آثار ایسے پیدا ہین جس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ کوئی شخص سجدہ مین ہی اور نیز ایک گدھے کے سم کے نشان بھی ہین جب ترکی لوگ یہان آتے ہین تو ان نشانون پر سجدہ کرتے ہین - علین مدینہ ہشام - مدینہ ہشام نام سرزمین طبریہ مین ایک موضع ہی ثعلبی نے حکایت بیان کی ہی کہ اس گانوٴن مین ایک چشمہ ہی جسمین سات برس تک پانی روان رہکر پھر سات برس تک منقطع اور مسدود ہو جاتا ہی - علین النار قشہر اور انطاکیہ کے درمیان مین واقع ہی چشم دیدہ ایک شخص نے مصنف عجائب المخلوقات سے بیان کیا ہی کہ اس چشمہ مین اگر کوئی نرکل کو ڈالے تو فوراً سوختہ ہو جائے اور سلطان علاءالدین کیخسرو جب اس سرچشمہ پر آیا اور لوگون سے یہان کا ماجرا دریافت کیا اُسنے متعجب ہوکر تجربہ جو کیا تو درست پایا - علین ناطول اس نام کا ایک موضع سرزمین مصر مین واقع ہی اور وہان ایک غار ہی جسکے اندر سے پانی نکلتا ہی پس جو اس پانی کی چھینٹیں آڑ کے اطراف زمین پر گرتی ہین اُس سے جوہے پیدا ہوتے ہین بعضے یہ بات بچشم دیدہ بیان کرتے ہین ہمنے ایک مٹی کے ٹکڑہ کو دیکھا کہ وہ نصف جوہا بن گیا تھا اور نصف دوم ابھی تک مٹی ہی تھا - علین نہاوند مصنف تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ نہاوند کے نزدیک کوہستان مین ایک غار ہی جس سے ایک چشمہ نکلتا ہی جب کسی شخص کو آبپاشی کی احتیاج ہوتی ہے تو وہ شخص نزدیک اُس چشمہ کے پہونچکر بالحاح تمام کہتا ہی کہ مین پانی کا محتاج ہون بعد ازان اپنی زراعت گاہ کی جانب جاتا ہی اور پانی اُسکے ساتھ ساتھ دوڑتا ہی جب اسکی زراعت سیراب ہو جاتی ہے تب وہ شخص بہ آواز بلند کہتا ہی کہ بس بس اب میری مراد پوری ہوئی اُسوقت پانی خود بخود مسدود ہو جاتا ہی مصنف عجائب المخلوقات لکھتا ہی کہ مجھ سے ایک پیر مرد صوفی ساکن ہمدان نے کہ صداقت مین ضرب المثل تھا فرمایا کہ زمانہ ماضی مین سلطان سیف الدین التمش بلاد وجبال کا حاکم تھا اور یہ گرد و نواح زیر حکومت رکھتا تھا ایک مرتبہ مع لشکر ادھر گذرا - راوی بھی ہمراہ تھا تا آنکہ اس پہاڑ کے قریب آپہونچے اُسوقت ایک دہقان سے ملاقی ہوے جسنے بہ آواز بلند پکارا کہ اے اہل جہان تمام دنیا سے عجیب تر ایک چیز ہی ادھر آؤ تماشا دیکھو آخر بادشاہ نے اُسکے عقب مین گھوڑا ڈالا ہم لوگ

جب

بھی ہم رکاب تھے آخر اُس مرد دہقان نے دریاے کوہ پر پہونچکر زبان فارسی مین پکارنا شروع کیا کہ جَو وگندم کے پیسنے کے واسطے ہمکو پانی کی ضرورت ہی پس اُس صدا کے ہوتے ہی پانی بڑے زور شور سے روان ہوا کہ پن چکّی اس سے چل سکتی تھی اور بعدہ اس شخص نے کہا کہ اس سے زیادہ اور تعجب کی بات تمکو دکھلاتا ہون پس پکارا کہ بس کر اب حاجت ہماری برآئی فوراً وہ پانی پلٹ گیا بادشاہ کو نہایت تعجب ہوا اور وہ سمجھا کہ یہ بات فقط اسی شخص کی زبان کی تاثیر سے ہوئی لیکن جب خوب تجربہ کیا تو دیکھا کہ تمام وہان کے خلائق کی اسی طرح سے حاجت روائی ہوتی ہی جب ہمنے سنا تو ہمکو یقین نہ آیا اُس شیخ نے قسم کھا کے کہا کہ یہ ماجرا مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہی عین ہرماس یہ چشمہ نصیبین سے ایک منزل کے فاصلہ پر واقع ہی اور یہ سر چشمہ پتھر اور رانگہ سے مسدود ہی تاکہ اسکے زور شور سے شہر غرق نہو جاے ایک مرتبہ متوکل علی اللہ نے اپنی بادشاہت کے عہد مین اسکا منھ کھلوایا تھا مگر اُسکے زور اور تیزی سے گھبرا کے مسدود کرادیا کیونکہ اسکی شورش سے غرقابی کا بڑا خوف ہوا تھا اس چشمہ سے نہر ہرماس اور نصیبین کو جاری ہوئی ہی اس سے زراعت وغیرہ کی آب پاشی کیجاتی ہے اور جو اس سے بچتا ہی وہ جابور مین گرکر دجلہ مین جا پہونچتا ہی۔ عین الہم تحفۃ الغرائب کے مصنف نے لکھا ہی کہ جسوقت جلینہ ہوکر جرجان کی طرف متوجہ ہو جیے تو ایک پہاڑ دکھائی دیتا ہی اور اُسمین ایک چشمہ ہی جسکا پانی ایک تالاب مین جمع ہوتا ہی اور اُس تالاب میں ایک درخت ہی جسمین ڈالیان نہین ہین اور رات کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ درخت اس تالاب مین گھومتا ہی اور ہر سال مین چار مہینے تک پوشیدہ ہو جاتا ہی اور کسی آدمی کو اس درخت کا حال معلوم نہین ہی کہ کہان سے ظاہر ہوتا ہی اور کہان غائب ہو جاتا ہی اکثر جب بارش زیادہ ہوتی ہی تو یہ درخت جلد تر ظاہر ہو جاتا ہے اکثر لوگ اس درخت کی کیفیت دریافت کرنے کے واسطے پہاڑ سے مضبوط اور استوار کرکے باندھ دیتے ہین مگر جب اُسکے غائب ہونے کا وقت نزدیک آجاتا ہی تو صبح کو دیکھا جاتا ہے کہ رسیان ٹوٹ کر وہ درخت غائب ہوگیا آخر اس معرکہ کی خبر رافع بن ہرثمہ کی خدمت مین گذارش کی گئی جو اُسوقت مین حاکم جرجان اور خراسان تھا اُسنے چند لوگون کو موکل کیا کہ اُس درخت کے غائب ہونے کے وقت اور صورت حال سے اطلاع دین اور اُسکی نگہبانی اور حفاظت کیواسطے چار آدمی مقرر کیے کہ رات دن پہرہ دیوین لیکن کارخانۂ ازلی مین کسے دخل ہی جسوقت کہ درخت کے غائب ہونے کا وقت قریب آیا موکلون کو کہین جانے کی ضرورت عائد حال ہوئی اُنکا دھر

جاتا تھا کہ ادھر درخت غائب ہوگیا جب یہ خبر بادشاہ کو پہونچی اُسکے لشکر مین ایک غوطہ زن کوفہ کا رہنے والا تھا بادشاہ نے اُسکو حکم دیا کہ وہان غوطہ لگا کر گوہر مراد نکالے یعنے پتا لگاوے کہ یہ درخت کدھر گیا اُسنے بہت سے غوطے لگائے تہ کی مٹی نکال کر دکھائی مگر اُس درخت کی پتی ہاتھ نہ آئی باہر نکلکر امیر سے التماس کیا کہ حضرت ہمنے ہزار گز تک کی تھاہ لگائی مگر درخت کی خبر نہ پائی اس چشمہ کا نام چشمۂ ہم بھی کہتے ہین اور یہ چشمہ نہر کی طرف ہی اور درمیان ان دونون نہرون کے ایک دن کی مسافت ہی۔ **عین وشیلہ**۔ وشیلہ نام ایک موضع ہے متعلقات مدینہ سے آذربایجان کے نزدیک اور یہان ایک چشمہ ہی جسکا پانی جو کوئی نوش کرے فی الفور اسہال مین گرفتار ہو بلکہ اگر کسی قسم کے دانے کھا کر اس چشمہ کا پانی پیے تو وہ دانے فوراً پاخانہ کی راہ سے باہر نکلینگے۔ **عین یاسی چمن** ارون روم اور اخلاط کے مابین مین ایک موضع ہی یاسی چمن نام اُس مقام پہ یہ چشمہ ہی جہان سے بڑی شدت کے ساتھ پانی کی روانی ہوتی ہی اور اُس روانی کی شدت ایسی ہی کہ دور سے اُسکے شور زور سنائی دیتے ہین اگر کوئی جانور اُسکے نزدیک پہونچے تو فوراً گر جاے اور اسوجہ سے اکثر اُسکے گرد نواح مین وحش وطیور کی ہڈیان نظر آتی ہین اور اسوجہ سے اکثر موکل تعینات ہین کہ بندگان خدا کو اُدھر جانے سے مانع ہون۔ **عین ییل**۔ یہ موضع منجملہ دیہات قزوین کے ہی اور یہان ایک پہاڑ ہی جسکے درہ سے چشمہ نکلا ہی جسکا پانی نہایت گرم ہی اور وہان سے نکلکر ایک حوض مین جمع ہوتا ہی جو قریب تر اس سے واقع ہی اُسکی خاصیت ہی کہ کوڑھیون اور لنگڑون اور لنجون اور نقرس والون اور خارشتیون کو غسل اور نوش کرنے سے صحت بخش ہی اسکا نام چشمۂ ییل گرما کہتے ہین بفضلہ تعالی بیان چشمون کا ختم ہوا اب کنون کا بیان بھی ترتیب حروف معجم کے ہوتا ہی وباللہ التوفیق۔ **بیان چاہات**۔ **چاہ ابی کنود**۔ یہ کنوان طرابلس مین ہی اس کنوین کے حق مین قدما کا کلام ہی کہ اسکا پانی جو نوش کرے احمق ہو جاے اگر کوئی شخص اس سرزمین مین کوئی امر مقبوح کرے تو لوگ اُسکو ملامت کرتے ہین اور اکثر عوام لوگ اُسکو کہتے ہین کہ ہم تجھکو عتاب نہین کرتے کیونکہ تونے چاہ ابی کنود کا پانی پیا ہی **چاہ اریس** یہ کنوان مدینہ مین ہی ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کے ہاتھ سے انگوٹھی جناب رسالتمآب کی دی ہوئی اسمین گر پڑی اور پھر ہرچند جستجو کی انگوٹھی نہ نکلی پس لوگون نے کہا کہ انکے ہاتھ سے انگوٹھی اس کنوین مین گر گئی اسوجہ سے دستیاب نہوئی

کہ یہ برخلاف طریقۂ شیخین کے اپنی معاش رکھتے تھے - چاہ بابل اعمش نے لکھا ہے کہ ایک شخص مجاہد نام تھا جسکو یہ عادت ہوگئی تھی کہ جس عجائب چیز کا نام سنتا جبتک دیکھ نہ لیتا صبر نہ کرتا - الغرض بمقتضائے اسی عادت معہودہ کے مجاہد کا بابل مین گذر ہوا حجاج سے ملاقات کی اُسنے تمنائے دلی دریافت کی مجاہد نے جواب دیا کہ ہاروت و ماروت کے دیکھنے کا مشتاق ہون پس حجاج نے پسر جالوت سے فرمایا اور جالوت نے کسی مرد یہود کو حکم دیا کہ اس شخص کو ہاروت و ماروت کے پاس لیجا آخر اُسنے مجاہد کو ہمراہ لیکر لب چاہ پر پہونچا دیا اور کنوین سے پتھر کی سل اُٹھائی تو نیچے ایک تہ خانہ نظر آیا یہودی نے مجاہد سے کہا کہ اب اندر تشریف لیجاؤ اور اُنکو دیکھ آؤ مگر اس درمیان مین خدا کا نام زبان پر نہ لانا آخرکار مجاہد اور وہ یہودی دونون کنوین مین اُترے اور جاتے جاتے ہاروت و ماروت سے دوچار ہوئے کیا دیکھتے ہین کہ گویا دو پہاڑ معکوس آویزان ہین اور ایڑی سے زانو تک مسلسل زنجیر آہنی سے جکڑے ہوئے ہین مجاہد نے یہ تماشا دیکھکر بے اختیار اللہ عز شانہٗ کا نام لیا اس نام کے سنتے ہی ہاروت و ماروت نے چاہا کہ زور کر کے زنجیر توڑ ڈالین اُسوقت یہودی اور مجاہد وہان سے بھاگے جب ان دونون کا اضطراب کم ہوا اُسوقت یہودی نے مجاہد سے کہا کہ کیون تم ہماری نصیحت بھول گئے دیکھا کہ اس نام کے لیتے ہی انکو کیا اضطراب ہوا اور قریب تھا کہ ہم اور تم دونون ہلاک ہوجاتے آخرکار دونون آدمی وہان سے باہر نکلے - تصویر یہ ہے -

چاہ بدر یہ کنوان مکہ اور مدینہ کے درمیان اُس جگہ پر واقع ہے جہان حضرت رسالت پناہ نے کافران قریش سے لڑائی کی تھی اور اُن مشرکون کو مارکر اُسی کنوین مین گرا دیا تھا پس رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے روز اُس کنوین کی جگت پر آکر فرمایا - یا عتبۃ ویا شیبۃ ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا یعنی ای گروہ مشرکین آیا تمکو یقین آیا اُس چیز کا جسکا وعدہ تمھارے رب نے تمسے کیا تھا - صحابہ نے کہا ای حضرتؐ کیا یہ لوگ ہماری بات سنتے ہونگے حضرت نے فرمایا کہ تمسے زیادہ تر انکو شنوائی کی طاقت ہی ایک حکایت یہ بھی لکھی ہوئی ہے کہ صحابہؓ سے کوئی صاحب اس کنوین کی طرف گذرے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ اس کنوین سے نکلکر بھاگا یکایک دوسرا شخص کوڑا لیے اُسکے بعد کنوین سے نکلا اور شخص اول کو مارتا ہوا پھر کنوین مین لیگیا - چاہ برہوت - حضرموت کے نزدیک واقع ہی یہ وہ کنوان ہی جسکے حق مین حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کنوین مین منافقون اور کافرون کی ارواح جمع ہین اور یہ کنوان درمیان جنگل کے واقع ہی - جناب امیر المومنینؓ سے روایت ہی کہ آپ نے فرمایا ابغض البقاع الی اللہ تعالیٰ وادی برھوت فیہ ارواح الکفار والمنافقین وفیہ بیر ماءہ السوء منتن الیہ ارواح الکفار یعنی دشمن ترین جگہون کا حق تعالےٰ کے نزدیک وادی برہوت ہی اور اُس جنگل مین ایک کنوان کالے پانی کا ہی نہایت گندہ بو اور یہان کافرون کا مسکن ہی اصمعی کا بیان ہے کہ مشار الیہ سے ایک شخص حضرموتی نام نے بیان کیا کہ جب اس کنوین سے بوے بد بشدت آتی ہی تو علامت ہی کہ کوئی شخص رئیس کفار سے مرنے والا ہی اور نقل کرتے ہین کہ کوئی شخص رات کو اس جنگل مین آیا اُسنے تمام رات اس کنوین سے (یا دومہ) کی آواز سُنی پس اُسنے یہ بات کسی اہل علم سے بیان کی - عالم مذکور نے جواب دیا کہ یہان جو ارواح کفار رہتی ہین اُنکے موکل کا نام دومہ ہی ایک اور شخص کا بیان ہے کہ ر آدمی ایک مرتبہ برہوت کے جنگل مین جانکلا اُسوقت اُسکے ہمراہ ایک حاملہ عورت بھی تھی ناگاہ طلوع آفتاب کے وقت ایک ایسی سخت اور مہیب آواز اس جنگل سے پیدا ہوئی جسکو سُنکر اُسکا اسقاط حمل ہوگیا - چاہ بضاعہ مدینہ مین ہی حدیث مین آیا ہی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ اس کنوین پر وارد ہوے اور ڈول سے پانی نکالکر وضو کیا اور باقیماندہ پانی اسی کنوین مین گرا دیا اور نیز لعاب دہن بھی اس کنوین مین چھوڑا بعد ازان اسکا پانی نوش فرمایا اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ جو شخص بیمار ہوتا تو حضرتؐ اس کنوین مین غسل کرنے کو ہدایت فرماتے تھے اور بفضلہ اُسکو شفاے کامل حاصل ہوتی اور نیز اسماء بنت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ ہم بیمارون کو تین دن تک چاہ بضاعہ مین نہلایا کرتے ہین اور وہ آرام پاتے ہین

چاہ بو قیر - یہ کنوان دربند کے قریب ہی عجائب المخلوقات کے مصنف نے لکھا ہے کہ مشار الیہ سے بعض فقہاے اندلس نے فرمایا کہ اس کنوین سے ایسی سخت اور تند ہوا نکلا کرتی ہی کہ اگر کوئی شخص کپڑا وغیرہ کوئی چیز اُس کنوین مین ڈال دے تو ہوا کے زور سے وہ باہر نکل آتا ہی اور اندر نہین رہتا ہی یہ وہی کنوان ہے جسمین افراسیاب نے بیژن بن گودرز کو محبوس کیا تھا اور اُسکے دہانہ پر بڑا بھاری پتھر رکھ دیا تھا آخر رستم نے رات کے وقت ہونیکر وہان کے نگہبانون کو مار ڈالا اور بیژن کو رہا کیا اور ایران لے گیا اور یہ قصہ بہت مشہور ہی - چاہ قیصور دیار ہند کے ایک جزیرہ مین واقع ہی جہان کافور قیصوری پیدا ہوتا ہی اس کنوین مین ایک قسم کی مچھلی ہے کہ جسوقت اُسکو باہر نکالو تو سنگ خارا ہو جاتی ہی - چاہ خندق خندق نام ایک موضع مضافات ملک مراغہ مین واقع ہی اُس کنوین اور قلعہ زرین کے درمیان فاصلہ ایک فرسنگ کا ہی اس کنوین سے کبوتر بکثرت نکلا کرتے ہین اسوجہ سے لوگ اس کنوین کے منھ پر جال پھیلا کر کبوترون کو گرفتار کر لیتے ہین اُس کنوین کی گہرائی کی انتہا آج تک کسی کو معلوم نہین ہوتی بعض عمدہ لوگون ساکنان مراغہ کی زبانی مصنف عجائب المخلوقات کو معلوم ہوا کہ ان لوگون نے بعض اشخاص کو اس کنوین کی تھاہ لانے کیواسطے نیچے اُتارا تھا اسوقت غوطہ خور پانچ سو گز تک نیچے چلے گئے اور وہان سے نکلکر بیان کیا کہ وہان کوئی کبوتر نہین نظر پڑا البتہ اثناے چاہ مین بڑی سخت ہوا ہی اور اُسکے بعد روشنی سی ظاہر ہوتی ہی جہان پر اکثر حیوانات مردہ پڑے ہوے ہین - چاہ دنباوند کوہستان دنباوند پر یہ کنوان بہت گہرا ہی دن کے وقت یہان سے دھوان نکلا کرتا ہی اور رات کو آگ بھڑکتی ہی اس کنوین کی یہ عجائب خاصیت ہی کہ جو چیز اُسکے اندر چھوڑی جاے گھڑی بھر تک اندر رہکر باہر نکل آتی ہی - چاہ ذروان اسکا نام چاہ کملی بھی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک وقت حضرت رسالتمآب پر جادو کیا گیا اور آپ سخت بیمار پڑے اُسی حالت بیماری مین آپ پر غنودگی سی آئی اور آپنے دو فرشتون کو دیکھا کہ ایک سرہانے اور دوسرا زیر پائین استادہ ہے پس پائین والے نے سرہانے والے سے کہا کہ کونسی علت واقع ہوئی اُسنے جواب دیا کہ آپ پر جادو ہوا ہی اُسنے کہا کہ کسنے جادو کیا اُسنے جواب دیا کہ لبید بن عاصم یہودی نے یہ فعل کیا ہی اُسنے کہا کہ کس مقام پر یہ عمل کیا گیا ہی مخاطب نے جواب دیا کہ چاہ کملی مین پتھر کے نیچے پس جسوقت حضرت بیدار ہوے وہ سب باتین یاد تھین پس جناب امیر المومنین علی رض اور عمار بن یاسر اور نیز گروہ صحابہ

اُس چاہ پر آئے اور تمام پانی اُسکا نکال ڈالا اُسوقت ایک پتھر نظر آیا جب اُسے اُٹھایا اُسکے نیچے ایک بال تھا کہ جسمین گیارہ گرہین لگی تھین پس ان لوگون نے اُسکو نکال کر جلادیا فوراً حضرت نے شفاے کامل پائی پس خداتعالے نے گیارہ آیتین نازل فرمائین یعنے سورۂ قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس - چاہ زمزم یہ کنوان مبارک مشہور ہی اس کنوین کا عمق لب چاہ سے نیچے کی تہ تک چالیس گز کا ہی اور اس کنوین سے سرکوہ تک جہان کہ یہ چاہ کھودا گیا ہی گیارہ گز ہے زمزم پر ایک قبہ ہی جو درمیان حرم کے تعمیر ہی نزدیک باب طواف برابر دروازۂ کعبہ کے حدیث مین لکھا ہی کہ ابراہیم خلیل اللہ جسوقت کہ حضرت اسمعیلؑ اور انکی والدہ ہاجرہؓ کو کعبہ مین تنہا چھوڑکر آپ خود چلنے لگے اُسوقت ہاجرہؓ نے کہا کہ مجھے اور میرے فرزند کو یہان کسکے بھروسہ پر چھوڑے جاتے ہو حضرتؑ ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ خدا کے توکل پر پس ہاجرہؓ نے حسبنا اللہ کہکر اپنے پاس اسمعیلؑ کو بٹھالیا اور جسقدر پانی پاس تھا اُسکے پلانے سے حضرت کی پیاس بجھائی جب پانی نہ رہا اور حضرت اسمعیلؑ پر تشنگی نے غلبہ کیا مہر مادری سے ناچار ہوکر ہاجرہؓ نے حضرت کو ایک گوشہ مین بٹھاکر پانی کی جستجو کے واسطے صفا کی طرف راہ لی اور وہان جاکر بہت کچھ ڈھونڈھا مگر پانی نہ پایا اور نہ کوئی شخص نظر آیا وہان سے پھر مروہ کیطرف تشریف لائین وہان بھی تلاش آب کر رہی تھین کہ ناگاہ حیوان درندہ کی آواز سنی اُسوقت بچہ کی محبت سے اس آواز سے خوفناک ہوکر فوراً حضرت اسمعیلؑ کیطرف آئین یہان آکر کیا دیکھتی ہین کہ اُنکے قریب ایک چشمہ پانی کا روان ہی پس جھٹ پٹ ہاجرہؓ نے تھوڑی سی مٹی لیکر پانی کے گرد منڈیر باندھ دی تاکہ ادھر اُدھر نہ بہجاے کہتے ہین کہ یہ چشمہ حضرت اسمعیلؑ کی گردن کے نیچے سے جاری ہوا اور اگر ہاجرہؓ مٹی سے گرد کی راہ نہ مسدود کرتین تو یہ چاہ زمزم چشمہ کی طرح جاری ہوتا اول ظہور زمزم کا اسطور پر ہوا تھا جب ایک عرصہ گذر گیا تو بارشون و سیلاب سے وہ ناپدید ہوگیا جب زمانہ عبدالمطلب کا آیا تو عبدالمطلب کسی حجرہ مین سوتے تھے ناگاہ انھین بشارت ہوئی کہ چاہ زمزم کندہ کرو انھون نے کہا کہ زمزم کیا چیز ہے جواب ملا ولا ینزف ولا تھدم تسقی الحجاج الاعظم وھی بین الفرث والدم عند نقرۃ الغراب الاعظم یعنے تم پیدا کرو تم ایسے کام کو کیونکہ اس کنوین مین سے قافلہ ہاے حجاج سیراب ہونگے اور وہ کنوان سرگین اور لہو وغیرہ سے پٹا پڑا ہوا ہی جہان پر کوا اپنی منقار سے کھود رہا ہی پس عبدالمطلب بیدار ہوکر مع اپنے فرزند مسمی حرب کے روانہ ہوے کیا دیکھتے ہین کہ ایک کوا اپنی منقار سے درمیان اساف اور نایلہ کے

زمین کھود رہا ہی پس عبد المطلب نے اسی مقام پر کھودنا شروع کر دیا پس کنوان ظاہر ہوا اور پانی پیدا ہوا پس قریش نے دعوی شرکت کا کیا اور عبد المطلب سے کہا کہ یہ کنوان ہمارے والد اسمعیلؑ اور ہماری والدہ ہاجرہ کا ہے اور ہمارا استحقاق اسپر بخوبی ثابت ہی پس اس مقدمہ کے انفصال کے واسطے ایک کاہن کو قبیلہ بنی سعد سے حکم کیا اور اُسکی طرف چلے اثناے راہ مین پانی جو ہمراہ تھا خرچ ہو گیا اور تشنگی نے غلبہ کیا یہان تک کہ سب کی زبان نکل پڑی اسوقت عبد المطلب کے موزے کے نیچے سے چشمہ جاری ہوا اور اُسنے اُن لوگون کی تشنگی بجھائی پس لوگون نے اقرار کیا کہ درحقیقت حق تعالے نے اس کنوین کو آپ کے حصہ مین پیدا کیا ہم لوگون کا کچھ حق نہین پہونچتا بہ تحقیق جسکی طرف سے تجھے اس جنگل مین پانی ملا اسی نے چاہ زمزم بھی تیرے ہی حصے مین ظاہر فرمایا ہی پس وہ لوگ قائل ہو کے چلے گئے اور عبد المطلب نے چاہ زمزم کھودنا شروع کیا درمیان چاہ مذکور کے سونے کی ڈھالین اور قلعی کی تلوارین جو انکے دادا نے دفن کی تھین ہاتھ لگین اور یہ ہتھیار اسوقت دفن ہوے تھے جب کہ آپ نے مکہ سے کوچ کیا تھا پس ان چیزون کے سبب سے باب کعبہ اور سقایہ حاج عبد المطلب نے تعمیر کیا اسکا پانی تشنہ کو سیراب کرتا ہی اور گرسنہ کو سیر۔ چاہ صبا یک کورہ ارجان مین واقع ہی اس ولایت والے کہا کرتے ہین کہ اس کنوین کی گہرائی کو امتحان کیا مگر اُسکی تہ تک رسائی نہوئی اور حسب مقدار اہل قصبہ کے یہان سے پانی جاری رہتا ہی۔ چاہ عروہ۔ عقیق مدینہ مین واقع ہی اور عروہ بن زبیر سے منسوب ہی ابن الزبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی مدینہ وغیرہ سے نکلکر عقیق کی طرف جاتا ہی عروہ کے پانی کو ہمراہ لاتا ہی اکثر لوگ اسکے پانی کو بطور تبرک کے لیجایا کرتے ہین۔ راوی کہتا ہی کہ مینے ایک شخص کو دیکھا کہ اُسنے یہان سے شیشہ مین پانی بھر لیا اور ہارون رشید کی خدمت مین بطور ہدیہ کے لیگیا اور اسکے پانی مین یہ خاصیت ہی کہ موسم گرما مین سرد اور جاڑے مین گرم اور اندھیری رات مین چراغ کی صورت ہو جاتا ہی۔ چاہ قرس یہ مبارک کنوان مدینہ مین ہی حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کنوین کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے اور اس کنوین کو مبارک جانتے تھے حضرت نے لعاب دہن اپنا اسمین چھوڑا تھا۔ روایت ہی کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کنوین کے حق مین فرمایا ہی کہ یہ کنوان منجملہ چشمہ ہاے بہشت کے ہی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکایت بیان

لی ہی کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ اس کنوین کی جگت پر بیٹھے تھے فرمایا کہ مین نے ایک شب خواب مین دیکھا تھا کہ مین ایک چشمہ پر چشمہ ہاے بہشت سے بیٹھا ہون لیس وہ چشمہ یہی کنوان ہی - چاہ قریہ عبد الرحمن سرزمین فارس مین ہی اسکا عرض قد آدم کے برابر ہی اور طول اسکا برس روز کی راہ ہے اور وہ بالکل خشک ہی اور سال بھر مین ایک مرتبہ ایسا وقت آتا ہی کہ اس چشمہ سے پانی اُبلتا ہی اور ایسی کثرت سے نکلتا ہی کہ اُسوقت اس کنوین سے لوگ زراعت وغیرہ کو آبپاشی کرتے ہین - چاہ کلب ممالک حلب مین سے ایک موضع پر ہے جس کسی کو باولے کتے نے کاٹا ہو اگر وہ شخص اس کنوین کا پانی پیے تو شفا پاوے اور بعض اہل حلب نے کہا ہی کہ اگر بعد گذرنے چالیس روز کے پیے گا ہرگز شفا نہ پائیگا لوگ بیان کرتے ہین کہ تین آدمیون کو بورے کتے نے کاٹا تھا دو آدمی تو قبل گذرنے چالیس روز کے اس کنوین کے پانی پینے سے آرام پا گئے اور تیسرا شخص جسکو چالیس روز گذر گئے تھے وہ فوت ہوگیا چاہ مطریہ مطریہ ایک موضع ہی ملک مصر مین اور اُس گانون مین ایک مقام ہی جہان درخت بلسان ہی اس کنوین سے پانی پیتے ہین کہتے ہین کہ حضرت مسیح بن مریم علیہما السلام نے اس کنوین پر غسل کیا ہی اور جس سرزمین پر درخت بلسان اُگتا ہی اُسکے گردا گرد چار دیواری بنائی گئی ہی اس کنوین کا پانی نہایت شیرین ہی اور کسی قدر اسمین دہنیت بھی ہی ایک مرتبہ ملک کاہل نے اپنے والد ملک عادل سے اجازت حاصل کی کہ درخت بلسان کو اور زمین مین بوئین اسنے اجازت دی اور مال بہت سا صرف کیا لیکن کچھ فائدہ نہوا پھر اجازت چاہی کہ پانی چاہ مطریہ سے لا کے اس درخت کو سینچین جب اسنے اجازت دی اور اُسکے پانی سے سینچا تو درخت بلسان پیدا ہوا اور واضح ہو کہ سواے ملک مصر کے اور کہین درخت بلسان نہین ہین مگر جب کہ اس پانی سے سینچین تو اور جگہ بھی پیدا ہو - چاہ ہاے نیشاپور ان کنوؤن مین فیروزہ کی کانین بہت ہین لیکن اب اُن کنوؤن مین بچھوؤن کی کثرت ہوگئی ہے اس خوف سے کسی کی ہمت نہین پڑتی کہ کوئی اُدھر رُخ کرے - چاہ ہندبان - ہندبان ایک موضع ہی سرزمین فارس مین دو پہاڑون کے درمیان واقع ہی جہان سے دھوان نکلتا ہی اور پانی اُسکا اس قدر جوش کھاتا ہی کہ کسی کو قدرت اُس تک پہونچنے کی نہین ہے اگر پرندہ بھی اُیدھر سے پرواز کرے تو فوراً جل کر گر پڑے - چاہ یوسف صدیق یہ وہ کنوان ہی جہان حضرت یوسفؑ کو اُنکے بھائیون نے گرایا تھا کہتے ہین کہ یہ چاہ اردن کی زمین پر واقع ہے نابلس اور طبریہ سے چار فرسخ کے فاصلہ پر

جانب دمشق کے ایک سنگ عظیم پر واقع ہی بعض کے نزدیک حضرت یعقوب علیہ السلام کا مکان
مقام نابلس تھا جو سرزمین فلسطین پر واقع ہے اور جس کنوئین مین کہ حضرت یوسفؑ گرائے
گئے تھے وہ درمیان فلسطین اور نابلس کے ہی اور اُس مقام کا نام سنجل ہے اور یہ کنوان
گذرگاہ عام ہے بفضلہ بیان پہاڑون اور نہرون اور چشمون اور کنوؤن کا تمام ہوا
واللہ الموفق للصواب۔

**النظر فی الکائنات۔** یہ چند جسم ہین جو امہات سے پیدا ہوتے ہین پس ہم کہتے ہین کہ اجسام متولدہ یا نامی یعنی بڑھنے والے ہوتے ہین یا نہین پس جو نامی نہین ہین وہ معدنیات ہین اور جو نامی ہین وہ دو حال سے خالی نہین یا وہ حس و حرکت رکھتے ہین یا نہین۔ اگر حس و حرکت نہین رکھتے ہین تو وہ نباتات ہین اور اگر وہ حس و حرکت رکھتے ہین تو وہ حیوانات ہین اول وہ چیز کہ جس سے ارکان مستحیل اور بدل جاتے ہین بخارات اور عصارہ ہین۔ بخارات تو دریا اور نہرون کے پانی سے بسبب حرارت آفتاب کے اُٹھتے ہین اور عصارہ زمین کے اندر جمع ہوتے ہین بارش کے پانی سے جو اجزاء زمین سے مختلط ہوتا ہی اور غلیظ ہوتا ہی جسمین حرارت باطن زمین اثر کرتی ہی اور اسکو نضج کر کے جسم معدنی بناتی ہے اور یہ کانین اور نباتات اور حیوانات بعض بعض کے ساتھ ملے ہوے ہین عجیب ترتیب اور نظام سے مبدء کائنات کا مٹی ہی اور آخر کائنات کا نفوس ملکی ہین اسواسطے کہ معدن مٹی سے حاصل ہوتا ہی یا پانی سے آخر اسکا نبات ہی اور نبات کا اول معدن ہی اور آخر حیوان اور حیوان کا اول نبات ہی اور آخر انسان اور انسان کا اول حیوان ہی اور آخر اسکا ملک ہی۔

**اول معادن۔** وہ چیز ہی جو خاک سے نزدیک ہی یا ملح ہی جو پانی سے نزدیک ہی جیسے ایک قسم کی مٹی ہے باریک جسپر بارش ہوتی ہی اور آفتاب اسکو جلا دیتا ہی اور ملح ایک طرح کا پانی ہی جو اجزاء شور سے ملکر اجزاے خاکی مین ملجاتا ہے اور آفتاب اسمین اثر کرتا ہے وہ منعقد ہوجاتا ہی اور آخر کان کا جو نزدیک نبات کے ہی اُسکو کمات کہتے ہین اور درحقیقت یہ قسم کائنات سے متکون ہوتی ہے خاک مین مانند کان کے اور ہر جگہ پر موسم ربیع مین باران اور رعد کی آواز سے روئیدگی ہوتی ہے جس طرح سے کہ نبات سرسبز ہوتی ہی اور اسوجہ سے کہ اُسمین برگ نہین ہی اور خاک سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ کل معدنیات ظاہر ہوتے ہین پس کمات کانون کے مشابہ ہوا لیکن نبات پس اول اسکا جو متصل معدنیات سے ہی اُسکو خضراء الدمن کہتے ہین اسواسطے کہ وہ ایک غبار ہی جو زمین سے نکلتا ہی پس بارش کے اثر سے سرسبز ہو کر مانند گیاہ کے

لہلہاتا ہی پس جسوقت اُسے آفتاب کی گرمی پہونچے خشک ہوتا ہی بعد ازان پھر شبنم اور نسیم سحر کے اثر سے شاداب ہوتا ہی اور کمات اور خضراء الدمن نہین اُگتا ہی مگر موسم ربیع مین اور ایکسا زمین سے نبات کافی ہے اور دوسری کان نباتی اور آخر مرتبہ نبات کا جو نزدیک حیوان کے ہی اسکی مثال درخت خرما ہی کیونکہ درخت خرما بنفسہ نبات ہی اور حیوان سے مشابہ ہی کیونکہ انکے درمیان مین نر و مادہ ہین اور نیز درخت خرما کا اگر سر تراش ڈالین تو خشک ہو جاے اور وہ نمو گم ہو جاے جس طرح کہ حیوان کی گردن مارنے سے اسکا عدم ہو جاتا ہی اور اسی اعتبار سے درخت خرما کا نبات حیوانی ہی رہا حیوان پس اول اُسکا مانند نبات کے ہوتا ہی جیسے کہ ہم دیکھتے ہین حال اُن کیڑون کا جو نبات سے متولد ہوتے ہین اس حیثیت سے مشابہ نبات کے ہین اور چونکہ انکو حس و حرکت ہی اسوجہ سے حیوان کے مشابہ ہین جیسے حلزون ایک کیڑا ہی جو پتھر کے جوف مین ہوتا ہی کنارہ دریا کے اور وہ کیڑا اپنا آدھا بدن نکالتا ہی اُسمین سے اور یہین ہوا ہی داہنے اور بائین اور ڈھونڈھتا ہی خورش کو پس جسوقت تری یا نرمی ہوا کی پاتا ہی اپنے تئین زیادہ تر پہن کرتا ہی اور اگر سخت زمین پاتا ہی تو اپنے تئین اسی شکم مین قبض کرتا ہی اس ڈر سے کہ ایسا نہو کوئی ایذا پہونچے اور اس جانور مین سننے اور دیکھنے اور چکھنے اور سونگھنے کی حس نہین ہی مگر چھونے کی حس موجود رکھتا ہی اور اسیطرح اکثر کیڑے ہوتے ہین جو خاک سے تولد پاتے ہین پس اس قسم کو حیوان نباتی کہتے ہین کہ مانند نبات کے اُگا کرتے ہین اور جن حیوانات کا مرتبہ انسان سے قریب ہی اُنمین سے ایک بندر ہی کہ شکل اسکی قریب تر بشکل انسان کے ہی اور نفس اسکا نقل نفس انسانی کی کرتا ہی اور گھوڑا ہی کیونکہ گھوڑے مین تیزی سمجھ کی اور ادب کی عمدگی اور اخلاق کی خوبی ہوتی ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سامنے بادشاہ کے یا جب تک بادشاہ سوار رہے لید نہین کرتا ہی لڑائی مین انسان کا ساتھ دیتا ہے زخم کھانے سے مُنھ نہین موڑتا ہی اگر خطاب سخن کرو سمجھ جاتا ہی اور حسب الحکم فرمان پذیر ہوتا ہی روکنے سے رُک جاتا ہی علی ہذا ہاتھی امر و نہی کا اتباع کرتا ہے عاقل آدمی کی طرح اور رتبہ آدمی کا جو نزدیک حیوان کے ہی یہ ادنی مرتبہ اُن لوگون کا ہی کہ نہین جانتے ہین کوئی کام سوا محسوسات کے اور کوئی رغبت نہین رکھتے مگر تحصیل دنیا مین اور اُسکے حصول لذات مین کہ خور و نوش کے اور جماع کرنے مین مانند سگ و خوک کے اور ذخیرہ کرنے مین زیادہ تر بہ نسبت احتیاج کے مانند مورچہ کے اور گرتے ہین نان خشک دنیا پر جیسا کتے مردار چیز پر گرتے ہین

پس اس طور کے لوگ اگرچہ ظاہر مین صورت انسانی رکھتے ہین مگر اُنکے نفوس کے افعال حیوانی ہین اور جن انسان کا مرتبہ ملائکہ سے متصل ہے پس یہ مرتبہ اُن لوگون کو نصیب ہے جنکے نفوس خواب غفلت سے بیدار ہوے اور اُنکے دل کے دیدے کھلے ہین تاکہ علاوہ ظاہری کے دلی روشنی سے بھی مشاہدہ کرین اور اُس عالم کی نعمت سے اپنے دل کو شاد فرمائین اور اپنی صفائی باطن سے عالم ارواح کی سیر کرین اور دنیاے دنی کی نعمتون سے بے رغبت ہون پس یہ لوگ فرشتون کی اقسام سے ہین۔ واللہ اعلم بالصواب۔

**نظر اول معدنیات مین** یہ اجسام زمین کے بخارات اور دھوین سے پیدا ہوتے ہین جو کہ زمین مین محتبس ہین جب کہ یہ بخارات مختلط ہون اور وہ اختلاط مختلف ہے کمیت اور کیفیت مین پس یہ اجسام یا تو قویۃ التراکیب ہین یا ضعیفۃ التراکیب اور جو قوی ہین یا تو وہ متطرقہ ہین یعنے ہتوڑہ سے سندان پر کوٹ کر بڑھائے جاتے ہین یا متطرقہ نہین ہین پس اجسام متطرقہ سات ہین جنکو فلزات کہتے ہین۔ ایک سونا۔ دوسرا چاندی تیسرا تانبا چوتھا سیسا پانچوان لوہا چھٹا قلعی ساتوان خارصینی یہ پارہ اور گندھک سے پیدا ہوتی ہے اور جو متطرقہ نہون کبھی مانند پارہ کے نہایت نرم اور کبھی مانند یاقوت کے نہایت سخت ہوتے اور جو سخت ہون پس یا وہ رطوبات مین حل ہوجاوین جیسے پھٹکری و نوسادر اور یا رطوبات مین حل نہون جیسے گندھک و ہرتال ہرا اور یہ ساتون اجسام پیدا ہوتے ہین۔ پارہ اور کبریت کے ملنے سے لیکن کیفیت اور وزن مین اختلاف رکھتے ہین اور زیبق متولد ہوتا ہے اجزاء آبی سے جو مختلط ہو اجزاے لطیف ارضی کبریتی سے اور کبریت پیدا ہوتی ہے اجزاے آبی و ہوائی و ارضی سے جبکہ حرارت آفتاب کی اسکو نضج قوی کرے یہان تک کہ مانند تیل کے ہوجائے اور اجسام سخت اور شفاف پانی سے پیدا ہوتے ہین جبکہ ایک زمانہ تک معدن مین ٹھہرے درمیان سخت پتھرون کے یہان تک کہ غلیظ ہوجائے اور حرارت معدن اسکو عرصہ دراز مین نضج کرتی ہے اور اجسام غیر شفاف پانی اور مٹی کے ملنے سے پیدا ہوتے ہین جبکہ اسمین مدتون تک دھوپ کا اثر ہو پہنچتا رہے اور جو اجسام کہ مائل ہوتے ہین رطوبات کی طرف وہ پانی اور اجزاء زمین سے پیدا ہوتے ہین جبکہ اجزاے خاکی سوخت ہوجاتے ہین اور اجسام دُہنی رطوبات سے ظاہر ہوتے ہین جو زمین کے باطن مین پوشیدہ رہتے ہین جسوقت اُنکو گرمی پہونچتی ہے اُسوقت لطیف ہوجاتے ہین اور کانون کی حرارت ہمیشہ اُنکو پکاتی اور گاڑھا

گیا کرتی ہی انشاء اللہ تعالے عنقریب بکمال شرح وبسط انکا حال بیان کیا جاویگا کہتے ہین کہ طلا بجز بیابان ریگ زار اور پہاڑون اور ملائم پتھرون کے دوسری جگہ نہین پیدا ہوتا ہی و مس وآہن وغیرہ بجز ان پہاڑون اور پتھرون کے کہ نرم خاک سے مختلط ہون اور جگہہ نہین ظاہر ہوتا ہی اور گندھک زمین نمناک وخاک نرم ورطوبات دہنی مین پیدا ہوتی ہی اور نمک شورزار مین ہوتا ہی اور پھٹکری ایسی سرزمین مین ہوتی ہے جسکی مٹی کا مزہ بکٹھا ہو اور سفیدہ وہان پیدا ہوتا ہی جہان کی خاک مین گچ ملی ہو اسی طرح ہر ایک جواہر ایک ایک سرزمین سے مخصوص ہی جو جہان سے پیدا ہو وہ اسی زمین کی خاصیت سمجھنا چاہیے اور یہ تین قسم ہی۔ فلزات احجار۔ اجسام الدہنیہ انشاء اللہ تفصیل ہر ایک کی عنقریب معرض بیان مین لائی جائیگی

**نوع پہلی فلزات کے بیان مین۔** یہ سات ہوتے ہین کہتے ہین کہ اسکا تولد پارہ اور گندھک کے خلط سے ہوتا ہی پس اگر کبریت اور زیبق دونون صاف ہون اور باہمدگر آمیز ہون اور کبریت پارہ کو پی جاوے جیسے گارہ پانی کو پی جاتا ہی اور کبریت مین رنگنے والی قوت ہو اور دونون کی مقدار مناسب ہو اور کانی حرارت دونون کو برابر پکاوے اور اس کان کو سردی یا گرمی سے کوئی عارضہ نہو جب تک کہ ان دونون کو پختہ کرے اسوقت یہ کبریت اور پارہ بعد ہوکے سونا ہو جاتا ہی لیکن ایک مدت دراز مین اور اگر زیبق اور کبریت دونون صاف ہون اور بتمام وکمال پختہ ہو جاوین اور کبریت سفید ہو تو نقرہ ہو جاوے اور اگر قبل پختہ ہونے کے بسبب برودت خارجی کے وہ اجسام مختلط ہو گئے تو وہ خارصینی ہی اور اگر زیبق صاف ہو اور کبریت صاف نہو اور قوت احتراق کی قوی ہوئی اور اختلاط بھی تام ہوا تو اس سے تانبا پیدا ہوتا ہی اگر کبریت زیبق سے متفق ہو اور اختلاط تام نہو تو ارزیز یعنے قلعی پیدا ہو اور اگر کبریت اور زیبق دونون بُرے ہون اور پارہ خاک آلود ہو اور قوت احتراق کی زیادہ ہوئی تو آہن پیدا ہوگا اگر دونون زشت اور ضعیف الترکیب ہون تو جستہ پیدا ہوگا پس بسبب اختلافات آمیزش اجناس کے جواہر معدنی بھی مختلف ہو گئے مگر اصل خلقت ان سب کی پارہ اور گندھک سے ہی الا بہ سبب عوارض کمیت اور کیفیت پارہ اور گندھک کے صورت جداگانہ ہو جاتی ہے اور یہ باتین تجربہ اہل صناعت سے صحیح ہوئی ہین اب یہان کسیقدر بیان اُن دھاتون کا لکھا جاتا ہی۔ **الذہب** یعنی سونا اسکی طبیعت گرم اور نازک واقع ہی چونکہ اسکے اجزا سے آبی اجزاے خاکی سے سخت اختلاط رکھتے ہین آگ سے نہین جلتا ہی کیونکہ آگ کو اسکے

اجزا کے جدا کرنے مین قدرت نہین ہی اور خاک سے بوسیدہ نہین ہوتا اور مدت گزرنے پر بھی
اسپر زنگ نہین لگتا نہایت نرم زرد رنگ براق شیرین مزہ خوشبو سنگین روشن ہوتا ہی اسکی
زردی بسبب آتشی اجزا کے ہی اور نرمی اجزاے روغنی کی وجہ سے اور براقی اجزاے آبی کی
صفائی سے اور سنگینی اجزاے خاکی کی وجہ سے ہی اور یہ نعمتہاے بزرگ خدا بتعالی سے ہی
کیونکہ اسی کے وسیلہ سے انتظام دیا ہی امورات عالم کو اور کل خلق اسی کی جانب محتاج ہے
ظاہر ہی کہ ہر شخص بنا بر قضاے حاجت انسانی کے خوردنی اور پوسیدنی اور مکانات وغیرہ کا
محتاج ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ آدمی کے پاس کوئی چیز ہوتی ہی اور وہ آدمی دوسری چیز کیطرف
محتاج ہوتا ہی مثلاً کسی کے پاس کپڑا ہے اور وہ گیہون کا محتاج ہے اور گیہون والا بسبب
اپنی بے پروائی کے کپڑے سے مبادلہ نہین کرتا ہی پس اس حالت مین ضرور ہوا کہ کوئی
ایسی چیز پیدا کیجاے کہ جو مرغوب الطرفین ہو پس حق تعالی نے درم و دینار پیدا فرمائے
جو ہر ایک کے درمیان مین متوسط ہین اور ہر دو فریق اسکے عوض مین مبادلہ کرتے ہین
اسی واسطے دفن اور خزانہ کرنے سے اسکو خداے تعالے نے منع فرمایا ہے اسطرح پر
والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم یعنی
جو لوگ کہ چاندی اور سونے کو جمع کرتے ہین اور اُسے راہ خدا مین صرف نہین کرتے ہین پس
ای رسول ہمارے اُن لوگون کو بشارت دو کہ تمھارے واسطے عاقبت مین عذاب دردناک
مہیا ہی اور خداے تعالے نے اس آیت فیض اشاعت سے خزانہ جمع کرنے والون کی
تہدید فرمائی ہے کیونکہ غرض تو زر و نقرہ کی پیدایش سے یہ تھی کہ لوگون کی قضاے حاجت
ہو پس جو شخص دفن کر رکھے گویا وہ شخص حکم حق تعالے کو باطل کرتا ہے اور جاننا چاہیے
کہ عزت سونے کی کچھ اسکی کمی کی وجہ سے نہین ہے کیونکہ زر ہمیشہ جس معدنیات سے
نکالا جاتا ہی وہان نقصان کسی طور پر نہین ہوتا جتنا چاہے نکالے بدستور نکلتا رہیگا برخلاف
مس و آہن کے کہ یہ دونون تلف ہو جاتے ہین اور بہ نسبت سونے کے کم نکلتے ہین لیکن
سونے کی قلت اسوجہ سے ہی کہ جو شخص اسکو پاتا ہے زیر زمین دفن کر دیتا ہے پس وہ زیر زمین
زیادہ ہی بالاے زمین کم ہے۔ ارسطاطالیس نے خواص زر مین لکھا ہے کہ مقوی دل اور دافع
صرع ہے اگر زر کو گرم کرکے داغ دیا جاوے تو موضع داغ پر آبلہ نہوئے۔ اگر اسکی سلائی بنا کر
سرمہ لگاوین روشنی چشم زیادہ ہوتی ہے اور مقوی بصارت ہی جو کوئی بنا گوش کو زر کی سوئی

سے سوراخ کرے تو وہ سوراخ بند نہو گا جس شخص کو زر گرم کرکے داغ دیوین بہت جلد اچھا ہوجائیگا اور کچھ زخم کی کیفیت پیدا نہ کریگا شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ زر کو منھہ مین رکھنا گندہ دہنی دور کرتا ہی اور نیز درد دل اور خفقان کو نافع ہے۔ الفضۃ یعنی نقرہ۔ یہ بھی زر کے قریب قریب ہی اگر اسکو سردی پہونچے قبل نضج یعنے پکنے کے تو چاندی ہوگئی ورنہ سونا ہوتا۔ نقرہ آگ مین جل کے خاک ہوجاتا ہی اور خاک سے بوسیدہ ہوجاتا ہی مگر ایک مدت دراز مین ارسطو نے لکھا ہی کہ چاندی مین میل ہوتا ہی اور سونے مین نہین ہوتا ہی اگر چاندی کو پارہ یا رانگہ کی بو پہونچے تو شکست ہوجاتی ہی اور کبریت کی بو سے سیاہ ہوتی ہی اور اگر کبریت سیم گداختہ پر ڈالی جاوے تو سوختہ ہوجائے اور سیاہ ہوجائے اور مثل شیشہ کے ٹوٹ جاوے۔ اب اگر بورق اسپر ڈالین تو پھر درست ہوجائے اسکے خواص مین لکھا ہی کہ اسکے کھانے سے رطوبات لزجہ دفع ہوتے ہین اور گندہ دہنی زائل ہوتی ہی اور خارش اور عسر البول اور خفقان کو مفید ہے اور اگر پارہ کے ساتھ ملا کے ملین تو دافع بواسیر ہی۔ النحاس یعنے مس۔ یہ چاندی کے قریب قریب ہی اور فرق درمیان مس اور سیم کے سرخی ہی اور خشکی اور کثرت چرک لیکن سرخ رنگ مس کا زیادتی حرارت کبریت سے ہی اور یبوست اور چرک غلاظت مادہ سے ہی پس جو کوئی اُسکے نرم اور سفید کرنے پر قادر ہو پس وہ اپنی حاجت پر فیروزمند ہوگا۔ یعنے وہ چاندی ہوجاتا ہی ارسطو کے نزدیک سرخ رنگ تانبا عمدہ ہوتا ہی اور جو سیاہی مائل ہی وہ بُرا ہی اور اگر اسکو ترشی مین چھوڑین تو زنگار بنجاتا ہی اگر تانبے کی ایک سوئی بنائین اور اسپر پھونک کر کان مین سوراخ کرین تو ہرگز وہ سوراخ بند نہونگے جو کوئی مسی ظروف مین خورونوش کا استعمال کرے اُسکو انواع امراض پیدا ہونگے جنکی دوا نہوسکے مانند داء الفیل و سرطان اور درد جگر اور طحال اور فساد مزاج کے مخصوص اگر اسکے برتن مین ترشی یا شراب یا شیرینی رکھکر کھائین اور ایک رات دن اسکے ظروف مین کوئی قسم کا کھانا رکھہ کے کھائین تو وہ شخص مرجائیگا الحدید اسکا پیدا ہونا بھی اسی طرح ہی جیسا کہ اور دھات مذکورۂ بالا پیدا ہوتی ہین لیکن یہ اعتدال سے دور ہی کیونکہ اسکا مادہ زیبقی مکدر ہے اور کبریت محترق ہی سیاہی اسکی زیادتی حرارت کبریت سے ہی اگرچہ یوما قیمت مین ہر ایک دھات سے کمتر ہے لیکن اسکا فائدہ بکثرت ہی حق تعالی فرماتا ہی وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ پس باس شدید یعنی سختی اسکی پیکان مین ہی اور اسکے نفع

ہتھیار و سلاح مین ہین کہتے ہین کہ کوئی ایسی صنعت نہین ہی جسمین کسی طور پر اُس آہن کا دخل نہو۔ آہن دو قسم کا ہی۔ فولاد۔ اور انیث۔ اسکی خاصیت ارسطو نے لکھی ہی کہ اسکے برادہ کا تعویذ بنانا نہ اب مین جو شخص برا تا ہو اسکے حق مین مفید ہی ارسطو کے سوا اور لوگون نے کہا ہی کہ اگر کسیقدر لوہا کوئی شخص اپنے پاس رکھیگا اسکا دل قوی و بیخوف و بیہراس رہیگا بد خواب دیکھنا اُسکا دفع ہو۔ لوگون کے دل مین اُسکی ہیبت ہو آنکھون کا میل اُسکے سرمہ سے دور ہو جاتا ہی پلک کے گرنے کو مفید ہی اور آشوب چشم کو نافع ہی شب کوری اور سبل کا عارضہ بھی دور ہوتا ہی اسکا زنگ بواسیر کو نافع ہی اور اسکا بجھایا ہوا پانی طحال و ضعف معدہ کو مفید ہی اگر لوہے کی میخ گرم کرکے تلوار کو صیقل کرین تو اسمین کبھی زنگ نہ لگیگا۔ رصاص یعنے قلعی۔ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ چاندی کی ایک قسم ہی لیکن اسکے مادہ مین تین آفت پہونچی ہین یعنے گندہ اور نرمی اور میل۔ پس ان تین آفتون مین زمین کے اندر رہتا ہے جیسا کہ شکم مادر مین اگر کسی لڑکے کو کوئی آفت لاحق ہوتی ہی تو اُس لڑکے مین فساد لون اور ضعف اعضا وغیرہ ہو جاتا ہی اگر کوئی شخص ان آفات کو اس سے دور کرے نمک اور شب اور قرشنا اور ذراریح و نوشادر سے تو چاندی ہو جائے کہتے ہین جو شخص اسکا طوق بنا کے درخت کی جڑ مین بنھا دیوے تو اُس درخت کے پھول و پھل نہ جھڑینگے اور جو کوئی شخص اسکی تختی بنا کر چھاتی پر رکھے تو احتلام کا عارضہ دور ہو جائیگا اگر ٹکڑا قلعی کا دیگچی مین چھوڑ دیگا تو کھانا خام رہیگا یہ رانگا آفتاب کی گرمی سے بھی گلتا ہی مگر جلنا صرف آگ کی حرارت سے ممکن ہی اگر اسکو نمک اور روغن ملا کر رگڑین اور جو سیاہی اس سے نکلے تلوار وغیرہ جس قسم کے لوہے مین لگا دین زنگ کا اثر نہوگا۔ **اسرب** تولد اسرب کا مثل رصاص کے ہوتا ہی اور اسرب ایک قسم ردی رصاص کی ہے اسواسطے کہ میل مادہ اسکے کا زیادہ ہی اسکی خاصیت ہی کہ سونے کو گلاتا ہی اور الماس کو توڑتا ہی یون تو الماس کو نہائی ہتوڑہ سے بھی لاکھ کوشش کرین شکست نہوگا بلکہ ہتوڑہ یا نہائی مین گھس جائیگا اور اگر اسرب پر رکھکر ذرا سی ضرب دین فوراً دو پارہ ہو جاے شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اسکی تختی بنا کر باندھنا خنازیر اور غدود اور زخمہاے مفاصل کو مفید ہی اور نیز مسکن زیادتی باہ اور دافع احتلام ہی۔ **خار صینی** یہ بھی مانند انھین دھاتون کے پیدا ہوتا ہی اسکی کان سرزمین چین مین ہی رنگ اسکا سیاہ سرخی مائل ہی اکثر اسکی پیکان بناتے ہین وہ نہایت مضر ہوتی ہی

اسکے کانٹے سے بڑی بڑی مچھلیان شکار ہو سکتی ہین کیونکہ اسکے قلابہ مین یہ تاثیر ہے کہ جس شخص کی آنکھوں مین پھر بڑی مشکل سے جدا ہوتا ہی اسکا آئینہ بناکر اور جلاکر کے اندھیارے گھر مین اسکو رکھکر اسپر نگاہ کرنا القوہ کو نہایت مفید ہی اسکے موچنے سے تین مرتبہ جہان کے بال اکھاڑے اور وہان پر روغن مل دین پھر کبھی بال برامد نہونگے۔ النوع الثانی فی الاحجار۔ یہ اجسام بارش کے پانی سے زمین کے اندر پیدا ہوتے ہین اگر شفاف ہون اور اگر شفاف نہون تو وہ پانی اور مٹی سے پیدا ہوتے ہین اگر مٹی مین لزوجت ہوا ور حرارت آفتاب کی اسمین تاثیر شدید کرے یہ دو قسم ہین۔ اول یہ کہ جسوقت برسات کا پانی گڑھون مین محتبس ہو جاتا ہی اور اسمین کوئی جزو خاک کا آمیزش نہین کرتا ہی تو جسوقت کافی حرارت اسمین پہونچتی ہی اور وہ پانی مدت دراز تک اُس جگہ پر ٹھہرتا ہی پس وہ پانی بطور جسم کے نہایت صفائی اور سنگینی اور سطبری مین مائل ہو جاتا ہی اور اُس سے سخت سخت ایسے پتھر بنجاتے ہین جنہین آگ اور پانی موثر نہین ہو سکتا مثلاً یاقوت وغیرہ اور اُنکے رنگون کا اختلاف بسبب حرارت کانی کے ہوتا ہی بعضے کہتے ہین کہ بسبب انوار کواکب کے اور انکی شعاع مختلف کے اختلاف ہوتا ہی کہتے ہین کہ رنگ سیاہ زحل کے اثر سے اور سبز مشتری سے اور سرخ مریخ سے اور زرد آفتاب سے اور کبود زہرہ سے اور زنگاری عطارد سے اور سفید ماہتاب سے دوسری قسم وہ ہی کہ پیدائش اُسکی پانی اور مٹی لزج سے ہوتی ہی اور حرارت آفتاب کی ایک عرصہ تک اسمین اثر کرتی ہی جیسا کہ دیکھا جاتا ہی کہ حرارت آگ کی گارے مین اثر کر کے اسکو خشت پختہ بنا دیتی ہی اینٹ بھی ایک قسم پتھر کی ہے لیکن نرم بھی جسقدر تاثیر آتش کی اسمین زیادہ ہوتی ہے اینٹ زیادہ سخت ہوتی ہی اسی طور پران پتھرون کا اختلاف حسب اختلاف مقامات متصور ہی مثلاً شور زمین سے نمک اور بورہ ارمنی اور پھٹکری پیدا ہوتی ہے اگر زمین پھٹی مزے کی ہو وہان پر فقط پھٹکری ہر قسم کی سرخ و زرد و سفید پیدا ہوتی ہے اگر کنکریلی یا پتھریلی زمین ہی تو وہان مطلق پتھر پیدا ہوگا بعض مقام ایسے دیکھے گئے ہین جہان صرف اس موضع کی خاصیت سے پانی پتھر ہو جاتا ہی اور جب کہ ہم دیکھتے ہین کہ پانی ہوا ہو جاتا ہی شاید کہ پانی مٹی بھی ہو جاتا ہو اسواسطے کہ پانی مخالف ہوا کا ہی ایک کیفیت مین اور مخالف مٹی کا ہی ایک کیفیت مین تو جس طور پر صورت آبی کو چھوڑ کر صورت ہوائی قبول کرتا ہے ایسی ہی صورت ہوائی چھوڑ کر صورت ترابی قبول کرے بعض موضع ایسے ہین کہ اُنکی بلندی سے پانی کے قطرات کا ترشح ہوا کرتا ہی اگر اُن قطرات کو قبل از ین کہ زمین پر پہونچین ہاتھ مین لے لیوین

تو پانی کا پانی بنا رہیگا اور برخلاف اسکے اگر زمین پر گرا تو پتھر ہو جاتا ہی - حکایت لکھتے ہین کہ بعض مواضع مین حق تعالے نے حیوان اور نبات کو مسخ یعنے پتھر بنا دیا ہی پس جائز ہی کہ ایسا ہو اور بیان اسکا یون ہی کہ حق تعالے نے ان سرزمینون مین ایسی ہی قوت رکھی ہے پس جب وہان کے لوگون پر غضبناک ہوا تو وہان کی زمین سے کچھ اس طور کے بخارات اُٹھے جنکی تاثیر سے وہان کے جاندار پتھر ہو گئے شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ راقم مذکور بذات خود جاجرم مین تھا ایک مدور پتھر نظر پڑا جسکے کنارے ثابت تھے اور درمیان اُسکا مقعر یعنے کچھ گہرا جیسا کہ روٹی کا گردہ ہوتا ہی اور اُسکی پشت پر خطوط کی علامتین نمودار تھین جیسا کہ تنوری روٹیون پر ہوتی ہین پس ان نشانات کے ذریعہ سے یہ گمان قوی ہوا کہ بے شک یہ گردۂ نان ہوگا جو کہ یہان کی تاثیر سے پتھر ہو گیا واضح رہے کہ جوہر معدنیات بیشمار ہین انمین سے کسی قدر کو انسان پہچانتے ہین پس بعض اقسام کا بیان اس کتاب مین کیا جاتا ہی - بعض جواہر ایسے ہین جنکا خواص نہایت عجیب و غریب ہے بعض ایسے سخت تر ہوتے ہین کہ نہ آگ سے سوخت ہون نہ بوسیلۂ آہن کے کچھ ضرر اُنکو پہنچ پاتا ہی مانند اقسام یاقوت کے بعض ایسے نرم و ملائم ہین کہ پانی سے گھل جاتے ہین مانند نمک اور پھٹکری وغیرہ کے بعض مانند نبات کے ہوتے ہین مثل مرجان کے بعض حیوانات سے حاصل ہوتے ہین مانند موتی کے بعض ہوا سے متولد ہوتے ہین مانند سنگہائے صواعق کے یعنی اولے جو ابر اور برق کے ساتھ ظاہر ہوتے ہین بعض پانی یا خاک مین نمو پکڑتے ہین بعض خود انسان کی صناعی سے پیدا ہوتے ہین مانند اقلیمیا یعنے میل طلا و نقرہ و زنگار کے بعض ایسے دو پتھر ہوتے ہین کہ ہر دو باہم اُلفت رکھتے ہین مانند زر و الماس کے الماس کی یہ تاثیر ہے کہ اگر سونے کے پاس لیجاوین تو فوراً ایک دوسرے سے چسپان ہوتے ہین یہ بھی کہتے ہین کہ الماس غیر کان طلا کے اور جگہ پر نہین پاتے ہین بعض ایسے ہوتے ہین کہ جنکے باہم نہایت درجہ کی جذب اور کشش ہوتی ہے مانند آہن اور مقناطیس کے اور ان دونون کے درمیان مین سخت چسپیدگی ہے حتی کہ جسوقت لوہے کو مقناطیس کی لب ملے فوراً اُسکو کھینچتا ہے جس طرح سے کہ عاشق اپنے معشوق کو کھینچتا ہے بعض ایسے دو پتھر ہوتے ہین جنکے باہمدگر مخالفت ہی مانند کرند کے کہ وہ تمام پتھرون کو کاٹتا ہی اور درست کرتا ہے جیسا کہ الماس جو کہ کل اقسام سنگ کو سفتہ کرتا ہے مگر سرب یعنے سیسے سے خود زبون ہوتا ہے بعض ایسے ہین جنمین صفائی کی قدرت حاصل ہے مانند نوشادر کے جو کل اقسام پتھرون کو پاک اور چرک اور میل سے مصفا کرتا ہے

خلاصہ یہ ہے کہ اب اس مقام پر تھوڑا تھوڑا سا حال ہر ایک قسم کے پتھر کا لکھا جاتا ہے بطریق ترتیب حروف تہجی کے۔ اثمد سنگ سرمہ ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ مشہور پتھر ہے اسکی بکثرت معدن ہین اسکے عمدہ اقسام مین اصفہانی ہے اور اس پتھر کی اصل خلقت مین رانگہ کی بھی شرکت ہی اسکے سرمہ مین یہ تاثیر ہے کہ آنکھ کو ہر قسم کا فائدہ ہو جاتا ہی اور ڈھلکے کو مفید اور پلکون کو قوی کرتا ہی اور درد چشم کو زائل کرتا ہی خصوص ضعیفون کی آنکھ کو نہایت مفید ہی جابر بن عبد اللہ نے لکھا ہی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا- علیکم بالاثمد فانہ ینبت الشعر ویحد البصر یعنی مداومت کرو اثمد پر کہ اثمد کے سرمہ لگانے سے پلکین زیادہ اُگتی ہین اور مضبوط ہوتی ہین اور روشنی تیز ہوتی ہے اگر کسیقدر مشک بھی اُسکے ہمراہ اضافہ کر لیوین تو نہایت نافع ہوگا اگر اثمد کو چربی کے ساتھ مخلوط کر کے جلے ہوے موضع پر لگائین تو نہایت مفید ہی- ارمیون یہ پتھر سرزمین روم مین پیدا ہوتا ہی اسکے پانچ گوشے ہوتے ہین اگر اسکے ہزار ٹکڑے کرین تو بھی ہر ایک ٹکڑا پانچ گوشے کا ہوگا جو شخص اسکا سرمہ لگاوے اُسکی آنکھ ہر آفت سے محفوظ رہیگی جو کوئی اس پتھر کو اپنے پاس رکھے وہ حکام کی نگاہون مین عزیز ہوگا پہچان اسکی یہ ہے کہ سفید رنگ اور کبودی مائل خطوط ہوتے ہین- ایک قسم دوسری ہی سبز نقطہ دار اگر اسکو کسی عورت کے نام پر گھسکر آنکھ مین لگائین تو وہ عورت عاشق ہو جاتی ہے- اسفیداج یہ قلعی کی خاکستر ہی اور اسی کو سفیدۂ کاشغری بھی کہتے ہین اگر اسکو دوا مین ملا کر لگا دین تو آشوب چشم کو مفید ہی اگر اسکو خوب طور پر سوختہ کرین تو سرب یعنے جست ہو جاتا ہی سانپ کے کاٹے ہوے زخم پر اسکو لگانا نہایت مفید ہے جلانے کے وقت اسکی بو سے پرہیز چاہیے کہ نہایت مضر ہی- بلیناس نے خواص کی کتاب مین لکھا ہے کہ اگر اسفیداج کو جھینڈے کے پانی مین جو گلڑی کی قسم سے ہوتا ہی گھولین اور مکان مین اسکی آبپاشی کرین اس مکان سے مچھر دور ہو جاوینگے- ارسطو نے لکھا ہی کہ اسفیداج سیسہ کو سرکہ مین ملا کر آنکھ مین لگانا سفیدی چشم کو نافع ہی بوسیدہ گوشت کو دور کرتا ہی اور تازہ نکالتا ہے اور نیز اسکے مرہم مین یہ بھی تاثیر ہی کہ سوختگی کو نافع ہے اور زخم بہ شدہ کے داغ کو برنگ اصلی لاتا ہے-

آفربخش ارسطو کے نزدیک یہ پتھر ہرتال کی معدنیات مین ملتا ہی اسکی تاثیر ہے کہ اگر اسکا کشتہ کر کے ایک مثقال کے برابر لیکر پچاس مثقال مس سرخ مین چھوڑ دین فوراً سفید کر دیگا اگر اسکو چونے مین ملا کر لگا دین بالون کو گرا دیگا یہ پتھر ہرتال سے زیادہ تر تیز ہے

اسکو گھسکر آماس مین لگانا مفید ہے - اقلیمیاے زر ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر طلا کا برادہ
کسی پتھر کے برادہ مین ملجاے تو بقوت ادویہ اُسکو آگ پر رکھ کے سونا علیحدہ کرتے
ہین اسوقت سونا نیچے بیٹھ جاتا ہی اور وہ برادہ پتھر کا اوپر آجاتا ہے مگر سیاہ رنگ اور مثل
شیشے کے چمکتا ہوا اسی کو اقلیمیاے زر کہتے ہین درد چشم اور سفیدی چشم کو زائل کرتا ہی
اور نیز تری چشم کو نافع ہی اور لوگون کے نزدیک ڈھلکے اور اول اول کے موتیا بند کو بھی نافع ہی
اور ناسور چشم کو بھی مفید ہے اور چرک سے مصفا کرتا ہی اور بدگوشت کو دفع اور ایسے سوزش
کے زخم کو خشک کرتا ہی - اقلیمیاے نقرہ ارسطو نے لکھا ہی کہ بموجب عمل اقلیمیاے زر
کے جسوقت اسکو بھی آگ پر رکھیں اُسی طور سے جسم برآمد ہوتا ہی جسکو اقلیمیاے نقرہ کہتے ہین
اسکا استعمال روغنون مین ملاکر واسطے زخم اور جراحات کے مفید ہے علاوہ ارسطو کے
اور حکیمون کے نزدیک درد چشم کو نافع ہے اور اسکا مرہم زخم کے اندمال مین سریع التاثیر ہی
باہتہ - یہ سفید پتھر نہایت خوبی سے چمکتا ہی آدمی کی نظر جب اُسپر پڑے بے اختیار خندہ
آتا ہی یہان تک ہنسی کی کثرت ہوتی ہی کہ جان نکلجاتی ہے - کہتے ہین کہ اس پتھر مین مقناطیسی
تاثیر واسطے انسان کے ہے - اُسکا ایک قصہ ہے کہ کسی شہر مین بلاد حبش سے اسکی دیوار ہی
جو شخص اُدھر جاتا ہی اور اسکو دیکھتا ہی وہ ہنستے ہنستے اُسی مین جاملتا ہے یہ بھی کہتے ہین
کہ اُسی شہر مین اسی پتھر کا ایک ستون ہے وہ بھی اپنے مقابل کو کھینچ لیتا ہی اور جسکی نگاہ
اُسپر جا پڑے اسپر ہنسی غالب ہوجاتی ہے - کہتے ہین کہ ایک مرغ فرفر نامے کنجشک سے کسیقدر
چھوٹا سیاہ رنگ سُرخ چشم اور سُرخ طوق اور سُرخ پا ہوتا ہی جب یہ مرغ اس ستون پر
آبیٹھتا ہی اسکا فعل باطل ہوجاتا ہے - بسد یعنی بیخ مرجان اس پتھر کا درخت دریا مین
اُگتا ہی جس طرح کہ خشکی مین درخت اُگا کرتے ہین رنگ انکا سفید و سُرخ و زرد اور سیاہ ہوتا ہی
خون کی چکیدگی کو نافع ہی اور اسکا سرمہ مقوی چشم ہی اور آنکھ کے پانی بہنے کو دور کرتا ہی
اور مقوی دل ہے اور پیشاب کے بند ہوجانے مین مفید ہی مرگی والے کو نافع ہی لازم
ہی کہ مرگی والے کے گلے مین تعویذ بناکر ڈالین - بلور - ارسطو نے اسکو آبگینہ کے اقسام
مین لکھا ہی مگر یہ کہ بہ نسبت آبگینہ کے سخت تر ہوتا ہی اور اسکا جسم برخلاف آبگینہ کے کانی
ہوتا ہی بلور نہایت عمدہ قسم آبگینہ سے ہی نہایت شفاف اور سخت اور یاقوت سے ہمرنگ ہی
بادشاہون کے پاس اسکے برتن ہوتے ہین کیونکہ نہایت مفید خاصیت رکھتے ہین اگر بلور

کو آفتاب کے مقابلہ مین کرین اور کپڑا سیاہ یا کہ روئی اُسکے عقب مین لگاوین فوراً آگ
نکل آویگی پس جو چیز چاہو اس سے روشن کر لو بلور کے چھ اقسام ہین ایک ایسی قسم ہے
جسکی صفائی کسی قدر کم ہوتی ہے اور بادی النظر مین مانند نمک کے معلوم ہوتا ہے جسوقت
اس پتھر کو بجھائے ہوئے لوہے مین رگڑین فوراً آگ نکلیگی اکثر غلامان بادشاہی اسکو آگ
نکالنے کے واسطے اپنے پاس رکھتے ہین۔ ارسطو کے علاوہ اور حکیمون نے لکھا ہی کہ سیاہ رنگ
کا بلور درد دندان والے کے پاس موجود رہنا نہایت مفید ہی۔ بورق یہ اجزاے زمین شور
کے ہین مانند نمک کے مگر نمک سے نہایت قوی تر ہے اور اسکے اقسام بکثرت ہوتے ہین۔
ایک قسم آب روان سے پیدا ہوتی ہی اور ایک قسم سنگ سے پیدا ہوتی ہی اور سپید اور سرخ اور
خاکی تودہ ہوتا ہی۔ اگر کلف پر اسکو طلا کرین حمام مین اور ایک ساعت صبر کرین کلف کو دور
کرتا ہی اگر کسی کے حلق مین جونک آویزان ہوگئی ہو تو بورق کو سرکہ مین ملاکر غرغرہ کرین فوراً جونک
نکل جائیگی اگر بورق کو سرکہ مین گھول کے اُسکے اندر انڈا مرغ کا رکھین تو اُسکا پوست زائل
ہوگا پس جب اسکو کسی ظرف مین رکھکر اسپر سرکہ چھوڑین تو بلا آگ کے جوش کرتا ہی اور بورق
تمام اجسام کو نرم کر دیتا ہی اور گلاتا ہے ارسطو کے سوا اور لوگون کا خیال ہے کہ بورق سے
خارش اور کوڑھ اور برص کو نفع پہونچتا ہی اور پھوڑون کو بٹھا دیتا ہی اور گرانی گوش کو مفید ہی
اور مستسقی کے حق مین انجیر کے ہمراہ خورش کرنا نہایت انسب ہی اور پرانی سفیدی آنکھ
کی دفع کر سکتا ہے اور درد چشم کو نافع ہی اگر مرہم بناکر لگاوین گوشت زخمون کا مندمل کرتا ہے
بیجادق ارسطو نے لکھا ہے کہ وہ پتھر سرخ رنگ سا ہوتا ہی اور بلاد مشرق مین اسکی کان ہے
جسوقت اسکو کان سے باہر نکالتے ہین تیرہ رنگ ہو جاتا ہی اور جب صناع لوگ اسکو صاف
کرتے ہین اسکی زیبائیں دونی ہو جاتی ہے اس پتھر کے بیس جو وزن کی انگشتری بناکر جو شخص
اپنے پاس رکھے وہ خوابہاے ہولناک سے محفوظ رہیگا اور جو کوئی بمقابلہ آفتاب کے بیجادق
کو رکھکے نگاہ لڑاوے نور چشم کی کمی ہو اور یہ پتھر خس و خاشاک کو مثل کہربا کے اپنی طرف
کھینچتا ہے بحارے کہ اگر کوئی شخص اپنے بالون مین لگاکر سو رہے تو جسقدر گھاس پھوس
اُسکے سر کے قریب ہوگا وہ سب اُسکے بالون مین لپٹ جائیگا۔ تدمر ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر
مغرب مین دریا کنارے پیدا ہوتا ہی اور سفید رنگ ہوتا ہے اور بجز یہان کے اور جگہ
نہین دستیاب ہوتا خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر انسان اسکو سونگھے فوراً خون اُسکا خشک ہوکر

مر جاے - تنکار - ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر نمک کی قسم سے ہوتا ہی اور اسمین بورق کا مزہ ملتا ہی دریا کنارے کے معدنیات مین پایا جاتا ہی اور طلا کے گلانے اور نرم کرنے مین مددگار ہی اور دندان کرم خوردہ کو نافع ہی کرم کو مار کر درد دندان ساکن کرتا ہی اور دانتون کو نہایت مجلی رکھتا ہی دانتون کے ہر قسم کے درد کو مفید ہی - توتیا ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ کانی پتھر ہی رنگ اسکا سفید زرد و سبز ہوتا ہی اور کسی قدر سرخی مائل ہوتا ہی اسکی کانین دریاے سندھ و ہند مین ہوتی ہین اسکی ہر قسم آنکھون کی رطوبت کو مفید ہی بغل کی گندیدگی کو زائل کرتی ہے ارسطو کے سوا اور لوگون نے لکھا ہی کہ توتیا ایک قسم کا روغن ہی کہ مس خالص کرتے وقت برآمد ہوتا ہی سنگ اور ریگ کے ذریعہ سے جو کہ اُس سونے مین آمیختہ ہوتی ہے درد چشم کو بھی زائل کرتا ہی - جالب النوم ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بہت سرخ اور رنگ کا صاف ہوتا ہے دن مین اگر اسکو دیکھیے تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دھوان ایسا نکل رہا ہے اور رات کے وقت ایسی روشنی ہوتی ہی کہ اسکے گرداگرد کی اشیا نظر آتی ہین اس پتھر کو دو درم بھی جس انسان کے بدن مین تعبیہ کر دیوین فوراً وہ مست خواب ہوگا اگر سوتے ہوے انسان کے بالین پر رکھ دین جب تک اُسے علٰحدہ نہ کر لیوین ہرگز وہ بیدار نہوگا اگر موضع جمرہ پر مالش کوین نافع ہو جزع یہ کئی قسم کا ہوتا ہی شہر یمن یا چین سے لاتے ہین یمن کا سنگ نہایت عمدہ ہوتا ہی اور اسکا رنگ نہایت سیاہ اور سفید ہوتا ہی اور اہل چین اس سے کراہیت رکھتے ہین انمین ایک قوم ایسی مخصوص ہے جو اسکو معدنیات سے نکال کر سواے شہر چین کے اور شہرون مین لیجا کر اسکو فروخت کرتے ہین اور معاش حاصل کرتے ہین اور ملوکان یمن اسکو نہ تو اپنے خزانہ مین داخل کرتے ہین نہ گردن مین حمائل کرتے ہین اگر سہواً کوئی شخص اس اسم بامسمی پتھر کو اُٹھا کر اپنے پاس رکھے تو نہایت پریشان ہو اور خوابہاے ہولناک دیکھے اور قضاے حوائج کو محتاج ہو اگر لڑکون کو پہنا دین تو اسکی رال کثرت سے جاری ہوگی اور رونا اور خوف اُسکو لاحق حال ہوگا اگر اسکو گھسکر نوش کرے تو نیند اُسکی اڑجائیگی اور ترسندہ اور بدخلق اور سنگین زبان ہوگا یاقوت کی جلا اسی کے ذریعہ سے کرتے ہین بڑی روشنی اور براقی اُسمین آجاتی ہے ارسطو کے نزدیک اس پتھر کو ہر وقت مدنظر رکھنا نہایت اندوہناک اور تنگدل کرتا ہے اگر اسکو کسی بےخبر قوم کے درمیان مین رکھ دین تو ضرور اُنکے درمیان مین عداوت ظاہر ہوگی اور جب تک کہ یہ فتنہ انگیز درمیان مین رہیگا عداوت بنی رہیگی

اگر حاملہ عورت اسکو تعویذ بناوے درد زہ سے نجات پاوے اور نیز قریب رکھنے سے بھی وضع حمل ہوتا ہے۔ حامی۔ ارسطو نے لکھا ہو کہ یہ سنگ شدید الحمرۃ نقطہاے سیاہ رکھتا ہے اور بلاد ہند سے لاتے ہین جو شخص اسکو حاصل کرے اور اسکے سیاہ نقطون کی صفائی کرڈالے تو وہ شخص ہوجائیگا اُسوقت اگر مس گداختہ پر چھوڑین وہ بھی رنگ سُرخ مانند طلا کے حاصل کریگا اگر اسکو ناک مین ٹپکا دین فالج کو مفید ہو۔ حجر بلیناس نے اپنی کتاب خواص مین لکھا ہو کہ جسوقت شتر گرم فریاد ہو اُسکے گلے مین اسکو باندھ دین فوراً وہ خاموش ہوجائیگا اور صاحب خلاصہ نے لکھا ہو کہ جس پتھر مین خلقی سوراخ ہو اگر اُسکو کسی درخت مین آویزان کرین تو اُسکا میوہ بکثرت ہوگا اور کوئی آفت اُسکے میوہ پر عائد نہوگی حجر الابیض ارسطو نے لکھا ہے کہ جو شخص اس پتھر کو تراشے پس اگر تراشہ اسکا زرد نکلے تو خاصیت اسکی عجیب تر ہو کہ جس شخص کے پاس ہو وہ خواہ راست کہے یا دروغ ہر دو طور پر لوگ اُسکو قبول کرینگے اور اگر تراشہ سُرخ ہو تو اُسکا رکھنے والا جو عمل کرے بفضلہ تیر بہدف ہو اور اگر تراشہ کا رنگ کبود ہو تو جس امر کے بارہ مین کسیکی وہ شفاعت کریگا فوراً قبول ہوگی اور اگر تراشہ کا رنگ آسمانی ہے تو اُسکے پاس رکھنے سے ہمیشہ وہ شخص نیک حال رہیگا اور اگر تراشہ کا رنگ سبز ہو تو اُسکو باغ مین لٹکانا نہایت مفید ہو فوراً تخم کاشتہ کو سرسبز کرتا ہو اور اگر تراشہ برنگ سیاہ ہو تو اگر کوئی شخص زہر قاتل نوش کرگیا ہو یا سانپ بچھو نے اُسے کاٹا ہو تو اُسے لازم ہے کہ سنگ مذکور کا تعویذ بنالے یا اُسکو دھوکر نوش کرے فوراً زوال سمیت ہوگا۔ حجر احمر ارسطو نے لکھا ہو کہ یہ سنگ سرخ ہو اسکو بھی تراشتے ہین اگر تراشہ اسکا سفید رنگ ہو تو جو شخص اُسکو اپنے پاس رکھے جو کام کرے وہ پورا ہو اور اگر اُسکا رنگ سیاہ ہو تو اُسکے رکھنے والے کا جس چیز کو دل چاہیگا فوراً حاصل ہوگی زرد رنگ کا بازو پر باندھنا خلق خدا کی نگاہون مین عزیز کرتا ہے اگر خاکی رنگ ہو تو اسکی تاثیر یہ ہے کہ ہر ایک آغاز کو خوب ترین وجہ سے انجام کو پہونچاوے اگر رنگ سبز ہو تو جسکے پاس ہو اُسپر ہتھیار موثر نہوگا۔ حجر اخضر ارسطو نے لکھا ہے کہ اگر اس پتھر کو تراشین پس اگر اُسکا تراشہ سفید برآمد ہو اپنے پاس رکھے اور جو درخت بووے یا زراعت کا فعل کرے اُسکی بیج مین اس پتھر کو پارچہ مین باندھکر اس زمین مین دفن کردین تو اسکی نبات پوری ہوگی نہایت عمدگی کے ساتھ اور اگر سیاہ رنگ ہو تو ہر طرف سے نیکیون کا ذخیرہ اُسکے واسطے

ہے

تیار ہوگا اور زرد رنگ مین یہ تاثیر ہے کہ جو شخص اسکو اپنے پاس رکھے اُسکو جو دوا دیجائیگی مفید ہوگی اگر سُرخ رنگ ہو تو بہت کچھ انعامات امراے وقت سے اسکو حاصل ہونگے اور لوگون کے درمیان مین عزیز اور محترم ہوگا اگر خاکی رنگ ہوگا تو کوئی ایسی بیماری نہوگی جو اُسکی دوا سے آرام نہ پاوے حجر ارمنی اس پتھر مین کسیقدر لاجوردیت ہوتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ مصور لوگ بجاے لاجورد کے اسکا استعمال کرتے ہین اسکی خاصیت مین لکھا ہے کہ مسہل سودا ہے اور اسکا نقش ہونے سے خالی نہین مشہور کر حجر آسمانجونی ارسطو نے کہا ہی کہ جسوقت سنگ آسمانجونی کو تراشین اگر اسکا تراشہ سفید رنگ برآمد ہو جو کوئی اُسکو پاس رکھے اُسکا مزاج کبھی کند نہوگا اور نہ اندوہ و پشیمانی پاس آویگی اور اگر سیاہ رنگ ظاہر ہو جو کوئی اُسکو اپنے ہمراہ رکھیگا اسکا کام جاری نہوگا اور اگر زرد رنگ ہو تو ہر ایک کام کو مصلح ہوگا اگر اُسکو کسی ندی یا کنوین مین چھوڑین تو اُسکا پانی کم ہو جائیگا بلکہ مجراے آب منقطع ہو جائیگا اگر تراشہ کا رنگ سُرخ ہو تو اسکا رکھنے والا ہر ایک سے نیکی پاویگا اگر سبز رنگ ہو تو اُسکا رکھنے والا جس مقام مین کچھ بودے وہان کی نباتات بہت بہتری کے ساتھ ظاہر ہون اگر زرد رنگ ہو تو اُسکا کام ہمیشہ جاری رہیگا۔ حجر الاسفنج۔ شیخ الرئیس نے کہا کہ یہ ایک جسم متخلخل ہے مانند پنبہ کے کہتے ہین کہ یہ ایک حیوان ہے پانی مین رہتا ہی اور جس چیز کو پاتا ہے لپٹ جاتا ہی اسکے پیٹ مین ایک پتھر ہوتا ہی کہ وہ نہایت عزیز الوجود ہی اور اُسکی خاصیت یہ ہی کہ یہ سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کر دیتا ہی حجر اسود ارسطو لکھتا ہی کہ یہ سیاہ پتھر ہی جسوقت اسکو تراشین پس اگر تراشہ سفید ہو تو زہر مار و کژدم کو نہایت نافع ہی اور زرد رنگ جسکے پاس ہو وہ درماندہ نہین ہوتا ہی یا جس مکان مین ہو وہان کے زن و مرد علت ہاے بیماری سے صحت پاتے ہین اور کبھی علیل نہین ہوتے ہین سیاہ رنگ کی خاصیت یہ ہی کہ جسکے پاس ہو اُسکے کل حوائج برآوین اور تیز عقل مین افزایش ظاہر ہو اگر سبز رنگ ہی تو اسکو نیش زن جانور کبھی آزار نہ پہونچاوینگے۔ حجر اصفر ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر تراشہ اُسکا زرد ہی تو اُسکا پاس رکھنے والا جو کچھ جس سے طلب کرے وہ حاصل ہو اگر سبز رنگ نکلے تو جس کام کے واسطے وہ کوشش کریگا وہ بہت جلد حاصل ہوگا اگر سُرخ ہو خاصیت یہ ہی کہ جو سوال اس سے کرین جواب پر قادر ہو اور اگر سیاہ رنگ ہو تو مطلوب اُسکا تابع ہو جائیگا اور جب تک وہ پتھر ہمراہ رہیگا کبھی اُسکا معشوق اُس سے جدا نہ ہوگا۔

حجر انجبر - ارسطو نے کہا ہو کہ جو پتھر خاکستری رنگ ہووے اگر اُسکا تراشہ سفید ہو تو جس آدمی کے
نام سے اُسکو پیسکر اپنی آنکھون مین سرمہ لگاوین وہ شخص اُسپر مہربان ہوگا اگر تراشہ سیاہ
برآمد ہو تو جو شخص اسکو آنکھون مین لگاوے اُسکو لوگ معزز رکھینگے اگر عورتین اسکو سرمہ
بنا کر لگاوین تو اپنے شوہرون کی نگاہ مین معشوق ہونگی اور اگر شوہر آنکھون مین لگاوے
تو عورت اسکو دوست رکھے اگر زرد رنگ ہو تو جسکے پاس ہوگا وہ مورد آفرین ہوگا اگر سُرخ رنگ
ہی تو جسکے پاس ہو اُسکو فراخی رزق اور معیشت ہو جاوے اگر سبز رنگ ہو تو جسکے پاس ہو
وہ شخص جس قوم مین نشست و برخاست کریگا گرامی رہیگا اور اگر آسمانی رنگ ہو تو اسکو لوگ
حکیم سمجھینگے اگرچہ وہ حکیم نہو - حجر الباہ - ارسطو نے لکھا ہو کہ اسکندر رومی نے افریقہ کی کان
مین اس پتھر کو پایا اُسکے خواص مین لکھا ہی کہ اگر اسکو لیکر کسی انسان اور حیوان کے باندھ
دین تو فوراً اُسکو قوت باہ بشدت ہوگی پس سکندر نے حکم دیا کہ اس پتھر کو ہمارے لشکر مین
نہ لیجاوین تاکہ عورات فضیحت سے بچین اور بعض اس قسم کے بڑے پتھر کو جو توڑا تو اُسکے
اندر سے ایک صورت بچھو کی نمود ہوئی اور وہ صورت پتھر کے دونون جانب نمود تھی غرض کہ
جو شخص اس پتھر کے ریزہ کو زیر زبان اپنے رکھے وہ تشنگی سے نجات پائے سرزمین مصر
مین ایک پتھر ہوتا ہی جو شخص اسکو اپنی کمر مین رکھے قوت جماع متحرک ہو اور جب تک وہ پاس
رہے ہرگز قوت مذکور کا تنزل نہو - حجر البحر - ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر دریا کے کنارے
ہوتا ہی اور لطیف اجزاے زمین اور اُسکے بخارات سے پیدا ہوتا ہی اور وہ سخت ہوتا ہی لیکن
ہلکا ہوتا ہی پانی مین نہین ڈوبتا خاصیت اسکی یون لکھی ہے کہ جو شخص اس پتھر کو اپنے پاس
رکھے دریا مین غرق ہونے سے بیخوف رہے اگر اس پتھر کو دیگ مین ڈالین اور اسمین پانی ہو تو وہ
گرم نہوگا اگرچہ اسکے نیچے بہت سی لکڑیان جلائین - حجر الحلبش یہ پتھر بلاد حبش مین پایا جاتا ہے
زردی مائل ہوتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ شبکوری اور آنکھون کے ورم اور نیز درد چشم کو نافع ہی
اور علامات جراحت کی دور کرکے موافق رنگ بدن کے کر دیتا ہی - حجر الحصاۃ ارسطو نے
لکھا ہی کہ اس پتھر مین نرمی بہت ہوتی ہے اور دریاے مغرب سے برآمد ہوتا ہی صورت اُسکی
مانند چرخہ کے تکلے کے ہوتی ہے اس پتھر کو بقدر دس جَو کے جو شخص نوش کرے فوراً
سنگ مثانہ شکست ہو جاوے - حجر الحیۃ اسکو پارسی مین مارمہرہ کہتے ہین اسکی صورت مانند
ریٹھہ کے ہوتی ہی اور اکثر سانپون کے سر پر نمود ہوتا ہی اسکی خاصیت یون لکھی ہی کہ جیسے سانپ کے

کاٹا ہو وہ شخص اگر اس پتھر کو پانی یا دودھ مین گھسکر جراحت پر رکھے فوراً چسپان ہوگا اور سارے
زہر کو جاذب کر لیگا - شیخ رئیس نے لکھا ہو کہ یہ پتھر گزیدگی مار کو دفع کرتا ہے جالینوس نے
کہا ہے کہ یہ تاثیر ایک مرد راست گو سے مین نے سنی ہو اُسکے علاوہ اور لوگ راوی ہین کہ اس
پتھر مین خود زہر ہوتا ہو بعض سیاہ رنگ اور بعض خاکستری رنگ جس پتھر مین خطوط ہوتے ہین
وہ فراموشی کی دوا ہے باقی ہر قسم اس مہرۂ مار کی سنگ مثانہ کے حق مین مفید ہے
حجر الخطاف یعنی سنگ ابابیل یہ دو پتھر ہین جو آشیانۂ ابابیل مین پائے جاتے ہین
ایک سفید دوسرا سُرخ سفید کو مصروع کے گلے مین لٹکادین تو صرع کو زائل کرتا ہو اور قوت
باہ زیادہ کرتا ہو اور چشم بد کو دور کرتا ہو اور اگر بچے کے سر کے نیچے رکھدین تو خواب مین نہین
ڈریگا - حجر الدجاج اس پتھر کو مرغ خانگی کے سنگدانہ مین پاتے ہین اسکو اگر مرگی والے کے
باندھین تو فوراً بیماری سے صحت پاوے اور قوت باہ کی افزائش مین بے نظیر ہی چشم بد کے
حق مین سریع التاثیر ہے جو لڑکے ہنگام خواب ڈرتے ہون اگر اُنکے بالین پر اُسکو رکھین خوف
جاتا رہیگا - حجر الرحی - فارسی مین اسکو سنگ آسیا کہتے ہین اگر اسکا نیچے کا ٹکڑا کسی حاملہ
کے باندھین ہرگز اسقاط حمل نہو اور بروقت دردزہ کے کھول لینا چاہیے تاکہ وضع حمل کی آسانی
ہو اگر اسکو گرم کرکے سرکہ چھڑکین اور پھر جس شخص کے خون جاری ہو وہ اُسپر بیٹھ جاے فوراً
خون بند ہو جاے اور ورم حارہ کا محلل بھی ہے - حجر السامور یہ اُس قسم کا پتھر ہے جو
ہر ایک پتھر کو تراشتا ہی لکھا ہی کہ جبوقت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی
بنیاد ڈالنی چاہی شیاطین کو حکم تراشنے پتھر کا صادر فرمایا - انھون نے تراشنا شروع کیا
لوگون نے اُسوقت پتھرون کے تراشنے کی آواز سے گھبراکر فریاد کی پس سلیمان نے علماے
بنی اسرائیل کو مع جنات کے جمع کیا اور فرمایا کہ تم مین سے کسی کو ایسی ترکیب یاد ہی کہ بغیر ہونے
آواز کے پتھر تراشا جاوے اُنھون نے عدم آگاہی کا عذر بیان کیا اور یہ کہا کہ البتہ ایک
جن ہے صخر نام جو حضور مین حاضر نہین ہی وہ البتہ ایسے علوم سے آگاہ ہی یہ سُنکر سلیمان
نے حکم احضار فرمایا اور اُسنے حاضر ہوکر عرض کیا کہ البتہ اسطرح پتھر تراشنے کے واسطے ایک
قسم کا پتھر ہے جسکو مین جانتا ہون مگر اُسکے مقام موجودگی سے واقف نہین ہون ہان ایک
تدبیر مجھکو یاد ہے پس کہا کہ ایک عقاب کا آشیانہ اور اُسکا انڈا تلاش کرکے حاضر کرو
پس جنیون نے فوراً سامان مذکور فراہم کر دیا پس ایک پیالہ آبگینہ سخت کا نہایت صاف

منگوا کر اُسکو آشیانہ عقاب اور بیضہ پر اوندھا رکھا اور اسکو بہت مضبوط کر دیا اور آپ علیحدہ ہو رہا پس عقاب جب اپنے آشیانہ کے پاس آیا اور آشیانہ کو فانوس سنگ کے اندر دیکھا پس آبگینہ مین چنگل مارا مگر کچھ اثر نہوا اُسوقت اُسنے کسی طرف کی راہ لی دوسرے روز آیا اُسکی منقار مین ایک پتھر تھا پس اُسنے اُس پتھر کو آبگینہ پر رکھا جسکے رکھتے ہی آبگینہ دو پارہ ہوگیا اور کسی طرح کی آواز نہ آئی پس حضرت سلیمان نے عقاب سے دریافت کیا کہ یہ پتھر کہان سے لایا اُسنے عرض کیا کہ یا نبی اللہ یہ سنگ پارہ مغرب زمین کے پہاڑ سے لایا ہون جسکا نام سامورى ہے پس حضرت سلیمانؑ نے لشکر جنات اُدھر بھیجکر حسب ضرورت سنگ مذکور تھوڑا منگوا لئے اور تراشنا پتھر کا بلا آواز کے شروع ہوگیا۔ حجر اسکا یہ پتھر مثل جزع کے ہوتا ہے اور بجز خوانہاے شاہی کے اور جگہ نہین ملتا ہے اسکی خاصیت یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس زہر ہو اور وہ شخص اُس پتھر کے قریب ہو تو اس پتھر کو حرکت ہوتی ہے وزیر نظام الملک حسن بن علی نے سیر الملوک مین لکھا ہے کہ سلیمان بن عبد الملک نے ایک روز کہا کہ میری سلطنت سلیمان بن داؤد کی عملداری سے کچھ کم نہین ہے مگر یہی نہ کہ سلیمان کو حق تعالی نے جن و انس و باد و مرغ پر بھی حاکم بنایا تھا لیکن میرے پاس جس قدر مال اور ہتھیار موجود ہے کسی بادشاہ کو نصیب نہین ہے اسوقت حاضرین دربار مین سے ایک شخص نے عرض کیا کہ ایک ایسی چیز ہے جسکے محتاج کل فرمانروا ہین اور وہ چیز حضرت کے پاس نہین ہے پس سلیمان بن عبد الملک نے اُس چیز کا استفسار کیا اُسنے عرض کیا کہ وزیر ابن وزیر ابن وزیر جیسا کہ تو خلیفہ بن خلیفہ بن خلیفہ ہے پس سلیمان نے کہا کہ تو ایسے وزیر کو جانتا ہے اُسنے کہا البتہ جعفر بن برمک نے عہدۂ وزارت کو ارث مین حاصل کیا اور زمانہ اردشیر سے اُسکے خاندان مین سلسلۂ وزارت چلا آتا ہے چنانچہ اکثر کتب وزارت اُسکے اجداد کی مصنفہ اُسکے پاس موجود ہین بجز اُسکے اور کوئی تیری وزارت کو شایان اور سزاوار نہین ہے پس سلیمان نے والی بلخ کے نام تحریر فرمائی کہ جعفر کو دمشق کی جانب باعزاز تمام روانہ کرو اور آٹھ ہزار اشرفی اسکو دین پس جسوقت جعفر دمشق مین آیا اور سلیمان کی حضور مین پہونچکر شرف یاب قدمبوس ہوا سلیمان نے اُسکی صورت کو بہت خوب پایا اور نہایت اعزاز سے اپنے پاس بیٹھنے کا حکم صادر فرمایا مگر تھوڑی دیر مین سلیمان نے ترشرو ہوکر فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ میرے پاس سے دور ہو اور دربانون نے جعفر کو حسب الایما دیوان سے باہر نکال دیا

لوگ متحیر ہوے کہ اسکا باعث نامعلوم رہا بعد ایک مدت کے ایسا اتفاق ہوا کہ سلیمان بادشاہ نے خلوت فرمائی اُسوقت ایک ندیم نے عرض کیا کہ ای حضرت جعفر کو خراسان سے طلب کرنا اتنے اعزاز سے مصاحب بنانا اور گھڑی بھر مین مردود النظر فرمانا اسکا کیا باعث ہی سلیمان نے فرمایا کہ اگر مشار الیہ راہ دور سے نہ آیا ہوتا تو واللہ اُسکو ہلاک کرڈالتا کیونکہ جسوقت نامبردہ میری حضور مین آیا زہر قاتل اپنے ہمراہ رکھتا تھا تو کیا خوب اول تحفہ جو میرے واسطے وہ لایا وہ زہر قاتل تھا پس اُس ندیم نے کہا کہ اگر اجازت فرمائیے تو اس ماجرے سے جعفر کو بھی متنبہ کرون حکم ہوا بہتر پس وہ شخص جعفر کے پاس آیا اور ماجراے گذشتہ زبان پر لایا جعفر نے کہا در حقیقت میرے پاس زہر تھا اور اس انگشتری کے زیر نگین ہنوز موجود ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ ہمارے باپ دادے اکثر سلاطین کی حضور مین مورد عتاب و سرزنش ہوے اور بہت سے سخت و سُست جان پر اُٹھایا کیے پس مجھے یہ خوف رہا کرتا ہی کہ مبادا جیسا کہ ہمارے بزرگون کے ہمراہ سلوک ہوا ہے ہمارے ساتھ بھی وہی سلوک ہو پس ہر وقت یہ زہر موجود ہے کہ جسوقت لنصیب اعدا ایسے عذاب عتاب مین مبتلا ہون تو فوراً اس انگوٹھی کو چوس کر قید ہستی سے رہائی پاؤن اس ماجرے کو سُنکر وہ ندیم فوراً واپس ہوا اور سارا حال سلیمان کے گوش گذار کیا سلیمان اس انجام بینی اور دور اندیشی کا حال سُنکر نہایت راضی ہوے اور مکرر اُسکے احضار کا حکم صادر فرمایا اور باعزاز تمام اپنے نزدیک جگہ دی اور خلعت زرتار عطا فرمایا اور حکم دیا کہ چند توقیعات تحریر فرمائے۔ (توقیع اُس خط بادشاہی کو کہتے ہین جو حالت قہر مین تحریر کیا جاے) اور منشور خلاف اسکے ہوتا ہے پس جس وقت ایک مدت گذری اور جعفر سلیمان کی خدمت مین گستاخ ہوگیا اُسنے بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ کو کس طرح سے خبر ہوئی کہ میرے پاس زہر ہے سلیمان نے کہا کہ میرے پاس دو مہرے مہرۂ مین کے مانند ہین اُنکی خاصیت ہی کہ اگر کوئی زہر لیکر کسی طور پر حضوری مین آئے تو مہرۂ مذکور جنبش کرینگے پس جسوقت تم دربار مین آئے مہرۂ مذکور متحرک ہوے اسی علامت سے ہمنے تجھے زہر بردار سمجھا اور جب تیرے اُٹھ جانے سے مہرون کو آرام و تسکین ہوا زیادہ تر یقین آگیا کہ بیشک تیرے پاس زہر تھا اور سلیمان نے دونون مہرے بازو سے کھولکر جعفر کو دکھائے مثل مہرۂ جزع کے تھے۔ حجر الشیاطین ارسطو نے کہا کہ یہ پتھر ہمیشہ احمر اللون ہی اسکا رنگ یاقوت کے مانند ہوتا ہی اور جب اسکو توڑین تو اندر سے بھی برنگ یاقوت ہوتا ہی

ہان اسمین شفافی نہین ہوتی جسوقت پانی مین چھوڑین مانند ہرتال کے زرد ہو جاتا ہی اگر تین مرتبہ اسکو گداختہ کرین تو مانند شنگرف کے سُرخ ہو جائے اگر ایک جزو اسکا چار جزو نقرہ یعنی چاندی مین چھوڑین تو زر احمر تیار ہو - حجر الصرف - یہ سُرخ رنگ پتھر کسیقدر سیاہی مائل ہوتا ہی سرزمین کرمان مین پایا جاتا ہی اسکو حجر الخمار بھی کہتے ہین جسے شراب کا نشہ زیادہ ہو یا کہ دردسر ہو بس حل کر کے اسکو نوش کرے فوراً صحیح و تندرست ہو جائیگا اکثر اسکو حل کر کے شنجرف کے ہمراہ لکھتے ہین سُرخ روشنائی تیار ہو جاتی ہے مگر سیاہی مائل - حجر الصنوبر - ارسطو نے حجر الصنوبر کو یرقان کے دفع کرنے مین نہایت نیک لکھا ہی اس پتھر کو آشیانہ ابابیل مین پاتے ہین ارسطو کے سوا اور لوگون نے کہا ہی کہ اس پتھر کے حاصل کرنے کے واسطے حیلہ یہ ہی کہ بچہ ہائے ابابیل کو دام مین لاوین اور اُنکے بدن کو زعفران سے رنگین کر دیوین اور انکے آشیانہ مین رہا کر دیوین تو وہ معلوم کرتی ہے کہ میرے بچون کو یرقان ہو گیا پس وہ اپنے بچون کے علاج کے واسطے یہ پتھر لا کے اپنے آشیانہ مین رکھتی ہے واللہ اعلم بالصواب - حجر عاجی - شیخ رئیس کے نزدیک یہ پتھر دندان فیل کے مانند ہوتا ہی جس جگہ سے خون جاری ہو اگر اسکو سودہ کر کے اس مقام پر ضماد کرین تو فوراً بند ہو جائیگا اسے پارسی زبان مین شکرسنگ کہتے ہین اور شیرازی مین سنگ زخم کہتے ہین - حجر علی شیخ رئیس کی تحریر ہی کہ تراشہ اس پتھر کا شیرین ہوتا ہے اور قوت اسکی مثل قوت شادنج کے ہوتی ہے زاید گوشت پر لگانے سے اسکو دور کرتا ہے اور زخم چشم کو دور کرتا ہے اور صحت چشم کی محافظت کرتا ہی اور زخمون کے خون کو بند کرتا ہی - حجر العقاب - یہ پتھر مانند تمر ہندی کے ہوتا ہی جسوقت اسکو متحرک کرین تو اندر سے آواز گھٹ کھٹاہٹ کی پائی جاتی ہی اور اگر اسکو شکستہ کرین تو اسکے اندر سے کچھ بھی نہین برآمد ہوتا اکثر عقاب کے آشیانہ مین ملتا ہی اور وہ ہند کی سرزمین مین ہوتا ہی جب کوئی آشیانہ عقاب کی جانب رخ کرتا ہی تو عقاب انھین اقسام کے سنگریزون کو لوگون کی طرف پھینکنا شروع کرتا ہی تاکہ لوگ اُسکو لیکر اپنی راہ لیوین گویا کہ عقاب کو یہ امر یقین ہو گیا ہی کہ جو لوگ اُسکے آشیانہ کی طرف توجہ کرتے ہین وہ صرف انھین پتھرون کی تلاش مین آتے ہین اس پتھر کی خاصیت مین لکھا ہی کہ حاملہ عورتون کے باندھنا دردزہ مین نافع ہی جو کوئی اس سنگریزہ کو زیر زبان رکھے دشمن پر فتحیاب ہو گا اور جس شخص سے جو سوال کرے وہ منظور کریگا اور

اکثر اس سنگ پارہ کو آشیانۂ کرگس مین بھی پاتے ہین - حجر القمر اسکو بزاق القمر اور زبد البحر بھی کہتے ہین شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ یہ پتھر زمین مغرب مین عروج ماہ مین پایا جاتا ہی یہ پتھر نہایت سبک ہوتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ اسکو پاس رکھنے سے صرع زائل ہوتی ہی اگر درخت پر آویزان کرین اچھی طرح سے بارور ہوگا شیخ کے سوا اور لوگون نے کہا ہی کہ یہ پتھر سفید رنگ نہایت شفاف ہوتا ہی اسکے اندر بھی سفیدی پائی جاتی ہے اور وہ سفیدی ہنگام ترقی ماہ کے ترقی پکڑتی ہے اور بروقت تنزل کے گھٹتی جاتی ہی اور ہندوستان کے گردو نواح مین ایک قسم کا ایسا پتھر ہوتا ہی کہ وقت خسوف قمر کے اُس سے پانی ٹپکتا ہے اور اُسکو بھی حجر القمر کہتے ہین حجر الفار - سرزمین مغرب مین مانند چوہے کے ایک پتھر ہوتا ہی اکثر لوگ اسکو اپنے مکان مین رکھتے ہین پس فوراً تمام اُس گھر کے چوہے اسکے پاس جمع ہوتے ہین اور آدمی کے پاس آنے سے بھی بھاگتے نہین اسوقت پنجۂ انسانی مین گرفتار ہوتے ہین غرض کہ اس سرزمین مین یہ سنگ پارہ نہایت کام آتا ہی کیونکہ وہان بلیّان نہین ہین - حجر القیر ارسطو کے نزدیک اس پتھر کو زمین مغرب مین پاتے ہین اس مقام کے نزدیک جسکو سکندر نے بنا کیا تھا اس پتھر کا رنگ سیاہ ہوتا ہی اور نہایت سخت اس سنگ پارہ کا ایک جزو اگر ہزار جزو قیر پر ڈالین تو فوراً جوش کریگا جس طرح کہ آگ پر کوئی چیز جوش کھاوے اگر ایسی ندی کے کنارے جو نہایت سخت اور تند جاری ہو ڈال دین تو وہ دریا وہان سے ہٹکر دوسری طرف رجوع کریگا - حجر القی - یہ پتھر سرزمین مصر مین پاتے ہین جسوقت انسان اپنے ہاتھ مین لیتا ہی اسکو غثیان ہوتا ہی اور جو چیز اسکے معدہ مین ہو قی ہو جاتی ہے اگر کہین پتھر کو اپنے پاس سے علیحدہ نہ کر دیوے تو موت کا خوف ہی حجر الکلب جو پتھر کتے کو مارین اور کتا اُس سنگ پارہ کو دانتون سے اُٹھا لے اسی کو حجر الکلب کہتے ہین اگر اُس پتھر کو کوئی شراب مین گھسکر کسی کو پلا دے وہ شخص لڑائی پر آمادہ ہو جاے یا اگر ایک گروہ اس شراب کو پی لین تو ان سب مین باہم جنگ و خصومت ہو جاے حجر اللبنی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ جسوقت اُسے پانی مین ڈالین تو پانی دودھ ہو جاتا ہی مگر اُسکا رنگ خاکستری اور شیرین مزہ ہوتا ہی آماس کو نافع ہی اور سرمہ اسکا آنکھ سے کیچڑ نکلنے کو زائل کنندہ اور بالغ ہی اور چشم کے جراحت کو نافع ہی - حجر المطر اس سنگ پارہ کو بلاد ترک سے لاتے ہین یہ چند طرح کا ہوتا ہی اور نیز مختلف رنگ رکھتا ہی اگر کسیقدر اس سنگ کو پانی مین رکھ دین فوراً ابر آجاے

اور ترشح ہونے لگے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ پانی زور سے برستا ہی اور اولے بھی پڑتے ہین بیان کرتے ہین کہ اسمعیل بن نصر کے زمانہ مین ایک لشکر گران ترک کا آیا اور قصد ما وراء النہر کا کیا اسمعیل نے انکے ساتھ جنگ کا ارادہ کیا غلامون نے اسمعیل کو خبر کی کہ ترکون مین ہمارے رشتہ داری ہی ہمارے عزیزون نے خبر دی ہے کہ ان ترکون کے ساتھ اس قسم کے پتھر ہین کہ پانی مین ڈالنے سے بارش اور ہوا سخت اور ژالہ باری ہونے لگتی ہی اور وہ لڑائی کے دن اُن پتھرون کو پانی مین ڈالینگے تاکہ لشکر اسلام پر بارش اور اولے برسین اسمعیل نے کہا کہ اس بات کی کچھ اصل نہین ہے خدا تعالی کے سوا کون ایسا کر سکتا ہی پس جب روز جنگ آیا اور ہر دو لشکر مقابل ہوے تو اس پہاڑ سے جو پس پشت لشکر اسلام کے تھا ابر سیاہ آکر رعد و برق و ہوا شروع ہوا لشکر اسلام کو اس سے بڑا خوف ہوا اسمعیل نے جب یہ حال دیکھا تو گھوڑے سے اتر کر بسجدہ خاک پر پڑا اور دعا کی کہ خدایا ہم تیرے بندے ضعیف ہین اور مین جانتا ہون کہ قدرت تجھی کو ہی اور نفع نقصان تیرے قبضۂ قدرت مین ہی اگر یہ ابر ہم پر برسا تو ہماری خرابی ہوگی پس تو اسکے شر ہمسے پھیر دے اسی طرح یہ گریہ کرتے رہے حتی کہ ابر مذکور سمت راس لشکر اسلام سے ہٹ کر لشکر کفار پر برسا اور ژالہ باری ہوئی جس سوار کے لگتا تھا مع سواری کے گر جاتا تھا اسمعیل کو خبر لیگئی کہ خدا تعالی نے شر ابر لشکر اسلام سے دفع کیا اور لشکر کفار پر پہونچایا اسمعیل کے اوپر چونکہ لوہا زیادہ تھا وہ خود نہ اُٹھ سکتا تھا بازو پکڑ کے اُٹھایا گیا اور دشمن کے مارنے کی اجازت طلب کی گئی اسمعیل نے کہا کہ چھوڑ دو خدا تعالی کا عذاب سخت ہی حجر متمرغ الناقہ یہ پتھر اس جگہ پر ملتا ہی جہان اونٹ لوٹتا ہی اگر اس پتھر کو کسی خوان پر باندھین پس جو چیز اُس خوان مین ہوگی ہرگز اُسکا مزہ معلوم ہوگا اس پتھر کو اگر کسی عاشق دیوانہ کے بازو پر باندھ دین تو فوراً اسکا عشق زائل ہو جائیگا اور اپنے ہوش مین آجائیگا حجر المستسقی ارسطو کے نزدیک یہ سنگ ہندہ مین ہوتا ہی اور سوراخ دار ہوتا ہی اور سوراخ اسکے زرد اور سفید رنگ ہوتے ہین مستسقی کے شکم پر رکھنے سے اُسکے شکم کا زرد پانی بالکل چوس لیتا ہے اور لطف یہ کہ اگر پھر اُس پتھر کو وزن کیجیے تو جس قدر آب زرد مریض کے شکم سے چوس لیا ہے اُسکا وزن اس پتھر مین زیادہ ہو جاتا ہی جس مقام پر بال نہ برآمد ہون اسکا استعمال کرین فوراً نمودار ہو جاوینگے - حجر یتولد فی بطن الانسان یہ پتھر انسان کے شکم مین پیدا ہوتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر اسکا سرمہ بنا کر لگا دین چشم کی سفیدی زائل ہو

حجر تیولد فی الماء الراکد۔ یعنی وہ پتھر جو پانی بستہ مثل تالاب وغیرہ مین پیدا ہوتا ہے ارسطو
کے نزدیک اس پتھر کو گھسکر ناک مین ٹپکانا مرگی والے اور دیوانہ کو مفید ہی حجر یہودی
شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اُس پتھر کو سنگ یہود کہتے ہین اخروٹ سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے
اور اسپر بہت خطوط ہوتے ہین اکثر یہ پتھر مدور اور بڑا زیتونی شکل کا ہوتا ہے سنگ گردہ اور
سنگ مثانہ کو نافع ہی بند ہو جانے پیشاب اور ضعف معدہ مین اکسیر ہے بشرطیکہ نیم مثقال
آب گرم کے ہمراہ نوش کرین لیکن قاطع شہوت ہی شیخ کے علاوہ اور لوگون نے کہا ہی
کہ اس پتھر کو دریاے رباط کے کنارے پاتے ہین اور یہ پتھر ہر روز اپنے معدن مین متحرک
رہتا ہی الا روز شنبہ کو ساکن ہوتا ہی اسی سبب سے سنگ یہودی اسکا نام ہی اسکا خواص
ہی کہ اگر اسکو پانی مین پیسکر نوش کرین سنگ مثانہ فوراً پارہ پارہ ہو جائیگا اگر چند عدد
اس پتھر کے کسی جگہ پر چند روز کے واسطے رکھ دین تو چالیس روز کے بعد اُس عدد
اول سے زیادہ ہو جائینگے۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ حجر یقوم علی الماء ارسطو
نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ایسا سبک ہوتا ہی کہ پانی پر تیرا کرتا ہی اور رات کے وقت بالکل پانی سے
اوپر نکلتا ہی اور شام کو خفیف سا پانی مین رہتا ہے اور جب آفتاب نکلتا ہی تو سب پانی
مین ہو جاتا ہی ذرا سا باہر نکلا رہتا ہی اور اُس پتھر مین یہ خاصیت ہی کہ جو شخص اپنے ہمراہ
رکھے اُسکی سواری کا گھوڑا ہرگز آواز نہ دیگا سکندر رومی جب کبھی عزم شبخون کرتا تھا اس
پتھر کو کل ہمراہیون کے پاس بندھوا دیتا تھا۔ حجر ضد السابق ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر اور سنگ مذکور الصدر دونون ایک ہی جگہ پر ہوا کرتے ہین لیکن یہ اُسکے برخلاف
ہی جون جون آفتاب طلوع ہوتا ہی یہ پتھر بھی نکلنا شروع ہوتا ہی اور جب کہ ابر محیط آسمان
ہو اُس روز یہ پتھر بالکل پانی کے اندر غائب ہو جاتا ہی اور اسکی خاصیت یون ہی کہ جس
گھوڑے وغیرہ کے باندھین وہ تمام دن و رات چلا یا کریگا۔ حجر مرلیون ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر زر و نقرہ کی کانون مین ہوتا ہے رنگ اسکا کبھی زرد کبھی سُرخ کبھی سبز کبھی
سیاہ ہوتا ہی اور جسمین چارون ہونگے وہ سب سے عمدہ ہوگا زرد رنگ تو سونے چاندی
مین ملتا ہی اور سیاہ نقرہ مین ان اقسام مین ایک عمدہ پتھر ہوتا ہی جسمین چاندی اور سونا اور
تانبا ممزوج ہو اور یہ پتھر انھین اجسام کے بخار سے پیدا ہوتا ہی اگر اس پتھر کو سات جو کے
برابر سودہ کرکے مرغ دو رنگ کے پتہ کے پانی مین گھول کر پیوین اور استخوان کج شدہ کے

مقامات پر اسکی مالش کرین ہڈی بجاے خود پیوستہ ہوکر درست ہو جایگی اور اگر اس پتھر کو
بقدر سات ماشہ کے لیکر پیسین اور پارہ کے کشتہ مین ملا کر تانبہ پر ڈالین تو وہ تانبا چاندی
ہو جائیگا - حرص ارسطو نے اس پتھر کو زرد رنگ سفیدی اور سبزی آمیختہ سبک نرم لکھا ہی
اکثر یہ پتھر مغرب زمین مین ہوتا ہی اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ کل نیش زن جانورون کے
زہر کو دفع کرتا ہی - قوساسے یہ چرک آہن ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ بروقت گرم کرنے و
کوٹنے کے لوہے سے یہ پتھر سا علیحدہ ہوتا ہی اسکو خبث الحدید کہتے ہین اسکے خواص عجیبہ
ہین کہ بواسیر اور جراحتہاے انواع و اقسام کے بہ کرنے مین نہایت مجرب ہی اور ضعف اور
سستی معدہ کو دور کرتا ہی اور معدہ کو قوت دیتا ہی اور بواسیر کو بہت نافع ہی خبث الطین
یعنے چرک گل - ارسطو نے لکھا ہی کہ جسوقت کوئی برتن بناکر آگ مین رکھتے ہین تو ہر برتن سے
تری مثل شہد کے ٹپکتی اور وہی پتھر سی ہو جاتی ہے خاصیت اسکی یہ ہی کہ رنگریز لوگ اسکو
سرکہ مین پیسکر کپڑون کو سیاہ رنگتے ہین اور یہ پتھر چارپایون کے زخمون کے واسطے جہان
کہین زخم ہو نہایت نافع ہی - خبیئۃ الملیس یہ پتھر سرزمین چین مین بہم پہونچتا ہی جس شخص
کے پاس ہو اُسکے گرد کبھی جو رنہ آوینگے اور اسکی عزت ہر ایک کی آنکھ مین ہوگی - در دریاے
ارسطو نے لکھا ہی کہ دریاے اوقیانوس جو کہ دنیا مین محیط ہی فصل بہار مین جوشش ان موجہا
اور سخت سخت ہوا کے جھوکون سے اسمین بہت تغیر ہوتا ہی پس اس ہوا کے اُٹھتے ہی
صدف تہ دریا سے اوپر آجاتی ہے اور ان ہوا کے جھوکون سے اس دریا کے پانی کی
چھینٹین صدف مانند نطفۂ انسانی کے اپنے شکم مین قبول کرتی ہی اور دریا مین جا رہتی
ہی جس قدر قطرہ بزرگ صدف کے منھ مین جاتا ہے اتنا ہی بڑا موتی بستہ ہوتا ہی پس جب
وہ چھینٹین بطن صدف مین پرورده ہو جاتی ہین تو صدف قعر دریا سے ہواے شمال
کے چلنے کے وقت باہر آتا ہی اول اور آخر بہار مین یہانتک کہ ہواے لطیف اور حرارت
آفتاب سے وہ درپردہ ہو جاوے اور صدف دہن کشادہ کرتا ہی تاکہ حرارت آفتاب کی اسکے اندر
پہونچے لیکن جب نصف النہار ہوتا ہی تو پانی کے اندر چلی جاتی ہی کیونکہ حرارت آفتاب جب زیادہ
ہوتی ہی تو موتی خراب ہو جاتا ہی پس صبح جسوقت صدف برآمد ہوتی ہی باد شمال کے مقابل بر اپنے
دہن کو وا کرتی ہی تاکہ اس نسیم کے سبب سے اُسکا موتی مصفا اور مجلی ہو پس وہ قطرہ اثر باد شمال
اور آفتاب کی حرارت سے منعقد ہوتا ہی جسطرح کہ شکم عورات مین بچہ نشو و نما پاتا ہی پس اگر صدف

کے پیٹ مین آب شور پہلے کا باقی ہوتا ہی تو مروارید زرد رنگ یا ایسا تیرہ ہوتا ہی جسکا جدا کرنا ممکن ہی اور اگر نہین ہوتا ہی تو موتی بہت شفاف ہوتا ہی اور اسی طور پر اگر برخلاف ہر دو وقت مذکورہ بالا یعنے صبح و شام کے صدف قعر دریا سے باہر کو برآمد ہو تو بھی اُسکا موتی بدرنگ ہو جاتا ہی اور جو اکثر مروارید مین کرم یا درمیان سے خالی نظر آتے ہین اُسکی وجہ یہ ہی کہ اکثر صدف جب قعر دریا مین جاتی ہی تو اُسکی تہ مین مضبوط بیٹھتی ہے اور پھر وہان سے اُبھرتی نہین ہی یہانتک کہ مثل گھاس کے اسمین سے جڑین نکلی ہین اور حیوانیت صدف کی بالکل جاتی رہتی ہے اس حال مین اگر بعد مدت دراز کے غواص لوگ اُسکو باہر لادین تو ضرور اُسکا موتی خراب اور عیب دار ہوتا ہی جیسا کہ میوہ کا حال ہے کہ اگر بعد پختگی درخت سے توڑا نہ جاے تو کچھ دلون کے بعد وہ اُسی درخت مین سڑ جاتا ہی ارسطو کے علاوہ دیگر حکما کا قول ہے کہ دریاے اوقیانوس مین ایک جا سیماب کے مانند پانی ہے اور جس قطرہ سے کہ مروارید پیدا ہوتا ہی وہ اسی پانی کے قطرات ہین جو ہوا کے جھوکے سے صدف کے پیٹ مین جاتے ہین اور موتی بنجاتے ہین پس جسوقت موتی شکم صدف مین تمام مکمل ہوتا ہی دوسرے مقام کو صدف جاتی ہے اور وہان پہونچکر چندے قیام کرتی ہے پھر وہان سے بحرین کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور بحرین مین آنے کا ایک وقت مخصوص ہوتا ہی کہ لوگ معلوم کر لیتے ہین کہ اب صدف کا قافلہ آپہونچا پس اسوقت غواص غوطہ لگاتے ہین اور صدف کو نکالتے ہین پس جو لوگ وقت مخصوص پر غوطہ لگاتے ہین وہ موتی نہایت شفاف اور خوبصورت پاتے ہین اور اگر وقت سے زائد یا کم مین غوطہ لگاتے ہین تو موتی خراب ہو جاتا ہے ارسطو نے مروارید کی خاصیت مین لکھا ہی کہ بنابر دفع خفقان نہایت عمدہ اور سریع التاثیر ہے اور خون سینہ کو صاف کرتا ہی اور اسوجہ سے اکثر حکما مروارید کو شامل ادویہ سرمہ کرتے ہین تاکہ آنکھون کے پٹھے کو قوت بخشے اگر بدن پیسہ وحش کو مروارید کے پانی سے ملین صحت ہو جائیگی انشاء اللہ

دھنبج پارسی مین اسکو دہانہ کہتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ سنگ سبز ہے زبرجد رنگ ہرمس نے لکھا ہی کہ یہ پتھر تانبے کی کان مین پایا جاتا ہی اور اسکا بیان یون ہے کہ جب ہوا کی حرارت اول زمین کے بخارات تانبے کو اُسکی کان مین پکاتے ہین تو اس سے بخار نکلا کرتا ہی اور یہ بخار نکلنا اُس گبریت کے اثر سے ہی جو کہ زمین مین ہوتی ہے پس وہ بخار مرتفع ہو کر ایک دوسرے پر فراہم ہو جاتے ہین اور جس وقت ہوا کا اثر بدل جاتا ہے تو وہ بخارات منعقد ہو کر دھنبج بنجاتا ہے یہ پتھر

چند اقسام کا ہوتا ہی بعض بہت سبز ہوتا ہی اور بعض پر طاؤس کے ہمرنگ اور اکثر جملہ رنگ ایک ہی دھنج مین ظاہر ہوتے ہین جس طرح کہ زبرجد کی نسبت زر کی جانب ہی اسی طور پر دھنج کی نسبت جانب مس کے ہی اور یہ معادن کے بخارات سے از خود متولد ہوتا ہی اور صفائی ہوا سے یہ پتھر صاف ہوتا ہی اور تیرگی ہوا سے تیرہ ہوتا ہی اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ اگر جراحت نیش کژدم پر مالش کرین تو نافع ہوگا اگر کسیقدر اسکا سودہ کوئی صاحب نوش فرمادین تو پھر کوئی زہر اثر نکرے اگر سرکہ مین گھسکر داد پر لگا دین تو نافع ہی اور جمیع زخمون کو مفید ہی اور یہ چشم مین بھی داخل ہوتا ہی سفیدی چشم کو دور کرتا ہی اور تعویذ بنانے سے قوت باہ زیادہ ہوتی ہی - دیماطی ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر نہایت سیاہ رنگ ہوتا ہی اکثر دریا مین پایا جاتا ہی اسکو جلا کر سیماب کے ہمراہ کھرل کرین تو پارہ بندھ جاتا ہی اگر اسکو ابرک پر جسکو کوکب الارض کہتے ہین لگا کر آگ دکھلا دین تو ابرک مثل پانی کے ہو جاتی ہی - رخام یہ مشہور پتھر ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر یہ منظور ہو کہ عورت حاملہ نہو تو اس پتھر کو گھسکر ایک درم اُسکو نوش کرا دین ہرگز حاملہ نہوگی بلیناس نے اپنی کتاب خواص مین لکھا ہی کہ رخام کے اندر کیڑے ہوتے ہین اگر اُن کیڑون مین سے دو یا تین عدد لیکر کسی کپڑے مین لپیٹکر عورت کے بازو پر باندھ دیوین تو ہرگز حاملہ نہوگی زفتی ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر مانند زفت کے سیاہ ہوتا ہی اور بروقت توڑنے کے آبگینہ کے مانند شکست ہوتا ہی اکثر مغرب کی زمین سے نکلتا ہی اسکی خاصیت لکھی ہے کہ اگر سائیدہ کرکے روغن کے ہمراہ ناک مین ٹپکا دین جذام اور آب زرد کا نکلنا مسدود کرتا ہی اور زخمون کو صاف کرتا ہے ونوس ارسطو نے کہا ہی کہ اس پتھر کو دریاے اخضر کے نزدیک پاتے ہین اسکی خاصیت عجیب یہ ہی کہ اگر اسکو آدمی اپنی انگلی مین پہنے تو غم و اندوہ اُس سے زائل ہو جاے - زاجات یعنے پھٹکری - اسکے کل اقسام کی پیدائش اجزاے خاکی اور آبی سے ہوتی ہے جسوقت اجزاے خاکی آبی سے مخلوط ہوتے ہین تو دہنیت پیدا ہوتی ہی پس گداز کے قابل ہو جاتا ہی اور اسی سبب سے جزو نمکی اور کبریتی اور حجری پھٹکری مین پائے جاتے ہین پس چونکہ اجزاے خاکی اور آبی جلے ہوے اسمین موجود مین اسی وجہ سے ملحیت اسمین پائی جاتی ہی اور چونکہ گرمی سے پختہ ہو کر دہنیت کو ظاہر کرتی ہے کبریتیت بھی ہے اور چونکہ آفتاب کی حرارت سے آب و خاک باہم مختلط ہوے اس نظر سے حجریت بھی ہی رہا مختلف ہونا رنگ زاج کا یہ امر حسب مزاج معدنیات کے ہی بعض کے نزدیک اسکے جمیع اقسام کا پیدا ہونا سیماب مردہ اور سبز کبریت سے ہوتا ہی

اور زاج کا رنگ سرخ اور سبز اور زرد اور سیاہ و سفید ہوتا ہی سُرخ کو سوری کہتے ہین اور یہ جملہ اقسام مین اول درجہ کی ہوتی ہی اور قبرس کیطرف سے لاتے ہین سبز کو قلقطار کہتے ہین اسکا مزہ شیرین ہی اور زرد ایک قسم کی روشنائی ہی جب اسکو توڑیے اُسکے اندر سے گوند ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی نہایت عمدہ ہوتی ہے اور رنگریزون اور کفشگرون کی زاک وہ ہی جسمین توڑنے سے آنکھین ایسی ظاہر ہوتی ہین اور سب سے عمدہ زاک سفید ہوتا ہی جو بلاد جرجان اور طبرستان سے لاتے ہین اسکی خاصیت یون لکھی ہے کہ جراحت سر اور خارش اور ناسور اور نکسیر کے خون کو مفید ہی اور جو کہ دہن اور دندان اور بینی مین عارضہ آکلہ ہوتا ہی اُسکو بھی نافع ہی جب زاک کی دھونی دیوین اُسکی بو سے موش اور مگس بھاگتے ہین عنقریب اسکے ہر ایک رنگ اور اقسام کے خواص علیحدہ علیحدہ زیب قرطاس ہوتے ہین۔ زبد البحر شیخ رئیس نے لکھا ہے کہ زبد البحر چند اقسام کا ہوتا ہی فارسی مین اسکو کف دریا کہتے ہین بعض انمین سے بشکل فطر ہوتا ہی جو بادون کے گر جانے مین بوزہ کی خاصیت رکھتا ہی اور بہق کو بھی مفید ہے اور بعض بشکل اسفنج کے فربہ ہوتا ہی اور اسکی بو مانند بوے مچھلی کے ہوتی ہے دریا کنارے بکثرت ملتا ہی اور دانتون کو خوب سی جلا دیتا ہی اور ایک قسم کا نام دردی ہے کہ نقرس اور طحال اور استسقا کو نہایت مفید ہی شیخ کے علاوہ اور لوگون نے کہا ہی کہ سرکہ مین ملا کر داء الثعلب پر لگانا از بس مفید ہی عجائب خاصیت یہ ہی کہ بال نکالتا ہے اور نیز گراتا ہی اور جلدی عوارض کو مانند بہق اور کلف کے جملہ کو نافع ہی مگر استعمال ایسے مقام پر موم اور روغن گل سے مناسب ہی خنازیر اور استسقا اور گرفتگی بول کو نافع ہے بعض کے نزدیک اسکو عورت کی ران مین آویزان کرنا دردزہ مین آسانی کرتا ہی اگر ایک درم کے برابر دس رطل آب شور پر چھوڑین اور جوش دین تو فوراً وہ آب شیرین ہو جائیگا۔ زجاج یعنے آبگینہ۔ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ چند قسم کا ہوتا ہی بعض حجری ہوتے ہین اور بعض انمین سے ریگ ہوتے ہین کہ جنکے نیچے آگ روشن کرکے سنگ مغنیسا اُسمین ڈالتے ہین اور اسکو فراہم کرکے ایک ٹکڑا بناتے ہین اور ایک قسم یہ ہی کہ سنگریزہ اور سنگ قلی کو آرد کرکے اور اُسکو گداز کرکے ایسے سلیچے مین چھوڑتے ہین جو کہ آگ پر خوب گرم ہو رہا ہو بعدہ آگ پر سے اُتار کے ہوا مین رکھتے ہین اور دھوین سے بچالیتے ہین کیونکہ اگر اُسکو اُسوقت دھوان لگ جاے تو فوراً شکست ہو جاے اور کوئی فائدہ اُس سے مترتب نہو اور آبگینہ مین جو رنگ ڈالو وہ قبول کرلیتا ہے کیونکہ

اسمین نرمی بہت ہوتی ہی کہتے ہین کہ یہ پتھر کل پتھرون مین احمق ہوتا ہی جسطرح بعض انسان احمق
ہوتے ہین کیونکہ یہ ہر چیز کا رنگ قبول کر لیتا ہے - شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اگر زجاج کو روغن
سیماب کے ہمراہ ملین تو دانتون کو جلا دیتا ہی اور بالون کو اُگاتا ہی اور آنکھ مین لگانے سے روشنی
چشم زیادہ ہوتی ہی اور سفیدی اُسکی دور ہوتی ہے بلینا س نے اپنی کتب خواص مین تحریر کیا ہی
کہ اگر آبگینہ کو سودہ کر کے ایسے برتن مین چھوڑین جسکے اندر کچھ شراب اور پانی ملا ہوا ہو تو پانی
خمر سے علحدہ ہو جاتا ہے اور اسکا تجربہ نہایت آسان ہے - زرنیخ یعنے ہرتال - ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر مشہور ہے اسکے رنگ کے بہت اقسام ہین سرخ و زرد و خاکی مشہور ہین
سرخ اور زرد رنگ بادی النظر مین طلا معلوم ہوتا ہی اگر چونے کے ہمراہ استعمال کرین بالون
کی صفائی مین نہایت تیز ہے اور ہرتال زہر قاتل ہے جو شخص زرنیخ کو آگ پر رکھ کے
سفید کرے اور تانبے کے پتر پر ملے تانبا سفید ہو جاتا ہی اور تانبے کی بو بھی جاتی رہتی ہے
اگر زرنیخ کو آگ مین جلا دین اور دانتون کو مالش کرین تو نافع ہی اور دانتون کے جملہ عوارض
دور ہو جاتے ہین اور ارسطو کے سوا اور لوگون نے لکھا ہی کہ جملہ اقسام کے زخمون کو اچھا کرتا ہی
اور اگر کسیقدر روغن زیت مین ملا کر سر مین ڈالین تو تمام سر کی جوئین مر جاتی ہین اور روغن گل
کے ہمراہ بواسیر کے واسطے بہت فائدہ مند ہے اگر انسان اپنے بدن پر مالش کرے تاکہ بال
دور ہون تو یہ خوف ہی کہ جھائین کے داغ نمود ہون پس چاہیے کہ بعد استعمال اس دوا
کے کسم کے بیج پیسکر تمام بدن مین اُبٹنا کرے تاکہ اسکی تندی اور تیزی دور جاے زرد ہرتال
کی بو سے مکھیون کی موت ہے اور نیز اگر اسکو کسی قسم کے شیرے مین چھوڑ کر مکھیون کے
روبرو رکھ دین تو بھی زہر قاتل مکھیون کے واسطے ہے - زمرد اسے زبرجد بھی
کہتے ہین ارسطو لکھتا ہے کہ زمرد ایک قسم کا پتھر ہے جو طلا کی کان مین پیدا ہوتا ہی اُسکا
رنگ سبز شفاف ہوتا ہی اور جو زمرد کہ نہایت سبز ہوتا ہی اور جسکا جوہر بہت مصفی ہوتا ہی وہ
زمرد تیرہ رنگ سے نہایت عمدہ ہوتا ہی اسکے خواص مین تحریر ہے کہ اگر اسکو پانی مین گھسکر
نوش کرین تو زہردار حشرات الارض کے زہر سے رہائی پادین اور جس حالت مین کہ زہر نے
سرایت نہ کی ہو اور گوشت ادھر اُدھر گرا ہو تو تین جَو کے برابر پانی مین گھسکر نوش کرنا مفید ہوگا
ہر وقت زبرجد پر نگاہ دوڑانا روشنی آنکھ کی زیادہ کرتا ہی جو شخص زمرد کو ہاتھ یا گردن مین رکھے
صرع کی بیماری سے رہائی پاویگا بلکہ قبل پیدا ہونے اس علت کے اگر یہ عمل کرین نہایت عمدہ ہی

اور اسکو پاس رکھنے سے شیاطین بھاگتے ہین اسی نظر سے بادشاہ لوگ ولادت کے وقت زمرد کو اپنی اولاد کے باندھتے ہین تاکہ صرع کی بیماری سے محفوظ رہے۔ ابن ماسویہ نے لکھا ہے کہ خون کے اسہال اور خون تھوکنے کے واسطے نہایت نافع ہی اگر افعی کی نظر زبرجد پر پڑ جاے تو فوراً باقی پانی ہو جاے۔ زنجار۔ اسے پارسی مین زنگار کہتے ہین۔ ارسطو کے نزدیک اس پتھر کو مس یا برنج سے نکالتے ہین جب اسکو سرکہ مین ڈالین تو پیدا ہوتا ہے اسکی منفعت بہت ہی امراض چشم مین مستعمل ہوتا ہی ناخنہ اور سپیدی اور خارشت اور ڈھلکا اور ضعف اور دیگر عوارض چشم کو منفعت بخش ہی اور کھانا اسکا منع ہی کیونکہ اسمین قوت قاتل کی ہے اور بواسیر کو بھی نافع ہے اور زخم کے گوشت بد کا دافع ہی ارسطو کے علاوہ اور لوگ کہتے ہین کہ زنگار دو قسم عملی اور معدنی ہوتا ہے مگر معدنی بہتر ہوتا ہی اور معدنی تانبہ کی کان سے نکلتا ہے اور موم و روغن کے ہمراہ خارش اور کوڑھ اور چھائین کے واسطے نافع ہی اگر ناک مین اسکا عرق بناکر ٹپکا دین تو بدبو دور کردے یہ لازم ہے کہ اول سے دہن مین پانی بھر لین تاکہ اسکے گردنہ پہونچے اور سفیدی چشم کے دور کرنے مین باشتمال دیگر ادویہ کے سریع التاثیر ہے اور نیز عارضۂ بواسیر کو مفید ہی۔ زنجفر اسے پارسی مین شنگرف کہتے ہینا ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر سیماب کو آبگینہ مین رکھکر جوش دین اور دیگ کا دہانہ مضبوط گل حکمت کردین تو اسی سے شنگرف پیدا ہوتا ہی اور اسکی سفیدی زردی سے تبدیل ہو جاتی ہے یہان تک کہ سرخ ہو جاتا ہی اگر خدانخواستہ بروقت جوش دینے کے دہانہ دیگ کا شکست ہو جاے یا اُسکا دھوان انسان کے بدن مین لگ جاے تو ایسی سخت بیماری ہوگی کہ انسان اسمین ہلاک ہو جاوے ارسطو کے سوا اور لوگون نے لکھا ہی کہ شنجرف دو قسم معدنی اور مصنوعی ہوتا ہے پس معدنی تو کبریت کے گرنے سے کان سیماب مین پیدا ہوتا ہے اور مصنوعی وہی ہے جو کہ ارسطو نے اپنی ترکیب مذکورۂ بالا مین تحریر فرمایا ہی خاصیت اسکی یہ ہے کہ بادگوشت اور عضو سوختہ اور دندان کرم خوردہ اور دیگر سمیات مین بہت نافع ہی۔ سبج۔ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ہندوستان سے آتا ہی نہایت سیاہ رنگ اور براق ہوتا ہی اور نرمی اسقدر ہوتی ہے کہ بہ نسبت اور پتھرون کے نہایت جلد شکست ہو جاتا ہی انسان کو جب ضعف نگاہ عائد ہو تو اس پتھر کی طرف نگاہ کرنا نہایت مفید ہے اور نیز اسی طرح ڈھلکا والے کو نافع ہے آغاز نزول آب چشم کی علامتین یہ ہین کہ

انسان کو خود بخود اپنی نظر کے روبرو مکھیان یا کیڑے اڑتے ہوے معلوم ہون پس جب
تماشا نظر آنے لگے تو ضرور لازم ہی کہ آدمی ہمیشہ سبج کو پیش نظر رکھے انشاء اللہ یہ مرض دفع
ہوجائیگا اگر سبج کو تعویذ بناوین تو اسکو بدنظر کبھی اثر نہ کریگی اور اسکو سودہ کرکے آنکھون
مین سرمہ لگانا بھی مفید ہے اگر سر مین تعویذ بناکر لٹکا دین تو درد سر دور ہوگا سلسیس ارسطو
نے کہا ہی کہ یہ پتھر ہلکا اور متخلخل ہوتا ہی جس وقت اسمین ہاتھ لگا دین تو ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ گویا اس سے ہوا نکلتی ہے اور جسوقت ہوا نہایت تندی سے دریا کی موجون پر گذرتی ہی
تو یہ پتھر اس ہوا اور پانی کے کف سے پیدا ہوتا ہی جو کوئی شخص اس پتھر کو نیم دانگ
کے بھی برابر اپنے ہمراہ رکھے تو دشمن سے محفوظ رہیگا - سبناوج ارسطو کے اعتقاد
مین اسکی پیدایش چین کے جزیرون مین ہے اور یہ پتھر مثل ریگ سخت کے ہوتا ہی اور
انمین چھوٹے بڑے بھی ہوتے ہین لکھا ہی کہ اگر سبناوج کو جلا کر سرمہ بناکر لگا مین تو زخمہا
کہنہ مندمل ہوجاوین اور منجن اسکا دانتون کو چرک سے پاک کرتا ہی - شاذنج اسے حجر الدم
اور درخشت مس بھی کہتے ہین یہ بھی دو قسم معدنی اور مصنوعی ہوتا ہی جب سنگ مقناطیس
کو جلاتے ہین تو مصنوعی ہوجاتا ہی مگر قوت آہن ربائی کی زائل نہین ہوتی ہان ایک بات ہوتی
ہی کہ بعض نر ہوتے ہین اور بعض مادہ آنکھ کو نہایت مناسب ہوتا ہی ہر ایک قسم بیماری چشم کو
نافع ہی خاص کر سفیدی چشم اور پلکون کی سختی اور زیادتی گوشت کو اگر شراب مین ملاکر مستعمل کرین
تو واسطے گرفتگی بول اور روانگی حیض کے سریع التاثیر ہی شب یعنی پھٹکری بہت طرح کی
ہوتی ہی اسکو زاج بلور بھی کہتے ہین دلیسقوریدس کہتا ہی کہ سب اقسام مین عمدہ قسم یمانی
ہی جو کہ سفید رنگ زردی مائل اور ترش مزہ ہوتی ہی کہتے ہین کہ شب یمانی پہاڑ سے ٹپکتی ہی اور
وہ پہاڑ سرزمین یمن مین واقع ہی اور وہ چکیدگی عرق کی طرح ہوتی ہی جسوقت سیال ہوکر زمین
پر گرتی ہی پھٹکری ہوجاتی ہی خون کی روانی کو مسدود کرتی ہی اگر سرکہ کی تلچھٹ کے ساتھ اسکو
ملاکر لگائین تو سخت جراحتون کو مندمل کرے اگر سرکہ اور شہد مین ملاکر غرغرہ کرین ہلتے ہوے
دانتون کو مستحکم کرتی ہی اور پتھانے غلیظہ کو زائل کرتی ہی خصوص لڑکون کے واسطے اکسیر ہی
ارسطو کے نزدیک یہ پتھر سفید رنگ سرخی مائل ہی کہتے ہین کہ جب رنگریزی کرتے ہین تو صباغ
لوگ اول کپڑے کو اسکے عرق مین تر کرتے ہین اور وجہ اسکی یہ ہی کہ اس عمل کرنے کے بعد
جس رنگ پر کپڑے تیار کرین اسکا رنگ مضبوط اور پائدار ہوجاتا ہی - شیخ الرئیس کے نزدیک

ہی کہ بھنگری کی زفت کے ہمراہ جہان کہین رکھین وہان کی مکھی اور مچھر دفع ہو جائینگے اور قبل جون
کے دانت کے واسطے بھی مفید ہی اور دہن اور بغل کی بو سے گندہ کو بھی دور کرتی ہی اور اسکا پانی نمک
کے ساتھ سوختگی آتش کو بہت مفید ہی اور اسکے جوشاندہ کا عرق مسکن درد دندان ہی اور اگر
رانگ کے خول مین بھنگری کو رکھ کے ناف پر باندھین تو درد قولنج کبھی نہو گا۔ صدف
مشہور ہی بعض انمین سے دریاے شیرین مین ہوتی ہی اور بعض دریاے شور مین اول ثانی
سے بہتر ہوتی ہے اسکی خاصیت یہ ہی کہ کانٹے وغیرہ کو عضو مین سے نکالتی ہے اگر اُسکو
پیسکر ضماد کرین تو درد نقرس زائل ہو اور اگر سرکہ مین پیسکر ناک مین ٹپکا وین تو خون نکسیر کا
بند ہو اور پینے سے درد معدہ کی مزیل ہے اسکا گوشت سگ دیوانہ کے زخم پر نافع ہی
اور صدف سوختہ کا منجن جلی دندان ہے اگر آنکھون مین بال بکثرت نمود ہون تو کسیقدر
کندہ کر کے اگر اُس مقام پر اُسکا استعمال کرین تو وہان پر بال نمودار نہونگے سوختہ آتش کے
حق مین سودمند ہی زخم اور جراحت کو خشک کرتی ہے اگر پارۂ صدف کو صاف کر کپڑے مین
رکھ کے لڑکے کے گلے مین آویزان کرین تو وہ لڑکا بر وقت بر آمد ہونے دانتون کے اذیت
نہ پاویگا۔ طارد النوم۔ ارسطو کے اعتقاد مین یہ پتھر سفید رنگ سیاہی مائل ہوتا ہی اور قلعی
کے برابر وزنی ہوتا ہی اکثر رنگ اسکا مثل رنگ طحال کے ہوتا ہی کہتے ہین کہ اس پتھر کے دس
دانے یا کسیقدر کم لیکر کسی آدمی کی گردن مین بطور تعویذ کے باندھین تو دن رات آنکھون مین
خواب نہ آوے اور کچھ اس بیدار رہنے سے تکلیف بھی ظاہر نہو جیسا کہ ایک دن کے جاگنے
سے انسان کو تکالیف نصیب ہوا کرتی ہین اور جب اس پتھر کے تعویذ کو علیحدہ کرین تو بھی
چند روز تک اُسکا اسقدر اثر باقی رہیگا کہ کچھ دنون تک تھوڑی تھوڑی نیند آویگی اصحاب
جذام کی ناک مین آٹھ جَو کے برابر اسکے قطرات ٹپکانا مرض کو زائل کرتا ہی۔ طالیقون یہ مس
کی قسم سے ہی کہ ادویہ سے اسکو بناتے ہین فارسی زبان مین اسکا نام ہفت جوش ہی کہتے ہین
کہ اگر طالیقون سے پیکان بنا دین اور جس کسی حیوان کو اُس سے مجروح کرین وہ فوراً مر جائیگا
ارسطو کے نزدیک یہ ہفت جوش بالکل مس کی قسم ہی اور ادویہ اسمین اسواسطے ملاتے ہین
تا قوت سمیہ اسمین زیادہ ہو جاے اگر اسکے کانٹے بنا کر دریا مین چھوڑین تو ممکن نہین کہ کوئی
مچھلی اس سے رہائی پاوے ہان کانٹا منھ مین پہونچنا چاہیے پھر رہائی دشوار ہے چاہے
مچھلی کیسی ہی بڑی ہو کیونکہ اسکا کانٹا گوشت مین جا کے پھر نکلتا نہین ہے اور جس کسیکو

لقوہ کی بیماری ہو اُسے لازم ہی کہ ایسے حجرے مین جاوے جہان نام کے واسطے بھی روشنی نہو اور طالیقون کا آئینہ اپنے مقابل موجود رکھے اس تدبیر سے یہ عارضہ دور ہوجاویگا اگر طالیقون کو آگ مین تاؤ دیکر جس دریا کے کنارے پانی مین بجھاوین اُس گھاٹ پر کوئی حیوان چارپایہ پانی کے واسطے توجہ نہ کریگا اگر طالیقون کو شہد مین ملاکر دھوپ مین رکھدین مکھی تک اسکے گرد نہ جائیگی جو شخص طالیقون کا موچنہ بناکر اُسکے ذریعہ سے بالون کو چنے ہرگز دوبارہ وہان پر بال نہ نکلینگے **طلق** یعنے ابرک - ارسطو کے نزدیک سُرخ اور سفید دو قسم کا ہوتا ہی سفید سطبر اور صاف ہوتا ہی اور سرخ سبک ہوتا ہی اِس پتھر کو نیک اور شریف لکھا ہے کہتے ہین کہ اگر اسکو نحاس یعنے تانبے اور رصاص یعنے قلعی اور حدید یعنے آہن پر چھوڑین بحکم خدا چاندی بنجاویگی - سکندر نے لکھا ہی کہ جسوقت مجھے یہ معلوم ہوا کہ طلا براق رنگ کا محتاج ہی پس ہمنے طلا کو طلق سے رنگا اور وہ نہایت عمدہ ہوگیا یہ طلق اکثر طلسم وغیرہ مین داخل ہوتا ہی ارسطو کے علاوہ اور صاحبون نے تحریر فرمایا ہی کہ اسکا نام کوکب الارض ہی طلق کی عمدہ قسم یہ ہی کہ بہت تنگ ہو اور آگ سے نہ جلے اور جلا دینے مین نادرہ روزگار ہو خوق کو جیس کرے جس شخص کو طلق کا حل کرنا منظور ہو لازم ہی کہ کسی کپڑے مین باندھے اور اُسمین چند سنگریزے بھی چھوڑ دیوے اور پانی مین رکھدے تاکہ خیسانده ہوکر اسکا جسم باریک ہوجاے اُسوقت گوندے کے عرق مین اسکا استعمال کرے - **طرسوطوس** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر نقرہ اور مس کی کان مین پیدا ہوتا ہی رنگ اسکا سبز ہوتا ہی دہنج اور طوطیا کے مانند اسکی طبیعت ہوتی ہے کیونکہ طوطیا بجز معدن نقرہ اور دہنج کے اور دہنج بجز معدن مس کے اور جگہہ نہین ہوتا ہی خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر اسکا پانی آنکھ مین چھوڑین تو سفیدی کہنہ دفع کرے اور اگر سفیدی کہنہ نہوگی تو آنکھ کو مضرت ہوگی - **عقیق** - ارسطو نے اسکے اقسام بسیار بیان کیے ہین بہتر وہی ہی جو یمن سے آتا ہی گاہ گاہ دریاے روم کے کنارے پر بھی ہاتھ آتا ہی - عقیق سُرخ اور شفاف عمدہ ہوتا ہی اسکی انگوٹھی پہنکر خشمناک دشمن کے مقابلہ پر جاوے فوراً اسپر غالب آویگا خون کے جریان کو نہایت مفید ہے خصوص عورات کے حق مین جنکا خون ہمیشہ جاری رہتا ہی اگر اسکا منجن بناوین تو دانتون کے رنگ کو دفع کرتا ہی اور گندیدگی دہن بھی زائل ہوجاے اور بن دندان کے خون کے جریان کو دفع کرتا ہے حضرت سرور انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص عقیق کی انگشتری اپنے ہاتھ مین رکھیگا ہمیشہ

برکت اور خوشحالی مین رہیگا۔ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل لکھی ہی کہ پیغمبرؐ نے فرمایا کہ عقیق کی انگشتری پہنو کیونکہ اسکا خواص ہی کہ فقر کو دور کرتا ہی کہتے ہین کہ عقیق کی خاکستر مقوی چشم و دل اور دافع خفقان ہے۔ **عنبری** ارسطو نے کہا ہی کہ یہ پتھر خاکستری رنگ سبزی مائل ہوتا ہی مگر سبزی نمود نہین ہوتی اور سیاہ و زرد اور سفید نقطے اسمین ہوتے ہین۔ عنبر کی ایسی خوشبو اسمین پائی جاتی ہے پر بادشاہون کی نظر مین اسکا افتخار ہے اکثر اسکے آوند یعنے پیالہ وغیرہ بناکر موجود رکھتے ہین فقط سونگھنے کے واسطے اول اول اس پتھر کو جسنے نکالا ابلیس علیہ اللعنۃ تھا اس نظر سے جو شخص اسکے برتن مین کھانے پینے کا استعمال کرے مرضہا سے سوداوی اُس شخص مین پیدا ہونگے اور پھر سخت معالجہ کا محتاج ہو جائیگا جیساکہ اکثر بادشاہون پر گذرا ہے اسلیے اسکے پیالون کے استعمال سے ممانعت ہی۔ **عطاسس** ۔ ارسطو نے اسکی تعریف مین لکھا ہے کہ اگر اسکو آگ مین ڈالدین تو آگ ٹھنڈی ہو جاویگی اگر اسکو زبان کے نیچے رکھکے شراب پینا شروع کرین ہرگز نشہ اور بیہوشی نہوگی کیونکہ خمر کے بخارات دماغ تک نہ پہونچینگے۔ **فادزہر** یعنے سنگ زہر یہ نام ہر ایک پتھر کو موزون ہو سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ پتھر قوت روح کی نگاہ رکھے اور نقصان زہر کو دافع ہو۔ کہتے ہین کہ زہر دو قسم کا ہوتا ہے گرم اور سرد گرم زہر خون کو جلا دیتا ہے اور باعث فناء رطوبت حیوانی کا ہے جو سبب زندگی ہے اور بدن مین پھیل جاتا ہے جیساکہ پانی مین زعفران کا رنگ پھیلتا ہی اور زہر بارودہ ہی کہ جو خون اور رطوبات لطیفہ کو بستہ کرے جیساکہ پنیر مایہ اگر دودھ مین چھوڑین فوراً شیر بستہ ہو جاتا ہے اور فعل فادزہر کا مانند فعل ترشی کے ہوتا ہی جیساکہ رنگ زعفران کو ترشی کاٹ دیتی ہے ویسا ہی یہ زہر کے اثر کو زائل کر دیتا ہے۔ ارسطو کے نزدیک فادزہر کئی قسم کا ہی بعض زرد اور بعض خاکستر رنگ اسکی کان چین اور ہندوستان اور خراسان مین ہوتی ہی جو شخص بقدر نیم دانگ کے سودہ کرکے نوش کرے فوراً زہر سے رہائی پاوے۔ کژدم یا کسی دیگر زہردار جانورون کی جراحت پر اسکا استعمال کرین نفع پاوینگا کاٹنے کے ساتھ ہی اسکا لیپ لگا دین تو بہت جلد صحت ہو جاویگی۔ **فرسلوس** ارسطو نے لکھا ہی کہ اس پتھر کو ظلمات مین اسکندر نے حاصل کیا تھا اور اُسکے خزانہ مین موجود رہتا تھا رنگ اسکا سیاہ اور وزنی ہوتا ہی آگ مین گرنے سے غائب ہو جاتا ہے اگر سیماب مین ڈالکر آگ پر رکھین تو پارہ کو بستہ کر دیتا ہی اور دونون ایک ہو جاتے ہین اور نقرہ نرم ہو جاتا ہی

اگر آدمی اسکو تعویذ بنا دے تو بڑا حافظہ ہو جائیگا یاد خدا کبھی فراموش نہو گی اگر جماع کرے تو فرزند مبارک پیدا ہو اور چشم بد کا اسپر رہے اگر اسکو شیر گاو مین گھسکر برص کے داغ پر لگا دین صحت ہو گی بحکم حق تعالے - فرطاسیا ارسطو نے لکھا ہی کہ اس پتھر کو بڑے بڑے پہاڑون کے نیچے پاتے ہین رات کے وقت یہ پتھر مانند شعلۂ جوالہ کے چمکتا ہوا نظر آتا ہی اگر اسکو آب کرفس سے دھوئین جمیع حیوانات کے حق مین زہر قاتل ہو جائیگا فرفوس ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر مانند آگ کے سرخ ہوتا ہی اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ اگر اسکو گھسکر کسی زخم پر رکھین فوراً مندمل ہو گا - فیروزج - ارسطو کی تحریر ہے کہ یہ پتھر سبز رنگ کبودی مائل ہی دیکھنے مین پُر بہار ہی اسکی کان سرزمین خراسان مین ہوتی ہی صفائے ہوا کی تاثیر سے اسکا رنگ صاف ہوتا ہی اور ہوا مکدر ہونے سے وہ بھی مکدر ہوتا ہی اگر اسکو سرمے مین ملا کر استعمال کرین روشنی چشم کی بڑھاتا ہی اکثر بادشاہ اسکی انگوٹھی نہین پہنتے ہین اسواسطے کہ اسکے پہننے سے ہیبت کم ہو جاتی ہے امام جعفر بن محمد صادق علیہ السلام کا کلام ہی کہ اسکی انگوٹھی جسکے ہاتھ مین ہو وہ کبھی فقیر و محتاج نہو گا - فیلقوس ارسطو نے کہا ہی کہ یہ کئی رنگ کا ہوتا ہی اور ایک دن مین کئی رنگ سے ظاہر ہوتا ہی کبھی سرخ کبھی زرد کبھی سبز غرض کہ ہر وقت ایک نیا رنگ لاتا ہی رات کے وقت آئینہ کی طرح سے چمکتا ہے سکندر رومی نے جسوقت اس پتھر کی کان پائی اپنے متعلقون سے حکم دیا کہ اسکو بکثرت اُٹھا لیوین لوگون نے تعمیل کی - رات کیوقت ہر ایک شخص پر چارون طرف سے پتھر پڑنے لگے اور کوئی شخص معلوم نہوتا تھا اُسوقت یہ ظاہر ہوا کہ یہ پتھر جنات مارتے ہین اور وہ نہین چاہتے ہین کہ اس پتھر کو کوئی یہان سے لیجائے بس وہان سے سکندر بجلدی تمام چلا آیا اور اس پتھر کی حفاظت کا حکم صادر فرمایا اُسوقت سے یہ پتھر خزانۂ سکندر مین رہتا تھا اور ہنگام سفر مین سکندر اپنے پاس رکھتا تھا اسکی تاثیر یہ تھی کہ جدھر سکندر پہونچتا تھا وہان سے جن دیو گریز کرتے تھے اور اسی طرح سے گزندے اور درندے فرار کرتے تھے - قہار - ارسطو کی تقریر ہے کہ اس پتھر کو سرزمین مشرق مین پاتے ہین اور کان طلا مین ہوتا ہے رنگ اسکا مانند یاقوت سرخ کے ہی اسکی خاصیت مین ہے کہ سحر کو دفع کرتا ہے اگر دو جو کے برابر اسکا سائیدہ نوش کرین تو بد دہنی اور دیوانگی زائل ہو - قرباطیون ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سرزمین ہند مین ہاتھ آتا ہے یہ خون کو بند کرتا ہی اگر اُسکو منھ مین رکھکر فصد کھلوائین تو ہرگز خون نہ نکلیگا - قردم ارسطو نے

لکھا ہی کہ یہ پتھر دریا سے نکلتے ہین اور اس دریا کا نام قردم ہی سفید و سرخ و زرد و سبز ہوتا ہے اسکی خاصیت ہی کہ جسکے پاس ہو وہ شخص راست گفتار ہوگا اور اُسکے پاس سے شیطان اور جنات گریزندہ ہونگے اگر بمقدار ایک جو کے گھسکر کسی قدر شہد کے ہمراہ نوش کرین اکثر درد کو مانند درد مفاصل وغیرہ کے نافع ہوگا۔ قلقدیس یہ ایک قسم کی پھٹکری ہے ہی انتہا کی حرارت اسمین ہی اور قلقطار اور قلقند کہ آگے مذکور ہین ان دونون سے اسکی خاصیت ہر امر مین بہت زیادہ ہی۔ قلقطار یہ بھی ایک قسم پھٹکری کی ہے جالینوس نے لکھا ہے کہ یہ بھی قلقدیس ہے لیکن حرارت مین اس سے کم ہی اسکی تاثیر ہے کہ آماس کو دفع کرتا ہی اور گوشت زائد کو دور کرتا ہی اور خون بینی اور آماس بن دندان کے حق مین مفید ہی اور آنکھون کے مجلی کرنے مین اکسیر ہے۔ قلقند یہ بھی پھٹکری سوختہ کی اقسام مین سے ہی یہ بکثرت گوشت کو خشک کرتا ہی اور ناسور بینی اور بدرعات کو مفید ہی اور کان اور پیٹ کے کیڑے کے حق مین زہر قاتل ہے اگر اسکو پانی مین چھوڑین اور مکان مین اسکی آبپاشی کرین تو اسکی بو سے کھٹمل اور مچھر دفع ہو جائینگے اگر اسمین گندھک اور کالا دانہ بھی کسیقدر ملاوین تو زیادہ تر اس عمل مین طاقت ہوویگی چوہے بھی اسکی بو سے پراگندہ اور مقتول ہوتے ہین۔ اگر حجام لوگ اپنے استرہ کو اس پتھر پر تیز کرین تو صفائی بال مین نہایت تیزی دکھلاتا ہے اگر انسان کے نتھنون کو اس پتھر سے مالش کرین جب تک کہ روغن زیتون نہ لگادین خواب نہ آویگا۔ قلی۔ یہ وہ پتھر ہے جو اشنان سے ہاتھ آتا ہی اس طور پر کہ اشنان کو جلا کر راکھ کردین اسکی خاکستر مجلی ہے اور نمک سے زیادہ قوی ہی اسکا طلا کرنا بہق اور خارش اور بد گوشت کو نافع ہی اور اگر لہسن اور نفط مین ملا کر زخم کزدم پر لگادین درد ساکن ہوگا۔ قیسوراریکو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سبک اور متخلخل ہوتا ہی یہان تک کہ پانی پر تیرا کرتا ہی اسکی کان اکثر صقلیہ اور ارمینیہ مین ہین اسکو حجر الدفاتر بھی کہتے ہین کیونکہ یہ پتھر یہ خاصیت رکھتا ہے کہ لکھے کو مٹاتا ہی اور خاصیت اسکی یہ ہے کہ دانتون کو جلا دیتا ہے اور سرمہ لگانا ہمراہ اور دواؤن کے آنکھ کے حق مین مفید ہے اور ابن سرجویہ کہتا ہے کہ اس پتھر کی یہ خاصیت ہی کہ چاندی کو اپنی طرف کھینچتا ہی جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہی اور موئے بدن کی صفائی بھی کرتا ہی اور زخم کو بہت جلد بھرتا ہی۔ قیر اطیر۔ ارسطو نے کہا ہے کہ یہ مدور ہوتا ہی سنگریزہ کے مانند دریا سے نکلتا ہے اور مانند بندوق کی گولی کے ہوتا ہے اسکی خاصیت یہ ہی کہ اسکا نوشنا

کرتا سنگ مثانہ کو ریزہ ریزہ کرکے باہر نکال دیتا ہی - کداحی ارسطو کی تقریر ہی کہ یہ پتھر دریا کنارے
پایا جاتا ہی سبز رنگ سیاہی مائل ہے اور نہایت سخت اور سبک ہوتا ہی اسکو سوہان کے ذریعہ
سے ریزہ ریزہ کرتے ہین اگر اسکو مس کے قلعی پر ڈالین اور آگ مین رکھین تو نرمی اور گندہ بوئی
اسکی جاتی رہتی ہے اور آگ پر قائم ہو جاتی ہے مثل چاندی کے - کوسیاد ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر سرزمین ہند مین پایا جاتا ہے سبز رنگ ہوتا ہی اکثر مچھلیان اسپر ہجوم
کرتی ہین اور نہایت سبک اور درشت اور سیاہ مانند مداد کے ہوتا ہی سوہن بھی اسمین اثر
نہین کرسکتا ہے البتہ سات مرتبہ کے آنچ دینے سے گداز ہوتا ہی اسوقت رنگ سفید ظاہر
کرتا ہی اگر اسکے گداختہ مین تھوڑا سا نوسادر ملاوین تو ایک جز اسکا سات جز پارہ کو بستہ مثل پتھر
کے کردیگا - کرسیان ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سرزمین ہند مین پایا جاتا ہے سبز رنگ
شفاف اور صاف اور سنگین مانند قلعی کے ہوتا ہی جسوقت اس پتھر کو آنچ دیتے ہین سفید
ہو جاتا ہی بعد اسکے سرخ مانند شنجرف کے ہوجاتا ہی پس جب اسکو حل کرکے اسی مقدار کے
موافق مغنیسیا اسمین ملاوین اور بلور کو بھی آگ پر تاب دے کے اس کرسیان ساختہ مین سے
وزن جو برابر لیکے دس اساتیر برابر بلور پر ڈالین فوراً وہ بلور یاقوت ہو جائیگا - واضح ہو کہ اساتیر
جمع استار کی ہے اور استار کا وزن ساڑھے چار مثقال کا ہوتا ہی اگر اس پتھر سے نیم دانگ
بھی انسان کے گلے مین آویزان کرین حرارت تپ سے محفوظ رہیگا - کرک ارسطو نے لکھا ہی
کہ یہ پتھر سفید رنگ ہوتا ہی اسکا تراشہ دندان فیل کے مانند ہی دریاے سندھ کے کنارے
دستیاب ہوا کرتا ہی آنکھون کی خارش کو اسکا سرمہ مفید ہی مردمان ہند و سندھ اسکی انگشتری
بناتے ہین اور چشم بد اور جادو اور آسیب شیاطین کے دفعیہ کے واسطے نہایت مجرب ہی
حکماے گذشتہ اس پتھر کو اپنے پاس رکھا کرتے تھے تاکہ ارواح زشت انکے پاس آوین
کربانی - ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سیاہ رنگ اور متغیر اللون ہے شیرون کے جنگل مین
ہوتا ہی اکثر اسکا رنگ برنگ محال ہوتا ہی اگر اسکو پھٹکری اور دودھ مین پیسکر جذام والے کی
ناک مین ٹپکاوین سفید ہوگا - کہربا زرد رنگ سفیدی مائل ہے اکثر سرخ رنگ بھی ہوتا ہے
اسکی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ پرکاہ اور خشک لکڑی کو اپنی طرف کھینچتا ہی اور یہ پتھر درخت جوز رومی کا
گوند ہی اگر کوئی اسکا تعویذ بناوے آماس اور خفقان کو نافع ہی اور عارضۂ قی کو بھی مفید ہی اور
خون کی روانی اور اسقاط حمل کی حفاظت اور یرقان کو مفید ہی کہربا سمندروس سے بہت کچھ

مشابہ ہی البتہ یہ فرق ہی کہ سندروس سفیدی مائل ہوتا ہی - **لاجورد** - ارسطو نے لکھا ہی کہ
یہ پتھر نہایت معروف و مشہور ہی اسکی انگوٹھی جسکے پاس ہو وہ خلق اللہ کی نظرون مین صاحب
اعتبار ہوگا اگر اسکا سرمہ آنکھون مین لگاوین نافع ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ لاجورد مسون کو
دور کرتا ہی اور اورون کا کلام ہی کہ بیخوابی کو بھی دفع کرتا ہی اور مالیخولیا کے واسطے سریع التاثیر
ہی - **لاقط الذہب** - یعنی یہ پتھر سونے کو اپنی طرف کھینچتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ مغرب زمین
کے بعض پہاڑون مین ہوتا ہی اور یہ پتھر زر آمیز ہوتا ہی اور اسقدر زر سے مشابہ ہوتا ہے کہ
بادی النظر مین طلا معلوم ہوتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ اگر سونے کا برادہ خاک مین آمیختہ
ہوگیا ہو تو اس پتھر کو اُس خاک پر ملین بس جسقدر سونا ہوگا وہ اس پتھر مین لپٹ جائیگا
اور خاک خالی رہجائیگی - **لاقط الرصاص** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بدرنگ گندہ بو ہوتا ہی
اور کچھ سفیدی سی ملی ہوئی ہوتی ہی اور باوجود سنگینی قلعی کے اُسکو اپنی طرف کھینچ لاتا ہے
اگر آگ مین اسکو جلاکر مانند کوئلہ کے کرلین بعد اسکے پارہ مین ڈالکر آگ پر رکھین تو پارہ بستہ
ہوجاتا ہی مانند چاندی کے - **لاقط الشعر** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بال کو کھینچتا ہی اسکی صورت
متخلخل الجسم ہوتی ہی اور از روے وزن کے جمیع اقسام سنگ سے سبک ہوتا ہی آدمی کے
بدن مین لگانے سے نورہ کے مانند بال اُڑجاتے ہین اگر بال زمین پر پریشان ہوئے ہون
اس پتھر کے ذریعہ سے ایک ایک کرکے اُنکو چن سکتے ہین اگر صفائی یاقوت کی کرکے اُس مقام
پر اس پتھر کو مل دین دوبارہ ہرگز بال نہ نکلینگے اور اگر اسکی بو زرگداختہ کو پہونچے تو تمام سونا خراب
ہوجائیگا اور مانند شیشہ کے وہ سونا ٹوٹ جایا کریگا اور پھر کسی تدبیر سے وہ سونا حالت اصلی
پر نہ آئیگا - **لاقط الصوف** - ارسطو نے لکھا ہی کہ اسکا رنگ سبز ہے اور خطوط سبز اور زرد رنگ
کے اکثر اسمین ہوتے ہین اور نہایت ہلکا ہی اور کسی قدر سفیدی مائل ہے اور مدور خرد و کلان
ہوتا ہی جس وقت صوف اسکے برابر کرین فوراً لپٹ جاتا ہی اسکا سرمہ کہنہ سفیدی چشم کو زائل
کرتا ہی اگر اسکو گلاکر زبد البحر اسمین ملاوین تو سیماب کو سخت بستہ کرتا ہی **لاقط الظفر** - ارسطو
نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سفید خاکی رنگ اور ہموار و نرم بلا نقطہ کے ہوتا ہی اور یہ پتھر ناخن کو اپنی
طرف کھینچتا ہی جو ناخن زمین پر گرے ہون اُنکو چنکر اُٹھا لیتا ہی اور الماس پر اگر رکھین تو
الماس پارہ پارہ ہوجائیگا اگر اس پتھر پر خون حیض کا ڈالین تو یہ پتھر مانند ریگ کے
ذرہ ذرہ ہوجائیگا اگر اسکو پانی مین چھوڑکر نوش کرین تو نوشندہ کا گوشت پوست علیحدہ

ہو جائے اور مثانہ اور جگر پارہ پارہ ہو جائے - **لاقط الفظم** ارسطو کی تحریر ہے کہ یہ سنگ زرد رنگ اور سخت بلاد بلخ سے آتا ہی اور ہڈیون کا جذب کرنے والا ہی - **لاقط الفضہ** ارسطو کہتا ہی کہ یہ پتھر سفید رنگ ہوتا ہی اگر اسکو نقرہ سے پانچ گز کے فاصلہ پر رکھین تو بھی چاندی کو اپنی طرف جذب کریگا اگر نقرہ کی میخ کسی چیز مین جڑی ہو گی اُکھڑ کے اسکے پاس آجاویگی **لاقط القطن** ارسطو کا قول ہے کہ یہ پتھر دریا کے کنارہ ہوتا ہی سفید رنگ روئی کو جذب کرتا ہی خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر اسکو زر مین حل کر کے تانبہ پر چھوڑین تانبہ کو نقرہ بنا دیگا اگر کسی آدمی کے پاس ہو تو ڈھلکا آنکھ کا بند کر دیگا - **لاقط المس** ارسطو کی تقریر ہے کہ یہ پتھر تانبہ کھینچتا ہی اور نیز کانسہ کو بھی اپنی طرف کھینچتا ہی اسکے رنگ مین کسیقدر گرد آمیزی ہوتی ہی اگر ایک دانگ کے برابر اسکو لیکر دس درم نقرہ حل کر کے گداختہ کرین اور قبل اسکے کہ وہ گداختہ ہو کر بستہ ہو اسکو ڈالدین تو وہ چاندی زرد مثل سونے کے ہو جائیگی اگر دوبارہ پھر یہی عمل کرین تو مدت تک اُسکی زردی دفع نہو گی اگر ایک جو کے برابر یہ پتھر آب شیرین مین گھسین اور مرگی والے کی ناک مین ٹپکا وین فوراً یہ عارضہ دفع ہو جائیگا - **لحاغیطوس** یہ پتھر سیاہ رنگ ہی اور گھیرے کی بو اس سے آتی ہے نہایت خشک ہوتا ہی اور گہرے زخمون کا اندمال کرتا ہے اور مرگی والے کو نافع ہی اور گزندہ چھوٹے چھوٹے جانورون کو بھگاتا ہی **لو نقر دلیس** شیخ رئیس لکھتا ہی کہ یہ سنگ مصری ہی دھوبی لوگ اسکے ذریعہ سے کپڑے صاف کرتے ہین اور یہ پتھر نہایت صاف اور پانی مین چھوڑنے سے نہایت جلد حل ہو جاتا ہی اور روانی خون کو نافع ہی **الماس** ارسطو کی تحریر ہے کہ اسکا رنگ نوشادر کے مانند صاف ہی اور کل پتھرون کو پارہ پارہ کرتا ہی اور اگر اسکو ہزار ٹکڑے کرین ہر ٹکڑہ اسکا سہ گوشہ ٹوٹیگا جسقدر ٹکڑہ اسکا بڑا ہو گا اُسقدر اسکا فعل زیادہ تر طاقت رکھیگا کاریگر لوگ اسکی نوک کا برمہ بنا کر سخت سخت پتھرون کو اسکے ذریعہ سے سوراخ کرتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ سکندر اس پتھر کے خواص سے سخت حیرت مین تھا اور حیرت کا سبب یہ تھا کہ ایک ایسا آدمی سکندر کے حضور مین آیا جسکو پتھری کا عارضہ تھا اور اس سبب سے اُسکا پیشاب بند تھا سکندر نے فوراً الماس لیکر کسیقدر سیطگی اسکے سرے مین لگا کر اُسکے سوراخ ذکر مین داخل کیا پس فوراً الماس نے پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیا ارسطو نے لکھا ہی کہ جس جگہ الماس ہوتا ہی کوئی آدمی وہان نہین جا سکتا اور اسکی کان ہندوستان کے ایک جنگل مین ہی اور وہ اسقدر گہری ہی کہ آنکھون کی روشنی اسکی تہ تک نہین پہونچتی اور

اسمین اژدہے کی کثرت ہی جسوقت سکندر اس جنگل مین پہونچا اور چاہا کہ الماس حاصل کرے کوئی متنفس وہان جانے کو راضی نہ ہوا تب سکندر نے حکما سے مشورہ کیا تب اُنھون نے سکندر سے کہا کہ اس غار مین گوشت کے لوتھڑے ڈالے جائین اور جانوران پرندہ اُسمین چھوڑے جائین تاکہ الماس اُن پارچۂ گوشت مین چسپان ہون اور مرغان طیور وہان جاکر اُن ٹکڑون کو باہر نکالین پس سکندر نے ایسا ہی کیا اور لوگون کو حکم دیا کہ طیور کی منقار و پنجہ سے جو گوشت ادھر اُدھر گرے اُسکو چنکر حاضر کرین الماس کے عجائبات مین یہ ہے کہ اگر ہتھوڑے سے نہائی پر رکھ کے توڑین ہرگز شکست نہوگا بلکہ ہتوڑہ مین یا نہائی مین ریزہ اُسکا گھس جائیگا اور جسوقت اُسرب یعنی سیسہ سے توڑین فوراً ٹوٹ جائیگا اور اگر الماس کو بز کے خون مین ڈالکر آگ دکھلادین فوراً پگھل جائیگا اور وہ حبس اور فساد معدے کو نہایت نافع ہوگا اکثر اسکے معدنیات کوہ سراندیپ مین ہین اور وہ جنگل نہایت عمیق اور کالے ناگون سے معمور ہی اور وہان پر جو الماس ہاتھ آتا ہے وہ مسور یا چنے کے برابر ہوتا ہے یا نیم باقلا کے برابر اور ہر چند اس سے زیادہ مقدار کے الماس وہان ہوتے ہین مگر طائرون کے ذریعہ سے زیادہ وزن کا الماس دستیاب نہین ہو سکتا لوگ گوشت کے لوتھڑے پھینک کر کرگس کے ذریعہ سے اُٹھواتے ہین اور اُس سے یہ ریزہ ریزہ چن لیا کرتے ہین غرض کہ اسمین کچھ خلاف نہین ہی کہ الماس دانتون کو توڑ دیتا ہی اگر اسکو منھ مین رکھین زہر قاتل کا اثر دکھلاویگا - مانطس ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ ہندوستانی پتھر ہی آہنی ضرب کا کچھ اثر نہین خیال مین لاتا جس مکان مین ہو وہان جادو جن اور عفریت کا عمل نہ ہوگا جو شخص تعویذ بناکر رکھے شر سے جنون کے محفوظ رہے گا سکندر شاہ کو جب اس پتھر کی خاصیت معلوم ہوئی تو اُسنے اپنے تمام لشکر کو حکم دیا کہ اسکو ہمراہ رکھین پس اُسکی تعمیل سے بہت جگہ سحر اور جنون کے خوف سے عافیت رہی - ہارون ارسطو کا مذہب ہی کہ اگر سنگ سرمہ کو بریان کرکے اس پتھر کے ہمراہ پیسین اور وہ سرمہ آنکھ مین لگائین تو درد چشم اور سفیدی چشم کو نہایت مفید ہے - ماہافی ارسطو نے کہا ہے کہ اسکا رنگ سفید و زرد ہوتا ہی سرزمین خراسان مین پایا جاتا ہے سکتہ کو نافع ہے خاکستر اسکی بواسیر کو دور کرتی ہے جسکے پاس اسکی انگشتری ہو وہ ہر خوف سے بے خوف رہیگا - مراد یہ عجیب قسم کا پتھر ہے بلاد دکن مین پایا جاتا ہے اگر کان سے نکالتے وقت آفتاب ناحیہ جنوب مین ہو تو اسکی طبیعت کا

غواص گرم وخشک ہوتا ہی اور اسکا رنگ سرخ ہوتا ہی اور اگر آفتاب شمال مین ہو تو اسکی
طبیعت سرد وتر ہوتی ہے اور رنگ سبز ہوتا ہی یونانی زبان مین اسکو سروطالیس کہتے ہین
یعنے اڑنے والا پتھر وجہ تسمیہ یہ ہی کہ یہ پتھر ہوا مین متولد ہوتا ہی جب بخارات لطیف زمین
سے اُٹھتے ہین اور ہوا مین وہ بخارات گردش پاتے ہین تو یہ پتھر پیدا ہوتا ہی اور جبتک
آفتاب فوق الارض رہتا ہی تو یہ پتھر ہوا مین پھرا کرتا ہے اُسوقت اُسکا رنگ سبز وسیاہ
ہوتا ہے جیساکہ نیل کا رنگ اور آفتاب غروب ہونے پر ساکن ہو جاتا ہی پس اُسوقت
اس پتھر کے ٹکڑے زمین پر گرتے ہین اور لوگ اسکو پاتے ہین دن کو یہ پتھر اسی طرح ہوا
پر جاتا ہی اور رات کو زمین پر گرتا ہے کہتے ہین کہ یہ پتھر جسکے پاس ہو جملہ شیاطین اُسکے
مطیع ہونگے اور جو چاہے اُنسے سیکھ لے - مرجان ارسطو کی تحریر ہے کہ اسکا رنگ
سُرخ ہوتا ہے اور دریا مین مثل گھاس کے اُگتا ہے اسکے اجزا مین بہتر اور عمدہ اسکی
خاکستر ہے اگر اسکو حل کرکے عمل مین لاوین پارہ کو بستہ کردے اور رنگ اُسکا مثل
سونے کے کردے ادویہ چشم مین داخل ہے ارسطو کے علاوہ اور صاحبان کا کلام ہے
کہ مرجان مرسٹی نام ایک مقام سے پیدا ہوتا ہی اور یہ مقام افریقیہ کے گرد و نواح مین واقع
ہی سوداگر فراہم ہوکر وہان کے باشندون کو مزدوری پر نوکر رکھتے ہین اور اُنھین سے
نکلواتے ہین وہان کا سلطان اُن سوداگرون سے محصول نہین لیتا ہی پس جو لوگ کہ
مرجان کے نکالنے مین مصروف ہوتے ہین تو وہ ایک سخت لکڑی ایک گز کی طویل لیکر
اُسکو بطور صلیب کے بناتے ہین اور اسمین بھاری پتھر باندھتے ہین اور کشتی پر بیٹھکر دریا
مین جاتے ہین کہتے ہین کہ کنارہ دریا سے نیم فرسخ پر منبت مرجان ہے وہان جاکر اُس
صلیب کو پانی مین ڈالتے ہین تاکہ وہ تہ تک پہونچ جاے اُسوقت کشتی کو راست وچپ
پھیرتے ہین تاکہ صلیب مین مرجان کی شاخین اٹک جائین پھر زور سے اُس صلیب کو
اپنی طرف کھینچتے ہین پس مرجان بھی اُلجھ کر نکل آتا ہی مگر اُسوقت اُس مرجان کا رنگ تیرہ
ہوتا ہی جب اُسکو تراشتے ہین تو اُسکے اندر سے سُرخ رنگ کا مرجان نکلتا ہے بعض لوگ
کہتے ہین کہ یہ پتھر دریاے اندلس کے قعر مین ملتا ہی غواص اُدھر کو جاتے ہین اور اُسکو
نکالتے ہین خواص اسکے سنگ بسد کے بیان مین سابق مذکور ہو چکے ہین حاجت اعادہ
نہین ہی کیونکہ بسد مرجان کو کہتے ہین - مرداسنج فارسی مین اسکو مردار سنگ کہتے ہین ارسطو

لکھا ہی کہ یہ پتھر قلعی کی خاک ہی اسکا مرہم تر زخمون کو خشک کرتا ہی اور پرانے زخمون کو اچھا کرتا ہی اور گندہ بغل کا دافع ہی۔ شیخ رئیس لکھتا ہی کہ مردار سنگ بغل اور بدن کی بدبو دور کرتا ہی اور کلف وغیرہ علامات سیاہ کو مع داغ آبلہ کے زائل کرتا ہے پیشاب کو بند کرتا ہی اور جسم کو منور کرتا ہی۔ اور دیگر خواص اسکا یہ ہی کہ اگر سرکہ مین چھوڑین سرکہ شیرین ہوگا اگر صحیح بدن مین مالش کرین بدن سیاہ ہوجاے بغل مین لگانے سے گندہ بو دور ہوتی ہے مگر اسمین قباحت یہ ہی کہ بغل کے مادہ کو دل کی طرف رجوع کر دیتا ہی تو اسکے واسطے یہ تدبیر ہے کہ اول اسکو روغن گل مین آمیز کرلیوین۔ مرقشیثا۔ ارسطو نے اسکو چند قسم کا لکھا ہی بعض ذہبیہ اور بعض فضیہ اور بعض نحاسیہ ہوتے ہین اور سب اقسام مین اسکی کبریت کی آمیزش ہوتی ہے اور جسوقت جلادین آرد کے مانند ہوتا ہی اور کبریت دور ہوتی ہی اکثر عمل کیمیا مین داخل ہوتا ہی اگر کسیقدر اسکو زر مغشوش پر جو گداختہ ہو چھوڑین فوراً طلاے خالص بناویگا اگر خود اسکو گلا کر تانبے یا سیسہ پر چھوڑین سفید اور خشک کردیگا اور نزدیک بہ نقرہ کردیگا اور انکی اقسام یہ ہین۔ زری۔ سیمی مسی۔ نقرئی۔ ہر ایک قسم اُسکی مشابہ اُس جوہر سے ہوتی ہے کہ جس جوہر سے یہ پیدا ہوتا ہے فارسی مین اسکو سنگ روشنائی کہتے ہین روشنائی چشم کی دوا مین مستعمل ہوتا ہے بہق اور برص اور نمش کے حق مین نہایت مفید ہی اسکی مالش سے بالون کی صفائی ہوتی ہے اور گھونگھر والے ہوجاتے ہین جس لڑکے کے گلے مین آویزان کرین اسکو بزرگی حاصل ہوگی۔ مسن ایک قسم کا پتھر ہے جسپر چھری تلوار وغیرہ تیز کرتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ مسن سبز رنگ کا ہوتا ہی اور تیل لگا کر اسپر اوزار تیز کرتے ہین مخصوص سفیدی چشم کو مفید ہی اور مثل اسکے ایک پتھر مانند سنباذج کے ہوتا ہی کنارے دریاے ہند کے پاتے ہین اور یہ دانتون کے حق مین بھی نافع ہی۔ شیخ رئیس لکھا ہی کہ برادۂ مسن کو زنان باکرہ کی پستان پر لگانا یا لڑکون کے خصیہ مین لیپ کرنا نہایت مفید ہے خوف زیادہ کلان ہونے کا جاتا رہتا ہے مسہل اولاد ارسطو کے نزدیک یہ پتھر بھی ہند مین ہوتا ہے اگر اسکو جنبش دین تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید اسکے اندر اور پتھر ہے اسکی کان ہندوستان مین اُس پہاڑ مین ہے جو بحرین و شہر قمار کے مابین ہے۔ ایک عجیب خاصیت یہ ہی جو کرگس کے وضع حمل سے ظاہر ہوتی ہے کہتے ہین کہ وضع حمل کے وقت مادہ کرگس قریب مرگ پہونچتی ہے اور

اکثر مر بھی جاتی ہے پس اُسوقت کرگس نر اُس پہاڑ کی راہ لیتا ہو اور وہان سے اس پتھر کو
لیکر اپنی مادہ کے نیچے رکھتا ہو فوراً وضع حمل ہو جاتا ہو اہل ہند نے اسکی خاصیت
کرگس سے پائی ہے درد زہ کی حالت مین اگر یہ پتھر موجود ہو تو ولادت کی تکلیف نہ ہوگی
مقناطیس - فارسی مین اسے سنگ آہن رُبا کہتے ہین یہ پتھر لوہے کو اپنی جانب کھینچتا ہو
اور عمدہ اسمین سیاہ رنگ سُرخی مائل ہوتا ہے اسکی کان دریاے ہند کے ساحل پر ہو
اکثر کشتیان جو اُدھر گذرتی ہین کوہ مقناطیس کے برابر تو کشتیون کی کیلین وغیرہ جو از قسم
آہن ہوتی ہین نکلکر پہاڑ سے چسپان ہو جاتی ہین اور تختے تباہ ہو جاتے ہین پس اسی
خوف سے اُن کشتیون مین کیل آہنی کا لگانا ممنوع ہو یہ نئی عجیب بات ہو کہ اگر مقناطیس کو
لہسن یا پیاز کی بو دیوین تو اسکی یہ ساری خاصیت باطل ہو جاتی ہے اور پھر جب سرکہ یا بُز
نر کے خون تازہ مین رکھیں اُسوقت پھر وہی تاثیر ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص لوہے کا ریزہ
پانی کے ہمراہ پی گیا ہو اور وہ مقناطیس کو دودھ مین گھسکر نوش کرے فوراً وہ ریزہ قے مین
برآمد ہو گا - اگر کوئی شخص زہر سے بجھے ہوے ہتھیار کا زخم کھائے اور وہ مقناطیس
کو دودھ مین گھسکر پیے فوراً زہر کا عمل باطل ہو جائیگا حق تعالی نے اس پتھر کو ایسی قوت
عطا کی ہو کہ اسمین اور لوہے مین عاشق و معشوق کی سی محبت معلوم ہوتی ہے - ارسطو کے
سوا اور لوگون نے لکھا ہو کہ اسکا پاس رکھنا وجع مفاصل کے حق مین مفید ہے اور نیز
وضع حمل مین اکسیر ہے اگر اسپر روغن زیتون کی مالش کرین تو پھر لوہا اُس سے گریزان ہوگا
اور جب بز نر کے خون تازہ مین غوطہ دین حالت اصلی کی تاثیر دکھلائیگا اگر کسی کے پیر مین
درد نقرس ہو تو ہاتھ مین رکھنا اسکا نافع ہو اور گٹھیا کا عارضہ بھی مدافعت پاتا ہے - ملح
یہ اُس پانی سے متولد ہوتا ہو جو اجزاے خاکی سوختہ سے آمیز ہو مگر نہ سخت کیونکہ اگر سختی سے
آمیزش ہوتی ہے تو تلخ ہوتا ہو اور یہی وجہ ہو کہ بعض نمک کڑوے ہوتے ہین لکھا ہو کہ نمک
بعد بارش کے فصل خریف مین پیدا ہوتا ہو کسواسطے کہ نازک اور لطیف مادہ موسم گرما مین
تحلیل ہو جایا کرتا ہو اور سخت مادہ رہجاتا ہو اُسوقت آفتاب کی تاثیر سے نمک بستہ ہوا کرتا ہو
نمک دو طور پر ہوتا ہو آبی اور کوہی - نمک کی خاصیت ہو کہ کل عفونت کو دافع ہو اور اسکو جلاکر
منجن بنانا دانتون کو صفا کرتا ہو پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی آغاز کھانے کا نمک پر کرو
اور اسی پر ختم کرو کیونکہ اسکے استعمال مین ستر عارضون سے شفا ہوتی ہو نمک کا استعمال اعتدال کے

درجہ پر اچھا ہوتا ہی زائد گوشت کو دور کرتا ہی اور خارش اور داد کو دافع ہی تخم کتان کے ہمراہ مرہم بنا
اور زخم کژدم پر لگانا مفید ہے اور سرکہ اور شہد مین ملا کر اگر لگائین تو کھنکھجورہ اور زنبور کے جراحت
کو نافع ہی اور بلغمی خارش اور درد نقرس کو بھی مفید ہی جو نمک کہ سفید اور تنک ہوتا ہی اُسکو
ہنادی مین اندرانی کہتے ہین رنگ مین بلور کے طور پر ہوتا ہی اسکا کھانا ذہن کو تیز اور بُن دندان
کو محکم کرتا ہی ارسطو کے نزدیک نمک کئی قسم کا ہوتا ہی بعض تو متحجر یعنے مانند پتھر کے بعض مانند
برف کے بعض شور اور یہ نمک شور کف دریا کے اقسام مین سے ہی اور دریا کنارے کے
مقامات مین پیدا ہو کر ملتا ہی حق تعالے نے کوئی چیز خالی از حکمت نہین پیدا کی اس قسم کو
اکثر درخت اور نالے اور پتھرون مین سے حاصل کرتے ہین اور جس چیز مین ملا دین اسکا مصلح
ہی حتی کہ طلا کا رنگ صاف کرتا ہی اور اُسکی زردی کو زیادہ کرتا ہی اکثر پتھرون کا میل صاف کرتا ہی
نطرون - ارسطو نے لکھا ہی کہ ہر چند یہ پتھر بورق کے اقسام سے ہی مگر اسکا فعل برخلاف
اُسکے ہی اجسام کو مصفے اور کج کو راست کرتا ہی اور رنگ رو کو مجلی کرتا ہے حمول اسکا عورات
کی رحم کے تری کے حق مین نہایت مفید ہی صنائع کیمیا مین اسکے فوائد بہت ہین ارسطو کے
علاوہ اورون کا کلام ہے کہ نطرون بورق ارمنی ہی سخت تر قولنج کو نافع ہی اور آنکھ کی سفیدی
کو زائل کرتا ہی اگر اسکو خمیر مین ملا دین روٹی کو خوش رنگ کرتا ہی اگر دیگ مین چھوڑ دین گوشت
بہت جلد گل جاتا ہی - بونی - ارسطو نے لکھا ہی کہ اس نام کے معنی دور کنندہ زہر ہین اور کل
زہر کے واسطے نافع ہی مگر جگر اور دل کو مضر ہے اور رگون کے اندر خون کو فاسد کر دیتا ہے
بضرورت دفع زہر اسکا استعمال کرتے ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ روح حیوانی کے مجاری کو مسدود
کرتا ہی اسوجہ سے آدمی بیہوش ہو جاتا ہی پس چاہیے کہ اسکا استعمال قبل تاثیر کرنے زہر کے
کرے تاکہ اسکا اثر زہر ہی پر ہو اور اگر بعد استعمال کیا تو یہ خود قاتل انسان ہی - نورہ
سنگ سوختہ کے اقسام مین سے ہی خون کی روانی بند کرتا ہی اور آگ کے جلے ہوے پر نہایت
سریع التاثیر ہی واسطے دور کرنے بالون کے حمام مین اسکا استعمال بہت اچھا ہی مگر بعد ازان
استعمال روغن بنفشہ اور گلاب کا بھی ضرور ہی یہ عمل جنات سے ظاہر ہوا ہی یعنے سلیمان بن داود
نے جسوقت بلقیس ع سے نکاح کیا تو انکی صورت مین کوئی نقص نہ تھا بجز اسکے کہ ساق پا مین تمام
موے ریش کے بالون کی کثرت تھی پس حضرت سلیمان ع نے جنون سے دریافت کیا کہ بالون
کے دفعیہ مین کوئی تدبیر معلوم ہی پس جنون نے نورہ تیار کیا یہ بھی لکھا ہی کہ نورہ کو جس جگہ چھڑک دین

وہان پتھروان کی کثرت نہوگی - نوشادر اسکا پیدا ہوتا مانند نمک کے لکھا ہی مگر اسقدر
فرق ہی کہ اسمین اجزاے خاکی کم ہین اور اجزاے آتشی زیادہ ہوتے ہین اور اسی سبب سے
جب اسکی تصعید چاہتے ہین یعنے آگ پر رکھتے ہین تو یہ بالکل اُڑجاتا ہی بعض نے لکھا ہی
کہ اجزاے آبی اور دودی سے نہایت نزاکت کے ساتھ پیدا ہوتا ہی اکثر ایسا ہوتا ہی
کہ حمام کے دھوؤن سے اسکو حاصل کرتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ اسکی کانین بکثرت
ہوتی ہین اور مختلف اللون ہی بعض خاکی رنگ بعض مانند بلور کے سفید ہوتا ہی سفیدی خشخاش
کے عرق مین سفید ہی اگر اسکو دیگر ادویہ کے ہمراہ پکاکر استعمال کرین تو خناق بلغمی کو نافع ہے
شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اگر نوشادر کو پانی مین حل کرکے چھڑکین حشرات الارض وہان سے
دور ہوجاوینگے - ہادی - ارسطو لکھتا ہی کہ یہ پتھر حدود جنوب و شمال مین ہوتا ہی اسکا رنگ
مانند طحال کے ہوتا ہی اگر آدمی اپنے پاس رکھے گتے اُسپر غوغا نکرینگے اگر اسکو گلاکر زاک ملاوین
تو سیماب کو بستہ کرسکتا ہی اور پھر سیماب مین یہ طاقت نہوگی کہ آگ پر اُڑجاے - یاقوت
نہایت سخت اور خشک اور صاف شفاف مختلف رنگ یعنی سُرخ زرد سبز کبود ہوتا ہی اسکی
خلقت آب شیرین سے ہوتی ہی جو کہ کان مین درمیان دو پتھرون کے مدت تک رہتا ہے
پس گاڑھا ہوکر صاف اور سنگین ہوجاتا ہی اور کان کی گرمی اس مدت مین پکاکر سخت
سنگ بناتی ہے آگ سے نہین گلتا ہی اور کسیقدر دہنیت بھی رکھتا ہے اور تری اسکی
ہردم بڑھا کرتی ہی سو ہان بھی اسمین موثر نہین ہوتا ہی مگر الماس اور سینادج اسمین اثر کرتا ہی
اسکی کان شہرہاے جنوبیہ مین خط استوا کے نزدیک بتاتے ہین اور قلیل الوجود ہونے
کے باعث سے نہایت عزیز ہوتا ہی - ارسطو نے لکھا ہی کہ دراصل یاقوت تین قسم کا ہوتا ہی
سرخ - زرد - سبز - سرخ ہر ایک قسم مین نہایت شریف اور نفیس ہے اور جسوقت آنچ دکھلاوین
زیادہ تر سُرخ اور لطیف ہوجاتا ہے اور جو اسمین سخت سخت نقطے ہوتے ہین تو آگ مین رکھنے
سے وہ نقطے بالکل پتھر مین پھیل جاتے ہین اور اگر سیاہ نقطے ہوتے ہین تو آنچ پانے سے انکا
رنگ اور بھی چمک دمک لاتا ہی - یاقوت زرد بہ نسبت سرخ کے زیادہ تر آگ پر صابر اور مستحکم ہی
اور یاقوت سبز آگ پر نہین ٹھہر سکتا سواے انکے اور اقسام کے رنگ بھی ہین مگر چندان
عمدگی نہین رکھتے ہین پس ان ہر سہ اقسام مذکورۂ بالا سے جو شخص اپنے پاس رکھے وہ
درمیان خلق کے معزز و مکرم ہوگا اور اسپر امور معاش کی آسانی ہوگی ارسطو کے سوا

اورون نے لکھا ہی کہ یا قوت پانی کو بستہ ہونے سے منع کرتا ہی - یشب - یعنی یشم یہ سفید رنگ پتھر مشہور ہے معدہ کی بیماریون کا دافع ہی جو شخص اپنے پاس رکھے اُسپر کوئی غالب نہو گا نہ لڑائی مین نہ بحث تقریر مین اور اسی نظر سے بادشاہ لوگ اُس پتھر کو اپنے کمر بند مین رکھا کرتے ہین ایک تاثیر اسکی یہ بھی ہی کہ منھ مین رکھنا اسکا دافع تشنگی ہی - یقطان - ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر ہمیشہ متحرک رہتا ہی اور ساکن نہین ہوتا جب تک کہ آدمی اُسپر ہاتھ نہ لگاوے خفقان دل اور رعشہ اور سستی اعضا کے حق مین مفید ہے اگر اسکا تعویذ بناویا کندی ذہن دفع ہو - یادداشت بڑھ جائے حکمائے فلاسفہ نے اس پتھر کے خواص عام لوگون سے پوشیدہ کیے ہین -

القسم الثالث فی الاجسام الدہنیہ - کہتے ہین کہ جو رطوبت زیر زمین پنہان ہی زمستان مین گرم ہوتی ہے اسوجہ سے کہ زمستان مین حرارت زمین کے نیچے ہوتی ہی اور گرمی مین سرد ہوتی ہے کیونکہ گرمیون مین سردی زمین کے نیچے ہوتی ہی پس اس مقامات مین جو بعض دہنیت دار اشیا ہوتی ہین جب وہان گرمی اور ہوا پہونچتی ہی وہ دہنیت پھیلتی ہی اور رقیق ہو جاتی ہے اور بواسطہ برودت کے وہ غلیظ ہو جاتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہی کہ وہ منعقد ہو جاتی ہی اور کبھی منعقد ہونے سے رہجاتی ہے اور اس سے کبریت یا سیماب یا قیر یا نفط پیدا ہوتی ہی اور یہ اختلاف اقسام بسبب اختلاف ہوا اور زمین کے ہوتا ہی کہتے ہین کہ اول اول یہ قوتین یعنے گرمی سردی تری خشکی یہ سب مل کے بشکل پارہ کے ہوتی ہین اسطرح پر کہ جو رطوبت اجسام خاکی مین پنہان ہوتی ہے اور نیز جو بخارات وہان چھپے ہین جب اسمین کان اور گرما کی گرمی پہونچی تو وہ نازک اور سبک ہو کر اوپر کو مائل ہوتے ہین پس شگاف اور سوراخون اور غارون مین متمکن ہوتے ہین اور اُنکے بخارات وہان کسی قدر عرصہ تک ٹھہرے رہتے ہین جب زمستان کی سردی کا زور ہوا تو سخت اور بستہ ہو جاتے ہین اور اُنھین غارون اور مغاکون کی زمین سے مختلط ہوتے ہین اور ایک زمانہ تک وہان پر رہتے ہین اور اُس عرصہ مین کافی حرارت اسکو پکایا کرتی ہے اور مصفا کرتی ہے پس وہ رطوبت آبی یا خاکی جو اُس سے ملی ہوئی ہی مع اُس سنگینی اور سطبری کے جو تحصیل کی ہے اُسکو حرارت کی پختگی سیماب سنگین بناتی ہی اور اجزائے خاکی جو نیچے کی طرف رہجاتے ہین وہ کبریت سوختہ ہو جاتی ہے پس جب سیماب اور کبریت باہم مختلط ہوئے تو جواہرات کانی گوناگون اور

رنگ برنگ کے حاصل ہوتے ہین جنکا ذکر ہو چکا ہی - **زیبق** اسے فارسی مین سیماب کہتے ہین - یہ اجزائے آبی سے پیدا ہوتا ہی جو کہ اجزائے لطیف خاکی کبریتیہ سے آمیز ہو کر سخت ہو جاتے ہین اس طرح سے کہ پانی اور خاک مین تمیز نہین ہو سکتی ہے نہ جدا کرنا اسکا ممکن ہوتا ہی فقط ایک پردۂ خاکی اسپر محیط رہتا ہی پس جسوقت دولون باہمدگر ایک ہوئے اور پردہ اسپر محیط ہوا تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس قطرہ کے پاس اور قطرہ فائز ہوتا ہی اور اُس غلاف کو شق کرتا ہی اور یہ قطرہ بھی اُسمین ملجاتا ہی اُسوقت غلاف خاکی پھر محیط ہو جاتا ہی سیماب کی صفائی بسبب صفائی آب کے ہوتی ہی اور بمقتضائے خاک کبریتی کے ارسطو کہتا ہی کہ زیبق از قسم نقرہ ہی مگر یہان اُسپر آفات آتے ہین کان کے اندر اور آفات وہی ہین جو کہ ارزیز کے بیان مین تحریر ہوئے ہین جو شخص کشتۂ سیماب کو اپنے بدن مین لگاوے جون کو قتل کریگا اور اسکی خاک کو اگر آٹے مین ملا کے دین چوہے مرجائینگے اسی طرح اگر سیماب کی خاکستر آگ پر چھوڑین تو جو کوئی اُسکے قریب ہوگا اُسے انواع واقسام کی بیماریان مانند گندہ دہنی اور فالج وتاریکی چشم وشبکوری اور زرد رنگ اور رعشہ اور خشکی دماغ وغیرہ کی ہونگی سیماب کے دھوین سے مار وکژدم وغیرہ گزندے بھاگتے ہین یا مرجاتے ہین شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ زیبق کی کان سے اکثر زر ونقرہ کو نکالتے ہین کشتۂ سیماب بھی جون کو دفع کرتا ہے اور خارش اور بد زخمون کو نافع ہی دُھوان اسکا بخار وفالج اور رعشہ پیدا کرتا ہی اور آنکھون کو تاریک کرتا ہی اور یہی وجہ ہی کہ کیمیا گر لوگون کی آنکھون سے ڈھلکا جاری رہتا ہی اور بہرے بھی ہو جاتے ہین اور بدبو دہن مین آجاتی ہے سیماب مصعد کشندہ ہوتا ہی اور اسکے دھوین سے گزندہ جانور بھاگتے ہین شیخ کے علاوہ اور لوگون کا کلام ہی کہ سیماب کا کان مین ٹپکانا موجب ضعف عقل ہے اور کیا تعجب ہی کہ سکتہ اور مرگی کا عارضہ ہو جائے اگر احیاناً کسی کے کان مین پارہ گر پڑے تو اُسکے باہر نکالنے کا عمل اس طور پر ہی کہ ایک پانون سے کھڑا ہو کر کودے اور اپنے سر کو اُس کان کی طرف مائل کرے جدھر سیماب گرا ہو - اور مؤلف اختیارات بدیعی نے لکھا ہی کہ سیماب کے خارج کرنے کا طریقہ یہ ہی کہ رانگہ کی سلائی اُس کان مین ڈالین سیماب اُسمین چسپان ہو کر نکل آویگا اور اگر سیماب خام کوئی کھا جائے تو فوراً رانگہ گھسکر پی جائے مضرت پارہ کی نہوگی قے یا دست کے ہمراہ نکل جائیگا - **کبریت** یہ آبی اور ہوائی اور خاکی اجزا سے متولد ہوتی ہے جسوقت بسبب حرارت فعل کے ہر سہ اجزائے مذکورہ

کا اختلاط باہمی سخت ہوتا ہی تو مانند روغن کے ہوجاتے ہین اور پھر سردی کے سبب سے منعقد ہوتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ کبریت کے رنگ بہت قسم کے ہین بعض احمر بعض سفید بعض زرد ہین کبریت احمر کی کان غروب آفتاب کے مقام پر ہی وہان پر انسان کا نشان نہین ہی دریائے اوقیانوس کے کنارے سے چند فرسخ پر اسکی کان ہی اور کبریت احمر اپنی کان مین رات کے وقت آگ کے مانند روشن رہتی ہی اور جسوقت کان سے باہر نکالین یہ خاصیت جاتی رہتی ہے اسکا دھوان سکتہ اور مرگی اور درد شقیقہ کو نافع ہی اور علم اکسیر مین سونا بنانے کے واسطے کار آمد ہی اور کبریت سفید اجسام سفید کو سیاہ کرتی ہی کبھی کبریت کی کان آب روان کی ندیون مین پوشیدہ ہوتی ہی اور اس سبب سے اُن ندیون کا پانی گندہ بو ہوتا ہے۔ پس جو شخص ہوائے معتدل کے موسم مین ایسے چشمہ پر نہائے تو ہر زخم اور ورم اور خارش وغیرہ کو جو سوداوی غلبہ سے ہون آرام ہوجاتا ہی اور نیز بادشکم کے حق مین نفع رسان ہی۔ شیخ رئیس لکھتا ہی کہ کبریت برص کے ادویہ مین سے ہی مگر جب تک کہ آنچ نہ کھائی ہو اگر کبریت کو بطم یعنی حبۃ الخضرا کے گوند مین ملاکر ناخن بدرنگ پر لگائین تو اُن نشانون کو زائل کرتا ہے سرکہ مین ملاکر بہق پر مالش کرنا نافع ہی زہر کژدم کو بھی دفع کرتا ہی اور کھانے اور لگانے سے جملہ زخم اور بہار اور درداد کو نفع ہوتا ہے اور نطرون کے ہمراہ نقرس کے حق مین مفید ہی اور عرق ہائے حیض کو جاری کرتا ہے اور دھونی اسکی زکام اور نزلہ کو مفید ہے اگر اسکا برادہ بدن پر طلین عرق کا نکلنا مسدود کریگا اگر حاملہ عورت کے زیر مقام مخصوص دھوان کرین فوراً اسقاط ہوگا ارسطو کے سوا دیگر اصحاب کی تحریر ہے کہ کبریت زرد کو میش ژن جانورون کی جراحت پر لگانا مفید ہے اسکا دھوان بالون کو سفید کرتا ہے اور اسکی بو سے سانپ بچھو بھاگتے ہین خاص کر روغن یاسمن خیری کی ہمراہ اور اگر درخت ترنج کے نیچے دھوان دین تو جملہ ترنج گر پڑینگے۔ قیر اسکی دو قسم ہین۔ جبلی و مائی۔ جبلی چشمہائے پانی سے پہاڑون مین جوش کھاتا ہی۔ اور مائی پانی کے چشمون سے پانی مین آمیختہ نکلتا ہے اور نرم ہوتا ہی جب اسپر سرد ہوا چلتی ہی اسوقت سخت ہوجاتا ہی جب اسکو پانی سے نکالتے ہین تو اسکے ساتھ ریگ ملاکر اسکو ہنڈیا مین پکاتے ہین اور تب اسکو زمین پر گراتے ہین بعدہ استعمال کرتے ہین شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اگر قیر کو نوش کرین تو جو خون شکم کے اندر خشک ہوگیا ہو اُسکو پگھلاتا ہی ناخن کی سفیدی کے حق مین مفید ہی خنازیر یعنی کنٹھ مالے پر لگانا بہت نافع ہی اور درداد کو مفید ہی اور درد نقرس پر ضماد کرنا نافع ہے

اور عرق النسا اور کھانسی اور خناق کے عارضون مین اسکا شربت پینا نافع ہی۔ نفط۔ اسکی
پیدائیش پانی مین ہوتی ہے بالائے آب آتا ہی دو قسم کا ہوتا ہی۔ سفید اور سیاہ کبھی ایسا بھی
ہو جاتا ہی کہ سیاہ نفط کو کدو کے عرق مین ڈالکر پکاتے ہین تو سفید ہو جاتا ہی پس اسکو اگر
لقوہ و فالج اور درد مفاصل پر لگائے تو مفید ہوگا اور نیز سفیدی چشم اور نزول کے
پانی کو بھی نافع ہی اگر گرم پانی مین نیم مثقال نوش کرین تو پیچش دور ہوگی اور مردہ بچہ تک
زہدان سے نکالتا ہے اور غلاف بچہ اگر زہدان مین رہگیا ہو تو اسکو بھی باہر نکال دیتا ہی اور کرم
اور دانہ آبلہ کے حق مین مفید ہی اور نیز جراحات نیش کو مفید ہی اکثر اندک سحق سے بغیر آتش
کے بھی جل اُٹھتا ہی۔ صاحب اختیارات نے لکھا ہی کہ سُدّہ کو کھولتا ہی اور ہر دو سرین کے درد
مین نافع ہی پرانی کھانسی کو دور کرتا ہی اور نفط سیاہ رنگ درد کے فرو کرنے اور سردی مثانہ کے
حق مین بھی نافع ہے اور اسکا بدل قطران ہے۔ موميائی یہ بھی مانند زفت یا قیر کے ہی مگر یہ نہایت
عزیز الوجود ہی اسکے معادن سرزمین فارس اور موصل مین پائے جاتے ہین استخوان شکستہ
کو نفع کامل پہونچاتی ہے اور فالج و لقوہ کو مفید ہی درد شقیقہ اور درد سر اور مرگی کے حق مین بھی
اکسیر ہے اگر مرزنجوش کے عرق کے ساتھ ناک مین ٹپکاوین یا نیم دانگ کے برابر نوش کرین
گرانی زبان اور خناق اور خفقان کو نفع رسان ہے روغن کے ہمراہ جراحت نیش پر لگانا نافع
ہی۔ صاحب اختیارات بدیعی کا اعتقاد ہی کہ دیسقوریدوس نے کہا ہی کہ موميائی کی منفعت رسانی
نہایت درجہ کی ہے اسکی طبیعت تیسرے درجہ مین گرم ہے اور نہایت لطیف اور محلل ہے
شیخ رئیس کے نزدیک درجہ دوم کے آخر مین گرم اور اول مین خشک اور مقوی روح ہے
بلغمی اورام کو مفید اور نفث الدم کو نافع ہو ایک قیراط کے برابر سکنجبین کے ہمراہ پینا درد
حلق اور خفقان کو نافع ہی اور دو قیراط کے برابر زخم کژدم کے واسطے نافع ہی شکستگی اعضا
کے واسطے اسکا پینا نہایت مفید ہی اگر بقدر نیم دانگ کے جوش دیکر مستسقی کے پیٹ پر
مالش کرین مفید ہوگا اور حبس بول کے واسطے روزمرہ کرفس کے پانی مین نوش کرنا مفید
ہی۔ جذام اور برص اور داء الفیل کی ابتدا مین سات روز تک افتیمون کے ساتھ پکا کر
بمقدار نیم دانگ کے نوش کرنا نہایت مفید ہی سردی کے درد معدہ اور نیز بدہضمی کے واسطے
روزمرہ شراب مین نوش کرنا مفید ہی اور نیز زہر گزندہ دم اور مار اور زہر کھائے ہوئے کو نفع بخشتا
ہی مگر پودینہ کو ہی اور انیسون کے جوش دئیے ہوئے پانی مین ملاکر یہ تاثیر ہوگی اور اگر

رعشہ اعضا مین ہو تو ہر روز جوشاندۂ صعتر فارسی مین نوش کرنا مفید ہی اور بنابر اختناق رحم
اور نیز جملہ عوارض عورات کے لیے جو سردی سے ہون آب سداب ہندی کے ہمراہ پینا
عمدہ ہی اور تپ ربع کے عارضہ مین ہر روز اول بیس درم بادآورد کو پانی مین جوش دیں
پھر اُسی کے جوشاندہ مین مومیائی کو نوش کرین مفید ہوگا اسقدر خواص جو تحریر ہوے
مختصر طور پر ہین مومیائی کی بہت قسمین اور بھی ہین کہ پہاڑون اور دریاؤن سے ملتی ہین اور اسکو
نفر الیہود کہتے ہین اور انسان کی بھی مصنوعی مومیائی ہوتی ہے اُسکے بھی خواص اس مومیائی
سے قریب قریب ہین اب یہان پر کلام صاحب اختیارات بدیعی کا ختم ہوا عنبر اسکی کان مین
اختلاف ہی بعض کے نزدیک یہ باران نرم ہی جو بعض مقامات کے پتھرون پر دریا کے اندر جمتا
ہی جیساکہ ترنجبین بھی باران نرم مثل اسکے ہی جو مخصوص خراسان کے خاردار درختون پر جمتی
ہی بعض کہتے ہین کہ گاو بحری کا سرگین ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ جو چیز کہ دریا مین اُگتی ہی اور دریائی
حیوانات کی خورش مین آتی ہے یہی ہی اور اکثر کا مقولہ ہی کہ مچھلی کے شکم مین پایا جاتا ہے کہ وہ
اسکو کھاکر مرجاتی ہے شیخ رئیس کہتا ہی کہ عنبر چشمہ سے حاصل ہوتا ہی غرضکہ اکثر مقولات اس
بارہ مین لکھے ہین اختیارات بدیعی کا مؤلف لکھتا ہی کہ تحقیقات کی رو سے یہ امر ثابت ہے کہ
یہ ایک قسم کا موم ہی اور اس قسم مین عمدہ اشہب ہوتا ہی جسکو سپند کہتے ہین اور دیگر کبود
رنگ جسکو فستقی اور تیسرے زرد جسکو خشخاشی کہتے ہین اور اسکے دریا مین پیدا ہونے مین
کچھ اختلاف نہین ہے غرض کہ یہ دریا مین پیدا ہوتا ہی اور دریا اسکو کنارے پر پہونچاتا ہی کہتے ہین
کہ دریاے زنگ بعض موسم مین اس عنبر کو اسقدر اپنے کنارے پر پھینکتا ہی کہ ایک ٹیلہ سا
معلوم ہوتا ہی اکثر جو دیکھا گیا تو ہر ٹکڑا عنبر کا مانند کاسۂ سر کے ہوتا ہی جسکا مقدار ہزار مثقال
ہوتا ہی اور اکثر مچھلی کے شکم سے بھی نکالتے ہین کہتے ہین کہ جب مچھلی اسکو کھاتی ہی فوراً مر جاتی
ہی اور پانی پر اُبھر آتی ہے اُسوقت لوگ اُسکا شکم چاک کر کے نکالتے ہین تجار لوگ اسکو بخوبی
شناخت کرتے ہین عنبر جسقدر سفید اور سبک ہو عمدہ ہوگا اسکی طبیعت دوم درجہ مین گرم
اور اول درجہ مین خشک ہی بڈھون کے حق مین اکسیر ہے دماغ اور حواس کو فائدہ پہونچاتا ہی اور
مقوی دل ہے اور روح کے جوہرون کو طاقت دیتا ہی اور اعضاے رئیسہ اور درد سر و معدہ کو
نافع ہی اور مادہ ہاے غلیظ جو امعا وغیرہ مین حادث ہوتے ہین انکا مصلح ہی خلطہاے سرد
کے ذریعہ سے جو درد شقیقہ اور صداع حادث ہو اسکا دھوان دینا مفید ہوگا اور جو رطوبات اور

مادہ ہائے فاسد کے ذریعہ سے دردمفاصل ہو اسپر اسکا ضماد کرنا مفید ہو گا اگر روغن گرم مین مانند روغن مرزنجوش یا بابونہ یا اقحوان کے حل کر کے ناک مین ٹپکا دین تو بلغم غلیظ کی وجہ سے جو بیماری بڈھون کے دماغ مین ہو اُسکو تحلیل کرتا ہی اگر اسکا لخلخہ بنا دین تو فالج اور لقوہ کو مفید ہی اور روغن مین حل کر کے مالش کرنا درد میٹھ کے واسطے مفید ہے کہتے ہین کہ اگر تھوڑا سا شراب مین نوش کرین فوراً انزال ہوگا ایک دانگ کے مقدار سے زیادہ تر اسکا نوش کرنا موجب نقصان ہے اسکا مصلح کافور کا لخلخہ ہے اس صفحہ اور صفحہ ماضی مین کچھ چند باتین اصل کتاب مین نہ تھین - مترجم نے اپنی تحقیقات و تجربہ سے زیادہ کی ہین اب نباتات اور

حیوانات کا بیان ہوتا ہے

نظر دوسری نباتات کے بیان مین - نباتات درمیان حیوانات اور کانون کے متوسط ہی یعنے جمادیت صرف سے خارج ہے جو کہ معدن مین ہی لیکن کمال حیوانی اسکو حاصل نہین ہی یعنے اسکو حس و حرکت نہین ہی مگر حیوان کے ساتھ بعض قوت مین شریک ہی جیسے جاذبہ و ماسکہ و نامیہ و مولدہ اور نباتات جمادات سے عالی ہے کیونکہ نباتات مین نمو ہی اور جمادات مین نہین ہی نباتات شریک حیوان ہی مگر بعض امور مین اور حق تعالے ہر ایک چیز کو بقدر احتیاج کے پیدا فرماتا ہے اور جب احتیاج سے زیادہ ہوتی ہی تو وہی زیادتی اُسکی ذات پر بار گران ہوتی ہی غرضکہ نباتات کو حس و حرکت کی اصلا احتیاج نہین برخلاف حیوانات کے کہ وہ حس و حرکت کا محتاج ہی عجیب قدرت باری ہی کہ جو دانہ کسی چیز کا تر زمین مین گرتا ہی اور آفتاب اسمین تاثیر کرتا ہی پس بسبب اس قوت کے جو خدا تعالے نے اسمین رکھی ہے اور اسکو جاذبہ کہتے ہین اجزا ے لطیف زمینی کو اپنی طرف کھینچتا ہی اسوقت دوسری قوت اسمین تصرف کرتی ہے اسکو ماسکہ کہتے ہین یہ قوت نگہداری کرتی ہے اور اجزاء کو ہمدگر سے علیحدہ نہین ہونے دیتی تب اسمین دوسری قوت ظاہری ہوتی ہی کہ اسکو ہاضمہ کہتے ہین وہ اسکو استعداد اس امر کی دیتی ہی کہ جزو نباتات ہوجاے اسوقت اسمین دوسری قوت جسکو دافعہ کہتے ہین اپنا تصرف کرتی ہے اگر اُن اجزا مین کوئی جزایسی ہوئی جو نبات ہونے کی صلاحیت نہ رکھے اسکو دور کر دیتی ہی یا پھر قوت غاذیہ ان اجزا کو نبات کے مشابہ کرتی ہی - اور قوت نامیہ غذا کو اطراف مین پہونچاتی ہے اور قوت مولدہ مادہ کو صلاحیت ثمر ہونے کی دیتی ہی اور قوت مصورہ ثمر کی شکل و صورت بناتی ہی - واضح ہو کہ نباتات دو قسم مین ایک شجر اور ایک نجم شجر وہ نباتات ہی جسکی ساق ہو اور نجم وہ ہی کہ جسکی ساق نہو پس اشجار مثل

حیوانات بزرگ کے ہین اور بمنزلہ حیوان خرد کے اور جو قوتین حق تعالی نے ان نباتات
مین پیدا فرمائی ہین وہ دو قوت ہین ایک خادمہ دوسری مخدومہ خادمہ کی چار قسم ہین - اول
جاذبہ یہ وہ قوت ہی جو کہ پانی کو پائین درخت مین کھینچتی ہے اور وہان سے اوپر درخت کے
پہونچاتی ہی - دوم قوت ماسکہ جو کہ پانی کی تری کو نگاہ رکھتی ہے تاکہ اس درخت مین مؤثر ہوا ور
یہ قوت حیوان مین بہت ظاہر ہے مثلاً آدمی جب پانی پیتا ہی ہر چند اپنا سر نیچے کی طرف مائل کرے
مگر وہ پانی باہر نہ نکلیگا کیونکہ قوت ماسکہ اُسکو روکے ہوئے ہی اور برخلاف اسکے جس گھڑے
مین پانی بھر کر اوندھا کیجیے چونکہ قوت ماسکہ اُسمین نہین ہی وہ فوراً گر جائیگا - سوم قوت ہاضمہ
ہی اور یہ تری کو صالح کرتی ہے تاکہ وہ تری درخت کی جزو ہو جاوے - چوتھی قوت دافعہ ہی جو تری
کو دفع کرتی ہے یعنی جو تری کہ صالح نہیں ہے یا درخت کے جزو ہونے کے لائق نہین ہی اسکو دفع
کرتی ہی اور یہ قوت حیوانات مین بھی ظاہر ہی جو کہ بول و براز ہوا کرتا ہی اور مخدومہ بھی چار قسم ہی
اول غاذیہ - وہ قوت ہی جو تحلیل شدہ کے قائم مقام ہوتی ہی - دوم قوت نامیہ جو کہ جسم خاص
مین افزایش لاتی ہی غذا کے پہونچانے سے جیسا کہ حیوانات مین زیادہ تر اظہر ہے کہ قوت نامیہ
پہونچاتی ہے غذا سے دست راست کی جانب بعد ازان دست چپ کی جانب تاکہ نشو و نما کامل
حاصل ہووے - سوم مولدہ یعنی مادہ صالح کی پیدا کرنے والی اور اُس سے ثمر لانے کی لیاقت
جسم نباتی کو حاصل ہوتی ہے اور یہ قوت خلاصہ تری کی ہے جیسا کہ حیوانات مین خلاصہ منی ہی
چہارم قوت مصورہ ہی یہ وہ قوت ہی جسکے ذریعہ سے شکل و صورت تیار ہوتی ہی اور یہ قوت
کے عجائبات تصرف ہین مثل نباتی شکل برگ اور گل بوٹہ و شگوفہ اور میوہ جات رنگارنگ کے
اور قوت جاذبہ کے بھی تصرفات عجیب و غریب ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ کل غذا کو مغز مین صرف
کرتی ہے اور جسم کے واسطے کچھ نہین چھوڑتی جیسا کہ جوز اور لوز اور فندق اور پستہ مین اور اُس مغز
کے واسطے جسم کو بمنزلہ ایک صندوق کے بناتی ہے تاکہ اس مغز کو ایک مدت تک محفوظ رکھ سکے
اور کچھ فساد اُسمین نہ آسکے اور بعض موقع پر غذا کو تمام جسم مین صرف کرتی ہے اور مغز کے واسطے
کچھ نہین چھوڑتی جیسے سیب وغیرہ اور بعض ایسے ہین کہ انمین غذا کو جسم و مغز پر تقسیم کرتی ہے
جیسے کشمش وغیرہ اور بعض مین کل غذا جسم مین صرف ہوتی ہی جیسے زیتون - پس یہ جملہ قوتین جو
حق تعالی نے پیدا کین خاص اُس نوع کی بقاے ذات کے واسطے ہین بذریعہ دانہ اور گٹھلی کے
چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی - ان اللہ فالق الحب والنوے یخرج الحی من

المیت ویخرج المیت من الحی ذٰلکم اللّٰہ فانّٰی تؤفکون فسبحانہ ما اعظم شانہ واوضح برہانہ یعنی اللہ نکالنے والا ہی دانہ اور گٹھلی کا پیدا کرتا ہے زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے - اس مقام پر مردہ سے مراد بیضہ ہی اور زندہ سے مراد مرغ ہے کہ ایک دوسرے سے نکلتے ہین غرض کہ نباتات دو قسم کی ہین - تخم اور شجر - انشاء اللہ ہر دو قسم کا بیان عنقریب شروع کیا جاتا ہی -

قسم پہلی اشجار کے بیان مین - شجر اُس درخت کو کہتے ہین جسمین استادگی ہو اور یہ بڑے درخت گویا بڑے حیوانات ہین اور جو زمین پر پھیلے ہوئے ہوتے ہین انکا نام نجوم ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے حیوان کے طور پر ہین بڑے بڑے درختون مین مانند ساج - چنار - سرو وغیرہ کے میوہ نہین ہوتا ہے اور اسکا باعث یہی ہی کہ انکا مادہ صرف درختون مین صرف ہوتا ہے اور درختان بارداراُن درختون سے چھوٹے ہوتے ہین اور انکا مادہ صرف درخت ہین نہین بلکہ انکے پھولنے پھلنے مین بھی خرچ ہوتا ہے نباتات مین بھی حیوانات کے مانند نر و مادہ کی کیفیت پائی جاتی ہے درختون مین جو نر ہین اُنکا دور بہ نسبت مادہ کے بڑا ہوتا ہی نظیر اسکی حیوانات مین مذکر مونث ہوتا ہی کہ مذکر کا بدن مونث سے بڑا ہوتا ہی اسواسطے کہ غذا مذکر مین سب انکے جسم مین صرف ہوتی ہے اور مونث مین کچھ اسکے جسم مین اور کچھ بچہ کے جسم مین اور اس بات کی دلیل جو ہمنے درختون اور حیوانون کو باہمی نسبت دی ہی غذا کی وجہ سے ہی جسطرح کہ حیوانات کے اجسام مین غذا ساری ہوتی ہے اور اُنکو تاب و توانائی اور طلب نسل کی قوت پہونچاتی ہی اسی طرح درختون کو پانی کا پہونچاتا ہی یعنے جب درختون کی جڑ مین پانی چھوڑتے ہین اُسکا خلاصہ ہر ایک رگ و ریشہ اور اندرونی مقامات پر پہونچتا ہی اور ہر برگ و بار مین اپنا اثر نامیہ دکھلاتا ہی حق تعالی کی قدرت دیکھیے کہ جس طور پر حیوانات کو بال و پر پوست وغیرہ عطا فرمایا درختون کو سر سبز پتون کے لباس عطا فرمائے اور جس طریق پر حیوانات اپنے سینگ اور ہاتھ پیر سے اپنی حفاظت کرتے ہین درخت بھی پتون کی فراہمی کے سبب سے گرمی سردی سے محفوظ رہتے ہین اور نفع و نقصان انھین پتون کے عدم و وجود پر رکھا ہے اگر زیادہ ہجوم ہو جائے تو پھل کا پوست سخت ترا ور مغز ہلکا ہو اگر پھلون کے اوپر سے انکا سایہ دور ہو تو آفتاب کی گرمی سے جھلس جائین جیسا کہ اکثر اناروں مین دیکھا جاتا ہے کہ اُنکا ایک کنارہ کبھی کبھی سیاہ نظر آتا ہی اور جب میوہ کا وقت آتا ہی تو پت جھاڑ ہوتی ہی کیونکہ اُسوقت قوت آبی درخت مین اثر نہین کرتی ہے اور ان درختون مین عجب ایک صنعت باری یہ ہے کہ جسکا ذکر خود حق تعالی نے

فرمایا ہے۔ تُسۡقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَ نُفَضِّلُ بَعۡضَهَا عَلٰی بَعۡضٍ فِی الۡاُكُلِ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ
یعنے ہم کیسے صانع ہین کہ ایک ہی پانی سے سب اشجار کی پرورش ہوتی ہے اور پھر لذت مین
ایک دوسرے پر فوق رکھتا ہی یہ عقلمندون کے نزدیک بڑی صنعت کی بات ہی غرض اس مقام
پر ضروری بحث شروع کرتے ہین اور بعض درختون کا بیان بقیہ ترتیب حروف تہجی لکھتے ہین
آس فارسی مین اسکو مورد کہتے ہین مشہور ہے۔ صاحب الفلاحۃ لکھتا ہی کہ جب آس
درخت کو لگانا منظور ہو تو اول اسکے تھالے مین جَو بو دین اسوجہ سے درخت کو استحکام
ہوتا ہی۔ شیخ رئیس کے نزدیک اسکے برگ کو توتیا کے ساتھ کلف اور بہق پر ملنا مفید ہے
اور رتیلا کے زخم پر بھی اسکا ضماد نافع ہی (رتیلا ایک قسم کی زہردار لکڑی ہوتی ہی) اور اسکا پھل

پیسکر پینا بچھو کے
زہر کو دفع کرتا ہے
اسکے پتون کو پیسکر
بالون مین لگانا مقوی
ہی اسکے پھل کو پانی
مین ابال کر غرغرہ
کرنا کرم دندان کا
قاتل ہے

آبنوس یہ درخت ایک پہاڑ کے ٹکڑے کے مانند سیاہ اور بڑا ہوتا ہی اور اسکی چوٹی پر سبزے

صورت ہے

ہوتے ہین لکڑی اسکی نہایت
سخت بلکہ پتھر کے برابر ہوتی ہے
شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکے جلانے
مین خوشبو پیدا ہوتی ہے اگر اسکو
پانی مین گھسکر آنکھ مین لگا دین
سفیدی زائل ہو اور دھند بھی دور
ہو جاوے اور اسکا ضماد آگ کے
جلے ہوئے اور نفخ شکم کو مفید ہے

اترج - یعنے ترنج کا درخت سرزمین گرم پر اُگتا ہی صاحب الفلاحۃ کے نزدیک اگر برگ کدو کی خاکستر اسکی جڑ مین ڈالین تو اسکا پھل بکثرت ہوگا اور پھل کو نہایت استحکام ہونچتا ہی اگر اسکے پودھے کو کدو کے پتون سے چھپا دیوین تو قوی ہو اور پالا سے بھی محفوظ رہے - صاحب فلاحۃ لکھتا ہی کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اترج کا درخت مقوی اور مضبوط و پایدار ہو تو کدو کے نیچے کی مٹی خون مین آلودہ کرکے اسکی جڑ مین چھوڑ دین جسکو یہ منظور ہو کہ اسکا پھل دیر تک درخت پر قائم رہے تو اسپر چونا لگا دے اگر ترنج کا رنگ سُرخ منظور ہو تو اُسکے درخت کو شہتوت یا انار کے درخت سے پیوند دیوین اگر ترنج کو جَو مین دفن کرکے رکھین تو مدت تک سالم رہے اسکے پتون کو چبانا خوشبوے دہن پیدا کرتا ہی اور نیز لہسن پیاز کی بدبو کا دافع ہے بلیناس نے اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ اسکے پتون کو روغن بادام مین جوش دیکر جسکو کھلاوین وہ فریفتہ ہو جاے ابن الفقیہ نے لکھا ہی کہ بعض ملوک فارس نے حکما کو قید کیا اور حکم دیا کہ انکو روٹی دیجاوے اور ایک قسم کی ترکاری جو پسند کرین دیجاوے حکماء مذکورین نے ترنج کو اختیار کیا سبب اسکا اُنسے دریافت کیا گیا انھون نے جواب دیا کہ اسکا سونگھنا مفید ہی اسکی سفیدی اور ترشی نانخورش مین صرف ہوتی ہے اور دانہ سے روغن نکلتا ہی اسکا پوست گندہ دہنی دور کرتا ہی اور فالج کے حق مین بھی نافع ہی اسکے پوست کو پیسکر پینا زہر مار کو نافع اور اسکی خاکستر کا مرہم بنا کے لگانا چھائین اور داد کو مفید ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکا پوست جن کپڑون کی تہ مین رکھین اسمین کیڑا نہ لگیگا اور اسکے پوست کی بو ہوا

فاسد اور وبائی ہیضہ اور عورات کی ناپاکی کو دور کرتی ہی کہتے ہین ترنج ترش کا عرق اگر روشنائی مین حل کرین تو اسکا لکھا ہوا خط بہت جلد اُڑ جاتا ہی اسکا تخم گھسکر کژدم کے زہر پر لگانا مفید لکھا ہی اگر کپڑے کی پوٹلی مین رکھکر جس عورت کے بائین بازو پر باندھدیا وہ کبھی حاملہ نہوگی جب تک کہ تعویذ بندھا رہے -

صورت یہ ہے -

اجاص - یعنے آلو بخارا - صاحب الفلاحہ کا قول ہے کہ اگر آلو کے درخت کو آب کے پانی سے سینچیں تو اسکا پھل نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہی اگر اسکے درخت مین گاؤ کا پتہ چھوڑین تو اسکے پھلن مین کیڑے نہونگے اسکا میوہ تشنگی اور حدت صفرا کو نافع ہی اگر یہ منظور ہو کہ دیر تک آلو کو رکھین تو چاہیے کہ کسی برتن مین رکھکر اوپر سے اسی کا پانی بھر دین اور پھر گل حکمت کر دین تو ہمیشہ آلو تازہ رہینگے انکے پتون کو شراب مین اُبال کر غرغرہ کرنا بن دندان کا درد دور کرتا ہی - صورت یہ ہی

آزاد درخت - سرزمین طبرستان مین ہوتا ہی جسکو طاعک بھی کہتے ہین اسکا میوہ کنار کے مانند ہوتا ہی اسکے پتے کھانا چارپایون کے حق مین سم قاتل ہی اسکا شیرہ بالون مین مالش کرنا درازی پیدا کرتا ہی اور جون مر جاتی ہے شہد مین ملا کر نوش کرنا زہر کو مفید اور قولنج کو نافع ہی شیخ رئیس نے لکھا ہے کہ اسکا میوہ جو کھائے اُسکو بے چینی بکثرت پیدا ہو کیا عجب ہے کہ وہ شخص مر جاے صورت درخت آزاد کی یہ ہے -

ام غیلان۔ خار دار جنگلی درخت ہی اسکو درخت صمغ بھی کہتے ہین شیخ رئیس کے نزدیک
اسکی جڑ سے تکمید کرنا یا دھونی لینا بدن کو خوشبودار کرتا ہی اور نورے کی بو کو دفع کرتا ہے
صورت یہ ہے۔

بان۔ مشہور ہے اسکے میوہ کا دانہ نخود سے بڑا سفیدی مائل ہوتا ہی اسکے مغز کو حرب کہتے
ہین شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکا مغز کلف اور بہق وغیرہ کے علامات کو دور کرتا ہی اور
جوش دیکر غرغرہ کرنا بن دندان کا درد دفع کرتا ہی اکثرون کا قول ہے کہ بہرا پن بھی دور ہوتا ہے
صورت یہ ہے۔

بطم۔ اس مشہور پہاڑی درخت کا پھل اور تخم بہرے پن اور داد کو مفید ہی بعض کے نزدیک

مبہی کیلی ہی شیخ کا قول ہے کہ اسکا روغن فالج اور لقوہ کو مفید اور گرسنگی کم کرتا ہی اسکا گوند
اور خمر شراب مین ملاکر تیلا کے جراحت کو مفید ہی - (ریتیلا ایک قسم کی زہردار مکڑی ہوتی ہی)

صورت درخت بطم کی یہ ہی -

بلسان - مصر کے خاص ایک موضع عین الشمس مین پایا جاتا ہے اسکی بو اور پتے سداب یعنے تتلی کے مانند ہوتے ہین الا کسی قدر سفیدی مائل - شیخ رئیس کے نزدیک اسکا دانہ اور لکڑی درد سر اور درد ٹیلیہڑ اور عرق النسا اور مرگی کے لیے مفید ہے اور اکثر کہتے ہین کہ اسکی دھونی بانجھ عورت کو مفید ہے اور زہردار جانورون مخصوص سانپ کے زخم کو نافع ہے جس وقت شعری ستارہ جو پس پشت جوزا کے ہوتا ہی اور جسکو عبور بھی کہتے ہین طلوع ہوتا ہی اسکے درخت کو جا بجا سے گود کر اسکا عرق روئی کے پہلون مین رکھتے ہین ہر سال چند رطل یہ عرق حاصل ہو سکتا ہے مگر اسکا پکانا اور روغن مصفی بنانا خاص ایک نصرانی کا کام ہی سوا اسکے کوئی اور نہین جانتا ہی اور اسی کے خاندان مین صدہا سال سے یہ کام چلا آتا ہے بہ نسبت تخم کے روغن اور بہ نسبت لکڑی کے دانہ زیادہ تر مقوی اور مفید ہی اسکا روغن تمام دنیا کے تیلون سے بہتر ہے اور بہترین اسکی لکڑیون مین وہ لکڑی ہی جو گندم گون اور ہموار ہو - شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ یہ روغن پردۂ چشم کو روشن کرتا ہی اور بچہ کو شکم سے نکالتا اور مشیمہ کو بھی نکالتا ہے مشیمہ وہ جھلی ہے جسمین بچہ ہوتا ہی اور پیشاب کو جاری کرتا ہے اور شکستہ استخوان کو درست کر دیتا ہی اور مالش اسکی لنگڑون کو صحیح کر دیتی ہی اور زخم فاسد اور فالج کو نافع ہی اور جب اس تیل کو پکاتے ہین تو مانند موم روغن کے

غلیظ ہوجاتا ہے - صورت درخت بلسان کی یہ ہے

بلوط - کہتے ہین کہ اس پہاڑی درخت کا پھل ایک سال بلوط اور دوسرے سال مازو ہوا کرتا ہے
اگر یہ سچ ہے تو وہی بات ہوئی جیسے کہ چارپایون مین خرگوش اور کفتار اور پرندون مین ترغن
جو ایک سال نر اور ایک سال مادہ رہتے ہین لکھا ہے کہ اسکے پتون کو اگر سانپ پر نچوڑین
تو سانپ حرکت نہ کرسکے شیخ رئیس کے نزدیک اسکے پتون کو پیسکر زخم پر لگانا مندمل کرتا ہی
اسکا پھل حشرات کے زہر اور ریوش تون کو مسدود کرتا ہی اکثر لوگ کہتے ہین کہ اسکی خاکستر اگر
جنگلی چوہون کی جماعت مین ڈال دین تو وہ حیوانات باہم جنگ و جدل کرنے لگینگے -

صورت درخت بلوط کی یہ ہے

تنتاج

تفاح - یعنے سیب - صاحب الفلاحۃ لکھتا ہی کہ اس درخت کے پہلو مین جنگلی پیاز کا بوتا مفید
ہی پھر کیڑون کا آسیب اسکے پھل اور درخت کو نہ پہونچیگا اسکے تھانون مین اگر انسان یا سور
کا سرگین چھوڑین تو ثمر لغایت مضبوط و مستحکم اور سُرخ رنگ ہوگا اور سُرخ کرنے کے واسطے
اسکے گرداگرد سُرخ پھولون کا لگانا بھی کافی ہے اور اگر شراب کی تلچھٹ اور بکری کی مینگنیان
اسکی جڑ مین بھردین تو اسکا پھل کبھی نہ گریگا - شیخ رئیس کا مذہب ہی کہ اسکا شیرہ پینا درد
اعصاب کو مفید ہی اور درد نقرس والے کے پانون پر ملنا اور جمیع سمیات کو مفید ہے
خصوص اسکے کچے پھلون کا شیرہ زہر کو اکسیر ہے سیب کو مدت تک اگر انجیر کے پتون مین
رکھ چھوڑین متعفن نہوگا اسکی بو سونگھنا مقوی دماغ ہے اور نیز آنکھ کو طراوت اور زبان کو
حلاوت بخشتی ہی - صورت یہ ہی -

تنوب - یہ بڑا درخت کوہستان روم کی جڑون مین ہوتا ہی اسی سے قطران حاصل ہوتا ہے
شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اسکو تازہ تازہ زخم پر لگانا بہتر ہے زخم کو بگڑنے نہین دیتا اسکی لکڑی سرکہ
مین گھسکر درد دندان کو مفید ہے اسکا تخم نفث سینہ کو فائدہ دیتا ہی نفث بلغم کے طور پر
ایک چیز ہے جو سینے سے باہر ہوتی ہے اسکا گوند کھانسی کو مفید ہے اسی درخت سے زفت
نکلتا ہی جو ناخن کی سفیدی دور کرنے مین موثر ہی اور نیز پیرون کے شگاف یعنی بوائی پر اسکا ملنا
مفید ہی اور داء الثعلب پر مرہم بناکر لگانے سے بال نکلتے ہین اور اسکا دھوان پلکون کو مضبوط

اور لبصارت کو قوی کرتاہے صورت توون کی یہ ہے

توت اسے خرتوت بھی کہتے ہین اور اسے لوگ عزیز رکھتے ہین اس سبب سے کہ ابریشم کے کیڑے اسی درخت سے پرورش پاتے ہین شیرین توت کو عرب والے فرصاد کہتے ہین اور ترش کو تباتی۔ صاحب الفلاحۃ کا اظہار ہے کہ اسکے پہلو مین پیاز دشتی بونا مقوی توت ہی اور شیرتوت کا شیرہ زیادہ ہوتا ہے گھٹے توت کا پتا شگاف انگشتان اور درد گلو اور خناق کو

مفید ہے اور اسکا خیرہ رتیلا کی گزیدگی کو نافع ہی شیخ رئیس کہتے ہین کہ ترش توت کا غرغرہ کرنا دافع درد دندان ہے اور کالا توت بچھو کے زخم پر رکھنا مسکن درد ہے اسکا پوست شہد مین ملاکر ابٹنا کرنا میل صاف کرتاہے اور نیز دانہاے آبلہ کو دور کرتا ہی اگر سیاہ توت سے ہاتھ کالے ہوجائین تو سفید توت سے ملکر دھونے مین اصلی حالت آجائیگی۔ صورت درخت توت کی یہ ہی۔

بیدانجیر

تین - یعنے انجیر صاحب الفلاحۃ لکھتا ہی کہ قبل اسکے کہ اسکا درخت لگاوین لازم ہی کہ اول اسکے پودے کو نمک مین رکھین اور پھر گوبر تھالہ مین ڈالکر درخت جمادین تو اسکا پھل نہایت بامزہ ہوگا اسکے درخت کے نیچے انڈہ کو دفن کرنا بہتر ہے پھل بکثرت پیدا ہوتے ہین اور اسکی جڑ مین اگر خرچنگ کو نمک آسمان گونی کے ہمراہ دفن کرین تو اسکا پھل کبھی نہ گریگا اور شیرین ہوگا رتیلا کے کاٹے ہوے پر اسکی لکڑی کا ضماد کرنا مفید ہے اور عارضہ فتق مین دھونی لینا بہت عمدہ ہی اسکی کونپل کی دھونی حشرات الارض کے زہر مین مفید ہے اور نیز درد دندان مین ضماد بہتر ہے اور تازہ پتے اور خام انجیر ملاکر زخم سگ دیوانہ پر لگانا نافع ہی اگر روئی مین رکھکر پسو کے کاٹے ہوے زخم پر رکھین مفید ہوگا اسکا شیرہ پوست بدن کی گندگی دور کرتا ہی اور نیز دشتم کے تازے نشانون کو دور کرتا ہی تازے پتے انجیر کے دودھ مین نچوڑنے سے دودھ جم جاتا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ یہ وہ میوہ ہی کہ جسکے حق مین حق تعالی نے کلام شریف مین قسم یاد فرمائی ہے بدین وجہ انجیر کا میوہ بہشتی میوون کے مانند ہی ایک مرتبہ کوئی شخص حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو انجیر لایا آپ نے فرمایا کہ اسکا نام اگر انجیر کے عوض بہشتی میوہ رکھا جاتا تو نہایت مناسب تھا بواسیر اور نقرس کے واسطے نہایت مفید ہی شیخ نے لکھا ہی کہ انجیر خام کا ضماد مسون اور بہق وغیرہ پر لگانا مفید ہی اور عادت کرکے روزمرہ انجیر کھانا رنگ بدن کو بدرنگ کرتا ہی اور ایسی عارضی فربہی لاتا ہے جو جلد دفع ہو جاے اور نیز جو جوئین پیدا ہو جاتی ہین خشک یا تر جو انجیر کھائے مرگی دور ہو جاے اسکا دودھ لگانا بھوڑے کو پکا دیتا ہی اور فاسد گوشت کو دفع کرتا ہے

اور اگر اسکا دودھ شیر گاو مین ملاوین وہ سب دودھ مثل دہی کے جم جاتا ہی اور اگر دودھ شہد مین ملاکر آنکھ مین لگائین تو مزیل تاریکی چشم ہی اور اسکا شیرہ نوش کرنا گرسنگی دفع کرتا ہی اور عارضۂ حبس بول پیدا کرتا ہی تلیش کرم کو بھی نافع ہی محمد بن زکریا کا کلام ہی کہ انجیر کے دھوین سے پشہ بھاگتے ہین - تصویر درخت تین کی یہ ہی

جمیز - یہ بھی انجیر کے مانند ہوتا ہی اور پتا اسکا مانند توت کے سال مین تین مرتبہ پھلتا ہی اسکا پھل برخلاف دیگر ثمردار درختون کے شاخون پہ نہین ہوتا ہی بلکہ جڑ مین پھلتا ہے چندبار اسکا عرق لیکر اگر وشم اور خنازیر پر لگا دین مفید ہی اور نیز نوش کرنا دافع سمیات جانورن نیش زن ہے - صورت درخت جمیز یہ ہی

جوز - یہ درخت سرد ملکون مین ہوتا ہی صاحب الفلاحۃ نے لکھا ہی کہ جسے یہ منظور ہو کہ اسکے ثمر کا پوست ہاتھ سے بے تکلف دور ہو جاے تو اول جوز کو پانچ روز تک لڑکے کے پیشاب مین ترکرے بعد اسکے اسکو بو دے اور اُسپر راکھ چھڑک دے جب اُس تخم سے درخت اُگیگا اور جوز اُسمین بارور ہوگا تو اسکا پوست ہاتھ سے جلد جدا ہو جایا کریگا اور اگر جوز کا پوست دور کرکے اُسکی مغز کو بو دے تو اُسکے درخت کے ثمر کا پوست مثل کاغذ کے باریک ہوگا اسکے بوتے وقت اگر کسی قدر گلاب اسکی جڑ مین چھوڑین تو بکثرت ثمر لائیگا اسکا پیوند کسی درخت سے نہین ہوتا ہی مگر درخت پستہ کے ساتھ پیوند ہوتا ہی اور اُس پیوند سے عجب خاصیت کا پھل نکلتا ہی کہ اگر اسکا پوست دور کرکے ایسی دیگ مین جوش دین جو زنگ خوردہ ہو تو اُسکی صفائی ہو جاے اگر اُس جوز کو سال بھر تک رکھین تو متعفن ہوگا اور جسکو باولے کتے نے کاٹا ہو اُسکو کھلانا مفید ہی مار پیٹ کی چوٹ مین جوز تر کو ضماد کرنا مسکن درد ہی اسکی جڑ کے استعمال سے دردسر پیدا ہوتا ہی جو شخص اسکو مداومت سے کھاتا ہے اُسکو دست کیڑون کے ساتھ آتے ہین اور اسکو جلا کر خضاب کرنا سفید بال کو سیاہ کر دیتا ہی اور اسکی خاکستر اگر زخم پر چھڑکین

خشکی آجاسے اور تازہ آبلہ کو بھی مفید ہی صورت یہ ہی

خسرودار- شیخ رئیس کے نزدیک مبہی اور فالج کو اکسیر ہے اور گندہ دہنی کو دور کرتا ہے
صورت درخت کی یہ ہی

خروع- یعنے بیدانجیر اسکا دانہ خشک ہوکے شگوفہ ہی مین چٹک جاتا ہی اسکا دانا فالج اور
قولنج اور لقوے کو مفید ہی اسکے روغن مین مرغ کی گردن ڈبونا مرغ کو خاموش کردیتا ہی اور

وردار - عرب اسکو شجرۃ البق کہتے درخت پشہ اور ہندی مین گولر کہتے ہین یہ بڑا درخت ہے اسکا میوہ انار کے مانند ہی جسمین ایک ایسی قسم کی تری بندھی ہوئی ہوتی ہے کہ جب اسکو توڑتے ہین تو اسمین مچھر و بھنگا اڑتے ہوے نظر آتے ہین مصنف کتاب عجائب المخلوقات نے لکھا ہی کہ مین نے خود اس درخت کا میوہ اپنے ہاتھ سے توڑا اسکے اندر دانے ریحان کے مانند سفید سے تھے اور یہ سفیدی وہی پشہ تھے جنکا شمار نہو سکا - بعض انمین سے زندہ متحرک اور بعض ایسے تھے کہ ہنوز انکے پر وبال نہ جمے تھے اس درخت کی کونپل کو اکثر بطور ساگ کے پکاتے ہین اسکے پتے کو سرکہ مین ملاکر برص پر لگانا مفید ہی اور نیز زخم فاسد اور شکستہ استخوان پر لگانا بہت نافع ہے -

صورت درخت دردار کی یہ ہی

دولب - یعنی چنار - یہ درخت ہر ایک نباتات سے طویل اور کلان ہوتا ہی اور کہنگی کو پہونچکر درمیان سے خالی ہوجاتا ہی اسکے پتون کی شکل انسان کے پنجہ کے مانند ہوتی ہے - شیخ رئیس لکھتا ہے کہ اسکے پتون کو جوش دیکر بطور مرہم آنکھ پر لگانا نزلہ کو مفید ہی اور سرکہ مین ملاکر غرغرہ کرنا درد دندان کو نافع اور نیز عضو سوختہ پر لگانا مفید ہے اسکے پھل کو جوز السرو کہتے ہین اگر اسکو چربی مین ملاکر مرہم بنائین اور زخم گزیدہ حشرات الارض پر لگائین

تو بہت نافع ہے - صورت درخت جنار کی یہ ہی -

دہمست - یہ بہت بڑا درخت ہی اسکو شجرة الغار کہتے ہین - اسکا میوہ سُرخ رنگ اور بپتا آس کے مانند ہوتا ہی یہ درخت کوہستان مین ہوتا ہی تخم اسکا مانند فندق کے ہے اور اوپر سیاہ پوست ہوتا ہے - صاحب الفلاحہ کا عقیدہ ہی کہ اگر اس درخت کی کسی شاخ کو کسی سرزمین پر گرادین تو جو آفت اُس زمین پر آوے وہ سب اس شاخ کو پہونچے اور رعیت وہان کی صحیح وسالم رہے اسکا پتا فالج اور لقوہ اور قولنج کو مفید ہے اگر اسکے پتے کو جَو مین کچھ دنون رکھین بعد ازان اُس جَو کو شراب مین پیسکر بہق پر لگائین تو مفید ہے اسکے تخم کا اٹھنا لگانا بکھیون سے محفوظ کرتا ہی شراب مین اسکو نوش کرنا نیش کژدم کا زہر دفع کرتا ہی اسکے تازہ دانون کا مرہم زہردار جانورون کی جراحت دفع کرنے مین موثر ہے اور نیز اسکا روغن درد سر اور کان کی سنسناہٹ مین موثر ہی صورت درخت دہمست کی یہ ہی

رمان - یعنے انار بجز گرم سیر زمین کے اور جگہ نہین ہوتا صاحب الفلاحہ لکھتا ہے کہ اس
درخت کے پاس بوتے وقت اسکا درخت ضرور چاہیے اسکے سبب سے انار عمدہ ہوتا ہی
اگر درخت لگاتے وقت تھوڑا سا شہد بھی تھالے مین چھوڑین تو میوہ نہایت شیرین ہو
اور سرکہ چھوڑنے سے کھٹا اگر یہ منظور ہو کہ بلا ارادہ اسکا میوہ ڈال سے علیحدہ ہو تو انار
کی کسی ڈال پر (مترقشہ صحری) نامی پتھر لٹکانا چاہیے یا کہ سیسہ کی کیل اُسکی
جڑ مین ٹھونک دین اگر یہ چاہین کہ اسکے دانے مین گٹھلی نہو تو اسکی چھوٹی چھوٹی ڈالیون
کو شگاف کرکے مغز صاف کر دین اور پھر اُن شاخون کو آپس مین ملاکے گھاس سے
باندھ دین اور پھر بو دین تو اُسکے انار مین گٹھلی نہو گی اگر منظور ہو کہ سرخ انار ہو تو حمام کی
راکھ پانی مین گھول کر جڑ مین چھوڑنا چاہیے کھٹے انار کو شیرین کرنا اس تدبیر سے
ممکن ہے کہ اُسکی جڑ کے اِدھر اُدھر کی مٹی علیحدہ کرکے سور کا گوہ اور انسان کے
پیشاب سے بھر دین بعدہ خاک برابر کر دین انشاء اللہ ترشی دور ہو گی انار کے کنگرے
کے شمار مین ایک یہ عجائب بات ہی کہ اگر اُسکے کنگرے طاق ہون تو انار کے دانے
بھی طاق ہونگے اور جفت ہونے پر جفت۔ شیخ رئیس نے لکھا ہے کہ اسکے پھل
اور ڈالیان گزندہ جانورون کے بھگانے مین سریع التاثیر ہین انار کے پھول سرخ
یا سفید جو ہون جنبش دندان کو مستحکم کرتے ہین اور نیز لفث خون کو مسدود۔ ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ انار قطرات آب بہشت سے پیدا ہوا ہے اور جناب
حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ انار کا ہر ایک دانہ دل کو روشن کرتا ہے
اور شیطان کے وسوسون سے امین کرتا ہے جس دن کھائے اُس روز سے چالیس
دن تک یہ اثر قائم رہتا ہے - صاحب الفلاحہ انار کے تر و تازہ رکھنے کی تدبیر مین یہ
لکھتے ہین کہ انار کو ہاتھ سے توڑ کر دونون کنارون کو گرم گرم زیت مین ڈبو دین
بعد ازان سرد مکان مین لٹکا دین - انشاء اللہ مدت تک صحیح و سالم رہیگا اور
نیز اگر درخت پر لگا رہنا منظور ہو تو گھاس سے مضبوط باندھ کر اسکے اوپر چونا لگا دین
اُسکے پوست کو غلہ کے انبار مین رکھنا کیڑون سے حفاظت کرتا ہے - صورت اُسکی

صفحہ آیندہ مین منقش ہوتی ہی

صورت درخت انار کی یہ ہے۔

زیتون۔ اس مفید درخت کے بارہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہو کہ اس درخت کی مع اسکے پھل کے حق تعالی نے قرآن مجید مین قسم یاد فرمائی ہو کہ عموماً نافع ہی اور حذیفہ بن یمان رضہ نے جناب رسالت مآبؐ سے روایت کی ہو کہ حضرت فرماتے تھے کہ جب حضرت آدم بیمار ہوے اور خداے تعالی سے شکایت کی تب حضرت جبرئیلؑ اسی درخت کو لیکر نازل ہوے اور حضرت آدمؑ سے کہا کہ اسکو لگائیے اور اسکا میوہ جب ہو اسکو افشردہ کر کے اسکا عرق نوش کیجیے اور یہ مادہ الشفاء ہی ہر مرض کی دوا ہی مگر موت سے ناچاری ہی اسکے عجائبات خاصیت مین سے یہ ہو کہ مدت تک پانی کا محتاج نہو اسکی لکڑی مین دھوان مطلق نہین ہوتا اسکا روغن بھی نہایت مفید ہی یہ درخت اپنی گٹھلی سے نہین اُگتا ہے اور اگر اُگتا ہی تو نفع نہین کرتا ہی صاحب الفلاحہ کی تحریر ہے کہ اس درخت کے نیچے اگر کنکر پتھر جمع ہون اور جب غبار اُسپر پہونچتا ہے تو اسکا پھل اور زیادہ عمدہ ہوتا ہی اور میوہ بھی متلذذ ہوتا ہی اگر یہ منظور ہو کہ اسکا پھل ہوا سے نہ گرے تو باقلہ کو اسکی جڑ مین بو دین بلیناس نے لکھا ہی کہ جسکو بچھو کاٹے اسکی جڑون کو تعویذ بنا دے درد زائل ہو شیخ اُسکی پتی کی خاصیت مین لکھتا ہی کہ اسکے سبز پتون کو پانی مین جوش دیکے اگر گھر مین چھڑک دین تو مکھیان اُس گھر سے بھاگ جائینگی اور اسکا ملنا بدن کی خشکی کو دفع کرتا ہے

اور اسکے پتے کی خاکستر توتیا کی خاصیت رکھتی ہے اور سرکہ مین پکا کر غرغرہ کرنا درد دندان کو مفید ہی اگر شہد مین پکا کر لگا دین تو کرم خوردہ دانتون کو مفید ہی اسکا گوند بواسیر اور ہر جراحت کو نفع بخش ہی اسکے عرق مین روٹی پکا کر چوہون کو دینا سنکھیا کی خاصیت رکھتا ہی شیخ رئیس کا کلام ہے کہ اسکا گوند رتوندھی اور آنکھ کی سفیدی اور داد اور خارش اور دندان کرم خوردہ کو نافع ہی اور اگر کوئی اسکو پی لے تو زہر کشندہ ہے زیتون کا میوہ عمدہ ہوتا ہے حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہی کہ بہترین نانخورش سرکہ اور زیت ہی اسکے روغن سے روٹی کھانا اچھا ہی مصفی زہرہ ہے اور بلغم کو دور کرتا ہی اور مقوی عروق اور دافع سستی ہی اور بدن کے پٹھون کو مستحکم کرتا ہی اسکا کھانے والا خوش خلق پاکیزہ نفس وبے رنج رہتا ہی شیخ رئیس کے نزدیک جنگلی زیتون کا غرغرہ کرنا درد سر اور درد دندان خون چکان کو نافع ہے اسکو پیسکر کے سرمہ لگانا تاریکی چشم کو دور کرتا ہی اور دیگر اصحاب کا قول ہے کہ اسکا ضماد نقرس کو نافع ہی اور آنکھون مین لگانے سے روشنی آتی ہے اور یہ دشتی زیتون خارشت اور قوبا اور دردسر اور درد دندان اور پھیپھڑے کی بیماری کو بحکم خدا تعالے نافع ہے۔ صورت درخت زیتون یہ ہی۔

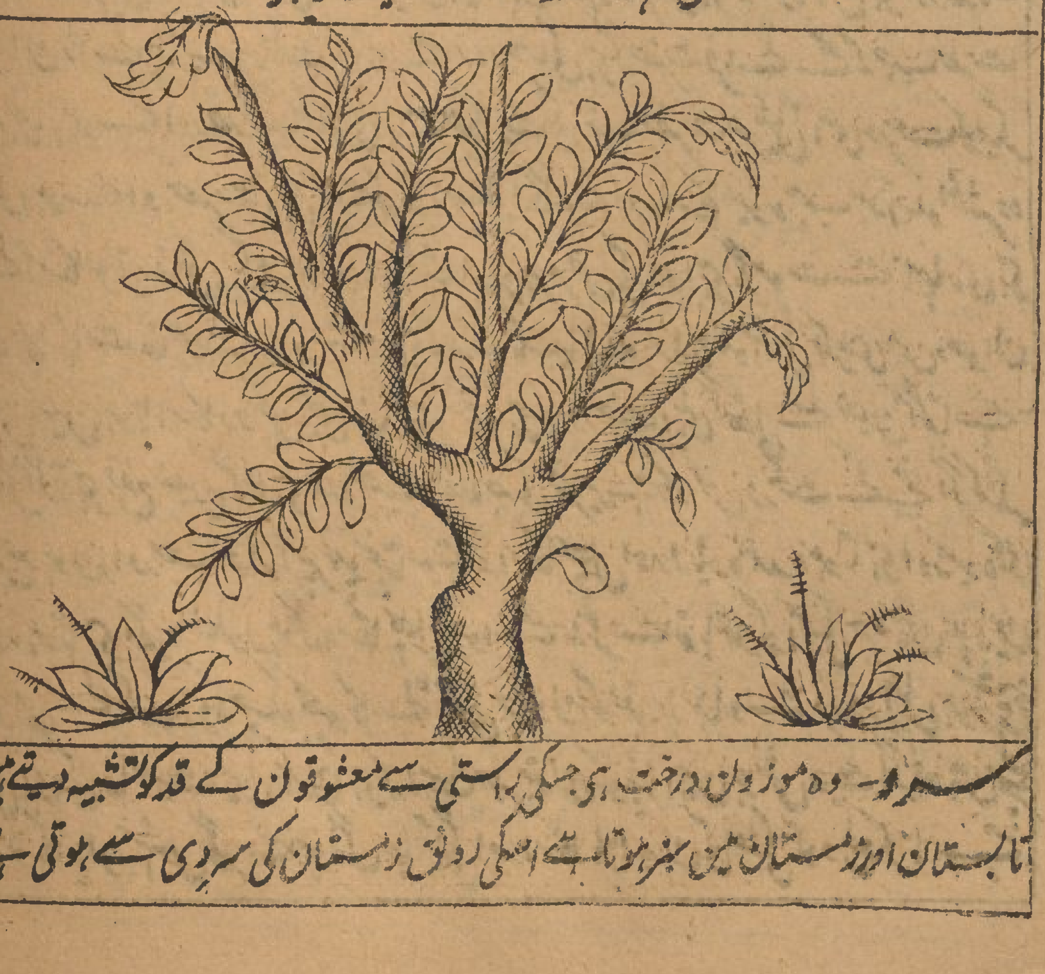

سرو۔ وہ موزون درخت ہی جسکی راستی سے معشوقون کے قد کو تشبیہ دیتے ہین تابستان اور زمستان مین سبز ہوتا ہے اسکی رونق زمستان کی سردی سے ہوتی ہے

اُسکی دھونی سے پشہ بھاگتا ہے اگر اسکے برادہ کو میدہ مین چھوڑ دیوین تو مدت تک میدہ خراب نہوگا اگر اسکی پتی کو شراب مین چھوڑین تو جسکا پیشاب بند ہوگیا ہو اُسکے واسطے نافع ہی۔ اسکے پتون کو گلاب کی ڈالی کے ساتھ سرکہ مین جوش دیکر غرغرہ کرنا منھ صاف کرتا ہے اسکے ہرے پتے کو کوٹ کر زخم پر لگانا مفید ہے اسکی خاکستر عضو سوختہ پر چھڑکنا مفید ہے۔ شیخ رئیس کا قول ہے کہ اسکا غرغرہ کرنا درد دندان کو نافع ہے۔ صورت درخت سرو کی یہ ہے۔

سفرجل۔ درخت بہی مشہور ہے۔ یحییٰ بن ابی طلحہ رض کا قول ہے کہ اُسکے والد نے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین بہی دیکھی اور اسکی طرف حضرت نے بہی کو دکھاکر فرمایا کہ لو اسکو یہ دل کو پاک کرتی ہے اور یہ بھی روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی توڑکر جعفر بن ابی طالب رض کو دیکر فرمایا کہ اسکی خورش سے انسان کا رنگ صاف اور صاحب اولاد ہوتا ہے۔ شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ دافع تشنگی اور مقوی معدہ ہے اگر شراب کے ہمراہ گزک کرین خمار نہو اور دیگر لوگون کا مقولہ ہے کہ اگر عورت بہی اور انار کھانے کی مداومت کرے اُسکی اولاد فہیم اور دلیر نیک خو نیک ذات ہوگی اور یہ بھی مداومت مین اثر ہے کہ دودھ چھاتی مین بندھ جاتا ہی جس جگہ انگور ہون اگر وہان اسکو رکھین تو خراب ہو جاوے۔ صاحب الفلاحۃ اسکے دیر تک درست رہنے کی تدبیر یون لکھتے ہین کہ اسکو ایسے گھر مین رکھین جہان سوائے اسکے دوسری قسم کا میوہ نہو

صورت درخت بہی کی یہ ہی

سماق یہ کوہی درخت خودرو ہوتا ہی شیخ رئیس کا قول ہے کہ اسکا میوہ مقوی معدہ اور مزیل صفرا ہی اور زخم اور ورم دور کرتا ہے اسکے میوہ کا اگر حقنہ کریں تو بواسیر کے واسطے سودمند ہے اور گوند درد دندان کو مفید ہے - صورت درخت سماق کی یہ ہی -

سمرہ - یہ جنگلی درخت ہی جسکا ذکر اکثر عرب کے اشعار مین پایا جاتا ہی اسکے درخت سے خون سا ٹپکتا ہی عرب لوگ کہتے ہین حاضت السمرۃ یعنے درخت سمرہ کو حیض ہوا ہی (باقی)

کوئی خاصیت معلوم نہین - صورت درخت ثمرہ یہ ہی

سندروس - یہ مشہور درخت روم مین ہے اسکا گوند کہربا کے طور پر ہوتا ہی اور کاہ ربائی مین بھی موثر ہے الا اُسکے ہشکل نہین ہی اسکی لکڑی مین روغن ہوتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ خون کو بند کرے کشتی گیر لوگ اس روغن کا استعمال کرتے ہین تاکہ بدن کی سبکی ہو شیخ رئیس کا قول ہے کہ بواسیر کو خشک کرتا ہی جب اسکی دھونی لیوین اور درد دندان اور خفقان کو اچھا کرتا ہے اور مبہی بھی ہے - صورت درخت سندروس یہ ہی.

شباب - اس درخت کا پتا چھوٹی چھوٹی مچھلیون کے مانند انگلی کے برابر ہوتا ہی اسکا میوہ مانند بندق کے سیاہ رنگ اور اسمین تین تین دانے ہوتے ہین اسکو ناہودانہ اور حب السلاطین یعنے جمال گوٹہ کہتے ہین شیخ رئیس کا کلام ہے کہ نقرس اور درد مفاصل اور عرق النسا اور استسقا مین اسکا مسہل دینا بہت مفید ہی اسکے پتون کو مرغ کے گوشت مین پکاکر کہانا قولنج کو منفعت پہونچاتا ہے - صورت درخت شباب یہ ہی

شاہ بلوط - یہ درخت سرزمین شام مین ہے اسکا میوہ شیرین صورت مین آدھے جوز کے برابر ہوتا ہی اور مزہ اسکا فندق کے برابر ہوتا ہی - شیخ رئیس کے نزدیک اسکا میوہ دافع زہر ہے اور جسکے بدن سے خون جاری ہو اُسے مفید ہی - صورت درخت شاہ بلوط یہ ہی

صندل - یہ مشہور درخت ہندوستان مین سفید اور سرخ دو رنگ کا ہوتا ہی شیخ رئیس کے نزدیک سفید صندل بہت کچھ نافع ہے - خصوص گلاب مین بھیگکر درد سر مین لگانا اور نیز خفقان کو جو تپ کے سبب سے عارض ہو اگر سرخ کو بھی درد سر مین لگاوین مفید ہو

صورت درخت صندل یہ ہی -

صنوبر - یہ درخت اول اول سرزمین روم مین تھا اسکی لکڑی سے روغن نکلتا ہے اور مثل شمع کے جلتی ہے اور اسی سے قطران حاصل ہوتا ہی اس طرح پر کہ اسکا چھلکا آگ پر رکھین اُس سے عرق نکلیگا وہی قطران ہی - شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکی لکڑی کی دھونی دینا یا اسکی خاکستر چھڑکنا نیش زن جانوروں کو دفع کرتا ہی مخصوص شراب کے ساتھ اور نیز اُسی کا قول ہے کہ اگر مجلس کے گرداگرد اسکی خاکستر کو چھڑک دین وہان نیش زن جانوروں کا گذر نہوگا اگر قلقیند اور قلقدیس کو اسمین اضافہ کرین زیادہ بہتر ہوگا گرم پانی کے جلے ہوے پر اسکا پوست مفید ہے - شیخ رئیس لکھتا ہے کہ اسکے پوست کو سرکہ مین جوش دیکر غرغرہ کرنا درد دندان دور کرتا ہے اسکے پتے زخم کو مندمل کرتے ہین اگر ناف کے نیچے یا فوطون مین درد ہو تو اسکی کلیون کا مرہم بناکر لگانا مفید ہوگا اسکا دانہ شیرین استرخاء اعصاب کو نافع ہے اور زہر گزدم کے دفعیہ کو بہتر ہے اگر انجیر یا جوز کے ہمراہ تناول کرین تو بھی

بھی ہے۔ صورت درخت صنوبر کی یہ ہے

ضرو۔ یہ میوہ دار درخت مانند بلوط کے عظیم ہیں کے پہاڑون مین نشو ونما پاتا ہے اسکے پتے سرخی مائل ہین اگر اسکو پکاوین اور صاف کرکے نوش کرین تو کھانسی دور ہوجاویگی اور درد دہن کو بھی مفید ہے اسکا گوند کہ مصطگی کو لیجاتے ہین یہ قوت مین مانند لادن کے ہوتا ہے اکثر عورات اسکی خوشبو کو پسند کرتی ہین۔ صورت یہ ہے

طرفا۔ یعنے درخت گز شیخ رئیس کا قول ہے کہ اسکی ڈالی سرکہ مین پلیکر لگانا درد تلی کو نافع ہے اسکے پتون کا جوشاندہ درد دندان مین غرغرہ کرنا نہایت مفید ہی اگر موے سر مین مالش کرین

جون دور ہو جاتین بعض مجربین کا قول ہو کہ اسکی دھونی لینے سے تازہ زخم خشک ہو جاتے ہین آنکھ کی بیماریون مین اسکا میوہ مفید ہی اور رتیلا کے جراحت پر نفع بخشتا ہی شیخ رئیس کے نزدیک اسکے میوہ کو جلا کر اسکی راکھ کو اگر زخم پر لگاوین فوراً جراحت خشک ہو جاوے صورت درخت طرفا کی یہ ہے۔

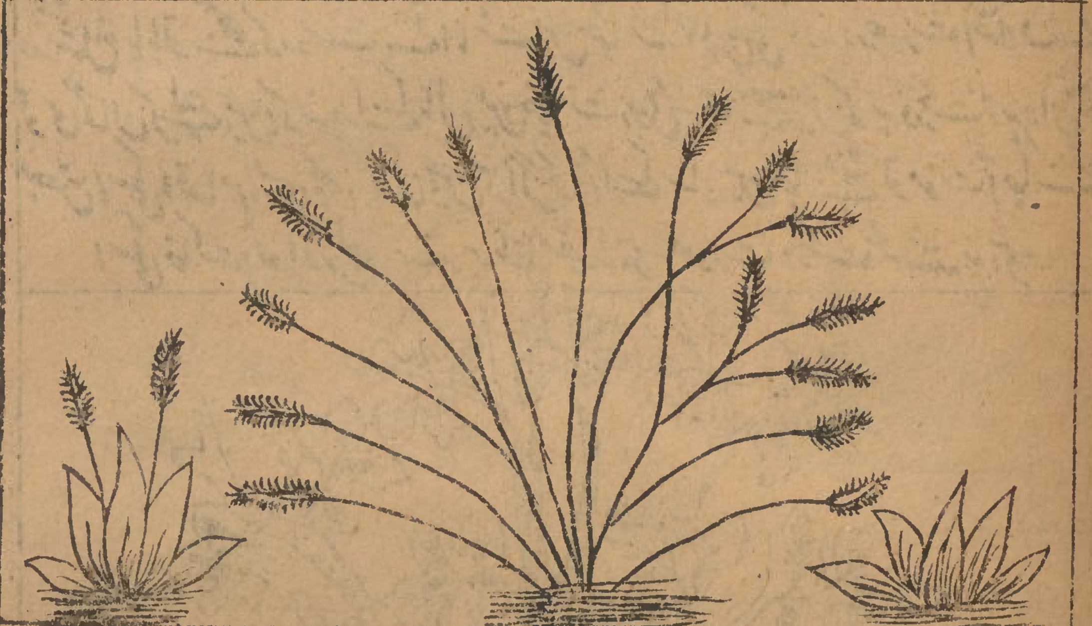

عرعر۔ یہ بھی سرو کے مانند ہوتا ہی اسکو سرو کوہی کہتے ہین اسکی دھونی سے زہردار جانور بھاگتے ہین اسکا میوہ مشابہ زعرور کے ہوتا ہی مگر زعرور اس سے سیاہ زیادہ ہوتا ہے اسکی لکڑی کو ابہل کہتے ہین شیخ رئیس کی تحریر یہ ہی کہ اسکی لکڑی کو روغن اور سرکہ مین جوش دیکر بہرے آدمی کے کان مین چھوڑنا گرانی گوش دفع کر دیتا ہے اگر عورت اسکا حمول کرے تو فوراً اسکا حمل گر جاوے اور اسکا شافہ اور دھونی بھی اسقاط حمل کو مجرب ہی۔ صورت درخت عرعر کی یہ ہے۔

عشتر - یہ درخت یمن مین ہوتا ہی فارسی مین اسکو کشیر کہتے ہین اکثر جہالت کے سبب سے عرب کے لوگ اسکا شگون اس طور پر لیا کرتے ہین کہ جب انکو سفر کا ارادہ ہوتا ہی اور کسی دوست سے خیانت کا شبہہ ہوتا ہی تو اُس درخت کی ایک ڈالی کو دوسری ڈالی سے پیچیدہ کر کے روانہ ہوجاتے ہین اور واپس آنکر اُس پیچیدہ شاخ کو اگر اُسی صورت پر شاخ در شاخ پایا تو سمجھے کہ دوست نے امانت مین خیانت نہین کی ورنہ درصورت اختلاف کے قوی گمان کر لیتے ہین کہ ضرور اسکے مال مین خیانت ہوئی ہے کہتے ہین کہ یہ درخت زہردار ہوتا ہی بعض اسکی اقسام ایسی بھی ہوتی ہین کہ اگر کوئی اسکے سایہ مین جا بیٹھے تو موت آجاے اسکی خاکستر داد اور گنج سر پر ملنا مفید ہی - صورت درخت عشتہ یہ ہی -

عفص - فارسی مین اسکو مازو کہتے ہین پہاڑ پر نشو و نما پاتا ہے کہتے ہین کہ اس درخت مین ایک سال مازو پھلتا ہی اور ایک سال بلوط جاحظ کی تحریر ہے کہ راقم نے مازو اور بلوط کو ایک ہی شاخ مین آویزان پایا پس اگر یہ امر صحیح ہے تو اس درخت کی شان مین ہم یہ کہ سکتے ہین کہ جس طرح حیوانات مین خرگوش ہوتا ہی کہ یہ بھی ایک سال نر ہوتا ہے اور ایک سال مادہ اسی طرح اسکی بھی کیفیت ہی اور جس درخت مین مازو اور بلوط دونون باہم ہون پس اُسکی مثال مثل خنثی کے ہے - شیخ رئیس کے نزدیک خارش اور گوشت زائد کو

دفع کرتا ہے اسکا خضاب بھی لگاتے ہیں اسکا مغز اگر سرکہ میں پیسکر لگائیں خون کا جریان
بند کرتا ہے - صورت درخت مازو کی یہ ہی

عناب - یہ مشہور درخت ہی جرجان کی سرزمین پر ہوتا ہی اسکے بتون کا مرہم لگانا درد چشم کو
مفید ہی کہتے ہیں کہ یہ درخت خون کو چوستا ہی یہان تک کہ اگر کوئی ہاتھ اسکے درخت پر رکھدے
تو کچھ دیر میں اس ہاتھ کا خون کسیقدر چوس لیتا ہی اسکا میوہ خون کا بہنا مسدود کرتا ہے

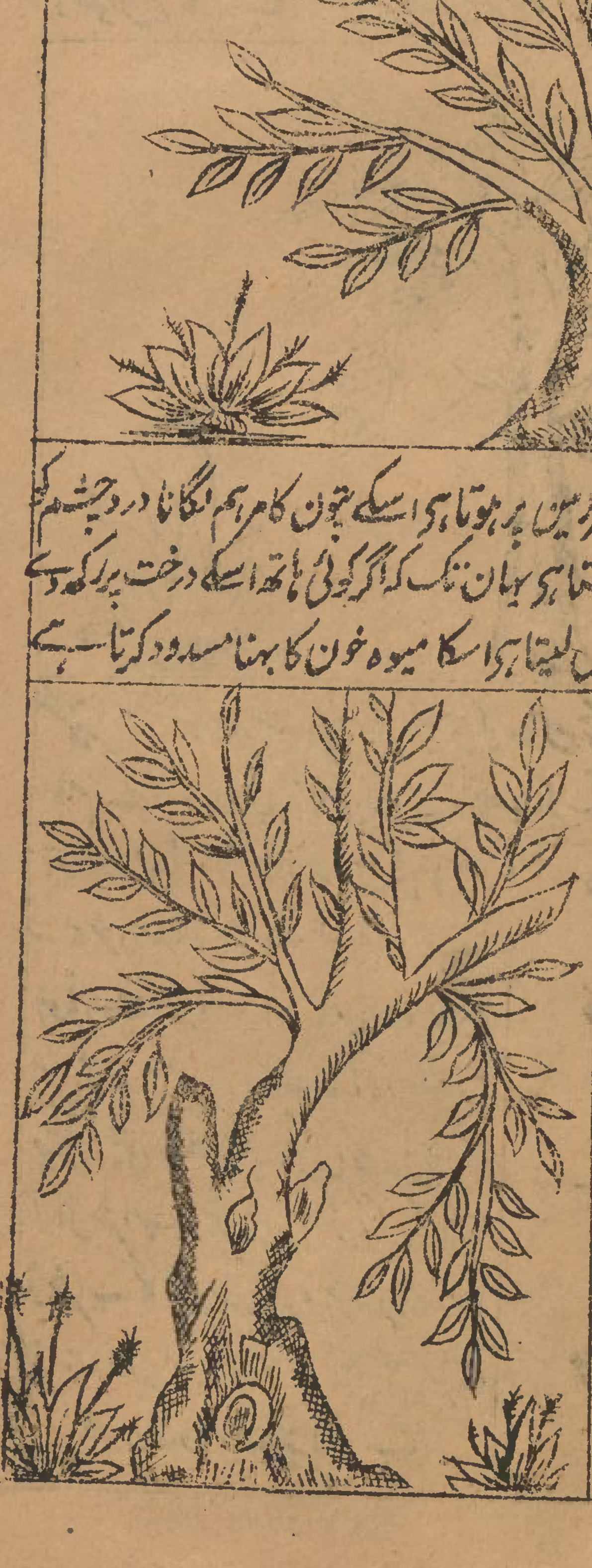

اگر یہ منظور ہو کہ اس درخت کو اس جگہ
سے اکھاڑ کر دوسرے شہر میں لیجائیں
تو ہر روز چار پایہ جسپر لادکے لیجائیں بدلا
کرین کیونکہ اگر ایک ہی چار پایہ رہیگا تو
اُسکی رطوبت خشک ہوجائیگی اور وہ مرجائیگا
جالینوس کی تحریر ہے کہ اسکی تاثیر خون کو چوستی
نہیں ہے بلکہ گاڑھا کردیتی ہی اگر اسکی
لکڑی سے مالش کریں تو رنگ کی
صفائی ہوتی ہے چہرہ پر اسکا غازہ بناکر
لگانا رنگ و روغن زیادہ کرتا ہے -
صورت درخت عناب کی یہ ہی

عود - یہ ہند کے دریاؤن مین ظاہر ہوتا ہی اسکی جڑ کو اُکھاڑکر زمین کے نیچے دفن کرتے ہین جب وہ سڑ جاتی ہے تو اسکا پوست اترکے عود خالص نکل آتا ہی شیخ رئیس کا تجربہ ہی کہ اُسکو دانتون سے کچلنا اور چبانا گندگی دور کرتا ہی اور دہن کو خوشبودار بناتا ہے اور دماغ کو نافع اور مقوی حواس اور مفرح دل ہے شکر ملاکر اسکو آگ پر چھوڑنے سے خوشبودار دھوان اُٹھتا ہے اسکی شراب مین یہ تاثیر ہے کہ درد ریح کو نافع ہے - صورت درخت عود یہ ہے

غبیرا - مشہور درخت ہی اسکی لکڑی کو مدتون تک اگر پانی مین چھوڑ دیوین تو بھی نہ سڑیگی اکثر حمام کے دروازون پر اسکی لکڑی کو نصب کرتے ہین اسکی شاخ جہان پر رکھدین مکھیون کا ہجوم ہوجاتا ہے اسکے پھولون کی خوشبو سے عورات کو بکثرت شہوت پیدا ہوتی ہے اور اسقدر بیتاب ہوجاتی ہین کہ صبر نہین رہتا ہے اور شرم جاتی رہتی ہے شیخ رئیس کا قول ہے کہ اگر شراب نوشی مین اسکی گزک کھاوین تو شراب کا نشہ جلد عروج نہ کریگا اور کثرت بول اور اسہال کو نافع بھی ہے

صورت درخت غبیرا یہ ہے

غرب - اسکو فارسی مین سپیدار کہتے ہین شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ اسکی لکڑی کو جلا کر سرکہ
مین ملا کر اُبٹنا لگانا پھنسیون مین مفید ہے اسکا پوست خضاب مین جزو اعظم ہی اسکی ہری ہری
پتیان پیسکر زخمون پر لگانا اچھا ہی انکے سوا اور بھی اشخاص لکھتے ہین کہ اگر کسی کے حلق مین
جونک چمٹ گئی ہو تو اسکو چاہیے کہ اسکا پتا کچلکر عرق نکالے اور نوش کرے فوراً جونک
علحدہ ہو جائیگی اسکے پھول دھند کے عارضہ کو مفید ہین اسکے گوند سے بورق بنتا ہی اور
وہ آنکھون کی دھند کو مفید ہے - صورت درخت غرب یہ ہے

فادانیا یعنی درخت عود صلیب یہ درخت روم اور ہند مین ہوتا ہی شیخ رئیس نے
لکھا ہی کہ اسکی لکڑی کو اگر بدن کے کالے داغون پر ضماد کرین تو ضرور دفع ہوگا اگر اسکو
بطور تعویذ کے گلے مین
حائل کرین تو نقرس اور
صرع کے عارضون کو نافع
ہی اسکا میوہ پندرہ دانہ
اگر شراب کے ہمراہ نگل
کرین تو دیوانگی اور مرگی
کو نفع دیتا ہے -
صورت درخت فادانیا
کی یہ ہے -

فستق - یعنے پستہ اسکا درخت بادام اور انگور کی خاک سے پیدا ہوتا ہی اسکی لکڑی مین وہنیت بھی ہوتی ہے - شیخ رئیس کی تحریر ہے کہ نیش زن جانورون کے زہر پر اسکا ضماد کرنا مفید ہے اور انکے سوا اور تجربہ کارون نے لکھا ہی کہ مقوی اور مبہی ہی اور بلغمی کھانسی کو بھی مفید ہی اسکے روغن کے استعمال کرنے سے آنکھ کی زردی دور ہو جاتی ہی اور اسکی دھونی سے کپڑے کی جوئین مر جاتی ہین - تصویر درخت پستہ یہ ہی

فلفل - یہ درخت سرزمین ملیبار پر ہوتا ہی بڑا عظیم الشان ہے اسکے تھالے کے گرداگرد پانی بھرا رہتا ہے جسوقت ہوا چلتی ہے اُسکے صدمہ سے مرچین جھڑتی ہین اور پانی پر تیرتی پھرتی ہین اسی وجہ سے فلفل کا پوست اُکھڑا اور جھٹکا ہوا ہوتا ہی - یہ درخت کسی کی ملکیت مین نہین ہی خودرو گرما سرما مین ہمیشہ ہرا بھرا اور پھیلا رہتا ہی فلفل بطور خوشہ کے گچھے گچھے ہوتے ہین جب آفتاب کی تیزی کا وقت آتا ہی پتیان چارون طرف سے خوشون پر سایہ کرتی ہین اور کچھ ایسے طرز سے جھکی ہوئی ہوتی ہین کہ آفتاب کی حرارت انپر اثر نہین کرتی ہے اور جب آفتاب کی حرارت کم ہو جاتی ہے تو پتیان اُن خوشون پر سے ہٹ جاتی ہین تاکہ ہوا اُنکو لگے اسکا درخت انار کے طور پر ہوتا ہے اسکے دو پتون کے درمیان دوشاخہ ہوتا ہی جسکی ہر ایک ڈالی برابر اُنگلیون کے ہوتی ہے اُسپر خوشہ فلفل کا ہوتا ہی - جالینوس نے لکھا ہے کہ جو کچھ اول اول میوہ درخت سے نکلتا ہی وہ فلفل ہے بعد اسکے اسکا دانہ ایک موتا ہی جسکا

دار فلفل ہے اور یہ دانہ نیش زن جانوروں کے گزند کے واسطے از حد نافع ہے اور مبہی بھی ہے۔ شیخ رئیس لکھتا ہے کہ اگر فطرون کے ساتھ فلفل کو ضماد کرین تو بہق کا داغ دور ہو جاویگا اور زفت مین ملا کر لگانا خنازیر کو نافع ہے اکثر یہ بھی کہتے ہین کہ دافع حبس بول اور آنکھ کے دھند کو نفع بخش ہے اگر عورت بعد جماع کے فلفل کے سفوف کو باریک کپڑے مین پوٹلی باندھ کے حمول کرے تو پھر حمل نہ رہیگا۔ صورت درخت فلفل یہ ہے

فندق۔ اس مشہور درخت کی لکڑی سے اگر کژدم کے گرداگرد ایک حلقہ سا کھینچ دین تو کژدم اس حلقہ سے باہر نہین جاسکیگا۔ بقراط حکیم کی تحریر ہے کہ اسکا میوہ مقوی دماغ ہے اور شیخ رئیس کے نزدیک اگر اسکا روغن سلائی مین لیکر آنکھ مین لگائین تو آنکھ کی سبزی دفع ہو گی اور اگر اسکو تلی کی پتی اور انجیر کی لکڑی کے ہمراہ پیسکر لگائین تو نیش زن جانورون کے حق مین اکسیر ہے جو کوئی اسکی لکڑی کو پاس رکھے اسکو کژدم کے آزار سے حفاظت رہیگی اسکے عرق کو داء الثعلب پر لگانا مفید ہے بال نکل آتے ہین۔ اگر کوٹ چھان کر شہد کے ساتھ نوش کرین کھانسی کو زائل کرے اسکی گزک کرنے سے مستی جاتی رہتی ہے اور فہم ودکا بڑھتا ہے اگر اسکو جلا کر خاکستر بنا دین اور زیت مین ملا کر نجی آنکھ والے لڑکون کے سرمہ کے طور سے لگا دین تو فوراً نافع ہو

صورت درخت فندق یہ ہے۔

فیلزہرج۔ اس درخت کے بعض میوہ سے دوات بناتے ہین یہ درخت بالکل فلفل کے درخت سے مشابہ ہوتا ہی شیخ رئیس کا مذہب ہی کہ اسکی لکڑی کا خضاب بنانا اور بال مین استعمال کرنا بالون کو مستحکم کرتا ہے اسکی جڑ اگر سرکہ مین جوش دیکر نوش کرین درد تلی کو دور کردے اسلئے جس میوہ سے عفص بناتے ہین اگر اسکو پیسکر چھائین پر اٹبنا کرین نہایت نافع ہے اور بالون کو سرخ رنگ کرتا ہے جس شخص کے بن دندان سے خون نکلتا ہو اگر اسکا استعمال کرے فوراً مسدود ہو جاوے اور آنکھون کے درد اور سفیدی کو دور کر دیتا ہی اور تیز آنکھ کی خارش اور بواسیر کے حق مین نافع ہی جسکو باؤلا کتا کاٹے اور وہ اسکا ضماد کرے تو نافع ہے۔ صورت درخت فیلزہرج یہ ہے۔

قرنفل یہ درخت ہندوستان کے بعض جزائر مین ہوتا ہے اسکا میوہ یاسمین کے ہمرنگ ہی ہان اتنا فرق ہوتا ہی کہ اسکا مزہ تیز ہوتا ہی یہان کے جزیرے والے لونگ کو یون نہین باہر جانے دیتے بلکہ اسکو جوش دیکر باہر جانے دیتے ہین اور یہ عمل انکا اس نظر سے ہی تاکہ بجز اس جزیرہ کے دوسرے مقامات والے اسکی تخم ریزی نہ کرسکین اور یہ درخت جم نہ سکے - شیخ رئیس کا اعتقاد ہے کہ اسکا استعمال دہن کو خوشبودار اور آنکھون کی روشنی بڑھاتا ہے اور نیز اکثرون نے لکھا ہی کہ بیہوشی کو بھی نافع ہے اور مقوی دل ہی

صورت درخت قرنفل یہ ہی -

قصب - یعنی نرکل - اس مشہور درخت کے چند اقسام ہوتے ہین بعض قصب السکر یعنے گنا ہی یہ قسم کھانسی اور درد سینہ کو مفید ہے اور جو سرزمین مصر میں ہوتا ہی وہ سب سے عمدہ ہی - شیخ رئیس کہتا ہی کہ اسکا گوند بصارت افزا ہی اور اسکے پوست اور جڑ کا لگانا داءالثعلب کے عارضہ کو مفید ہی حرقع گل قصب کو کہتے ہین اگر کان مین پڑ جاے انسان بہرا ہو جاوے اور پھر وہ کان سے باہر نہین نکل سکتا ہی اور قصب کا ضماد زخم کژدم پر نافع ہی بعض قسم قصب الزریرہ ہی یہ ملک نہاوند مین ہوتا ہی اور جو نی ثنیۃ الرکاب یعنی پشتہ کوہ نہاوند پر نہین ہوتی ہے اسمین فائدہ مثل قصب الزریرہ کے نہین ہوتا ہے بلکہ عام نرکل کے مثل ہوتی ہے - شیخ الرئیس کا قول ہے کہ بیکار خون کا زائل کنندہ اور سرفہ کو نافع ہے اگر حلق مین اسکا دھوان پہونچا دین سرفہ کو مفید ہی اور تحم کرفس اور شہد

کے ہمراہ استسقا کو نافع ہی۔ بعض قصب القناد ہوتا ہے یعنی نی نیزہ جو زمین ہند مین ہوتا ہی
اسی کا نیزہ بناتے ہین کہتے ہین کہ یہ خود بخود جل اُٹھتا ہی یعنے جسوقت ہوا تند ہوئی اور ایک
دوسرے سے بھڑ گئے تو فوراً احراق ہوتا ہے اسکی خاکستر سے طباشیر ہاتھ آتا ہے یہ طباشیر
خفقان اور آماس چشم کو نافع ہے اور مقوی دل اور تپ کو مفید ہے بعض انمین سے مشہور
قصب ہے جس سے ایک مرتبہ اگر سانپ کو مارین تو پھر وہ حرکت نہین کر سکتا اور اگر دوبارہ
مارین تو پھر سانپ صحیح ہو جاے اسکی جڑ اور پتے اگر پیاز کے ساتھ پیس کے جہان کانٹا
گڑ کے رہگیا ہو وہان پر لگا دین تو وہ کانٹا فوراً نکل آوے اور خون حیض اور پیشاب
کو جاری کرتا ہے اگر کھانے مین نمک زیادہ ہوگیا ہو تو نی کو پیسکر دیگ مین ڈال دین نمک
اُسکا کم ہو جائیگا اسکی جڑ مین قوت جاذبہ ہی اگر اسکو کوٹین اور جس عضو مین لوہا گھس گیا ہو
وہان مرہم لگا دین لوہا نکلجاویگا صورت یہ ہی

کافور۔ یہ بڑا درخت ہی ایک جم غفیر کو اسکے سایہ مین آرام ملتا ہی شیر ببر اس درخت سے
مانوس ہی پس آدمی وہان پہونچ نہین سکتا مگر ایک وقت معین پر وہان آدمی پہونچ جاتا ہی
اسکی لکڑی سفید اور سبک اور نرم ہوتی ہے اکثر اُسکے اندر کافور چھپا ہوا ہوتا ہی اور نیز اسکا گوند
بھی کافور ہوتا ہی اور درخت کی جڑ سے نکلتا ہی۔ محمد زکریا نے لکھا ہی کہ کافور اس درخت کا
گوند اندرونی ہوتا ہی پس اُس درخت مین سوراخ کر کے کافور نکالتے ہین۔ شیخ رئیس کہتا ہی
کہ کافور کی مداومت بہت جلد بال سفید کرتی ہے اور گرمی کے دردسر کو نافع ہی اور خوشبو اسکی

مقوی دماغ ہے اور قاطع باہ ہی۔ صورت درخت کافوریہ ہی۔

کرم۔ یعنے انگور اسکو فارسی مین رز کہتے ہین صاحب الفلاحۃ کہتا ہی کہ جسوقت اسکے درخت کو لگا دین اول سال بکثرت خوشے نکلینگے اگر یہ منظور ہو کہ یہ درخت رہے بہت نافع اور اسکی جڑ مستحکم اور جلد بزرگ ہو جاوے تو اسکے درخت کو کہنہ نہ لینا چاہیے۔ اور اول ماہ دی مین جمانا چاہیئے اور اسکے تھالے مین گوبر ڈالنا چاہیئے اور بلوط وارغوان بھی چھوڑ دیوین اور کسی قدر باقلا بھی۔ اگر یہ سب شرطین کیجاوین مدعاے دلی حاصل ہو اگر اسکے پودہ کو درمیان سے شگاف کرین اور اسمین سقمونیا رکھ دین تو اسکا پھل مسہل ہوگا یعنے جو اسکا پھل کھائیگا اسکو اسہال شدید عارض ہوگا یہ بھی لکھا ہی کہ انگور سفید اور سرخ اور سیاہ کے پودہ کو شگاف کر کے ایک دوسرے مین چسپان کر کے لگا دین تو ہر سہ پودہ ایک درخت ہو جاوینگے اور میوہ انکا سرخ وسفید وسیاہ تین رنگ کا ظاہر ہوگا۔ اگر انگور سفید کے نیچے کی زمین کھود کر اسمین نفط چھوڑین تو اس انگور کا رنگ سیاہ ہوگا اگر منظور ہو کہ رز کے درخت مین کیڑے نہ لگین پس ایک آلہ آہنی سے جسمین مرغ کا خون لگا ہو اسمین شگاف کر کے گوبر کی دھونی اس درخت کو دین آفت سرما سے محفوظ رہیگا۔ جو پانی کہ درخت رز سے ٹپکتا ہے اسکو دمع الکرم کہتے ہین یعنے اشک انگور اسکو جمع کر کے اگر شراب خوار کو پلا دین تو اسکی عادت نشہ خواری کی چھوٹ جائیگی

شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکے استعمال سے خارش اور داد کی مدافعت ہوتی ہے جس شخص کو
گرمی سے درد سر ہو اُسکے پتے کو پیسکر ضماد کرے فوراً دفع ہو جاویگا اور اُسکے پتے چبانے
سے بن دندان بوسیدہ صحیح ہو جاتی ہے اسکا پھل کئی قسم کا ہوتا ہی سب سے عجیب تر
عیون بقر ہے یعنی بیل کی آنکھیں جسکا دانہ مانند جوز کے سیاہ اور بڑا ہوتا ہے ایک قسم
اصابع العذاری ہے یعنی مثل انگشتان حنائی زن باکرہ کے یہ نہایت سرخ اور لمبے
دانہ کا انگور ہوتا ہے اکثر اسکے خوشے ایک گز تک کے ہوتے ہین ایک قسم دوالی یعنی
مثل چرخی کے ہوتا ہی سیاہ رنگ اسکے خوشے مانند سر آدمی کے گول گول آویزان
ہوتے ہین شیخ رئیس لکھتا ہی کہ جو کوئی اسکو بغیر پانی کے دھوئے ہوئے فوراً توڑ کر
کھائے تو قراقر اور نفخ شکم ہوتا ہی اور شیخ کے سوا اور لوگون نے لکھا ہی کہ اسکی خاصیت
میٹھی ہے اور اسکا استعمال بدن کو فربہ کرتا ہی انگور کو جلا کے اسکی خاک سانپ کے زہر مین
نافع ہی اور اسکی خاکستر سرکہ مین بواسیر پر لگانا عمدہ دوا ہی اسکی شراب کی پیدائش جمشید
بادشاہ کے عہد مین بتاتے ہین۔ تذکرہ ہی کہ بادشاہ مذکور شکار کھیلتا ہوا کسی پہاڑ کے
نیچے پہونچا اور وہان انگور کے درخت مین خوشے آویزان پائے تعجب سے فرمایا کہ ہمنے
اس کوہستان مین زہر کا درخت سُنا تھا شاید یہ وہی درخت ہی پس اُن خوشون کو حفاظت
سے رکھنا چاہیے اور کسی گردن زدنی شخص کو کھلا کے اسکا تجربہ کرنا چاہیے بموجب حکم
لوگون نے خوشۂ انگور کو افشردہ کرکے اسکا عرق برتن مین جمع کر لیا یہان تک کہ اپنے
ملک مین پہونچا اور وہان پہونچکر ایک مجرم کو وہ شیرہ پلایا مجرم نے اسکے زہر مین خاصیت کا
ماجرا تو سُن لیا تھا اُسکو جان شیرین تلخ ہوئی اور بڑی مایوسی اور سختی سے اسکو پیا سب نے
یقین کیا کہ بیشک یہ زہر ہی تھوڑی دیر کے بعد نشہ نے گرمی کی بے ہوشی چڑھ آئی سرور
جو آیا ناچنا شروع کیا لوگون نے سمجھا کہ یہ موت کا سامان ہے کسیقدر اور زیادہ شیرہ پلا دیا
کثرت نشہ مین آکر وہ بیچارہ سرگرم خواب ہوا اُسے سوتا دیکھکر لوگون نے خیال کیا بلکہ یقین
ہو گیا کہ زہر نے سرایت کی اور یہ مر گیا جب وہ بیدار ہوا تو اُسنے اور بھی طلب فرما کر نوش کیا
اور جو کچھ سرور اُسکو حاصل ہوا تھا وہ لوگون سے بیان کیا۔ یہ کیفیت جب حضرت بادشاہ
نے سُنی اور اُسکی نوش نعلیان بھی دیکھین خود بھی تھوڑا سا شیرہ نوش فرمایا اور اسکی لذت
سے مسرور ہوا آخر کو حکم دیا کہ بادشاہی باغ مین اسکے درخت لگائے جاوین۔ بعض فقیہون نے

کہا ہی کہ خمر کا پینا واسطے دوا کے جائز ہی پس اسی حکم پر کہتے ہین کہ شراب محرک شہوت اور دافع
شبکوری و انواع زہر و مقوی و بہی ہی اور اسکا شرب دل کو اخلاط فاسدہ سے پاک کرتا ہی
خصوصاً مفاصل اعضا کو بہت نافع ہی مگر بطریق دوا کے استعمال کیا جاوے ورنہ کثرت
مین بڑا نقصان ہے فراموشی اور رعشہ اور ضعف عقل پیدا ہوتا ہے اور ذہن کند
ہو جاتا ہی قوت باہ باطل ہو جاتی ہے آنکھون سے روشنی جاتی رہتی ہی اکثر سکتہ اور صرع
اور فالج مین پڑکر مرگ مفاجات حاصل ہوتی ہے اسکا سرکہ بموجب حدیث شریف بہترین
نانخورش ہے جس عضو سے خون جاری ہو اُسپر اُسکے سرکہ کا لگا دینا خون کو بند کرتا ہی اور نیز
خارشش اور قوبا اور سوختۂ آتش کو مفید ہے اور نیز درد سر گرم کو نافع ہے اسکا غرغرہ کرنا جنبش
دندان کو مستحکم کرتا ہے اگر کسی کے حلق مین جونک رہگئی ہو سرکہ پینے سے فوراً علیحدہ
ہو جاویگی اور مقوی و بہی بھی ہے استسقا کو زائل کرتا ہی اور گزیدہ عضو کو نافع ہی اور خشک اسکا
یعنے مویز حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے زیاد بن ابی نے روایت کی ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ زبیب سب قسم کے کھانے سے بہتر ہے مستحکم کنندۂ عصبہا اور فرو کنندۂ غضب
ہی اور پروردگار کو خوشنود کرتا ہے اور بد بوے دہن دور کرتا ہی بلغم دفع کرے زنگ رو
صاف ہو حکما کا قول ہے کہ مویز مقوی معدہ ہے اور مع تخم حابس اسہال اور بغیر
تخم ملین طبع ہے۔ صورت درخت انگور کی یہ ہی۔

کمثری یعنی امرود - صاحب الفلاحۃ کہتا ہی کہ اگر اسکے میوہ کو چاہین کہ درخت سے زمین پر نہ گرے تو نمک تھیلی مین چھوڑکر امرودون پر باندھین جب تک وہ تھیلی بندھی رہیگی وہ پھل نہ گریگا اسکا پھول مقوی دماغ ہی اور تقویت معدہ مین بڑا مؤثر ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ دافع تشنگی ہی اور صفرا کو دفع کرتا ہی مگر قولنج پیدا کرتا ہے صاحب الفلاحۃ کہتا ہی کہ امرود کو زفت مین آلودہ کرکے رکھنا مدتون تک سالم اور عمدہ رکھتا ہی اگر امرود کے منہ پر زفت لگاکر ظرف گلی مین رکھین اور اُس برتن کے منھ پر بھی زفت لگادین تو مدتون تک امرود کو نقصان نہ پہونچیگا - صورت درخت امرود کی یہ ہی -

لاغیہ - یہ درخت زہردار سمجھا جاتا ہی پہاڑون کے کنارے مین ہوتا ہے اسکے پتون کو کوٹ چھانکر پینا اسہال لاتا ہی اسکے شگوفہ مین بڑی خوشبو ہوتی ہے شہد کی مکھی اسکو بہت رغبت سے کھاتی ہی مگر اُسکا شہد مضر ہوتا ہے اگر اُسکی لکڑی کسی حوض یا تالاب وغیرہ مین چھوڑدین تو اُس حوض کی ساری مچھلیان مردہ کی صورت پانی پر تیرنے لگینگی اُسوقت نہایت آسانی سے شکار ہوسکتی ہین - صورت درختِ لاغیہ کی یہ ہے -

لبان- یہ درخت کانٹے دار ہوتا ہی دو گز کے سوا اونچا نہین ہوتا ہی اکثر پہاڑون مین اُگتا ہے اور درخت عمان کے مانند ہوتا ہی اسکا پتا مانند برگ آس کے ہوتا ہی اسکے گوند کو کندر کہتے ہین اُسکے حاصل کرنے کا یہ قاعدہ ہی کہ اسکے نیچے چند گڑھے بطور خم کے کھودتے ہین اسمین آپ سے آپ بہکر کندر جمع ہو جاتا ہی جو شخص اُسکو ہمیشہ دانتون سے کچل کچل کر چبا کرے ذکاوت بڑھتی ہے حافظہ تیز ہوتا ہے بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے علاوہ اسکے جراحت کے اندمال کو مفید ہے اگر کسی کے قوبا یعنے داد کا عارضہ ہو کندر کو بط کی چربی مین ملا کر ضماد کرین ضرور زائل ہو جائیگا اور خون رعاف کو بھی جریان سے مسدود کرتا ہی- صورت درخت لبان کی یہ ہے

لوز- یہ درخت مشہور ہے بادام کو کہتے ہین اسکی تخم ریزی کی ترکیب صاحب الفلاحۃ کیا عمدہ لکھتا ہی کہ اول بادام کو شہد مین تر رکھنا چاہیے تاکہ اسکا پھل شیرین ہو اگر یہ منظور ہو کہ بادام کا پوست ایسا ملایم رہے کہ ہاتھ سے بلا تکان دور ہو جاے تو وہی ترکیب جو جوز کے واسطے بتائی گئی ہے عمل مین لانا چاہیے علاوہ اسکے یہ بھی ایک تدبیر ہے کہ بادام کو کودک یا باکرہ عورت کے بول مین برابر پانچ روز تک تر کرکے بُو دے اسکی بھی خاصیت وہی ہی یعنے بادام کو کاغذی پوست بنا دیتی ہی بادام شیرین کھانسی کو مفید ہے اور اسکا تناول کرنا فربہی بھی لاتا ہی مخصوص اگر انجیر کے ہمراہ کھانے مین مداومت کیجاوے اور باولے کتے کے زہر کو بھی نافع ہی شیخ رئیس کے نزدیک بھی بادام شیرین کی خاصیت فربہی لاتی ہی اور آنکھون کو مقوی اور قولنج کی مزیل ہی اور بادام تلخ کی جڑ کا کاڑھا اور قولنج پر مالش کرنا مفید ہے اگر

شہد مین ملا کر ابٹنا کرین تو چھوٹی چھوٹی پھنسیان جو اکثر بدن مین ظاہر ہوتی ہین دفع ہو جائینگی جو شخص نہار منھ بادام کے سات دانہ کھایا کرے اور نیز قبل بادہ نوشی کے پانچ دانہ کھا لیا کرے تو چندان بیہوشی ظاہر نہو گی اور نیز خارش کو مفید ہے - واللہ اعلم بالصواب

صورت درختِ بادام کی یہ ہی

لیمو - یہ درخت گرم سیر ملکون مین پیدا ہوتا ہی اسکی خاصیت اور ترشی ترنج کی ہمسر ہوتی ہی خصوص زہر مار کی مدافعت مین تو اکسیر ہے ابو جعفر بن عبد اللہ کی حکایت ہے کہ وہ جہان رہتے تھے اُسی مکان کے زیر دیوار ایک باغ بھی شگفتہ تیار تھا اتفاقاً اُس باغ مین ایک اژدہا مثل سیاہ مشک کے طویل و عریض ظاہر ہوا ہر چند اُسکی مدافعت مین بہت سی تدبیرین کین اور اکثر اس فن کے ہوشیار اور افسونگر بلوائے مگر کوئی اُس اژدہے پر غالب نہ آیا ایک روز ایک چابکدست افسونگر آیا اُس سے التجا کی اور سانپ کو دکھایا دیکھتے ہی اُسکے وہ شخص کانپ اُٹھا - اژدہے نے لپک کر کام تمام کیا یہ خبر جو مشہور ہوئی سب نے ہمت ہاری جب کوئی تدبیر نظر نہ آئی ابو جعفر نے باغ کا رہنا ترک کیا ایک روز ایک شخص اُنکے پاس آیا اور اژدہے کی جائے سکونت دریافت کی اُنھون نے سارا ماجرائے گذشتہ بیان کر دیا افسون گر نے کہا کہ وہ تو ہمارا بھائی تھا ہم اسی کے انتقام لینے کو آئے ہین ذرا تکلیف کر کے رہبری کر دیجیے پھر ہم سمجھ لینگے آخر اُس درخواست کے بموجب ابو جعفر اُسکے ہمراہ ہو لیا باغ مین لیجا کر دکھلا دیا اور خود چھت پر جا بیٹھا اُس جادوگر نے کوئی روغن نکالکر اول اپنے بدن پر لگایا

پھر اژدہے کی طرف چھاٹیا اور دوسرے ایک قسم کا روغن نکالکر دھوان کرنا شروع کیا لیکن افعی بزہر ظاہر ہوا اور اُس شخص کو دیکھکر بھاگا اُسنے بڑھکر پکڑ ہی لیا تب تو اس موذی نے اُسکے ہاتھ پر پھن مارا بیچارے کا کام تمام کیا یہ سانحہ دیکھکر ابوجعفر کی امید اور بھی منقطع ہوگئی اور ہر طرف سے مایوس ہوکر گھر بیٹھا ایک روز دوسرا آدمی آیا اور جس طور سے پہلے شخص نے آکر سوال کیا تھا اُسنے بھی وہی کلمات بیان کیے - ابوجعفر نے جواب دیا کہ اب مجھے یہ جرأت نہین ہو کہ تیرے بھی خون کا داغ اپنے دامن پر لگاؤن اُسنے جواب دیا کہ وہ دونون بیچارے میرے بھائی تھے بھائیون کے جوش محبت سے ناچار ہون جب بہت مصر ہوا ابوجعفر نے اسکو بھی باغ مین پہونچا دیا اُسنے بھی وہان پہونچکر اسی گذشتہ دستور العمل کے مانند روغن نکالکر دھوان کرنا شروع کیا اور اُدھر سے سانپ ظاہر ہوا اور ساتھ ہی پچھلے پانون بھاگنا شروع کیا افسونگر نے دوڑ کر اسکا سر پکڑ لیا اور فوراً اپنے پٹارہ مین رکھ لیا مگر اس پکڑ دھکڑ مین سانپ نے بھی اُسکی اُنگلی مین دانت مارا - اُسنے فوراً اُنگلی کو کاٹ ڈالا اور کوئی روغن نکالکر جوش دیا اور زخم پر لگایا ابوجعفر اُسکو ہمراہ لے اپنے گھر کو چلا اثنائے راہ مین کوئی شخص لیمو لیے ہوے چلا جاتا تھا افسونگر نے لیمو دیکھکر اُسنسے دریافت کیا کہ یہ میوہ کیا تمھارے شہر مین مل سکتا ہی اگر ممکن ہو تو منگوا دو اُنھون نے حسب خواہش لیمو موجود کر دیے اُسنے کچھ تو چاک کر کے یون ہی کھائے کچھ نچوڑ کر اُنکا عرق نوش کیا اور کہا کہ حق تعالی نے مجھکو ان لیموؤن کی برکت سے صحیح و تندرست کر دیا اگر ہمارے بھائی بھی اس میوہ کو پالیتے ہرگز جان سے نہ جاتے یہ لیمو ہمارے ملک عمان مین تریاک اعظم ہی غرض کہ بعد ازان اژدہے کا سر اور دم کاٹی اور جوش دیکر اُسکا روغن نکالا اور ساتھ لیکر اپنی راہ چلا گیا -

صورت درخت لیمو کی یہ ہے

مشمش یعنے زردآلو یہ ایک درخت ہی کہ اسکا میوہ بخلاف اور میوون کے مع پوست و مغز کہاتے ہین جناب حضرت مرتضی مشکلکشا علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانی یہ روایت سنی گئی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جب حق تعالے نے ایک پیغمبر کو نازل فرمایا اُسکی قوم اسکی نبوت کی معتقد نہین ہوئی اور نہ بیعت کی آخر سال بھر کے بعد اُس قوم کے بڑے عید کا دن آیا وہ لوگ زرد کپڑے پہن پہن کے وہان جمع ہوے اور اُس پیغمبر نے بھی از سر نو پند و موعظت شروع کی اُسوقت اُنھون نے جواب دیا کہ اگر درحقیقت تم فرستادہ حق تعالے ہو تو ہمارے کپڑون کے ہمرنگ کوئی میوہ اسی دم اس چوب خشک مین پیدا ہو آخرکار پیغمبر نے دعا مانگی اور اُسی وقت اُس چوب خشک مین پتے سبز نمودار ہوے اور اُسمین زردآلو کا پھل لگا پس جس شخص نے اس پھل کو بصدق دل کھایا اس پھل کا تخم تک شیرین نکلا اور جسنے دل مین ارادہ فاسد رکھا اسکے پھل کا مزہ تلخ نکلا۔ خاصیت مین حکماے نزدیک پتا اسکا درد دندان کو زائل کرتا ہی اور تیز جسکے دانت کند ہوگئے ہون وہ اسکے استعمال سے تیز ہوسکتے ہین۔ شیخ الرئیس کا مقولہ ہے کہ خشک مشمش سے تپ دور ہوتی ہے اور تر کے استعمال سے تپ پیدا ہوتی ہی کیونکہ اُسمین عفونت ہوتی ہی ایک دن ایک طبیب ایک دہقان کی طرف گذرا کہ وہ دہقان مشمش کا درخت بوتا تھا طبیب نے اُس سے کہا کہ کیا کرتا ہی اُسنے کہا کہ مین وہ کام کرتا ہون کہ جس سے ہم اور تم دونون منتفع ہون یعنے ہم اسکا میوہ کھائینگے اور لذت اُٹھائینگے اور جب اسکو کھا کے بیمار پڑینگے تو تمھارے پاس

آئینگے اور تم ہمارے معالجہ سے فائدہ مند ہوگے اسکے تخم کا روغن بواسیر کو بہت نافع ہے اور تخم تلخ اسکا ریاح کے دفع مین بہت موثر ہے۔ صورت درخت مشمش یہ ہی

موز - یعنے کیلہ یہ درخت گرم سیر زمین پر اکثر جزیرون مین ہوا کرتا ہی اسکے پتے لمبے چوڑے بقدر تین ہاتھ کے ہوتے ہین اور اس درخت کا طول انسان کے قد کے برابر ہوتا ہے اسکی جڑون سے پھوٹ کر اور بھی ننھی ننھی شاخین ہمیشہ نکلتی ہین یہ درخت ایک مرتبہ پھلتا ہی اور بعد ازان جڑ والی چھوٹی چھوٹی شاخون کو پرورش کرتے ہین اور وہ بھی ایک ایک مرتبہ پھل لایا کرتی ہین اسکے میوہ کا مزہ انگور کے مانند ہوتا ہی - شیخ رئیس کے نزدیک موز کے استعمال سے حبس البول دفع ہو جاتا ہے اور مسہی بھی ہے لیکن اگر کثرت سے مداومت کیجاوے تو سدے پڑجاتے ہین اسکے علاوہ دیگر اشخاص کی تحریر ہے کہ اسکا پھل ملین طبع ہی اور حلق اور سینہ کی سوزش کو دفع کرتا ہے - صورت درخت کیلہ کی یہ ہی

نارنج - یہ درخت بھی گرم سیر ملک مین ہوتا ہی - صاحب الفلاحۃ اس درخت کے حق مین یون لکھتا ہی کہ اگر اس درخت کے پاس نرگس کے درخت لگائے جاوین تو اسکے پھلون کا مزہ نہایت شیرین ہوگا اسکے چوسنے سے منھ خوشبودار ہو جاتا ہی اور مقوی دل ہے ترنج کی اور اسکی خاصیت یکسان ہے اسکے تخم کو خشک ہونے کے بعد اگر جلادین تو اُسکے دھوین سے مورچہ بھاگ جاتے ہین - صورت درخت نارنج کی یہ ہی -

نارجیل - اہل حجاز کا مقولہ ہے کہ یہ درخت خرما کے مانند ہوتا ہی ہان پھل اسکا نارجیل ہوتا ہی اسکے میوہ پر جٹائین ہوتی ہین جسکی رسیان بنائی جاتی ہین اور جہازون کو اسکے ذریعہ سے لنگر کرتے ہین اس رسے کی ایک خاصیت یہ دیکھی کہ مدتون پانی مین پڑا رہے اگر سڑتا نہین ہے اسکا مغز نہایت شیرین ہوتا ہی اسکے استعمال سے باہ بکثرت ہوتی ہی بلیناس کا اعتقاد ہی کہ اسکے ریشہ کو اگر فتیلہ کی جگہ چراغ مین جلاوین اور اُس چراغ کو درمیان لوگون کے رکھین ان لوگون کو جلد نیند آجائیگی۔ شیخ رئیس کی تحریر ہے کہ نارجیل کا مغز مبہی اور مخصوص اسکا روغن کہنہ بواسیر کے عارضہ مین اکسیر ہی صورت یہ ہی

نبق - اسکو فارسی مین کنار اور ہندی مین بیر کہتے ہین - صاحب الفلاحۃ کے نزدیک اسکا تخم گلاب مین تر کرکے بونا نہایت عمدہ ہوتا ہے کیونکہ اس درخت کے پھل اور پتون مین گلاب کی بو پیدا ہو جاتی ہے اسکا میوہ اگر شہد اور دودھ مین تر کرین اور پھر خشک کرکے تخم ریزی کرین تو اسکا ثمر نہایت لذیذ اور شیرین ہوگا اسکے پتون کو پیس کر اگر بالون مین لگاوین تو نہایت استحکام ہو جائیگا اور درازی مو بھی اسکی تاثیر سے ظاہر ہوگی - اگر اسکے گودہ سے بالون کو دھووین تو سرخ ہو جائینگے اسکے پھل کا مزہ کھٹ مٹھا ہوتا ہے اسکا پھل سوکھا ہوا خون کی روانی اور نیز ضعف معدہ سے جو اسہال ہو اسکو بند کرتا ہے لیکن یہ شرط ہے کہ ایسی حالت مین پھل مع گٹھلی کوٹ کر

کھائین- صورت درخت بیر کی یہ ہے-

نخل یعنے خرما اس درخت کو مبارک لکھا ہی اور یہ بھی تحریر ہے کہ بجز بلاد اسلام کے
اور جگہ نہین ہوتا ہی باوجودیکہ ملک ہند و حبش و نوبہ گرم سیر ہین لیکن یہان نہین ہوتا ہے
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے اکرموا عمتکم النخلۃ یعنی گرامی رکھو اپنی عمہ
کو جو کہ نخلہ ہے غرضکہ حضرت رسالتمآب نے اس درخت کو عمہ فرمایا ہے اس جہت سے کہ
حق تعالی نے اس درخت مبارک کو حضرت آدم علیہ السلام کی باقی ماندہ خاک سے پیدا کیا ہے
اور کئی وجہ سے یہ درخت انسان کے ہمشکل ہوتا ہی اول یہ کہ مستقیم القد ہی یعنی کہین سے
ٹیڑھا اور گرہ دار نہین ہے دوسرے یہ کہ اسکے نر و مادہ کی بھی تفریق ہی تیسرے یہ کہ اگر اسکے
سر کو کاٹ ڈالین تو بیجان یعنے خشک ہو جاوے اور یہ درخت حاملہ ہوتا ہے بخلاف اور درختون
کے اسکے اول اول پھل مین انسان کے نطفہ کی سی بو پیدا ہوتی ہی اور پوست مانند منی کے
ہوتا ہے اسکے سر پر جو خمار ہوتا ہے اگر وہ کسی آفت سے تلف ہو جاوے تو درخت مذکور
خشک ہو جائیگا یہ بھی وہی صورت ہی جیسے کہ انسان کے سر کو عائد ہوتی ہے اور یہ بھی ہے
کہ اگر کوئی ڈالی اسکی کاٹین تو مانند اعضاے انسانی کے پھر دوسری بار وہ مقام سرسبز نہوگا
اور جس انداز سے آدمی کے بال ہوتے ہین اس درخت مین بھی رونگٹے موجود ہین حسنا الفلاحہ

کا قول ہے کہ اگر کوئی خرما کا درخت نہ پھلتا ہو تو لازم ہے کہ یہ ٹوٹکو کیا جاوے کہ ایک شخص
بسولا لیکر اور ایک دوسرے اور شخص کو ہمراہ لیکر اس درخت کے پاس جاوے اور
اسکے نیچے کھڑے ہو کر کہے کہ چونکہ یہ درخت پھلتا نہیں ہے اسکو کاٹنا چاہتا ہون یہ سُنکر
دوسرا شخص جواب دے کہ ابھی ایسا کام نکرو یہ درخت بہت عمدہ ہے امسال ضرور پھلیگا اُسوقت
وہ شخص جواب دے کہ یہ درخت ہرگز اب نہین پھلیگا اور یہ کہکر دو تین ضرب بسولا کی لگادے
تب طرفثانی اُسکا ہاتھ پکڑ کے کہے کہ خیر جانے دیجیے اسوقت معاف فرمائیے اگر امسال نہ پھلے
تو آیندہ کو مختار ہو پس انشاء اللہ اس تدبیر سے ضرور وہ درخت پھولے پھلیگا اگر اسی
ڈھب سے اور بھی درختون پر یہ ٹوٹکا کیا جاوے تو کیا عجب کہ اس دھمکی سے پھلنے لگین
صاحب الفلاحۃ کی تحریر ہے کہ اگر اس درخت کے نر و مادہ کو باہم قریب سے نصب کرین تو
نہایت کثرت سے پھلتے ہین اور یہ بات اُنکی باہمی اُنس اور محبت پر دلیل ہے اکثر جو نر و مادہ
کو متفرق کرکے لگایا ہے تو پھر وہ پھل نہین لائے ہان جبتک کہ باہم قرین نہین ہوے
اصمعی نے بعض اہل یمامہ سے حکایت کی ہے کہ اُن لوگون نے بیان کیا کہ ہمارے مسکن کے
نزدیک ایک چھوہارے کا باغ تھا اور وہ ہمیشہ بہمہ وجوہ پھلا کرتا تھا۔ ناگاہ ایک سال
مین بالکل نہ پھلا مالکان باغ نے اس فن کے جاننے والون کو بلا کر باغ ملاحظہ کرایا منجملہ
اُنکے ایک استاد نے درخت پر چڑھکر اِدھر اُدھر نظر کی مگر کچھ علت نہ پائی گھبرا یا کہ یہ
کیا باعث ہو لیکن پھر جو غور کرکے دیکھا تو ایک درخت نر کو دیکھا کہ وہ اُس سے بہت دور
تھا اُسنے پکار کر کہا کہ یہ درخت جو مادہ ہے اس درخت نر پر عاشق ہے اگر باہم قریب
ہو جاوے تو ضرور بالضرور پھل لائے آخر کہنے سننے سے جو کچھ دھیان آیا تو دونون کو
باہم ملایا اور معالج کا کہنا سچ پایا ثمرہ تشخیص نے رنگ دکھلایا کہتے ہین کہ اس درخت سے
اور سرو کے درخت سے باہمدگر عداوت ہی یہان تک کہ اگر کوئی شخص سروستان سے
سیر کرکے خرمازار کی طرف جاتا ہی اور کوئی درخت سرو کی لکڑی وغیرہ ہاتھ مین لیکر وہان جانے
کی خواہش کرتا ہی تو خرما کے باغبان ہرگز اُسکو نہین جانے دیتے اس درخت کے عجیب اتفاقات
سے ایک یہ بھی ذکر ہے کہ اگر اس درخت کے برابر دیوار بنائین تو اسکا رخ دیوار ہی کی جانب
رہیگا۔ کہتے ہین کہ خرچنگ کو جس درخت پر آویزان کرین میوہ بکثرت پھولے پھلیگا اور نیز
جس درخت مین سرب یا درخت بلوط کی کیل بنا کے اُسکی جڑ کے اندر دفن کردین تو اسکا

میوہ ہرگز نہ گریگا اور درخت پر قائم رہیگا اسکی لکڑی کو لاکھ جلادین مگر جیسے کہ انسان کی ہڈیان
کا کوئلا نہین ہوتا اسکا بھی کوئلہ نہین ہوسکتا اگر اسکی شاخ کو بطور لکڑی کے مکان مین لگائین
تو وہ شاخ پارہ پارہ ہوجائیگی اور اگر شاخ کو درمیان مین سے چیر کے الٹا ملا کے یعنے ایک شق
کی پشت کو دوسری شق کی پشت سے ملا کے چھت وغیرہ مین ڈالین تو پھر بہت مضبوط ہوگی
اور کبھی نہ ٹوٹیگی اسکے پتون کو لہسن کھانے کے بعد اگر چبا لیوے تو گندہ دہنی دور ہوجائیگی
اسکا میوہ نہایت شیرین اور لذیذ ہوتا ہے عن ابی ہریرۃ قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
العجوۃ من الجنۃ وھی شفاء من السم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عجوہ بہشت سے نازل ہوا ہے اور یہ شفا ہی ہر زہر سے عجوہ چھوہارے
کی ایک قسم ہے جو ہمیشہ پھلتا نہین ہے مگر بعد چالیس برس کے اور یہی وجہ ہے کہ
اہالیان شہر نے اسکا نصب کرنا باغات مین موقوف کردیا ہے۔ شیخ رئیس کا اعتقاد ہے
کہ خرماے خام کا کثرت سے استعمال کرنا تپ لرزہ اور دردسر پیدا کرتا ہے لیکن خرماے
خام سوختہ نمک ملا کے منجن ملنا بن دندان کو مضبوط کرتا ہے اور رطب یعنی خرماے پختہ
کے باب مین ربیع بن خثیم کا قول ہے کہ جب عورت کو خون نفاس بکثرت آتا ہو تو اسکے
کھانے سے فوراً بند ہوجائیگا اور مردون کو کھانے سے تولید منی بہت زیادہ ہوتی ہے اور
ملین طبع ہے۔ صورت درخت خرما کی یہ ہے۔

ورد۔ یعنی گلاب یہ مشہور درخت ہے صاحب الفلاحہ کا قول ہے کہ اگر یہ منظور ہو کہ اسکا میوہ جلد

پوست سے نکلے تو گرم پانی سے سینچنا چاہیے اگر یہ چاہے کہ خوشبو ورد کی زیادہ ہو تو درخت
لگانے کے وقت اسکی ڈالیون کے بیچ مین لہسن رکھدوے اسکی لکڑی سے سانپ بھاگتے
ہین اگر سانپ کسی کو کاٹے اور وہ اسکے درخت پاس جاے تو نافع ہی اسکا پھول سارے
پھولون مین خوشرنگ ہے اور خوشبودار ہوتا ہی اسکا زیرہ مانند طلا کے ہوتا ہی اسکی شبنم کو آنکھہ مین
لگانا آشفتگی چشم کو دفع اور روشنی زیادہ کرتا ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ جس شخص کا پسینا بدبو
کرتا ہو اگر وہ اسکو حمام مین لگاوے خوشبودار ہو اکثر عورتین اسکا استعمال کرتی ہین
ایک گروہ کا اعتقاد ہی کہ ورد کے لگانے سے مستے دور ہوتے ہین اگر کسی عضو مین کانٹا
گڑ گیا ہو اسکا ضماد کرین باہر نکل آویگا - جعل ایک جانور ہی سرگین مین پیدا ہوتا ہی وہ جانور
اسکی بو سے مرجاتا ہی اور اسی طرح جو جانور کہ بدبو سے پیدا ہوتا ہی اسکی بو سے مرجاتا ہی - تر پھول
اور درد سر کو نافع ہی مگر زکام مین مضر ہے اگر اسکے پھولون پر آرام کرین تو قاطع شہوت ہی اسکا عرق
درد چشم کو مفید ہے اور نیز موتیابند کو اگر بیہوش کے چہرہ پر اسکا عرق چھڑکین یا پلاوین تو
ہوشیار ہو خون کی روانی کو اسکی کلیون کا استعمال مفید ہی اگر بلی کی ناک مین مالش کرین تو
وہ بیمار ہو اور کیا عجب کہ مرجاے - صورت درخت گلاب کی یہ ہی

یاسمین یعنے چنبیلی مشہور ہی اسکا پھول سفید و زرد و ارغوانی ہوتا ہی اسکی بو سے درد سر پیدا
ہوتا ہے لیکن بلغمی درد سر کو تحلیل کرتا ہی اور اسکے ضماد سے جھیپ دفع ہوتی ہے شیخ کے سوا
اور لوگون کا اعتقاد ہی کہ اسکے بہت سونگھنے سے یرقان پیدا ہوتا ہے مگر درد لقوہ اور فالج اور

عرق النسا کو مفید ہے اگر اسکا روغن گرم مزاج والے سونگھین تو عارضۂ رعاف یعنی نکسیر پیدا ہو اور اسکی مالش آلت پر کرنا پیشاب جاری کرتا ہی۔ صورت درخت یاسمین یعنی چنبیلی کی یہ ہے

قسم دوم نباتات منجوم کے بیان مین۔ نجم نباتی اُسکو کہتے ہین جو دراز درخت نہو بلکہ مانند ساگ اور سبزہ کے ہو حق تعالے کی قدرت اس طرح جاری ہے کہ ہر سال زمین مردہ کو زندہ کرتا ہے اور پانی اُسپر برساتا ہی اور نباتات بوسیدہ از سرنو تر و تازہ ہوتے ہین اور گلہا سے سُرخ و زرد وغیرہ طرح طرح کے اُسمین لگتے ہین تاکہ ہر عقیل و فہیم اس سے استدلال کرے کہ اسی طرح حق تعالے مردون کو بھی زندہ کریگا اور اُنکے استخوانہاے بوسیدہ کو پھر از سرنو کسوت حیات پہنائیگا اسی کی طرف قرآن مین اشارہ ہی اس آیت سے کہ فانظر الے أثار رحمۃ اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا ان ذلك لمحی الموتی وھو علی کل شیٔ قدیر خلاصہ معنی یہ ہین کہ دیکھو تم سب رحمت خدا کی نشانیون کو کہ جسطرح اللہ زمین مردہ کو جلاتا ہی اسی طرح مردون کو بھی زندہ کردیگا کیونکہ وہ ہر شی پر قادر ہے اور آیات اللہ کی قدرت یہ ہی کہ اُسنے ہر دانہ مین ایک قوت عطا کی ہے کہ جب وہ دانہ زمین مین بویا جاتا ہی تو اُس اپنی قوت سے زمین کی رطوبت صالح کو اپنی طرف کشش کرتا ہی اور اُسی سے نشو و نما پاتا ہی جیسا کہ شعلہ آگ کا بواسطہ فتیلہ کے چراغ مین تیل کو اپنی طرف کھینچتا ہی پس بحکم خدا وہ دانہ اسی طرح پرورش پا کے بارور ہوتا ہی اور یہ چھوٹے درخت اس طرح پر ہین جیسے حشرات الارض جانوران بزرگ مین ہوتے ہین پس جسطرح سے شدت سرما مین حشرات الارض مرجاتے ہین اسی طرح یہ بھی شدت سرما مین نابود ہو جاتے ہین اور جس طور سے کہ وہ حیوانات صغیر کہ جنکے ہڈی نہین ہی سرما مین تلف ہوجاتے ہین نباتات

ہین بھی جس نبات کی لکڑی سخت نہین ہوتی سرما مین وہ تلف ہو جاتی ہی پس ان درختون
کے اتنے انواع ہوتے ہین کہ انکے شمار سے عقل بشر کی عاجز ہی اور کیونکر عاجز نہو کہ حق تعالے
نے الوان رنگا رنگ انکو عطا کیے ہین کسی کا رنگ ارغوانی ہی مثل گل سوسن کے اور کسی کا
شقایقی و رمانی و نارنجی و وردی رنگ ہی اور کسی کا رنگ ناری ہے مثل آذریون کو ہی کے
اور اسکو فارسی مین خجستہ کہتے ہین یہ بہ نسبت گلاب کے زیادہ ہلکا ہوتا ہی کہتے ہین کہ خار پشت
یعنے کچھوا اور راسو یعنے نیولا وغیرہ کو جب سانپ یا اژدہا کاٹتا ہی تو صعتر دشتی کھانا انکا علاج
ہی اور اگر اسکو پکا کر کھائین تو اسہال ہو جاے اگر شہد مین ملا کر چاٹین تو آماس کو مفید ہے
اگر اسکو پکا کر آب گرم اسکا نوش کرین کیڑے پیٹ کے مرجاوینگے اور نہایت مشہی بھی ہی اور
ریح کا دافع ہے اور تاریکی چشم اور شبکوری جو رطوبت سے پیدا ہو اسکو زائل کرے بس
بہرکیف جو کچھ ان درختون سے مشہور ہین وہ بطریق حروف تہجی کے تحریر ہوتے ہین

آذان الفار۔ جو ہہ کتی ایک گھاس ہی کہ اسکے پتے چھوٹے ہوتے ہین اور شاخین باریک
ہوتی ہین زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے ابابیل اسکو کھاتی ہی پھول اسکے زرد ہوتے ہین
اور آسمانی اور لاجوردی بھی ہوتے ہین اگر اسکو اس عضو پر رکھا جاوے جسپر کانٹا گرا ہو
تو کانٹے کو باہر نکالدیتی ہے اور زخم کو مندمل کرتی ہی اور اسکا پینا صرع کے واسطے مفید ہے
اور اگر شراب کے ساتھ پیا جاوے تو سانپ کے کاٹے کو مفید ہی اور زخم کے پھیلنے کو روکتا ہی

آذریون۔ اسکو خجستہ کہتے ہین اسکا پھول نہایت سرخ ہوتا ہی اور اسکے درمیان سیاہی
ہوتی ہی۔ شیخ رئیس کا بیان ہے کہ اگر اسکو سرکہ مین گھسکر لگائین تو داء الثعلب کو نافع ہوگا
اور اسکی خاکستر عرق النساء کو نافع ہی اور سب زہرون کی دوا ہے خاص کر حشرات الارض کے
کاٹے کے واسطے دیسقوریدوس نے کہا ہی کہ آذریون پہاڑی اگر حاملہ عورت استعمال
کرے اسیوقت بچہ کا اسقاط ہو جاوے اور اگر عورت اسکو اپنے پاس رکھے اور مرد اسکے
ساتھ صحبت کرے تو وہ حاملہ ہو جاوے۔ اسکے علاوہ دوسرے لوگون نے بیان کیا کہ جس
مکان مین آذریون ہو اگر اسمین حاملہ جاوے بھی تو اسقاط ہو جاوے

اذخر۔ مشہور گھاس ہی۔ بو اسکی خوش ہوتی ہے خارش کے واسطے نافع ہی اور معدہ
کو قوی کرتی ہے اور پیشاب کا ادرار کرتی ہے اور نیز حیض کا ادرار کرتی ہے اور سنگ مثانہ
کو توڑتی ہے۔

اُرز۔ یعنی چاول اسکے بکثرت کھانے سے روے روشن ہوتا ہی اور جسم فربہ ہوتا ہی اور خواب عمدہ نظر آتے ہین اسکی بھوسی منجملہ زہریلی چیزون کے ہی اگر کسی کو کھلائی جاوے اُسی وقت درد سر و زبال پیدا ہو

اسفاناخ۔ پالک۔ یہ کھانسی و خشونت سینہ کو نافع ہی اسکے تخم تپ کو نافع ہین اور درد قلب کو بھی سودمند ہے۔ مقدار شربت اسکی ایک درہم ہے۔

اسقیل۔ اسکو بصل الفار بھی کہتے ہین فارسی مین اسکو مرگ موش کہتے ہین۔ شیخ رئیس کا بیان ہے کہ اگر اسکو مستون پر طلا کرین تو اُنکو اُکھاڑ دیتی ہے۔ اور صرع و مالیخولیا و عرق النسا کو نافع ہے اور دانتون کو سخت کرتی ہے اور گندہ دہنی کو دور کرتی ہے اور آنکھون کو روشنی بخشتی ہے اگر اسکو مرض طحال والے کے باندھین تو ایک روز مین طحال کو اصلاح پر لاوے اور استسقا کے لیے مفید ہے کہتے ہین کہ اگر اسکو گھر مین لٹکا دین تو اُس مکان مین حشرات الارض نہ آوینگے اور شیخ رئیس کا قول ہے کہ اگر اسکو سانپ کے کاٹے پر ضماد کیا جاوے تو اُسکو مفید ہے۔

اُشترغار۔ مشہور گھاس ہے۔ چوتھے روز کی تپ کو نافع ہی اور سرکہ اسکا معدہ کو نافع ہی اور شہوت زیادہ کرتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہی لیکن متلی لاتا ہے اور دماغ کو مضر ہے

اُشنان۔ کپڑا اس سے دھوتے ہین صاف ہو جاتا ہے اسکی چند قسمین ہین سب سے زیادہ نافع سفید ہے۔ اور اسکو چڑیون کی بیٹ کہتے ہین اسکے بعد اُشنان زرد مفید ہے اور ہر ایک انمین سے جلا دیتی ہے اور تنقیہ کرتی ہے اور بقدر ایک درہم کے حیض کو جاری اور پیشاب کو کھولتی ہے اور تین درہم اسمین سے رطوبات استسقاء کو نافع ہی اور اسہال کرتی ہے اور اُشنان دانتون کو جلا دیتی ہے اور بدبو کو دور کرتی ہے۔ اور بقدر پانچ درہم کے بچہ کو شکم سے ڈالتی ہے اور دس درہم زہر قاتل ہے اور دھوان اُشنان سبز کا حشرات الارض کو گھر سے بھگا دیتا ہے

افسنتین۔ ایک گھاس ہے کہ اسکی پتی صعتر کی پتی کے مشابہ ہوتی ہے شیخ رئیس کا بیان ہی کہ اسکو اونی کپڑون مین اور پوستین مین رکھتے ہین تا کہ اُسمین کیڑا نہ لگے اگر اسکو سیاہی پر رکھین تو وہ خراب نہوگی اور کاغذ پر رکھین تو اُسکو کوئی چیز نہین کاٹے گی اور چہرہ کے رنگ کو درست کرتا ہے اور داء الثعلب اور داء الحیۃ کو نافع ہے۔

اقحوان - فارسی مین اسکو کویل کہتے ہین اسکی شاخین باریک اور اسپر پھول سفید ہوتے ہین اور سرخ بھی ہوتے ہین - اور بواسیر کو نافع ہے اور اگر اسکو بہت سونگھین تو خواب لاتا ہی
اور اسکا تیل درد مثانہ و قولنج کو نافع ہی

اکشوث - ایک گھاس ہے جو درخت پر پیدا ہوتی ہی اسکے پتی نہین ہوتی ذائقہ اسکا تلخ ہوتا ہی جس درخت پر وہ لپٹتی ہے وہ خشک ہوجاتا ہی اور تلخ ہوجاتا ہی اگر انگور پر لپٹ جاوے تو خوشہ انگور کو تلخ کردیتا ہے اسکی کلیان سفید ہوتی ہین اگر اسکو سرکہ مین کھاوین تو ہچکی کو دور کرے اسکا پانی یرقان کو دور کرتا ہے اور پیشاب و حیض کا ادرار کرتا ہی اور پرانی تپون اور درد شکم کو نافع ہے -

بابونج - مشہور گھاس ہے اسکی پتیان چھوٹی اور پھول زرد ہوتا ہی اور سفید بھی ہوتا ہے شیخ رئیس کا بیان ہی کہ وہ نافع ہی درد سر بارد کو اور ادرار حیض کرتا ہے اور جنین مردہ و مشیمہ کو باہر لاتا ہی اور قولنج کو نافع ہی

بادرنجبویہ - اسکو فارسی مین بادرنگ بویہ کہتے ہین - شیخ رئیس کا بیان ہے کہ وہ بچھو کو ہلاک کرتا ہی اور منھ کی بو کو خوش کرتا ہی اور نافع ہی واسطے سوداوی خارش کے اور دل کی فرحت پیدا کرتا ہے اور خفقان اور ہچکی کو دور کرتا ہے -

بادروج یہ نافع ہی بچھو کے کاٹے کو اور اسکے سونگھنے سے چھینک آتی ہے اور بہت کھانے سے ظلمت بصر پیدا ہوتی ہے کہتے ہین کہ شکم مین اس سے دھوان پیدا ہوتا ہی - اگر اسکو چباکر دھوپ مین رکھین تو اسمین دھوان پیدا ہوگا - عصارہ اسکا نکسیر کو نافع ہی خاصکر شراب کے سرکہ کے ساتھ مین - اور اسکا سرمہ لگانا آنکھ کی روشنی زیادہ کرتا ہی لیکن اسکا کھانا ظلمت چشم پیدا کرتا ہی تخم اسکا اگر بچھو و بھڑ کے کاٹے پر لگائین تو بہت نافع ہی -

بادنجان - اسکا کھانا اخلاط ردی پیدا کرتا ہی - اگر اسکو شگاف دیکر سایہ مین خشک کرین اور گاۓ کی چربی کے ساتھ پیسکر لڑکیون کے پستان کو طلا کرین تو پستان بڑے ہونگے اور لٹکینگے شیخ رئیس کا بیان ہی کہ بادنجان سدہ پیدا کرتا ہی اور خلط فاسد سوداوی کو برانگیختہ کرتا ہے اور رنگ رو کو فاسد و سیاہ کرتا ہی اور اس سے جذام اور سرطان اور صداع و بواسیر پیدا ہوتے ہین - اگر منظور ہو کہ بادنجان عرصہ تک رہے اسکو گلائی ہوئی چربی مین ڈبو کر لٹکا دیا جاوے یا مٹی مین پوشیدہ کردیا جاوے -

باقلا۔ صاحب فلاحت کہتا ہی کہ جب باقلا کا بونا منظور ہو تو اُسکو نطرون مین ڈالا جاوے بس وہ سب اقسام کے پہلے تیار ہوگا۔ پھول اسکا غم وحزن لاتا ہی اگر اسکو برابر دیکھا جاوے پھل اُسکا ظلمت چشم اور خواب پریشان لاتا ہی۔ جاحظ نے کہا کہ باقلا زیادہ کھانا عقل کو فاسد کرتا ہے۔ خاصیت باقلا کی یہ ہے کہ اگر مرغی کو دین تو وہ بیضہ نہ دیگی اگر باقلا کو مع پوست کے پیسا جاوے اور طلا کیا جاوے تو سفید داغ اور جھائیان زائل کرتا ہی اور رنگ چہرہ کو روشن کرتا ہے

پرسیاوشن۔ گھاس باریک ہی۔ حوض وندیون کے کنارون پر جمتی ہے اسکی شاخین سرخ ہوتی ہین سیاہی مائل اسکی پتی کرفس کی پتی سے مشابہ ہوتی ہی نہ اسکے ساق ہوتی ہی نہ پھول کہتے ہین کہ افراسیاب نے جب سیاوش کو مارا تو یہ گھاس خون سیاوش سے اُگی ہے پتی اسکی بواسیر و سنگ مثانہ کو نافع ہی اور پیشاب وحیض کا ادرار کرتا ہی اور یرقان کو نافع ہی

برنجاسف۔ ایک گھاس مشہور ہے۔ پتی اسکی چھوٹی زرد رنگ ہوتی ہی اور سفید بھی ہوتی ہی افسنتین کے مشابہ۔ گرمیون مین پیدا ہوتی ہے۔ صداع بارد کو نافع ہی اور جنین مردہ و مشیمہ کو گرا دیتا ہے۔ اور اگر اسکو تر زخمون پر لگایا جاوے تو اسکو خشک کر دیتا ہے

بصل یعنے پیاز۔ صاحب فلاحۃ کا بیان ہے کہ جب پیاز بونا منظور ہو تو اُسکے تخم سے پوست دور کر دینا چاہیے تاکہ اُسکا پھل عمدہ ہو اور جسقدر زمین نشیب مین ہو قوت اسکی زیادہ ہوتی ہے اور چاہیے کہ اسکے بونے اور کاٹنے کا زمانہ طلوع ثریا کا وقت ہو تاکہ اُسکا ذائقہ عمدہ ہو اگر پیاز کو شہد مین ملا کر آنکھ مین لگائین نگاہ کو تیز کرتا ہی اور اگر پیاز کے پانی کو شہد کے ساتھ پکائین اور ایک ہفتہ تک صبح نہار کھائین تو مادۂ منی کو بڑھاتا ہی۔ جاحظ کہتا ہی کہ پیاز زیادہ کھانا عقل مین نقصان پیدا کرتا ہی۔ کچھ آدمی معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آئے اُنکے واسطے انواع و اقسام کے کھانے موجود کیے گئے بعدہ پیاز لائی گئی۔ معاویہ نے کہا کہ یہ ضرور کھاؤ اسواسطے کہ اسکے کھانے سے اُس جگہ کا پانی نقصان نہین کرتا ہی جس جگہ کی وہ پیاز ہی اور نیز پیاز زہر کے اثر کو نافع ہی اگر کوئی شخص پیاز کو چاقو سے ٹکڑے کرے تو اُسکی بو سے اذیت اُٹھاوے اور آنکھ کو نقصان پہونچاتی ہے اور اگر چاقو کا سرا پیاز مین گڑ دیا جاوے اور اس چاقو سے پیاز ٹکڑے کیجاوے اس حال مین کہ وہ پیاز جو اسکے سر پر ہی وہ ویسی ہی موجود رہی تو اسکی بدبو سے اذیت نہ پہونچیگی۔ شیخ رئیس نے کہا ہی کہ پیاز رنگت کو سرخ کرتی ہی اسواسطے کہ وہ خون کو

اندر سے باہر لاتی ہے اور پیاز کی عجب خاصیت ہی پانی کے نقصان دور کرنے مین اور عصارہ اسکا آنکھ مین پانی آنے کو مفید ہی اور آنکھ کو روشن کرتی ہے اگر اسکو بطور سرمہ لگایا جاوے اور اگر آنکھ مین لگایا جاوے تو سفیدی چشم کو دور کرتی ہے اور اگر سفید داغ پر طلا کیا جاوے تو اسکو دور کرتی ہے اسکو بکثرت کھانا خواب لاتا ہی اور ہر قسم کی بواسیر کو دور کرتا ہی اگر اسکا کان مین پانی نکالکر ڈالا جاوے تو کان مین جو آواز باریک آیا کرتی ہے اُسکو دور کرتی ہے بطیخ۔ صاحب فلاحت کا قول ہی کہ اگر تخم خربزہ کو شہد و دودھ مین ایک مدت تک رکھا جاوے پھر بویا جاوے تو اسکا پھل نہایت شیرین ہوگا۔ خربزہ کی بو نہایت تیز ہوتی ہی دواؤن کی قوت کو دور کر دیتی ہے۔ اگر حایضہ عورت کشت خربزہ مین گذر جاوے تو مزہ خربزہ کا بدلجاتا ہی اگر گدھے کے سر کو کھیت خربزہ مین رکھا جاوے تو اُس سے آفات دور کر دیتا ہی اور جلد پختہ ہو جاتا ہی۔ اگر تخم خربزہ پھولون کے اندر رکھا جاوے تو خربزہ سے پھولون کی خوشبو آنے لگتی ہے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت نے فرمایا۔ تفکّہوا بالبطیخ وعضوا منہ فان ماءہ رحمۃ وحلاوۃ من حلاوۃ الجنۃ من اکل لقمۃ من البطیخ کتب اللہ لہ الف حسنۃ ومحی عنہ الف سیئۃ ورفع لہ الف درجۃ فانہ اخرج من الجنۃ یعنے بطیخ کو کھاؤ اسکا پانی رحمت ہی اور اسکی شیرینی جنت کی شیرینی سے ہی جس شخص نے ایک لقمہ بطیخ کا کھایا خدا تعالے اُسکے واسطے ہزار نیکی لکھتا ہی اور اُس سے ہزار برائی دور کرتا ہی اور ہزار درجہ بلند کرتا ہی۔ بزرجمہر نے بیان کیا کہ بطیخ مین دس خاصیت ہین۔ ریحانی ہی اور فاکہہ اور تحیۃ اور ادام ہی اور دوا ہی اور اشنان ہے اور بوزہ کی بدبو دور کرتا ہی اور ہاضم ہی اور پیشاب بستہ کو کھولتا ہے۔ شیخ رئیس کہتا ہی کہ بطیخ جلد کو صاف کرتا ہی۔ بطیخ کے تخم سفید داغ اور چھائیون کو دور کرنے مین بطیخ کا کھانا سنگ مثانہ کو دور کرتا ہی ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے

بلبوس۔ پیاز نرگس کے مشابہ ہوتا ہی اسکی پتی گندنا کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی پھول اسکا بنفشہ کے پھول سے مشابہ ہی۔ اگر اسکو زردہ مرغ کے ساتھ ملا کر مسون پر لگایا جاوے تو مسون کو بالکل اُکھاڑ دیتا ہی اور اسکا کھانا قوت باہ زیادہ کرتا ہے

بنفشج۔ مشہور گھاس ہی۔ بو اسکی دماغ کو نافع ہی اور شراب اسکی خناق و ام الصبیان والے کو سودمند ہی۔ شیخ نے بیان کیا کہ درد سر خلی کو دور کرتا ہی اسکو طلا کیا جاوے یا سونگھا جاوے درد چشم گرم کو دفع کرتا ہی اور تیل اسکا خارش کو نافع ہی۔ اور زکام والے کو سونگھنا مضر ہی

بودنس - ایک گھاس ہے کہ اُسجگہ اُگتی ہے جسجگہ بیش پیدا ہوتا ہی اور یہ نہایت عمدہ تریاق ہی بیش کے زہر کے واسطے اور برص و جذام کو دور کرتا ہی اور علاوہ سانپ کے زہر کے تمام زہروں کا تریاق ہے۔

بیش - ایک گھاس ہے جو ہندوستان مین پیدا ہوتی ہے۔ نصف درہم اسمین سے زہر قاتل ہی شیخ رئیس کا بیان ہی کہ بیش برص و جذام کو زائل کرتا ہی۔ اور اگر کسی کو یہ کھلایا جاوے تو اُس سے یہ آثار ظاہر ہونگے آنکھین اُسکی باہر آجائینگی اور سبب چہرہ اور زبان آماس کر جائیگا اور اسکو غشی پیدا ہوگی اور ہند کے بادشاہ جب کسی کو دھوکا دینا چاہتے ہین تو ایک لونڈی کو بیش سے پرورش کر کے اُسکو بطور ہدیہ کے بھیجتے ہین جب وہ اُس جاریہ سے صحبت کرتا ہی تو ہلاک ہو جاتا ہی اور بیش سے لونڈی اسطرح پرورش کرتے ہین کہ پہلے اُسکے بچھونے کے نیچے بیش ایک مدت تک رکھتے ہین بعدہ اندر بچھونے کے ایک مدت تک اُسکو رکھتے ہین پھر اُسکے کپڑون مین مدت تک رکھتے ہین پھر بتدریج اُسکو کھلاتے ہین اُسکو پھر کچھ نقصان نہین کرتا بعدہ اُسکو تحفہ مین بھیجتے ہین

ترمس - اسکو باقلای مصری کہتے ہین صاحب فلاحت کہتا ہی کہ اگر ترمس بونا منظور ہو تو چاہیے کہ اسکو شب و روز کے برابر ہونے کے وقت کاشت کرین جب اُگ آوے تو کھیت مین گاؤ کو چھوڑا جاوے وہ گاؤ اُس گھاس کو جو اسمین علاوہ ترمس کے ہوگی کھا جاویگی اور ترمس چونکہ تلخ ہوتا ہے لہذا اسکو نہ کھاویگی خاصیت ترمس کی یہ ہی کہ جس زمین پر ترمس تین مرتبہ کاشت کیا جاوے پھر جو چیز وہان بوئی جاوے وہ اچھی نہوگی شیخ رئیس بیان کرتا ہے کہ وہ بال باریک کرتا ہے اور کلف کو زائل کرتا ہی اور نیلے آثار گرنے یا ضرب کے جو بدن پر ہون اُنکو دور کرتا ہے اور اسکا پانی پکایا ہوا خارش و برص کو نافع ہی۔ اگر اسکو پانی مین بھگویا جاوے اور وہ پانی گھر مین چھڑکا جاوے تو اُس گھر مین سے مکھیان بھاگ جائینگی اور اگر اسکو ضماد کرین عرق النساء کو دفع کرتا ہی اور حیض کو جاری کرتا ہی اور سداب کے ساتھ بچہ مردہ کو شکم سے باہر لاتا ہے

توم - فارسی مین اسکو سیر اُردو مین لہسن کہتے ہین - صاحب فلاحت کہتا ہی کہ اگر توم کو اُسوقت بویا جاوے کہ قمر زمین کے نیچے ہووے تو اسمین بدبو نہوگی اور چاہیے کہ وقت زرع کا غروب ثریا کا زمانہ ہو۔ اگر اسکے پتے چبا کر اُس آنکھ پر رکھین جو درد کرتی ہو تو سب دواؤن سے نافع ہی اور اگر شہد کے ساتھ چبا کر بچھو وغیرہ کے کاٹے ہوئے پر لگایا جاوے تو اُسیوقت نفع دیگا

اگر اسکی جڑ کوٹ کر طلا کریں تو داء الثعلب کو مفید ہوگا اور اگر اسکو شہد کے ساتھ کوٹ کر منھ پر طلا کریں تو جھائیوں کو زائل کردیگا اگر اسکو سر پر رکھیں تو بالون کے گرنے کو بند کردیگا اور اگر اسکو کوئی شخص نہار کھاوے تو اسپر زہر تاثیر نہیں کرتا۔ شیخ رئیس نے بیان کیا کہ لہسن نافع ہے اپھار مختلف کے واسطے اور اگر اسکو نو تنج کے ہمراہ پکایا جاوے اور پیویں تو جون کے پڑنے کو روکے گا اور راکھ اسکی شہد کے ساتھ طلا کرنا سفید داغ کو مفید ہے اور بھبھوکہ دانتوں میں لگانا درد دندان کو مفید ہے اور اگر اسکو پکا کر پیا جاوے تو کھانسی پرانی کو نافع ہوگا۔ اور لہسن حشرات الارض کے کاٹے کو مفید ہے۔ شیخ رئیس کہتا ہے کہ میں نے اسکا تجربہ کیا ہے بلے شک یہ نافع ہے۔ اگر اسکو دو ٹکڑے کرکے سانپ کے کاٹے پر رکھیں تو کچھ ضرر نہوگا اور قوت زہر کی توڑ دیگا اگر معلوم کرنا منظور ہو کہ عورت بانجھ ہے یا نہیں تو اسکو کوٹ کر شہد میں ملایا جاوے اور عورت کی شرمگاہ میں رکھا جاوے اگر بوے لہسن کی عورت کے منھ سے آئے تو بانجھ نہیں ہے اور اگر بو نہ آئے تو بانجھ ہے ایسے ہی اگر منظور ہو کہ شناخت کیا جاوے کہ عورت بانجھ ہے یا نہیں تو یہ عمل کیا جاوے لیکن بعد دو روز کے عورت کے منھ سے بو آنا دیکھا جاوے اور عجیب خاصیہ لہسن کا یہ ہے کہ گندہ دہنی کو دور کرتا ہے اگر اسکے کھانے پر ہمیشگی کیجاوے اگر پوست اسکا جلایا جاوے اور تیل میں ملاکر سر پر رکھیں تو بالون کو اُگاتا ہے اور بالون کو گھونگر والے کرتا ہے

جاورس اسکو دخن کہتے ہیں صاحب فلاحت کا بیان ہے کہ جس زمین میں جاورس اُگتی ہے وہ زمین خراب ہو جاتی ہے عرصہ تک درست نہیں ہوتی۔ اسکا دانہ ایک مدت تک رہتا ہے فاسد نہیں ہوتا۔ قحط کے خوف سے اسکو ذخیرہ کرتے ہیں کئی سال تک درست رہتا ہے شیخ رئیس نے ذکر کیا کہ اگر اسکو گرم کرکے جس عضو میں درد ہو باندھیں تو درد کو زائل کرے

جرجیر۔ صاحب فلاحت نے ذکر کیا کہ اگر جرجیر کو بقول میں بویا جاوے تو بقول کو نافع ہے اور بہت سی آفات اس سے دور کرے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے جرجیر کھایا اور سو رہا تو جذام اُسکے شکم میں آمد و رفت کرتا ہے۔ صاحب فلاحت نے کہا کہ اگر انار ترش کو شیرین کرنا منظور ہو تو جرجیر کو کوٹ کر انار کی جڑون کو اس سے طلا کریں پھر مٹی جڑ کی درست کردیجائے تو وہ انار شیرین ہو جائیگا۔ اور اگر جرجیر کٹے ہوئے کو طلا کریں تو جھائیوں کو دور کرتا ہے۔ شیخ رئیس نے ذکر کیا کہ اگر جرجیر کو کوٹ کر گاو کے پتے میں ملا کر زخم

نشانوں پر طلا کریں تو اُن نشانات کو دور کر دیتا ہی- اُسکا کھانا بوسے کے کاٹے کو نافع ہے
عجیب خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر تخم جرجیر کوّے کو دیا جاوے تو اسکے پر سب گر پڑینگے-
اور اگر تخم مذکور کو شکر و گھی مین کسی شخص کو کھلاوین تو وہ شخص اسکو بہت دوست رکھیگا

جزر- یعنی گاجر- اگر اسکو شہد مین پکائیں اور ہر روز آمین سے پانچ درہم کھاوین تو قوت باہ کو بہت زیادہ کریگا اور گردہ کو قوت دیگا اگر تخم گاجر کو جلا کر اس عورت کے دامن کے نیچے دھوان کرین جسکے شکم مین بچہ مردہ ہو تو بچہ شکم سے گر پڑیگا-

جاج- ایک قسم کا کانٹا ہی کہ جس پر ترنجبین پڑتا ہی اور زیادہ تر زمین خراسان و ماوراء النہر مین ہوتا ہی عمل اسکا اسہال لاتا ہی اور کھانسی کو دور کرتا ہی اور سینہ کو نرم کرتا ہی

حاشا- ایک گھاس ہی جسکا پتا گول اور چھوٹا ہوتا ہی اور پھول اسکا سرخ ہوتا ہی دیسقوریدیس کہتا ہی کہ یہ گھاس پتھر پر اُگتی ہے اگر اسکو کھانے مین ملایا جاوے تو قوت باصرہ کو نگاہ رکھتا ہی اور ضعف بصر کو دور کرتا ہے

حرف- اسکو حب الرشاد اور سپندان کہتے ہین- ذہن و ذکا و قوت باہ زیادہ کرتا ہی اسکا عصارہ بالون کو قوی کرتا ہی اور گرنے سے محفوظ رکھتا ہی اور حشرات الارض کے کاٹے ہو کو مفید ہی شرباً و ضماداً اور اگر اسکی دھونی دیجاوے تو حشرات الارض بھاگ جاوین اگر حاملہ عورت اسکو زیادہ کھاوے تو بچہ کو ڈالدے عصارہ اسکا زخم کی خارش اور عرق النسا کو نافع ہی

حرشف- ایک گھاس خاردار ہی- فارسی مین اسکو کنگر کہتے ہین- شیخ رئیس کہتا ہی کہ اگر داء الثعلب مین طلا کرین تو نافع ہے- عصارہ اسکا جون کو ہلاک کرتا ہی اور پیشاب کا ادرار کرتا ہے اور قوت باہ کو زیادہ کرتا ہی

حرمل- ایک گھاس مشہور ہے اسکو فارسی مین سپند کہتے ہین اسکی بو کریہ ہوتی ہی شیخ رئیس کہتا ہے کہ سپند درد مفاصل کو نافع ہی اسمین قوت نشہ دہندہ ہی اسکا کھانا اور طلا کرنا قولنج کو نافع ہی- دیسقوریدس کہتا ہی کہ اگر حرمل کو مرغی کے پتے کے ساتھ اور رازیانج کے پانی کے ساتھ گھسین تو نگاہ کو قوت دیتا ہی- اور حیض کا ادرار کرتا ہی- اسکے تخم کو سرکہ مین ملا کر گھر مین چھڑکنے سے مکھیان دور ہو جاتی ہین-

حسک- ایک گھاس زرد رنگ گول ہی اسمین کانٹے ہوتے ہین- شراب کے ساتھ اسکو پلانا اثر زہر قاتل کا دور کرتا ہی اگر اسکو جوش دیکر پانی گھر مین چھڑک دیا جاوے تو مچھر گھر سے بھاگ جاوینگے

اگر اسکے کانٹے سانپ کے گھر مین چھوڑ دین تو سانپ بھاگ جاتا ہی

حلبة - ایک گھاس مشہور ہے - صاحب فلاحت کہتا ہی کہ اگر اسکے تخم کو سونے مین ملایا جاوے اور پھر بویا جاوے تو اسکو کیڑا نہین لگیگا - اسکا پانی پکایا ہوا صورت کو صاف کرتا ہے اگر درد زہ والی کو دیا جاوے تو اسپر وضع حمل آسان ہو جاوے - شیخ رئیس کہتا ہی کہ اسکا روغن دہن آس کے ساتھ بالون کو نافع ہی اور رنگ روی کو روشن کرتا ہی

حمص - فارسی مین اسکو نخود کہتے ہین اسکو کچا کھانا گندی ذہن لاتا ہی - شیخ رئیس نے کہا کہ اسکا کھانا اور طلا کرنا رنگ روی کو روشن کرتا ہی - اسکا آٹا خارش کو نافع ہی اسکا آب نے لال درد دندان کو نافع ہے اور آواز کو صاف کرتا ہی - اسکا طبیخ جنین کو شکم سے باہر لاتا ہی اور قوت باہ زیادہ کرتا ہی - کہتے ہین کہ اگر چنے سانپ کے گھر مین ڈالے جاوین تو سانپ وہان سے باہر ہو جاتا ہی

حندقوقی - سانپ کے کاٹے کو نافع ہی - اُسکا عصارہ ضعف بینائی کو نافع ہی پینے سے اور سرمہ لگانے سے شیخ رئیس کہتا ہی کہ صرع اور درد حلق اور خناق کو نافع ہی اسکے تخم قوت باہ کو زیادہ کرتے ہین - اور جسکو باری سے تپ آتی ہو اسکو تین تپ یا تین دانہ تخم دیوین تو اسکو نافع ہی

حنظل - ایک گھاس ہی نہایت تلخ جسکو ہرن بہت پسند کرتے ہین اور کھاتے ہین اور درندے اس سے بھاگتے ہین جس جگہ حنظل ہو وہان پر نہین ٹھہرتے - جسجگہ کہ خون جاری ہو اگر اسکا پتہ لگایا جاوے تو خون بند ہو جاوے - اگر اسکا پھل ایک شب پانی مین ترکیا جاوے اور اس پانی سے مکان کو چھڑکا دیا جاوے تو تمام مچھر ہلاک ہو جاوین اگر جذام یا داء الفیل کو لگایا جاوے تو نافع ہی اگر پایہ تخت کو حنظل سے طلا کیا جاوے تو سوائے بادشاہ اس محل کے جو شخص اس تخت کے پاس جاویگا ہلاک ہوگا - قاضی ابو علی متوفی نے بعضے بنی عقیس سے نقل کیا کہ کہا ہمارے پاس ایک عورت لنگڑی تھی اور ہماری عادت ہی کہ جب ہم کسی کو اسہال چاہتے ہین تو ہم یہ کرتے ہین کہ حنظل لیکر اسکو اندر سے خالی کرکے دودھ سے پر کرکے گرم بالو مین دفن کر دیتے ہین جب وہ جوش کر جاتا ہی تو اسکو نوش کر لیتے ہین تو اس سے اسہال عظیم ہوتا ہی - چنانچہ حسب عادت تین شخصون نے حنظل دفن کر رکھے تھے اس لنگڑی عورت نے ہرسہ حنظل کو نوش کر لیا تو اسکو سخت اسہال عظیم پیش آیا ہم لوگون نے اس سے مایوس ہو کر اسکو خیمہ سے دور کر دیا رات کو اس سے اسہال منقطع ہوا اور وہ خود اُٹھکر خیمہ مین آئی اور مدت تک زندہ رہی حنظل کی جڑ سانپ کے کاٹے اور بچھو کے زہر کو نافع ہی

حنطہ - فارسی مین اسکو گندم کہتے ہین - کعب الاحبار کا بیان ہے - آدم علیہ السلام نے جب زمین پر ہبوط کیا تو میکائیل علیہ السلام کسیقدر گندم انکے پاس لائے اور کہا کہ یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا رزق ہے آپ اسکو کھیتی کیجیے - اسوقت گندم شتر مرغ کے بیضہ کے برابر تھے - جب کفر دنیا مین ظاہر ہوا تو بیضہ مرغ کے برابر ہوگیا حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانہ تک ایسا تھا پھر کبوتر کے بیضہ کے برابر ہوگئے پھر فندق کی برابر پھر نخود کی برابر تھے - صاحب الفلاحۃ کہتا ہے کہ بیج ڈالنے کے وقت اگر کچھ دانے گاؤ کے سر پر گرین تو وہ نہین جمینگے - اگر کتے کے شکم مین کیڑے ہو جاتے ہین تو وہ گیہون کی بالی کھاتا ہے اس سے وہ کیڑے مرجاتے ہین گیہون کے دانے منھ کو صاف کرتے ہین اگر ملا کیے جاوین ایسے ہی آٹا گیہون کا - اگر اسکو کتے کے کاٹے پر لگایا جاوے تو نافع ہو -
اسکا خمیر نمک کے ساتھ دمل کو پکاتا ہے

حی العالم - ایک گھاس مشہور ہے - کہتے ہین کہ رتیلا کے کاٹے پر لگانے سے نہایت نافع ہے -

خانق النمر - ایک قسم کی گھاس ہے - درندے اگر اسکو استعمال کرین تو انکا حلق پکڑ لیتا ہے اور وہ زہر قاتل ہے - اسکا استعمال خارج دواخل مین نہین کیا جاتا ہے - بو اسکی نہایت کریہ و ناخوش ہے -

جبازی - ایک گھاس معروف ہے جسکو فارسی مین نیرک کہتے ہین اسکی پتی رات کو منقبض ہو جاتی ہے اور دن کو کھل جاتی ہے - اگر اسکی پتی کا ضماد کرین تو خارش اور جرب کو زائل کرے اور زنبور کے کاٹے پر ضماد کرین تو اسی وقت الم ساکن ہو اور اگر نمک کے ساتھ چبا کر بواسیر پر لگائین تو نافع ہو
اگر اسکے تخم پانی مین ملا کر اس سے زہر والے کو قی کرائی جاوے تو اثر زہر کا رفع ہو -

خربق - ایک گھاس ہے کہ جسکی پتی خاکی پتی سے مشابہ ہے پھل اسکا انگور کی شکل پر ہے - صاحب الفلاحۃ کہتا ہے کہ اگر چوب خربق کو بستان مین لگایا جاوے تو جسقدر وہان پر مچھر ہون ہلاک ہو جاوین اور کہتے ہین کہ اگر اسکو کسی تخم کے ساتھ کاشت کیا جاوے تو اس تخم کے پاس کوئی مرغ نجاویگا اور اگر مکان مین اسکا دھوان کرین تو تمام ہوام وہان سے بھاگ جاوین - اگر اسکو آٹے مین ملایا جاوے تو جو موش کھاوے ہلاک ہو جاوے - اگر خربق کو کبریت کے ساتھ کوٹ کر چیونٹی کے گھر مین ڈالا جاوے تو سب چیونٹیان بھاگ جاوین اگر خربق سیاہ کو کبریت کے ساتھ کوٹ کر گوشت پر ڈالا جاوے اور درندون کیواسطے وہ گوشت رکھا جاوے تو سب درندون کو شکار کر سکتے ہین - اگر کسی شخص کو دو درم خربق کھلایا جاوے تو اسہال ہوگا اور پھر تشنج اور رعشہ ہو کر ہلاک ہوگا

خردل - ایک گھاس مشہور ہے اگر اسکا تخم شیرۂ انگور مین ڈالا جاوے تو وہ شیرہ جوش نہین کریگا

اور عرصہ تک اپنے حال پر رہیگا - محمد بن زکریا کا بیان ہے کہ اگر خردل کو سانپ کے سوراخ مین ڈالا جاوے تو سب سانپون کو ہلاک کریگا - شیخ الرئیس کہتا ہی کہ تمام ہوام خردل کے دھوین سے بھاگتے ہین - اور جنگلی خردل تپ ربع کو نافع ہے اور نیز وجع مفاصل اور عرق النسا کو عصارہ اسکا کان مین ٹپکایا جاتا ہے بنابر درد گوش -

خس - فارسی مین اسکو کاہو کہتے ہین - صاحب الفلاحۃ کا بیان ہے کہ اگر تخم کاہو کو قبل از کاشت نانخواہ مین رکھا جاوے کہ بوئے نانخواہ کی اسمین آجاوے تو کوئی آفت کیڑہ وغیرہ کی اسکو نہ پہونچیگی اگر مینگنی بھیڑی کی لیکر اسمین تخم کاہو و جرجیر در شاد جمایا جاوے اور زمین مین رکھا جاوے تو ایک درخت نکلیگا جسمین تینون نوع ہونگی - اور کاہو بہت سرد ہی تشنگی کو رفع کرتا ہے اور شہوت جماع کو قطع کرتا ہے - اسی سبب سے وہ عورتین جنکے شوہر غائب ہوتے ہین سرکہ کے ساتھ اسکو کھاتی ہین -

خشخاش - فارسی مین اسکو کنار کہتے ہین اور وہ سفید و سیاہ ہوتا ہی - سفید خواب لاتا ہی اور سینہ کے نزلہ کو نافع ہے اور شہد کے ساتھ مادہ منی کو زیادہ کرتا ہی اور سیاہ قطعاً خواب لاتا ہی - عصارہ خشخاش افیون ہوتا ہی وہ مسکر ہے مقدار شربت اسکی بقدر عدس کے ہی درد سر والے کو اسکا طلا کرنا درد کو ساکن کرتا ہی

خصی الثعلب - گیاہ شیرین ہے اسکے پھل کو خصیۃ الثعلب کہتے ہین تشنج اور فالج کو نافع ہے اور قوت باہ زیادہ کرتا ہی اور سقنقور کے گوشت کے قائمقام ہی

خصی الکلب - ایک گیاہ ہی مثل خصی الثعلب کے پھل اسکے دو ہین ایک فوقانی ایک تحتانی اورام بلغمی کو تحلیل کرتا ہی اور زخمون کو صاف کرتا ہی

خطمی - ایک گھاس مشہور ہے - پھول اسکا سرخ اور سفید ہوتا ہی - شیخ الرئیس کہتا ہی کہ اگر اسکو سرکہ مین ملاکر بہق پر طلا کرین اور آفتاب مین بیٹھین تو نافع ہی اور نیز خنازیر کو نافع ہی - اگر خارش پر طلا کرین نافع ہے -

خمخم - ایک گھاس ہے اسکو آبگینہ مین رکھتے ہین جب وہ سیاہ و متعفن ہوجاتا ہی تو بہت عمدہ خضاب ہوتا ہی بالون کو سیاہ کرتا ہی

خیار - صاحب فلاحۃ کہتا ہی کہ اگر منظور ہو کہ خیار یا کھیرے مین تخم نہو تو اسکی شاخون کو زمین کے نیچے دفن کرو جیسے انگور کی شاخون کو دفن کرتے ہین اور کسیقدر رکھا ہوا رکھو اگر بلند ہوجاوے

تو پھر اسکو دفن کرین اسی طرح تین مرتبہ اسکو دفن کرین بعدہ ان شاخون کو قطع کرین تو پھر اسمین تخم نہوگا۔

خیری۔ اسکو نشوری کہتے ہین۔ صاحب الفلاحہ کہتا ہی کہ وہ مختلف رنگ کا ہوتا ہی۔ اور اگر سُرخ اور زرد اور سفید سے ایک ایک شاخ لیجاوے اور اسکو مانند گیسو کے بنایا جاوے پھر اسکو جمایا جاوے تو پھول ایسا آئیگا کہ اسمین یہ جملہ رنگ ہونگے۔ اسکا سونگھنا تر دماغ کو نافع ہی

رِجلی۔ اسکو فارسی مین خرزہرہ کہتے ہین اسکی دو قسم ہین برّی اور نہری۔ برّی کی پتی بقلۃ الحمقا کی پتی سے مشابہ ہی مگر اس سے باریک ہوتی ہی اور اسکی شاخین زیادہ لمبی ہوتی ہین اور زمین پر منبسط ہوتی ہین۔ اکثر زمین خرابہ مین اُگتا ہے۔ اور نہری پانی کے کنارہ پر اُگتا ہے اسکی شاخین زمین سے مُتصل ہوتی ہوتی ہین۔ اور اسکے خار بہت باریک ہوتے ہین۔ اور اسکی پتی بید کی پتی سے مشابہ ہی اور اوپر سے اسکی شاخ بہ نسبت نیچے کے موٹی ہوتی ہے اور پھول اسکا مثل گلاب کے ہوتا ہی۔ شیخ الرئیس کہتا ہی کہ اسکی پتی سے مچھر بھاگتے ہین

رازیانج۔ ایک گھاس مشہور ہے برّی و بستانی دو طرح کا ہوتا ہی۔ یہ تازہ عورتون کے دودھ کو بڑھاتا ہی۔ اور برّی سنگ مثانہ کو توڑتا ہی اور نافع ہی واسطے دور کرنے حمیات کے اور شراب کے ساتھ ہوام کے زہر کو نافع ہی اور قوت باہ زیادہ کرتا ہی اور پُرانے سدہ کو منفتح کرتا ہی اور نافع نزول ماء ہی۔ اور جب سانپ زمین کے نیچے سے بعد جاڑون کے باہر آتے ہین تو اپنی آنکھون کو رازیانج سے ملتے ہین تو قوت باصرہ انکی بڑھتی ہی اور تمام زمستان مین ظلمت مین رہتے ہین

ریباس۔ ایک گھاس مشہور ہے جو پہاڑون مین اُگتی ہے کہتے ہین کہ تاثیر رعد سے پیدا ہوتا ہی۔ شیخ الرئیس نے کہا ہی کہ ریباس مانع طاعون ہے۔ اگر اسکے عصارہ سے سرمہ لگاوین تو قوت باصرہ زیادہ کرے اور سستی کو زائل کرتا ہی

ریحان۔ اسکو ہندی مین تخم ریحان کہتے ہین۔ بلاد ایران مین نہین ہوتا کسری نوشیروان کے زمانہ مین حادث ہوا اور اسکا قصہ اس طور پر ہوا کہ ایک روز بادشاہ انصاف کے واسطے تخت پر بیٹھا تھا اور لوگون کے باہمی معاملات فیصل کرتا تھا ایک سانپ کو دیکھا کہ تخت کے نیچے سے اسنے سر نکالا۔ حاضرین نے اسکے مارنے کا قصد کیا بادشاہ نے کہا کہ اسکو چھوڑ دو شاید کہ اسپر بھی کسی نے ظلم کیا ہی اور یہ انصاف چاہتا ہی۔ تب وہ سانپ روانہ ہوا اور آدمی اسکے پیچھے چلے یہانتک

کہ ایک کنوین کے کنارہ پر پہونچے وہان پہونچکر گول ہوا اور کنوین مین گیا پھر باہر آیا۔ لوگون نے کنوین مین نگاہ کی دیکھا کہ ایک سانپ مردہ پڑا ہی اور اسکے اوپر بہت بڑا بچھو بیٹھا ہی لوگون نے نیزہ سے اس بچھو کو اُٹھایا اور بادشاہ کے پاس لیگئے اور سب معاملہ کی خبر کی۔ جب دوسرا سال ہوا اور بادشاہ مظالم کے واسطے بیٹھا تو وہی سانپ تخت کے پاس آیا اور اسکے منھ مین کسیقدر تخم سیاہ تھے وہ تخم وہان گراکر چلا گیا بادشاہ کے فرمانے سے وہ تخم کاشت کیے گئے ریحان پیدا ہوا۔ بادشاہ کو زکام وغیرہ رہتا تھا اور بہت اسکی شکایت کرتا تھا اسکو بہت نافع ہوا

زعفران۔ ایک گھاس مشہور سب جگہہ نہین ہوتی بلکہ خاص جگہ ہوتی ہے اسکی جڑ مثل پیاز کے ہوتی ہے اور پھول اسکا زعفران ہے۔ کہتے ہین کہ اسکا پھول ضحک لاتا ہی جو شخص کھاوے اسکو خندہ غلبہ کرے۔ شیخ الرئیس کہتا ہی کہ زعفران خواب لاتا ہی اور رنگ کو صاف کرتا ہے اسکو بطور سرمہ کے لگانا زروی چشم کو نافع ہی اور ایک درم سے زاید سم قاتل ہے۔ بلینا اس کہتا ہی کہ جس عورت کو ولادت دشوار ہو دس درم زعفران اسکے ہاتھ مین دیا جاوے کم و بیش نہو تو اسی وقت وضع حمل کرے۔

ساذج۔ ایک گھاس ہی جو ہندوستان مین ہوتی ہے اور اسکی پتی اور شاخین مانند ریحان کے ہوتی ہین اور اسکے پھول ہوتے ہین شیخ الرئیس کا بیان ہی کہ اگر اسکو کپڑون مین رکھین تو انمین کیڑا نہین لگیگا۔ اور اگر زبان کے نیچے رکھین تو بوے دہن کو خوش کرتا ہی اور واسطے درد دل کے نافع ہے۔

سداب۔ ایک گھاس ہی اسکے فوائد بہت ہین جسجگہ پر سداب ہوتا ہی وہان پر سانپ نہین ٹھہرتے۔ کہتے ہین کہ اگر سداب کبوترون کے برج مین رکھا جاوے تو وہان بلی نہین آویگی اسکا کھانا قوت باہ کو زیادہ کرتا ہی۔ اگر زن حاملہ عصارہ سداب جبلی کا نوش کرے تو فی الحال وضع حمل کرے۔ اسکی خوشبو مصروع کو نافع ہی۔ اگر سداب کو عورت بے دودھ کے ساتھ آنکھہ مین لگائین تو ظلمت چشم زائل کرے اگر اسکو پانی مین ملا کر مکان مین چھڑکین تو پچھو سب ہلاک ہو جا دین اگر سداب اور نطرون کو طلا کرین تو بہق اور مسون کو نافع ہوتا ہے۔

سلق۔ اسکو فارسی مین چقندر کہتے ہین۔ صاحب الفلاحہ کہتا ہی کہ اگر زمین کو سرگین گاؤ سے کھاد دیوین تو اسکی جڑ قوی ہو اور اسکا ذائقہ خوش ہو اگر اسکو ایک رات دن مینہ مین الین تو

سرکہ بنا دیتا ہی- اسکی پتی دار التعاب اور کلف کو نافع ہی- اور اگر چقندر کو سر پر رکھین تو بالون کو سیاہ کرے- شیخ الرئیس کہتا ہی کہ عصارہ چقندر سبوس کو دور کرتا ہی اور جون کو ہلاک کرتا ہے-

سمسم- فارسی مین اسکو کنجد کہتے ہین- شیخ الرئیس کا بیان ہی کہ عصارہ پتی اور شاخون کا اسکے بالون کو دراز کرتا ہی اور تخم اسکا اس سبزی کو جو آثار ضرب سے ہوتی ہی دور کرتا ہے- اگر اسکو خشخاش اور بیدر کتان کے ساتھ کھاوین قوت باہ کو زیادہ کرے اور مادہ منی کو افزایش کرے-

سنبل- ایک گھاس خوشبو دار ہی اسکا خوشہ چھوٹا ہوتا ہی اگر منھ مین رکھین تو بوے دہن کو خوش کرے اسکا خواص یہ ہے کہ نزلہ کو روکتا ہی اور قوت دماغ زیادہ کرتا ہے- اگر سرمہ کے ہمراہ آنکھون مین لگائین تو پلکون کو اگاتا ہے اور خفقان دور کرتا ہے-

سوسن- ایک گھاس خوشبو دار ہے جسکی پتی اور ساق ہوتی ہے- اسکی خوشبو خواب لاتی ہی اگر اسکو کوٹ کر طلا کرین کلف پر اسکو زائل کرے اگر اسکو سرکہ کے ساتھ سر پر رکھین درد سر کو دفع کرتا ہی اگر اسکو کوٹ کر شہد کے ساتھ طلا کر طلا کرین بہق کو نفع کرتا ہی اور اگر منھ کو اس سے دھووین رنگ رو کو جلا دیتا ہی- صاحب فلاحۃ کا بیان ہے کہ اگر سوسن کو نئے برتن مین رکھا جاوے اور اسکو مضبوط باندھا جاوے تمام سال تازہ رہتا ہی جب اسکو برتن سے نکالا جاوے تو آفتاب مین رکھا جاوے تاکہ اسکے چشمہ کشادہ ہون-

سیبر- ایک گھاس خوشبو دار ہے جسکو نمام کہتے ہین اسوجہ سے کہ بو اسکی پوشیدہ نہین رہتی اگر اسکی پتی پیشانی پر ضماد کیجاوے تو درد سر کو رفع کرے اور نیز زنبور کے کاٹے کو نافع ہے

شاہترج ایک گھاس مشہور ہے نہایت تلخ شیخ الرئیس کہتا ہی کہ اسکو پیا جاوے تو خارش کو نافع ہے اور دانتون کی جڑون اور معدہ کو قوی کرتا ہی اور پیشاب کو ادرار کرتا ہے-

شبت- ایک گھاس مشہور ہے- تخم اسکا ظلمت چشم کو پیدا کرتا ہی- شیخ الرئیس کا بیان ہے کہ شبت خواب لاتا ہی- بلیناس کا بیان ہے کہ اگر شبت کو سوتے وقت بستر کے نیچے رکھا جاوے تو خواب مین نہ آواز ہوگی اور نہ کچھ خوف ہوگا اور ہچکی کو نافع ہے جو امتلا سے ہوتی ہے-

شبرم- ایک گھاس مشہور ہے جو باغون مین ہوتا ہی اسکی شاخین پتلی ہوتی ہین اسکی پتی مانند طرخون کے ہوتی ہے- شیخ الرئیس کہتا ہی کہ وہ قوت باہ کو نقصان کرتا ہے اگر اسکا دودھ دانتون کی جڑون پر لگایا جاوے تو دانت بہ آسانی کندہ ہو جاوے- دو درم سم قاتل ہی

شجرۂ مریم - اسکو بخور مریم بھی کہتے ہین - شیخ الرئیس کا قول ہے کہ وہ زکام بارد اور نزول الماء اور ہچکی کو نافع ہے اور بچہ کو اسقاط کرتا ہی

شعیر - فارسی مین اسکو جو کہتے ہین - حضرت امیر المومنین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ شعیر گیہون سے پیدا ہوا ہی اور یہ اسطور پر کہ جب جبرئیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئے اور گیہون لائے اور یہ فرمایا کہ اسکو تم کاشت کرو یہ رزق ہے آپ کا اور آپ کی اولاد کا پس ایک مشت حضرت آدمؑ نے کاشت کیا اور ایک مشت حضرت حواؑ نے - اسوقت حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ اے حوا تم نہ کاشت کرو کیونکہ تمکو حکم نہین ہے لیکن انھون نے نہ مانا اور کاشت کیا پس اس سے جو پیدا ہوئے اگر جو کو کلف پر طلا کرین تو اسکو زائل کرے

شقائق النعمان - فارسی مین اسکو لالہ کہتے ہین - بیان کرتے ہین کہ کوفہ کے جنگل مین ہوتا تھا اور عرب اسکو خد العذاری کہتے تھے - نعمان بن المنذر وہان کو گذرا اور حکم دیا کہ جو شخص اسکو اکھاڑے اسکا ہاتھ اسکے عوض اکھاڑا جاوے پس اس سبب سے نعمان کی طرف نسبت ہوا - اس درخت کی پتی آفتاب کے ساتھ پھرتی ہی دن کو اسکی پتی کھل جاتی ہی اور رات کو بند ہو جاتی ہے - اسکا سرمہ لگانا ظلمت چشم کو نافع ہی - شیخ الرئیس کہتا ہی کہ لالہ جوز کے چھلکے کے ساتھ خضاب ہی -

شلجم - صاحب فلاحۃ کا بیان ہے کہ تخم شلجم اور تخم کرنب پر جب سال گذرتا ہی تو شلجم کرنب ہو جاتا ہی اور کرنب شلجم ہو جاتا ہی - کہتے ہین کہ اگر ایک برتن کو نصف گھاس سے پر کیا جاوے اور اسپر تخم شلجم بویا جاوے اور زمین مین اسکو دفن کیا جاوے توجسقدر وہ ظرف ہے اسی کے برابر شلجم پیدا ہوگا - شلجم مطبوخ قوت باہ ظاہر کرتا ہے

شجار - اسکو خس الحمار کہتے ہین ایک گھاس ہی جسپر بکثرت پتی ہوتی ہی اور اسکی پتیان جڑ سے متعلق ہوتی ہین - اور جڑ اسکی ایک انگشت کے برابر موٹی ہوئی ہے مائل بسیاہی - شیخ الرئیس نے کہا ہی کہ اگر اسکو بہق پر طلا کرین تو اسکو دور کرتا ہے - اگر حاملہ عورت اسکو اپنے پاس رکھے تو بچہ ڈالدے اور وہ اورام صلب کو نافع ہی

شوکران دیسقوریدوس کا بیان ہی کہ شاخ اس درخت کی مانند شاخ رازیانج کے ہوئی ہے پتی اسکی مانند کھیرے کے پھول اسکا سفید ہوتا ہی - اور تخم اسکا انیسون کے مشابہ ہی اکثر زمین

عراق مین پیدا ہوتا ہی شیخ الرئیس کا بیان ہی کہ بال اُکھاڑ کر شوکران طلا کیا جاوے تو اُسجگہ بال نہ نکلینگے اور اگر پستان دختر کو طلا کرین تو بڑے نہونگے۔

شونیز- ایک گھاس مشہور ہے- محمد بن زکریا کا بیان ہے کہ اگر گھر کو طبیخ شونیز سے چھڑکا کرین تو جملہ مچھرون کو ہلاک کرتا ہے- اگر شونیز کو صابون کے ساتھ ملیا جاوے اور منھ پر طلا کیا جاوے کلف کو زائل کرے

شیح- ایک گھاس معروف ہی لکڑی اسکی مجوف ہوتی ہی اور پتی اسکی سرو کی پتی سے مشابہ ہی- شیخ الرئیس کا بیان ہے کہ وہ نافع ہی نفخ شکم کو اور کدو دانہ کو دور کرتا ہی- اور خاک اسکی نافع ہے- دار الثعلب کو اور نیز نافع ہی رتیلا اور بچھو کے کاٹے کو

سلیم- گندم کی ایک قسم ہی جو گیہون سے چھوٹا اور دقیق ہوتا ہی- اسکو کوٹ کر اس عضو پر لگاتے ہین جسمین کانٹا وغیرہ رہگیا ہو تو اسکو باہر کر دیتا ہی- اگر اسکو کبریت کے ساتھ طلا کرین بہق کو زائل کرتا ہی اور اسکو بزر کتان کے ساتھ لگانا اورام وخنازیر کو تحلیل کرتا ہی- اگر اسکو کبوتر کی بیٹ کے ساتھ اورام پر لگایا جاوے تو انکو منفجر کرتا ہی- اور نیز اسکو گندم کے ساتھ قروح پر لگایا جاتا ہے اگر اسکو کھا دین تو نشہ اور دوران سر پیدا کرتا ہے

صعتر- ایک گھاس مشہور ہے اسکو فارسی مین کلیدارد کہتے ہین- اگر اسکو درد دندان والا شخص چباوے تو درد دندان کو ساکن کرتا ہی- اور کدو دانہ کو ہلاک کرتا ہی- اور صعتر جنگلی نافع ہی واسطے گزیدگی سانپ کے- اور نیولے وساہی کا سانپ کے ساتھ مقابلہ ہوتا ہے اور سانپ اسکے کاٹتا ہی پس اسکے کاٹے کا معالجہ صعتر بری سے کیا جاتا ہے-

طرخون- اسکو شیرازی زبان مین ترخونی کہتے ہین اگر اسکو چبالین تو زبان کا حس باطل ہو جاتا ہے اسی واسطے اکثر لوگ اُسسے پہلے چباکے تلخ اور بدمزہ دوا پیتے ہین اور اُسکی تلخی نہین معلوم ہوتی- شیخ رئیس کا قول ہے کہ اسکے کھانے سے درد حلق پیدا ہوا و یا وہ گھٹ جاے اور تشنگی پیدا ہو اسکی جڑ کو عاقرقرحا کہتے ہین اگر اسکو سرکہ مین پکاکر غرغرہ کرین تو جنبش دندان کو مفید ہو اگر قبل آجانے تپ ولرزہ کے اسکی مالش بدن پر کرین حکم خدا سے مفید ہوگا- صورت یہ ہی-

عبران ۔ اسکو فارسی مین کافور شبرم کہتے ہین شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ جو زکام سردی سے ہوا ہو اسکو مفید ہی اسکا عرق بصارت چشم کو تیز کرتا ہے ۔ صورت یہ ہے

عدس ۔ اسکو یونانی زبان مین ماقوبس کہتے ہین صاحب الفلاحۃ فرماتا ہے کہ اگر عدس کو جلد اُگانا منظور ہو تو گوبر ملا کر تخم ریزی کرین ۔ شیخ رئیس کا قول ہے کہ اسکو سویق یعنے آرد جو کے ساتھ بھیکر نقرس پر لگانا مفید ہے اسکی کثرت استعمال خورش سے جذام اور تاریکی چشم پیدا ہوتی ہے انکے سوا اور لوگ کہتے ہین کہ سرکہ مین پکا کر بالون کی بوائی پر لگانا نافع ہے اسکا غرغرہ خناق کو نافع ہی مگر اسکا کہانے والا رات کو خواب ہولناک دیکھتا ہی ۔ صورت یہ ہی

عظلم ۔ یہ ایک قسم کی گھاس ہے جسکے عصارہ کا تیل بناتے ہین جو کلف اور بہق کو زائل

کرتا ہی اور اسکی گھاس داء الثعلب اور بوسیدہ جراحت کو مفید ہے اور کانٹا باہر نکالتی ہی
شکر کے ہمراہ لڑکون کی کھانسی دور کرتی ہے اور اسیطرح اسکا خیرو بھی مفید ہی صورتیہ ہی

عنب الثعلب - یعنی مکوے یہ چند قسم کی ہوتی ہے فارسی مین اسکو روباہ بردگ اور سگ انگور
کہتے ہین بعض زہر قاتل ہوتی ہے بعض مرہم مین مستعمل ہے بعض نیند لانے والی مانند افیون
کے ہوتی ہے اسکا پتا سبز اور میوہ زرد ہوتا ہے اگر نیند لانے والی قسم مین سے کوئی شخص

اسکے بارہ دانے کھالے دیوانگی اور
ہچکی کی بیماری پیدا ہو اور رنگ بدن
بدرنگ ہوجائے اور اس مکوہ کو چار درم
کھانا دیوانہ کرتا ہے اگر اسکی جڑ کے
پوست کو ایک مثقال شراب مین نوش
کرین گران خوابی ہو اور اسکے ہر قسم کا شیرہ
درد چشم مین لگانا مفید ہے

صورت درخت مکوہ یہ ہی

فجل - اسکو فارسی مین ترب اور ہندی مین مولی کہتے ہین صاحب الفلاحۃ کا قول ہے
جس قدر ترب لمبی اور بھاری منظور ہو اسی کے موافق ایک لکڑی زمین مین بالکل گاڑکے
نکال لے گویا وہ زمین مجوف مثل سانچہ کے ہوگئی پس اُس غول مین تخم ترب کو مع خشک
گھاس کے ڈال دیلے اور اُسکے نیچے کسی قدر گوبر بھی ڈالنا چاہیے پس اُسیقدر مقدار

چوب کے برابر ترب ہوگی اور نیز یہ بھی کہا ہے کہ اگر تخم ترب کو شہد مین ملا کر تخم ریزی کرین تو شیرین ہو اسکے کھانے سے بُری ڈکار آتی ہے اس سبب سے کہ تُرب جسوقت معدہ مین گئی فضلات معدہ کو جذب کرکے اُبھارتی ہے یہ بُو اُن فضلات کی ہوتی ہے نہ کہ مولی کی لیکن یہ قول ابن الفرح طبیب کا ہی اگر لہسن کی خورش کے بعد اسکو کھاوین تو بدبو دور ہو جاے جن عورتون کے بچے ہوے ہون اگر وہ ترب کا استعمال کرین دودھ زیادہ پیدا ہوگا اور مرد اگر اسکو کھاے تو قوت باہ زیادہ ہو۔ لیکن آواز بیٹھ جاتی ہے اور اسکے ہمیشہ کھانے سے معدہ بہت صاف رہتا ہی اگر ترب کو پیسکر بچھو پر رکھ دین فوراً مر جاے جسنے ترب کھائی ہو اور اُسکو بچھو کاٹے تو زہر موثر نہوگا اگر اسکو شیلم یعنی منمنہ کی ہمراہ پیسکر داء الثعلب یا داء الحیہ پر ضماد کرین بال جم آوین لیکن جوئین سر مین بڑھ جاوینگی اور سستی بدن مین پیدا ہوگی اور سرا ور آنکھ اور دانت کو بھی مضر ہے شہد مین پیسکر مالش کرنا عارضہ کلف کے آثار دور کرتی ہے اگر اسکا شیرہ شراب مین ڈالین فاسد ہو جاے اور زہر کژدم کو نافع ہے اگر گرمی سے درد سر ہو تو اسکے پانی سے سر دھووے فوراً زائل ہو جاے اور بالخورہ پر ملنا بہت مفید ہی اگر سانپ دانون کے پٹارہ مین مولی اور نوشادر ملدین اسکے سارے سانپ مرجاوین یرقان مین اسکا شیرہ پانچ روز پینا زردی دور کرتا ہی اسکا شیرہ ملنا گرے ہوے بالون کو جماتا ہے اور آنکھ مین لگانا بصارت زیادہ کرتا ہے اور نیز مولی کو خشک کرکے پیسکر آنکھ مین لگانا تیزی نگاہ زیادہ کرتا ہے جس گھر مین اُسکی خاکستر چھڑک دین کژدم نہ آوینگے اسکو خشک پیسکر کلف پر لگانا اسکا مزیل ہے اسکے تخم کھانے سے باہ کی افزائش ہے

اور تشنج کو مفید ہے ابن ماسویہ کا قول ہے کہ مولی کے پتون مین بصارت افزائی ہے اور سانپ کے زہر کو مفید اور دودھ زیادہ ہوتا ہے

صورت یہ ہی

فرفخ۔ اسکو بقلۃ الحمقا اسوجہ سے کہتے ہین کہ جہان کہین تری ہوتی ہے وہان یہ اُگتا ہے اگر اسکے پتون کو بچھا کر اسپر سووین بدخوابی نہوگی اور جراحت بدنی پر لگانا مفید اور نیز مبہی ہے اگر اسکو شہد اور بورق مین پیسکر ناف کے گرد اور ذکر کے سوراخ اور پیڑو پر مالش کرین

ذکر تیز اور تند ہو شیخ رئیس کا قول ہے کہ اگر اس سے مسون کو کاٹین تو پھر پیدا ہنون اور نیز
درد چشم اور درد دندان کو نافع ہے اگر چھوہارے کے درختون پر کوئی آفت پہونچے اسکے
پتون کو مع شیرہ اُسپر ملنا اُس آفت کو دور کرتا ہی اگر انسان اسکے تخم کو سرکہ مین کوٹ پیکر نوش
کرے دیر تک تشنہ ہنو اکثر مسافر اسکا استعمال بروقت نہ ملنے پانی کے کرتے ہین اور نیز
گرم تپ کو نافع ہے مگر اسکا کثرت سے کھانا قاطع باہ ہی صورت یہ ہی

فنجنکشت۔ یہ ایسی بڑی گھاس ہے کہ درخت سے مشابہ ہی ترائیون مین اُگتی ہے اسکا پتا
زیتون کے پتے سے مشابہ ہوتا ہے اور اسمین پھول اور میوہ ہوتا ہے مگر میوہ کا استعمال
نہین کرتے ہین شیخ رئیس کا قول ہے کہ یہ گھاس بدن کا رنگ اچھا کرتی ہے اور اسکا مرہم
سستی اور درد سر کو نافع ہے اور خوش خوابی لاتا ہے اور دودھ کی کثرت پیدا کرتا ہے
مگر منی کی قلت ہو جاتی ہے اگر اسکو بچھا کر خواب کرین محتلم ہنون اور نعوظ ہنو عورت کو
اسکی دھونی سے شہوت دولی
ہوتی ہے اسکا پتا دافع زہر مار
ہے اور اسکا مرہم باولے کتے
کی جراحت کو مفید ہے اسکے
پتون کا دھوان مچھر وغیرہ اسی
قسم کے نیش زن حشرات کو دفع
کرتا ہے۔ صورت یہ ہی

فوتنج۔ اس خوشبودار گھاس کا پتا چھوٹا ہے اور یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ نہستری۔ اور جبلی

ٹھہری تو وہ یہ ہجو دریا کنارے ہے جسے اسکی بو سے بیہوشی دور ہوتی ہے اور مانع احتلام ہے
اور اسکا مرہم گزندہ حشرات کا نافع ہی اور اسکے پتون کا دھوان بھی مفید ہی اسکے پتون کو
دانتون سے چبانا بو ئے شراب کو کم کرتا ہے اور قاطع باہ ہے کیونکہ گردہ کو مضر ہی۔ اور جبلی
وہ جو پہاڑون پر اُگتے اسکا غازہ کرنا بدن کا رنگ سرخ و سفید کرتا ہے مخصوص اگر شراب
مین پکاکر حمام مین مالش کرین خارش کو مفید ہی اور نیز جذام اور ہچکی اور شگاف بدن کو
اور نیز مستسقی یعنے جلندھر والے اور یرقان والے کو نافع ہے اور بچھو کے زہر کی بہت
عمدہ دوا ہے۔ صورت یہ ہی۔

قاتل الذئب۔ اسکو اگر کوٹ کر کچے گوشت پر چھڑک کر بھیڑیے کو کھلادین وہ فوراً
مرجاوے صورت یہ ہی۔

قاتل الکلاب۔ اسکے کھانے سے کتا فوراً مرجاتا ہی کہتے ہین کہ یہ گھاس ہندوستان

مین ہوتی ہے جسکو گچلہ کہتے ہین۔ صورت یہ ہی۔

قتاد۔ یہ ایک طرح کا خاردار درخت ہی جسمین گوند بکثرت ہوتا ہے اسکو شیرازی پرکس کہتے ہین اسکے کانٹون کو جلاکر اسکی لکڑی گادشتر کو کھلاتے ہین اسکے کانٹے سخت اور دراز ہوتے ہین حتی کہ اہل عرب سخت کامون پر مثال دیتے ہین کہ دونہا خرط القتاد یعنے اس کام سے کم درخت قتاد کا کانٹا ہے اسکا گوند کھانسی اور پھیپھڑے کے زخم کونافع ہی اور صورت کو صاف کرتا ہی۔ صورت یہ ہی

قثا۔ فارسی مین خیار وبادرنگ اور خیار زار کہتے ہین۔ صاحب الفلاحۃ کا قول ہے کہ اگر یہ منظور ہو کہ اسکا ثمر بشکل انسان یا حیوان یا مرغ کے ہو تو جس صورت پر منظور ہو اُسکا سانچہ تیار کرکے اسمین قثا کو ڈالدین اور اُسکا چہرہ بند کردین مگر مقصود یہ کہ اسمین غبار یا ہوا نہ جاوے اور یہ بھی خیال رہے کہ قثا اپنی منبت سے جدا نہونے پائے پس جب وہ بڑھیگا اُسی سانچہ کے موافق ہو جائیگا اور نیز یہ بھی لکھا ہے کہ جو عورت حیض سے

ہوا اور انکے درختون مین جاوے تو اُنکے پتے خشک اور درخت بیجان ہوجاوینگے اور اُنکا میوہ تلخ ہوجائیگا اسی طرح اگر اسکے تخم کو روغن کی بو پہونچے یہانتک کہ جس ظرف مین روغن ہو یا کپڑہ مین لگا ہوا ور اسپر اسکے تخم پڑجاوین تو اُنکے ثمر کا مزہ تلخ ہوجائیگا اگر خیارزہ کی درازی منظور ہو تو ایک برتن مین پانی بھرکر سرکشادہ چار اُنگل کے فرق سے اسکے پاس رکھ دین جبوقت خیارزہ اسکے قریب پہونچے تھوڑا ہٹا دے اسی طرح وہ خوب دراز ہوجائیگی اگر اسکے دانہ کو اُلٹا بوئین بتا اور میوہ بکثرت پیدا ہو اگر اسکے تخم کو شہد اور دودھ مین بھگوکر بووین میوہ شیرین ہوگا۔ شیخ رئیس کا قول ہے کہ اسکا میوہ کھانا سگ گزیدہ کے حق مین مفید ہے اور نیز دافع تشنگی ہے اور اسکا سونگھنا حرارت کی زیادتی کا دافع ہے اسکا تخم پیشاب جاری کرتا ہی اور رنگ رو کو صاف اور صفراوی حرارت کو دور کرتا ہی صورت یہ ہی

قرطم - یعنے کرڑہ - اسکا پھول کسُم ہے۔ شیخ رئیس کا مذہب ہی کہ اسکا تخم مصفی سینہ اور رنگ بدن اور نافع قولنج ہی اگر انجیر یا سرکہ مین ملاکر استعمال کرین مسہی ہے اور کلف اور بہق اور داد کو زائل کرتا ہے اور ابن ماسویہ سے صاحب اختیارات نے حکایت لکھی ہے کہ اُنکے نزدیک مغز قرطم مسہل بلغم کا ہے اس طور پر کہ اسکا تخم پانی مین جوشش دیکر اور زیت مین ملاکر صاف کرکے دس درم شکر سُرخ اضافہ کرین اور دس درم سے بیس درم تک نوش کرین صورت یہ ہے۔

قطن - یعنے روئی یہ مشہور ہے اسکے پتون کا شیرہ لڑکون کو اسہال کی حالت مین پلاتے ہین اور اسکی خاکستر بن دندان اور اسکی بوسیدگی کو نافع ہے اور یہ مجرب ہی اسکا پھل اگر سخت ہوتا ہی تو اسکا بنا ہوا کپڑہ بدن کو سخت کرتا ہی اور اگر نرم ہوتا ہی تو اسکی پوشاک بدن کو نرم کرتی ہی روئی دار کپڑے مشائخ یعنے بوڑھون اور سرد مزاج والون کو مفید ہین - صورت درخت روئی کی یہ ہے -

قثاء بری - اسکو فارسی مین برغست اور شیرازی مین شورہ کہتے ہین اسکا ضماد کلف کو زائل کرتا ہی اور اسکا مستی کو بکثرت نافع ہے - اگر چھاتیون کے زخم پر اسکے پتون کا ضماد کرین تو مفید ہے اور نیز سینہ اور کیموس کی بستگی کو کھولتا ہے بواسیر پر لگانا نہایت مفید ہے رازی کے نزدیک معدہ اور جگر کو نافع ہے - صورت یہ ہی -

قنّب - یہ درخت بعض بری اور بعض بستانی ہوتا ہی حسین کا قول ہے کہ بری ایک گز کے برابر جنگل مین ہوتا ہی اسکا پتا سفیدی مائل اور اسکا پھل مانند فلفل کے ہوتا ہے جسکا روغن نکالتے ہین جو گرم آماس کو نافع ہے اسکی جڑ کا شیرہ درد گوش کو مفید ہے اور بوستانی کے تخم کو شہدانج کہتے ہین اور اسکے برگ کو بنگ جو کہ مفسد اور مخدر ہوتی ہی اسکو ذرا سا نوش کرنا بے عقل اور فکر کو باطل کردیتا ہے اسکی حرارت بڑی ہے اکثر خناق اور دیوانگی پیدا کردیتی ہے اور چوٹ کے درد کو نافع ہے اور خون کو بند کرتی ہی درد نقرس کو بھی مفید ہے - شیخ رئیس کے نزدیک اسکا شیرہ درد چشم کو مفید ہے لیکن درد سر اور تاریکی چشم پیدا کرتا ہے اور اسکا استعمال مادۂ منی کو خشک کرتا ہی انکے علاوہ اورون کا قول ہے کہ اسکا شیرہ ریح کو نافع اور اسکا روغن درد چشم کو جو سردی سے ہو دور کرتا ہی

صورت درخت قنب کی یہ ہی -

قنبیط - اسکو فارسی مین کرنب رومی کہتے ہین صاحب الفلاحۃ کا قول ہے کہ اگر اسکو زمین شور پر لگاوین اسکا جرم بزرگ ہو اور نیک مزہ اور کیڑے نہ لگین اسکو درمیان انگور کے لگانے سے انگور کے درخت کی قوت زیادہ ہو جاتی ہے لکن اس انگور کی شراب مین نشہ نہین رہتا ہی اسکے پتون کو مع ڈالی کے پیسکر اندہ ہگین لوگون کی پیشانی پر لگانا دفع رنج کرتا ہی اسکا میوہ کھانا یا اسکا بستر بنا کر اسپر سونا برے خواب دہشتناک دکھلاتا ہی اسی وجہ سے جسنے اسکا میوہ کھایا ہو اُسکے خواب کی تعبیر نہین کہتے اسکو افادیہ کے ہمراہ اگر ایسی عورت

نوش کرے جسکا حیض بند ہو گیا ہو تو حیض اسکا جاری ہو جاوے اور پرانی کھانسی کو نافع ہے اگر لڑکے اسکی خورش کی عادت کرین جلد بزرگ ہون اور بد آواز خوش آواز ہو جاوے اور درشتی چہرہ کی دفع ہو جاوے۔ شیخ رئیس کا قول ہے کہ یہ نبات اکثر درد کو نافع ہی اور گرمی اور رعشہ کو مفید ہے اور نیند لاتی ہے مگر آنکھون کو تاریک کرتی ہی اسکے تخم کی دھونی سے باغ کے کیڑے مر جاتے ہین اگر عورت قربت کے بعد اسکا شافہ بناوے اور حمول کرے حمل رہجاوے اسکے تخم کو مع پتے کے سرکہ مین پیکر باولے کتے کے زخم پر لگانا نافع ہی اسکا تخم تشنگی کو نافع ہی اور مادۂ منی کو بڑھاتا ہے۔ صورت یہ ہے

قیصوم۔ اسکی بو بہت عمدہ ہوتی ہے فارسی مین اسکو بوے ماران کہتے ہین کیونکہ اسکی بو سے سانپ بھاگتے ہین اسکے تخم کو جس گانون کے گرد بو دین وہان سانپ نہونگے اور جو ہون وہ مر جاوین۔ شیخ رئیس کا قول ہے کہ بال نکلنے کے حق مین مفید ہے اگر اسکو کسی روغن مین پکا کر جسکی داڑھی پر بال نہ جمتے ہون لگاوین فوراً بال نکل آوین اور حیض جاری کرتا ہے اور مردہ بچہ کو شکم سے باہر نکالتا ہے اور پیشاب کو کھولتا ہے۔ اسکا روغن ملنا تپ لرزہ مین مفید ہے اگر شراب مین ملا کر نوش کرین دافع زہر ہے

صورت یہ ہی

گاؤزبان - عربی مین لسان الثور کہتے ہین بلغم اور قرحہ کو مفید ہے شیخ رئیس کا اعتقاد ہے کہ دافع غم ہے اور مقوی دل صورت یہ ہے

کتان - یعنے السی - اسکے کپڑے بناتے ہین - کہتے ہین کہ اسکے جامہ سے بدن ملائم رہتا ہے مخصوص موسم گرما مین گرم مزاجون کو اسکا دھوان زکام کو مفید ہے اسکا تخم بہت قسم کے دردون کو موثر ہے نطرون اور انجیر کے ہمراہ کتے کے زہر کو مفید ہے اور موم کے ہمراہ ناخن کے امراض کو نافع ہے اور شہد اور فلفل مین ملاکر کھانا مقوی باہ ہے صورت درخت کتان یہ ہے -

کراث - یعنی گندنا - یہ شامی اور نبطی ہوتا ہے صاحب الفلاحۃ کہتا ہے کہ اسکی تخم ریزی کرکے زمین میں ڈالنے کے بعد پانی دیتے ہین اور اسکی جڑ مضبوط ہونے کے واسطے بکریون کی مینگنیان ڈالتے ہین اگر گندنا کو پیسکر بچھو کے زخم پر لگائین فوراً درد دور ہو اور نیز زنبور کے

زخم کو بھی نافع ہی اسکی مداومت تاریکی چشم پیدا کرتی ہے۔ شیخ رئیس کا قول ہی کہ شامی گندنا
لگانا مسون کو دفع کرتا ہے اور قاطع خون رعاف ہے مگر کھانا اسکا دردسر پیدا کرتا ہے
اور بُرے خواب دکھلاتا ہی اور دانتون مین درد پیدا کرتا ہے اور آنکھ کو مضر ہے اور نبطی
گندنا بواسیر کو مفید ہے بشرطیکہ اسکے پوست کی دھونی لیوین اور نیز نوش کرین اور بہی بھی
ہی دیگر اشخاص کا قول ہے کہ گندنا کو چباکر جہان پر زخم سے خون جاری ہو لگانا مفید ہے
جس عورت کا حیض بند ہوگیا ہو وہ اگر دس درم اسکا شیرہ بیس درم شہد کے ہمراہ نوش کرے
حیض جاری ہو۔ کہتے ہین کہ گرفتگی آواز کو مفید ہے اور اسوجہ سے گویے لوگ اسکا استعمال
کیا کرتے ہین کیونکہ درشتی آواز رطوبات دماغی سے ہوتی ہے اور یہ رطوبات کو خشک کرتا ہی

صورت یہ ہی

کرسنہ۔ یعنے مٹر۔ دیسقوریدس کا مقولہ ہے کہ یہ گھاس باریک باریک پتے ہوتے ہین
اور اسکا تخم غلاف مین ہوتا ہی دانہ اسکا مانند دانہ عدس یعنے مسور کے ہوتا ہی مگر یہ چوڑا
نہین ہوتا بلکہ پہلو دار اور سیاہی مائل ہوتا ہے البتہ مقشر ہونے پر عدس کے مانند ہوتا ہی
یہ دانہ بیلون کے فربہ کرنے مین عدیم النظیر ہے۔ اسکا مزہ ماش اور مسور کے درمیان مین
ہوتا ہے۔ رامجرد اور کاشغر کی ولایت مین بکثرت بویا جاتا ہی۔ شیخ رئیس کا قول ہے
کہ بہق اور کلف پر لگانا مفید ہے۔ رنگ روشن کرتا ہی اور نیز لاغری دور کرتا ہی اگر شراب
مین پیکر افعی یا انسان صائم یا باولے کتے کے کاٹے جراحت پر لگا دین نہایت

مفید ہے۔ صورت یہ ہے۔

کرفس۔ یہ گھاس مشہور ہے اور بری اور بستانی ہوتی ہے اسکی خورش بوے دہن کو خوش کرتی ہے اسی وجہ سے جو شخص امیرون اور بادشاہون سے سرگوشی کرتا ہے وہ اسکا استعمال کرتا ہے اور عورت و مرد کی شہوت کو حرکت دیتی ہے عضو رعشہ دار پر اسکا لگانا مفید ہے۔ شیخ رئیس کے نزدیک جنگلی کرفس داء الثعلب اور مسون کو مفید ہے اور بستانی بھی گندہ دہنی اور خارش و داد کو دفع کرتا ہے کرفس کھائے ہوے شخص کو اگر کژدم کاٹ کھائے یقین ہے کہ وہ آدمی مرجائے پس جہان کہین بچھو بہت ہون اسکے کھانے سے پرہیز بہتر ہے اسکا شیرہ آنکھ مین لگانا تاریکی دور کرتا ہے اسکی جڑ گردن مین حمائل کرنی درد دندان دور کرتی ہے اسکا تخم جلندھر اور بندیشاب کو نافع ہے اور بچہ کے غلاف کو شکم سے باہر نکالتا ہے جس گروہ کے درمیان مین اسکا دھوان کرین خواب غفلت مین بیہوش ہو جا دین سوء ہضم کی ہچکی کو مفید ہے

صورت اسکی یہ ہے۔

کروبا۔ شیخ رئیس کا اعتقاد ہے کہ یہ گھاس خفقان اور ریح کو نافع ہے اور کرم کی کشندہ اور

حبس بول اور پیچش کو مفید ہی صورت یہ ہی

کزبرہ یعنے دھنیا بلیناس کا قول ہے کہ اگر اسکو مع جڑ زمین سے اکھاڑ کر دردزہ مین عورت کی ران پر آویزاں کرین فوراً بچہ پیدا ہوے۔ شیخ رئیس کا قول ہے کہ کشنیز تر کا کھانا خواب زیادہ لاتا ہے اور تاریکی چشم پیدا کرتا ہے اور کشنیز تر اور خشک دونون قسم کا قاطع باہ ہے اور منی کو خشک کرتا ہے اسکا شیرہ دودھ مین پیسکر لگانا درد ہاے سخت کو نافع ہے اسکی کثرت خورش ذہن اور فہم کو ناقص کرتی ہے اسکا تخم زنبور کے نیش پر لگانا مفید ہے اور تین کف دست اسکا سفوف کھانا بھی نافع ہے۔ بلیناس کا قول ہے کہ اسکے دانہ کے دھوئین سے کژدم اور سانپ بھاگتے ہین اسکا کھانا بوے لہسن اور پیاز کو زائل کرتا ہے۔ صورت یہ ہی

کیکواسہ - یہ مشہور گھاس ہے اگر اسکو بستر مین رکھہ دین تو کھٹمل سب جیس ہو جاتے ہین اور کچھ آزار رسانی کی طاقت انمین نہین رہتی ہی - صورت یہ ہی

کمون - اسکو فارسی مین زیرہ کہتے ہین - کبوتر اسکی خواہش کرتا ہے جہان چھٹکا وین کبوتر جمع ہونگے اور جس خانہ مین ڈال دین کبوتر اسکو نہ چھوڑینگے اسکی بو سے مورچہ بھاگتا ہے - شیخ رئیس کا قول ہے کہ اسکے عرق سے منھہ دھونا مصفی ہی اسکا کثرت سے کھانا رنگ چہرہ کا زرد کرتا ہے سرکہ مین زیرہ پیسکر اسکا لخلخہ کرنا رعاف دور کرتا ہی اور نیز فتیلہ بناکر اگر ناک مین رکھین تو بھی رعاف کو مفید ہے اسکا شیرہ چشم کی روشنی بڑھاتا ہے اگر زیرہ اور نمک برابر لیکر پانی مین پیسکر بطور قرص بنا کے اور خشک کرکے آرد میدہ کے انبار مین رکھہ دین وہ میدہ مدت تک خراب نہوگا - صورت یہ ہی

کوزگندم - فارسی مین اسکو جوزگندم کہتے ہین اسکی خاصیت یہ ہی کہ اگر ایک دانہ اسکا لیکر دس رطل شہد اور تیس رطل پانی ملا کر پکاوین اور دیگ کا منھ گل حکمت کر دین بہت عمدہ شراب فوراً ایک گھڑی مین تیار ہو جاوے اور افزایش منی کے واسطے مفید ہی - صورت یہ ہی

کماۃ - یہ وہ گھاس ہے جو زمین کے نیچے چاند کی تاثیر سے پیدا ہوتی ہی یہ تخم سے نہین جمتی اور نہ اسکی جڑ ہوتی ہے بلکہ حاصل ہوتی ہے قوتہاے مجموعہ سے استحالہ کے طور پر جسطرح کہ جواہر زمین سے پیدا ہوتا ہی - حدیث نبوی مین واقع ہے ان الکماۃ کالمن یعنی کماۃ مانند ترنجبین کے ہی اس نظر سے کہ بغیر تعب اور مشقت کے زمین اسکو اگاتی ہے عرب کہتے ہین کہ اگر زمین کے نیچے کماۃ ریزہ ریزہ ہو اور موسم گرما کا آب باران اسکو پہونچے تو وہ سب ریزے سانپ اور افعی ہو جاتے ہین اسکی ایک قسم درخت زیتون کے سایہ مین ہوتی ہے جسکو قطر کہتے ہین وہ خالص زہر ہے اسی طرح جو کماۃ کسی درخت کے سایہ مین جمے وہ بھی زہر ہی شیخ رئیس نے کہا ہی کہ فالج اور سکتہ اسکی خورش سے پیدا ہوتا ہی اور کماۃ آنکھ کو روشن کرتا ہی جیسا کہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم سے روایت ہی کہ طبیب حاذق اسکی خاصیت کو خوب جانتا ہی - اور شیخ کے علاوہ اوروں کا یہ اعتقاد ہی کہ اسکا استعمال پیشاب کی بندش اور فالج پیدا کرتا ہے بعض کماۃ ایسے ہین جنکے کھاتے ہی آدمی فوراً مر جاتا ہی اور یہ زہر دار جانوروں کے ہمسایگی مین پیدا ہوتا ہے - صورت یہ ہے -

لبلاب - اسکو حبل المساکین اور عشقہ اور لموش بھی کہتے ہین اور شیرازی مین مرشتہ کہتے ہین اسکی کیفیت یہ ہی کہ جو درخت اسکے پاس ہوتا ہے اسپر یہ پیچیدہ ہوتی ہے اور مثل ریسمان باریک کے دراز ہوتی جاتی ہے اسکی تنی دراز ہوتی ہے کہنہ درد سر کو مفید ہی اور سرکہ مین پیکر اسکا ضماد درد سپرز کو نافع ہے اسکا عرق مسہل صفرا ہی شیخ رئیس کے نزدیک اسکا شیرہ بالون کو مثل نورہ کے گرا دیتا ہے اور جون کے رفع کرنے مین موثر ہے - صورت یہ ہی

لسان الحمل - یہ گھاس بکری کی زبان کے مانند ہوتی ہے شیرازی مین اسکو بارتنگ کہتے ہین اور یہ دو قسم ہوتی ہے بزرگ اور خرد - شیخ رئیس نے کہا ہے کہ خنازیر والے کی گردن مین حمائل کرنا مفید ہے اگر اسکی جڑ کو جوش دیکر غرغرہ کرین یا درد دندان کو نافع ہے اگر اسکو عدس کے طور پر پکا کر نا خورش کرین مرگی کو مفید ہو اور نیز تپ ربع دور ہو -
صورت یہ ہے -

لسان العصافیر- یہ اُس درخت کا میوہ ہے جسکو فارسی مین سرو کہتے ہین شیرازی مین اسکو تخم کواہر کہتے ہین اور فارسی مین زبان گنجشک اسکے پتے زخم کو مندمل کرتے ہین - شیخ رئیس کے نزدیک خفقان کو مفید اور مبہی اور مقوی قضیب ہے-

صورت یہ ہے

لصف - اسے فارسی مین کبر کہتے ہین یہ خراب زمین پر اُگتی ہے- صاحب الفلاحۃ کا قول ہے کہ جب دہقان اسکی زمین کو درست کرتا ہے تو یہ گھاس معدوم ہو جاتی ہے اسکے میوہ کی پرورش نمک سے کرتے ہین تو خوب پختہ ہوتا ہے اسکی جڑ مین مانند خیار کے ایک دوسرا میوہ ہوتا ہے اور وہ نہایت تیز ہوتا ہے اسکو شیرہ کے قوام مین ڈالتے ہین تاکہ اُسمین جوشش نہ آوے اسکی جڑ کا پوست عرق النسا اور فالج اور آبلہ کو مفید ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُسکی جڑ کا ترچھلکا درد دندان مین مفید ہوتا ہے اسکے پتے بواسیر کو نافع ہین اور مبہی بھی ہین اور ایک قسم کا تریاک ہے خاص کر جسکے کان مین کوئی جانور موذی گھسا ہو اُسوقت اگر اسکا عرق کان مین ٹپکا دین وہ جانور مر جائیگا اور بہق پر بھی لگانا نافع ہے- تصویر اسکی صفحۂ آئندہ پر منقش ہے-

تصویر درخت لعف کی یہ ہے۔

لفاح- فارسی مین شاہترج کہتے ہین اسکی ایک قسم سفید برگ ہوتی ہے جسکی ساق نہین ہوتی کہتے ہین کہ وہ نر ہے اسکا کثرت سے سونگھنا سکتہ کا عارضہ پیدا کرتا ہے اگر ایک ہفتہ اسکی مالش برص پر کرین سفید ہو اسکا سونگھنا درد سر دور کرتا ہی اور نیند لاتا ہی لیکن کندی پیدا کرتا ہے اسکا تخم اگر کبریت کے ساتھ ملاکر آگ مین رکھین تو آگ اسمین نہ لگے گی۔ اگر عورت اسکا شافہ شہد مین ملاکر لے خون کا جریان بند ہو اور گزندگی کو بھی نافع ہو لفاح دشتی جسکو یبروج بھی کہتے ہین اور اسکی آدمی کی سی صورت ہوتی ہے اور اسکا درخت نر مانند نر انسان کے ہوتا ہے اور مادہ کی صورت عورت کی سی ہوتی ہے اگر اسکی جڑ انسان کے سخت آماس پر لگادین سفید ہو اور نیز عارضہ خنازیر اور رتیلا اور درد مفاصل پر اسکا مرہم لگانا بہت نافع ہے اسکی جڑ شراب مین نوش کرنا بیہوش کرتی ہے اسکے کھانے سے بیداری جاتی رہتی ہی- شیخ رئیس کا قول ہے کہ اگر اسکو شراب مین پیکر تین گلاس نوش کرین ایسا بیہوش ہو کہ جو عضو چاہین کاٹین اسکو خبر نہوگی اگر چھ گھڑی تک ہاتھی دانت کو اسکے ہمراہ پکاوین نرم وملائم ہو جاتا ہے اس طرح پر کہ پھر جوش اسکی

چاہین ہاتھ سے بنالین صورت یہ ہی

لوبیا۔ شیخ رئیس کا قول ہے کہ اسکا کھانے والا برے خواب دیکھتا ہی اور روفس کا قول ہی کہ فربہی بدن پیدا کرتا ہی اور مردہ بچہ کو مع اُسکی آنول کے باہر نکالتا ہے اور خون حیض اور خون نفاس کو جاری کرتا ہے۔ صورت یہ ہے

لوف۔ فارسی مین اسکو فیل گوش کہتے ہین اسکا پتا جراحت بد کو مفید ہے اور کہنہ لوکو بھی نافع ہے اسکی جڑ شہد مین ملیکر لگانا کلف اور بہق اور نمش کو زائل کرتی ہے اور شراب مین ملیکر شگاف بدن پر لگانا جو جاڑے کے موسم مین ہو جاتے ہین مفید ہی اور مسہل بھی ہے اور اگر اسکی جڑ پیسکر بدن پر مالش کریں تو سانپ ضرر نہ دے اور افعی بھی اس شخص

سے بھاگینگے - صورت یہ ہے

ماشش - شیرازی مین اسکو سواس کہتے ہین شیخ رئیس کے اعتقاد مین اسکا کھانا باہ کو مضر ہی اور لوگون نے لکھا ہے کہ درد اعضا مین اسکا ضماد کرنا مفید ہے مگر دانتون پر اسکا استعمال مضعف دندان ہے - صورت یہ ہی -

مازریون - یہ مشہور ہے بعض بڑی بعض چھوٹی ہوتی ہے بڑی کے پتے مانند برگ زیتون کے ہوتے ہین بعض جو سیاہ رنگ ہی وہ زہر قاتل ہے لیکن بہق اور کلف اور نمش کیواسطے ہر ایک قسم کا مازریون نافع ہے اگر کبریت کو ملاکر استعمال کرین نہایت درجہ مفید ہو شراب کے ہمراہ پینا جانورون کی گزندگی سے بچوف کرتا ہی اگر آٹے مین ہلاکر کتے یا خوک کو کھلاوین فوراً مرجاوے خاص کر انسان کو تو دو درم زہر قاتل ہے شیخ رئیس کا قول ہی کہ پانی مین مچھلی کو مارڈالتا ہے اور دانہ ہاے بدن کو اسکا ضماد مفید ہے اور زخم کے کرم کو باہر نکالتا ہی دو درم اسکو نوشش کرنا جلندھر کو مفید ہے کیونکہ کھانے کے ساتھ ہی اسہال شروع ہو جاتا ہی اور اسی سے عارضہ دفع ہو جاتا ہے لیکن اس سے علاج کرنا خطرناک ہوتا ہی قاضی ابو علی تنوخی نے کہا ہی کہ ایک شخص جلندھر کے عارضہ مین مبتلا ہوا جملہ طبیب اُسکے معالجہ سے عاجز ہوے

پس بیمار نے جب زندگی سے عاجز ہوا مطلق العنانی اختیار کی اور جو اُسکے دل مین آتا وہ کھاتا
اور جو چیز عجیب دیکھتا اُسکو خرید کر کے کھالیتا ایک روز بھونی ہوئی ٹڈیان یعنے ملخ مول
لیکر نوش کین جسکے کھاتے ہی تھوڑی دیر بعد دست آنا شروع ہوے یہان تک کہ تین دن
کے عرصہ مین تین سو سے زیادہ دست آئے اور انجام کو آرام ہوگیا اُسوقت بعض حکما نے
اُس ماجرے کو دریافت کر کے اُس ملخ والے کے متلاشی ہوے اور اُسکے ہمراہ اُسکے
مقام کو روان ہوے اُس موضع کے گرد نواح مین مازریون نظر پڑی پس طبیب سمجھ گئے کہ
ملخ نے جب مازریون کھایا تو اصلی قوت مازریون کی اور وہ حدت اسکی شکم ملخ مین ضعیف ہوگئی
اور اعتدال پر آکر بیمار کو صحت بخشی سبحان اللہ وبحمدہ جب طبیبون کے دست قدرت کوتاہ ہوے
مشیت ایزدی نے اُس بیمار کا علاج ایسی ملخ سے پیدا کر دیا۔ صورت یہ ہے

ماہی دانہ۔ اسکو حب الملوک بھی کہتے ہین اسکا پتا باندازۂ ایک انگشت چھوٹی مچھلی کے مانند
ہوتا ہی اسکا ثمر تین تین دانہ کا خوشہ ہوتا ہی اور ہر ثمر مین تین دانے سیاہ ہوتے ہین جلندھر اور
گٹھیا اور عرق النسا اور قولنج اور نقرس کو مفید ہی اگر اسکے پتے کو گوشت مرغ کے ہمراہ مع چھ سات
دانون کے شوربا پکاوین بلغم کا مسہل ہوگا لیکن اسپر سرد پانی پینا ضرور چاہیے۔ صورت یہ ہے

ماہی زہرج - اسکے معنی مچھلی کا زہر ہے ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے جسکے پتے طرخون کے مانند ہوتے ہین اور اسکا درخت شبرم کے درخت کے مانند ہوتا ہی اور اسکی شاخ پتلی اور سیدھی ہوتی ہے اور رنگ زردی مائل ہوتا ہی اگر اسکو مچھلیون کے حوض مین ڈالدین تو اسکی مچھلیان مست ہوکر اوپر نکل آوین اور درد مفاصل اور عرق النسا اور درد پشت اور نقرس کو نافع ہے صورت اسکی یہ ہی

مرزنجوش - ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے شیخ رئیس کا قول ہے کہ دردسر کو نافع ہے اگر اسکو پکا کر اسکا عرق نوش کرین جلندھر کو دفع اور بند پیشاب کو جاری کرتا ہی سرکہ مین پیسکر زہر کژدم پر لگانا نافع ہے اسکا تخم ایک درم پانی مین پیسکر نوش کرنا زخم زنبور کا درد ساکن کرتا ہی اسکا روغن فالج کے حق مین بہتر ہے مرزنجوش خشک شہد مین ملا کر چوٹ کی نیلاہٹ پر لگانا موثر ہے خاص کر اگر آنکھ کے نیچے ہو صورت یہ ہی-

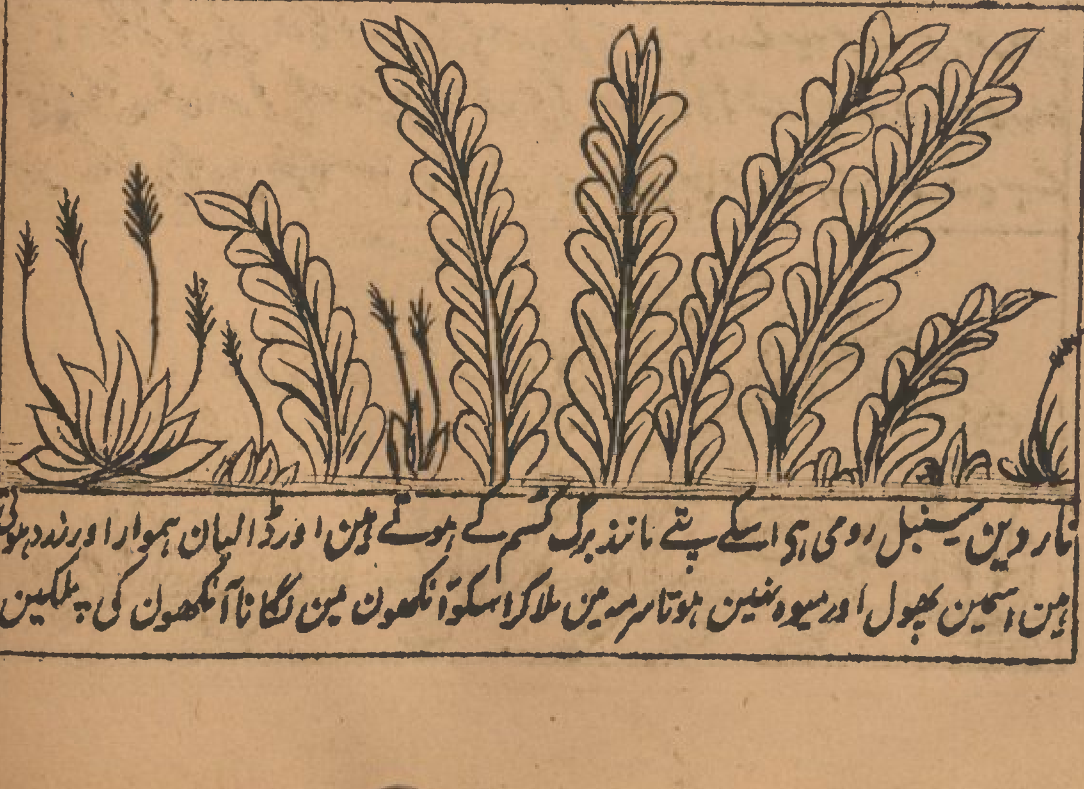

ناردین - سنبل رومی ہی اسکے پتے مانند برگ گندم کے ہوتے ہین اور ڈالیان ہموار اور بلند ہوتی ہین اسمین پھول اور میوہ نہین ہوتا سرمہ مین ملا کر اسکو آنکھون مین لگانا آنکھون کی پلکین

اُگاتا ہی اسکا توش کرنا بول اور حیض کو جاری کرتا ہی ایک درم واسطے فالج اور لقوہ کے مفید ہے اور اسحق کے نزدیک پھیپھڑے کو مضر ہی۔ صورت یہ ہی

نانخواہ۔ یعنی اجوائن اسکو شیرازی زبان مین زنیان کہتے ہین صاحب الفلاحۃ کہتا ہے کہ آٹھ مہینے تازہ اور چار مہینے خشک رہتی ہے جو شخص اسکی مداومت کرے خون کثرت سے پیدا ہو اگر جاڑے کے موسم مین گوسفندان نر اسکو کھاوین اُنکا نطفہ زیادہ ہو اور بکریان بہت بچہ سے گابھن ہوان اور انکی پشم اور دودھ مین کثرت ہو اور اسیطرح اگر خرما کے درخت کے نیچے نانخواہ کو بو دین تو درخت خرما کو بارور کرے اور ہر جراحت جانوران گزندہ کو مفید ہے بلیناس کا قول ہے کہ جو کوئی ہمیشہ نانخواہ کو دیکھا کرے اُسکے چہرہ کا رنگ زرد ہو اکثر بہق اور برص کی دوائیون مین شامل کیا جاتا ہے جس جگہ سے خون ٹپکتا ہو شہد ملاکر لگاوین بند ہو جاوے اگر اسکو جوش دیکر اسکا عرق کژدم کے زخم پر لگاوین درد موقوف ہو جاوے صورت اُسکی یہ ہے

نرجس۔ یعنی نرگس حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص کے دل مین برص یا جذام یا دیوانگی کی ایک شاخ ہوتی ہے بس اُس شاخ کو سوائے سونگھنے نرگس کے

اور کوئی شی دفع نہین کرتی ہے اگرچہ سال بھر مین ایک مرتبہ بھی نرگس کو سونگھے جالینوس کا
قول ہے کہ جسکے پاس فقط دو روٹیان ہون اُسکو چاہیے کہ ایک کھاوے اور ایک کے
عوض نرگس خریدے کیونکہ روٹی صرف غذاے تن ہے اور نرگس روح کی غذا ہی صاحب الفلاحۃ
کا قول ہے کہ اگر اسکے کچے پھل کو توڑین اور دو کانٹے اُسمین چبھووین اور پھر اُسکو خشک سا
کرکے بودین تو اس سے دوچندان نرگس پیدا ہوگی کہتے ہین کہ جماع کے وقت جسکی نظر
نرگس پر پڑجاوے اسکی شہوت بستہ ہوجاوے جسکا کشادہ ہونا پھر ممکن نہین اگر پیاز نرگس
کے دو ٹکڑے کسی کپڑے مین مع چشم مینڈک کے باندھکر کسی سوتی ہوئی عورت کی چھاتی
پر رکھدین تو وہ عورت اپنا دلی راز کہدیگی اور اسکا زخم پر لگانا زخم کو مندمل کرتا ہی اگر
سر مین مالش کرین گنج کا عارضہ اچھا ہوجاوے شیخ رئیس کا قول ہے کہ یہی پیاز نرگس
جو کانٹا کسی چیز کا عضو مین گڑجاوے ضماد کرنے سے کانٹا باہر نکال دیتا ہی اور شہد اور آرد
منمنہ کے ساتھ اور بھی سریع التاثیر ہے اسکا پھول دردسر اور بہق اور کلف کو نافع ہی اگر چار درم
شہد مین ملاکر نوش کرین مردہ بچہ کو شکم سے باہر نکالے ۔ صورت یہ ہی

نسرین ۔ فارسی مین اسکو نسترن کہتے ہین ۔ اور یہ دو قسم جنگلی اور باغی ہوتی ہے ۔
شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ نسرین باغی کرم کو مارتی ہے اور کان کی جھنجھناہٹ کو دفع
کرتی ہے اور نسرین جنگلی کا ضماد پیشانی پر کرنا دردسر کو دفع کرتا ہے اور نوش کرنے
سے قی اور ہچکی زائل ہوتی ہے ۔ صاحب اختیارات کا قول ہے کہ اگر کلف پر ضماد کرین
مفید ہو اسکو خشک کرکے نیم مثقال روزمرہ کھانے سے جوانی کا عالم باقی رہتا ہی

اور بڑھاپا نہین آنے پاتا ہے۔ صورت یہ ہے۔

نعناع۔ یعنے پودینہ شیخ رئیس کہتے ہین کہ مقوی معدہ اور مسکن فواق وتہہی ہے اور شکم کے کیڑے مارتا ہی اگر قبل مجامعت کے عورت اسکو کھالے حاملہ نہو پیشانی پر لگانا دافع درد سر ہے اسکا شیرہ سرکہ کے ساتھ خون کی روانی کو بند کرتا ہے اور شہوت جماع کی تحریک کرتا ہے اور امتلا کو نافع ہے۔ صورت یہ ہے۔

نیلوفر۔ یہ اکثر جنگلون کے تالابون مین اُگتا ہے اسکے شگوفے پانی پر نمودار رہتے ہین اور رات کو غائب اور دن کو ظاہر ہوتے ہین بلیناس کا مقولہ ہے کہ اگر اسکو سایہ مین خشک کرکے آگ پہ جوش دین تو حلیکا شیخ رئیس کا مذہب ہے نیلوفر کے استعمال سے نیند بہت آتی ہے اور گرمی کے درد سر کو نافع مگر قاطع شہوت ہی اور منی کو گاڑھا کرتا ہی احتلام کو موقوف کرتا ہی

اسکا تخم پانی مین پیسکر لگانا بہق کو زائل کرتا ہی اور زفت کے ساتھ داء الثعلب پر لگانا
بال نکالتا ہے۔ صورت یہ ہی

ہلیون۔ اس گھاس کے تخم او پتے ہوتے ہین اور چند قسم کی ہوتی ہے بعض جنگلی پہاڑون
پر بعض سرزمین نرم پر پیدا ہوتی ہے۔ شیخ رئیس کا مقولہ ہے کہ اسکے پتون کو جوش دیکر نوش
کرنا درد پشت اور عرق النسا اور قولنج ریحی کو نافع ہے اسکی جڑ پکاکر کھانا بند پیشاب کو جاری
اور وضع حمل کرتا ہے اور افزائش منی مین موثر ہے کتون کے حق مین زہر قاتل ہی اسکی
جڑ شراب مین پکاکر رتیلا کے زخم پر لگانا مضر اور درد دندان کے واسطے اسکا تخم
مفید ہی اگر عورت اسکو شافہ بنا کے حمول کرے حیض جاری ہو لیکن معدہ کے حق مین مضر
ہے مصنف عجائب المخلوقات نے لکھا ہی کہ میرے ایک دوست نے مجھ سے یہ حکایت
بیان کی کہ بعض اربل کے کوہستان مین ہلیون بکثرت ہوتا ہے وہان کا عامل ہر سال اسکی
شراب بناکر شاہ اربل کو ہدیہ بھیجا کرتا تھا ایک مرتبہ لوگ اس شراب کو لیے جاتے تھے
ناگاہ رہزنی ہوئی اور بدمعاشون نے وہ سب ظروف اپنے قبضہ مین کیئے جب انکا منھ کھولا
شہد سمجھکر بکثرت نوش کر گئے فوراً دست جاری ہوے یہان تک کہ ضعیف ہوکر اُسی جگہہ
گر پڑے مسافرون نے یہ کیفیت دیکھکر شہر اربل مین خبر کی پس وہان کے بادشاہ مظفر الدین
نے چند لوگون کو بھیجا انھون نے چارپائیون پر لادکر اُنکو حاضر دربار کیا راستہ مین لوگ اُن
چورون پر ہنستے تھے کہ ہلیون کے بیہوش جاتے ہین آخر دار الشفا بھیجے گئے چند لوگ صحیح
ہوے باقی مر گئے بادشاہ نے اُن باقی ماندون کو آزاد فرمایا کہ اسقدر فضیحت اور تکلیف

بیجا

اُنکو کافی ہوگئی ہے - صورت یہ ہے

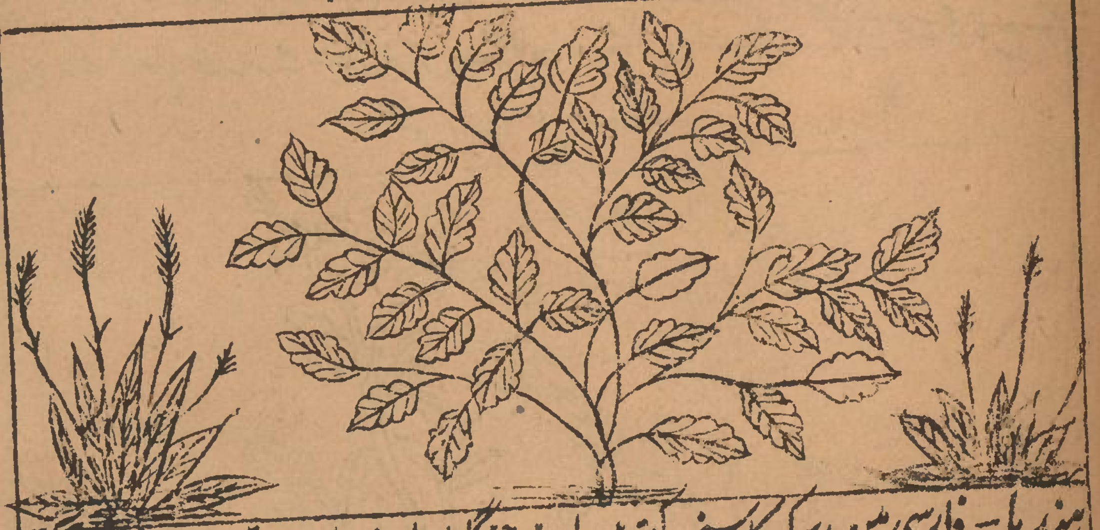

ہندبا - فارسی مین اسکو کاسنی کہتے ہین بعض جنگلی اور بعض باغی ہوتی ہے باغی بہت باریک اور پتا چوڑا اور تلخ ہوتا ہی جناب امیر المومنین علی علیہ السلام لے فرمایا ہی - فی کل ورقة من اوراق الهندبا وزن حبة من ماء الجنة یعنی اسکی ہر ایک پتی مین بہشت کے پانی کا ایک ایک قطرہ ہے - شیخ رئیس کا قول ہے کہ اسکا مرہم نقرس کو مفید ہے اسکی جڑ اور پتی کا مرہم سانپ اور بچھو اور زنبور اور بلی اور کتے کے کاٹے ہوے زخم کو مفید ہے اور تپ ربع کو بھی نافع ہے کہتے ہین جسکے دانت درد کرتے ہون وہ شخص اُس مہینے مین جسکی اول شب شب یکشنبہ ہو اور اُسی شب کو ماہ نو دیکھا ہو پس ایک پتا اسکا لیکر وہ شخص چاند کے مقابل استادہ ہو کر قسم کھالے کہ اس مہینے مین ہرگز گھوڑے کا گوشت ہندبا کے ہمراہ نہ کھاؤنگا پس درد دندان زائل ہوگا اور اس ٹوٹکے کے سبب دوبارہ درد نہوگا - صورت اسکی یہ ہے -

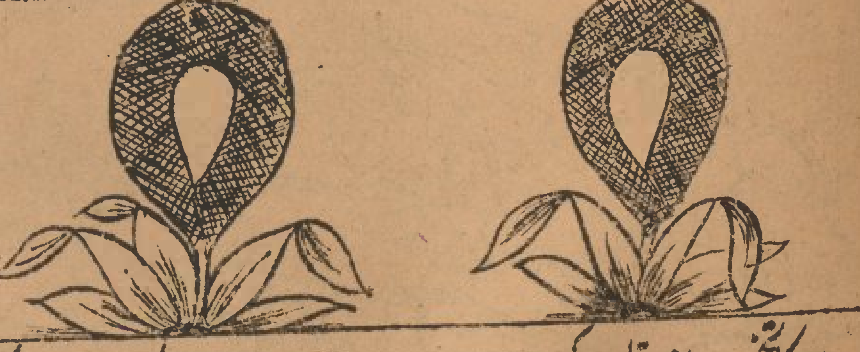

درس - اسکا تخم مانند تل کے ہوتا ہی اور بویا جاتا ہے خوشہ اسکا جو وقت خشک ہو کر پھٹتا ہی درس باہر نکل آتا ہے کہتے ہین ایک سال کا بویا ہوا بیس برس تک پھلتا ہی اگر اسکی مالش کرین کلف اور نمش کو مفید ہو اسکا ایک درم نوش کرنا سنگریزہ اور درد گردہ و درد مثانہ

مضر ہی کو جو سردی سے ہو دفع کرتا ہے اسحاق کے نزدیک خشخاش یعنے پھلیجہرہ کے حق مین مضر ہی اور اسکا مصلح شہد ہے۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ دیوانہ کتے کے جراحت کو نافع ہے صورت اسکی یہ ہے۔

یقطین۔ یعنے کدو۔ صاحب الفلاحۃ کہتا ہو کہ اگر اسکی کلانی منظور ہو اسکے تخم کو زمین مین الٹا بونا چاہیے اگر اسکو شہد اور دودھ مین ترکر کے تخم ریزی کرین میوہ اسکا شیرین ہوگا۔ جناب امیر المومنین ؑ کا قول ہے۔ اذا طبختم فاکثروا القرع فیمانہ تسکن قالب الحزین یعنی جس چیز کو پکاؤ اسمین کدو کثرت سے چھوڑو کیونکہ دل غمگین کو تسکین بخش ہی اسکا خواص یہ ہی کہ اسکے درخت پر مکھی نہین بیٹھتی اسی سبب سے جسوقت حق تعالی نے حضرت یونس ؑ کو ماہی کے شکم سے نکالا کدو کے درخت کا ابر سایہ کیا تاکہ حضرت یونس ؑ علیہ السلام کے بدن پر مکھی نہ بیٹھے اور حضرت کی جلد بدن مستحکم ہو۔ صورت یہ ہی

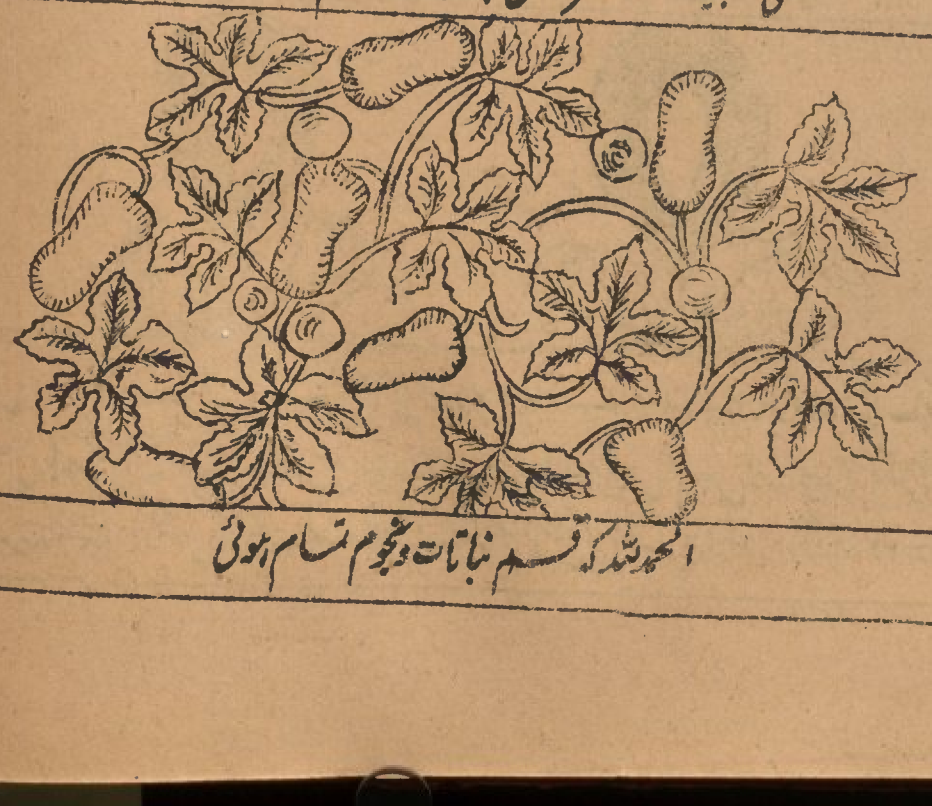

الحمد للہ کہ قسم نباتات و نجوم تمام ہوئی

تیسری نظر حیوان کے بیان مین - مرتبہ حیوان کا اجسام سے چہارم ہی اور کائنات سے
مرتبہ سوم ہے اسواسطے کہ کائنات سے مرتبہ اول مین معادن ہین اور مرتبہ دوم نباتات ہی کیونکہ
وہ معادن اور حیوان کے درمیان مین ہے اسلیے کہ نباتات مین نشو و نما ہے اور حس و حرکت
نہین ہے اور مرتبۂ سوم حیوان کا مرتبہ ہی کیونکہ اسکو نشو و نما بھی ہے اور حس و حرکت بھی ہے
پس معلوم ہوا کہ مرتبۂ اول اجسام سے بسایط ہین اور انکو امہات کہتے ہین اور حیوان اجسام
سے مرتبۂ چہارم مین ہے اور مرکبات سے مرتبۂ سوم مین ہے اور حیوان حس و حرکت کے
ساتھ خاص ہے اور سب حیوانات حس و حرکت مین مشترک ہین یہان تک کہ مچھر اور کیڑے بھی
شریک ہین لیکن حس اسکو اسواسطے دیا گیا ہے کہ اسکو بہت آفات پیش آتی ہین لہذا حکمت الٰہی
نے اسکو حس عطا کیا تاکہ بواسطہ اُسکے آفات سے بچے اگر اسکو یہ قوت نہوتی تو حیوان
بھوک اور پیاس سے تلف ہو جاتا اور اسکو خبر نہوتی ایسے ہی سوتے مین اگر اسکو آگ
لگجاتی تو وہ سوختہ ہو جاتا اور اسکو حس نہوتا - اور حرکت اسکو خدا تعالی نے اسواسطے
عنایت کی کہ انسان محتاج غذا کا ہے اور غذا اسکے ساتھ متصل نہین ہے جیسے کہ درخت
جمے ہوے کی غذا اسکے ساتھ متصل ہے پس ضرور ہے کہ غذا حاصل کرنے کو حرکت کرے اور
اسکے پاس جاوے اگر اسمین یہ قوت نہوتی جب وہ غذا کا محتاج ہوتا اور حرکت بنا بر حصول
غذا کر نہ سکتا تو بے غذائی سے تلف ہو جاتا جسطور پر بے آبی سے درخت تلف ہو جاتا ہی اور
نیز اگر اسکو کوئی آفت آگ یا پانی کی پہونچتی تو بھاگ نہ سکتا اور تلف ہو جاتا پس جبکہ
خدا تعالے نے حیوان کی غذا گوشت اور نباتات سے پیدا کی تو لازم ہوا کہ بعض حیوان بعض
کا دشمن ہو پس حکمت الٰہی نے ہر حیوان کو ہتھیار دیا کہ اسکے سبب اپنے کو دشمن سے محفوظ
رکھے بعضے انمین سے اپنے کو قوت کے سبب بچاتے ہین جیسے ہاتھی و شیر بعضے بھاگ کر بچاتے
ہین جیسے آہو و خرگوش اور بعض کو نہ قوت مقابلہ کی ہے اور نہ گریز کے آلت ہین اور بعض
اپنے کو مکان مین محفوظ رکھتے ہین جیسے کہ چوہا اور سانپ اور حشرات الارض ہین اور حکمت خداوندی
نے کسی حیوان کو اس سے زیادہ قوی نہین دیے کہ جسپر بقاے ذات اور اسکی نوع کا موقوف
ہی کیونکہ اس سے زیادتی نقصان ہی اسی سبب سے اشکال و اعضا حیوانات کے مختلف ہین
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا - ان اللہ تعالی خلق فی الارض الف امۃ ستمائۃ منھا فی البحر واربعمائۃ منھا فی البر

یعنی حق تعالے نے زمین مین ایک ہزار فرقہ پیدا کیا جسمین چھ سو دریا مین اور چار سو خشکی مین ہین اور بعض مفسرون کا قول ہے کہ جو شخص اس آیت فیض اشاعت کے معنی سمجھنا چاہے (ویخلق ما لا تعلمون) لازم ہے کہ رات کے وقت کسی جنگل مین روشنی کرے اور اُسطرف نگاہ کرے جدہر آگ روشن ہو اور ملاحظہ کرے کہ کتنی حشرات الارض بوقلمون عجیب عجیب صورتین نظر آتی ہین کہ کبھی کسی کے وہم مین نہون اب ہم کسی قدر اس مقام پر بعض حیوانات کا ذکر مع عجائب اور اُنکے خواص کے بیان کرتے ہین -

**نوع اول بیان انسان مین** - اس گروہ کی جانب چند طور پر نگاہ کرنا چاہیے - اول دربیان حقیقت انسان - واضح ہو کہ انسان اشرف حیوانات ہی حق تعالے نے صورت اور مزاج مختلف سے اسکو پیدا فرمایا ہی اور اسکے جوہر کو روح و تن سے تقسیم فرمایا اور فہم و عقل ظاہری اور باطنی عطا فرمائی اور نفس ناطقہ کو دماغ مین جگہ دی اور اُسکے گرد قولے فکر و ذکر و حفظ کو زینت بخشی اور اُسپر جوہر عقل کو مسلط کیا پس نفس ناطقہ بطور امیر اور عقل وزیر اور اُسکے قوی لشکر اور حس مشترک پیک اور بدن دار الحکومۃ اور اعضا نوکر چاکر اور حواس مسافر ہین یہ مسافر اپنے اوقات سفر مین خبر موافق اور مخالف سے مطلع ہوکر اُسکا حال حس مشترک سے ظاہر کرتا ہی اور حس مشترک درمیان حواس اور نفس ناطقہ کے واسطہ ہی اور وہی اُن خبرون کی اطلاع ناطقہ کے حضور مین کرتا ہے اُسوقت قوت عقلیہ واجبی امر کا خیال فرماتی ہی اسی سبب سے انسان کو عالم صغیر کہتے ہین اور اس حیثیت سے کہ بوسیلۂ غذا بزرگ ہوتا ہی داخل نبات ہی اور حس و حرکت کے ذریعہ سے حیوان اور حقیقت اشیا کے دریافت کرنے سے فرشتہ ہی پس انسان ان ہر سہ مراتب کا مجموعہ ہی اگر آدمی حیوانی حرکات پر رجوع ہوا مانند درندہ کے ہی اگر جماع پر حریص ہوا بکرا ہی اگر خورش کا شائق ہوا بیل ہے اگر حریص ہی کتا ہی اگر دل مین کپٹ رکھتا ہی اونٹ ہی اگر متکبر ہوا پلنگ کہینگے اگر مکار ہی روباہ سے مشابہ ہی اگر ان سب خصائل کا مجموعہ ہی شیطان کا مرید کہا جائیگا پس اگر انسان اپنی ہمت کو صفات ملکی کے حصول کرنے مین خرچ کرے تو سبحان اللہ پھر اُسکا دل کبھی درجۂ اسفل پر مائل ہوگا اور اسی طرف حق تعالے کا قرآن شریف مین اشارہ ہی کہ فضلناہم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا

پس جس شخص کا دل چاہے عالم سفلی سے بتصفیۂ باطن عالم علیا کیطرف رجوع کرسکتا ہی

**نظر ثانی نفس ناطقہ کے بیان مین** - جسوقت انسان کو سخت اہتمام ہوتا ہی کہتا ہے گفتم

یاکرد م - اس حالت مین وہ شخص اپنی ذات کا تو عالم ہی لیکن اپنے ظاہری و باطنی اعضا سے غافل ہی
اور اس حالت مین جو چیز معلوم ہی وہ نفس ہے اور نفس جمیع مدرکات کا عالم ہی اور ہر قسم کے
افعال کا فاعل ہے اور اس سے زیادہ اسکی تعریف نہین کر سکتے کیونکہ وہ فہم انسان سے خارج
ہی اسی واسطے خدا تعالے نے فرمایا ہی - وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اور نفس عہدۂ تکلیف کی
تقاید کرتا ہے یعنی اپنی گردن مین تکلیف کی رسیان ڈالے ہوے ہی اور بعد مرگ کے عذاب و
ثواب کا امیدوار رہتا ہی یا نعیم ؛ سعادت مین جیسا کہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہی ولا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ
ظاہر معنی آیہ یہ ہین کہ جو لوگ راہ خدا مین قتل ہوے ہین اُنکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہین اور نزد
خدا کے رزق پاتے ہین اور فضل خدا سے جو اشیا اُنکو ملے ہین اُس سے وہ خوش ہین یا جہنم
اور کمبختی مین جیسا کہ فرمودۂ خدا تعالے ہی - النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم
الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب ظاہر معنی آیہ یہ ہین کہ آتش جہنم قوم فرعون کے سامنے
صبح و شام پیش کیجاتی ہے اور بروز قیامت فرشتون کو حکم ہوگا کہ انکو عذاب سخت مین داخل
کرو - واضح ہو کہ یہ نفس بدن مین مانند بادشاہ کے ہوتا ہے اور دار الملک اسکا دل ہے
اور عضو بجاے خادم اور قوت عقلیہ بجاے وزیر ناصح اور مشیر کامل کے ہی اور اشتہا اسکے
خدام کے رزق کی جستجو کرتی ہے اور خشم مانند ایک بندۂ کمینہ مکار بدکردار کے ہی کہ اگر کوئی اُسکو
لاکھ نصیحت کرے مگر اسکی نصیحت اسے زہر قاتل معلوم ہو اور ہمیشہ قوت عقلیہ سے جو وزیر
ناصح ہی ہر امر مین منازعت کرتی ہے اور دماغ مین قوت محسوسہ بجائے پیغامبر کے ہی جو خبر
محسوسات کی لیا کرتی ہے اور قوت حافظہ جسکا مقام دماغ کے آخر مین ہی خزانچی ہے اور زبان
مترجم اور حواس خمسہ جاسوس جو کہ ہر ایک طرف متعین ہین مثلاً آنکھ رنگ کی طرف اور کان
آواز پر اسی طرح ہر ایک اپنی اپنی خدمت کا ماجرا خیال کو سناتے ہین اور خیال اُسکو خزانچی
کی تحویل مین دیتا ہی تا کہ نفس جن چیزون کی احتیاج دیکھے اُسکی تدبیر مین مصروف ہو واسطے
انتظام مملکت اپنی کے فسبحان من اظھر علی الانسان نعمۃ ظاھرۃ وباطنۃ یعنی پاک ہی وہ خدا
جسنے نعمت ظاہرہ و باطنہ انسان کو مرحمت فرمائی یہ نفس ہمیشہ کے واسطے ہی مگر ایک حال سے
دوسری حالت مین جاتا ہی جیسا کہ کبھی باپ کی پشت مین ہی اور کبھی مادر کے شکم مین حضرت
امیر المومنین جناب علی مشکلکشا علیہ السلام نے اپنے خطبہ مین فرمایا ہے کہ اے لوگو حق تعالی نے

تمکو ہمیشہ کے واسطے پیدا فرمایا ہی یعنے ہمیشہ رہوگے مگر ایک گھر سے دوسرے گھر کو انتقال ضروری ہی یعنے پشت پدر سے شکم مادر مین اور وہان سے دنیا مین اور یہان سے برزخ مین اور برزخ سے بہشت یا دوزخ کو پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی - منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخریٰ ظاہر معنی یہ ہین کہ زمین سے تمکو پیدا کیا ہمنے اور اسمین تمکو لیجا ئینگے اور اسی سے پھر تمکو نکالینگے شیخ رئیس نے درباب تعلق نفس کے ساتھ بدن کے اور جدا ہونے روح کے بدن سے ابیات عربیہ کہے ہین اور وہ اس مقام پر بجنسہ لکھے جاتے ہین لیکن چونکہ ترجمہ لفظی اُن ابیات کا بیکار اور بے موقع ہی اسوجہ سے نہین لکھا گیا مگر خلاصہ اُن سبکا یہ ہی کہ روح درجۂ اعلیٰ سے اُتر کے عالم اسفل مین آئی کہ اُسکی عزت و توقیر ہوگی یہان آکے قید بدن مین پھنسی اب چاہتی ہی کہ مین اپنے مقام کو سفر کرون اور بدن نہین چاہتا ہی کہ وہ اس سے جدا ہو اور جب وہ ارادہ جانے کا کرتی ہے تو وہ بسبب محبت کے درد فراق مین روتا ہی لیکن جب وقت ناگزیر آویگا تو سیکا بس نہ چلیگا اور کوئی روک نہ سکیگا اور سب دنیا کے مزے بیکار رہجائینگے اور کوئی عیش دنیا کا ہمراہ نہ جائیگا اور کسی کی محبت کام نہ آئیگی - ابیات

| | | |
|---|---|---|
| هبطت اليك من المحل الارفع | ورقاء ذات تعزز وترفع | محجوبة عن كل مقلة ناظر |
| وهي التي سفرت ولم يترفع | وصلت على كره اليك وربما | كرهت فراقك وهي ذات تفجع |
| الفت وماسكنت فلما استانست | الفت مجاورة الخراب لم تقنع | حتى اذا اتصلت بها هبوطها |
| من مبرم كرها بذات الاجرع | علقت بها ماء الثقيل فاصبحت | بين العالم والطول المخضع |
| تبكي اذا ذكرت عهود بالحمى | بمدامع تهمى ولما يقطع | اذا عاقها شرك الكثيف وصدها |
| تقص ان الاوج السيح المربع | حتى اذا قرب المسير الى الحمى | وبالرحيل الى الفضاء الاوسع |
| وعدت مفارقة لكل بتخلف | عنها حليف الترب غير مشبع | سجعت وقد كشف الغطاء فابصرت |
| ماليس مدرك بالعيون الهجع | وعدت تغرد فوق ذروة شاهق | والعلم يرفع كل من لم يرفع |
| فلاى شيء اهبطت من شاهق | سام الى قعر الحضيض الاوضع | ان كان اهبطها الاله لحكمة |
| طويت عن القدر اللبيب الاورع | فهبوطها ان كان ضربة لازب | لتكون سامعة بما لم تسمع |
| وتكون عالية بكل حقيقة | فى العالمين وحرقها لم يرفع | وهي التي قطع الزمان طريقها |
| حتى لقد غربت بغير المطلع | فانها برق تالق بالحمى | ثم انطفى فكانه لم يلمع |

کہتے ہین کہ ان نفوس کا اس عالم جسمانی اور اسکے متعلقات مین قید ہونا ایسا ہی جیسے کہ کوئی حکیم

کسی شہر مین کسی فاجرہ عورت کے عشق مین اسیر ہوا اور وہ بدکارہ اکثر اس بیچارے حکیم کو
خورونوش اور پوشش کے مطالبہ مین ایذا پہونچاے اور حکیم بسبب اُسکے عشق کے اُسکی
اطاعت کی محنت اپنے اوپر اختیار کرے اور اپنی اصلاح اور اپنے شہر کے دوست آشنا
و ناز و نعم کو بھول جاے اور بجز اُسکی رضامندی کے اور کوئی کام نہ کرے اور اُسکے درد مفارقت
کی برداشت اور تحمل نہ کر سکے بلکہ یہ سمجھے کہ اگر اسکی اطاعت نہ کرونگا اور یہ مجھسے خفا ہو جائیگی
تو مین مرجاؤنگا بس اسیطرح سے دنیا کا حال ہے کہ ہر شخص اسکے عشق مین گرفتار ہی پوشیدہ
نہ رہے کہ نفوس جو ہر روحانی ہین اور کبھی یہ کھانے پینے پہننے جماع کرنے کی آرزو نہین کرتے
ہین برخلاف اُسکے بدن کہ ہمیشہ ادھر متوجہ رہتا ہی نفس جب تک کہ بدن کی ہمراہی مین رہتا ہے
ہمیشہ اندوہناک رہتا ہے اور اس بدن کی اصلاح مین سختی کا تحمل کرتا ہے اور کار ہاے شاقہ
مین واسطے تحصیل مال و اسباب دنیوی کے کوشش کرتا ہی اور جب بدن سے جدا ہو جاتا
ہی آسایش پاتا ہی جیسا کہ ہمنے اوپر ذکر کیا ہے کہ ایک حکیم فاجرہ کے عشق مین مبتلا تھا
اب اُسکو راحت بجز اُسکی مہاجرت اور ترک عشق کے ممکن نہین ہی۔

**قول ہی۔ اخلاق انسان مین** - نفس کیواسطے خلق ایک ہیئت راسخہ ہی جس سے نہایت
آسانی کے ساتھ بے فکر و اندیشہ افعال صادر ہوتے ہین اور خلق کی تعریف مین اسواسطے
قید رسوخ داخل کیا گیا ہی کہ جس کسی سے مال کی بخشش کسی وجہ عارضی سے صادر ہو تو ہرگز نہین
کہینگے کہ اسکی سخاوت خلقی ہے جب تک کہ اسکے نفس مین ثابت اور راسخ نہو اور افعال
بہ آسانی صادر ہونے کی قید اسوجہ سے لگائی گئی ہے کہ اگر کوئی تکلیف پہونچنے سے ایثار
مال کرے یا غصہ کے وقت کسی اندیشہ کی وجہ سے خاموش ہو رہے تو نہین کہہ سکتے کہ اسکی خلق
سخاوت ہی یا حلم ہے بس اگر وہ ہیئت ایسی ہو کہ اس سے عمدہ افعال از روے شرع اور
عقل کے صادر ہون اسکو خلق نیک کہینگے اور اگر ہیئت قبیح صادر ہو اسکو اخلاق بد کہینگے
بہرکیف خلق خواہ بد ہو خواہ نیک کبھی تو ذاتی ہی یعنے بے اسکے حاصل کرنے کے انسان مین
پیدایشی ہوتا ہی اور کبھی اکتسابی کہ وہ اپنے کو افعال نیک پر عادی کرے اور اسیر آدمی کو اختیار
ہی کہ اگر نیک خلق نہو تو اپنے نفس کیواسطے محنت گوارا کر کے اُسکی تحصیل کرے اخلاق نیک کا
فائدہ دنیا اور عقبیٰ مین بڑا ہی - روی عن رسول اللہ لقب انی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اثقل شیٔ یوضع
فی میزان المؤمن خلق حسن جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

بھاری زیادہ اشیا کا جو میزان حساب مین رکھینگے خلق نیک ہوگا اور فرمایا کہ سؤ الخلق ذنب لایغفر یعنی بد خلق ایسا گناہ ہی کہ اسکی مغفرت نہین ہی عبداللہ بن سمرہؓ نے کہا ہی کہ ایکمرتبہ ہم پیغمبر خدا کے پاس حاضر ہوے حضرت نے فرمایا۔ انی رأیت البارحۃ عجیبا رأیت رجلا من امتی جاثیا علی رکبتیہ وبینہ وبین اللہ حجاب فجاء حسن خلقہ وادخلہ علی اللہ یعنی مین نے کل شب کو یہ خواب دیکھا ہی کہ ایک مرد ہماری امت سے اپنے گھٹنون کے بل پڑا ہوا ہے اور اسکے اور خدایتعالے کے درمیان مین ایک حجاب ہی پس اُسکے خلق نیک نے آکر خدایتعالے کے پاس اُسکو پہونچا دیا غرض اس سے یہ ہی کہ جو کوئی اکثر فضائل کو جمع کرے وہ شخص اسکے شایان ہے کہ بادشاہ معزز ہو اور خلائق اُسکے پیرو ہون اور برخلاف اسکے جو افعال قبیحہ اپنے مین جمع کرے وہ مردود ہوکر شیطان ہو جیساکہ صاحب فضائل سے اقتدا کرنا لازم ہے اُسی طرح صاحب ضلالت سے پرہیز کرنا واجب ہی پس اسیوجہ سے مین نے اخلاق کو بیان کیا تا ہر شخص اسکا فائدہ اُٹھالے۔

**فصل بیان مین اخلاق فاضلہ کے** ۔ عمدہ چیز آدمی مین عفت ہی معنی اسکے اپنے تئین نگاہ رکھنا ممنوعات شرع سے یعنی مجامعت اور خورونوش سے اہل عفت پر کلام مجید مین مکرر آفرین ہوئی ہے از انجملہ یہ آیت فیض اشاعت ہی والذین ہم لفروجہم حافظون یعنی جنّتی وہ لوگ ہین کہ جو اپنی شرمگاہون کو حرام سے بچاتے ہین۔ **حکایت** ہی کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جوان نہایت خوبصورت بزاز پیشہ تھے ایک روز کسی بادشاہ زادی کی نگاہ اُنپر جو پڑی وہ عاشق ہوگئی کپڑے کی خریداری کے حیلہ سے طلب کیا جب محل مین پہونچے اُسنے خواہش وصال کا اظہار کیا۔ محمد نے جواب دیا حاضر ہون مگر مجھکو پایخانہ کی حاجت ہی پس پایخانہ جاکے وہان کے غلیظ کو اپنے منھ اور تمام بدن مین ملکر شہزادی کے روبرو آئے اُسنے اُنکو اُس حالت مین دیکھکر گریز کیا اور کہا کہ یہ آدمی دیوانہ ہے اسکو میرے محل سے نکال دو پس اُنھون نے اس حیلہ سے نجات پائی اور اسکے عوض مین حق تعالی نے اُنکو علم اور ورع اور تاویل خواب کی عطا فرمائی اور اُنکا حال مثل حضرت یوسف علیہ السلام کے ہوگیا منجملہ اُن اخلاق کے سخاوت ہی یعنے جو کچھ اپنی ملکیت مین ہو اُسکا صرف کرنا اپنے محتاج ہمجنسون مین ایسی سخاوت اصل سخاوت ہی جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہی کہ حضرت نے چند نفر بنی النضیر کے قید مین گرفتار کیے تھے ایک شخص کو علٰحدہ کرکے باقی کی گردن مارنے

کو حکم فرمایا اُسوقت جناب امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ پروردگار واحد ہے اور قصور ایک سا لیکن اس شخص کی رہائی کس طریق پر جائز ٹھہری رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس حکم خدا لائے کہ اس شخص کو بسبب اسکی سخاوت کے اللہ تعالے نے عفو فرمایا ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ حق تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ سامری کو قتل نہ کیجیو کیونکہ وہ سخی ہے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کی حکایت ہی کہ انکو جناب امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہما السلام نے مال کے اصراف کرنے سے منع فرمایا عبد اللہ نے جواب دیا کہ حق تعالے نے مجھپر فضل و احسان کیا ہے اور مین نے فضل و احسان اُسکے بندون پر کرنے کی عادت اختیار کی ہے پس ڈرتا ہون کہ اگر اپنی عادت قطع کرون کہین حق تعالی بھی اپنا فضل و احسان مجھسے قطع نہ فرمائے اُنکی سخاوت کی یہ حکایت ہی کہ عبد الرحمن بن ابی عمار کسی کنیز پر فریفتہ ہوا اور عشق اسکا مشہور ہوا یہانتک کہ طاؤس اور مجاہد اور عطا نے اُسکے پاس جا کر ملامت فرمائی مگر اُسنے عذر مین یہ شعر پڑھا اور عشق سے ہاتھ نہ اُٹھایا ؎ یلومنی فیک اقوام اجالسہم × ولا ابالی اطار اللوم ام وقعا ہ یعنی تم لوگ مجھے ملامت کرتے ہو اور مجھکو بسبب عشق کے کچھ ملامت کی پروا نہین ہی۔ واضح ہو کہ عبد الرحمن کو بسبب تنگدستی کے اُس کنیزک پر دسترس نہ تھا پس اس عشق کی عبد اللہ بن جعفر نے بھی جسوقت عازم حج تھے خبر پائی اور وہ اُس کنیزک کو چالیس ہزار درہم کو خرید کرکے حج کو چلے گئے جب وہان سے واپس آئے اُس کنیزک کو زر و زیور سے آراستہ فرما کر جسوقت کہ عبد الرحمن اُنکی ملاقات کو آئے بعد دریافت حقیقت عشق کنیزک کو اُنکے سپرد کیا اور فرمایا کہ یہ تیری امانت ہی اور مین نے فقط تمھارے واسطے اس کنیزک کو خرید کیا ہی اب یہ تمکو مبارک ہو اور تم اسے لیجاؤ اور قسم ہے خدا کی کہ مین نے اس سے نزدیکی نہین کی بعد اسکے ایک ہزار درم نقد بھی اُسکے مکان پر بھجوا دیا عبد الرحمن نہایت مسرت سے گریہ کرکے کہنے لگا کہ ای اہل بیت حق تعالی نے آپ لوگون کو ایسے شرف سے معزز فرمایا ہے جو کسی دوسرے فرد بشر مین ممکن نہین حکایت ابن دارہ نامے کوئی شخص عدی بن حاتم کے پاس جاکر کہنے لگا کہ مین تیری مداحی کرتا ہون یہ سُنکر عدی نے فرمایا کہ ذرا ٹھہر جا ہم اپنا مال تمکو دینگے اُسوقت اُسکے موافق میری مدح کیجیو کیونکہ مجھکو ناگوار ہی کہ میری مدح کا صلہ نہ دیا جاوے پس ہزار گوسپند اور ہزار درم اور تین نفر غلام اور تین لونڈیان عطا فرمائین اور دارہ نے مداحی مین یہ شعر

پڑھے ؎ ابوک جواد یشق غبارہ ٭ وانت جواد لست تعذر بالعلل ٭ فان فعلوا شرا فمثلکم اتقی ٭ وان فعلوا خیرا فمثلک من فعل ٭ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ باپ تیرا سخی تھا اور تو اُس سے بھی زیادہ سخی ہی پس مثل تمھارے سخاوت مین کوئی شخص نہین ہے پس عدی نے فرمایا کہ اب زیادہ معاف کیجیے کیونکہ مال میرا اس سے زیادہ مدح کی لیاقت نہین رکھتا ہی۔ حکایت حاتم ایک قیدیون کی جماعت مین گذرا جسمین ایک قیدی اسکو پہچانتا تھا اُسنے حاتم کی طرف پناہ چاہی حاتم نے اُس جماعت سے التماس کیا کہ اس قیدی کو قرض پر فروخت کرتے ہو اُنھون نے کہا کہ نہین مگر نقد قیمت پر البتہ فروخت کرینگے حاتم اُسوقت اُسکو رہا کر کے اُسکے قائممقام خود قید ہو کر بیٹھا اور جب اپنے مکان سے روپیہ منگا کر داخل کر دیا تب اپنے گھر آیا گھر مین جو آیا تو لڑکون کو ایک کتیا کو مارنے اور ایذا دینے مین معروف پایا اُنکو منع فرمایا اور کہا کہ ای عزیزو یہ کتیا ایسی خو رکھتی ہے جسکی ہم تعریف کرتے ہین یعنی تاریکی شب مین مہمان کے مقدم سے آگاہ کرتی ہی جسوقت کہ فروزندۂ آتش یعنی دربان ہمارا سوتا ہوتا ہی حکایت کسی وقت مین یزید بن مہلب حجاز کے مجلس مین تھا حجاج اس محبوس سے روزانہ دس ہزار درم جرمانہ لیا کرتا تھا ایک روز فرزدق نامے شاعر نے اس بیچارہ محبوس کی مدح مین اشعار آکر سُنائے یزید نے کہا کہ تم میری مدح کرتے ہو اور ہم اس حالت مین قید مین فرزدق نے جواب دیا مجھے آپ کے سوا کوئی سخی نظر نہین آتا ہی پس یزید نے اپنے غلام سے کہا کہ دس ہزار درم آج اسکو دیدے آج حجاج کی مین سختی اُٹھاؤنگا اسی وجہ سے ہشام بن حسان کا کلام تھا کہ یزید بن مہلب کی کشتی سخاوت قید مین بھی رواں رہتی ہی۔ حکایت جن دنون مین کہ معن بن زائدہ عراق کا حاکم تھا اور بصرہ مین مقیم تھا ایک شاعر حاضر ہو کر چاہتا تھا کہ دربار مین بار پائے مگر دخل نہ ملا ایک روز معن باغ مین دریا کنارے سیر مین معروف تھا پس شاعر نے ایک عربی شعر اُسکی تعریف مین لکڑی پر لکھکر نہر مین ڈال دیا اور وہ لکڑی بہتے بہتے حاکم کی نظر سے گذری اور اُسکو طلب فرما کر ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ اسکا مصنف کون ہے قابل اسکے ہی کہ دس توڑے اُسکو انعام دیے جاوین اُس روز اُس لکڑی کو اپنے بالین پر رکھکر سو گیا دم سحر بیدار ہو کر اُس شعر کو ملاحظہ فرمایا اور شاعر کو طلب فرما کر ایک ہزار درم اور دلوائے تیسرے روز پھر طلب کیا لوگون نے عرض کیا کہ وہ سفر کر گیا معن نے فرمایا کہ سزاوار ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اپنا کل مال اُسکو عطا کرون اور وہ شعر یہ تھا ؎ ایا جود معن ناج معنا لحاجتی ٭ فمالی الی معن سواک مشفع ٭ یعنی تو لیا سخی ہے تیرے سوا اور کوئی ہمارا خبرگیران نہین ہی اور ہماری حاجت کا

رد اکرنے والا ہی۔ معن سے نقل ہے کہ ایک مرتبہ منصور باللہ نے غصہ ہوکر مجھے تردد مین ڈالا
یہان تک کہ مین ناچار ہوکر ایک گدڑی پہنکے اونٹ پر سوار ہوکر جنگل کو نکل بھاگا اور نگہبانون
کی نظر سے پوشیدہ ہوگیا اُسوقت ایک حبشی شمشیر بکف نے میرے اونٹ کے پاس آکر
مہار پکڑ لی اور اونٹ کو بٹھایا مین نے اُس سے کہا کہ تجھے اس تعرض سے کیا فائدہ ہی اُسنے
کہا کہ تجھکو امیر المومنین منصور باللہ نے طلب فرمایا ہی مین نے جواب دیا کہ میری کیا ہستی ہی کہ مجھے
امیر المومنین منصور باللہ یاد فرمائین اُسنے جواب دیا کہ تو معن زائدہ کا بیٹا ہی مین نے کہا
کہ خدا سے ڈر مین کہان اور معن کہان ناحق کسی بندۂ خدا پر بہتان نہ کر اُسنے کہا کہ یہ حیلہ چھوڑ
ہم تجھے خوب طرح سے جانتے ہین اُسوقت مین نے کہا کہ اگر فی الحقیقت ایسا ہی تو یہ گوہر مجھسے
لے کہ جسکی قیمت خلیفہ کے انعام سے جو میری گرفتاری کی عوض مین تجھے دیگا دونی ہوگی
اور میری خونریزی سے درگذر اُسنے کہا کہ وہ گوہر کہان ہے مین نے دکھلا دیا اُسوقت اُسنے
کہا کہ درحقیقت قیمت اسکی زیادہ ہی مگر ہرگز نہ لونگا جب تک تم مجھے ایک بات کا جواب دوگے
مین نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا کہ مین نے تیری بخشش کی بڑی تعریف سنی ہی تو بس یہ بتاؤ
کہ کبھی آپ نے سارا مال اپنا کسی کو عطا فرمایا ہی مین نے جواب دیا نہین اُسنے کہا کہ آدھا
مال دیا ہی مین نے کہا نہین اُسنے کہا کہ چوتھائی مال دیا ہی مین نے کہا نہین اُسنے کہا
پانچوان حصہ دیا ہی مین نے کہا نہین اُسنے کہا دسوان حصہ کبھی خیرات کیا ہی اسوقت مین نے
کہا البتہ شاید ایسی حرکت ہوگئی ہوگی تب اُسنے کہا کہ مین نے ہمیشہ ایسا فعل کیا ہی اور مین
وہ شخص ہون جسے اللہ تعالیٰ نے بیس دینار روزی کیے ہین اور اس گوہر کی قیمت ایکہزار
دینار ہین اسے تجھکو دیتا ہون تاکہ تجھے معلوم ہو کہ دنیا مین مجھ سے بھی زیادہ جود و بخشش والے
موجود ہین بس اُسنے وہ گوہر مجھے واپس دیکر مہار چھوڑ دی مین نے کہا کہ اپنا گوہر لے کیونکہ
مجھے اسکی پروا نہین ہی اُسنے کہا کہ تو یہ چاہتا ہی کہ مجھے اسی مقام پر دروغ گو ٹھہرائے اب ہرگز
اُسکو نہ لونگا یہ کہکر چلا گیا جب مجھے خوف سے رہائی ملی اور چین سے آکر رہنے لگا ہر چند اُسکی
جستجو بطمع انعام بھی کرائی مگر پتا نہ لگا منجملہ اُنکے قناعت ہی یعنے ضبط کرنا قوت کا ایسی چیز کے
اشتغال سے جو مقدار کفایت سے زیادہ ہو اور حریص نہونا اُن چیزون پر جو اُسکے پاس نہون
حدیث نبوی مین آیا ہی۔ القناعة کنز لا یفنی یعنی گنج قناعت کبھی فانی نہوگا۔ داؤد طائی کی
حکایت ہی کہ انھون نے اپنے والد کے ترکہ مین بیس دینار پائے اور اُنکو دس برس کے نان نفقہ

مین تدریج صرف کیا منجملہ اُنکے پھر شجاعت ہی جسکے اقدام کرنا واجب الاقدام پر جس سے کہ اپنے نفس کے مکارہ کو دفع کرتے ہین اور یہ شجاعت درمیان جبن اور تہور کے متوسط ہی جبن نامردی کو کہتے ہین اور تہور بیفائدہ جان دینے کو کہتے ہین - حکایت عمرو بن العاص نے معاویہؓ سے کہا کہ کبھی مین تجھکو مرد پاتا ہون اور کبھی نامرد پس تو اپنی دلیری اور نامردی سے خبر دے انھون نے جواب دیا کہ بروقت امکان فرصت وقت کے دلیر ہون اور خلاف اُسکے ہراسان اور نامرد - حکایت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ہر روز دم سحر نکلکر جنگ صفین مین دونون صفون کے بیچ مین کھڑے ہوکر فرماتے تھے کہ ای معاویہ کب تک بندگان خدا کا ناحق خون کریگا تو خود میرے روبرو آکر گرم جنگ ہوتا کہ جو غالب ہو اُسکی حکومت رہے لیکن معاویہ بسبب خوف کے سامنے نہ آتا تھا - حکایت جنگ صفین مین ابن الاعرابی موجود تھا وہ روایت کرتا ہی کہ جسوقت حضرت عباس بن ربیعہ ہمہ تن مسلح ہوکر شمشیر دردست سر میدان واسطے کارزار کے آئے ناگاہ اہل شام کی طرف سے عرار بن ادہم نے پکارا کہ ای عباس تجھسے مقابل ہو عباسؓ نے فرمایا کہ ای عرار نیچے اُتر معلوم ہوا زندگی سے ناامید ہوا ہی پس دونون مقابل ہوے گھوڑے کی باگین چھوڑکر شمشیر زنی پر آمادہ ہوے مگر کسیکا وار کام نہ کرتا تھا کیونکہ طرفین کے بدن مین زرہ تھی تا آنکہ عباسؓ نے عرار کی زرہ مین ہاتھ ڈالکر زرہ کو پھاڑ ڈالا بعد اُسکے تلوار جو ماری کاری پڑی اور پہلو سے سینہ مجروح ہو عرار سرنگون گرا - لوگون نے تکبیر کا شور اُٹھایا پس عباس پھر اُن لوگون پر جھپٹے ناگاہ کسی نے پکارکر یہ آیہ پڑھا - قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم ويخزهم وينصركم عليهم ويشف صدور قوم مؤمنين حضرت علیؑ نے لوگون سے پوچھا کہ ہماری طرف سے کون ہمارے اعدا سے مبارزہی لوگون نے عرض کیا عباس بن ربیعہ حضرت نے عباس کو فرمایا کہ ہمنے تمھین نہین منع کیا تھا کیون لڑتے ہو عباسؓ نے جواب دیا کہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ دشمن مبارز طلب کرے اور ہم جواب نہ دین امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دشمن کے جواب دینے سے اپنے امام کا حکم ماننا بہتر ہے اُدھر معاویہ کو سخت رنج ہوا کہ عرار ساجرار کب پیدا ہوسکتا ہے - پس عباسؓ کے قاتل کے واسطے ایک سو اوقیہ طلا و نقرہ دینے کا وعدہ کیا اُسوقت دو شخصون نے منافقون سے سر میدان آنکر حضرت عباسؓ کو پکارا حضرت نے جناب امیر علیہ السلام سے عرض حال کیا جناب امیر عباسؓ کے گھوڑے پر سوار ہوے اور اُنھین کے ہتھیار ہاتھ مین

لیکر مقابل ہوے دشمنون کو کچھ بھی علم ہوا اور ہارے گئے بعد ازان حضرت نے عباسؓ سے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی تمھین طلب کرے ہمکو مطلع کیجیو جب یہ خبر معاویہ کو پہونچی نہایت پشیمان ہوکے کہنے لگے قبح اللہ اللجاج ما رکبتہ الاخذ ات۔ یعنے خدا کے نزدیک لڑائی ایک بُری چیز ہے جو شخص لڑنے جائیگا وہ بے نصرت ہوگا منجملہ اُنکے صبر ہے یعنے قوت نفس کو ضبط فرمانا اور اشیاے مقہورہ سے بازرکھنا۔ حکایت عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کے پیر مین ایک عارضہ پیدا ہوا لوگون نے صلاح دی کہ اس پاؤن کو کٹوا ڈالو نہین تو تمام بدن سڑ جائیگا پس جراح نے آکر پاؤن کاٹا اور یہ تسبیح خدا مین مشغول تھے ذرا فریاد نہ کی اور اُسی وقت اُنکا ایک بیٹا کوٹھے پر سے گرکے مرگیا اُنھون نے کچھ اعتنا نہین کی لوگون نے دونون حادثون کی تعزیت کی اُنھون نے بکمال تحمل فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا حکم خدا پر راضی رہنا چاہیے اگر ایک عضو کاٹا گیا دوسرا عضو موجود ہے اور اگر ایک بیٹا مرگیا دوسرا لڑکا سلامت ہے منجملہ اُنکے حلم ہے یعنے قضاے حاجت مین شتابی نہ کرنا اور غصہ کو فرو کرنا حق تعالی فرماتا ہے الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس یعنے کیا اچھے وہ لوگ ہین جو غصہ کو کھاتے ہین اور جرم لوگون کا معاف کرتے ہین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جب ساری خلق جمع ہوجائیگی منادی ہوگی کہ صاحبان فضل کدھر ہین پس وہ علیحدہ ہوکر بہشت کو روانہ ہونگے اُسوقت فرشتے اُنسے دریافت کرینگے کہ تم لوگون نے کیا فضل کیا ہے وہ جواب دینگے کہ ہمپر جب کوئی ظلم کرتا تھا تو ہمنے صبر کیا ہے اور جو ہماری جانب بدی کرتا تھا اُسکو ہم عفو کرتے تھے پس ملائک اُسکو بہشت مین پہونچا دینگے۔ حکایت حضرت عیسی علیہ السلام گروہ یہود کی طرف گذرے اُنھون نے حضرت کو کچھ بُرا کہا حضرت نے اُسکے عوض اچھا کلمہ فرمایا لوگون نے آپ سے پوچھا کہ کیون حضرت یہودون نے آپکو بد کہا اور آپ نے نیک۔ کیا وجہ ہے حضرت نے فرمایا جسکو جسقدر دیا ہے وہ اُسی کو خرچ کرسکتا ہے۔ حکایت کسی نے ابن عباسؓ کو گالی دی آپ نے فرمایا کہ شاید اُسکو کوئی حاجت ہے اُسے برلانا چاہیے یہ سُنکر اُسنے سر جھکا لیا اور شرمندہ ہوا حکایت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے کسی شخص کو دیکھا جو آپکو بُرائی سے یاد کررہا تھا پس آپ کے غلامون نے چاہا کہ اُسکو آزار دین آپ نے منع فرمایا اور خود اُسکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ میری بُرائیان اس سے زیادہ ہین کہ جسقدر تو بیان کرتا ہے اگر تجھے دریافت کرنا منظور ہو بیان کرون وہ شخص اس کلام لطف انضمام سے

شرمندہ ہوکر خاموش ہوا حضرت نے اپنی قبا اُسے اُتارکر غلام کو حکم دیا کہ ایک ہزار درم اُسکو دے پس وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا کہ بیشک یہ شخص پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد مین سے ہے اور یہ بھی روایت کرتے ہین کہ کسی نے حضرت زین العابدین علیہ السلام کو بُرا کہا آپ نے اُسکو فرمایا کہ اے مرد اس سے زیادہ میرے عیوب ہین پس مجھے کچھ خوف نہین شاید تیری ہدایت سے اُنھین ترک کردون - حکایت ایک شخص نے شعبی کو گالی دی شعبی نے جواب دیا جیسا کہ تونے کہا اگر ویسا ہون تو خدا میری مغفرت فرمائے اور اگر مین ویسا نہین ہون تو خدا تجھکو عفو فرمائے - حکایت ایک شخص نے اقلیدس سے کہا کہ جبتک تیرا سر تن سے علیحدہ نہو مجھے آرام نہین ہے اقلیدس نے درجواب کہا کہ جب تک تیرا یہ غصہ تیرے دل سے باہر نہو تب تک مجھے بھی آرام نہین حکایت احنف نے جسکے حلم کے لوگ مقر ہین فرمایا کہ مین نے حلم کو عاصم مقری سے سیکھا ہے کہ ایک روز مین نے قیس بن عاصم مقری کو دیکھا کہ اپنے گھر مین شمشیر حائل کیے بیٹھا ہوا جماعت مین سخن بیان کررہا تھا ناگاہ کچھ لوگ ایک شخص کی مشکین باندھے ہوے اور ایک مرد کی لاش کو روبرو لاکر ملتمس ہوے کہ یہ تیرا لڑکا ہے جو مارا گیا اور یہ تیرا بھتیجا ہے جو دست بستہ کھڑا ہے اسکو قصاص مین اسکے مار پس قیس نے اپنے بھتیجے کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے پسر تو اپنے خدا کا گنہگار ہوا یہ کہکر دوسرے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ اسکے ہاتھ کھول دے اور اپنے بھائی کی لاش کو دفن کر اور اپنی والدہ کی خدمت مین ایک سو مہار شتر پہونچا دے کہ یہ خونبہا اُسکے بیٹے کا ہے ازانجملہ کرم ہے یعنے اس شخص کے ساتھ احسان کرنا جسنے بدی کی ہو - حکایت جناب امیر المومنین علی علیہ السلام ہر صبح کو جنگ صفین مین درمیان ہر دو صف کے برآمد ہوتے اور کھڑے رہتے اور بآواز فرماتے تھے کہ اے معاویہ بندگان خدا کو کب تک ہلاک کریگا تو خود ہمارے مقابل ہو تا کہ غالب و مغلوب کا حال کھل جاے اور ریاست ایک طرف ہو جاے پس عمرو بن العاص نے کہا کہ حضرت نے انصاف فرمایا ہے اس کلمہ سے معاویہ نے عمرو سے کہا کہ واللہ جبتک تو مقابل نہو گا مین راضی نہونگا پس دوسری صبح کو عمرو جناب مشکلکشا کے مقابلہ پر آیا اور حملہ آور ہوا حضرت نے اُسکا حملہ رد کرکے شمشیر کا وار کرنا چاہا عمرو نے خوف سے اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا اور کشف عورتین اپنا کردیا حضرت نے اپنی چشم مبارک کو بند کرلیا اور گھوڑے کی باگ پھیر کے اُسکے پاس سے ہٹ آئے ایک روز معاویہ بیٹھا تھا ناگاہ عمرو کو دیکھا

ہنسا عمرو نے سبب دریافت کیا معاویہ نے کہا اب مجھے اُس روز کا معرکہ یاد آیا جو تو نے لڑائی
کے وقت حضرت امیر المومنین کے روبرو اپنا کشف عورتین کر کے اپنی جان بچائی لیکن یہ تو بتا کہ
تجھکو کیونکر یقین ہوا کہ مین اس تدبیر سے بچ جاؤنگا اُسنے قسم کھا کے کہا کہ مین اول سے
جانتا تھا کہ وہ حضرت نہایت کریم النفس اور غیرت دار ہین اس تدبیر سے ضرور بچ جاؤنگا
اور آخر وہی ہوا۔ از انجملہ عفو ہی یعنے کسی کی عقوبت سے درگذر کرنا جبکہ وہ مستحق ہو حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ درگذر کرنا کسی کے گناہ سے بڑا ثواب عظیم ہے اور
معاف کرنے والا دارین مین بزرگی پاتا ہی پس عفو بہتر ہے کہ حق تعالی عزیز رکھتا ہی اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بندگان خدا میدان قیامت مین استادہ ہونگے منادی
ندا کریگا کہ وہ شخص علیحدہ ہون جنکا اجر خدا پر ہے تا کہ بہشت مین وہ داخل ہو اور اُسوقت
لوگ دریافت کرینگے کہ ایسے لوگ کون ہین جواب ملیگا کہ جن لوگون نے عفو فرمایا ہے گنا ہان
مردم کو پس چند ہزار آدمی اسی بزرگی کے سبب سے بلا حساب وکتاب بہشت مین چلے جاوینگے
حکایت۔ کہتے ہین کہ ایک چور عمار بن یاسر کے خیمہ مین گھسا اور چوری کی لوگون نے عمار
سے کہا کہ چوری کی سزا مین اسکے ہاتھ کاٹنا چاہیے آپ نے جواب دیا کہ ہم معاف کرتے ہین
شاید کہ حق تعالے ہمکو بھی معاف فرماوے از انجملہ رحب الذرع ہی یعنے فراخ دست یس
جسوقت سخت معرکہ درپیش ہو اپنی دلیری ظاہر کرے اور گھبرائے نہین بلکہ جو مقتضا ے
عقل ہو اُسپر عمل کرے۔ حکایت کہتے ہین کہ حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام یزید
بن معاویہ کی عیادت کے واسطے تشریف لیگئے جب اُسکے دروازہ پر پہونچے یزید نے
شیطنت کی راہ سے اپنے اظہار دلیری کے واسطے یہ شعر ابی ذویب ہذلی شاعر کا پڑھا ؎
وتجلدی للشامتین اریہم ٭ انی لریب الدہر لا اتضعضع ٭ حاصل اسکا یہ ہی کہ بسبب مکر زمانہ کے
جب مین بڑے لوگون کو دیکھتا ہون تو جوانمردی اور دلیری میری بڑھ جاتی ہی حضرت نے
اسکے جواب مین اُسی شاعر کا شعر پڑھا ؎ واذا المنیۃ انشبت اظفارہا ٭ الفیت کل تمیمۃ لا ینفع
حاصل اسکا یہ ہی کہ جب ہم جان لیتے ہین کہ موت ہماری آپہونچی اُسوقت ہم تعویذ ہاے نہایت
کھول ڈالتے ہین یعنی ہم اپنی موت کو اپنے سے جدا نہین سمجھتے اور جب ہم اپنی زندگی سے
سیر ہین اور سر بکف ہین تو تیری جوانمردی اور دلیری سے ہمکو کچھ خوف نہین ہی از انجملہ اسبال ستر
ہی یعنے قوت سخن کو اظہار ہونے سے پردہ مین رکھتا درحالیکہ اُسکے اظہار سے کسی کی مضرت ہو

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر کوئی اپنے ابنائے جنس کے عیوب پر آگاہ ہوجاوے تو اُسکو پوشیدہ کرے تاکہ بہشت پائے۔ حکایت کہتے ہین کہ جسوقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات کے تھوڑے دن رہے اپنے لڑکون کو وصیت فرمائی کہ لوگون کی عیب پوشی کیجیو اور یہ بھی فرمایا کہ اے عزیزو ہمنے اپنی مدت العمر مین جس چیز مین زیادہ خوبی دیکھی اُسکو بیان کیا اور جو بُری بات دیکھی اُسکو چھپا رکھا اور کسی پر غصہ نہین کیا خدا کی خوشنودی کے واسطے از انجملہ ذکا ہی یعنے مطلع ہونا اس چیز کی حقیقت پر جو اسپر وارد ہوا اور غرض اسکی سمجھ لینا۔ حکایت کسی بادشاہ نے اپنے دشمن کو معرکہ مین قید کر پایا اُسکا ایک دوسرا بھائی تھا بادشاہ نے چاہا کہ وہ بھی آجاوے تو بہتر ہی پس اس قیدی سے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کو اس مضمون سے خط لکھو کہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہو کہ یہان میری بڑی قدر و منزلت ہوئی ہی تم بھی چلے آؤ لاجرم اُس مقید بیچارہ نے اس مضمون کا خط لکھا مگر آخر خط مین لفظ انشاء اللہ تحریر کر دیا اور انشاء اللہ کے نون پر تشدید لگا دیا جب یہ خط اُسکے بھائی کے پاس پہونچا اور اُسکی نظر سے انشاء اللہ کا نون مشدد گذرا نہایت متعجب ہوا کہ یہ کچھ بھید ہی آخر سمجھا کہ اسکے معنی یہ ہین کہ ان الملأ یأتمرون بک لیقتلوک یعنے بتحقیق کہ سردار مشورہ کرتے ہین واسطے تیرے تاکہ تجھے قتل کرین از انجملہ صدق ہی یعنے دل سے زبان کا موافق ہونا۔ کہتے ہین کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول سال فرمایا کہ سچائی کو دوست رکھو کیونکہ راستی اور نکوئی دونون بہشت مین جاوینگی۔ حکایت کہتے ہین کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اپنے صومعہ کے دروازے پر کھڑے تھے ناگاہ ایک شخص بھاگتا ہوا آیا اور اُسنے اُنسے کہا کہ ای شیخ مین تیری پناہ اور خدا کی پناہ مین آیا ہون پس شیخ نے فرمایا اندر آ۔ اور وہ اندر صومعہ کے جا چھپا تھوڑی دیر مین ایک شخص شمشیر برہنہ شیخ کے پاس آکر اپنے مفرور کی خبر دریافت کرنے لگا۔ شیخ نے جواب دیا کہ صومعہ کے اندر ہی اُسنے جواب دیا کہ تو یہ چاہتا ہی کہ مین اس عبادت خانہ مین اسکو تلاش کرون اور وہ اتنی دیر مین دور نکلجاے جب وہ یہ کہکے چلا گیا اُسوقت وہ بیچارہ جنید کے پاس آکر کہنے لگا کہ اچھا میرا پتا دیا تھا اگر صومعہ کے اندر وہ آجاتا تو میرا خون کر ڈالتا جنید نے فرمایا کہ میری راستی سے خدا راضی ہوا کیونکر وہ شخص تجھکو پاتا بلکہ میری راستی تیری نجات کی باعث ہوئی از انجملہ وفا ہی یعنے گذشتہ وعدہ پر ثابت رہنا خدا فرماتا ہی واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا

یعنے عہد کو وفا کرو کیونکہ حشر مین اسکی پرسش ہوگی اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے کہ مومن اپنے قول پر ثابت رہتے ہین حکایت کہتے کہ عبداللہ بن مبارک ایک سال حج کرتے تھے اور دوسرے سال جہاد مین شریک ہوتے تھے اُنکا قول ہے کہ ایک مرتبہ ہم جہاد کو گئے تھے وہان پر ایک کافر نے مجھ سے مبارز طلبی کی مین اُسکے مقابلہ پر آیا اور معاً اسکے روبرو جانے کے نماز کا وقت آگیا مین نے اُس کافر سے نماز پڑھنے کی اجازت چاہی اُس کافر نے کہا کہ مین نے اجازت دی پڑھ لو اور وہ دور جاکر کھڑا ہوا پس جب مین نماز پڑھ چکا کافر نے اپنی نماز پڑھنے کے واسطے مہلت مانگی اور مین نے بھی رخصت دی اُسوقت اُسنے آفتاب کو سجدہ کرنا شروع کیا اُسوقت مین نے تلوار لیکر چاہا کہ اسکو ہلاک کرون ناگاہ کسی کی آواز آئی کہ وہ کہتا ہے واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا اسکے سنتے ہی مین نے ارادہ اپنا فسخ کیا جسوقت وہ کافر اپنی نماز سے فارغ ہوا مجھ سے دریافت کرنے لگا کہ تو نے کیا ارادہ کیا تھا اور کیون باز رہا مین نے جواب دیا کہ تیرے قتل کا ارادہ تھا مگر حکم خدا سے باز رہا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ اس خدا نے مجھے بھی دین اسلام مین آنے کا حکم دیا ہے یہ کہکر مسلمان ہوگیا از انجملہ رحمت ہے یعنے نرم ہونا دل کا کسی کی مصیبت دیکھ کے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو انسان کسی پر رحم نکرے اُسپر اللہ تعالی بھی رحم نکریگا۔ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے لڑکے کے پاس گذرے جسکی کمر پر پانی کی بھری ہوئی مشک تھی اور وہ اُسکے بوجھ سے روتا تھا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رونے کا سبب دریافت فرمایا لڑکے نے جواب دیا کہ بوجھ اس مشک کا بہت بھاری ہے پس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ مشک اپنے دوش اقدس پر لیکر اُسکے ہمراہ اُسکے گھر پہونچائی وہ قوم کا یہودی تھا اُسکے باپ نے لڑکے سے دریافت کیا کہ یہ دوسرا شخص دروازہ پر کون ہے اُسنے سب ماجرا بیان کیا۔ یہودی نے باہر نکلکر آپ کو دیکھا اور پہچانا اور کہا کہ یہ مہر وشفقت مخصوص بہ پیغمبران ہے۔ یہ کہکر مسلمان ہوا۔ حکایت ابراہیم ابن ادہم نے کعبہ شریف مین کسی شیخ کی زبانی سُنا کہ بنی اسرائیل کے قبیلہ مین کسی شخص نے اپنی والدہ کی تعظیم کیواسطے ایک بچھڑا ذبح کیا اُسکا ہاتھ خشک ہوگیا آخر کسی وقت اُسکی نگاہ مین ایک جانور کا بچہ نظر آیا جو اپنے آشیانہ سے گر پڑا تھا اور تڑپ رہا تھا اُس شخص نے اُسکو اُٹھا کر اُسکے آشیانہ مین رکھ دیا اس رحم کے عوض مین حق تعالی نے اُسکے ہاتھ کو از سر نو اصلی صورت پر کر دیا

ازانجملہ حسن البیان ہی یعنے ایسی عبارت سے تقریر کیجائے جسکو سنکر لوگون کے دل
خوش ہوجائین۔ حکایت زیاد بن امیہ نے کسی شخص کو طلب کیا اور وہ مفرور ہوا اُسوقت
اُسکا بھائی قید ہوا اُس سے ارشاد فرمایا کہ اگر اپنے بھائی کو پیدا کرے تو رہائی ملے ورنہ تیری گردن
ماری جائیگی اُسنے درجواب اِسکے کہا کہ اگر امیرالمومنین کی کتاب تیرے روبرو لاؤن تو رہائی
پاؤنگا اُسنے کہا بیشک اُسنے عرض کی کہ کتاب خدا حاضر کرتا ہون اور اُسپر موسیٰ اور ابراہیم
علیہما السلام کی دو گواہی بھی دیتا ہون کہ اُس کتاب مین قول خدا ہی۔ ام لم ینبأ بما فی
صحف موسیٰ وابراہیم الذی وفی الا تزر وازرۃ وزر اخریٰ یعنی حق تعالےٰ فرماتا ہی کہ کیا نہین خبر
دیا گیا ساتھ اس حکم کے جو صحیفون موسیٰ اور ابراہیم مین ہی کہ کوئی شخص بوجھ اُٹھانے والا
دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائیگا یعنے سزاے گناہ مین ایک دوسرے کا بدلہ نہین ہوسکتا ہی
پس اسی طرح میرا کیا قصور ہے زیاد نے اُسکو رہا کردیا۔ حکایت حجاج نے کسی سے فرمایا کہ
تو جو کہتا ہی کہ حسنین بن علی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد مین سے ہین اسپر دلیل بیان کر
ورنہ تیری گردن ماری جائیگی اُس شخص نے جواب دیا کہ اگر کلام اللہ سے اسکی تصدیق
بیان کرون تو رہائی ملیگی اُسنے کہا ہان اُس شخص نے اس آیہ کو پڑھا ومن ذریتہ داؤد
وسلیمان وایوب ویوسف وموسیٰ وہارون وکذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحییٰ وعیسیٰ
پس ای حجاج جس طرح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوے اور وہ پھر
اولاد ابراہیم علیہ السلام مین داخل ہوے اسی طرح حسنین علیہما السلام بھی اپنی
والدۂ ماجدہ کی جہت سے اولاد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین داخل ہوے
اور ازانجملہ عظیمۃ الہمت ہی یعنے جس مرتبہ مین وہ شخص ہے اس سے کم پر راضی نہو بلکہ
اس سے اوپر طلب کرے۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ خدا
کارہاے بزرگ کو دوست رکھتا ہی اور کارہاے حقیر کو دوست نہین رکھتا ہی پس یہ کونسا
بڑا امر اہم ہے جو تو مجھسے پوچھتا ہی غرض حجاج نے اسکو رہا کیا۔ حکایت ایک روز عمارۃ
بنت حمزہ مجلس منصور مین حاضر تھین پس کسی شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ ای امیرالمومنین مین
مظلوم ہون عمارۃ بنت حمزہ نے میرا مال ومتاع بزور چھین لیا ہی منصور نے عمارۃ سے کہا
کہ تو اپنے مخالف ومخاصم کے پاس کھڑی ہو پس عمارۃ نے کہا کہ ای امیرالمومنین مین نے وہ مال
اسکو دیدیا اگر اسکا ہی تو اسے مبارک ہوا اور اگر میرا ہی تو مین نے اسکو ہبہ کیا مین نہین چاہتی ہون

کہ مین اپنے مرتبہ کو جو تیرے حضور مین ہی بعوض مال کے بیچ ڈالون اور اسکے مقابل کھڑی ہون
ازانجملہ حسن العہد ہی یعنے جن لوگون سے شناسا ہوا اور جو اسکے اقربا ہون انکے مصالح
امور مین متوجہ ہونا۔ حکایت کسی وقت مین امیر المومنین مہدی نے کسی مفرور کوفی کی
سراغ رسانی کے واسطے ایک ہزار روپیہ انعام مقرر کیا اور وہ کوفی معن بن زائدہ کا دوست
تھا پس وہ مجرم پوشیدہ ہوگیا آخر ایک مرتبہ کسی شخص نے اسکو دیکھ لیا اور دامن پکڑکے
امیر المومنین کے پاس لے چلا اتفاقاً ایک طرف سے معن بن زائدہ کی سواری آتی تھی
اس مجرم نے کہا کہ ای معن مین تیری پناہ مین آیا ہون پس معن نے اسکے گرفتار کنندہ سے
کہا کہ اسکو چھوڑ دے اُسنے کہا کہ حضرت یہ شخص امیر المومنین کا مجرم ہی مگر معن نے نہ مانا
اسکو سوار کراکر اپنے گھر لے گیا وہ بیچارہ داویلا کرتا ہوا مہدی کے در دولت پر جاکر کیفیت
گذشتہ کا مظہر ہوا اس دریافت حال سے مہدی نہایت غضبناک ہوا اور حکم فرمایا کہ اسے
قید کرو اور معن کو حاضر لاؤ جسوقت معن در دولت پر پہونچا اُسکا سلام قبول نہ کیا اور فرمایا
کہ تونے میرے حکم مین رخنہ ڈالا یہ سُنکر معن نے عرض کیا کہ ای حضرت اس فدوی نے
آپکے حکم بموجب ایک روز پندرہ ہزار جرار سے جنگ کی اور مدتون مشقت کھینچتا رہا امیدوار
ہون کہ ایک شخص کا جرم میری خاطر سے معاف فرمایا جاوے اُسوقت خلیفہ نے سر بگریبان
ہوکر فرمایا کہ خیر اسکا جرم معاف کیا گیا اسوقت معن نے خلعت کی بھی درخواست کی اونے
خلیفہ نے پانچ ہزار درم اُس مجرم کو دلوائے اور اُسنے لاکر اُسکو عطا کردیے ازانجملہ
تواضع ہی یعنے اپنے نفس کو حقیر رکھنا اور دوسرے کے نفس کو اپنے نفس پر فروتنی دینا
پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تواضع بندہ کو سربلند کرتی ہے چاہیے کہ باہمدگر
تواضع کرو تاکہ حق تعالے تمکو سربلند فرمائے ابن کثیر جو علمائے مشہورین مین ہی اُسکا کلام
تواضع کی فضیلت پر گواہ ہی کہ اُسنے اپنے کلام مین بڑی فضیلت تواضع کی بیان کی ہے
اسی سے اللہ نے اس عالم کو دنیا و آخرت مین بزرگی اور نیکنامی عطا فرمائی الحمد للہ کہ
بیان اخلاق فاضلہ کا تمام ہوا اور ہر چند کہ امساک کے بیان کی حاجت نہین ہی کیونکہ یہ
خصلت مذموم ہی اور بہت لوگ اس بلا مین گرفتار ہین لیکن اس جگہ پر چند لوگون کا ذکر جو
مشہور بہ بخل ہین بیان کیا جاتا ہی۔ بخل یعنے ایسی چیز کو جمع کرنا جسکا محتاج کوئی دوسرا ہو۔ جناب
رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بخل ایک آگ کا درخت ہی جسکی ڈالین

دنیا کی طرف جھک آئی ہین پس جو شخص اُسکی ڈالون پر ہاتھ بڑھائیگا وہ آگ کا پھل پائیگا
حکایت کہتے ہین کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۂ شریف کا طواف فرماتے
تھے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ درکعبہ مین لٹکا کہ رہا تھا کہ اسی خانۂ پاک کی سوگند تو میرا قصور معاف
فرما دے پس پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا قصور کس قسم کا ہے بیان کر
اُسنے جواب دیا کہ میرا جرم میرے بیان سے باہر ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ تیرا گناہ بڑا ہی یا پہاڑ اُسنے کہا میرا جرم بڑا ہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ دریا سے کم ہی اُسنے کہا نہین بلکہ زیادہ تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرش
سے بھی زیادہ اُسنے کہا ہان تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تیرے گناہ
بزرگ ہین یا حق تعالے۔ اُسنے کہا خدا یتعالے بزرگ اور بالاتر ہے تب آپ نے حکم دیا کہ
خیر اپنی تقصیر کا اظہار کر اُسنے عرض کیا کہ ای حضرت مین مالدار اور تونگر ہون مگر جو کوئی مجھسے
کچھ سوال کرتا ہی تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہی کہ سائل گویا آگ کے شعلے سے مجھے ایذا پہونچاتا ہی
پس حضرت نے فرمایا کہ میرے روبرو سے ہٹ جا ایسا نہو کہ تیری آگ مجھپر اثر کرے قسم ہے
اُس خدا کی جسنے مجھے پیغمبر بنایا ہی مین سچ کہتا ہون کہ اگر دو ہزار برس بھی تو مقام ابراہیم اور
رکن کعبہ کے درمیان مین گریہ وزاری اور نماز ادا کرے تو بھی جب تو مریگا آگ نصیب ہوگی
تو نہین جانتا ہی کہ بخل کفر ہے اور کافر جہنم مین داخل ہوگا۔ حکایت ایک اعرابی ابن الزبیر
کے پاس آیا اور کہا کہ میرا اونٹ بیمار ہوگیا ہے آپ کوئی دوسرا اونٹ عطا فرمایئے ابن الزبیر
نے جواب دیا کہ تو اپنے اونٹ کی نعلبندی کرا لے اور اُسکی گردن مین رسی ڈالکر صبح وشام
چہل قدمی کرایا کر پس اعرابی نے کہا کہ ہم واسطے عنایت ہولے اونٹ کے آئے تھے نہ کہ
تدبیر پوچھنے اُسنے اپنے خادمون سے کہا کہ اسے میرے دربار سے نکال دو حکایت
کوئی اعرابی ابن الزبیر کے پاس آکر سائل ہوا کہ مجھے کچھ عطا فرما کہ مین تمھارے دشمن سے
جاکر کارزاد کرون اُسنے جواب دیا کہ اچھا پہلے جاکر لڑ اگر اچھی لڑائی لڑو گے کوئی چیز دونگا
اعرابی نے کہا کہ معلوم ہوا کہ حضرت میری زندگی کے عدو ہوے ہین حکایت ابوالاسود
دولی اپنے لڑکون کو کہا کرتا تھا کہ ہرگز غریبون کو نہ دو کیونکہ کبھی یہ لوگ خوش نہونگے جبتک
کہ تم بھی اُنکے مانند غریب ومفلس نہو جاؤگے پس جو مال کہ اپنے پاس موجود ہی اُسکے واسطے
بخل بہتر ہے حکایت ایک اعرابی انھین صاحب مقدم الذکر کے پاس گیا اُسوقت اُسکے پاس

طبق خرماے تر کار کھا ہوا تھا اور وہ کھا رہا تھا پس اعرابی نے کہا السلام علیک پس
ابوالاسود نے کہا کہ یہ بات تو ہر ایک کہتا ہے پس اعرابی نے کہا کہ ہم خیمہ مین آوین اُنھون نے
جواب دیا کہ خیمہ کے باہر طرف بہت زمین ہے اعرابی نے کہا کہ دھوپ سے میرے پانون جلے جاتے
ہین اُسنے کہا کہ پانی چھڑک لو اعرابی نے کہا کہ ہمکو بھی خرما عنایت فرمائیے گا اُسنے جواب دیا کہ
جو تیری قسمت مین ہے اُسی پر صبر کر اعرابی نے کہا تجھسے بڑھکر کوئی لئیم دیکھنے مین نہین آیا اس اثنا
مین ایک چھوہارا ابوالاسود کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑا اعرابی نے اُٹھا لیا اور اپنی
چادر سے اُسکو جھاڑ کر صاف کیا پس ابوالاسود نے کہا کہ تو بڑا پلید ہے کہ تونے میرا دانہ خرما
اُٹھا لیا اعرابی نے کہا کہ مجھے افسوس ہوا کہ تیرا دانۂ خرما شیطان کی خورش ہو کیونکہ گری ہوئی
چیز شیطان کھاتا ہے اُسنے جواب دیا کہ واللہ ہم اس دانہ کو اپنے ہاتھ سے جبرئیل و میکائیل
کو بھی نہ دیتے **حکایت** قبیلۂ بنی مروان سے ایک شیخ اپنی مجلس مین بیٹھا تھا کہ ایک
اعرابی اُسکے پاس آیا اسوقت اُنکے پاس لوگون کا مجمع تھا اُسنے کہا کہ قحط سالی سے ناچار ہوکر
تیرے پاس آیا ہون ورنہ میرا مال و اسباب غزنین مین موجود ہے شیخ نے جواب دیا کہ
مجھے یہ قحط سالی منظور ہے بلکہ مین بہت خوش ہون اگر آسمان اور زمین کے بیچ مین ایک تختۂ
آہن حائل ہو جاے اور ایک پانی کی بوند نہ پڑے اور بلکہ تیرے ہاتھ پانون بھی کٹ جائین
تاکہ تو اپنے پاؤن سے چلکر زمین کی گھاس بھی نہ کھا سکے پس اعرابی نے شیخ کی طرف غصہ
سے نگاہ کرکے کہا کہ اور تو کیا کہون مگر تجھ سے بیدرد شیخ پر اللہ تعالے خشمگین ہو **حکایت**
موصل مین ایک مدرس تھا جو روزمرہ اپنے معمولی ظرف مین بازار سے کھانا منگوایا کرتا تھا
ایک روز غلام کے ہاتھ سے وہ برتن ٹوٹ گیا خوف کے مارے وہ غلام نیا برتن مول لیکر
کھانا لایا۔ جسوقت مدرس صاحب کی نظر پڑی فرمایا کہ گو تو نے ہمارے برتن کی عوض مین
نیا مول لیا مگر وہ برتن ہمارا کہنہ اور روغنی ہو گیا تھا اس نئے برتن مین ہمارے کھانے کا
روغن خشک ہو جایا کریگا اسکا افسوس اسقدر ہے جسکا بیان نہین کر سکتا ہون **حکایت**
کسی ظریف نے ایک بخیل سے کہا کہ کیون جی اپنی خورش مین مجھے کیون نہین شریک کرتے ہو
اُسنے جواب دیا اسوجہ سے کہ تم بہت کھاتے ہو حتی کہ لقمے کے لقمے نگل جاتے ہو اور حیا
تک نہین ہو۔ ظریف نے کہا کہ آپ شریک طعام کیجیے اقرار کرتا ہون کہ آپ ہر لقمہ کے بعد
دو رکعت نماز پڑھا کرونگا۔

نفوس مختلفہ انسانی کے بیان مین - اہل حق کے نزدیک نفوس مختلف ہین بعض نورانی جنکو عالم ارواح سے آگاہی ہوتی ہو اور عالم ارواح سے فائدہ پاتے ہین اور بعض نفوس تیرہ ہوتے ہین جو شہوات جسمانی مین پھنسے رہتے ہین اس مقام پر بعض حکما کا قول ہو کہ نفس ناطقہ ایک ایسی جنس ہے جسکے چند اقسام ہین اور ہر قسم مین چند افراد ہوتے ہین جو ایک دوسرے کے مخالف نہین ہوتے مگر شمار مین اور یہ ہر نوع روح آسمانی کے بجائے فرزند کے ہوتے ہین اور اصحاب طلسمات ان ارواحون کو طبائع نام کہتے ہین لکھا ہے کہ وہی روح متولی اُس نفس کی ہوتی ہے کبھی بمناجات اور کبھی بالہامات اور کبھی بخواب اور کبھی ساتھ لتعب ریاضت کے اب ہم اس مقام پر بعض نفوس فاضلہ کا بیان کرتے ہین بعضے نفوس انبیا کے ہین جسوقت حق تعالے نے اس فرقہ بزرگ کو خلق کا رہبر بنانا چاہا اُنکے نفوس مین قسم قسم کے فضائل جمع فرمائے اور اُنسے انواع رذائل کو دور رکھا اکثر معجزات ظاہر فرمائے جسکو دیکھکر اہل دنیا اُنکے مطیع اور فرمانبردار ہوے بعض نفوس اولیا کے ہین کہ جسوقت اُنکے نفوس انبیا کے نفوس کے تابع ہوے اُنسے اکثر عجائب عجیب امور ظاہر ہوے جیسا کہ عابد اور زاہدون کے بیان مین لکھا گیا کہ اُنکی دعا کی برکت سے بیمارون کی صحت اور قحط سالی کا دور ہونا وغیرہ ظہور مین آیا۔ بعض نفوس ارباب فراست کے ہین۔ جو احوال ظاہر و باطن پر ادراک کرتے ہین حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے مومن کی فراست سے ڈرو جو اللہ تعالے کے نور مین فکر کو دخل دیتا ہے حکایت ابوسعید خرّاز کہتا ہو کہ ایک فقیر کو کعبہ مین دیکھا کہ صرف ایک لنگوٹا باندھے تھا جسکو دیکھکر میری طبیعت کو نفرت ہوئی اُس فقیر نے اپنی فراست سے میری کراہت کو دریافت کرلیا اور کہا کہ حق تعالے تمھارے دل کے خیالات کو جانتا ہو پس تمکو ڈرنا چاہیے اس کلام سے مجھکو ندامت ہوئی اور توبہ کی اس توبہ کرنے کا حال بھی اُسکو معلوم ہوگیا اور اُسنے کہا۔ وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات یعنی خدا ایسا ہی جو بندون کی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور معاف کرتا ہو گناہون کو بعض نفوس ارباب قیافہ کے ہین۔ قیافہ دو طرح پر ہی ایک قیافہ لبشر دوسرا قیافہ اثر۔ قیافہ لبشر اس علم کو کہتے ہین جو انسان کے اعضاے جسمانی کی صورت سے دریافت حال کرلین اور یہ علم مخصوص قوم عرب سے ہی جسکو بنو مدلج کہتے ہین اور انکے صغیر بچے تک کا یہ حال ہے کہ اگر اسکو بیس

عضوون

عورتون مین چھوڑ دین جنمین اُسکی مان ہو تو وہ دریافت کرلے۔ حکایت ایک تاجر کہتا ہی
کہ مین نے اپنے باپ کی میراث سے ایک بوڑھا حبشی غلام پایا ایک مرتبہ سفر کا اتفاق
ہوا مین اونٹ پر سوار تھا اور وہ غلام اُسکی مہار لیے چلا جاتا تھا ناگاہ ایک شخص بنی مدلج
قوم کا ہمسے دو چار ہوا اور دفعتہً ایک نگاہ کرکے کہنے لگا کہ غلام سے آقا کتنا ہمصورت ہی
یہ بات میرے دل مین نقش ہوگئی جب مین اپنے گھر پھر کر آیا مین نے اپنی والدہ سے
وہ ماجرا بیان کیا اُسوقت اُسنے جواب دیا کہ درحقیقت حال یہ ہی کہ جب باوجود مال و دولت
کے تیرے والد سے مجھے اولاد میسر نہوئی تب مین نے اس غلام سے قربت کی اور اُسکے
حمل سے تو پیدا ہوا اور اگر مین جانتی کہ تجھکو قیامت مین بھی یہ حال معلوم نہوگا تو مین
تجھ سے کبھی بیان نہ کرتی۔ قیافہ اثر وہ ہی جسکے سبب سے انسان کے پاؤن اور دواب
کے سمون اور موزون کے نشانون کو لوگ دریافت کرجاوین اور اُسکے عالم لوگ اکثر
ریگستانی زمین پر ہوتے ہین پس جب کوئی اُنمین سے بھاگ جاتا ہی یا کوئی چور اُنکے
مال کی چوری کرکے چلا جاتا ہی تو یہ لوگ اُسکے نقش قدم کی علامات سے اُسکا پتا لگا لیتے ہین
اور سب سے بڑا التعجب یہ ہی کہ وہ لوگ عورت اور مرد اور جوان اور لڑکے اور مسن اور ہموطن
اور مسافر کے قدم کے نشان بھی پہچان لیتے ہین۔ بعض نفوس کاہنان ہین جسکے زور
سے روحانیون کی ملاقات کرسکتے ہین اور اُنمین سے کائنات کا احوال دریافت کرلیتے ہین
حکایت ربیعہ بن بصر اللخمی الحمیری بادشاہ نے ایک ہولناک خواب دیکھا اسکی تعبیر کیواسطے
سطیح کاہن کو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ مین نے حالت خواب مین ایسا دیکھا کہ تاریکی
سے ایک اُنگلی ظاہر ہوئی اور زمین پر گر کر اُس سرزمین کے بادشاہ کے کاسۂ سر کو کھا گئی
سطیح نے جواب دیا کہ کوئی بادشاہ مع لشکر تمھاری سرزمین پر آئیگا اور اس سرزمین کا
جو کہ درمیان ابین اور جرس کے ہی بادشاہ ہوگا بادشاہ نے کہا کہ اگر سچ ہی تو کب تک
ہوگا اور میرے روبرو یا میرے بعد اور وہ کون ہے اور اُسکی بادشاہت ہمیشہ رہیگی یا
منقطع ہوجائیگی اور بعد ازان کون بادشاہ ہوگا۔ سطیح نے جواب دیا کہ تیرے مرنے
کے ساٹھ یا ستر برس کے بعد یہ واقعہ ہوگا بعد اسکے اُس بادشاہ کا بھی لشکر بعض مارا جائگا
اور بعض فرار ہوجائیگا بادشاہ نے کہا کہ اُسکے لشکر کو کون قتل کریگا اُسنے کہا کہ یزن
ذی ہرن ملک عدن سے آکر اُن سب کو قتل کریگا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اُسکی بادشاہی

ہمیشہ رہیگی یا نہین سطیح نے کہا ایک پیغمبر پاک کے ہاتھ سے اُسکی سلطنت تباہ ہوگی بادشاہ
نے کہا وہ پیغمبر کون ہوگا سطیح نے کہا وہ پیغمبر غالب بن فہر بن مالک بن نضر کی اولاد مین سے
ہونگے اور اُنکی سلطنت آخر زمانہ تک رہیگی بادشاہ نے کہا آیا زمانہ کا انجام بھی ہی سطیح نے
کہا ہان اُس روز کہ جب اولین و آخرین کل لوگ ایک جگہ جمع ہون اور نیکون کو نیکی اور بدون
کو بدی کی جزا ملے بس جو کچھ مین نے کہا اسمین سر مو تفاوت نہوگا۔ بعض نفوس اصحاب
عرافہ کے ہین اور وہ لوگ استدلال کرتے ہین بعض حوادث سے بعض حوادث پر بسبب
مناسبت کے یا بوجہ مشابہت خفیہ کے حکایت کہتے ہین کہ سکندر رومی ایک شہر مین
پہونچا وہان کے بتخانہ مین ایک عورت کو دیکھا کہ کپڑا بُن رہی تھی اُس عورت نے کہا کہ
بادشاہ تجھکو ایک اور بہت بڑا ملک عطا ہونیوالا ہی اسی اثنا مین اُس شہر کا حاکم اُس
بتکدہ مین آیا اُس عورت نے اُس سے کہا کہ تیرا ملک سکندر کے قبضہ مین آگیا حاکم نے
عورت سے اسکی دلیل استفسار کی اُسنے جواب دیا کہ حضرت سلامت جسوقت سکندر آیا تھا
مین اپنے کپڑے کو زیادہ چوڑا لمبا کر رہی تھی اس فال کے قیاس سے مین نے ویسا کہا
اور اب حضرت جو آئے تو اس کپڑے کو میرا پارہ پارہ کرنے کا قصد تھا لہذا دریافت ہوا کہ
آپ سے حکومت ملک کنارہ کیا چاہتی ہے۔ حکایت جسوقت جناب فیض مآب علی ابن ابیطالب
علیہ الصلوٰۃ و السلام تخت خلافت پر رونق افزا ہوے اول اول جسنے بیعت کی طلحہ بن
عبد اللہ تھے جسوقت حضرت نے اُنکے ہاتھ کو پکڑا طلحہ کی ایک اُنگلی کو دیکھا کہ خشک تھی حضرتؑ
نے اس شگون سے دریافت کیا کہ یہ خلافت ہمکو ناگوار ہوگی آخر یہی حال ہوا کہ تا وقت شہادت
حضرت کو صفائی خلافت حاصل نہوئی۔ حکایت ایک روز سفاح خلیفہ آئینہ دیکھکر کہنے لگا کہ
پروردگار مین یہ نہین کہتا کہ جیسا سلیمان بن عبد الملک نے آئینہ کو دیکھکر کہا تھا کہ مین بادشاہ
جوان ہون بلکہ میری یہ آرزو ہی کہ میری عمر کو دراز کر تاکہ تیری طاعت کرون ہنوز یہ فقرہ تمام نہوا
تھا کہ آپ نے سُنا کہ کوئی شخص دوسرے سے کہہ رہا ہی کہ میرے اور تیرے درمیان مین
اجل کو دو مہینے پانچ روز کی دیری ہے آپ نے یہ سُنکر فرمایا۔ حسبی اللہ لاحول ولاقوۃ الا
باللہ علیہ توکلت وبہ استعین پس چند روز تک تپ کے عارضہ مین تکلیف اُٹھاکر
دو مہینے پانچ روز کے بعد قرب حق نصیب ہوا۔ حکایت طاہر بن حسین ملک رے سے عیسیٰ
بن ہامان سے لڑائی کرنے کو باہر نکلا اور اپنی آستین مین چند روپیہ واسطے تصدق

کے رکھ لیے مگر اُنکو تصدیق کرنا بھول گیا جبوقت کپڑے بدن سے علیحدہ کیے وہ روپیہ پراگندہ ہو گئے پس اُسوقت حاضرین مین سے کسی شخص شاعر نے کہا ؎ هذا التبدو جمعهم لا غيره و ذهابه منها ذهاب الهم ✢ شيء يكون الهم نصف حروفه ✢ لا خير في امساكه في الكم ✢ تاویل اُسکی یہ ہے کہ تو عیسی بن ہامان پر ظفریاب ہوگا پس ویسا ہی ہوا کہ طاہر نے عیسیٰ کو قتل کیا اور وہان سے بغداد مین آکر امین کو بھی قتل کیا

**نظر تیسری انسان کی پیدایش کے بیان مین۔** نطفہ جب رحم مین قرار پکڑتا ہے تو بصورت گرہ ہوتا ہے۔ رحم کی حرارت سے اسمین غلاظت اور زیادہ ہوتی ہے اور اسپر ایک جھلی باریک پیدا ہوتی ہے پھر اسکے اندر نفخ ہوتا ہے جس سے رحم کی رگین پھول جاتی ہین اور وہ ہوا ان منفذ مین گذرتی ہے اور اُن منافذ سے غذا جنین کی آتی ہے پھر قوت مصورہ باذن خدا کچھ حصہ منی کا درمیان مین دل کے واسطے رکھتی ہے اور کچھ جانب راست کبد کے واسطے اور کچھ حصہ بالائی جانب مین دماغ کے واسطے اور کچھ حصہ نیچے ہاتھ پانون کے واسطے رکھتی ہے یہ سب امور چھ روز کے عرصہ مین ہوتے ہین پھر پندرہ روز مین علقہ ہوتا ہے اور ستائیس روز مین گوشت ہوتا ہے اور اعضا تمیز ہو جاتے ہین اور ہاتھ پانون شکم سے علیحدہ ہو جاتے ہین اور ہڈی بھی ہو جاتی ہے پھر ہڈیون پر خون حیض سے گوشت پیدا ہوتا ہے قوت خادمہ خون حیض کو ایسا کرتی ہے جیسے کہ شعلۂ چراغ روغن کو کرتا ہے اور باری تعالے فرشتہ کو حکم فرماتا ہے کہ اسمین نفخ روح کرے یہ چار ماہ مین ہوتا ہے جب چھ ماہ گذر جاتے ہین تو اسمین بہت حرکت ظاہر ہوتی ہے اسوقت وہ سوتا اور جگتا ہے۔ ساتوین ماہ بدن پر گوشت بہت ہو جاتا ہے اور بڑا سخت ہو جاتا ہے اور جگہ اسپر تنگ ہو جاتی ہے اور ارادہ باہر آنے کا کرتا ہے اگر خدا تعالے چاہے تو اسکو باہر لاوے ورنہ وہان رہتا ہے آٹھوین ماہ مین اسکو تعب اور ثقل بسبب بسیاری حرکت کے ہوتا ہے اگر اتفاقاً اسوقت ولادت ہوئی تو وہ قلیل العمر ہوگا جب نوان مہینا آیا تو وہ تعب اور مشقت اسکی جاتی رہتی ہے اور مزاج معتدل ہو جاتا ہے اور قوت اسکو حاصل ہو جاتی ہے اور وہ پیدا ہوتا ہے۔

**نظر چوتھی اعضاے انسانی کی تشریح مین۔** انسان کے بدن مین اسقدر عجائب ہین کہ جنکے دریافت سے عقل و تمیز کوتاہ ہے ثبوت اسکا خالق بیچون کے فرمانے سے ظاہر ہے وفي انفسكم افلا تبصرون حکما اور علما کا قول ہے کہ جو شخص اپنی بنیاد عجیبہ کو شناخت کرے

اور اسکے استحکام صنعت اور اُسکی مقدار خردی مین اور نیز اجماع ضدین مانند آب و آتش و خاک و باد وغیرہ کے غور کرے تو وہ شخص دریافت کریگا کہ اس مجموعہ کا پیدا کرنے والا کیسا حکیم مطلق و قادر ہی اور اُسوقت اُسکا شکر و سپاس اسپر فرض ہوگا - اب یہ بیان کرنا لازم ہے کہ یہ اجزائے جسمی چند طرح کے ہین جو کہ اول مزاج اخلاط سے متولد ہوے اور یہ دو قسم ہین - اول منفردہ دوم مرکبہ

نوع اول عظام کے بیان مین یعنی استخوان جو کہ ایک سخت جسم ہی اور بدن کی عمارت بجاے ستون کے ہی اور اُنسے چند رباط نکلتے ہین جو ایک عضو کو دوسرے عضو سے باہم وصل دیتے ہین جب کہ بدن کا استحکام صرف گوشت وغیرہ ملائم اجزا سے نہوسکا تب حق تعالیٰ نے یہ استخوان پیدا فرمائے - ان ہڈیون مین بعض تو واسطے بنیاد بدن کے ہین مثل استخوان پشت کے کیونکہ بدن کا قیام اسی کی بنیاد پر ہے جس طرح کہ کشتی کی بنیاد ایک لکڑی پر ہوتی ہے بعد ازان اور چھوٹی چھوٹی لکڑیان اُس لکڑی پر بطور پیوند کے لگاتے ہین بعض سپر کی شکل ہی جیسے کاسۂ سر کی ہڈی جو مغز کی نگہبانی کرتی ہے بعض ایسے استخوان ہین جنسے باہمی ہڈیون کا مفاصلہ ملا رہتا ہے بعض استخوان ایسے ہین جنسے اُسکے ملحق عضو محتاج ہین مثلاً زبان اور حنجرہ بعض استخوان واسطے نگاہداشت جسم کے ہین وہ سخت ہین بعض ہڈیان مجوف اس وجہ سے ہین کہ اُنکی غذا اُنکے جوف مین رہتی ہی یعنے گودا اُنکا اور اس سے انہین تری رہتی ہے اور اسی وجہ سے وہ تری علیحدہ نہین ہوجاتی پس یہ ہڈیان جو بعض بعض سے باہم ملحق ہین دو قسم پر ہین - ایک انفصالی جس سے مفصل کی حرکت حاصل ہوتی ہی - دوسری انفصالی جس سے حصول حرکت نہین ہوتا ہی انکا نام لحام ہی مفصل اُسکو کہتے ہین جسمین حرکت ظاہری ہو جیسے ہاتھ پانون کی حرکت اور لحام اسکو کہتے ہین جسمین حرکت ظاہری مثل اسکے نہو جیسے کاسۂ سر پس جسمین حرکت ظاہری ہوتی ہی وہ ہڈیان تین قسم ہین قسم اول وہ ہڈیان ہین جنمین ایک ہڈی کے سرے مین نوک ہوتی ہی اور دوسرے مین اُسکے مطابق گڑھا ہوتا ہی تاکہ وہ دونون مثل چول کے جم بیٹھین اور اُسکے ذریعہ سے حرکت ظاہری مین آسانی ہو قسم دوسری وہ ہڈیان ہین جنکی ہر ہڈی کے سرے پر نوک ہوتی ہی اور اُنکا اتصال اور استحکام پٹھون کے وسیلہ سے ہوتا ہی قسم تیسری وہ ہڈیان کہ باہم ایک دوسرے مین تھوڑی داخل اور چسپان ہون بغیر چول کے جیسے استخوان پشت کی

اور جن ہڈیون مین حرکت ظاہری نہین ہوتی ہی وہ بھی تین قسم ہین اوّل قسم کو شان کہتے ہین اور وہ مانند ترکیب دانتون کے ہی شل دوارہ کے کہ ایک دوسرے مین پیوست ہی دوسری قسم وہ ہی جسکا قرار خط مستقیم پر ہو مانند قبائل سر کے کان کے اوپر تیسری قسم وہ ہی کہ ان دونون ہڈیون مین سے ایک دوسری مین پیوست ہو مانند ترکیب دندان کے درزون مین اور یہ کل ہڈیان دوسو اڑتالیس ہین سوا ان ہڈیون کے جو سمسانیات ہین اور سمسانیات اُن چھوٹی چھوٹی ہڈیون کو کہتے ہین جو خلل مفاصل مین بھری ہوتی ہین اور جو ہڈیان لام کی صورت ہین وہ حنجرہ کی ترکیب مین صرف ہوئی ہین حکمت خدا نے ایک ایک قسم کی ہڈی جدا پیدا کی تاکہ بروقت کسی آفت پہونچنے کے ایک دوسرے کی قائم مقام ہو سکے اور اگر ایسا نہوتا تو بروقت ضرورت کے مشکل ہوتی

**نوع دوسری غضروف کے بیان مین** یہ عضو درمیان گوشت اور ہڈی کے نرمی اور سختی مین متوسط درجہ رکھتا ہی اور ہڈیون کے کنارہ پر پیدا ہوتا ہی اور جہان کہین گوشت کو نرم ہڈی کی حاجت ہوتی ہی وہان اسی کے ساتھ گوشت ترکیب پاتا ہی غضروف ہڈیون مین اسواسطے پیدا ہوا ہی تاکہ اُسمین بسبب حرکت کے سوراخ نہو جاے اور ایسے دو عضو کے درمیان مین غضروف ہوتا ہی جو کہ درمیان مفاصل یعنے گرہون کے متجاوز ہون کیونکہ یہ اجزا متحرک ہین اور حرکت مین احتکاک ضرور ہوتا ہی پس اگر وہ شی یابس ہوتی تو ٹوٹ جاتی اور اگر رطب ہوتی تو بہ جاتی اسواسطے ایسی چیز کی خواہش ہوئی جو ان دونون صفتون کے درمیان مین ہو پس وہ سوا غضروف کے اور کوئی شی نہین ہے۔

**نوع سوم پٹھا ہی** - یہ عضو نرم اور جرب دماغ اور حرام مغز سے پیدا ہوتا ہی اسکا فائدہ حس و حرکت دیتا ہی تمام اعضا کو اور سخت کرنا گوشت کو اور قوت دینا اور جب دماغ متحمل نہوا کل اعصاب کا تو حق تعالے نے اعصاب کو دماغ سے نخاع کی طرف جاری کیا اور نخاع سے شاخین جاری فرمائین تمام بدن پر کہ کل اعضاے بدنی پر اُنکی رسائی ہووے پس جو عصب کہ دماغ سے نکلے ہین وہ کل اعضاے سر کو متحرک کرتے ہین اور وہان سے گذر کے اعضاے باطنہ پر پہونچتے ہین اور تمام اعضاے باقی ظاہرہ اعصاب نخاع سے استفادہ لیتے ہین پس اگرچہ اعصاب نخاع بھی اعضاے باطنی سے نزدیک ہی مگر اس سے نرم نرم اعصاب ایسے نہین پیدا ہوتے جو اعضاے باطنی کو متحرک کرین واللہ اعلم بالصواب

نوع چوتھی رباط یہ جسم بالکل ہمرنگ عصب کے ہی مگر یہ نسبت اُسکے سخت زیادہ ہے ہڈیون سے اور بعض ہڈیون کو بعض کے ساتھ باہمدگر مخلوط اور مربوط کرتا ہی اور اسی سے نہایت فائدہ پہونچتا ہی استحکام حرکات کو اور جبکہ حرکت ارادی نہین ہوتی ہی مگر قوت کے ساتھ جوکہ دماغ سے بواسطۂ عصب کے حاصل ہوتی ہے تو عصب یعنی پٹھے کی یہ قدرت نہین ہوتی کہ ہڈیون سے متصل ہوجاوے کیونکہ ہڈیان سخت ہین اور عصب لطیف پس حق تعالے نے ہڈی سے ایک ایسا جسم اُگایا جو پٹھے کی صورت پر ہی لیکن عصب سے سخت اور ہڈی سے نرم ہی اور وہ رباط ہی اور رباط کو عصب کے ہمراہ اکٹھا کیا ہی اور مانند ایک جزکے دونون کو ربط دیا ہی اور اسی کے باعث عصب اور ہڈیان باہم جمع ہوتی ہین

نوع پانچوین لحم یہ معتدل جسم گرم وتر ہے اسکے جمیع فائدون مین سے ایک یہ ہی کہ عصب اور شرائین اور اوردہ کی اعانت کرتا ہی کیونکہ یہ اجسام سرد وخشک ہین پس اگر گوشت کی حرارت نہوتی تو خارج سے ہوا پہونچکر اُنکو فاسد کردیتی اور چونکہ اوردہ اور شرائین اور عصب روح اور غذا کے حامل ہین اور ہضم غذا کے اپنے نفس مین محتاج ہین حق تعالی نے گوشت سے جو اُنپر محیط ہی انکی مدد پہونچائی تاکہ ہضم خوب شائستہ ہو دوسرا فائدہ یہ ہی کہ ہڈیون کو شکل عضو کی بناتا ہی اگر گوشت نہوتا تو خالی ہڈیان بیکار تھین پس گوشت کی مثال مثل مٹی کے ہے کہ اُس سے بھی تصویر بنتی ہے۔

نوع چھٹی شحم یعنی چربی یہ جسم حار اور لطیف ہوائی ہی اور پیدا کیا گیا ہی عضل اور عصب کے اطراف مین کہ یہ دونون حس وحرکت کے آلہ ہین پس فعل وانفعال مین یہ دونون حرارت کے محتاج ہوے اور حال یہ ہی کہ فعل اور انفعال تمام نہین ہوتا ہے مگر گرم وتر مین چونکہ عصب بارد اور یابس ہی تو شحم ملحق فرمایا تاکہ اُسکو گرم کرکے اُسکی اعانت کرے ہضم غذا اور نرم کرنے اور پکانے مین اور یہ چربی گوشت سے پوشیدہ نہین ہوئی مثل رگون کے کیونکہ غرض لحم سے اُس چیز کے ہضم ہونے کی ہی جو کہ رگون کے داخل ہین ہی اور شحم سے یہ غرض ہی کہ عصب کو فقط گرم کرے تاکہ اسکو سرعت حرکت سے منع نکرے پس اگر کسی جسم غلیظ یعنی گاڑھے سے ملحق ہوتی تو اُسکی حرکت دشوار ہوجاتی اور جیسے کہ ہمنے گوشت اور استخوان کی مثال مین بیان کیا ہی کہ گوشت مثل مٹی کے ہے پس اسی طرح شحم کی مثال یہ ہے کہ اُس بنا کی استرکاری کرتی ہے اور سفید کرتی ہے اور وہ غذا جو اعضا کے واسطے ہوتی ہی پس اُسکو ممتاز کرتی ہی اعضا سے نزدیک

حاجت غذا کے اور بھی چربی اعضا کی محافظت کرتی ہی سردی اور گرمی کے مصائب سے
جس طرح کہ کپڑا ظاہر بدن کی حفاظت کرتا ہے۔

نوع ساتوین شرائین ہے یہ چند رگین ظرف روح کی ہین اور دل سے اُگی ہین اور پیدا ہوئی ہین روح حیوانی سے اور روح حیوانی کا مادہ خون لطیف ہی جو روح کی غذا ہوتا ہے پس شرائین روح حیوانی کو قلب سے تمام بدن کی طرف پہونچاتی ہی جیساکہ روغن زیت چراغ کا باعث روشنی ہی اور شرائین کے پیدا ہونے سے یہ حکمت ہی کہ روح کی نگاہداشت اُنسے ہوتی ہی اور روح اُنمین رہتی ہے اور شرائین جسوقت دل سے نکلتی ہی دو شعبہ ہو جاتی ہے ایک شعبہ پھیپھڑہ کی طرف جاتا ہی اور وہان پر استنشاق ہوا کا کام کرتا ہے اور یہ شرائین کا شعبہ صرف ایک طبقہ ہوتا ہی کیونکہ یہ نرم تر اور مطیع تر اور ساکن تر ہی انقباض اور انبساط کے حق مین یعنی ہوا کی کشیدہ مین بڑھنا اور گھٹنا اسکے اختیار مین ہے اور دوسرا شعبہ دو گونہ منقسم ہوتا ہی ایک اوپر کو جاتا ہی اور وہ چھوٹا ہی کیونکہ ماخذ اسکے اعضاے بالاے دل ہین اور وہ بہ نسبت اعضاے زیرین دل کے کمتر ہین اور دوسری قسم زیرین دل کی جانب متوجہ ہوتی ہے اور اُس سے بہت سی جدولین تمام بدن کی طرف جاری ہوتی ہین

نوع آٹھوین ورید ہے یہ چند جدولین مانند شرائین کے ہین اور کچھ فرق نہین بجز اسکے کہ یہ ایک طبقہ ہین اور اُنکے بیچ مین خون غلیظ رہتا ہی بخلاف شرائین کے کہ انمین خون لطیف رہتا ہے اور یہ جدولین نکلتی ہین جانب زیرین جگر سے منفعت اُنکی یہ ہے کہ جگر کی جانب غذا کو کھینچتی ہین اور کچھ اور وہ محاذب جگر یعنے بالاے جگر سے نکلتی ہین انکا کام غذا کا پہونچانا ہی جمیع اعضا کو انکا نام جوف ہی اور ورید کا جسم بہت رقیق ہی بہ نسبت شرائین کے اور یہ اس سبب سے ہی کہ ورید مین خون غلیظ محصور ہی پس اگر اسکا جرم رقیق
نہوتا تو خون اُنسے بسہولت مترشح ہوتا

نوع نوین ثرب ہی یہ جسم شحمی ہے اور معدہ کو ڈھانکے ہوے ہی یعنی پوشش معدہ سے مخصوص ہی اور نیز آلات جوف سے تاکہ آلات جوف کو حرارت پہونچاے جسوقت کہ معدہ غذا سے پر ہو

نوع دسوین غشا ہی یہ ایک جسم ہی کہ اسکی بنا لیف عصباتی سے ہی مانند بناوٹ کپڑے کے اور یہ منبسط ہے اُن اعضا کی سطح پر جو متحرک نہین ہین اور یہ انیر اسطرح حاوی ہے جیسے چھال درخت پر ہوتی ہے اور اُن اعضا کی نگہداشت کرتی ہی اُنکے جوہر اور اُنکی شکل اور

اُنکی ہیئت پر جو اُنکو حاصل ہی اور نیز حفاظت کرتی ہی اُن اعضا کی عارضون سے

نوع گیارھوین جلد ہی - یہ جسم عصب اور رباط سے مرکب ہی اور اسمین بال اُگے ہوے ہین واسطے اخراج اور تحلیل حرارت بدن کے اور پوست مین سختی اور نرمی دونون ملی ہوئی ہی تاکہ اپنے نفع وضرر کے حفظ مین مستعد رہے اور کھینچتا ہی نافع کو اور رکھتا ہی مضر اور موذی کو اور فضلات اعضاے ظاہری کو دفع کرتا ہی مانند میل اور چرک اور عرق وغیرہ کے مسامات سے

نوع بارھوین مخ ہی یعنے مغز استخوان جو کہ استخوان کی طبیعت سے موافق ہی اور جوف استخوان مین پیدا کیا گیا ہی تاکہ استخوان کی غذا ہو اور یہ اسوجہ سے کہ حرارت اور رطوبت خون کی برودت و یبوست ہڈی سے معتدل ہو گئی پس جب رطوبت مخ کی اور حرارت خون کی ممزوج ہو جاتی ہی تو اسمین کیفیت برودت اور یبوست کی پیدا ہو جاتی ہے اُسوقت یہ مخ غذاے عظیم ہوتا ہی

واللہ اعلم بالصواب

## قسم دوسری اعضاے مرکبہ کا بیان - یہ دو قسم ہی ایک ظاہری دوسری باطنی پس ظاہری کے بہت انواع ہین منجملہ اُنکے

نوع اول سر ہے - چونکہ سر مین سمع اور بصارت کا مکان ہی اور یہ اعلی منزل کی خواہان ہین کیونکہ دیکھنا اونچائی سے متعلق ہی تاکہ دور کی اشیا صاف نظر آئین پس حکمت الٰہی نے اقتضا فرمایا کہ بدن کی اعلی منزل پر سر بنایا جاوے اور سر جو مستدیر یعنی گول پیدا ہوا ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ شکل مستدیر مصادمات سے اثر نہین قبول کرتی جیسے کہ شکل صاحب زاویہ اثر قبول کرتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ کروی شکل سب شکلون سے عمدہ ہوتی ہے اور باوجود مستدیر ہونے کے دراز بھی ہی اسوجہ سے کہ دماغی اعصاب کی منابت طول مین موضوع ہین - بعد ازان کہ گول اور کسیقدر طویل پیدا کیا ایک کھوپری کے اندر دماغ کو رکھ دیا تاکہ آفات سے دماغ کی حافظ رہے اسطرح پر جیسے کہ خود آہنی سر کی حفاظت کرتی ہی ورنہ بہت جلد فساد اثر کرتا اگر ذرا بھی کوئی صدمہ پہونچتا اور نیز یہی دماغ جاے شروع جملہ حس و حرکت اعضاے بدنی کا ہی اور سر کو بہت سے استخوانون سے مرکب بنایا ہی اسواسطے کہ اگر کوئی ہڈی کسی صدمہ سے چور ہو تو دوسری ہڈی سالم اور اُسکے قائم مقام ہوسکے اور اس کھوپری مین مانند دندانہ آرہ کے دندانہ ہین بعض اُن دندانون مین سے بعض مین پیوستہ ہین اور بعض مقدم مین پائے جاتے ہین پیشانی کے پاس اور اسکو اکلیلی کہتے ہین بدین نظر کہ وہی مقام کلاہ پہننے کا ہی اور دوسرا

نما

طرف کے دندان سے استخوان پشت پھنسا ہوا ہی اور وہ دال کی صورت پر ہی جو کہ عربی خط سے لکھی جاتی ہے اور ستون کہ جانب راست اکلیل کے واقع ہے اسکا نام مستقیم ہے صورت اُسکی یہ ہے

**فصل دوسری چشم کے بیان مین** آنکھ ایسی چیز ہے جسکی محتاج تمام دنیا ہی پس خداوند تعالی نے نہایت صاف اور رقیق اور نرم آنکھ کو پیدا کیا اور اُسکی حفاظت بھی ضرور سمجھی لہذا جوف چشم استخوان سے بنائی اور اُسکے حوالی مین سخت ہڈیان لگائین اور جفان یعنے پلکون سے آنکھ کو پوشیدہ کیا اور اُسکو محفوظ کیا آفات سے بمدد مژگان اور آنکھین دو مقرر کین تاکہ اگر ایک کو کچھ آفت پہونچے تو دوسری اُسکے قائم مقام ہوکر کام دیوے اور صاحب چشم یکبارگی بینائی سے معذور نہو جاے اور اسکا مقام سر پر مقرر کیا کیونکہ حاسۂ بصر بمنزلہ دربان کے ہی اور دربان جسقدر بلند مکان پر ہوگا اُسیقدر دوری تک اشیا کو دیکھیگا اور اسوجہ سے کہ وہ عصب کہ جسمین روح باصرہ ہی وہ نہایت رقیق ہی اور دماغ سے نازل ہے پس اسکے قریب آنکھ کو پیدا کیا اور آنکھ کو بدن کے سامنے کی طرف پیدا کیا تاکہ وہ ان اعضا کی حفاظت کرے جنکے غطا بہت رقیق ہیں جیسے شکم وغیرہ اور نیز اسوجہ سے کہ عمل اعضاے خارجہ کا مانند دونون ہاتھ اور دونون پیر کے سامنے سے واقع ہی آنکھ اسی سبب سے آگے کو موضوع ہوئی تاکہ مشاہدہ کرے جو کچھ اُنسے صادر ہو آنکھ کے سات طبقہ ہین اور ترکیب اسکی ایسی ہی کہ ایک مجوف عصبہ کھوپری کے نیچے سے دماغ سے ناشی ہوکر قعر تک عین منتہی ہوتا ہی اور اُسپر دو غشا ہین ایک غلیظ اور ایک رقیق پس جسوقت وہ عصبہ مجوفہ آنکھ کی ہڈی کے پاس پہونچتا ہے اُس وقت غشا غلیظ اس سے جدا ہوتا ہے اور غشا استخوان چشم کے واسطے بجاے فرش کے ہی اور نام اسکا طبقہ صلبیہ ہے اور غشاء رقیق بھی اس سے جدا ہوجاتا ہی اور طبقہ صلبیہ سے اس طرف لباس ہوجاتا ہے اسکو طبقۂ مشیمیہ کہتے ہین کیونکہ اسکی مشابہت مشیمیہ سے ہی اور عصبۂ مجوفہ اپنے نفس کو پیش کرتا ہی تاکہ غشا ہو اور اعانت کرے غشائین مذکورین کی اور اسکا نام شبکی ہے بعد ازان اسکے وسط مین ایک جسم رطب لین زجاج کے رنگ پر قائم ہوتا ہی جسکا نام رطوبت زجاجیہ ہے اور اس جسم کے اندر ایک جسم اور مستدیر حائل ہوتا ہے اور یہ اپنی صفائی مین جلیدیہ سے مشابہ ہی پس اسکا نام رطوبت جلیدیہ ہے اور جسم زجاجیہ نصف جسم جلیدیہ مین محیط ہوتا ہی اور نصف بالا پر ایک جسم مانند جال عنکبوت

کے آتا ہی جو نہایت صاف اور چمکتا ہوا ہی جسکا نام طبقہ عنکبوتیہ ہی پس اسکے اوپر اور ایک جسم
سیال ہی سفید رنگ جسکا نام بیضیہ ہی پھر اسکے اوپر ایک جسم مختلف رنگ کا ہوتا ہی جو صاف اور
اور رقیق ہی کبھی وہ بہت سیاہ ہوتا ہی اور کبھی اس سے کم ہوتا ہی اور اسکے وسط میں محاذی جلیدیہ
کے ایک سوراخ ہی جو تنگ وکشادہ ہوتا ہی جبقدر جلیدیہ کو ضرورت ضوء کی ہوتی ہی ضوء شدید
کے وقت تنگ ہوتا ہی اور ظلمت مین کشادہ ہوتا ہی اس سوراخ کا نام حدقہ ہی اور اسکو طبقہ عنبیہ
کہتے ہین اور اسکے اوپر ایک جسم کثیف صاف ہی جسکو طبقہ قرنیہ کہتے ہین اور اسکے اوپر آنکھ کی
سیاہی تک ایک جسم سفید سخت ہوتا ہی جسکو ملتحم کہتے ہین اور یہی آنکھ کی سفیدی ہی اور منبت
اسکا جلیدیہ سے ہی جو قحف کے خارج پر واقع ہی اور منبت قرنیہ کا طبقہ صلبیہ ہے اور منبت عنبیہ
کا مشیمیہ ہے اور منبت عنکبوتیہ کا شبکیہ ہے۔ روح باصرہ اسکے جوف مین دو عصبہ ہین
جو کہ غور بطنین سے نکلتے ہین اور دماغ سے مقدم دست راست کی طرف جاتے ہین وہ عصبتین
کہ در اصل اُگے ہین اُنکا مقام جانب چپ ہی اور وہ عصبتین کہ در اصل روئیدہ ہوے ہین
مقام اُنکا جانب راست ہی اور جانب دست چپ جاتے ہین اور صلبیین کے تقاطع پر باہم
ملاقی ہوتے ہین بعدہ جو جانب راست سے اُگے ہین وہ حدقہ راست پر نافذ ہوتے ہین
اور یسار والے حدقہ یسار پر پہونچتے ہین بعد ازان شائع ہوتی ہے روح باصرہ کے قوی مین
تاکہ اُس رطوبت سے شامل ہو جسکا نام زجاجیہ ہی اس تقاطع کے واقع ہوتے مین منافع
بلیشمار ہین اُنہین سے یہ ہی کہ جو روح سائل ہے ایک پر اُن دونون حدقون سے وہ محجوب نہین
ہوتی دوسرے سے جسوقت کہ عارض ہو کسی ایک کو آفت اور اسی واسطے اکثر دیکھا ہی کہ ایک چشم
کو قوت باصرہ زیادہ ہوتی ہے کیونکہ روح باصرہ اُس آنکھ کی بھی اُس کھلی ہوئی آنکھ کی طرف
چلی آتی ہے لیکن منافع طبقات اور رطوبات کے جسکا بیان اوپر ہو چکا پس اب مین اسکی
تشریح لکھتا ہون۔ تحقیقاً ثابت ہی کہ جو عصبۂ مجوفہ دماغ سے باہر نکلتے ہین اسپر دو غشاء ہین
ایک پتلی دوسری گاڑھی جسوقت کہ حجمہ چشم کے قریب پہونچتی ہے گاڑھی غشا فرش بنجاتی ہے
بعد اسکے اسپر پتلی غشا کا فرش ہوتا ہی اور یہ بہ بین نظر ہے کہ عصبہ اس شعبہ پر حاوی ہی اور اس
شعبہ کو حیات اور غذا پہونچاتا ہے اور اُسکے دو شرائین ہین اور جو کچھ اس عصبہ مین ہی بعینہ نما
چشم کے ہی جیسا کہ مشیمہ مسکن جنین ہے بعد ازان عصبہ کا فرش ہوتا ہی اسلیے کہ مبسوط ہلکہ
قسمت کرے شعب باریک کو بالاے مشیمہ ہمرنگ شبکہ کے پس اس شبکہ کی گہرائی مین ایک

شفاف صاف جسم ہی جو کوئی رنگ نہین رکھتا ہی اور سخت قوام ہی اور خشکی مین اُسقدر بڑی مگر قدرے
بہن ہی مثل قطعہ جمدیہ کے اور اس جسم کا درمیان شفاف ہی اور اس شبکہ کے اندر ایک طور
کی رطوبت شفاف بے رنگ پیدا کی گئی ہے اور اسی طرح ہے اسکے روبرو خارج کی جانب تک
بجز اسکے کہ یہ رطوبت نہایت رقیق ہے بہ نسبت اول کے کیونکہ قوام مین ابیض واقع ہی اور اول
قوام مین زجاج گدازندہ کے طور پر ہے اور یہ تینون جسم ایک جوہر کا حکم رکھتے ہین صفائی اور
شفافی اور بے رنگ ہونے مین - قطعہ جمدیہ کو حق تعالے نے بیرنگ پیدا کیا ہی بدین نظر
تاکہ جس چیز کو دیکھے اُسے قبول کرے پس آتا ہی اسپر ایک شعبۂ دماغ جو کہ ہمرنگ شبکہ کے
واقع ہی اور وہ صلب القوام ہے تاکہ ٹھہرا رہے پس اُسمین کوئی ترجیح اور نفع نہین ہوتا ہی اگر
برخلاف ہوتا تو قرار نہوتا اسمین صورت منطبقہ کا بلکہ متموج ہوتا پس حاصل نہین ہوتا ہی ادراک
اُسکا اور وہ پیدا کیا گیا ہے مدور اس واسطے کہ مقابلہ کرے اپنے حدبہ سے جہات بیشمار کو اور
خداے تعالے نے اُسکو پہنا اور بنایا ہی تاکہ دیکھے اکثر چیزون کو اور جسم زجاجی اُسکے پیچھے
اور جسم بیضیئی روبرو واقع ہے اور چونکہ اسکی غذا پانی ہے اسلیے خون اُسکی غذا نہین ہوتا ہے
بغیر واسطۂ غذا بدینوجہ کہ صلاحیت اسکی نہین رکھتا ہی کہ خون غذا اُسکی ہوبے واسطہ اور تقویت
پاتا ہی اپنی شفافی سے اور نیز اُسنے طلب نور کرتا ہی لیکن اسکی جنس سے ہی پس اسطرح پر ہے
کہ گویا اُسکی نسبت اُسکی طرف ذاتی ہے اور اسکی نسبت اُسکی طرف جامد ہی اور ہمیشہ اسمین
رطوبت رہتی ہے بہ نسبت اُنکون کے بنابرآن یہ خشک نہین ہوتا ہے اور اجسام صلبیہ جو
اُسکے اطراف مین ہوتے ہین بہ نسبت اُنکھون کے آبی نہین ہین اور پیدا کیا گیا ہے
شعبہ دماغ شبکہ تاکہ زجاجی تحلیل کرے اُسکو بدین نظر کہ وہ حائل ہے خاص کر اُسکی غذا
پیدا کی گئی ہے بیضیئی موافق ذات اپنی کے قوام مین رقیق تر اور صاف تر زجاجی سے
کیونکہ وہ روبرو قطعہ جمدیہ کے ہے اور جس قدر کہ یہ رقیق تر اور صاف تر ہے معاونت
زیادہ کرتا ہے مبصرات کے دیکھنے مین لیکن نصف اُس شبکہ کا جو محیط ہے بیضیئی پر پیدا
کیا گیا ہی موافق خیوط کے نہایت دقیق یا آنکہ مانند نسج عنکبوت کے ہی کسواسطے کہ وہ وہان
واسطے ادراک کے نہین ہی بلکہ واسطے ضبط کرنے بیضیئی کے ہی اور اگرچہ بہت شفاف
نہین ہی تاہم نفع دیتا ہے بعدہ مشیمہ سے ایک جسم پیدا ہوا ہی جو اُسکا احاطہ کرتا ہی روبرو
سے اور مانند پوست انگور کے ہی سیاہ اور ازرق اور سرخ تاکہ نگاہ رکھے جسم شفاف کو

جو اُسکے علاوہ ہی اور وہ کبھی کشادہ نہین ہوتا ہی اور چونکہ حاصل ہوتا ہی اُسمین صور تہاے
منطبقہ سے اسواسطے وہ ابلغ اور اقوی ہے کیونکہ بیضیہ جسوقت کہ جمع ہوتا ہے کمدا اور سیاہ کے
ہمراہ صفائی اُسکی زیادہ ہوتی ہے اور نورانی ہو جاتا ہی اور پیدا کیا گیا ہی مثقوب الوسط اُس جگہہ
جہان مقابل ہوتا ہی وسط جمدیہ سے تاکہ مانع نہو کمودت کو جو کہ وصول ضوء کا باعث ہی بیچ جمدیہ
کے اسوجہ سے کہ جو کچھ موضوع ہے روبرو جمدیہ کے چاہیے کہ وہ مشف ہو یا مثقوب حکما کا قول یا
ہی کہ یہ ثقب اس حیثیت سے ہی کہ جسوقت مجتمع ہو تنگ ہو جاتا ہی اور جب منبسط یعنی کشادہ ہو فراوان
اور فراخ ہو جاتا ہی بموجب مقدار ضوء خارج کے اور نیز بسیاری اس نظر سے کہ اُسکا ضوء جسوقت
کہ قوی اور سخت ہو خارج متفرق سے تو روح باصرہ ہوتی ہے اور تحلیل دیتی ہی روح باصرہ کو پس
تنگ ثقب عنبی مقاومت کرتا ہی شدت ضوء کی خارج سے مگر جسوقت کہ ضوء معتدل ہوتی ہے
اور جسوقت کہ ضوء تھوڑی ہوتی ہے کشادہ ہو جاتا ہی تاکہ خارج سے ضوء بہت داخل ہو اور موجود
فرمایا ہی حق تعالی نے غشاے صلب سے جو بیچ چشم کے ہی ایک جسم صلیب قوی شفاف کرنے والا
کہ متلون ہوتا ہی لون عنبی سے لیکن پیدائش اسکی غشاے صلب سے ہی کہ پوشیدہ کرے ثقب عنبی کو
اور صلابت کی وجہ یہ ہی کہ نگاہ رکھے جمیع آنکھ کو اور شفافی کی وجہ یہ ہی کہ نہ پوشیدہ کرے ثقب عنبی کو
جب یہ سب سامان اندرونی درست ہو چکا تو حق تعالے نے مرتب فرمایا ایک پوست جو خارج
قحف اور غشا کے جانب راست ہی اور اسمین حکمت یہ رکھی ہے کہ وہ باہر نکالے ہوے ہی
آنکھ کو جمیع اطراف خانہ سے قرب وسط تک پس چونکہ وہ شفاف تھا اس سبب سے ممتد ہو
اوپر عین کے اور اگر ایسا نہوتا تو مانع ہوتا ابصار قوتون کو پس استعمال کیا گیا اس سے اور
اسیقدر کہ رباط عین کو کافی ہو اور واگذاشت کیا موضع ابصار قوتون کو مکشوف اور ترکیب
دیا اسمین الآت ابصارت کو طبقات اور رطوبات سے اور پلکون کی یہ کیفیت ہی کہ پیدائش
اسکی ایک پوست سے ہی جو جانب راست کے ظاہر قحف پر ہی اُسمین تین عضلات ہین
دو عضلہ موقین کی طرف سے ہین جو جذب کرتے ہین جفن کو اسفل جذب متشابہ کی طرف اور
کشادہ کیا جفن کو پس کافی ہے اُسکو ایک عضلہ جو جفن کے وسط سے نکلتا ہی اور مبسوط کرتا ہی
وتر کی طرف جفن کو پس جسوقت گرم ہو کشادہ ہو عین لیکن جفن اسفل مین کوئی عضلہ نہین ہی
اور جفن اسفل بہ نسبت جفن اعلی کے چھوٹا ہی بنابران کہ اعلی چھپاتا ہے حدقہ کو ایک مرتبہ اور
کھول دیتا ہی دوسری بار اپنی تحریک سے اور جفن اسفل بذات خود متحرک نہین ہی پس اس مقدار

موجودہ سے اگر جفن اسفل زیادہ ہوتا تو کسی قدر حدقۂ چشم ہمیشہ پوشیدہ رہتا اور اسمین چند
طرح کے میل اور چرک جمع ہو جاتے پس اسواسطے حکیم حقیقی نے اس جفن کو چھوٹا بنایا اور
نفع اسکا یہ ہی کہ اُس پانی کو منع کرتا ہی جو خارج سے حدقہ کا ملاقی ہو اور دوسرا نفع یہ ہی کہ جب
دونون جفن باہم متفق ہوتے ہین تو مانند غبار و دود اور شعاع وغیرہ کے داخل چشم نہین ہونے
پاتا ہی اور روشن رکھتا ہی حدقۂ چشم کو اور نیز باتفاق دونون پلکون کے دور ہوتا ہی آنکھ سے
جو کچھ اجفان کے کشادگی کی حالت مین اُسپر پہونچتا ہی خاک اور چرک وغیرہ زیان کار چیزون سے
پس یہ پلکین بجاے نسیج کے ہین جو کہ بطور جالی کے ہوتا ہی اور باز رکھتے ہین بعض چیزون کو حدقہ
مین داخل ہونے سے باوجودیکہ کسی قدر آنکھ کھلی ہوئی بھی ہو جیسا کہ دیکھنے مین آتا ہی جسوقت
کہ آندھی چلتی ہے اور اُسکا خاک اور غبار آنکھون پر پڑتا ہی تو اُسوقت انسان اپنی آنکھون کو
تھوڑا تھوڑا کھولتا ہی اور دونون طرف کے مژہ کو باہم متصل رکھتا ہی اسوقت ان پلکون کی
صورت باہم متصل ہو کر مانند شبکہ کے ہو جاتی ہے جسکے وسیلہ سے انسان برابر ہر چیز کو دیکھتا ہے
اور گرد و غبار سے بھی کسی طرح کا نقصان نہین پہونچتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تیسری فصل گوش کے بیان مین۔ جبکہ قوت سامعہ فائدہ سمع کا نہین دیتی تھی مگر
بواسطہ قرع کرنے صوت کے ہوا کو اور اُس ہوا کے دماغ تک پہونچنے سے پس حکمت ایزدی
نے مجراے سماعت کو استخوان سخت مین بنایا جو نہایت پیچ در پیچ واقع ہی اور منتہی ہوتی ہے
دو عصبہ پر جو کہ دونون ناشی ہین دماغ سے اور اگر یہ عصب ظاہر ہوتے تو البتہ ہواے بارد
اُسمین داخل ہو کر قوت سمع کو باہر کر دیتی حد اعتدال سے اگرچہ ادنی بھی ہواے بارد ہوتی کیونکہ طبیعت
اسکی بھی بارد ہے پس اس سبب سے پوشیدہ ہوئی قوت سامعہ دماغ مین اور پیدا کیا
حکیم ازلی نے مجری قوت سامعہ کو کشادہ تاکہ اسمین ہوا پہونچکر قرع کرے اور باہر کی آوازون
کی قوت سمع کو خبر دے پس خواہ مخواہ سماعت کرے برخلاف قوت بصر کے کہ وہ دریافت
نہین کر سکتی مگر جس چیز کو کہ دیکھتی ہے اور چونکہ مجراے قوت سامعہ مین کشایش تھی تو بسبب
سرما اور تصادم ہواے محرکہ تند مانند رعد اور آوازہاے سخت و ہولناک وغیرہ کے قوت سمع
کو نہایت ضرر پہونچتا پس حق تعالی نے اسکی شکل پر پیچ بنائی مانند لولب کے تاکہ ہوا ایک ہی
مرتبہ نہ پہونچے بلکہ ٹھہرتی ہوئی بتدریج پہونچے پس ساکن ہوتی ہی شدت اُسکی ان پیچون مین
جو مجرے سمع کی راہ مین ہین پس جب وہ ٹھہر جاتی ہی اُسوقت خبر کرتی ہی قوت سامعہ کو

چوتھی فصل ناک کے بیان مین حق تعالی نے جو اس عضو کو بنایا اول تو خوبی یہ ہے کہ صفحۂ جمال کی زیب وزینت اسی پر منحصر ہے اور اسکو آلہ استنشاق ہوا کا بنایا اور اسکے مجرا کو کشادہ بنایا کہ انسان کو استنشاق کی حاجت ہر وقت ہوتی ہے اور احتیاطاً دو مجرے بنائے تاکہ اگر ایک مین کوئی فساد عارض ہو تو دوسرا اپنے کام پر مستعد رہے اور حکمت کاملہ سے قصبی اور سخت پیدا کیا تاکہ صدمات واردہ کا تحمل کرے اور پیدا کیا اسکو ملین یعنے نرم تاکہ حاصل ہو کھولنے اور بند کرنے مین جذب ہوا جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ دھونکنی آہنگران سے اور مجرے بینی جو بلند ہے پس یہ منقسم ہے دو قسم پر ایک اسمین سے منتہی ہوتا ہے فضاے دہن کی طرف اور دوسرا بلند ہو کر متوجہ ہوتا ہے اس استخوان مصفا کی طرف جو فضاے دہن مین محل احساس ہے پس ایک مجری سے سونگھنے کا کام حاصل ہوتا ہے اور دوسرے سے سانس لینے کا اور سوراخ بینی کی ہڈیان جو مصفا کے ہمرنگ بنائی گئین یہ وجہ ہے کہ تا پہونچے ان دونون سوراخون مین ہر چیز کی بو اور نیز یہ نفع ہے کہ انکے رستہ سے دماغ کے فضول دفع ہون اور چونکہ ان منفذون کو مستقیم نہ کیا بلکہ معوج فرمایا تو یہ وجہ ہے کہ اگر یہ مجرا مستقیم ہوتا تو ہر آئینہ ہوا براہ راست جلد دماغ مین پہونچ جاتی اور دماغ کو فاسد کر دیتی پس معوج بنایا تاکہ ہوا پیچ و تاب کھاتی ہوئی اوپر کو صعود کرے پس اسی درمیان مین اسکی تھوڑی برودت شکستہ ہو جاتی ہے بعد ازان معتدل ہو کر دماغ مین پہونچتی ہے اور اسکے دونون منخرون کے سوراخ حلق کے آخر تک منتہی ہوئے ہین بدین نظر کہ تنفس مین آسانی ہو پس اگر ایسا نہوتا ہر آئینہ ایک گھڑی بھی منھ کا بند کرنا ممکن نہوتا اور دخول وخروج ہوا سے کھلا رہتا اور اگر تنفس فقط وہان سے مخصوص ہوتا تو ادراک طعم کا زبان کو حاصل نہوتا اور زبان حرکت بھی نہ کر سکتی اور غذا نہ چب سکتی اور نہ نگلی جا سکتی اور سانس بہت کھینچ کے آیا جایا کرتی۔

فصل پانچوین لب کے بیان مین۔ منھ کے روبرو دو ہونٹھ پیدا کیے ہین تاکہ انکے باعث سے دانتون کا گوشت پوشیدہ رہے اور خورندہ کو بروقت خورش کے مدد دین بلکہ لقمہ لینے اور چبانے اور چوسنے کے آلات ہون اور سخن کرنا اور نیز جو کچھ دہن مین لیجانا منظور ہو انھین کے وسیلہ سے ہو سکتا ہے اور یہ دونون ہونٹھ اس گوشت سے پیدا ہین جو ممتزج ہے پوست کی طبیعت سے اور دونون رخسارون کے عضلات اوپر کی طرف سے دونون ہونٹھ سے متصل ہوئے ہین اور زنخ ان کے عضلات نیچے کی طرف سے ملے ہین اور فکین کے

عضلات

عضلات دو جانب یمین ویسار سے متصل ہوئے ہین اور اسی واسطے حق تعالی نے دونون
ہونٹھون کو گوشت سے پیدا کیا تاکہ حرکت اور حس اور بند و کشاد وغیرہ انسان کو سہل ہو
اور اُنکی طبیعت بہت نرم اور تھوڑی سخت ہے اس واسطے کہ جو عضلات انکے قریب واقع
ہون اُنکے مطیع رہین۔

فصل چھٹی دہن کے بیان مین۔ چونکہ انسان غذا کھانے کا محتاج ہی لہذا اللہ جلشانہٗ
نے غذا کا مدخل دہن کو بنایا اور ایسی ترکیب رکھی ہے کہ ایک مرتبہ کشادہ ہو اور ایک مرتبہ
بند ہو جاوے برخلاف ہر دو سوراخ بینی کے کہ یہ دونون دراصل کشادہ پیدا کیے گئے ہین
تاکہ ہمیشہ کشادہ رہکر انجذاب ہوا کیا کرین اور نہ پیدا کیا حق تعالی نے دہن کو مستقیم التجویف
مانند عصبۂ ریہ کے ایسی حیثیت سے کہ صلاحیت نرکھتا ہو کسی امر کی بجز مدخل طعام کے بلکہ اس
طریق سے صورت ظاہر کی ہے کہ اسکو طعام کے جمع ہونے کا مکان بنایا ہی تاکہ نگلنے کا عازم ہو
اور ذوق طعام کے آلہ کا جذب کرے اور اگر وہ کھانا آٹا ہو جانے کی ضرورت رکھتا ہو تو دانت
اُسکو چباکر آٹا بنادین اور دونون ہونٹھون کو تر اور منطبق کیا یعنے کھلنے اور بند ہونے کی قدرت
دی اور اسی نظر سے بوسیلہ دونون ہونٹھون کے مُنھ کے بند ہونے کی ضرورت ہوئی تاکہ
خشک نہو دہن کی تری ہوا سے جو بسبب آواز کے خارج سے دہن مین داخل ہوتی ہے
جیساکہ تمام اعضا مین کیونکہ دہن کی تری یاری دیتی ہے لقمہ کے نگلنے اور زبان کی جنبش مین
بروقت تکلم کے اور تری دہن سے یہ بھی منفعت ہی کہ ہوا کو قصبۂ ریہ مین داخل کرتی ہی اور چونکہ
بقاے انسانی تنفس پر منحصر ہے لہذا حق تعالی نے دو راستہ بنائے ایک سوراخ بینی اور
دوسرا سوراخ دہن تاکہ اگر انمین سے کوئی بلا مین مبتلا ہوکر معطل ہو جاے دوسرا کام دے
اور انسان کی زندگی دشوار نہو اور زبان مرکب ہی نرم گوشت سے اور اپنی طرف کھینچتی ہے
دونون تالو زیر و بالا کو اور اُسکے نیچے دو منھ ہین اور ان دونون سے ایک قسم کا لعاب حاصل
کرتی ہے اور اُس لعاب کو خرچ کرتی ہے اُس غذا مین جو اُسکو خارج سے حاصل ہوتی ہی تاکہ اُس سے
مختلف مزہ مانند ترشی اور شیرینی اور شوریت وغیرہ کے پہونچانے اور نیز اسکی منفعت بروقت
سخن کے بھی ہے اور طعام کو دہن مین جنبش دیتی ہے حکمت حقیقی نے کیا خوب ترکیب رکھی ہی
کہ زبان ہر طرف کو گھوم سکتی ہے اور اسکی اصل کو بزرگتر بنایا تاکہ ثابت رہے اور نوک زبان کو ایسا
بنایا کہ وہ متحرک ہو سکے اور ہر طرف رجوع کرے اور مسوڑھون سے میل وغیرہ کی صفائی کرے

دندان عجیب جوہر استخوان سے بنائے ہین جو کہ جملہ استخوان کے برخلاف ہین اور جوہر کی نسبت خیال اس طرح کرنا چاہیے جیساکہ اقسام آہن مین تیزاب دیا ہوا لوہا۔ آگے کے دانت چوڑے اور تیز پارہ کرنے والے بنائے اور دندانہاے نیش مین نوکین نکالین واسطے توڑنے چیزون کے اور دندان آسیا کا سرا چوڑا بنایا اور سخت کیا تاکہ خورش کو سودہ کرین اگر انکا سرا ہموار اور چکنا ہوتا تو غذا کبھی نہ پستی اور اگر انکے سرے چوڑے نہوتے تو غذا انپر نہ ٹھہرتی اور اوپر کے دانت شمار مین زیادہ بنائے بہ نسبت دندان زیرین کے کیونکہ اوپر کے دانت معلق ہین اور اسوجہ سے اپنے ثبات کے واسطے ایسی چیز کے محتاج ہین جو انکی بہ نسبت زیادہ ہو اور نیچے کے دانت اپنی جاے قرار پر ہین پس انکا تھوڑا سا ہونا کافی ہے یعنے یہ شمار مین اسوجہ سے کم ہین کہ معلق نہین ہین

فصل ساتوین فک کے بیان مین۔ فک یعنی مسوڑھا جبڑا دانتون کا قیام ہے اور یہ دو ہین۔ ایک بالائی اور ایک زیرین جب خدا نے چاہا کہ دہن ہمیشہ متحرک رہے غذا کھانے اور بات کرنے اور استنشاق ہوا مین پس فک زیرین کا بھی حرکت کرنا واجب آیا کیونکہ فک زیرین کی حرکت بہ نسبت فک بالا کے نہایت سودمند اور آسان ہی اور اس آسانی کی دلیل یہ ہی کہ وہ بسبب چھوٹے ہونے کے جلد متحرک ہو سکتا ہی اور سودمند ہونے کی دلیل یہ ہی کہ فک اعلیٰ سر سے نزدیک ہی اور حواس کے مقامات سے قربت رکھتا ہی بس برین تقدیر اگر فک بالا کو جنبش ہوتی تو دماغ و حواس مین بھی برابر حرکت ہوتی اور اسوجہ سے ہمیشہ فساد کچھ نہ کچھ ظاہر ہوا کرتا جیساکہ عقلا کے نزدیک ظاہر ہے پس حق تعالی نے فک بالا کو ثابت پیدا کیا اور نیچے والے کو متحرک اور ایک استخوان صدغ کے نزدیک پیدا کیا اور اسمین سوراخ بنائے اور متعلق کیا اسکے ہر سوراخ سے فک زیرین کو ایک تعلیق ہموار سے تاکہ بند و کشاد مین آسانی ہو اور صدغ کان کے نزدیک رخسار کی جانب ہی

فصل آٹھوین بالون کے بیان مین حکما کا مقولہ ہی کہ جو فضلہ غذا سے باقی رہجاتا ہی جسوقت حرارت اُسمین اثر کرتی ہے اُسکو ٹکڑے کرکے پوست سے باہر نکالتی ہے پس جو کچھ اُسمین سے لطیف ہی خفیف سا تحلیل ہو جاتا ہی حس و حرکت مین اور جو غلیظ ہی وہ مسام کی راہ سے باہر آتا ہی مسام اُسکو کہتے ہین جہان سے بال نکلتے ہین پس اُسی سے بال حاصل ہوتے ہین پس اُنمین سے بعض بنا بر زینت و آرایش و نگہبانی کے پیدا ہوتے ہین جیساکہ ہوے

کہ سر کی برودت اور حرارت کے دفیعہ کے واسطے بجاے پوشش اور جامہ کے ہین اور زینت اور محافظت کے واسطے ابرو کے بال ہین کہ آنکھ مین گرنے والی اشیا کی روک کرین اور آنکھ تک نہ پہونچنے دین گویا آنکھون کے واسطے ایک حصار ہین اور زیب و زینت انکی محتاج بیان نہین ہے خود ظاہر ہے اور نیز موے مژگان کہ آنکھون کو گھیرے ہوے ہین اور بطور شبکہ کیے ہین کہ انسان بروقت گرد و غبار کے انکے وسیلہ سے برابر نگاہ دوڑا سکتا ہے اور انکے ذریعہ سے کوئی نقصان یا کدورت آنکھون کو نہین پہونچ سکتی ہے گویا مژگان گرد و غبار کا راستہ مسدود کیے ہوے ہین بعض بال ایسے ہین جو مخصوص زینت کے واسطے پیدا ہوے ہین مانند داڑھی مونچھ کے پس یہ دونون چہرہ کی رونق اور بہار ہین حتی کہ اگر ریش و برودت پیدا نہوتی تو مرد کے چہرہ کی زیب و زینت کبھی نہ ہوتی اور بعض بال ایسے ہین کہ جنسے کوئی زینت متصور نہین ہے اور مقامات حارہ رطبیہ مین نکلتے ہین مانند بغل اور زہار کے اور ان بالون کی مناسبت اُس گھاس سے ہی جو شبنم افتادہ مقامات پر اُگتی ہے اور یہ قسم بجاے فضلہ کے ہی برخلاف حیوانات کے کہ اُنکے کل جسم کے بال موجب زینت اور بجاے لباس کے ہین۔

**نوع ثانی گردن کے بیان مین** - جب حکمت الٰہی نے سر کو مقام حواس کا بنایا اور چونکہ بعض حواس جیسے بصر اور سمع محتاج ہین اس امر کے کہ اونچے مقام پر ہون لہذا تدبیر الٰہی کا اقتضا ہوا کہ سر ایسے عضو پر ہو جو کہ تمام بدن سے اونچا ہو اور وہ اونچا مقام گردن ہی اور اُسکو جنبیدہ جہات مختلف کی طرف بنایا بسبب عضلات کے کہ جو اوپر نیچے آگے پیچھے داہنے بائین پھرنے کی اسکو مدد دیتے ہین تاکہ منفعت حواس کی عام ہو جائے اور گردن اگرچہ ایک جہت مین ہے لیکن فائدہ سب طرف کے دینے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ سب جہات مین ہے اور قصبۂ ریہ یعنی شُشش اور نرخرہ دونون کو اُس سے ملحق کیا اور گردن کے سات فقرہ ہین اور چونکہ فقرات گردن کو محمول فرمایا اُس سر جو کہ اُسکے ماتحت ہے پس واجب ہوا کہ بہ نسبت حامل کے کوچاک تر ہوا ور چونکہ فقرۂ گردن حرام مغز کا مخرج اول ہے لہذا ضرور ہوا کہ انکے سوراخ پشت کے فقرات کے سوراخ سے بڑے ہون اور چونکہ فقرات گردن کا جرم رقیق ہے تو بڑے سوراخ کا متحمل نہین ہو سکتا تھا لہذا اسکے اطراف مین سوراخ کیے گئے اور یہ ثقب کچھ وسط مین نہین ہی بلکہ اطراف مین واقع ہی اس نظر سے کہ نخاع اور نیز جو کچھ اُسکا

محیط ہی غشا اور استخوان سے محتاج غذا ہے پس خداتعالے نے ہر فقرہ مین دو سوراخ بنائے داہنے و بائین ہر سوراخ سے ایک شعبہ عصب کا نکلتا ہے اور داخل ہوتے ہین اسمین وریدوشریان پس ہر سوراخ سے تین نفع ہین اور اللہ تعالی نے ان شرائین اور وریدون کی مقدار اتنی ہی خلق فرمائی ہے جتنی کہ مقدار ثقب کی فقرات مین ہے تاکہ قاصر نہو کفایت سے واسطے مقدار ان شرائین اور وریدون کے کیونکہ اسکی کوتاہی موجب خلل ہوگی اور زیادہ بھی نہو اُنسے کیونکہ زیادتی اُنکی بیکار ہوجاتی اور حق تعالے نے حکمت کاملہ سے جوف گردن مین نزخرہ کو واسطے ازدراد طعام اور شراب کے اور قصبہ ریہ کو واسطے داخل ہونے ہوا کے ریہ مین اور ایک پردہ خلق فرمایا تا وہ چھپا دے ریہ کو بروقت ازدراد طعام وشراب کے یعنے گذرتے طعام وشراب کے تاکہ مخرج تنفس مین نہ جا پڑے اور پھر بروقت تنفس وہ قائم ہوجائے اور پیدا کیا اس غطا کو شکل غضروف کے تاکہ قائم ہوا نے نفس پر اور راست ایستادہ رہے اور جسوقت غذا نزخرہ سے اُترنے لگے اُسوقت وہ گر پڑے اس غطا کے فوائد مین سے یہ ہی کہ ہوا کی سردی کو شکست کرے جسوقت کہ اُس تک پہونچے اور اُسکی کیفیت کو گرم کرے اور اس غطا کو صالح بنایا واسطے ترویج قالب کے اور ایک فائدہ یہ ہے کہ اس غطا مین ایک غبار سا رہتا ہے جو مانع ہوتا ہے دماغ سے نزلہ اُترنے کو اور پھیپھڑہ پر اُس نزلہ کو گرنے نہین دیتا ورنہ اُسکے نزول سے کھانسی اور بیماری سل کی حادث ہوجایا کرتی اور اس غطا کی شکل مثل نیزہ کے دراز و طویل ہی اور حنجرہ جو مادہ آواز کا ہی اُسمین تین غضروف ہین اور مختلف ہی ہر ایک اُن تینون غضروفون سے بموجب اپنی شکل اور مقدار کے کہ تمام ہوتا ہی اُسمین بہم برآنا اور کھل جانا اور اس حنجرہ مین عضلات بکثرت واقع ہین کہ معین ہین اُن حرکات پر اور طرح طرح کے اصوات اُنکے سبب سے صادر ہوتے ہین۔

نوع ثالث سینہ ہی۔ چونکہ سینہ دل کا محافظ ہی اسلیے حق تعالی نے اُسکو سخت بنایا اور گیارہ فقرہ سے مرتب کیا دندانہ دار اور مانند پر کے اضلاع اُسکے اُس سے متصل ہین اور اعضاے تنفس پر حاوی ہے اور دل نگاہ دارندہ کامل حیات انسان کا ہی اور سات فقرہ عالیہ اُسکی بطور دندانہ اور پرہاے بزرگ کے پیدا کیے اور اُن ساتون کو عریض پیدا کیا تاکہ دل کی محافظت کرین یعنے دل کے حصار ہون اور نیز املس یعنی نرم اور چکنے ہین تاکہ جو نسیم کہ اُن تک پہونچتی ہے اعضاے تنفس سے انقباض و انبساط مین وہ دل تک بخوبی پہونچ جائے

اور بتحقیق کہ سینہ اس بات کا محتاج ہوا کہ اسکا درمیان جوف دار اور خالی ہو اور جسپیدہ ہو تا آنکہ متمکن ہوا اسمین دل اور شش اور ممکن ہوا انکو انقباض اور انبساط کیونکہ یہ انقباض اور انبساط تا وقت مرگ برطرف نہین ہوتا اور پیدا کیے گئے ہین یہ فقرے کے استخوان سے تاکہ دل کی سپر ہون آفات خارجہ سے جو صادر ہون دل پر اور مانع ہوتے ہین روح اور حرارت غریزی کی تحلیل ہونے سے

**فصل دوسری پستان مین** - پستان مرکب ہے شرائین و عروق و عصب بسیار سے اور رگین اسمین بہت اقسام کی ہین اور بہت باریک باریک ہین اور انہین لیفین بہت لپٹی ہوئی ہین اور بڑ ہے پستان کے اندر گوشت سفید مثل غدود کے اور اس سفید گوشت کی خاصیت یہ ہے کہ پستان کی رگون مین خون ہو نجکر دودھ بنجاتا ہے اور حق تعالی نے رحم اور پستان کے درمیان مین باہمدگر ملی ہوئی رگین پیدا فرمائین کہ انھین رگون سے اوپر کو چڑھتا ہے وہ خون جسکو بچہ رحم مین کھاتا تھا کیونکہ مولود یعنی بچہ کو یہ قدرت نہ تھی کہ غذا سے غلیظ ہضم کرسکتا اور دودھ ہر ایک غذا کی نسبت لطیف ہے اور رحم عورت کا بہ نسبت خون کے گویا ایک ظرف کے مثل ہے پس حکمت الٰہی ایسی ہوئی کہ جب جنین کی تکمیل ہو جاتی ہے تو وہ خون اوپر چڑھتا ہے اور تھوڑا تھوڑا ہوکر طبیعت دودھ کی حاصل کرتا ہے پس اس طور پر پستانون مین شیر کی غذا بنا بر مولود کے تیار ہو رہتی ہے جیسا کہ قبل ورود مہمان کے میزبان کھانے کی تیاری کرتا ہے پس یہ وہی خون ہے کہ بروقت ایام حیض کے باہر دفع ہوتا تھا عجائبات حکمت ایزدی سے یہ ہے کہ جس فضلہ کو طبیعت باہر کی طرف دفع کرتی تھی یعنے حیض اسی کو حق تعالی نے غذائے مولود شکم مادر مین قرار دیا اور بعد ازان اسی حیض کو پستانون مین دودھ بنا دیا

**نوع چوتھی ہاتھ مین** - چونکہ حکمت الٰہی مقتضی ہوئی کہ حواس ظاہرہ سے اشیائے ظاہرہ دریافت کیے جاوین پس بعض انمین سے نافع ہین اور بعض مضر اسلیے واجب ہوا کہ ان حواس ظاہرہ مین کوئی ایسا آلہ مقرر کیا جاوے جسکے وسیلہ سے نافع کو قبول اور مضر کو رد کرسکے پس پیدا کیا حق تعالی نے ہاتھ کو تین جزو بزرگ سے اول بازو - دوم کہنی - سوم ہتھیلی - اول بازو کو ایک استخوان سخت قوی سے بنایا جو کیفیت کے نزدیک ہے اور اسکا ایک سر متصل ہے تاکہ حرکت اسکی ہر طرف کو ممکن ہو اور وہ ایسا ہے کہ حق تعالے نے بنایا ہے استخوان بازو کے سر کو مستدیر اور مرکب کیا ہے کتف کے سرے پر ہموار آفرینش سے اسوجہ سے کہ اسکی حرکت

ہر طرف ہموار ہے بعد ازان رگ و پی سے اسکو مستحکم کیا اور ربط دیا ایک ہڈی کو دوسری ہڈی
سے ساتھ بندش سخت کے چونکہ ہاتھ سے مختلف عمل سرزد ہوتے ہین پس مختلف بنایا اللہ نے
دونون شانون کو علیحدہ علیحدہ اسطرح پر کہ ایک دوسرے سے چسپان ہوون اور دونون ہاتھ کشادہ
ہوون دہنے اور بائین کمال استقامت مین اور ملجاتے ہین دونون ہاتھ آپس مین آگے
پیچھے سے پس ممکن ہے دونون ہاتھ کا پہونچانا جمیع اطراف سے نہایت سہولیت اور آسانی
کے ساتھ اور پیدا کیا حق تعالی نے کہنی سے نیچے کلائی تک دو استخوان سے جو طولاً باہم چسپیدہ
ہین جنکو زندین کہتے ہین اور وہ استخوان اوپر کی طرف جو انگوٹھے سے ملحق ہی بہت دقیق ہی
اسکو زند اعلی بھی کہتے ہین اور جو ہڈی نیچے کی طرف خنصر سے ملحق اور غلیظ ہی اسکو زند اسفل
بھی کہتے ہین اور زند اعلی کی منفعت یہ ہی کہ اسکی وجہ سے تمام بازو حرکت کرتا ہی یعنے سیدھا
اور ٹیڑھا ہونا اور زند اسفل کی مددگاری سے ساعد انقباض اور انبساط کرتا ہی یعنے بسط و کشاد
ہوتا ہی انکا وسط باریک ہی واسطے سعی کرنے کے جو کہ انکا حق ہی بہ نسبت بازو کے اور دونون طرف
انکے موٹے بنائے کیونکہ اکثر روابط سے انکو احتیاج ہی بلکہ بیشتر احتیاج تو یہ ہی کہ لاحق ہوتے
ہین ان دونون طرفون کو صدمات حرکات مفاصل کے وقت زند اعلی معوج یعنے پیچدار ہے اور
فائدہ اسکا یہ ہی کہ گرہ گرہ سے خم کھا جاوین اور زند اسفل راست ہی اسواسطے کہ کھلنے بندھنے کی
صلاحیت بکثرت رکھے خدا نے ہتیلی کو چار استخوان متباعدہ سے بنایا ہی یعنے ایک دوسرے
سے دور تفاوت سے کیونکہ چار انگلیان اسمین مرکب ہوئی ہین اور اسکے استخوان سخت قوی تر
بنائے اسواسطے کہ ترکیب مشط کی اور اصابع کی اسی سے ہی پس یہ مثل عمود کے ہی گویا تمام
ہاتھ کا اعتماد اسی پر ہے اور حق تعالی نے انگلیون کی وضع ایک ہی صف مین بنا رکھی اور وضع
ابہام یعنے انگشت نر کی ایک صف مین تاکہ مزاحم کرسے اصابع کو باہم اور انگوٹھے کو قوی اور
موٹا بنایا اور قوت مین مساوی باقی اور انگلیون کو بحسب قدرت اور زینت کے کوئی چھوٹی کوئی
لمبی کوئی موٹی کوئی پتلی تاکہ جب مٹھی باندھو تو ہر ایک انگلی کا سرا برابر آجاے اور اسواسطے تاکہ
مٹھی باندھنا ممکن ہو اس کیفیت سے کہ اندر سے خالی اور باہر سے مسدود رہے اسلیے چار انگلیون
کی موٹی بنائی اور وہ مٹھی مانند ایک صندوق کے ہو جاتی ہے اور انگوٹھا بجاے قفل صندوق
کے ظاہر رہتا ہی حق تعالی نے انگلیون کو چند استخوان سے بنایا جنکا نام سلامیات ہی اور یہ ہڈیان
اندر سے خالی ہین اور کسی طرح کا گوشت نہین ہی اسواسطے کہ بروقت کام کے فراہم ہوکر اکٹھے

کی مددگار ہون اور نیز اُنکے فعل سُست ہون اور ایک ہڈی سے بھی انکو پیدا نہین فرمایا تاکہ
بر وقت مٹھی بند کرنے کے پریشانی نہو اور نیز ہر انگلی مین تین ہڈیون سے زیادہ خلق نہین فرمایا
کیونکہ اگر زیادہ جوڑ ہوتے تو بھی مٹھی مضبوط نہ بند ہو سکتی اور اگر دو استخوان ہر انگلی مین ہوتے
تو اگرچہ اُسکا ثبات بیشک بہت مضبوط ہوتا لیکن اُسکے حرکات ناقص ہوتے اور پیدا کیا ہے
خدا نے کف دست کو چوڑے چوڑے استخوان سے اور سرے اُنکے یعنی انگلیان باریک رکھین
تاکہ نسبت حامل کی محمول کے ساتھ اچھی رہے اور ان ہڈیون کو مدور اسوجہ سے بنایا تاکہ
آفات سے محفوظ رہین اور سخت اور درمیان تہی اسوجہ سے بنایا تاکہ ثبات پر مستقل رہین اور
خدا نے باطن دست کو مقعر یعنے پست اور پشت دست کو محدب یعنی بلند پیدا فرمایا کہ جس چیز کی
گرفت کا ارادہ کرے فوراً قبضہ مین لاوے اور ہتیلی کے اندر گوشت پیدا کیا گیا ہے تاکہ بوقت
گرفت کسی چیز کے خوب بہم ملجاوے۔

**فصل دوم کتف یعنی شانہ کے بیان مین۔** پیدا کیا خدا نے اُسکے سر کو دو فائدون کے
واسطے - ایک یہ کہ اُس سے بازو لٹکا رہے اور اگر سینہ سے چسپان ہوتا تو اُسکے اطراف
کشادہ نہوتے اور اسطرح کی حرکت متعسر ہوتی اور دوسری منفعت یہ ہے کہ جو اعضا کہ سینہ مین محصور
ہین اُنکا حصار ہو اور شانہ مین بھی فقرات ہین پس گویا یہ بازو سینہ کیواسطے مثل پرون کے ہین
اور بہت سے فوائد اسمین ہین مثل دفع کرنے صدمات وغیرہ کے اور کتف کی ہڈی وحشی
کی طرف سے یعنی باہر کی طرف سے باریک ہوتی ہے اور اندر کی طرف سے غلیظ پس حادث
ہوتا ہے جانب وحشی کے فقرہ عائرہ کہ داخل ہوتا ہے بیچ اُس طرف کے عضد کے اور کتف کے
دو زائدہ ہین ایک اوپر کی طرف اور ایک پس پشت اور اس زائدہ کو منقار غراب کہتے ہین اور
کتف کا ربط ترقوہ سے ہے اور ترقوہ ایک ہڈی کا نام ہے اور فائدہ اُسکا یہ ہے کہ نافع ہے بازو کے
نکلنے کو اوپر کی طرف اور نیز نیچے کی طرف بھی نکلنے کو مانع ہے اور اسکی پشت پر ایک زائدہ ہے
مانند مثلث کے قاعدہ اسکا باہر کی طرف مائل ہے اور زاویہ اسکا اندر کی جانب مائل ہے اور قاعدہ
اصل دنیا کو کہتے ہین اور زاویہ گوشہ کو اور اسلیے اسکا قاعدہ اور زاویہ جس طور پر کہ مذکور ہوا وحشی
اور انسی ہے تاکہ پشت کی ہمواری کی طرف مائل ہو اور یہ زاویہ جو کتف مین ہے جملہ فقرات کیواسطے
بمنزلہ پنجرہ کے ہے اور یہ زاویہ کتف سے علاوہ ہے اور یہ جوڑا ہے اور اسمین غضروف بھی جوڑ سے
متصل ہین اسی سبب سے یہ نرم بھی ہے

تیسری فصل ناخون مین۔ حق تعالے نے انسان کے ناخن اسطرح بنائے ہین جیسے پرندجانورون کے چنگل اور بہائم کے سم ہوتے ہین اور نیز اُنسے انگلیون کا استحکام ہی کیونکہ اگر ناخون نہوتے تو بروقت گرفت کسی چیز کے انگلیان متاذی ہوتین اور چھوٹی چھوٹی اور نیز ریزہ ریزہ اشیا کا اُٹھانا بہت محال ہوتا پس یہ ناخن بجاے خود ایک آلہ ہی بنا بر کھجلانے اور زخمی کرنے اور بال اکھیڑنے اور نیز ایسی ہی ایسی حرکات کے واسطے اور خدا نے انکو نہ سخت نرمی آمیز بنایا ہی سختی سے تو یہ فائدہ ہی کہ آفات سخت سے محفوظ رہے اور نرمی سے یہ فائدہ ہی کہ ٹوٹ نہ جاے اور جو پشت انگشت پر انکو مبسوط بنایا اور گوشت کو گرد نواح مین جگہ دی تو غرض اس سے یہ ہی کہ جلد تر کسی آفت مین نہ آجاوے اور حق تعالی نے اسکو دائم النمو یعنی ہمیشہ اُگنے کی قوت بخشی ہے تاکہ بسبب استعمال فرسودہ ہوا کرے۔

نوع پانچوین بطن کے بیان مین۔ بطن شکم کو کہتے ہین یہ ایک غشا ہی مستدیر سینہ سے انثیین تک تاکہ پوشیدہ کرے آلات شکم کو جو کہ پردہ کے نیچے ہین تاکہ وہ حفاظت کلی ہو مع حفاظت جزئی کے اور فقط غشا پر اقتصار کیا گیا اور ہڈی اسمین نہین بنائی گئی اسوجہ سے کہ شکم حاسہ کے روبرو ہی پس حاسہ اسکو آفات سے محفوظ رکھیگا بخلاف پشت کے اور نیز اسوجہ سے تاکہ شکم کو امتلاء معدہ اور خلو کے وقت کشادگی و تنگی بآسانی ہوجائے

نوع چھٹی پشت۔ چونکہ پشت حاسہ سے غائب ہی اسواسطے خداے تعالی نے اسکو مستحکم او استوار بنایا چند ایسی ہڈیون سے جو دندانہ دار ہین تاکہ آلات شریف کی محافظ اور سپر رہے مانند آلات تنفس اور دل اور معدہ کے اور پیدا کیا فقار پشت کو مانند قاعدہ کے واسطے ہڈیون کے اور قیاس اس فقار کا بہ نسبت کل ہڈیون کے اس طور پر ہی جیسا کہ جب کشتی کو بنانا چاہتے ہین تو اول ایک لکڑی کا تختہ باندھتے ہین بعد ازان اور چھوٹے چھوٹے تختے اسمین نصب کرتے ہین پس اسی طرح سے اس قاعدہ مین پہلوؤن اور سر اور دونون ہاتھ اور دونون پیر کی ہڈیان اسپر مرکب ہین اور اسی فقار پشت سے بدن قوی ہوتا ہی اپنی استادگی اور قیام پر اور نیز پشت کے فقرات مین استخوان مہرہ دار ہین تاکہ خم اور راست بخوبی ہوسکین پس اگر ایک ہی قطعہ استخوان کا ہوتا تو خمیدگی دشوار ہوتی پس چونکہ پشت اصل قیام بدن کی باعث ہی حکمت الٰہی نے اقتضا فرمایا کہ پشت کی نگاہداشت فرمائے ہر فقرہ خاردار روئیدہ جانب وحشی سے اور دو طرف منفذ پیر کے عطا فرمائے جانب یمین و یسار سے اور پوشیدہ کیا ان خارون کو جو ہر غضروف سے

پس پشت اور اسپر رباط اور پٹھے چوڑے چوڑے بھی منڈھے ہوے ہین اور ان خارون کو ستا سن بھی کہتے ہین کیونکہ یہ ایک سپر ہین اُن آفات سے جو کہ خارج سے صدمات فقار پشت کو حادث ہوتے ہین اور پشت اُس شر سے خلاصی پاتی ہے اور چھپانا جوہر غضروف کا اسکو اسواسطے ہی تاکہ مربوط کرے بعض کو بعض سے اس طور پر کہ گویا ایک قطعہ ہے اور دو پر عطا ہونے کی مصلحت یہ ہی تاکہ فقرات کے اطراف وجوانب کو استحکام کے ساتھ فراہم کیے رہے اور پشت کی ہڈیان جو مختلف اور متعدد پیدا ہوئی ہین اسکی مصلحت یہ ہی کہ اگر کسی فقرہ پر آفت نازل ہو تو باقی فقرات پشت کے نگہبان رہین اور چونکہ انسان کو آگے جھکنے کی حاجت زیادہ ہی بہ نسبت خم ہونے جانب پشت کے پس اسی وجہ سے حق تعالی نے رباط اور عصب کو باہر کی طرف سے منڈھا اور داخل کی طرف خالی رکھا تاکہ حرکت اور آگے جھکنے مین سہولت اور سلامتی رہے پس اس تعریف کے بموجب جملہ پشت بطور ایک قطعۂ صلب کے واقع ہی اور اسکی شکل مستدیر ہی کیونکہ وہ البعد ہے قبول کرنے آفات سے اور اوپر والے سرے مہرہ ہاے فقار کے نیچے کی جانب مائل ہین اور نیچے والے اوپر کی طرف اور یہ سب فقار جمع ہوے ہین واسطۂ عاشرہ مین اور یہ واسطۂ عاشرہ سب مہرون کے بیچ مین واقع ہی اور چونکہ پشت محتاج ہی خم ہونے مین اور وہ اسطرح پر ہے کہ میل کرتا ہی واسطۂ عاشرہ سب طرف اور مافوق اور ماتحت واسطہ یعنی ہر دو طرف پشت کے میل نہین کرتے ہین کسی طرف لیکن چونکہ طرف بالا و پائین تابع واسطہ ہی پس جس طرف واسطہ جھکتا ہی اُسی طرف یہ اطراف بھی میل کرلتے ہین مانند منقبض کمان کے اور پیدا نہ کیا گیا واسطہ مین لقمہ بلکہ خلق ہوئے فقرہ اور بنائے گئے لقمہ ہاے بالائی اور زیرین حکمت ازلی سے اُن فقرون مین لیکن لقمہ ہاے بالائی متوجہ ہین جانب اعلیٰ اور اُنکا نام صاعدات ہی پس جذب کرلتے ہین فوقانیات اسفل مین اور سفلیات بالا کو چونکہ حکمت ایزدی نے چاہا کہ ہموار ہو تمام بدن پس ضرور ہوا کہ بدن مین فائز ہون عصب کے شعبہ اس حیلیت سے کہ عام ہو وصول اُنکا جمیع بدن مین اور ممکن نہین ہے عصب دماغ کا وصول ہونا اُنمین اسوجہ سے کہ درمیان دماغ کے بعد ہے کیونکہ جسم کا متحمل نہین ہوتا قوی اعصاب کا جوان اعصاب کے اطراف مین پہونچتے ہین لہذا حکمت ایزدی یہ ہوئی کہ شعبۂ غلیظ کو موخر دماغ سے نکال کر طول بدن مین پہونچایا اور وہ شعبہ نخاعی ہے اور محیط کیا انمین استخوان فقرات کو اسواسطے کہ نگاہداشت نخاع کی کرے

اپنی صلابت سے اور حرکت دیوے اُسکے مفاصل کو اور حکمت خداوندی نے ہر ایک موضع پر نخاع پہونچایا جو موضع کہ محتاج ہوا حرکت یا حس عصبی کا جو اُس سے متصل ہوا اور پشت مین پیدا کیے اُنتیس زوج دو دو زوج ہر ہر فقرہ کے پاس ایک دہنے پہلو مین اور ایک بائین پہلو مین اور خدا تیعالی نے قطن مین پانچ فقرہ پیدا کیے اور ہر ایک فقرہ مین پر او ر بازو طویل اور عریض پیدا فرمائے اور قطن رو برو عجز کے حکم قاعدہ کا رکھتا ہی اور وہ ستون ہی جو استخوان عانہ یعنی زہار کو اُٹھائے ہوے ہی اور اُس سے پیرون کے اعصاب اُگے ہین

نوع ساتوین بیان پہلو مین — یہ پہلو گئی ضلعون سے مرکب ہی اور بند کیا درمیان ضلعون کا گوشت رقیق سے واسطے محافظت اُسکی کے کہ جو اُنمین محیط ہی آلات تنفس اور آلات غذا سے اور اسی واسطے ایک استخوان سے نہین پیدا کیا تاکہ سنگین نہو اور نیز اسواسطے کہ حاصل ہو انبساط جسوقت کہ پر ہون احشا غذا سے اور ہر ایک ان اضلاع مین سے ایک استخوان ہی خمیدہ مانند کمان کے جو دو زائدہ سے جو داخل ہوتی ہی دو فقرون مین بیچ ہر جناح کے جنجہ فقرات پشت سے پس پشت مانند جائزہ کے ہی اور اضلاع مانند جذوع کے ہین اور اضلاع کے درمیان کا گوشت مانند عوارض کے ہی اور چونکہ پہلو محیط ہی دل اور شش پر اسواسطے واجب ہوا پہلو پر کہ دل اور شش کی نگہبانی کرے پس پیدا کیا فقرات مین لیکن جو کچھ کہ مشتمل ہے اوپر آلات غذا کے پس پیدا کیا گیا فقرات کے پس پشت سے اسی واسطے کہ حراست نہین کرتے اُسکی حواس اور نہین ہوتے متصل رو برو سے بلکہ اُنکے باہم تھوڑا انقطاع ہے پس بلندی اُسکی نزدیک تر ہی بحسب مسافت اُس سے جو کہ درمیان اطراف بازہ اُسکے کے ہی اور اسفل اُسکا بحسب مسافت کے دور تر ہی اور اسی واسطے ترتیب رکھی ہی کہ جگر اور سپرز وغیرہ کی محافظت کرے اور وہ مشتمل ہی آلات غذا پر کشادہ ہوتا ہی واسطے جاے معدہ کے پس اسواسطے تنگی نہین ہے بروقت پُر ہونے معدہ کے اور نیز پانچ ضلع کوتاہ پیدا کیے اور سرے اُنکے غضروف سے متصل ہین تاکہ ٹوٹنے سے امن رہین جسوقت کہ کوئی صدمہ پہونچے اور نیز ملاقی نہو اعضاے لینہ سے مانند حجاب بطن کے اور نیز ملاقی نہو حجاب مین سختی سے بلکہ ملاقی ہو اُن اجسام سے جو نرمی اور سختی مین اوسط ہون

نوع آٹھوین قدم کے بیان مین — چونکہ پانون سے چلنا پھرنا مراد ہی اور نیز بیٹھنا اُٹھنا اور مختلف صورتون سے ظاہر ہونا مانند سونے اور خمیدگی اور خمیدگی وغیرہ کے پس پیدا

کئے

فرمایا حق تعالی نے آخر قدم کو اس صورت پر کہ ان سب صورتون سے موافق ہوسکے اور
پیدا فرمائین خلقت قدم مین ہاتھون کے مانند انگلیان اور ہتھیلی تاکہ افعال قدم کے مانند
بعض افعال ہاتھ کے ہون اور پیدا کی ہے خدا نے جاے قرار ہڈیون کی ہڈیون اور
رگون پر اور استخوان ساق کی ترکیب استخوان ران پر ہے تاکہ اتمام پاوے مضبوطی قدم
کی ہر حال خواہ رونده ہو خواہ ایستاده اور بیٹھنا اور تکیہ کرنا اور متحرک ہونا اور ٹھہرنا اور نیز
دیگر صفات مین اور صفات مذکوره مین بہت سی شکل اور ہیئت سے مراد ہے اور پیدا کیا
پیر مین کف اور رسغ اور درازی قدم کی اسوجہ سے ہو تاکہ ثبات اور قرار کا فائده ظاہر ہو کہ
جسوقت ٹھہرے تو آلہ استقرار متمکن ہو اور پیدا کیا خدا نے انگشتان قدم کو دوسری صورت
پر بہ نسبت انگشتان دست کے کیونکہ کل انگلیان ایک سطر مین واقع ہین اسواسطے کہ تمام
بدن ان انگلیون مین پیرون کی استقرار ہے مختلفہ اشیا پر مانند محارب و مقعر و صعود کے
یعنی کف پا زمین پر رکھنا اور بلندی زینہ پر چڑھنا پس پیدا کیا پاشنہ کو استخوان سخت مثلث
جسپیده سے پس سختی اسکی اسواسطے ہو کہ حامل بدن ہے لیکن قوت کشش اسکی اور
واقع ہونا اسکا پس پا اس نظر سے ہو کہ بدن بجانب پس نگر پڑے پس چھپایا حق تعالی
نے پاشنہ کو سخت تر چرم سے جو کہ سب جگہ کے چمڑون سے سخت تر ہو تاکہ سختی کا متحمل ہو
کیونکہ بہت سا اعتماد و قوت کا اسی پر ہے اور آگے پاشنہ کے ایک ہڈی کشتی کی صورت پیدا کی
تاکہ مستقر ہو مقام محدب پر اور ملاقی ہو زمین سے اپنے جوانب مین کسواسطے کہ شکل کف پا
کا زمین سے ملاقی نہین ہے اور پیدا کیا کعب کو درمیان ساق اور پاشنہ کے تاکہ یاری
دیوے قدم کو بند و کشاد مین زمین وغیره پر بروقت حرکت کے۔

**ضرب دوم اعضاے باطنی کے بیان مین - اور وه چند نوع پر ہے**

**نوع اول دماغ** یہ جسم متوسط ہے سختی اور نرمی اور چربی مین جو دو غشا کے درمیان مین
ہو اور نیز یہ چشمۂ روح نفسانی ہے اور روح نفسانی ظہور کرتی ہے دماغ سے مانند آب دریا کے
اور دماغ سے نکلکر اعصاب مین جاری ہوتی ہے تا آنکہ کل بدن پر محیط ہو جاتی ہے اور چونکہ
دماغ کا جوہر بہت نرم ہے یہان تک کہ مائل بہ سیلان ہو پس حق تعالی نے حکمت کی کہ
غشا کے پرده مین رہے پس اس پرده کو نہایت تنگی سے بنایا تاکہ دماغ اسمین سما جاے
اور وه ضبط کرے دماغ کو اور اسکا محافظ رہے بطور حصار کے بعد ازان پیدا فرمایا قحف

اور دماغ سے ایک موٹی غشا جو قحف سے ملی ہی داخل کی طرف سے اور دماغ کے عق مین
استر کے مانند ہی تاکہ جسوقت دماغ حالت انبساط مین کشادہ ہووے اور اس استخوان قحف سے
سیانہ دماغ جانے اُسوقت پردۂ غلیظ یعنی غشا سے تصادم کرے اور وہ صدمہ قحف تک نہ پہونچے
پس وہ غشا دماغ کی محافظ ہے چیزہاے غریبہ سے اور اُسکا نام ام جافی ہے اور چونکہ دماغ
مین نرمی اور چستی فعل بہت ہی اسلیے پیدا کیا خدا نے ہڈیون سے دماغ کے واسطے ایک سخت
حصار جسکا نام قحف ہی اور اُس حصار کو دماغ سے دور کیا اسواسطے کہ دور ہی سے آفات کو دماغ
سے باز رکھے اور اپنی سختی سے دماغ کو زیان نہ پہونچاوے کیونکہ قحف ایک سخت ہڈی ہی اور دماغ
لطیف ہی اگر وہ غشا غلیظ واقع نہوتی درمیان دماغ اور قحف کے تو تحقیق کہ دونون ملجاتے
اور قحف کی سختی سے ضرور دماغ کو صدمہ پہونچتا اور ہمیشہ دماغ کو ایک نہ ایک اذیت اور تکلیف
پہونچا کرتی پس ظاہر کیے پروردگار نے چند رباط ایسے جو کہ داخل ہین دماغ کے شکم سے قحف
کے بالا تک تاکہ اُٹھا دین اُن اجزا کو جو اُٹھاتے ہین بطون دماغ کو اور نہ گرنے دے اُن اجزا
کو بسبب لینت کے جو اسکے نیچے ہین پس اس قاعدہ سے دماغ محفوظ رہا ہمیشہ کو آفات سے
دماغ کے طول مین تین شکم ہین اور یہ تینون اپنی اپنی حد مین عرض رکھتے ہین اور وہ عرض شکم
دماغ کا دو جزو رکھتا ہی پس ان دو جزون مین سے اول جزو محسوس الانفعال ہے وہ منقسم ہی
دو جزو بزرگ سے اور یہ جزو یاری دیتا ہی پانی کے اوپر کھینچنے مین ناک کی راہ سے اور نیز بو
و بخارات وغیرہ کے استنشاق پر اور چھینکنے کے اور نیز افعال قوت مصورہ پر یعنی اُن
افعال پر جو قوت سے صورت پکڑتے ہین رہا بطن موخر یہ بھی بزرگ ہی کیونکہ وہ مبدء نخاع
کا ہی لیکن وہ کمتر ہے بطن مقدم سے اور بطن اوسط دماغ کا مانند ایک منفذ کے ہی جزو مقدم سے
جزو موخر کی جانب مانند ایک دہلیز کے کہ درمیان بطن اول و آخر کے بنی ہی اور اسواسطے
طویل ہے کہ پہونچتی ہے ایک ہڈی سے دوسری ہڈی کی جانب اور اس سے متصل ہوتی ہے
روح مقدم بہ نسبت روح موخر کے اور برابر ہوتے ہین اُسمین خیال اشیا اور یہ بطور چھت کے
ہی اور اسی وجہ سے یہ محفوظ ہی تمام آفات سے اور نیز بوجہ مدور ہونے اپنی کے بھی محفوظ ہے
اور یہ منفذ جسکا ذکر ہوا اُسکی حد نفس مین بطن ہے اور جب مودی ہوتا ہی تصور سے جانب حفظ
امر دماغ کے پس ہوتا ہی بہت عمدہ موضع خاص کر فکر اور خیال کو پس حکمت ایزدی نے چاہا کہ
مقدم دماغ نہایت نرمی مین ہو اسواسطے کہ اُسکا ظاہر یعنے باطن مقدم منشاء شعبہاے حواس کا ہی

اور اسکا باطن موضع حفاظت کا ہی بہرحال مناسب تر ہی اسکو واسطے احتیاج محافظت کے

نوع دوسری انواع ضرب ثانی سے ریہ کے بیان مین۔ اسے فارسی مین
شُش کہتے ہین یہ پہلو سے جگر مین واقع ہی اور یہ ایک جسم ہی نرم متخلخل گویا کہ ایک پھین سا
جم گیا ہی اور اسی واسطے حق تعالے نے اس عضو شریف کو اس صفت سے خلق فرمایا کہ
آسایش دل کا موجب ہو گویا یہ دل کا پنکھا ہی کیونکہ دل کو زیادہ تر بسبب گشاد کی حاجت
رہتی ہی پس اسکو مخلوط بنایا گوشت سست سے کمال سستی مین اسوجہ سے کہ یہ سستی یاری
دیتی ہے اسکو حالات مذکورۂ بالا پر اور ترویح کے معنی یہ ہین کہ ہوائے صاف بارد جو دہن
مین گذرے اُسکا جذب کرے اور دل تک پہونچائے بعد اسکے ہوائے گرم کو دل سے کشش
کرکے اپنی طرف جذب کرے اور باہر کو دفع کرے اور کشش آواز کا بھی آلہ ہی اور پیدا کیا ہی
ایک مجری گشادہ جو لپٹا ہوا ہی غضروف سے اور مربوط ہی آپین سے بعض ساتھ بعض کے بذریعہ
رباط غشا کے اور اسیواسطے حق تعالی نے غضروف سے اسکو پیدا کیا تاکہ ہمیشہ مفتوح ہو پس
محتاج نہو کسی دوسرے ایسے آلہ کا جوکہ اسکو مفتوح کرے کیونکہ ہمیشہ احتیاج تنفس کی ہی اور اسیوجہ سے
پیدا کیا گیا ہی قصبۂ ریہ یعنی شش کا کہ گشادہ ہوتا ہی ایک حالت مین اور تنگ ہوتا ہی دوسری حالت
مین بحسب حاجت کے اور ریہ کے حلقے تامّہ یعنی پورے نہین بنائے بلکہ تین ربع اسکے غضروف
سے پیدا ہوے اور باقی غشا سے اور بنایا اُسکی جانب غشائی کو طرف مری کے تاکہ مطاوعت کرے
طعام جانے پر اور اسکی جانب غضروفی کو خارج کی طرف کیا کیونکہ وہ سخت ہی پس وہ آفات خارجیہ
کی برداشت کرتا ہی پس بعد ازین قصبۂ ریہ نے جسوقت کہ تجاوز کیا ترقوہ سے اور فضاء مین
منبسط ہوا پھر منقسم ہوا دو قسمون کیطرف داہنی اور بائین طرف پھر ہر قسم اسمین سے منقسم ہوتی ہی
اقسام مختلفہ پر موافق انقسام اوردہ اور شرائین کے جنکا منفذ ان عصبات پر ہی تاکہ داخل ہو ہوا
شرائین مین ریہ سے انبساط قلب کے نزدیک اور دفع ہو اُس سے دخان گرم بروقت انقباض کے
اور چونکہ وہ ہوا جو ریہ جاذب کرتا ہی وہ ترویح قلب کی صالح نہین ہی جبتک کہ معتدل نہو اسیوجہ سے
پیدا کیا حق تعالی نے اُن قصبات کو کہ وہ خزانہ ہوا کے ہین تاکہ نگاہ رکھین جوہر ہوا کو کہ محصور رہے
اُنہین اور دہ ہوا کو موافق قلب کے تیار کرتے ہین اور اس ہوا کو اس امر کی صالح بناتی ہی کہ اس سے
روح پیدا ہو جسطرح جوہر کیلوس جو جگر مین محصور ہی جگر اُسکو نضج کرتا ہی اور اسکو صالح اس امر کا کرتا ہی
کہ اس سے پیدا ہو بدل اُسکا جوکہ تحلیل پاتا ہی اعضا سے ولیکن نفس ریہ پس منتفع ہوتا ہی دل اس سے

اور وہ دو قسم پر تقسیم ہوتا ہی ایک قسم تجویف صدر مین جو کہ جانب راست ہی دوسری قسم تجویف صدر مین جو کہ جانب چپ ہی تاکہ حاصل ہو ریہ کی منفعت جب تک کہ ریہ سلیم ہو اور حسن تقسیت کہ واقع ہو کسی ایک مین منجملہ دونون جانب کے کوئی صدمہ پس جانب دیگر ترویح قلب مین مستعد ہو جاتا ہی اور اسوجہ سے فساد بدن مین نہین ہونے پاتا ہے

نوع تیسری قلب کے بیان مین - اور یہ جسم لشکل صنوبری ہی جو لحمی جوہر ہوتا ہی اور اُسکے جوف مین خون اور روح حیوانی اس سے پیدا ہوئی ہی اور دل سے ریزش کرتا ہی بدن کے شرائین مین اور گوشت اسکا قوی ہی تاکہ منفعل نہو موذیات سے اور اعلاے دل غلیظ ہے اسواسطے کہ منبت شرائین ہے اور اسفل دل تبلا ہی بہ نسبت اعلا کے تاکہ دور رہے استخوانہاے سینہ سے اپنی جہات سے اور اسپر ایک ہلکا سا غلاف ہی جو اُسکی محافظت کرتا ہی اور اسکا نام سخاف ہی اور یہی روح حیوانی کا منبع ہی اور اسی واسطے وسط بدن مین موضوع ہوا ہی اور اسکا مکان بطور قلعہ کے ہی دو حجز کے درمیان مین کہ یعنی دل کے حوالی مین اور اطراف ریہ مین جو اسکا حرز اولی ہے اور یہ حرز بنایا گیا ہے استخوان سینہ اور پہلو اور استخوانہاے فقرات پشت سے اور بنایا تھا اسے اس غرض کو اسکے دونون طرف سے اور اسکے درمیان مین ایک فضا ہی جو قلب اور ریہ وغیرہ کو فائدہ پہونچاتی ہے بدرستی کہ اس حصن مین قلب اور ریہ دونون متحرک ہین انقباض اور انبساط کی حرکات مین پس نگاہداشت قلب اور ریہ کی حصن کی شان مین سے ہی کیونکہ یہ حصن ان سب کو نگاہ رکھتا ہے گرمی اور سردی کی آفات سے اور حرارت غریزی بھی اسی وجہ سے محفوظ و باقی رہتی ہے اور ہرگاہ خون آسائیش اور قوت دل کا موجب ہی حق تعالی نے اسکو رقیق اور لطیف اور گرم بنایا تاکہ دل اور حرارت غریزی کو فائدہ بخشے اور دل مین ایک تہیگاہ ہی کہ جگر سے خون آتا ہی اور اُسمین قرار پاتا ہے تاکہ وہ غذا بناوے اُس خون کو اور دل کے واسطے صالح کرکے اور اُس تجویف کو جانب راست مین کیا ہی تاکہ روبروے جگر کے رہے تا آنکہ پہونچے بسبب اُسکے خون اور رگون سے جو اسکی طرف منھ کیے ہوے ہین بہ آسانی اور چونکہ بدن محتاج ہے اس بات کا کہ اُسکے پاس پہونچے دل سے قوت حیوانی اور حرارت غریزی ہمیشہ اور یہ امر بسبب توسط روح کے ہی اسوجہ سے قلب مین جانب چپ ایک بطن پیدا کیا ہے کہ اُس بطن سے ہمیشہ روح اُٹھتی ہے اور یہ بطن بہ نسبت بطن راست کے بزرگتر ہے کیونکہ بدن کو روح حیوانی کی زیادہ تر حاجت ہی بہ نسبت خون حیوانی کے بنابرآن قبول کرنا روح کا قوت حیات کو زیادہ فائدہ

پہونچتا ہی اور دونون بطن کے درمیان مین ایک منفذ ہی کہ اُس منفذ مین خون جاری ہوتا ہی جانب یمین سے یسار کے بطن کیطرف اور روح گذرتی ہے بطن یسار سے جانب بطن یمین کے پس پیدا کیا شرائین کو بطن یسار کی طرف سے تاکہ روح حیوانی کو نافذ کرے تمام بدن پر اور ہر ایک منفذ کی منفعت یہ ہی کہ دو امر اس سے سرزد ہون ایک تو یہ ہی کہ آلات ہرچند کہ کمتر ہون اُنکو مدد دے اور دوسرے یہ کہ روح حیوانی اور خون حیوانی اُسکی وجہ سے باہم ہون پس قوی ہو ہر ایک انمین سے ہمدگر کی تقویت سے پس روح ہو جاتی ہے مانند نفس خون کے اور ہوتا ہی خون زائد روح مین اور باقی رہتا ہی ہر ایک اُنمین سے دوسرے مین واسطے اشتراک انکی حرارت غریزی اور قوت حیوانی کے اور چونکہ دل محتاج ہی احساس کا پس حق تعالی نے ایک باریک شعبہ پیدا کیا جو متصل ہے غشاے دل سے اور یہ شعبہ دماغ سے اُگا ہی اور اسکے دو فائدہ ہین ایک تو یہ کہ احساس کرتا ہی یہ شعبہ بواسطۂ اُس غشا کے جو اُسپر ہی اور پیدا کیا طرف عصبہ کو اُسکے متصل تاکہ اظہار کرے دل کے حضور مین کیس ہیجان ہین آتی ہی قوت دافعہ اُسکی مدافعت کیواسطے اور دوسرا فائدہ یہ ہی کہ دل تو قوت حیوانی کو غذا دہندہ ہی اور یہ وہ قوت ہی کہ جو افعال نفسانی کے ہمراہ فعل مین آتی ہے مانند غضب اور خوف اور سرور کے اور خشم و دہشت و شادی و غم وغیرہ کے اور یہ افعال حادث ہوتے ہین اُن چیزون سے جو واقع ہوتی ہین خارج بدن سے اور اثر کرتی ہین انمین پس پہچانا جاتا ہی انمین سے ہر ایک جسوقت کہ واقع ہوتا ہی انسان کی طرف غم یا شادی بعد ازان پہونچتے ہین یہ اخبار قلب مین پس واجب ہوئی یہ بات کہ یہ افعال متعلق ہون دماغ سے کیونکہ وہ مبدا احساس ہے پس حق تعالی نے بنایا شعبۂ واصلہ کو دماغ سے کہ وہ ثابت کرے قلب کے جرم مین جمیع جوانب سے اُن افعال کو تاکہ حاصل ہون چند فوائد جنکا ذکر کیا ہمنے اوپر اور حق تعالی نے جو دل کو صدر مین بائین جانب مائل پیدا کیا ہے یہ وجہ ہے کہ کشادہ ہو مکان جگر کا اور جمع ہون دو گرم شی ایک طرف مین تاکہ معتدل رہے پس اسواسطے وضع فرمایا جگر کو داہنی طرف اور دل کو بائین طرف رہا سپرز لیعنے تلی اگرچہ بہت سی شق اسمین واقع ہین مگر وہ بنفس خود گرم نہین ہی

**نوع چوتھی جگر کے بیان مین** — یہ عضو گرم گوشت سے بنا ہی بہ نسبت دل کے اور رطوبت بکثرت رکھتا ہی اور روح طبیعی کا محل وجاے قیام ہی اور خون غذا دینے والے کا حاوی ہی جو نافذ ہوتا ہی رگون کی راہ سے تمام اعضا مین اور یہ موضع ہی داہنی طرف اضلاع عالیہ کے تحت مین اضلاع

خلقت سے اور شکل اُسکی ہلالی ہے قعر اسکا اس جانب ہی جو متصل معدہ کے ہی اور حدب اسکا
متصل حجاب کے ہی اور وہ مربوط ہی اُس رباط سے کہ متصل ہوتی ہے اُس غشا سے جو اُسپر سے
اور اُگتی ہے اُسکی تہ سے ایک چیز جسکی صورت رگ کے مانند ہی لیکن وہ چیز خون کی حاوی
نہین ہی اور کئی طور پر منقسم ہوتی ہے اور بعد ازان ہر ایک قسم اسکی منقسم ہوتی ہے اور قسمون کے
پس آتے ہین چند اقسام اُسکے قعر معدہ مین اور کچھ معاء دوازدہ انگشت اور کچھ معاء صائم
مین اور بعد ازان کل معاء یعنے آنتون کی جانب گذرتے ہین یہانتک کہ معاء مستقیم تک
پہونچتے ہین اور ان قوتون مین حادث ہوتی ہی غذا جگر مین اسطرح کہ جسوقت قوت جاذب کرتی ہی
مگر نکل جاتی ہے غذا تنگی سے کشادگی کیطرف تا آنکہ جمع ہوتی ہے عروق مین اور یہ عروق داخل
جگر مین نہایت باریک حصون پر منقسم ہین جسوقت کہ اُنمین غذا پہونچ جاتی ہے تو اُنمین جمع ہو جاتی
ہی پس بوساطت دیگر عروق متفرق ہوتی ہے تمام بدن مین اور حائل ہوتی ہی بدن مین تمامی
اور وہ یہ اور پیدا کیا حق تعالے نے جرم جگر کا خون بستہ کے مانند تاکہ جسوقت غذا جاے
کیلوس ہوئے تو شبیہ اُسکے جوہر کے خون بستہ ہو جاے

نوع پانچوین پتہ کے بیان مین - زہرہ مرہ صفرا کا نام ہی اسکا مقام مقعر کبد کے اعلی جانب
ہی اور اسکے دو مجری ہین ایک امعاء علیا اور اسفل معدہ سے متصل ہے پس مرارہ جذب
کرتا ہے مقعر جگر سے مرہ صفرا کو بوسیلہ اپنے ایک مجری کے اور دوسرے مجری کی راہ سے
آنتون پر گراتا ہی اسکا جذب کرنا تصفیۂ خون کے واسطے ہی خلط ردی سے اور آنتون پر گرانا
اُسکا خاص اسکی صفائی کے لیے ہی فضلہ سے اور بطور ذخیرہ بقدر حاجت کے نگاہداشت بھی
کرتا ہی چونکہ معدہ اور امعا محتاج ہین تنقیہ کے اُس فضلہ سے جو اُنمین باقی رہجاتا ہے اور بوجہ
تنگی منفذ کے نکل نہین سکتا پس گرتا ہی اسمین مرہ صفرا بروقت ضرورت کے پس خالی کرتا ہے
اُسکو اور دھوتا ہی اُسکو خلط بلغمی سے جو کہ ہمیشہ اُسمین رہجاتی ہے اور نیز جبکہ معدہ غذا سے
خالی ہوتا ہی اور سخت گرسنگی ہوتی ہی اُسوقت معدہ مین گرتا ہی اور غذا کا بدل ہوتا ہی تاکہ معدہ
کی حرارت کا ضرر زیادہ نہو جاے اور بروقت امتلاء معدہ کے نہین گرتا کیونکہ اگر اسوقت گرے تو
غذا مین مختلط ہو کر غذا کو فاسد کردے اور پیدا کیا حق تعالے نے اُسکے دوسرے طرف امعا
مین ایک مجری تاکہ اُسمین گرے اور خالی کرے اُسکو فضلات سے اور صاف کرے اُسکو
چکنے والی چیز اور چرک اور میل سے طحال یہ ایک طویل الشکل گوشت ہی خون سوداوی کا مائل

اور جانب یسار موضوع ہی اور ایک غشا سے مربوط ہی اور اُس سے دو قنات نکلی ہین ایک قنات تو جگر سے متصل ہے اور دوسری معدہ کے دہانہ پر ہی اور یہ قنات جذب کرتی ہی اسکے دونون مجری مین سے خلط سوداوی کلیجہ سے تاکہ جذب نکرے جگر خون سیاہ کو بلکہ جذب کرے خون صافی کو جو خلط سوداوی روی سے صاف ہوا اور دوسری قنات متصل ہے فم معدہ سے واسطے پیدا کرنے خواہش بھوک کے تاوقتیکہ غذا معدہ مین پہونچے اور وہان معدہ سودا کو بسبب اُسکی ترشی کے محسوس کرتا ہی اور چونکہ طحال پتہ کے مقابل ہی اسوجہ سے اسکے اُسکے مزاج اور فعال بھی باہم مقابل ہین اور مرارہ یمین مین ہے اور طحال یسار مین اور مرارہ کا ایک مجری مقعر جگر کی جانب اعلیٰ ہی اور ایک مجری جانب اسفل ہے بدین نظر کہ سودا غلیظ تر ہی بہ نسبت صفرا اور جمیع اخلاط کے پس مائل ہوتا ہی جانب اسفل کے اور جس طرح کہ صفرا آنتون کو صاف کرتا ہی فضلہ سے اسی طرح سودا دہان معدہ پر گرتا ہی اور اسکو خواہش غذا کی جانب رجوع کرتا ہے کیا حکمت ایزدی ہے کہ تصفیۂ خون کی تدبیر صفرا اور سودا سے فرمائی تاکہ اسکی صلاحیت پیدا کرے کہ اس سے غذاے صالح حاصل ہو پس ان دونون سے دو فائدے ہین ایک سے خواہش غذا اور دوسرے سے دفع کرنا فضلات کا۔

**نوع ساتوین معدہ کے بیان مین** ۔ یہ جسم قرعۂ گردن دراز کی صورت پر ہی تین طبقات سے مرکب ہی اور یہ باریک لیفون سے جو شبیہ بہ عصب ہین مرکب ہی آور لیف ایک تو طول ہے اور دوسرا چوڑا پس لمبی لیف سے جذب غذا کرتا ہی اور چوڑی سے اُسکو دفع کرتا ہی مگر پہلے غذا کی نگاہداشت کرتا ہی تاکہ اثر کرے اسمین حرارت اور اسکو پکاوے اور بنایا موضع جگر کو نفس کے ماتحت تاکہ مزاحم ہو اُسپر امتلا اور اسی واسطے موضوع کیا تحت قلب مین درمیان جگر اور طحال کے داہنے اور بائین نزدیک پشت کے واسطے اسکے کہ پہونچے اُسکو حرارت ان اعضا سے پس ہضم کرتا ہے انمین غذا اور بنائی اُسکی شکل مستدیر اسواسطے تاکہ اسمین غذا بکثرت سمائے اور نیز اسواسطے کہ دور تر ہو قبول آفات سے اور اُسکے قعر کو کشادہ تر بنایا بہ نسبت اُسکے بالا کے اور چونکہ انسان کا قد و قامت ایستادہ ہیئت پر ہی اور جو کچھ تناول کرتا ہی طعام و شراب ثقیل ہے اور میل ہر ایک کا قعر معدہ کی جانب ہی اسواسطے خدا کی حکمت نے چاہا کہ بہ نسبت دہان معدہ کے قعر معدہ زیادہ تر وسیع ہو اور دہان معدہ ہمیشہ کشادہ ہو۔ اسواسطے کہ وضع اُسکی بالا معدہ کے واقع ہوئی پس باہر نہ آسکیگا جو کچھ اُسکے قعر مین ہے اور اُسکے مجری کو روده سے پیدا فرمایا

اس جہت سے ہے کہ کبھی کشادہ اور کبھی بستہ ہو جاوے کیونکہ اُسکی وضع اسفل ہی اور محتاج غذا
ہوتا ہی پس وہ چاہتا ہی کہ غذا اتنی دیر رہے تاکہ ہضم ہو جاے پس اگر کشادہ ہوتا تو البتہ نازل
ہو جاتی غذا اُس سے بغیر کسی قدر مدت کے پس پیدا کیا اس مجری کو اُس حیثیت سے کہ باندھے
رہے اُسکو قوت ماسکہ اُسوقت سے کہ حاصل ہو غذا معدہ مین اُسوقت تک کہ ہضم ہو پس اُسوقت
مین نگاہ رکھتا ہی ماسکہ کو اپنے فعل سے اور کھولتا ہی مجری رودہ کو اور دہان سے قوت دافعہ
اُسکے فضلہ کو واسطے دفع کے لیتی ہے امعا مین اور اللہ تعالے نے خارج معدہ سے پیدا کیا
اُسپر غشا اور ثرب پس غشا اسواسطے ہی کہ اُسکی نگاہبان ہو اور باندھے اُسکو اُن اعضا سے جو
اُسکے گردا گرد ہین اور ثرب واسطے گرم کرنے معدہ کے ہی اپنے جوہر سے کیونکہ یہ جوہر فی نفسہ گرم ہی
اور پیدا کیا حکیم ازلی نے فم معدہ پر ثرب کو زیادہ تر اسواسطے کہ وقوع سردی کا زیادہ تر اسی طرف
ہی اور وہان معدہ کو عصبانی پیدا کیا تاکہ وہ حاجت غذا کو زیادہ احساس کرے مثل معلوم ہونے
اشتہا کے اور قعر معدہ مین گوشت بکثرت ہی تاکہ اُسکی حرارت سے غذا پختہ ہو جاے

نوع آٹھوین آنتون کا بیان - امعا رودہ کو کہتے ہین اور یہ جسم جوہر معدہ سے مجوف ہی
اور اسکی تجویف کشادہ نہین ہے اور اُسکے عرض و طول مین شظایا ہین اور ان شظایا مین
جاتی ہی غذا بعد ہضم ہونے کے معدہ مین اور جسم منعطف ہوتا ہی اور پیچیدہ ہوتا ہی اور مرور امعا
مین چند پیچ ہین اور اسمین جگر سے چند جدولین بہت باریک اور تنگ ہین اور حق تعالی نے
رودہ کو جوہر معدہ سے پیدا کیا اسواسطے تاکہ تمام ہوا نہین وہ ہضم جو کچھ رہجاے ہضم معدہ سے
یعنی جو غذا کہ معدہ سے ہضم نہو سکے وہ اسمین آکر ہضم ہو اور اس نظر سے اللہ تعالی نے اُسکے جوف کو
کشادہ نہین فرمایا تاکہ متمکن ہو جو کچھ اسمین گذرے ایک زمانۂ دراز تک اور حاصل ہو اسمین ہضم غذا
اور ممکن ہو اُسکی جدولون کو اُس غذا مین سے کچھ تھوڑی سی غذا بطور چوسنے کے لیکن درازی اسکی
اسواسطے ہی کہ ہر جدول کو اول سے آخر تک اسی طرح غذا پہونچ جاے تاکہ نہ رہے فضلہ مین کچھ غذائیت
لیکن اسکے شظایا جو طولاً موضوع ہین اسواسطے ہین کہ غذا کو جذب کرین اور عرض والے شظایا واسطے
دفع کرنے غذا کے ہین اور شظایا جو کہ آڑے موضوع ہین امساک کے واسطے ہین اور رودے کل
چھ عدد ہین انہین سے تین بہت باریک ہین اور وہ اوپر کی جانب ہین اور باقی تین جو غلیظ یعنی
موٹے ہین وہ مائل بزیرین ہین پس رودۂ اول منجملہ اُن تین رودون باریک کے متصل ہی فم معدہ
سے اور اُسکا نام معاء دوازدہ انگشت ہی کیونکہ وہ رودہ پیمایش مین ۱۲ - انگشت کا ہے بعدہ

دوسرا رودہ ہی جسکو معاء صائم کہتے ہین یعنے روزہ دار کیونکہ اکثر اوقات یہ رودہ خالی رہا کرتا ہے اور اسکے بعد تیسرا رودہ ہی جسکا نام معاء دقیق ہی یعنے یہ رودہ باریک بہ نسبت ان دونون کے ہے اور یہ رودہ نہایت پُرپیچ ہے رودہاے سفلی اسکے اول کو اعور کہتے ہین یہ سب سے زیادہ تر کشادہ ہے اور اسمین کسی کا منفذ نہین ہے بلکہ یہ خود بطور تھیلی کے واقع ہی کبھی داخل اور کبھی خارج ہوا کرتا ہی اُسی منفذ سے جو داہنی طرف واقع ہی اور اُسکے بعد دوسرا رودہ مسمے بہ قولون ہے اور اُسکی ابتدا داہنی جانب سے ہی اور پہونچتا ہی عرض شکم مین جانب چپ تک قولون کے بعد تیسرا رودہ ہی جسے معاء مستقیم کہتے ہین یعنے سیدھا ہی کوئی پیچ نہین اور اس رودہ کا جوف کھلا ہوا ہی کہ جمع ہوتا ہی بول مثانہ مین اور اسکے کنارہ پر ایک عضلہ ہے جو خروج فضلہ کا مانع ہوتا ہے جب تک کہ اسکے اخراج کا انسان ارادہ نکرے

**نوع نوین گردہ کا بیان** - یہ جسم گوشت سخت سے ہی صاف کرتا ہی اپنے جذب سے خون کو پانی سے اور بھیجتا ہی اُس پانی کو اس طور پر مثانہ مین کہ جسکا پھرنا ممکن نہین ہے گردے دو ہین اور دونون مہرۂ پشت کے پہلو مین واقع ہین جگر سے نزدیک داہنے طرف کا گردہ کسی قدر اونچا ہے اُن دونون گردون کی دو گردنین ہین ایک بڑی رگون سے متصل ہی جو جگر سے نکلی ہین اور دوسری بطور مستقل مثانہ سے متصل ہوئی ہے اور غذا پختہ نہین ہوئی مگر جوہر آبی کے توسط سے اور نفوذ نہین کرتی باریک جدولون مین مگر اُسی جوہر آبی کی مدد سے پس کچھ پانی صرف ہوتا ہی اور باقی جو بچتا ہے وہ نکل جانے کی خواہش کرتا ہی پس بذریعۂ اُن گردون کے وہ پانی جذب ہو کے مثانہ کی طرف دفع ہوتا ہی کیونکہ جسوقت بکثرت پانی ہوتا ہے تو کشش پیدا کرتا ہی مثانہ اور دوسرے مجرے بند ہوتے ہین نہایت سخت اور چونکہ فضلہ آبی بکثرت ہی اسواسطے حق تعالی نے دو گردون کو پیدا کیا کیونکہ اگر ایک ہوتا تو لازم ہوتا کہ وہ بڑا ہوتا پس اگر یہ ایک بڑا سا ہوتا اور ایک ہی طرف ہوتا تو فقرات پشت مین تاثیر دیتا پس حکمت الٰہی نے تقاضا فرمایا کہ دو بنائے جاوین اور ہر ایک دونون طرف کو مائل رہے تا سنگینی معتدل رہے

**نوع دسوین مثانہ کا بیان** - یہ جسم عصبانی مجوف ہے بنایا گیا ہی دو طبقہ سے جسمین بول آتا ہی اور اسمین جمع رہتا ہی اور باہر نکلنے کا مانع ہی جب تک کہ ارادہ نہو اسکے منھ پر ایک عضلہ ہی کہ اسکو بند کرتا اور کھولتا ہی مثانہ اعصاب سے بنا ہی تاکہ بخوبی بول کا احساس کر سکے اور پھٹنے لگتا ہی جسوقت کہ پیشاب اسمین بہت پر ہو جاتا ہی اسکے داخل مین تین لیفین مین ایک لمبی

واسطے امساک کے تاکہ بول کو جمع کرے اور ایک عرض مین ہے تاکہ بول کی مدافعت کرے کیونکہ فضلہ آبی بکثرت ہی اور مثانہ کی طبیعت مین فی نفسہ استفراغ نہین پیدا ہوا ہی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو بے اختیار اسمین سے بول جاری رہتا بلکہ قوت اختیاری سے اُسکے استفراغ کا وقت مقرر کر دیا ہی اور مثانہ مین ایک عضلہ ہی جو مثانہ کو حسب حاجت کھولتا اور بند کرتا ہی

نوع گیارھوین آلات تولید کا بیان - یعنی بچہ پیدا ہونے کے آلات اور یہ آلات عورت و مرد مین برابر ہین بجز اسکے کہ قوت مدبرہ نے مردون کے آلت بسبب کثرت حرارت کے باہر کو ظاہر کر دیے اور آلت عورتون کے اندر کی جانب ہین بوجہ کم ہونے حرارت کے چنانچہ اسکے مثل اگر جانوران بری کا شکم چاک کر کے دیکھو تو ثابت ہو جاے پس عورتون کی طبیعت نے اُس جسم کو جذب کر لیا ہی اندر کی طرف پس وہ جسم باہر کی طرف نکلنے کو قاصر ہے البتہ جو اوپر پوست ہوتا ہی وہ صدمۂ آلت مرد کی وجہ سے شق ہو جاتا ہی لیکن باہر نہین نکل سکتا ہے پس جسوقت ذکر کو داخل فرج کرتے ہین پس وہ داخل صفن ہوتا ہے اور وہ ایک قسم کا کیسہ ہے جسمین موضع رحم کے پاس دونون بیضہ ہوتے ہین اور رحم کی گردن مثل آلت کے ہے پس جسطرح سے مردون کے خصیے داخل صفن ہین اسکے بالعکس عورتون کے خصیے خارج صفن ہین رحم کے دونون پہلو مین رحم بچہ دان کو کہتے ہین اور اسی وجہ سے عورت کے خصیے اندرونی واقع ہوے خارج رحم کے پہلو مین تاکہ بچہ کے رہنے کا مکان اندرونی کشادہ ہو جنکہ آلات تولید بکثرت ہین انمین سے چند رگین ہین جنپر گوشت از قسم غدود مرکب ہی جسکی طرف غذاے پشت کے فضلے گرتے ہین پس غذا کرتا ہے اُن فضلون کو تاکہ وہ منی ہو جاوین اسی واسطے اُسکو ظرف منی نام رکھتے ہین یعنے جاے منی اور انمین سے ایک ایسی قوت ہے جو اس مادہ کو قوت جمع ہونے کی دیتی ہے مانند ہر دو خایہ زن و مرد کے اور انکی پیدایش بھی گوشت غدودی سے ہی مردون کے خصیہ صفانین مین بنائے ہین جنکی صورت بھی مانند کیسہ کے ہی اور اسکو بھی صفن کہتے ہین اور عورتون کے خارج رحم کے پہلو مین واقع ہین اور عورات کے خصیے بہ نسبت مردون کے چھوٹے ہین مگر بہ نسبت خصیہ مردون کے چوڑے زیادہ ہین اور انھین دونون خصیون سے منی نکلتی ہے عورتون کی منی انسے نکلکر جوف رحم مین جو مقام معلوم ہی گرتی ہے اور مردون کی منی انھین خصیون سے نکلکر سوراخ ذکر مین ہو کر گرتی ہی اور منجملہ ایک آلہ تولید کا قضیب ہی اور یہ جسم عصبی ہے اور مجوف ہی اور شریان اسمین ہی اور بکثرت رگین ہین

اور اسمین جانب ہر دو خایہ سے دو منفذ ہین جنسے کہ منی احلیل یعنے ذہن ذکر مین آتی ہے اور احلیل مردون کے حق مین بجاے گردن رحم زنان کے ہی اور جب خداوند تعالے نے چاہا کہ قضیب مین کشیدگی اور استادگی کسی وقت ہو اور کبھی وہ سُست ہو کر سو جایا کرے اور استادگی اور کشیدگی تولید کے اوقات مین ہوا کرے تاکہ دہانۂ رحم تک پہونچکر منی کو گرایا کرے اور فراخ ہو کر قوت دافعہ دفع کرے منی کو اور سستی اور چسپیدگی دوسرے اوقات مین ہو جسوقت کہ تولید فرزند کا انسان قصد نہین کرتا ہے پس پیدا فرمایا اسکی آفرینش کو جوہر سخت سے جسکا اندرون خالی ہے تاکہ ہوا سے جسوقت اسکا اندرون پر ہو تو اُسکے اعصاب سخت اور قائم ہون اور جب ہوا سے خالی ہو جائین تو سُست ہو جاوے اور نہین پیدا کیا اللہ تعالی نے آلت کو جوہر استخوان ورنہ ہمیشہ استادگی رہتی اور سُستی نہ آتی بلکہ اوسط درجہ پر اسکی آفرینش ہوئی جوہر رباط اور اعصاب سے عصب تو اسواسطے ہین کہ تمدد یعنے کشش قبول کرے اور رباط اسواسطے ہین کہ بروقت باہ کے درازی قبول کرے اور اسی واسطے مقام زہار پر استخوان ہے اور نہایت سخت ہی تاکہ اپنے فعل کی خوبی مین موافق رہے اور جسوقت استادگی ہو تو آلت کو اُسکی حد سے نہ گذرنے دے اور بجز راستی کے اور کسی طرف کو مائل نہونے دے اور اللہ تعالے نے اسکو مخرج براز سے بلند بنایا تاکہ مخرج سے دور رہے اور نہ اُس سے ملوث ہو اور نہ عظم عانہ سے بلند بنایا کیونکہ عانہ سے اوپر ہڈی نہین ہے اور ہڈی اسکی سختی کیواسطے ضرور تھی اور قضیب کو دیگر مقامات بدن پر نہ بنایا کیونکہ جو عضو جس عضو کا محتاج علیہ ہے وہ اُسی کے مقابل پر خوب ہوتا ہی یعنے فرج عورت کے مقابلہ پر یہ بھی ہوا اور اعضاء مفردہ کو حق تعالی نے درمیان مین پیدا کیا جیساکہ ناک اور ہونٹھ اور دل و معدہ وغیرہ منجملہ آلات تولید کے رحم بھی ہے اور یہ جوہر عصب سے بنا ہی تاکہ لذت بخشنے کے قابل ہو اور اُسکی کشیدگی اور کشادگی ممکن ہو جسوقت کہ شکم سے بچہ باہر نکلے تنگ اور بستہ ہو جاے جسوقت کہ بچہ سے شکم خالی ہو اور درمیان مثانہ اور رودۂ مستقیم کے رحم موضوع کیا گیا ہے کیونکہ یہ مقام اعضاء رقیقہ مین ہی واسطے حصول بچہ اور اُسکی نمو اور اُسکی پیدائش کے اور وجود پکڑنے بچون کیواسطے ضرور ہے کہ اسکے رہنے کی جگہ بہت نرم ہو اور اسمین گرمی بھی ہو اور اعضاے ظاہری اور باطنی یعنے فرج داخلی اور خارجی مین ہمیشہ رطوبت رہے تاکہ نمو و بچہ اسی واسطے یہ موضع مخصوص ہی کہ کشش اُسکی بموجب تمدد جنین کے موافق ہو بسبب اپنی نرمی اور رطوبت کے اور بچہ کا

پیدا ہونا بھی جانب اسفل سے ہی تاکہ عضلات بطن مدد پہونچائین جبکہ بچہ باہر نکلنے کو متوجہ ہو اور اللہ تعالے نے رحم کے واسطے داہنے بائین سے دو بطن پیدا فرمائے پس بطن راست کے مزاج مین گرمی و تری کو زیادہ فرمایا اور نیز اسکی قوت کو قوی تر بنایا اور یہ قوت بسبب خون اور روح کے ہی جو کہ دونون اسمین گذر کرتے ہین قلب سے پس اس بطن کی قوت سے لڑکا پیدا ہوتا ہی اور برخلاف اسکے بطن ایسر ہے یعنے اسکی قوت سے لڑکی پیدا ہوتی ہی رحم مین دو زائدہ نکلے ہین اور دونون خصیے رحم سے متصل ہین اور دونون کے نام قرن رحم ہین یعنے دونون شاخ رحم ہین تاکہ کھینچے رحم اُس شاخ سے منی کو جو خصیۂ اندرونی زنان سے نکلتی ہی رحم کی ایک گردن ہی جو فرج خارجی تک دراز ہے اور وہ بمنزلہ احلیل ذکر مردان کے ہی احلیل سوراخ ذکر کو کہتے ہین اور منھہ رحم کا بکر سے فراہم رہتا ہے بعد ازالۂ بکارت کھل جاتا ہی واسطے قبول کرنے نطفہ کے اور بہت سے اُسمین پٹھے ہین اور چربی بھی ہے اور گویا بنایا گیا ہے درمیان اُن اعصاب کے باریک رگون سے جو کہ بروقت ازالۂ بکارت کے پارہ ہوتی ہین اور بروقت حامل ہونے عورت کے دہانہ رحم کا آماس کرتا ہی یہان تک کہ داخل رحم نہین ہو سکتا اور جب وضع حمل کے دن آتے ہین یا شکم کے اندر بچہ پر کوئی آفت پہونچتی ہے تو دہان رحم اسقدر فراخ ہو جاتا ہی کہ بچہ نکل جاوے اور رحم اپنی جانب کو مرد کی منی کھینچتا ہے اپنی گردن کے واسطہ سے اور اپنی طرف کھینچتا ہی اپنی منی کو انھین دونون شاخ کے ذریعہ سے اللہ تعالے نے رحم مین رباطات ہموار بنائے ہین جو کہ فقار پشت سے اعضائے محیط کے باہم پیوند دیے ہین اسکا باندھنا اس فائدہ سے ہی کہ رحم اپنے مکان پر باقی رہے اور اسکا بول اور طرف سے جاری فرمایا تاکہ ممکن ہو رحم کو کشش جب تک کہ بچہ شکم کے اندر رہی اور اگر اسی راہ سے بول آتا تو قرار بچہ کا دشوار ہو جاتا اور ملتا ہے رحم اُسوقت کہ جسوقت بچہ سے شکم خالی ہوتا ہے اس قدر تشریح صاحبان و اقفکار نے فرمائی ہے۔ باقی اللہ عالم الغیب ہے۔

نظر پانچوین قوئی مین۔ قوی ایک قسم ہے فرشتہ کی حق تعالی نے ان فرشتون کو واسطے تدبیر بدن اور قوام اعضا اور دیگر منافع کے پیدا فرمایا ہے اسکی مثال اسطرح پر ہی کہ بدن انسان گویا ایک شہر معمور ہے اور اسمین لوگ آباد ہین اور بازار اُسکے کشادہ ہین اور رعایا ادھر اُدھر آتی جاتی ہے اور ہر پیشہ ور اپنے کام مین معروف پائے جاتے ہین بدن کا احوال بروقت خواب یا بے حس و حرکت ہونے کے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ شب کے وقت شہر کی دکانین بند ہو جاتی ہین

اہل حرفہ سوجاتے ہین کہتے ہین کہ بدن مانند نقش دار مکانات کے ہی جو کہ نقش و نگار سے آراستہ ہو پس قوی بدن مین مانند نقش و نگار کے ہی اور نفس بجاے چراغ ہے جو گھر کے ہر گوشہ مین اُسکی روشنی پھیلی ہوئی ہے اور اُسکی روشنی سے تمام مکان کی چیزین دکھلائی دیتی ہین اور قواے ظاہری اور باطنی اور حسن و جمال وغیرہ پس جسوقت کہ نفس جدا ہوا یہ سب باتین باطل ہو جاتی ہین گویا چراغ گل ہوگیا اور مکان مین اندھیرا ہوگیا پس کچھ دکھلائی نہین دیتا اور یہ قوے چار ہین۔ پہلا قوی ظاہرہ ہے اور اسکا نام حواس خمسہ ہی یعنے یہ پانچ ہین اول لمس یہ قوت انسان و حیوان مین ہے کہ حرارت آتش یا جراحت پہونچانے والے اسباب سے گریز کرتا ہی ممکن نہین کہ کوئی ایسا مخلوق ہو جسمین یہ حس نہو پس اگر ایک سوئی بدن مین چبھ جاتی ہے تو فوراً معلوم ہوجاتا ہے برخلاف اسکے نباتات ہین کہ جا ہو جسقدر پارہ پارہ کرو بے حس و بے خبر ہین پس اگر حیوان مین یہ قوت نہوتی تو اپنے ضرر سے بچ نہ سکتا بعد ازان وہ محتاج تھا کہ غذا کو کیونکر دریافت کرے جسوقت کہ غذا دور ہو پس حضرت آفریدگار نے دوسری قوت شم کی پیدا فرمائی جسکے ذریعہ سے بو پائی جاتی ہے مگر پھر نہین جانتا کہ کدھر سے بو آئی ہے اور اسکو یہ حس تحصیل غذا پر کوئی فائدہ نہین دیتی پس اللہ نے بصر کو پیدا کیا تا یہ دور و نزدیک کی اشیا ملاحظہ کرے اور اسکی سمت کو دریافت کرے مگر پھر بھی ناقص تھا کیونکہ بصارت سے معلوم نہیں ہوتا ہی جو کچھ کہ حجاب مین ہے اور محجوب چیزین نہین معلوم ہو سکتین الا بات کرنے سے پس اسی وجہ سے خدا نے سماعت عطا فرمائی اور جمیع یہ حواس فائدہ مند نہوتے جب تک کہ حس ذوق نہوتا اسواسطے کہ بعض وقت پہونچتی اُسکو غذا اور وہ بسبب نہونے ذائقہ کے معلوم نہ کرسکتا کہ میرے موافق ہی یا مخالف۔

خاتمہ اس قوے کی حقیقت حال مین۔ اول لمس یہ قوت جمیع بدن مین ہے پس جو چیز بدن مین ملاقی ہو یہ قوت اُسکو فوراً دریافت کرجاتی ہے مانند گرم و سرد و تر و خشک نرم و سخت سبک و سنگین وغیرہ کے دوم شم یہ قوت مقدم دماغ مین ہی اور یہ قوت دریافت کرتی ہے چندر رائحہ کو جو اوپر کو پہونچتے ہین بذریعۂ ہوا کے سوم بصر یہ قوت عصبۂ مجوفہ چشم میں مرتب ہی اور یہ اشیا کی صورت بجہت ضوء اور لون کے دریافت کرتی ہے جسوقت ضوء سرایت کرتی ہی جسمہاے شفاف مین اور لون پیدا کرتی ہے پس وہ ضوء متصل ہوتی ہی حارقہ چشم حیوان مین اور سرایت کرتی ہی اُسمین چہارم سمع یہ قوت عصب داخل گوش مین ہی اور یہ قوت جو ہوا کی

آواز ہو اُسکو دریافت کرتی ہی اور اُس آواز کی ہوا کا حال ایسا ہی جیسا کہ تموج ہوتا ہی پانی مین جسوقت کہ کوئی شی پانی مین گرتی ہے تو اسکے گرنے سے پانی مین موج کے دائرہ پیدا ہوتے ہین اور جسقدر یہ دائرہ بڑے ہوتے جاتے ہین تو اسکا تموج وحرکت ضعیف ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ مضمحل ہوجاتا ہی ایسے ہی ہوامین آواز واقع ہونے سے تموج ہوتا ہی پس جو شخص اُس دائرہ تموج مین واقع ہوا تو آواز اسکے کان مین داخل ہوئی ہی اور اسکا حس ہوتا ہے پنجشم ذائقہ یہ قوت جرم زبان مین ہے پس یہ دریافت کرتی ہے حال مزہ وغیرہ کا اُسکی ذریعہ سے کہ جو رطوبت شیرین زیر زبان موجود ہی پس یہ رطوبت مخلوط ہوتی ہے اُس جسم سے جسمین ذائقہ موجود ہی اور اسکی کیفیت سے منکشف ہوتی ہے یا مخالط ہوتی ہے بعض اجزا سے اس جسم سے پس حاصل ہوتا ہے احساس مزہ کا۔

**نوع دوم قواے باطنی کے بیان مین** اور یہ چند قسم ہین اول قوت جاذبہ ہی اور یہ چار قسم ہے۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ جاذبہ وہ چیز ہے کہ نافع غذا کو جذب کرتی ہی اور وہ تمام اعضا مین موجود ہے لیکن قوت جاذبہ جو معدہ مین ہے وہ نہایت قوی ہے حتی کہ اگر آدمی اُلٹا ہو یہانتک کہ اُسکا سر زمین پر پہونچے اور دونون پانون ہوا پر معلق ہون اُسوقت بھی ممکن ہے کہ غذا معدہ مین ہضم ہو اور باہر نہ گرے بسبب قوت جاذبہ کے اور ہر عضو کو اپنی اپنی حاجت کے موافق قوت جاذبہ ہے کیونکہ اکثر ایک عضو کی غذا دوسرے اعضا کے مخالف ہی۔ دوسری قوت ماسکہ یہ وہ قوت ہی جو قوت جاذبہ کے جذب کی ہوئی شی کو نگاہ رکھتی ہے تاکہ اسمین تصرف کرے قوت ہاضمہ تیسری قوت ہاضمہ ہی اور یہ اسطرح ہی کہ کرتی ہی عضو کو پیچیدہ غذا پر تاکہ مس کرے ہر طرف سے غذا کو اور نہین چھوڑتی ہے اسمین فرجہ اور نگاہ رکھتی ہے اُس مزاج کو جو اصلاح استحالہ کی کرے غذا کے لائق سے واسطے استحالہ اعضا کے یہانتک کہ وہ غذا جزو جسم خورندہ ہوتی ہے اور باقیماندہ فضلہ بنجاتا ہی چوتھی قوت دافعہ ہی اور یہ فضلۂ غذا کو جو صلاحیت ہضم نہین رکھتا ہے بدن سے دفع کرتی ہے + +

دوسری نوع **قوت غاذیہ** ہی اور یہ بھی چار قسم ہے۔ غاذیہ۔ نامیہ۔ مولدہ۔ مصورہ غاذیہ وہ قوت ہی کہ غذا کو کھانے والے کی صورت پر بناتی ہے تاکہ جو کچھ تحلیل ہوگیا ہو اسکا بدل قائم ہوجاوے۔ قوت نامیہ وہ ہی کہ زیادہ کرتی ہے اطراف جسم کو مناسبات طبعی پر یعنے غذا کو بحسب ضرورت ہر عضو پر برابر تقسیم کرتی ہی اور فرق درمیان اسکے اور قوت غاذیہ کے یہ ہی کہ قوت غاذیہ

تو وارد کرتی ہے ہر اعضا پر بغیر خیال موقع و مناسب اور نامیہ وارد نہین کرتی مگر جہان تحلیل کی وجہ سے احتیاج ہوتی ہے بخیال موقع و مناسب **قوت مولدہ** وہ ہی جس سے یہ پیدا ہوتی ہے وہ شی جو صلاحیت رکھے اس امر کی کہ مبدء ہو دوسرے شخص کا جیسے نطفہ حیوان مین اور دانہ اور گٹھلی نباتات مین **قوت مصورہ** وہ ہی کہ جس سے سختی اور نرمی رنگ روپ صورت شکل ہر شی کی درست ہو جاتی ہے

**خاتمہ چند عجیب قاعدون کے بیان مین** یہ قوتین بروقت تغذیہ کے غذا کو عجیب رنگ سے ظاہر کرتی ہین اور یہ اسطرح پر کہ جزئیات کا جزو حیوان کا ہو جاوے باین طور کہ اسکو معدہ مین مثل غلیظ آش جو کے کرے بعد ازان جاذب کرتی ہین اسکو کلیجہ مین پس ہو جاتی ہے غذا خون اور پھر جگر اسکو تقسیم کرتا ہے تمام بدن پر اور رگ کے ذریعہ سے اور ہر قوت ہر ایک عضو مین اسکا حصہ پہونچتا ہی پس وہ ہوتا ہی خون اور گوشت کثرت تصرفات کے بعد جیسا کہ گندم آرد ہوتا ہی اور کیسی کیسی صناعی کے بعد روٹی پکتی ہے اسی طرح باطنی کاریگر یہی قوتین ہین کہ مانند ظاہری صناعون کے باطن مین تصرف کیا کرتی ہین۔ اب ہم لکھتے ہین کہ جب قوت جاذبہ فقط جذب کرتی ہے تو یہ ضرور ہوا کہ کوئی قوت اور بھی ہو سوا اسکے کہ وہ غذا کو ہڈیون اور گوشت مین واسطے پکنے کے ٹھہرائے رکھے کیونکہ غذا بنفس خود اس لائق نہین ہے پس ضرور ہوا کہ قوت ماسکہ بھی ہو تاکہ نگاہ رکھے غذا کو اسکی مقدار تک اور یہ فائدہ ہے قوت ہاضمہ سے تاکہ پیدا کرے غذا سے صورت خون کی اور یہ فائدہ ہی قوت دافعہ سے تاکہ جو کچھ حاجت سے زیادہ ہے اسکے فضلات کو خارج کرے سوائے انکے اور چار قوتین انکے توابع مین سے ہین ایک قوت وہ ہے کہ غذا کو استخوان سے چسپیدہ کرتی ہی جو کچھ کہ حاصل کیا ہو استخوان کے واسطے اور دوسری قوت وہ ہے کہ رعایت مقادیر کی کرتی ہی التصاق مین پس لاحق ہوتی ہے مستدیر مین اسواسطے کہ اسکی استدارت باطل نہو اور لاحق ہوتی ہے عریض مین اسواسطے کہ زائل نہو اسکا عرض اور مجوف مین بھی لاحق ہوتی ہے اسواسطے کہ اسکی تجویف باطل نہو پس ہر ایک کی بقدر حاجت نگاہداشت کرتی ہے پس اگر ناک پر اسقدر گوشت آجاے جسقدر کہ ران پر ہے تو جسم اسکا بڑا ہو کر بدنما ہو جاے اور آدمی کی ہیئت بدل جاے پس لازم ہوا کہ موجب احتیاج کے ہر ایک عضو پر تقسیم ہو اور تیسری قوت وہ ہی کہ تصرف کرتی ہے امور تناسل مین یعنے جو کچھ کہ عمدہ غذا سے فاضل بچے اسکا نطفہ بنے واسطے

بقاے نوع انسانی کے کیونکہ ہر فرد انسان ضرور ایک روز فانی ہوگا پس اُسکی بقا متصور نہین
ہوتی الا بقاے نوع سے کہ لڑکے بالون سے مراد ہی چوتھی قوت وہ ہی کہ امتزاج مختلفہ سے
صادر ہوتی ہے مانند اعضا کے تا آنکہ حاصل ہو ایک نطفہ سے صورتین مختلف اعضا کی یعنے
طویل عضو دراز ہو اور عریض چوڑا ہو اور مستدیر گول ہو اور مجوف کا پیٹ خالی ہو اور
مصمت کا اندر ٹھوس ہو اور دقیق نازک ہو اور غلیظ درشت اور سخت ہو اور یہ قوت مصورہ
نام رکھتی ہے باین نظر کہ احشا کی تاریکی مین شکلہاے عجیب و غریب بنایا کرتی ہے اور ان
سب سے عجیب تر اجفان یعنے پلکین ہین جو کہ آنکھون کے نیچے اور اوپر ہین اور حدقہ یعنے
روشنائی چشم اور اسکا مقام یعنی سیاہی چشم اور جبہہ یعنی پیشانی اور بینی یعنے ناک اور لب
یعنے ہونٹھ پس ان نقشون سے ظاہر ہوتی ہے ایک کے بعد دوسری چیز حسب تدریج اور حالانکہ
نقاش اصلا ان چیزون مین نظر نہین آتا نہ داخل مین نہ خارج مین اور نہ ان نقش و صورت
سے ماں کو خبر ہی نہ باپ کو پس شکر ہے ایسے خداوند تعالی کا کہ اُسنے اپنے دوستون کی آنکھ کو
بینا فرمایا ہے تاکہ اُنھون نے مشاہدہ کیا ہی ان اشیا کے سبب سے اُسکی ذات کو اور اپنے
دشمنون کے دلون کو اندھا بنایا اور پردۂ انکار و ضلالت مین محجوب کر دیا۔ صنف سوم قواے مدرکہ مین
جو اندرون ذات انسان کے پیدا ہوے ہین اور یہ پانچ ہین اول حس مشترک۔ دوسرے
خیال۔ تیسرے وہم۔ چوتھے حافظہ۔ پانچوین متفکرہ۔ حس مشترک مقدم دماغ مین
ہی اور وہ قوت ایسی ہے کہ محسوسات کی صورتون کو بر سبیل مشاہدہ کے دریافت کر لیتی ہی
اور یہ قوت علاوہ قوت بصر کے ہی کیونکہ ہم بارش کے قطرہ کو دیکھتے ہین مانند خط مستقیم کے اور
نقطہ جو خاصکر اس خط مستقیم پہ دائرہ ہی مگر یہ دیکھنا بینش کے علاوہ ہی اسوجہ سے کہ قوت
باصرہ نہین دیکھتی مگر جو کچھ اُسکے روبرو ہو اور حالانکہ بجز قطرہ اور نقطہ کے دوسری ہیئت باصرہ
مین نہین پائی جاتی ہی پس جو کہ خط مستقیم اور دائرہ نظر آتا ہے تو اس مشاہدہ کی قوت قوت باصرہ
سے علاوہ ہی پس چند صورتین اس قوت پر وارد ہین کبھی خارج سے آتی ہین بذریعۂ حواس
کے اور کبھی داخل سے بنابرآن اکثر ایسا ہوتا ہی کہ قوت متخیلہ مرکب بناتی ہے اُس صورت کو جو
حس مشترک پر وارد ہوتی ہے پس ہوتا ہی مشاہدہ اسکا مانند چند صورتون کے جو بیمار اور خوفناک
لوگ دیکھا کرتے ہین۔ دوسرے خیال ہی یہ حس مشترک کے نیچے دماغ کے مقدم مین ہی پس
جو صورتین کہ حس مشترک نے دریافت کی ہین اسکے دھیان مین کوشش رکھتا ہی تیسرے وہم ہی

اور یہ خیال کے پیچھے وسط دماغ مین ہے جو معانی جزئیہ متعلقات محسوسات کو دریافت کرتا ہی مانند دوستی زید اور دشمنی عمرو کے اور یہ وہی قوت ہی جو بکریون مین ہی کہ فرزند کو عزیز رکھتی ہین اور گرگ یعنی بھیڑیے سے گریزان ہوتی ہین چوتھے حافظہ یہ قوت موخر دماغ مین ہی حفاظت کرتی ہے ان معانی کی جو کہ وہم اسکی طرف پہونچاتا ہی گویا قوت حافظہ وہم کا خزانچی ہے اور جو بات اسکی سمجھ مین آوے اُسکی نگاہداشت کرتی ہے پس وہم گویا حافظہ کا خزانچی ہے پانچوین متفکرہ یہ قوت بھی وسط دماغ مین ہی اور یہ موجودہ خیال کی صورتون مین تصرف کرتی ہی اور نیز جو معانی کہ حاصل ہوے ہین حافظہ کو انمین بھی تصرف کرتی ہی یہ تفصیل وترکیب پس اگر عقل کے زیر حکم ہے تو اُسکا نام متفکرہ ہی اور اگر برخلاف ہی تو متخیلہ اسکا نام ہی اور متخیلہ کی تعریف یہ ہی کہ وہ خیال کرتی ہے کہ فلان شخص کے دھڑ پر سر نہین ہے یا فلان شخص کے دو سر ہین نوع سوم کو قواے محرکہ کہتے ہین اور یہ دو قسم ہی- اول باعثہ اور یہ دو ضرب ہے ضرب اول قواے شہوانیہ ہین اور یہ وہ قوت ہی کہ اپنے فائدہ کی طلب مین طبیعت کو برانگیختہ کرتی ہے منجملہ اُنکے ایک شہوت ماکول ہی یعنے خوردنی کیونکہ غرض مادہ سب قوتون کا ہی اور ماکول سے سب قوتون کو قوت پہونچتی ہے اور جیساکہ انسان مین پیدا ہوے ہین قواے ظاہری وباطنی وغیرہ اگر ایسا ہی انسان کی طبیعت مین قوت میل اور شہوت نہوتی تو سب بیکار تھے اور ہر ایک قوت ساقط ہو جاتی جیساکہ اکثر بیمارون کو دیکھا جاتا ہی کہ طعام مرغوب اُنکے روبرو ہے مگر قوت شہوت اُنکو نہین ہے لہذا خواہش نہین کرتے پس اسی لحاظ سے اُنکے قویٰ سب ساقط اور بیکار رہتے ہین پس حق تعالی نے شہوت غذا پیدا کی تاکہ سلامتی قویٰ باقی رہے اور منجملہ ان قویٰ کے ایک قوت باہ کی ہے جو حیوانات پر موکل ہے جیسے کہ انسان کو مجامعت پر رجوع کرتی ہی بنا بر تحفظ نسل کے دوسری ضرب اسکا نام قوت غضبیہ ہے یہ وہ قوت ہی جو حیوان کو غالبیت پر لاتی ہی اگر یہ نہو تو حیوان اپنے دشمن پر ظفر نہ پاے اور ہمیشہ معرض آفات مین پڑے رہتے اور اپنی جان ومال اور غذا کو دشمنون سے نہ بچا سکتے مگر نوع انسان بہ نسبت حیوان کے زیادہ تر محتاج ہین کیونکہ اُنکے عدو بکثرت ہین نفس ومال وزندگانی وحرم وغیرہ کے حق مین پس انسان کو قوت دافعہ ضرور ہوئی صنف دوم کا قویٰ فاعلہ نام ہی اور وہ عضو کو متحرک کرتی ہے افعال کی طرف واسطے اطاعت قوت شوق کے اور یہ اس طور پر کہ اوتار کو کشش اور ڈھیلا کرتا ہی پس اسکے موجب عضو کو متحرک کرتا ہے پس

اگر یہ قوت نہوتی تو تمام جسم انسان کا مانند ہاتھ شل شدہ کے بیکار رہتا اور نیز بند وکشاد وغیرہ کچھ ممکن نہوتا اگر حیوان کو طلب کرنے اور بھاگنے کی طاقت نہوتی تو بیکار رہتا نہ اپنے مطالب کی چیز کی طرف جا سکتا اور نہ خوف کے مقامون سے بھاگ سکتا پس اسی نظر سے اللہ تعالی نے شوق اور گریز کی دو قوتین عطا فرمائین

**نوع چہارم قوائے عقلیہ کے بیان مین** - اور یہ چار ہین اول قوت وہ ہی کہ اسی کی وجہ سے انسان بہ نسبت بہائم کے ممتاز ہین اور یہ قوت استعداد اسکی بنا بر قبول علوم نظریہ و صناعات فکریہ کے ہی یہ قوت خاص آدمی کے وجود مین موجود ہی اور حیوانون مین نہین ہے دوسری وہ قوت ہی کہ خروج کرتی ہے تمیزدار لڑکون کے وجود مین جیسا کہ ممیز لڑکے کو معلوم ہوتا ہی کہ دو زیادہ ہین ایک سے اور ایک آدمی دو مکان مین نہین رہ سکتا اور ایک چیز ایک وقت مین موجود و معدوم نہین ہوتی حکمانے اسکا نام تصورات و تصدیقات ضروریہ رکھا ہے تیسری قوت وہ ہی کہ حاصل ہوتے ہین اس قوت سے وہ علوم جو تجربہ سے معلوم ہوتے ہین اور اس شخص کو عاقل کہتے ہین اور جو شخص اس سے خالی ہو اسکو غبی کہتے ہین اور وہ چند معانی ہین جو جمع ہوے ہون ذہن مین جس سے اغراض کی مصلحتین استنباط ہوتی ہین چوتھی وہ قوت ہی جسکے ذریعہ سے ہر ایک اثر کی حقیقت پہچانی جاتی ہے پس یہ قوت شہوت عاجلہ کو دفع کرتی ہے جسوقت کہ وہ شہوت عاجلہ اثر کرتی ہے مکروہات مین اسکا نام عقل بالفعل ہے پس جب آدمی کو حاصل ہو یہ عقل تو اسکو عاقل کہتے ہین کیونکہ دخل کرنا کسی کام مین یا اس سے دور رہنا صاحب عقل کو حسب مصلحت وقت معلوم ہو جائیگا اور عاقبت اندیشی سے ہر امر مین اقدام کریگا نہ یہ کہ جو کچھ شہوت عاجلہ پیش قدمی کرے اسطرف فوراً رجوع کر جاے اور صاحب عقل دو قسم ہے اوّل تو لازم ہی بموجب طبیعت کے اور دوسرے حاصل ہوتی ہے تحصیل سے جناب فیضمآب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ہمنے عقل کو دو طور پر دیکھا ایک مطبوع دوم مسموع عقل مسموع کچھ مفید نہین ہوتی ہی جب تک کہ مطبوع نہو جیسا کہ اندھے کو آفتاب کی روشنی سے کچھ فائدہ نہین پہونچتا ہی یہ تو ترجمہ ہی کلام فیض انضمام امام ممدوح کا اور اصل حدیث یہ ہی رایت العقل عقلین فمطبوع ومسموع فلاینفع مسموع اذا لم یکن مطبوع کما لاینفع الشمس وضوء العین ممنوع حقیقت مین کیا خوب مثال دی جناب ولی اللہ نے

عقل

فصل بیان مین تفاوت بنی آدم کے عقل مین۔ عقل ایک نور ہی جو بنی آدم پر روشن ہوتا ہے اور ابتداء تجلی اس نور کی ایام تمیز کے ہین یعنے ساتوین برس مین بعد ازان جسم طور پر منو زیادہ ہو عقل بھی ترقی پکڑتی ہے انتہا چالیس سال تک ہے اور چونکہ تفاوت انسانی اس مابین مین بہت کچھ ظاہر ہے پس اس امر مین انکار نہین کرسکتے الا عقل و فہم مین اختلاف ہی بعض ذکی ہین کہ اپنی ذکا اور قوت عقل کی بدولت جو بات اشارہ سے کہی جاے فوراً سمجھ جائین اور بعض بلید یعنے کند ایسے ہین کہ اگر ہزار سختی سے کہا جاوے نہین سمجھتے ہین۔ بعض فطن ہین کہ جو اُنکے دل مین خطور کرتا ہی وہ اکثر صواب پر ہوتا ہے اور بعض مغفل ہین یعنے جو کچھ منصوبہ کرتے ہین بسبب نافہمی اور کوتہ عقلی کے اکثر وہ خطا پر ہوتا ہے اور تفاوت عقول انسان دریافت ہوا ہی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابن اسلام کے سوال و جواب مین جنکا ذکر حدیث شریف مین نہایت طول کے ساتھ وارد ہے اور اُسی حدیث کے آخر مین صفت عرش کے بیان مین یون منقول ہے

ان الملائکۃ قالوا یا رب هل خلقت شیئاً اعظم من العرش قال جل جلالہ نعم العقل قالوا و یا لغ من قدرہ قال اللہ عز شانہ هیهات لا یحاط بہ علما هل لکم علماً بعدد الرمل قالوا لا قال فانی خلقت العقل اصنافا شتی کعدد الرمل فمنهم من اعطی حبۃ من اعطی حبتین و منهم الثلاث والاربع و منهم من اعطی فرقا و منهم من اعطی وسقا و منهم من اعطی اکثر من ذلک۔ معنی اسکے یون ہین کہ فرشتون نے کہا پروردگار سے کہ آیا تونے کوئی چیز بزرگ پیدا فرمائی ہے عرش سے خدا نے ارشاد فرمایا کہ عرش سے بزرگ تر عقل کو پیدا کیا ہے فرشتون نے کہا خداوندا عقل کی تعریف اور زیادہ فرما تاکہ ہم بخوبی اُسے سمجھین حق تعالے نے ارشاد کیا کہ عقل کی تعریف تم دریافت نہ کرسکوگے۔ کیا تمکو برابر ذرہ ہاے ریگ کے علم ہے فرشتون نے عرض کی نہین بعد ازان حق تعالی نے فرمایا کہ اگر تمکو بعدد ذرہ ہاے ریگ دنیا بھی علم ہوتا تب بھی تعریف عقل کی کما حقہ تمھارے ذہن مین نہ آتی پس بنی آدم مین سے بعض ایسے ہین جنکو عقل ایک حبہ ریگ کے برابر مین نے عطا کی ہے اور کسی کو دو حبہ اور کسی کو تین حبہ کسی کو چار حبہ بعض کو بقدر ایک فرق کے اور بعض کو بقدر ایک وسق کے اور بعض کو اُس سے زیادہ عقل عطا کی ہی اور اسکی دلالت پر حکایت عجیب و غریب واقع ہین۔ حکایت ایک طبیب کسی مریض کے دیکھنے کو گیا اور بعد نبض اور بشرہ دیکھنے کے کہا کہ شاید تونے میوہ کھایا ہی اُسنے اقرار کیا اُسوقت حکیم نے

فرمایا کہ اب نہ کھانا پرہیز ضرور چاہیے دوسرے روز جب پھر مریض کے پاس گیا تو بعد دیکھنے نبض کے فرمایا کہ تونے آج مرغ کا سالن کھایا ہے اُسنے کہا بیشک طبیب نے اُسکے کھانے کی بھی ممانعت فرمائی لوگون کو بڑا تعجب ہوا اور حکیم کی حذاقت کا یقین ہوا حکیم صاحب کا ایک صاحبزادہ تھا اُسنے اپنے والد بزرگوار سے کہا کہ آپ نے کیونکر یہ دونون باتین دریافت کین طبیب نے کہا کہ اے جان پدر یہ باتین کچھ علم طب کے ذریعہ سے نہین معلوم ہوئین بلکہ عقل کے زور سے جب مین اول روز اُسکے گھر پہونچا تو اکثر میوؤن کے چھلکے پڑے ہوے مین نے دیکھے تو مجھے یقین ہوا کہ ضرور اِس مریض نے بھی کھائے ہونگے اور نیز اُسکے چہرہ سے تہیج کے آثار پدیدار تھے اور اُسکی نبض مین تری تھی اسپر بھی باوجود صادق ہونے ان امور کے مین نے کہا تھا کہ شاید تمنے میوہ کھایا ہے اور دوسرے روز مرغ کے پر وبال اُسکے گھر کے دروازہ پر پڑے تھے اور نیز اُسکی نبض مین امتلا تھی پس عقل نے گواہی دی کہ گوشت مرغ ضرور اُسنے کھایا ہوگا اس نظر سے مین نے اسکو بھی کہا اور بفضل تعالے دونون باتون کا اقرار مریض نے بخوبی کیا پس لڑکے نے بھی یہ حال سُنکر دل مین کہا کہ اسی روش پر ہم بھی کہا کرینگے پس ایک بیمار کے دیکھنے کو گیا اور اُسکی نبض اور بشرہ کو ملاحظہ فرما کے بولا کہ شاید تونے گدھے کا گوشت کھایا ہے مریض نے ہنس کے جواب دیا کہ جناب کوئی گدھے کا گوشت کھاتا ہے طبیب نادان شرمندہ ہوکر گھر پر آئے یہ خبر اُسکے پدر بزرگوار کو پہونچی اُسنے بھی فرزند سے کہا کہ ای جان عزیز تونے کیونکر معلوم کیا کہ مریض نے گدھے کا گوشت کھایا ہے اُسنے جواب دیا کہ اسکے گھر مین پالان خر نظر آئی مین نے جانا کہ گدھا ذبح ہوا ہے اور پالان خالی رکھا ہے کیونکہ اگر گدھا زندہ ہوتا تو پالان پیٹھ پر ہوتا طبیب نے کہا کہ اگر تمھاری طبیعت صحیح ہوتی تو البتہ جو کچھ تمنے کہا نہایت صحیح ہوتا۔ کیا خوب جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ ولا ینفع مسموع اذا لم یکن مطبوع یعنے جسوقت کہ عقل مطبوع نہو انسان کو تو عقل مسموع کچھ فائدہ مند نہین ہوتی ہے

حکایت امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجلس مین درس دیتے تھے شاگردون کو ناگاہ دور سے ایک شخص ظاہر ہوا عالمانہ روش اور ریش دراز سے جسوقت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ اُسپر پڑی لوگون سے فرمایا کہ اپنی گفتگو مین ہوشیار رہو ایسا نہو کہ یہ شخص عالم جو آتا ہے کسی طرح معترض ہو پس وہ مرد آنکر بیٹھا اُسوقت ابو حنیفہ اوقات نماز کا ذکر کرتے تھے حتی کہ نماز صبح کے بارہ مین اُنھون نے کہا کہ اسکا وقت داخل ہوتا ہے بوقت طلوع فجر ثانی کے اور باقی رہتا ہے

وقت نماز صبح کا طلوع آفتاب تک پس اُس مرد نے کہا کہ اگر آفتاب قبل فجر کے طلوع کرے تو اسکا کیا حکم ہے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے لوگون سے کہا کہ اب کچھ تم اس شخص کا خیال نکرو کیونکہ میرا گمان غلط نکلا۔ حکایت معاویہ بن مروان والی شام کے پاس ایک یار تھا اتفاقاً وہ اُڑا والی شام نے حکم دیا کہ شہر کے دروازے بند کردو تاکہ باہر نکلنے نہ پاوے وہی حاکم ایک روز ایک پنچکی کے پاس سے گذرا وہان پر دیکھا کہ ایک گدھے کو جوتے ہوے گھما رہے ہین اور ایک گھنٹا اُسکے گلے مین لٹکتا ہے پس والی شام نے آسیابان سے کہا کہ اس گدھے کی گردن مین گھنٹا کس لیے لٹکایا ہے آسیابان نے جواب دیا کہ جب مین کسی اور کام مین ہوتا ہون یا مجھکو غنودگی آجاتی ہے تو جب تک گھنٹے کی آواز آتی ہے مین جانتا ہون کہ گدھا گھوم رہا ہی اور جب اُسکی آواز نہین آتی ہے تو مین معلوم کرتا ہون کہ گدھا کھڑا ہوگیا ہے مین اُسکے پاس جاکے لکڑی سے ہانک دیتا ہون امیر نے کہا کہ اگر یہ گدھا رُک رہے اور اپنا سر ہلاوے تو کیا کروگے اُسنے جواب دیا کہ جس دن میرا گدھا ایسا عقلمند ہو جائیگا اُسدن مین آپ سے کوئی اور تدبیر دریافت کرلونگا۔ حکایت لکھا ہی کہ وزیر ذات السعادات کے گھوڑے نے ایکدن عین سواری مین دغا کی آپ نے حکم دیا کہ اسکا جو کا دانہ موقوف کردو تاکہ یہ ادب سیکھے بعد چند فاقون کے جب وہ لاغر ہوگیا تو لوگون نے اُسکی سفارش کی آپ نے جواب دیا کہ اچھا اسکو دانہ دیا جاے لیکن اسکو یہ معلوم نہونے پائے کہ امیر نے میری خطا معاف کی۔ حکایت جب ابو الہذیل کی بی بی کے وضع حمل کا دن قریب ہوا ابو الہذیل کسی دایہ کے پاس جاکر بولا کہ میرے گھر چلو میری بی بی کے یہان فرزند ہونے والا ہی لیکن اگر لڑکا تو جناویگی تو تجھے ایک دینار انعام دونگا۔ حکایت لکھا ہی کہ خلیفہ مامون کے عہد مین ایکبارتبہ دجلۂ بغداد مین طغیانی ہوئی پس مامون نے منصور بن نعمان سے کہا کہ اسکی تدبیر کرو اُسنے عرض کیا کہ سقون کو حکم دیا جاے کہ مشکین اسمین سے بھر بھر کے زمین پر چھڑکین خلیفہ یہ سُنکر ہنسا۔ حکایت قاضی حضرت یحیی بن اکثم کے پاس ایک باپ بیٹے حاضر ہوے باپ نے کہا کہ ای قاضی میرا لڑکا شرابخوار ہے اور نماز نہین پڑھتا ہی اور قرآن تک اُسکو یاد نہین ہے اسے سنگسار کرو لڑکے نے عذر کیا اور کہا کہ باپ میرا غلط کہتا ہی باپ نے قاضی سے کہا کہ خدا آپ کو سلامت رکھے کہین ہوسکتا ہی کہ نماز بے قرأت قرآن کے ہو قاضی نے کہا سچ ہے پس باپ نے قاضی سے کہا کہ لڑکے سے کسی جگہ پر سے قرآن پڑھوائیے پس قاضی نے حکم دیا لڑکے نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم

علق القلب ربایابعد ماشب وشاہان حکواللہ لااری فیہ اربتیابا پس باپ نے کہا یہ آیت
شاید اسنے کل یاد کی ہو دوسری آیت پڑھوائیے قاضی نے جواب دیا کہ دور ہو حقتعالی نے
تم ایسے دونون باپ بیٹون کے حق مین حکم سنگساری کا فرمایا ہے کیونکہ تو خود بھی قرآن
نہین جانتا ہو ورنہ اپنے بیٹے کی پڑھی ہوئی آیت کو آیت قرآن تسلیم نکرتا

نظر چھٹی خواص انسان مین - انسان کے خواص بہت سے ہین انمین سے ایک نطق ہو
جسکی بدولت انسان اپنے دل کی بات کو زبان پر لاسکتا ہے از انجملہ قوت تعجب کی ہو جو خندہ
کو واجب کرتی ہو بروقت خوشی کے اور ایک قوت گریہ ہو جو غم کے وقت گریہ لاتی ہو ایک
قوت بالون کی ہے پس سر کے بال موجب زینت ہین اگر سر پر بال نہوتے تو بیہودہ صورت معلوم
ہوتی اور فائدہ اس قوت کا بیکار ہو جاتا اور سائر حیوانات کے بال بمنزلہ جامہ اور پوشش کے
ہین اور چونکہ آدمی کی پوشاک خارج سے ہو اسلیے اُسکے سر پر بال پیدا ہوئے تاکہ دماغ کی محافظت
بھی ہو اور آدمی کی زینت بھی ہو اور جو بال سفید ہو جاتے ہین یہ امر بجز انسان کے اور کسی
آفریدہ مین نہین ہو اور یہ واقعہ ایام پیری مین ہوتا ہو کیونکہ اُسوقت حرارت کم ہو جاتی ہو اور اخلاط
پختہ ہوتے ہین بدن مین رطوبت متعفنہ حادث ہوتی ہے اور اُس سے ایک طرح کا بخار متعفن نکلتا
ہو جسکے سبب سے بال سفید ہو جاتے ہین اور بعض ان قوتون سے وہ ہو کہ جب آدمی کسی عضو
دردناک کو اپنے کف دست سے مس کرتا ہے تو وہ درد کم ہو جاتا ہو اور بعض انمین سے یہ ہو کہ مرض
ایک شخص کا دوسرے مین سرایت کرتا ہو کتب حکمت مین تحریک ہے کہ جو شخص پُر آشوب آنکھ کو
دیکھے اُسکی آنکھ بھی بیمار ہو جاتی ہے اسیطرح اگر کسی کا جھوٹا پانی نوش کرے اُسکا عارضہ اسکو
اثر کر جاویگا مانند جذام اور خارش اور برص اور سرسام وغیرہ امراض کے آبرص آدمی برہنہ
جدھر سے نکل جاوے اُدھر کو گھاس ہرگز نہ جمیگی نہ کم نہ بہت اور برخلاف دیگر حیوانات کے
انسان کے خصیے اگر کاٹ ڈالین تو ضعیف ہو جاتا ہو بدن اُسکا اور پسینا اُسکا بدبو ہو جاتا ہو
اور رائے اُسکی فاسد ہو جاتی ہو اور خورش کی خواہش غالب ہوتی ہو ہڈیان طول پکڑتی ہین
انگلیان ٹیڑھی ہو جاتی ہین اور مجامعت کی شہوت قوی ہو جاتی ہو اور اکثر محتلم ہوا کرتا ہو اور عمر دراز
ہوتی ہے بال کم ہو جاتے ہین بسبب زیادتی رطوبت کے ساق بانجھ ہو جاتی ہین بسبب ضعف
قوت اور سنگینی بدن کے اور بسبب کثرت رطوبت کے تعبیۂ شش تنگ ہو جاتا ہو اور اسی سبب سے
آواز باریک چیخنی ہو جاتی ہے اور جس جانور کی بو سے گندہ ہو تو وہ خصی کرنے سے خوشبودار

ہو جاتا ہی بخلاف آدمی کے کہ جہان خصیہ کاٹ ڈالا جاوے گندہ بو زیادہ ہوگی اور زیادہ تعجب یہ ہی کہ جسوقت انسان کے خایہ نکال ڈالے جاوین تو ذراسی بات مین راضی اور ذراسی بات مین ناراض ہو جاتا ہے اور بد زداری اس سے ہو نہین سکتی ہے آواز تغیر کر جاتی ہے بحدے کہ بمجرد آواز کے پہچان لیا جاتا ہے اور شطرنج وغیرہ کھیل کی اُسکو خواہش ہو جاتی ہے اندھے انسان کو مجامعت کی زیادہ خواہش ہوتی ہے جسطرح سے کہ خصیہ بریدہ کو بینائی کی قوت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت خایہ دار کے پس اسکی وجہ یہ ہے کہ جب بینائی دور ہوئی تو جماع کی قوت زیادہ ہوئی اور جب خایہ نکالے گئے قوت بینائی زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ ادھر کی قوت اُدھر چلی جاتی ہی۔ لکھا ہی کہ قتادہ سے پوچھا کہ اندھون کے حق مین کیا کہتے ہو کہ اُنکی ذکاوت اور قوت حافظہ بہ نسبت بینا کے زیادہ ہوتی ہے فرمایا کہ اُنکی بینائی کی قوت نے باطن مین ظہور کیا ہے اسی واسطے اندھون کے دل مین بہت سے خیالات گذرا کرتے ہین اسی سبب سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے ؎ ان تاخذ اللہ من عینی نورہما + ففی فوادی وقلبی منہما نورہا قلبی ذکی وعقلی غیر ذی دخل + وفی فمی صارم کالسیف مشہور + خلاصہ اسکا یہ ہے کہ اگر خدا میری آنکھون کا نور زائل کریگا تو میرے دل اور عقل مین اُنکا نور بھی آجائیگا اور اُسکے سبب سے وعظ ونصیحت مین میری زبان مثل تلوار کے ہو جائیگی جو عورت حیض سے ہو اگر وہ آگے پیچھے سے برہنہ ہو کر آسمان کے مقابل استادہ ہو تو ابر جاتا رہیگا۔ اور حکما نے یہ بھی لکھا ہے کہ جس زمین پر حیض کے کپڑے پڑے ہونگے اُس زمین پر آسمان سے پالا نہ پڑیگا اور اگر زن حائضہ برہنہ ہو کر جنگل مین کھڑی ہوگی تو درندہ جانور اُس عورت کے گرد جمع ہونگے اور اگر ایسی عورت کسی نہر مین نہا دیگی تو اُسکا پانی تلخ ہو جائیگا اگر آئینہ مجلی پر نگاہ کرے تو اُسکی جلا کم ہو جائیگی ایسی عورت کے ساتھ مجامعت کرنے سے مرد کا عیش و نشاط تازگی حسن وجمال سب کم ہو جائیگا مرگی نے جسپر زور کیا ہو اگر ایسی عورت اُسکے بدن پر ہاتھ مل دے صحیح ہو جاوے اگر زن حائضہ جس سانپ کے جسم پر ہاتھ لگا دے وہ سانپ مر جاویگا ایسی عورت اگر بکریان چرانے کو جاوے تو اُس گلہ پر گرگ کبھی حملہ آور نہوگا اگر حاملہ گذر کرے تو اُسکے شکم مین درد حادث ہوگا اگر حیض کے پارچہ کو کشتی پر لٹکا دین تو باد مخالف سے امن رہیگا تپ ربع یعنے چوتھے روز کی تپ جسکو آتی ہو وہ شخص اگر وہ پیرہن جو عورت بروقت وضع حمل کے پہنے ہو پوشش کرے فوراً تندرست ہو جاوے

**فصل جزوہاے انسان کے فوائد مین۔** حکما کہتے ہین کہ اگر عورت کا پورا بال آب شور مین گرے اور اس پانی پر سورج کی شعاع پڑتی ہو تو وہ بال سانپ ہو جائیگا اگر موے انسان کی دھونی لیوین تو نسیان دفع ہو جاے اگر اسکی خاکستر کا ضماد نقرس پر لگا دین زائل ہو آدمی کے کلہ کو اگر کسی زمین پر دفن کرین تو وہان پر کبوتر بکثرت جمع ہونگے جہان آدمی کے کلہ پڑے ہونگے وہان سے مچھر فرار کریگا جسے سانپ نے کاٹا ہو وہ اگر آدمی کا دماغ خورش کرے یا جراحت پر رکھے تو فوراً زہر دفع ہوگا آدمی کے جو آنسو خوشی کی حالت مین نکلتے ہین اگر کوئی نوش کرے تو اسکا غم دور ہو جائیگا اور اسی سے مرگی بھی دور ہوتی ہے اور غمگین آدمی کا اگر آنسو ہوین تو سخت گریہ طاری ہو اور لعاب آدمی کا مخصوص عقرب کے حق مین زہر ہے جالینوس نے لکھا ہے کہ ایک شخص بچھو کا منتر جانتا تھا پس وہ شخص اول افسون پڑھتا تھا بعدہ اسکے اپنا لعاب دہن اسپر پھینکتا تھا اور پکڑ لیتا تھا مگر یہ نہار منھ بچھو پکڑا کرتا تھا آخر جالینوس نے اس شخص کو بلا کر اول کھانا کھلایا بعدہ عقرب منگوا کر پیش کیا اسوقت اسنے ہر چند افسون پڑھ پڑھکر لعاب دہن ڈالا مگر وہ عقرب نہ مرا پس جالینوس سمجھ گیا کہ یہ تاثیر جادو نہین ہے بلکہ صرف لعاب کی خاصیت ہے لکھا ہے کہ اگر لعاب روزہ دار کا مقناطیس پر لگاوین اسکی تاثیر جذب آہن زائل ہو جاویگی جس لڑکے کا دانت دودھ کا ٹوٹے مگر اکھڑ کے زمین پر نہ گرا ہو اور کسی عورت کے بطور تعویذ آویزان کرین وہ ہمیشہ بانجھ رہیگی مردہ آدمی کے دانت درد دندان کے وقت پاس رکھنا نافع ہے اسی طرح مردہ کی استخوان صاحب تپ ربع کو مفید ہے اور خاکستر استخوان آدمی کی کھانا مرگی دور کرتی ہے جالینوس نے لکھا ہے کہ ایک شخص علاج صرع مین بہت مشہور تھا آخر بعد تفحص بسیار معلوم ہوا کہ خاکستر استخوان مردہ کھلاتا تھا۔ جو انسان کی آنول کاٹی جاتی ہے اگر اسکا ایک ٹکڑا زبرجد کے نگینہ کے نیچے رکھکر انگشتری بناوین پس جو شخص اوس انگشتری کو پہنے گا تو قولنج کا عارضہ اسکو نہوگا لڑکے کے قلفہ یعنی ذکر کی سپاری کو خشک کر کے تھوڑا مشک ملا کر کھلا دین آغاز جذام مین تو نہایت منفعت رکھتا ہے کبھی عارضہ طول نہ پکڑیگا اگر لڑکے کے خایہ کو کسی لکڑی مین لٹکا کر کشت زار مین آویزان کرین وہان ٹڈی نہ آویگی اگر خایہ طفل کو کتے یا بلی کھاوین دیوانہ ہو جاوین اگر اسکو خشک کر کے سرمہ لگاوین مرض چشم زائل ہو انسان کے ناخن تراش کے اسکی خاکستر جسکو کھلا دین وہ دوست ہو جاے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ شخص اس طلسم سے واقف نہو آدمی کے خون کو پانی مین ملا کر درد شکم پر

طلا کرنا درد کو دفع کرتا ہی جس شخص کی ناک سے خون نکلتا ہو اگر اُسی خون سے اس شخص کا نام کپڑے پر لکھکر اس کپڑے کو اُسکی آنکھون کے سامنے رکھ دین تو خون بند ہو جائیگا دیوانہ کتے کے زخم پر حیض کا خون لگانا مفید ہے اور نیز بہق اور برص کو بھی مفید ہے اور جو آنکھ درد کرتی ہو اگر حوالی چشم پر خون حیض کا ضماد کرین درد دور ہو جاے اگر باکرہ عورت کا خون حیض آنکھ مین لگا دین سفیدی چشم دور ہوگی اگر عورت اپنے ازالۂ بکارت کا خون لیکر اپنی چھاتیون پر مل لے تو چھاتیان چھوٹی اور سخت رہینگی اگر خون بواسیر کتے کو کھلا دین دیوانہ ہو جاے اگر مرد کی منی کو برص یا بہق یا داد پر طلا کرین زائل ہو اور اگر منی کو روغن عنبر کے ساتھ ملا کر کسی عورت کو کھلا دین وہ عاشق ہو جاے جو پسینا کہ انسان کا حمام مین نکلتا ہے اُسکو لیکر اگر دمل پر لگا دین وہ دمل جلد پختہ ہو جاے اگر صاحب صرع کا پسینا عورت اپنی چھاتیون پر لگا دے تو دودھ جما ہوا جاری ہوگا انسان کے پیشاب کو نوش دیکر درد نقرس پر طلا کرنا مفید ہے نابالغ لڑکے کا پیشاب ظرف مسی مین بجاکر شہد ڈال کر لگانا سفیدی چشم کو نافع ہے اور صاحب یرقان کو نوش کرنا مفید ہے لیکن شرط یہ ہے کہ مریض کو معلوم نہو بیس برس کی عمر والے کا پیشاب برص والے کو پلانا نافع ہے اور اگر ایسے پیشاب کو خارش اور داد پر لگا دین مفید ہوگا لکھا ہے کہ زمانۂ سابق مین ایک شخص بعارضۂ طحال علیل ہوا تھا اُسنے خواب مین دیکھا کہ کسی بزرگ نے ہدایت کی کہ اپنے پیشاب کے تین چلو تین روز تک پیے بس اُسنے ایسا ہی کیا اور شفا پائی اور نیز اُسکی کیفیت سُنکر اور لوگون نے بھی تجربہ کیا بس عمل صحیح نکلا۔ حکماے نے لکھا ہی کہ براز اطفال آنکھ مین لگانا سفیدی کو زائل کرتا ہے اگر خشک کرکے خاکستر بنا کر ناسور پر لگا دین تو اُسکا گوشت فاسد نکال کر ہموار کر دیتا ہی جسکو رتیلا نے کاٹا ہو اُسے سرگین آدمی کھلا دین اور گرم تنور مین بٹھلا دین کہ اُسکے عرق نکلیگا اور شفا پائیگا سرگین انسان اور زنبور دونون جلا کر تین روز تک خارش پر طلا کرین مگر اندرون حمام انشاء اللہ تعالے عارضہ دور ہوگا اگر آنکھ مین لگا دین تو آنکھ کا رمد اور خارش دفع ہوگی جو کیڑے انسان کے براز مین نکلتے ہین اگر اُنکو جمع کرکے پیسے اور سلائی سے آنکھ مین دیوے تو سفیدی چشم زائل ہوگی:

**نوع ثانی چارپایون کے بیان مین** ۔ یہ نوع سارے بہائم مین عمدہ تر ہوتی ہی از روے خوبصورتی کے اور نیز از روے نفع کے۔ از انجملہ کہ آدمی نازک بدن اور نازک زبان اور نازک لباس

بغل یعنے خچر یہ جانور گھوڑے اور گدھے کی قربت سے پیدا ہوتا ہی فارسی مین اسکو استر کہتے ہین اگر گدھا نر ہو تو اسکی صورت گھوڑے سے بہت ملتی ہی اگر گھوڑا نر ہو تو گدھے سے مشابہ ہوتا ہی زیادہ تر تعجب یہ ہی کہ اس جانور کا ہر ایک عضو گدھے اور گھوڑے دونون مین ملتا ہی اسی طرح پستان اور آواز مگر اسکے ذہن مین نہ تو گھوڑے کی سی تیز فہمی ہوتی ہی نہ گدھے کی سی کند ذہنی مادہ استر کی عمر بہت دراز ہوتی ہے لیکن بیشک جفتی نہین ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکے شکم مین بچہ نہین رہتا بعض کا قول ہے کہ شکم مین بچہ رہتا ہی مگر باہر نہین نکلتا کیونکہ اسکے نکلنے کا راستہ نہایت تنگ ہوتا ہی پس اپنی مان کو مار ڈالتا ہے اسی سبب سے اگر اتفاقاً اسکی مادہ جفتی کھاتی ہے تو فوراً اسکو دوڑاتے ہین تاکہ نطفہ نکل جاے کیونکہ اگر حاملہ ہوگی تو بوقت زائیدن اپنے بچہ کے سبب سے مرجائیگی۔

خواص اعضاے استر کا بیان - اگر نر مادہ گوشت اسکا عورت کھائے بانجھ ہوجاے اور یہی خاصیت اسکے کان کے میل مین ہے اگر استخوان اسکے آدمی کھاوے تو مدہوش ہوجاے جیساکہ عالم خواب مین ہوتا ہی اگر مغز استخوان اسکا حاملہ عورت کی خورش ہو بچہ اسکا خبیث اور بےعقل ہو اسکے دل کا کھانا بھی عورت کو بانجھ کرتا ہی اگر اسکے سم کو پانچ درم روغن آس ملاکر گنجہ سر مین لگادین بال نکل آوین اور داء الثعلب کو بھی مفید ہی جس مکان مین اسکے سم یا سرگین یا بال کا دھوان کرین وہان سے چوہے فرار ہون اگر اسکے خایہ کو خشک کرکے ریشم مین باندھکر چارپایون کے باندھین کبھی رفتار سے عاجز نہون اگر اسکا خون عورت فتیلہ مین لگاکر فرزجہ کرے بانجھ ہوجاے اگر اسکا پیشاب حاملہ نوش کرے مردہ بچہ گرجاے اگر عورت دردزہ مین گرفتار ہو اور پیشاب نوش کرے فوراً بچہ پیدا ہو اگر اسکے زنبور کو جو پیچھے کی طرف ہوتا ہی خشک کرکے بواسیر مین دھوان دین صحت ہوجاے اگر اسکی پیشانی کا چمڑہ کسی جگہ پر جلادین وہان کوئی کام انجام کو نہ پہونچے اگر کسی قدر اسکے پوست مین برگ صعتر یعنے پودینہ کوہی باندھکر حاملہ کے بازو مین باندھین حمل نہ گریگا۔ صورت استر کی یہ ہے

حمار۔ یعنے گدھا سست اعضا نہایت سرد مزاج تاریک عقل ہوتا ہی۔ حافظہ اسکا قوی ہوتا ہی جس راستہ کو ایک مرتبہ چلتا ہی پھر اسکو نہین بھولتا۔ کہتے ہین کہ اُسکی آواز سننے سے کتّے کی پشت مین درد ہوتا ہی اگر کوئی بچھو کے زہر سے بیتاب ہو چاہیے کہ خر پر سوار ہو اور دم کی طرف منھ کرے جسوقت وہ گرم رفتار ہو وہ زہر اُس آدمی سے گدھے کی طرف انتقال کرتا ہی کہتے ہین کہ اگر پارۂ سنگ وزنی بیس مثقال کا اُسکی دم مین آویزان کرین ہرگز فریاد نکرے بلیناس لکھتا ہی کہ ایک حمق اُسکا یہ ہے کہ شیر کو دیکھکر اُسکی طرف دوڑتا ہی اس خیال سے کہ اسکی تیزی سے اسکا عزم شکار سست ہو جاوے جیساکہ بکری بھیڑیے کے روبرو پیش آتی ہے۔ خواص حمار۔ اگر اُسکے مغز استخوان کو روغن زیتون مین جوش کرکے سر مین مالش کرین موے سر دراز ہون اسکا مغز اگر کھاوین فراموشی کا غلبہ ہو اگر حاملہ کھالے بچہ احمق پیدا ہو اگر اسکے دانت ایسے شخص کے بالین پر رکھین جسکو نیند نہ آتی ہو تو فوراً سو جاوے اُسکے جگر کو خشک کرکے اور پیسکر جسکو تپ ربع آتی ہو اُسکا تعویذ بنا دین فوراً صحت پائے اگر اسکی تلّی خشک کرکے عورت کی چھاتی پر ملین دودھ کی کثرت ہو اسکا سم اگر پانی مین گھسکر مرگی والے کو پلاوین نافع ہے اگر روغن ملاکر خنازیر پر ملین نافع ہے۔ بلیناس کہتا ہی کہ اُسکے سم کو گھسکر اگر پرانی کوڑھ پر لگاوین صحت ہو جاوے اگر سُم کا دھوان حاملہ عورت لیوے جلد بچہ پیدا ہو اگر اسکو جلاکر اور روغن جوز مین ملاکر ناسور پر طلا کرین نافع ہو اسکی دُم کے تین بال اسکے جست کے وقت لیے جاوین تو اگر کوئی مرد اپنے ساق مین باندھے فوراً نعوظ ہو۔ جو اسکا گوشت کھائے زہر کی آفات سے امین رہے اور صاحب جذام کو نافع ہے اگر اسکے گوشت اور چربی کو روغن زیتون مین پکاکر لگاوین درد مفاصل کو دفع کرے اگر اسکی چربی کو زخم پر لگاوین سودمند ہو اور اُسکے نشانہاے سیاہ کو زائل کردے اگر اُسکے پوست پیشانی کو جلاکر پانی مین ملاکر کسی گروہ کو پلاوین اُنکے آپس مین نااتفاقی ہو گی اگر اُسکے دست چپ کے استخوان کی انگوٹھی بناکر مرگی والے کے گلے مین حمائل کرین نافع ہے اسکا خون بواسیر کو نافع ہی اسکا دودھ لڑکے کے رونے کو مفید ہی اگر اُسکے دودھ کو گرم کرکے کلی کرین درد دندان رفع ہو اسکا پیشاب زہردار چیزون اور زخم ہاے روده اور شکم اور پھلیھڑے کے زخم اور لڑکون کی کھانسی کو نافع ہی جس شخص کو تازیانہ سے مارا ہو یا اُسکو کُشتی نے ستایا ہو یا بدگوشت ہو گیا ہو یا ہڈی پھٹ گئی ہو اگر اُسکو تازہ پوست خر کا اُڑھا کے سلاوین تو بعد بیداری کے درد اسکا زائل ہو سکتا ہی

اور اُسکی پیشانی کا چمڑہ اگر مرگی والے کو بطور تعویذ پہنا دین نافع ہی اگر اُسکی دُم کے بال
شراب مین ڈالکر کسی کو پلاوین وہ لڑنے لگے۔ جاحظ کا عقیدہ ہی کہ عصارۂ سرگین خر اگر گرم
گرم پیوین پتھری کا عارضہ دفع ہو اور نیز دندان کرم خوردہ کو مفید ہے اور نیز نکسیر والے کی
ناک مین ڈالنا مفید ہے۔ صورت اُسکی یہ ہی۔

حمار الوحشی یعنے گورخر یہ جانور بہ نسبت دیگر حیوانات کے سخت ہوتا ہی اور مشابہ مین سب
ایک سے ہوتے ہین یہان تک کہ انسان کو ایک کی دوسرے سے تمیز نہین ہو سکتی اور مادہ
فرقہ کی بچہ دینے کی حالت مین ایسے مقام پر چلی جاتی ہے جہان کسی کو پہونچنا ممکن نہو اور نیز
اپنے بچہ کو جنگل مین جبتک کہ اسکا سُم سخت نہو لے اور دوڑنے کی طاقت نہ آئے نہین
لاتی ہی اسواسطے کہ نرانکے اگر بچہ نر دیکھتے ہین تو اُسکے خایہ نکال ڈالتے ہین دوسرے ان جانورون
کی یہ بھی عادت ہی کہ متفرق نہین چلتے اگرچہ ہزارہا ہون مگر ملحق رہینگے اسی نظر سے انکا شکار
آسان ہوتا ہی یعنے صیاد ایسے تنگ مقام پر کمین کرکے مقیم ہوتے ہین جہان سے یہ برآمد
ہون اور جب وہ نکلین شکار کرتے ہین پس اور اگر وہ پس جاوین تو سلامت رہین الا جبلی عادت
یہ ہی کہ وہ بھی چاہتے ہین کہ جہان پہلا گورخر گیا ہی وہین ہم بھی جائین ایک قسم انمین اخدریہ ہوتی
ہین اخدر نام ایک گھوڑا اردشیر کسریٰ کے پاس تھا اتفاقاً وہ وحشی ہوکر جنگل کو چلا گیا اور
گورخرون مین جا ملا پس اس سے جو نسل بڑھی وہ اخدریہ کہلائی اور یہ قسم نہایت عمدہ ہوتی
ہی خواص اسکے مغز استخوان کو روغن سیماب مین گھسکر چھائین پر مالش کرین مفید ہو زیادہ تر
اُسکو مفید ہی جو بچھونے پر پیشاب کرتا ہو اسکا پتّہ صاحب لرزہ یعنی باری کی تپ والا اگر اپنے بدن پر

ملے صحت پائے۔ شیخ الرئیس کا عقیدہ ہی کہ اسکا گوشت نقرس کو مفید ہے جب روغن گل کے
ہمراہ مالش کرین اور چربی اسکی کلف پر ملنا مفید ہے۔ خایہ اسکا چیرین اور نمک اور زعفران
مین ملاکر مغص یعنے پیچش شکم مین کھائین مفید ہی اگر اسکے سُم کی انگوٹھی بناکر مجنون اور
مرگی والے کے گلے مین آویزان کرین اول تاریخ ماہ مین تو عارضۂ مذکور سے شفا ہو اگر سُم
جلاکر سرمہ بناوین تاریکی اور رتوندھی کو نافع ہے اگر اسکی لید کو تنور مین ڈالین تو روٹیان تنور سے
چھٹکر آگ مین گر پڑین اور جب اُسکو خشک کرکے سفیدی بیضہ کے ساتھ ملاوین اور ناک مین
لگاوین تو خون کا نکلنا بند ہو جاوے۔ صورت اُسکی یہ ہے۔

النعم۔ نعم اُن جانورون کو کہتے ہین جنکو چراتے ہین یہ حیوان بکثرت ہین اور فائدہ بھی انکا بڑا
ہوتا ہی فرقۂ انسان سے اُنکو اُنس ہوتا ہی اس نوع حیوانات مین بدخوئی نہین ہوتی اور نہ مانند
دیگر درندون کے بھاگتے ہین اور انکے دانت اور پنجہ اور سُم مانند اور جانورون کے ہتھیار
کے طور پر نہین ہوتے اسواسطے اللہ تعالے نے اس جماعت کو ایسی صفات کے ساتھ
موصوف پیدا کیا تاکہ انسے منفعت اُٹھانا آسان ہو چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی۔ اولم یروا انا
خلقنا لهم مما عملت ایدینا انعاما فهم لها مالکون و ذللناها لهم فمنها رکوبهم و منها یاکلون
حاصل معنی اس آیہ کا یہ ہے آیا نہین دیکھا اُن لوگون نے کہ پیدا کیا ہمنے اُنکے واسطے اُن اشیا
سے جنکو ہمنے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا چارپائے اور اُن جانورون کو تمھارا مطیع کیا پس
بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو کھاتے ہو اور نہ مثل جانوران سواری کے اُنکے سُم
ہوتے ہین بلکہ بجاے سُم انکے کھُر ہوتے ہین اور سر پر انکے شاخ ہوتی ہی تاکہ جو کام سُم سے

ہوسکتا ہے یہ اپنی شاخ سے لین پس شاخ اور سُم دونون ایک جانور مین نہاین ہوتے الّا
گینڈہ مین اور شاخ سر پر ہوتی ہے کیونکہ اگر اور جگہ ہوتی تو دفعیہ عدو کا نہو سکتا چنانچہ گاو کو شاخ
دی پس یہ امر ظاہر ہوا کہ حیوانات کو تین طرح کے ہتھیار عطا فرمائے شاخ یا سم یا دندان جب ایک
قدرت زائل ہوتی ہے تو دوسری اُسکے قائم مقام ہو جاتی ہے اور چونکہ چارہ انکا گھاس ہی اسواسطے
دہن انکا فراخ بنایا اور تیز دندان اور سخت جبڑا عطا فرمایا تاکہ جو کچھ دانہ پوست تخم سخت پیش آوے
اسکو چبا جاوین اور چونکہ ان حیوانات کو زیادتی قوت مطلوب ہوئی حق تعالی نے اُنکا شکم
فراخ بنایا تاکہ غذا کثرت سے سمائے اور ایک تعجب یہ ہی کہ اگر یہ جانور جلدی مین بے چبی ہوئی
غذا کھا لیتے ہین تو بعد فراغت اُسکو شکم سے پھر منھ مین کھینچ لاتے ہین اور پھر خوب چبا کے
نگل جاتے ہین تاکہ حرارت طبعی کو اُسکے پکانے مین دقت نہو اسی کو جگالی کہتے ہین اونٹ کے
دانتون مین کیسی طاقت ہی کہ رات دن چلتے ہین مگر گھستے نہین اور حرارت ایسی ہے کہ خشک
گھاس کو خون اور گوشت بناتی ہے ابل شتر حیوانات مین عجب تھا مگر عجب اسکا انسان کی
نظر سے گر گیا اور یہ اسوجہ سے ہی کہ بکثرت دیکھنے مین آتے ہین البتہ جسنے نہ دیکھا اور نہ سنا ہو
اُس سے کہ سکتے ہین کہ اونٹ ایک بڑا جانور اور بہت فرمانبردار ہوتا ہے اور بوجھ اُسپر لادتے
ہین اور باوجود اُس بوجھ لدنے کے اُٹھتا بیٹھتا ہی اگر ایک بچہ بھی اُسکی مہار کھینچے تو جدھر چاہے
لیجاوے اور اونٹ کی پیٹھ پر گھر ایسا بناتے ہین اور اُسپر بہت سے لوگ سوار ہوتے اور کھانے
اور پینے کی چیزین بار کرتے ہین اُسکو کجاوہ کہتے ہین اُسپر سوار ہوکر اہل صنعت اپنی صناعی مین
معروف رہتے ہین اور ہم سمین ایسے بیٹھے رہتے ہین جیسے کشتی مین چنانچہ آیت فیض اشاعت
گواہ ہی ۔ افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت یعنی آیا وہ لوگ اونٹ کو نہین دیکھتے ہین
کہ اُسکی پیدائش کسطرح کی گئی ہے یہ جانور دس روز تک اگر پانی نہ ملے تو صبر کر سکتا ہے اور
تین روز تک بے غذا کے بھی بسر کر سکتا ہے خدا نے اُسکی گردن لمبی کی ہے تاکہ اُسکے ہاتھ پیر کے
مناسب ہو اور جب کہ کھڑے ہو کر چرنے مین مصروف ہو تو اُسکو تکلیف نہو اور نیز واسطے
اسکے کہ ہونٹ بدن کے کھجلانے کو جہان پر وہ چاہے پہونچ جائین کہتے ہین کہ یہ جانور بڑا کینہ
ہوتا ہی اگر شتربان اُسکو مارے تو وہ اُسکا بدلا لیویگا اگرچہ کسیقدر عرصہ بھی گذرا ہو اور یہ جانور
ماہ شباط مین جو رومی مہینے کا نام ہے اور ماہ پھاگن سے مراد ہے شہوت خیز ہو کر زیادہ
شورش شروع کرتا ہی اور اُن دنون مین اسکو سخت مار کا بھی خیال نہین ہوتا ان دنون مین

بہت

تین اونٹ کا بوجھ ایک اونٹ اُٹھا سکتا ہی اُسوقت مناسب ہی کہ شیرۂ فودنج یعنے پودینہ کوہی
کا اُسکے ہر دو سوراخ بینی مین ڈالین تاکہ اُسکی مستی شہوت دور ہوا ور جب اونٹ جنگل مین بیمار
ہوتا ہی تو بلوط کا برگ و بار کھانے سے آرام پاتا ہی اور اگر سانپ کاٹتا ہی تو کیکڑہ کھانے سے
اچھا ہو جاتا ہی بلیناس کہتا ہے کہ خرچنگ یعنی کیکڑہ سانپ کے دفعیہ زہر کو نہایت عمدہ ہوتا ہی
کہتے ہین کہ اونٹ کے پتہ نہین ہوتا اور شقشقہ یعنے بلبلانے کے وقت مین جو اونٹ کے گلے مین
آجاتا ہی اُسکو نہین معلوم کیا کہتے ہین۔ خواص اگر اُسکے مغز استخوان کو گندنا کے ساتھ
حاملہ کے شکم پر ملین فوراً بچہ پیدا ہو کہتے ہین کہ اونٹ کے زہرہ نہین ہوتا لیکن اُسکی جگہ پر
ایک اور چیز مانند پوست کے ہوتی ہے اور اُس پوست مین لعاب ہوتا ہی اگر اُس لعاب کو
آنکھون مین لگاوین رتوندھی کو مفید ہو اور سر پر لگانے سے بال جم آئین اور لمبے اور سیاہ
ہون اگر گردن اور گلو پر ملین درد گلو دور ہو اگر آدھے دانگ لعاب کو مع مشک کے مرگی والے
کی ناک مین ٹپکاوین نہایت مفید ہی اگر کوئی ہمیشہ اونٹ کا جگر کھائے ڈھلکا آنکھ کا
بند ہو اگر تین مرتبہ کھائے تاریکی چشم دور ہو جاسے چربی اسکی جہان پر رکھین وہان
سانپ نہ رہینگے اگر اسکے کوہان کو جلا کر پانی کے ساتھ بواسیر پر ملین نافع ہے اور صرف
دھوان بھی بلیناس نے لکھا ہی کہ شتر کے کان مین ایک غدہ مانند پتھر کے ہوتا ہی جبوقت
اُسکو باہر نکالین بالکل پتھر ہو جاتا ہے جب سرکہ کے ساتھ اُسکو پیستے ہین تو سفید ہو جاتا ہی
پس یہ دفعیۂ زہر قاتل کے واسطے نافع ہے اسکے استخوان کو روغن زیتون مین سودہ کرکے
مرگی والے کے سر پر ملین مفید ہوگا سلس البول مین اگر اُسکے بال کو ران چپ مین آدمی کی ران
کرین مفید ہے یا کودک کی ران چپ پر جو بچھونے پر پیشاب خطا کرتا ہو باندھین تو وہ بھی
دفع ہو جاے اگر اسکے بال کو زمین مین دفن کرین اور اُسپر کوئی لڑکا پیشاب کرے پس اُسکی
خاکستر کو اگر ناک مین ڈالین تو خون کا نکلنا بند ہو جاے اسکا دودھ زہر کی مدافعت کو بہت
نافع ہے اگر کسی کے دانتون مین کیڑے پڑ گئے ہون اور بسبب اُن کیڑون کے اُسکے دانت
درد کرتے ہون تو اسکے دودھ کا غرغرہ کرے نفع بخشے گا اگر اسکا پیشاب دھوپ مین رکھین
یہان تک کہ بسبب حرارت آفتاب کے اُسکی مائیت خشک ہو جاے اور وہ بستہ ہو جاے
اُسوقت بذریعہ سلائی وغیرہ کے ناسور مین بھر دین تو نافع ہوگا اور اگر اسکے پیشاب کو
سر پر ملین تو سبوسس سر یعنے ابفا کو دفع کریگا اور اگر کوئی اسکا پیشاب پی لے تو درد جگر اور

زردی چہرہ دفع ہو اور کان مین ٹپکانے سے درد گوش کو نفع ہوتا ہے۔ شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ جس شخص کو عارضہ نکسیر کا ہو اور اُسکی ناک سے بکثرت خون آتا ہو تو وہ اُسکا سرگین اپنے سر پر بطور لیپ لگائے انشاء اللہ تعالے مرض دور ہو جائیگا اور نیز ضماد اُسکا آثار زخم کو بھی دور کرتا ہی صورت اونٹ کی یہ ہی

بقر۔ یعنی گاؤ اس سے بڑے بڑے نفع ہوتے ہین اور سخت زور آور ہوتا ہی انسان کے ہاتھ مین خوار اور فرمانبردار ہی چونکہ گاو انسان کی حفاظت مین ہی لہذا اللہ تعالے نے اسکے واسطے سلاح مثل درندون کے نہین پیدا فرمائے آدمی اس جانور کا زیادہ تر محتاج ہی بس اگر اُسکے پاس ہتھیار ہوتے تو کیونکر انسان اسپر ضابط ہوتا لیکن کبھی نہ کبھی اپنے سینگون سے بروقت حاجت رفع ضرورت کرتے ہین اللہ تعالے نے گاو کے اوپر والے دانت نہین پیدا کیے یہ جانور نیچے کے دانتون سے چارہ کھاتا ہی اگر اس جانور کو خصی نکرین تو کم فائدہ دیتا ہے اس سبب سے کہ جلد بوڑھا ہو جاتا ہی اور جسوقت اسکو شہوت تیز ہوتی ہی تو تلوار کی ضرب سے بھی باز نہین آتا اگر روغن سے اُسکے سوراخ بینی کو چرب کرین مرگی آنے لگے اور اگر اُسکے سر کو چرب کرین البتہ آواز نہ کرے اگر اُسکے ناخن پر کوئی تباہی آوے اور چرب کرین تو نافع ہو گاؤ کی رفتار اچھی ہوتی ہے جسکی رفتار سے رفتار زن کی تشبیہ دیتے ہین جسوقت یہ بیمار ہو دندان فیل اسکے سینگ پر لگائین تو مفید ہوتا ہی۔ خواص اُسکے سینگون کی خاکستر اگر صاحب تپ ربع کو کھلا دین آرام ہو شراب مین جو کوئی نوش کرے قوت باہ زیادہ اور ناک مین ڈالنے سے خون کا بہنا بند ہو اسکی دو نون شاخ کی دھونی سے ٹڈیان بھاگتی ہین یا مر جاتی ہین اگر ہر دو سینگ خاکستر کرکے سرکہ مین

ملاکر کوڑہ ملیت لگاوین اور دھوپ مین بیٹھین نافع ہی اسکے مغز استخوان کو روغن تازہ مین حل کرکے
کان مین ڈالنا مسکن درد ہی اسکا زہرہ اگر جرجیۃ اور تخم مولی مین ملاکر پانی مین جوش دیوین
اور کلف پر ملین اور تھوڑی دیر صبر کرین مرض زائل ہوگا اگر اسکو برگ شبیرا مین ملادے
اور روئی مین اُٹھاکے حمول کرے عورت حاملہ ہو۔ گاؤ کے زہرہ مین ایک پتھری مسور کے
برابر ہوتی ہے اگر اُس دانہ کو آب شاہدانہ اور آب خرفہ مین ملاکر صاحب صرع کی ناک مین ٹپکاوین
مفید ہی اگر اسکے زہرہ کو درخت مین لگاوین اُس درخت مین کیڑے نہ ہونگے اگر گاو سیاہ کی زبان
خشک کرین اور لیمون کے عرق مین ملاوین اور دس درم جسپر چھڑک دین اُسکے دشمن ہمیشہ مغلوب
رہین اگر چوہے کی مینگنی اُسکے زہرہ سے ملاکر صاحب قولنج استعمال کرے بطور شیاف تو صحت پاوے
اگر اسکے زہرہ کو خشک کرین اور اسی کے برابر کبریت زرد اور جاوشیر لیکر دھنوان دیوین تو فوراً
وضع حمل ہو اگرچہ بچہ مردہ بھی ہو اگر گاؤ نر کے پتے کو شہد مین ملاکر تالو پر ملین آواز بستہ کو کھولے
اگر کالے بیل کا پتا آنکھ مین لگاوین روشنی زیادہ ہو اگر تعجب انگیز تماشا کرنا منظور ہو ایک سبو
کو گردن تک زمین مین دفن کرین اور اُسکے اندر چربی گاؤ کی ملین تو تمام گھر کے مچھر اُس گھڑے
مین جاکر جمع ہو جائین اگر گاؤ کے گردہ کو خنازیر والے کی گردن مین لٹکاوین عارضہ زائل ہوگا
گاو کا گوشت نہایت مضر ہی سخت بیماریان لاتا ہی مانند چھائین اور سرطان اور خارش اور داد
اور جذام اور وسواس اور فیل پا وغیرہ کے قوت باہ کو گوسالہ کا خایہ اگر گھسکر نوش کرین تو بہت
بہتر ہے اگر گوسالہ کے قضیب کو خشک کرین اور باریک کرکے بیضۂ نیم برشت پر چھڑک کر نوش کرین
باہ کی افزایش ہو۔ گاؤ کے ناخن کو جلاوین اور اُسکی خاکستر کو دانتون پر ملین نہایت چمک
آجاویگی یہ اعتقاد بلیناس کا ہی اگر اُسکے سُم کو شہد اور سرکہ اور روغن مین مخلوط کرکے مالش کرین تو
چھائین منھ کی زائل ہو اگر اسکی خاکستر شیطرج کے ساتھ بکاوین اور عارضۂ خنازیر پر مرہم لگاوین تحلیل
ہو جائیگا اُسکی دُم کو جس جگہ جلادین اُس جگہ کے رہنے والون کے درمیان مین ناموافقت طاری
ہوگی اگر کالی گاے کا دودھ آرد جو مین ملاوین اور ناسور یا نواسیر پر اُسکا لیپ کرین درد فوراً
ساکن ہو جائیگا۔ قال علیہ السلام علیکم بالبان البقر فانہا ترعی من کل شجرۃ۔ یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گاے کا دودھ اکثر پیا کرو کہ یہ ہر درخت کو چرتی ہی اور اسکے دودھ مین اس وجہ سے
بڑی منفعت آجاتی ہی گاے کا دودھ زردی جسم اور بواسیر مین نافع ہی خون گاؤ آماس کے تحلیل مین
نافع ہی اور زخم گزندہ پر اسکا روغن ملنا نہایت مفید ہی بلیناس کہتا ہی کہ آدمی کے پیشاب مین اسکا

بیشاب ملاکر اگر تپ ربع والے کے چارون ہاتھ پیر کی انگلیون مین لگا دین فوراً تپ ربع دفع ہو
اور شاذ و نادر ایسا ہو کہ تین مرتبہ یہ عمل کرنا پڑے سرگین گاو کو سرکہ انگوری مین ملا وین اور سخت
سخت آبلون پر ملین فوراً ملائم کرتے اور پکا دے جسوقت مکان مین سرگین گاو اور
بازو کا دھوان کرین تو کل گزندہ جانور فرار ہو جاوین سرگین گاو اور روغن گندم اور سرکہ خمر کو
آگ پر جوش دین جب آدھا رہجائے بعد ازین تھوڑا سا سرگین خشک ملا دین اور جس جگہ کو
زخم مین گانسی رہگئی ہو وہان لگا وین تین روز مین آہن کو باہر نکالیگا اگر خشک سرگین کا دھوان
زیر فرج دین فوراً حاملہ کے بچہ پیدا ہو جاوے اگر اُسکے سرگین کو چوب بلوط کے ساتھ جلاکر
اُسکی خاکستر کو خون گاو مین ملاوین اور جسکے سر پر بال نہون اُسکے سر پر ایک مہینے تک برابر
ملین بال نکل آوینگے صورت یہ ہی

بقر الوحش یعنے گوزن بارہ سنگھا یہ جانور ہر سال پرانے سینگ گراکر نئے نکالتا ہی جب
پرانے سینگ گرانے کا وقت نزدیک آتا ہی خلوت مین جاتا ہی اور جب تک نئے سینگ
نہین نکلتے چھپا رہتا ہی تاکہ کوئی اُسکو منڈا نہ دیکھے اور دو سالہ عمر ہونے پر یہ طور شروع ہوتا ہی اسکے
سینگ اندر سے ٹھوس ہوتے ہین برخلاف دیگر کل حیوان کے یہ جانور گانے بجانے کی آواز
پر اکثر کان لگاتا اور متلذذ ہوتا ہی بیماری کے حال مین سانپون کو کھاکر آرام پاتا ہے اور سانپ
کو دُم کی طرف سے کھاتا ہی اور اسکے سر کو چھوڑ دیتا ہی بعد کھانے کے پانی پیتا ہی بلکہ کیکڑہ کو کھاتا
ہی تاکہ زہر سارے بدن مین سرایت نہ کرے جسوقت سانپ اسکو دیکھتا ہی اپنے سوراخ مین چھپتا
ہی پس یہ جانور لب سوراخ پہونچکر بزور تنفس اسکو نکالکر کھاتا ہے کہتے ہین کہ چند سوار مع کتون کے
اُسکے پیچھے دوڑے یہ جانور بھاگا ناگاہ اثنائے راہ مین سانپ دیکھا اول اُسکو مارکر کھایا بعدہ

پھر دوڑنے لگا یعنے سانپ کی خوشی مین اپنی جان کا بھی خوف نکیا خواص اسکا مغز استخوان فالج کو مفید ہی اسکا سینگ جسکے پاس ہو اُسکے پاس درندے نہ آوین اسیطرح جس گھر مین ہو وہان بھی درندے نہ جاوین اُسکے دھوین سے سانپ بھاگ جاتے ہین درد دندان کو اُسکی خاکستر نافع ہی اگر اسکی خاکستر کو روغن مین ملاکر چارپایون کے پھٹے ہوے ہاتھ پاؤن مین لگاوین نافع ہی۔ اگر اسکے سینگ کو حاملہ کے باندھین فوراً آسانی سے بچہ پیدا ہو اُسکے آنسو دفع زہر کے لیے اکسیر ہین اسکا گوشت درد شکم کو نافع ہی کہتے ہین کہ اسکے دلمین ایک استخوان ہوتی ہی اسکے دل کا خون اگر درد سر مین لگادین مفید ہو دل اسکا اگر گاو کے حمائل کرین دودھ زیادہ ہو اسکا خون دافع زہر اور قولنج کو نافع ہی اور اگر پیشاب بند ہو اسکا حقنہ کرنا مفید ہے اسکا پوست گھر مین جلانا سانپون کو دور کرتا ہی اگر اسکے بالون کو جلادین چوہے بھاگ جاوین اگر اسکے ناخن کو بازو پر باندھین جملہ گزندون سے پناہ ملے

اسکا سم جلانا سانپون کو دور کرتا ہی اور یہی فائدہ اسکے سرگین کے دھوین مین بھی ہے بصورت بقر الوحش یعنے بارہ سنگھا کی یہ ہی

جاموش۔ اسکو فارسی مین گاومیش کہتے ہین یہ بڑا تناور جانور ہوتا ہے یہ کبھی خواب نہین کرتا بعض اوقات آنکھ بند کرلیتا ہے کہتے ہین کہ اسکے دماغ مین ایک کیڑا ہے جو ہمیشہ حرکت کرتا ہی اور اسی سبب سے خواب نہین کرتا اور سب درندون کو اپنی جانب سے دفع کرتا ہی اور نہنگ کا دشمن ہے۔ باوجود اسقدر جسیم ہونے نہنگ کے اُسکو مارتا ہے اسی باعث سے اس جانور کو رود نیل مصر کے کنارون پر چھوڑ دیتے ہین تاکہ گھڑیالون کا شکار کرے شیر سے نہین ڈرتا بلکہ اُسکے روبرو جاتا ہے اسکے سینگ چندان نوک دار نہین ہوتے بلکہ بیلون کے تیز اور نوک دار ہوتے ہین یہ عجب تر ہے کہ شیر پر غالب آتا ہے اور شیر باوجودیکہ آلۂ جنگ رکھتا ہے مغلوب ہوتا ہے کیا قدرت خدا ہی کہ پشہ سے ہمیشہ بھاگتا ہے اور پانی مین پناہ لیتا ہے۔ کہتے ہین اگر اسکو درخت انجیر مین باندھین بے اختیار اور مسکین ہوجاسکے

خواص - یہ جانور اپنی مان سے جفتی نہین کرتا اسکے دماغ مین جو کیڑے ہوتے ہین اگر انکو زنان

کسی پر آویزان کرین اُسکو نیند
نہ آوے اسکے گوشت کھانے
سے جوئین پڑجاتی ہین - اگر اسکی
چربی نمک سفید مین ملا کر کلف
اور برص اور خارش پیدائش
کرین زائل ہو صورت
جاموش کی یہ ہے -

زراقہ - اشترگاو پلنگ اسکا سر اونٹ کے سر سے مشابہ ہوتا ہی اور گاو کی طرح سینگ اور پلنگ کی ہمصورت پوست اور گاؤ کے مانند سم گردن نہایت طویل ہوتی ہے اور دونون ہاتھ بہ نسبت دونون پیرون کے لمبے اور دُم مانند آہو کے - کہتے ہین کہ اسکی نسل ناقہ حبشیہ اور گاؤ وحشی سے ہوتی ہے کفتار جسکو ہندی مین ہنڈار کہتے وہ اونٹنی سے جفت ہوتا ہی پس اُسکا بچہ اگر اشتر نر ہوا اور گاو وحشی سے جفت ہوا اُس سے جو بچہ ہو - اُسکو زراقہ کہتے ہین طیماسیب حکیم کہتا ہی کہ خط استوا کے نزدیک جنوب کی طرف موسم تابستان مین قسم قسم کے حیوانات لب دریا فراہم ہوتے ہین کثرت تشنگی مین ہمجنس کا خیال جاتا رہتا ہے وہان پر جفتی کھانے سے زراقہ پیدا ہوتا ہی اور سمع اور عسار بھی وہین پیدا ہوتا ہی سمع وہ ہی جو گرگ کا بچہ کفتار سے ہو اور عسار وہ کفتار کا بچہ گرگ سے ہو زراقہ اور دیگر جانورون سے عجیب عجیب اقسام کی نسل ظاہر ہوتی ہے یمن کے والی نے ایک مرتبہ خلیفہ کی نذر کو زرافہ بھیجا تھا مگر جاڑہ مین اسکی احتیاط نہوئی اور وہ مرگیا یہ جانور عجیب وغریب ہی کچھ خواص اسکے معلوم نہین اسوجہ سے بیان خواص نہوا - صورت یہ ہی -

ضان یعنی بھیڑ اسمین عجب برکت ہی کہ سال مین ایک یا دو مرتبہ ایک بچہ جنتی ہے اور ہمیشہ ذبح
ہوتی ہی اور پھر بھی کثرت رہتی ہی بخلاف دیگر کہ چھ چھ سات سات بچے جنتے ہین اور انکا نشان
کہین کہین ایک دو نظر آتا ہے یہ جانور غریب ہوتا ہی یہان تک کہ آدمی کی تعریف مین کہتے ہین
کہ فلان مثل بھیڑ کے ہی میش جب ہاتھی اور اشتر اور بھینس کو دیکھتی ہے باوجود انکی تناوری
کے خوف نہین کرتی برخلاف ملاحظہ گرگ کے جسکو دیکھتے ہی روح خائف ہو جاتی ہے حالانکہ
کسی قدر عضو اسس جانور سے گرگ کا طویل اور دراز ہوتا ہے مگر یہ خوف جبلی ہے جو خدا
کی طرف سے ہے سنا ہی کہ گلہ گوسفند جسوقت گرگ کو دریاے بغداد کے کنارہ پر دیکھتے
ہین پانی مین غوطہ لگاتے ہین جب گرگ کا خوف فرو ہوتا ہی تو نکلتے ہین عجب تر یہ ہی کہ اکثر
شب کو جنہ گوسفندون کے یہان بچے ہوتے ہین اور صبح کو جب انکو مع انکی ماؤن کے چراگاہ
لیجاکر شام کو واپس لاتے ہین ہر ایک بچہ اپنی مان کو پہچان لیتا ہے بخلاف انسان کے کہ چند
مہینے کے بعد یہ قوت حاصل ہوتی ہے ہندوستان مین ایک قسم کی میش ہوتی ہے جسکے
چھ چکتیان چربی کی ہوتی ہین سینہ پر ایک چکتی اور دونون کندھون پر دو چکتیان اور دونون
رانون پر دو چکتیان اور دم پر ایک چکتی خواص اسکے سینگ کو اگر درخت کے نیچے کہین
قبل از موسم بارور ہو اور پھل شیرین ہون اگر اسکے پتے کو شہد مین ملا کر آنکھون مین لگاوین
ڈھلکا دفع ہو اور سفیدی بھی زائل کرے بہرے کے کان مین ٹپکانا بھی مفید ہے اسکا گوشت
ہمیشہ کھانا مورث آبلہ ہے اور نیند بھی غالب ہوتی ہے مرگی والے کو زیادہ تر مضر ہے اسکے
استخوان اگر درخت گز کی لکڑی مین جلا کر روغن گل سے آمیز کر کے عضو استخوان شکستہ پر مالش
کرین ہڈی جڑ جائیگی اور گوشت بھی بھر آئیگا اگر اسکی پشم کی خاکستر درخت آس کے پتے مین ملا کر
زخمہاے فاسد پر لگاوین مفید ہو بلیناس نے لکھا ہی کہ اگر اسکی پشم کو عورت حمول کرے کبھی
حاملہ نہو اگر شہد کے برتن کو اسکی پشم سفید سے ڈھانکے مورچہ نہ آوینگے - صورت اسکی یہ ہے

مغز۔ فارسی مین بز کہتے ہین یہ جانور احمق ہوتا ہی یعنے انسان کے ابلہ ہونے پر کہتے ہین کہ فلان بز ہی یہ جانور بنسبت میش کے کثرت شیر اور سطبر اور سختی پوست مین افضل ہے اور اسکے چکنی نہین ہوتی اسکے عوض مین اسکے داخل مین چربی ہی حق تعالے کی حکمت دیکھیے کہ میش کا چمڑا تنک یعنی باریک پیدا کیا اسواسطے اسکا پشم کثیف ہوتا کہ اسکو گرم رکھے اور بز کا پوست ایسا موٹا ہے اسکے فقط روئین جمائے کہتے ہین کہ جب بزغالہ شیر کے بچہ کو دیکھتا ہے تھوڑا تھوڑا اسکی طرف چلتا ہے اور اسکی بو کے پاتے ہی بیہوش ہوکر مردہ کی طرح گر جاتا ہی اور جب وہ بچہ شیر وہان سے دور ہو جاتا ہے یہ ہوش مین آجاتا ہی ایک قسم کی عنکبوت جسکو رتیلا کہتے مین جسوقت آدمی کے بدن پر اسکا لعاب گرتا ہی تو نہایت سخت درد پیدا ہوتا ہی اکثر لوگ مرجاتے ہین اس مکڑی کو بزغالہ بکثرت کھاتا ہی اور بجائے نقصان کے نفع اٹھاتا ہے یعنے فربہ ہوتا ہی بلیناس کہتا ہی کہ اگر بز سفید کے سینگ کو گھسکر کپڑے مین پیچیدہ کرکے جسکے بالین پر رکھین جب تک اسکو علحدہ نہ کرین وہ شخص بیدار رہیگا اسکے پتہ کو اگر گاؤ کے پتہ مین ملاکر فتیلہ بناکر کان مین رکھین بہرے کو مفید ہے اگر پلکون کے بال جسکو پربال کہتے ہین انکو نکال کر بز نر کا پتہ اس جگہ پر لگاوین پھر بال نہ جمینگے کان کے درد مین اسکا پتہ پانی مین ملاکر ٹپکانا مفید ہی اور نیز ضعف بصر اور شب کوری کو نافع ہے بز نر کی ڈاڑھی کا باندھنا چوتھیا تپ والے کو مفید ہے اسکا جگر کھانا عورت کی شہوت زائل کرتا ہی یہان تک کہ مرد کی خواہش نہ ہے اگر اسکا سپرز یعنے تلی جوکہ اندرون شکم کے ایک قسم کا عضو ہے سپرز کی بیماری مین کھاوین نافع ہے بلکہ اگر صاحب طحال اسکی تلی کو اپنے ہاتھ سے مکان مین لٹکادے تو جب وہ تلی خشک ہو جاویگی اسکی تلی کا عارضہ جاتا رہیگا اور اگر درخت جھاؤ کی شاخ مین لٹکاوین تو تاثیر قوی ہوگی ہمیشہ اسکا گوشت کھانا اندوہ اور فراموشی لاتا اور سودا بڑھاتا ہے اگر سوئی کو بز نر کے خون سے تر کرکے کان چھیدین وہ سوراخ مندمل نہوگا اگر لکڑی کی چوٹ لگی ہو بز کی تازی کھال وہان پر باندھ دے تو درد جاتا رہے اسکے گھر کو سکنجبین مین گھسکر کھانا عارضۂ سپرز کو مفید ہے اور باہ زیادہ کرتا ہی اگر اسکا ناخن جلاکر سرکہ مین ملاکر بال خورہ پر لگاوین فوراً بال نکل آوین اسکا دودھ نزلہ کو مفید ہی اور زخم کا نشان مٹاتا ہی اور رنگ صاف کرتا ہی خصوصاً عورتون کو اسکا دودھ پینا شکر ڈال کر مفید ہے اندوہ کو رفع اور شہوت کی افزائش کرتا ہی لیکن آنکھون مین تاریکی آتی ہی اور دانتون کو بھی نقصان ہوتا ہی اسکا پنیر مایہ پیکان کو زخم کے اندر سے نکالتا ہی

اگر اسکا پیشاب جوش دیکر برابر شہد مین ملاکر لگاوین عضو سوختہ کو مفید ہے اگر خارش پر تین مرتبہ
حمام مین مالش کرین مفید ہو اُسکی مینگنی چند عدد لیکر جو لڑکا بہت روتا ہو اُسکے سرہانے رکھین
چپ ہو جائیگا۔ شیخ الرئیس کا قول ہے کہ اسکا سرگین خنازیر کو مفید ہے اگر عورت اسکے سرگین
کو جلے ہوے بالون مین ملاکر حمول کرے خون استحاضہ مسدود ہو اسکے سرگین مین یہ تاثیر ہے
کہ زنبور کا زہر دفع کرتا ہی اور سوختہ عضو کو نفع دیتا ہے۔ صورت اُسکی یہ ہی۔

ظبی یعنے آہو یہ جانور تیز فہم اور بڑا بھاگنے والا ہوتا ہی عرب والے صبح کو اسکو دیکھنا فال نیک
جانتے ہین اسکی عقل کا یہ ذکر ہے کہ جب اپنے مسکن مین آنا چاہتا ہی اپنے عقب مین دیکھتا ہی
اور ہر طرف نگاہ دوڑاتا ہی کیونکہ اپنے اور اپنے بچون کا خوف کھاتا ہی پس اگر یہ بات جانے کہ
کسی نے اُسکو دیکھ لیا تو گھر مین نہین جاتا۔ عجب یہ کہ تازہ اندراین کا پھل اُسکے پانی کو اپنے
دہن کے دونون طرف کنارون سے نکال کر کھاتا ہی اُسکے کھانے سے لذت پاتا ہی اسی طرح دریا
شور اور تلخ کا پانی پیتا ہی اور اُنکی تلخیون کی پروا نہین کرتا جن ہرنون کے مشک ہوتا ہی وہ بھی
اسی طرح کے ہوتے ہین لیکن اُنکے مانند ہاتھی کے دو دانت بالشت بھر کے باہر نکلے ہوے
ہوتے ہین اُنکی چراگاہ چین اور تبت اور جزیرے کے شہرون مین ہوتی ہی اور وہان پر سنبل اور
بہمنین اور خوشبودار گھاس چرتے ہین عمارہ مشک وہ ہی کہ خود بخود نافہ سے باہر گرے اور
یہ اُسوقت ہوسکتا ہی کہ جب مادہ کی طبیعت خون کو نافہ کیطرف دفع کرے پس جب خون ناف مین
پختہ ہوتا ہی آہو کو بڑی خارش معلوم ہوتی ہی پس تیز پتھرون پر ناف کو رگڑتا ہی اور نافہ نکلکر پتھر
مین چسپان ہو جاتا ہی جیسے لوگون کے زخم اور دنبل سے ریم جاری ہوتی ہی لوگ ان چراگاہون
مین جاتے ہین اور اُس خون کو پتھرون سے حاصل کرتے ہین خواص اگر اسکے سینگ کا دھوان
کرین گزندہ جانور دفع ہون اگر اسکی زبان سایہ مین خشک کر کے عورت کو کھلاوین تو زبان درازی

رفع ہو اور جو اُسکی ناف مین خون پیدا ہوتا ہی وہ مشک ہی پس اگر اسکو شکار کرین اور خون منجمد نہوا ہو ناقص مشک ہی اگر اسکا پتہ ٹپکادین کان کا درد دور ہو اسکے بال عسر البول کو نافع ہین اسکا پوست دماغ کے واسطے مقوی ہے اور خفقان کو نافع اور زہر کے واسطے تریاک ہی الا منھ کو زرد کرتا ہی اور کھانے مین استعمال کرنا موجب کند ذہنی ہی۔ صورت اسکی یہ ہی

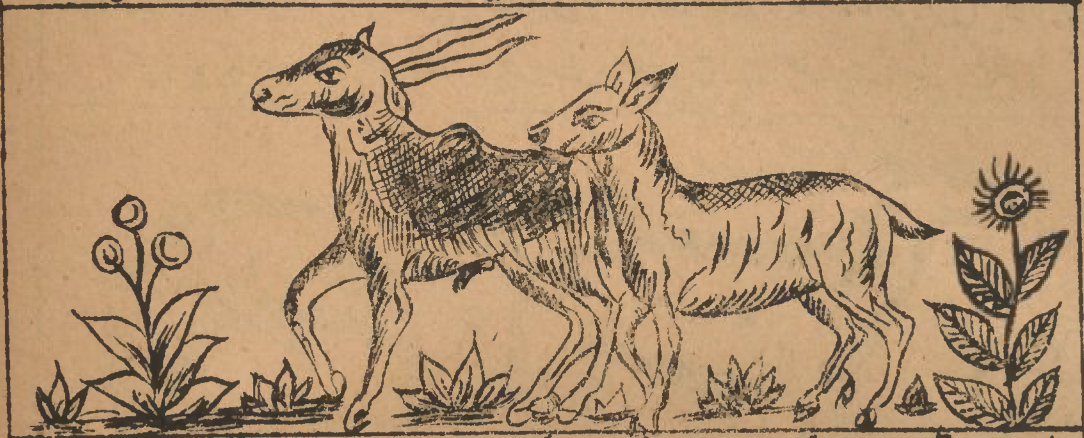

ایل یہ پہاڑی بز ہی اسکی حالت مانند گوزن کے ہوتی ہی ہر سال سینگ گراتا اور جماتا اور افعی کھاتا ہی اور جب پہاڑ پر صیاد اُسکی طرف جاتا ہی اور وہ دیکھ لیتا ہی پہاڑ سے نیچے کو دپڑتا ہے گو کسیقدر بلندی ہو ہزار دو ہزار گز تک اور سینگ کے بل گرتا ہی اور چوٹ سے محفوظ رہتا ہی کہتے ہین کہ اسکے سینگون مین دو سوراخ ہوتے ہین جن سے سانس لیتا ہی اگر وہ سوراخ بند ہو جائین حبس دم ہو کر تلف ہو جاے اسکی زندگی کے سال بموجب سینگ کی گرہون کے ہوتے ہین کیونکہ ایک ایک گرہ ہر سال زیادہ ہوتی ہی اگر سانپ اسکو کاٹے تو یہ کیکڑے کھاتا ہے اور پانی سے پرہیز کرتا ہی گو کتنی ہی گرمی ہو علی الخصوص تابستان مین تین رات دن تک جب بھیڑیا اسکے پیچھے دوڑتا ہی تو یہ اپنے بچہ کو چھوڑ کر دریا مین چلا جاتا ہے مچھلی سے نہایت دوستی رکھتا ہی ہر دم لب دریا جاتا ہی اور مچھلی کو دیکھتا ہی اور مچھلی بھی اُسکے دیکھنے کو پانی پر آتی ہی صیاد لوگ اسی وجہ سے اسکا پوست پہنکر لب دریا جاتے ہین تاکہ مچھلیان نکل آئین خواص اگر اسکے سینگ کا برادہ ایک مثقال مع شکر پانی مین گھول کر مرگی والے کو پلا دین نافع ہو اگر گھسکر بہق اور برص پر لگا دین مفید ہو اگر کبریت کے ساتھ بخور کرین مکان سے سانپ کافور ہون اگر حاملہ کے حمائل کرین آسانی سے ولادت ہو شیخ رئیس کا قول ہی کہ اگر بز اہلی اور بز کوہی دونون کے سینگ جلا کر دانتون مین بطور منجن ملین محکم ہون اور درد بھی دور ہو بز کوہی کا زہرہ اگر آنکھون مین لگا دین شبکوری دور ہو شیخ کا کلام ہی کہ تمام گزندہ

جانور

جانورون کے زہر دق کے واسطے بزکوہی کا پتہ مینا تریاک ہی اگر اسکا جگر بریان کرکے آنکھ مین سرمہ لگاوین پردۂ چشم کو مفید اور تاریکی کو نافع ہو اسکا گوشت کھانا تپ ربع پیدا کرتا ہی کژدم اور زنبور کے زخم پر اگر اسکی چربی ملدین مفید ہو اور کژدم اسکے پتہ کی بو سے مرجاتا ہی سانپ کا کاٹا ہوا اگر اسکے قضیب کو خام خشک کرکے کھائے نافع ہو اور باہ کو بھی تحریک کرتا ہی اور اسی قضیب خشک کو بول بستہ کے واسطے بھی مفید لکھا ہی کہ اسکو پانی مین بھگو کر پانی پیوے درد قولنج دور ہو اگر اسکے خایہ کو خشک کرین اور پانی مین دھوکے پانی پیوین قضیب کو سخت اور جماع بکثرت کرتا ہی پوست اُسکا اگر بطور دسترخوان کے بناوین اُسکے گرد موش و مار اور مکھی اور مچھر وغیرہ نہ آوینگے اسکی دم اور سینگ کی خاکستر روغن آمیز کرکے اگر تلوے مین ملین رفتار مین ماندگی نہو بلکہ نشاط زیادہ ہو اُسکے بال جلانے سے چوہے وغیرہ بھاگتے ہین اسکی دم کا بال زہر قاتل ہے جو کوئی اُسکو پانی مین نوش کرے فوراً مرجا[ئے]

شیخ رئیس کہتا ہی کہ اگر بز مادہ کوہی کا
سرگین اُس موضع پر جہان سے
خون جاری ہو لگاوین فوراً بند ہو اگر اسکی
مینگنی پانی مین بگرے اور بکری اسکو پیوے
تو فوراً مرجاوے لیکن اگر بھیڑ
پی لیوے تو اسکو نقصان نہین ہوتا ہی
صورت اسکی یہ ہے -

السباع - یعنے جانوران درندہ اس قسم کا حیوان نمونۂ شیطان ہوتا ہے کیونکہ اس قسم کے طبائع کبر اور غصہ اور بدخوئی اور فساد اور دلیری اور خونریزی پر دلیر ہوتے ہین چارپایون کی نوع سے انکے افعال اور اخلاق مخالف ہین چونکہ انسان کی توجہ اس قسم کی پرورش پر نہوئی جیساکہ دیگر حیوان پر ہے پس حق تعالے نے انکے وجود مین پرورش حاصل کرنے کو ہتھیار بھی عطا فرمائے چنانچہ دندان اور چنگال اور قوت اور دلیری اور صورت ہیبتناک اور کشادگی ذہن اور سطبری گردن اور فراخی سینہ اور باریک کمر اور بدن کی پھرتی سے انکو عطا کیے اگر ایسا نہوتا تو اپنے رزق کے حاصل کرنے مین عاجز ہوتے اور چونکہ یہ جانور اکثر فساد کرتے ہین لہذا حق تعالے نے انسے برکت اٹھالی اگرچہ یہ فرقہ ایک حمل مین چھ سات

بچہ دیتے ہین اور سال بہن دو مرتبہ تک جنتے ہین مگر بحجز قلت کے کہ وہ بھی اطراف زمین کے کنارون مین پائے جاتے ہین کثرت نہین ہی یہ بھی حکمت باری تعالی ہی اگر ایسا نہوتا تو ساری دنیا انھین سے بھر جاتی اور یہ بڑا فتنہ وفساد کرتے ۔ فسبحان من اقتضی حکمتہ تکثیر النافع وتقلیل الضار انہ علی کل شئ قدیرہ یعنے کیا حکمت خدا ہی کہ اُسنے منفعت دار چیزون کو بہت پیدا کیا اور ضرر پہونچانے والی چیزون کو کم ہر آئینہ وہ سب شی پر قادر ہی اب ہم اُنکو لکھتے ہین جو افراد درندون سے متعلق ہین حروف ہجائی ترتیب سے

ابن آوی ۔ یعنے شغال بڑا مفسد ہوتا ہی زرد رنگ ہوتا ہی میوون کا دشمن ہی بعض کو کھاتا ہی اور بعض کو خراب کرتا ہی مرغ خانگی کی نگاہ جب اسپر جاتی ہی فوراً اسکے پاس آتا ہی اگرچہ کسیقدر اونچے کوٹھے پر ہو اور اپنے تئین شغال کی خورش بناتا ہی جیسا کہ ہم اوپر لکھہ آئے ہین کہ حمار اسد کے پاس چلا جاتا ہی عجب تر یہ ہی کہ مرغ خانگی اگر روباہ یا بلی یا کتے کی بو پاوے اپنے تئین اُنکے روبرو سے علیحدہ کرتا ہی اور ساکت کھڑا رہتا ہی اور جب شغال کو دیکھتا ہی تو اسکے پاس چلا جاتا ہی حتی کہ اگر سو مرغ بھی ہون وہ سب اسکے نزدیک چلے جاتے ہین اور شغال انکو تلف کرتا ہی جب شغال چاہتا ہی کہ مرغ آبی کو شکار کرے دستہ گیاہ یا لکڑی یا کانٹون کا گٹھہ پانی مین چھوڑتا ہی اُسوقت عقب سے ہو کر اُنکا شکار کرتا ہے

خواص اسکی زبان جس گھر مین ہو باہم نفاق ہو اگر اسکا زہرہ نیمدرم آبگرم کے ساتھ تین روز نوش کرین درد سپرز دور ہو اور گوشت اسکا بقدر ایک مثقال کھانا دیوانگی اور شروع مرگی کو نافع ہی اور اسکا مغز استخوان بورق کے ساتھ ملنا برص کو زائل کرتا ہی ۔

ابن عرس ۔ یعنی نیولا یہ جانور لمبا اور دُبلا ہوتا ہی چوہے کا دشمن ہی چوہے کے سوراخ مین جا کر شکار کرتا ہے اور زیور اور جواہرات کو بہت پیار کرتا ہی انکو چرا کر لیجاتا ہی نہنگ کا دشمن ہے اسکا پیٹ پھاڑ ڈالتا ہی کہتے ہین کہ نہنگ ہمیشہ منھ کھولے رہتا ہی اسواُسکے منھ کی راہ سے پیٹ مین جا کر اُسکی انتڑیون کو چبا چبا کر کھاتا ہی جب نہنگ مر جاتا ہی اُسکے پیٹ سے باہر نکلتا ہی اور نیز سانپ کا بھی عدو ہی اور جب سانپ سے لڑنے جاتا ہی تو اول تلی جو ایک قسم کی گھاس ہوتی ہی کھالیتا ہی اس باعث سے مار کا زہر موثر نہین ہوتا اور سانپ جب اُس گھاس کی بو پاتا ہی ضعیف ہو جاتا ہی اور اسواُسپر غالب آتا ہی کہتے ہین کہ ایک چوہا راسو کے روبرو سے بھاگا

اور درخت پر چڑھ گیا راسونے بھی اُسکا تعاقب کیا تاکہ چوہا درخت کی پھننگ پر پہونچا اور بیچارہ کو جب کوئی مقام بالا روی کا نہ ملا ایک پتہ پر لٹک کر اور دانتون مین دبا کر رہ گیا آخر جب نیولا اُس پتے پر دیہونچ سکا اور عاجز ہوا تو چلایا اُسوقت اُسکا نر آپہونچا تب اُس راسو نے اُس پتے کو جسپر چوہا تھا کاٹ ڈالا اور وہ چوہا مع پتہ گر پڑا پس نیچے سے دوسرے راسونے اُسکا شکار کیا۔ خواص اسکا دماغ آنکھ مین لگانا تیرگی دور کرتا ہی شیخ الرئیس کہتا ہو کر اسکا گوشت باندھنا درد مفاصل کو نافع ہے اور شراب کے ساتھ نوش کرنا مصروع کو مفید ہی اسکی چربی اگر دانتون مین ملی جاوے سب دانت گر جائین اور اگر کسی لکڑی مین اسکی ملین یہان تک کہ وہ چربی اُس لکڑی مین جذب ہوجاے بعد اُسکے اُس لکڑی سے آہستہ آہستہ مسواک کرین سب دانت بسہولت گر جائین اگر لڑکون کے مسوڑھون مین اسکی چربی ملین تو دانت بہت جلد بے تکلیف ہموار اور کشادہ نکلینگے اگر اسکی استخوان بشت حالت جماع

مین عورت اپنے پاس رکھے ہرگز حاملہ نہو اور اسکے خایہ مین بھی یہی تاثیر ہے اگر دونون چیزین رکھے تو اور بہتر ہی عمل قوی ہوگا اسکا خون محلل خنازیر ہے اور سرگین اسکا زخم کے خون جاری کو بند کرتا ہی

صورت اُسکی یہ ہی

ارنب۔ یعنے خرگوش اسکے اولاد بہت ہوتی ہے کہتے ہین کہ خرگوش ایک سال نر اور ایک سال مادہ رہتا ہی اور مثل عورتون کے اسکو حیض بھی لاحق ہوتا ہی اسکے دونون ہاتھ بہ نسبت پیر کے کوتاہ ہوتے ہین اوپر سے نیچے آنے مین بڑی تکلیف پاتا ہی بخلاف اوپر جانے کے بروقت سونے کے اُسکی آنکھین کھلی رہتی ہین جب بیمار ہوتا ہی نرکل سبز کھا کر آرام پا جاتا ہی عقلمند یہان تک ہی کہ ملائم زمین پر بھی نہایت سبک جاتا ہی تاکہ نقش پا منودار نہو اور دشمن کے تعاقب سے بچے۔ خواص اسکے سر کی استخوان سوختہ کا منجن محلی دندان ہی اسکا مغز دماغ کھانا عورت کو بانجھ کرتا ہی اور اگر شاید حمل رہیگا تو دوسری مرتبہ سے حمل نہ رہا کریگا اگر گوشت اسکا بچون کے مسوڑھون مین لگادین نہایت آسانی سے دانت برآمد ہون۔ کہتے ہین اگر دندان خرگوش دندان درد رسیدہ پر باندھین صحت ہو بشرطیکہ جس طرف کا جون سا دانت ہو اُسی طرف کا

وہی دانت خرگوش کا بھی ہو اُسکا زہرہ پینا غلبہ خواب لاتا ہی یہان تک کہ بغیر سرکہ پیے بیداری نہ ہو اسکی تلی مصری کے ساتھ کھانا کھانسی کو دفع کرتی ہے بلیناس نے لکھا ہی کہ اسکا خون پینا عورت کو بانجھ کرتا ہی اور نیز اسکی مالش سے کلف اور بہق دور ہوتا ہی اگر اسکے گوشت کے شوربا مین جو شخص اعضا شکنی اور درد قولنج اور درد نقرس مین مبتلا ہو بیٹھے مفید پڑے اگر اسکو سرکہ کے ساتھ نوش کرین تریاک اکبر کل زہرون کا ہی اگر اسکے استخوان جلا کر موم مین ملا کر گلے ہوے گوشت پر لگاوین اندمال اور اصلاح پذیر ہو جاوے اور اسکا پنیر مایہ پانی مین ملا کر پینا صاحب قولنج کو مفید ہی بلیناس کا مذہب ہی کہ ہر پنیر مایہ قولنج کو مفید ہی لیکن خرگوش کا پنیر مایہ بہت قوی ہے اسکا پاؤن وجع مفاصل مین باعتبار راست و چپ کے باندھنا نافع ہی اگر اسکا اندام نہانی پکا کر عورت کھاوے بمجرد قربت مرد کے باردار ہو اہل عرب کا قول ہی

کہ اسکی ٹخنا لنگ کو باندھنا جادو سے محفوظ رکھتا ہے اسکا دھوان پھیپھڑے کے درد کو نافع ہے جس عورت کا حیض بند ہوتا ہو وہ چند بال اسکے فتیلہ بنا کر فرج مین رکھے فوراً خون بند ہو جاے اور اسکے سرگین رکھنے سے حاملہ ہو صورت یہ ہے

اسد یعنی شیر یہ جملہ درندون سے قوت اور دلیری اور بزرگی مین فرد اور دیگر جاندارون کو خوف دلانے والا ہوتا ہی خدا نے اسکو سر اور گردن کی کلانی اور گول چہرہ گوشۂ دہن کی فراخی دانت اور چنگل کی تیزی سینہ کی کشادگی ہاتھ پاؤن کی فربہی کمر پتلی آواز بلند عطا کی کہ کسی سے نہ ڈرے اور کوئی حیوان اُس سے برابری نکر سکے کہتے ہین دوسرے کا مارا ہوا شکار نہین کھاتا البتہ اپنا کیا ہوا شکار دل اور جگر کھانے کے بعد دوسرون کی خورش کو چھوڑ دیتا ہے رات کے وقت دف کی آواز سے نہایت خوش ہوتا ہی تاریک راتون مین آگ کی روشنی جدھر دیکھے اُس طرف جاوے اُسوقت نہایت تواضع سے اُسکی تندی فرو ہو جاتی ہے کہتے ہین کہ جو کوئی اسکے ساتھ نہایت خواری اور عاجزی سے پیش آئے اُسکا دشمن نہین ہوتا گو کہ کتنا ہی گرسنہ ہو اور جب شکار کھاتا ہی نمک کی خواہش کرتا ہی اور جب بیمار ہوتا ہی تو لنگور کا گوشت کھا کر آرام پاتا ہی لیکن جب تپ اسکو آتی ہی تو بہت کم صحت پاتا ہی اور جب پیکان تیر اسکے جسم مین رہ جاتا ہی تو سعد جو ایک قسم کی گھاس

پیوند ہے

ہوتی ہی اُسکے کھانے سے باہر نکل جاتا ہی اور یہ تاثیر فقط شیر کو حاصل ہی اگر کوئی خراش یا زخم پہونچے مکھیان اسقدر فراہم ہوتی ہین کہ اُسکے مرجانے تک دور نہین ہوتی ہین اور طاوس اور خروس سفید سے بھاگتا ہی اور شیر کی شورش سے کل حیوانات بھاگتے ہین مگر گدھا کہ اُسکو بمجرد آواز طاقت رفتار نہین رہتی ہی یہ جانور جب گرسنہ ہوتا ہی تو خاموش رہتا ہی جبتک شکار نہ حاصل کرلے تاکہ آواز سے کوئی جانور نہ بھاگ جاے بروقت حمل کے بچہ اسکا مان کے پیٹ مین اپنے ناخن سے اُسکے رحم کو مجروح کرتا ہی اور اس نظر سے جب مادہ اسکی قریب بہلانے کے ہوتی ہی تو شیر نر اُسکی خورش کیواسطے سوسمار لاتا ہی تاکہ مادہ اُسکے کھانے سے صحیح اور تندرست ہو اور تسہیل ولادت ہو اس حیوان کی مادہ وضع حمل کے وقت زمین تر اور شور ڈھونڈھتی ہے تاکہ چیونٹی سے اُسکے بچہ کو آزار نہ پہونچے اور جب بچہ کے پاس سے جاتی ہی تو اپنے پنجون کے نشان مٹاتی ہی تاکہ کوئی اُسکا سراغ نہ پائے جب شیر واسطے شکار کے نکلتا ہی اُسکا بچہ بھی ہمراہ دوڑتا ہی اور جب کوئی آواز سنتا ہی تو بھاگتا ہی پس شیر اُسکو اپنے پیٹ کے نیچے کرکے اسکے کانون مین رعد کی طرح گونجتا ہی تاکہ اُسکے دل سے ہر ایک کی آواز کی ہیبت جاتی رہے کہتے ہین کہ حیوانات مین شیر کی برابر اور کوئی گندہ دہن نہین ہوتا اسکی آنکھ تاریکی مین مانند شعلہ کے روشن ہوتی ہی جیسے کہ پلنگ اور گربہ اور مار کی آنکھین کہتے ہین کہ شیر بھری ہوئی مشک سے بھاگتا ہی اور حائضہ عورت کا بھی تعرض نہین کرتا ملاحون سے حکایت ہی کہتے ہین کہ ایک شیر نے ایک لنگرگاہ مین آکر دیکھا کہ کشتی کی رسی ایک درخت سے بندھی ہے اور وہ وقت شب کا تھا پس یہ سمجھا کہ کوئی نہ کوئی شخص اس رسی کے کھولنے کے واسطے ضرور آویگا پس شیر اپنی آنکھین بند کیے چپکا اس درخت کے نیچے لیٹ رہا اور آنکھون کو اسواسطے بند کیا کہ شب کو مثل شعلہ کے چمکینگی تو لوگ پہچان جائینگے پس وہی ہوا کہ جو شخص اُس رسی کے کھولنے کے واسطے آتا تھا اُسکو مار ڈالتا تھا بعد کئی آدمیون کے مرنے کے معلوم ہوا خواص اگر اسکا دماغ روغن زیتون مین ملاکر عضو رعشہ دار یا پھٹتے ہو پر ملین مفید ہے اگر اسکے دانت لڑکے کے گلے مین آویزان کرین بلا درد و تکلیف کے دانت نکلین جو کوئی اسکے دانت اپنے پاس رکھے درد دندان سے بیخوف ہو اگر اسکا زہرہ نوش کرے دلیری ہو اور مرگی اور فیل پا کا عارضہ دور ہو اسکا آنکھ مین لگانا دوائی خون کو بند کرتا ہی اگر خنازیر یعنی کنٹھ مالا پر ملین مفید ہی اور چربی اسکی بواسیر اور آماس گرم کو بھی نافع ہی اور نیز چھائین اور پھوڑون کو اگر اپنے چہرہ پر ملین بیخوف ہوجاوین اور کوئی درندہ اسکے پاس نہ آوے اگر اسکی دونون

آنکھون کے درمیان کی چربی روغن گل کے ہمراہ چہرہ پر غازہ کرین جو کوئی اُسکو دیکھے خوف کھائے اسکا گوشت فالج اور استرخا والے کو نافع ہی اسکے خون کی مالش سے سرطان جو ایک عارضہ ہوتا ہی دور ہو جاتا ہی اگر ہینگ مین ملاکر برص پر لگائین زائل ہو جاوے اسکا خایہ منی کا مادہ قطع کرتا ہے اگر اسکو کلاب مین گھسکر مرد نوش کرے تو اس سے کبھی عورت حاملہ نہو اسکا پنجہ جس آدمی کے پاس ہو اُسکے گرد کوئی درندہ نہ آئے اگر اسکا پنجہ جس پانی مین گرے اور اُسکا پانی جو چارپایہ ہوے ایسا لاغر ہو کہ کبھی فربہی نہ آوے اسکے پوست پر بیٹھنے سے صاحب بواسیر کو منفعت ہی اسی طرح اگر تپ ربع والے بھی دن مین دو مرتبہ اُسپر آرام کرین صحت پاوین اور نیز قولنج کو بھی مفید ہی اگر اسکے چمڑے سے دہل یا نقارہ مڈھین اُسکی آواز جس گھوڑے کے کان مین پہونچے بیمار ہو جو کوئی اسکی پیشانی کا چمڑا پگڑی یا ٹوپی کے نیچے پیشانی کے پاس چھپاوے تو لوگ اُس سے ہیبت کھاوین اور بادشاہون کی نظر مین عزیز ہو اگر اسکا چمڑہ دوسرے درندون کی کھال مین پیوستہ کرین اُسکا رویان آپ سے آپ جھڑ جاوے اور اگر بال اسکے جلاکر اُسکی خاکستر روغن مین ملاکر آبلہ پر لگاوین فوراً اچھا ہو جاوے اگر اسکے سرگین کو شراب مین ملاکر کسی شرابی کو پلا دین دوبارہ اسکو خواہش شراب کی نہوگی بلکہ شراب کا دشمن ہو جائیگا۔

صورت شیر کی یہ ہے۔

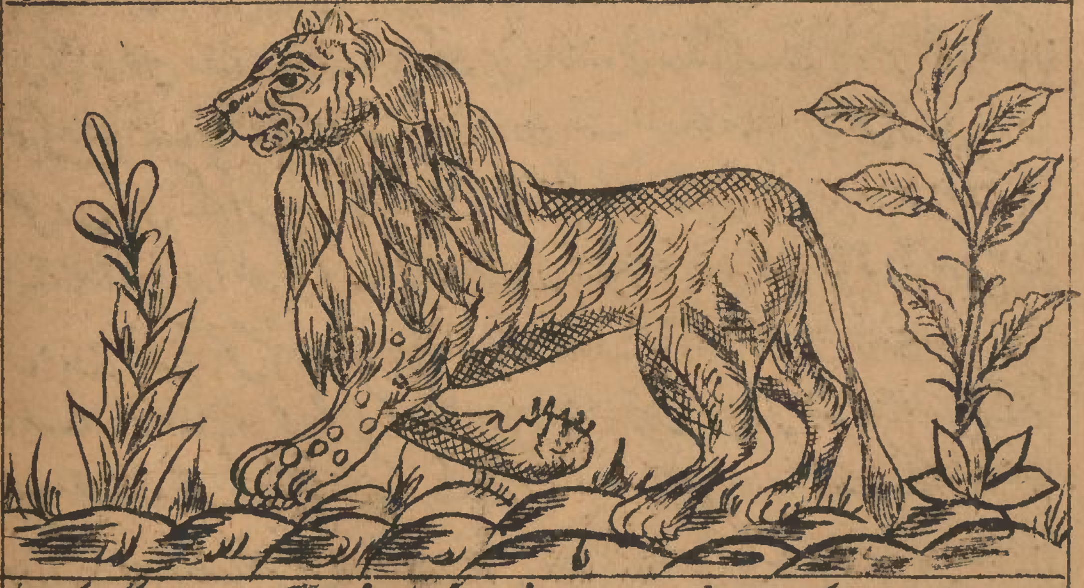

ببر۔ یہ جانور شیر سے بھی زیادہ قوی ہوتا ہی اور شیر و پلنگ کا دشمن جب یہ جانور پلنگ کے شکار کرنے کا عزم کرتا ہی تو شیر پلنگ کو مدد دیتا ہی بچھو اور ببر مین دوستی ہی اکثر اوقات بچھو ببر کے بالون مین گھر بناتا ہی کتے کے گوشت کھانے سے اُسکی بیماری دور ہوتی ہے حالت پیری مین اگرچہ

گرسنہ ہوکر بخلاف گرگ کے آدمی کا متعرض نہین ہوتا ہی اسکی مادہ وضع حمل کے ایام مین درخت کے نیچے جاکر جنتی ہے اور تین دن مین ایک مرتبہ بچہ کو دودھ پلاتی ہی اور سوسمار کا کھانا بچون کو سکھلاتی ہی خواص اسکا پوست نہایت دلدار ہوتا ہی جسکے آبلہ ہو وہ اگر اسکی کھال کا بچھونا بناوے مفید ہو اگر اسکا زہرہ پانی مین ملاکر صاحب سرسام کے سر مین لگادین مفید ہی اور عورت اگر اسکو حمول کرے بانجھ ہوجاوے یہانتک کہ اگر حمل ہو گرادے اگر اسکی شتالنگ یعنی پانون کی ہڈی کو قاصد کے پیر مین باندھین اگرچہ ساٹھ کوس چلے تکلیف نہ پاوے اگر اسکی کھال کا دھوان صاحب تپ ربع کے زیر دامن دیاجاوے نافع ہی اسکے پوست کے دھوین کی بو سے مورچہ پیدا ہوتے ہین اور اسکے سرگین کے دھوین سے جملہ وحشی جانور بھاگ جاتے ہین

صورت ببر کی یہ ہی

ثعلب یعنی روباہ اگرچہ دیکھنے مین ضعیف ہی مگر حیلہ گری سے بڑے جانورون سے ہمسر ہوتی ہی یہ جانور اپنے گھر مین باہر نکلنے کے دو سوراخ رکھتا ہی تاکہ اگر کوئی دشمن گھس آوے دوسرے دروازہ سے نکلکر وہ دروازہ بند کردے ہرسال اسکے رونگٹے گرجاتے ہین اسی سبب سے عارضہ بالخورہ کو داء الثعلب کہتے ہین پس جب وہ مکوے کھاتی ہے بال جم آتے ہین اسی سے مکوے کو عنب الثعلب کہتے ہین یہ اپنے مکان کے گرد مین پیاز دشتی ڈالدیتی ہے اور فراغت سے آرام کرتی ہی اور گرگ سے نہین ڈرتی کیونکہ اگر گرگ پیاز دشتی پہ پانون رکھے فورًا مرجاوے جب یہ گرسنہ ہوا اور کوئی خورش نملے جنگل مین مردہ کے مانند پیٹ پھیلاکر رہجاتی ہی اسطرح کہ چرندونکی مری ہوئی لاش کا گمان ہوتا تا آنکہ پرندے اسکے بدن پر آآکر جمع ہونے ہین اسوقت انکا شکار کرتی ہے اور جانور شکاری کو اپنے ہاتھ پیر سے زخمی کرتی ہے اور اگر وہ جانور زبردست ہوتا ہی تو اسکو دیکھتے ہی مردہ بنجاتی ہی ساہی کے شکار مین عجیب مکاری کرتی ہی یعنے جہان ساہی نے اسے دیکھا فورًا اپنے سر کو شکم مین ڈالکر اپنے کانٹون کو دراز کرتی ہے اسوقت روباہ اسپر پیشاب کرتی ہی اور اسکے پیشاب سے اسکو نہایت اذیت ہوتی ہی ناچار اپنے منھ کو اٹھاکر جسم کو کشادہ کرتی ہے پس فورًا روباہ اسکے پیٹ کو پکڑکر کھاجاتی ہی بیماری کی حالت مین دشتی پیاز کھانے سے صحت پاتی ہی جب اسکے بدن مین جوئین پڑ جاتی

تو ایک کپڑا اپنے منھ مین پکڑ کر پانی مین کھڑی ہوتی ہے اور اندک اندک پانی کی گہرائی کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور جوئین سب طرف سے اُسکے سر کی طرف جمع ہوتی جاتی ہین بعد اسکے تھوڑا تھوڑا اپنے سر کو بھی پانی مین ڈبوتی ہے تا اینکہ وہ جوئین اُس کپڑے پر آجاتی ہین اُسوقت کپڑے کو پھینک کر اور غوطہ لگا کر نکل آتی ہے اور انکے آزار سے نجات پاتی ہے ایک شخص کہتا تھا کہ مین نے راستہ مین دیکھا کہ ایک روباہ دم چرائے ہوئے ایسی پڑی تھی کہ مین مردہ سمجھا جب کتے اُسکی طرف دوڑے اور وہ سمجھی کہ کتون کو میرا مکر معلوم ہوگیا فوراً اُٹھکر بھاگی اور درختون مین چھپ گئی خواص جس برج یا مکان مین کبوتر بہت رہتے ہون اگر اسکا سر وہان لٹکاوین تو سب کبوتر اُڑ جائین لڑکون کا عارضہ ام الصبیان اسکے دانت باندھنے سے دور ہوتا ہے اور نیز چونکنا اور سوتے مین خوف کھانا بھی دور ہوتا ہی اگر کسی کے داہنے طرف کے دانت مین درد ہو اُسکا داہنا دانت باندھنے سے دفع ہو جائیگا اسی طرح سے بائین طرف بایان دانت اسکا مؤثر ہے اسکا زہرہ اگر سرمہ مین ملا کر لگاوین ڈھلکا بند ہو اسکا گوشت پکا کر چند روز کھانا جذام و فالج اور لقوہ کو نافع ہی اگر اسکی چربی درد نقرس پر ملین فوراً درد دور ہو اگر اسکی چربی انار کی لکڑی مین لگا کر گھر مین رکھ دین تمام کھٹمل اسپر جمع ہون اُسکا گردہ اگر خنازیر پر لگاوین نفع پہونچاوے اسکا خایہ لڑکون کی گردن پر باندھنا دندان آسانی سے نکالتا ہے اگر اسکا قضیب درد سر کے عارضہ مین پاس رکھین مفید ہی اسکی کھال بہ نسبت اور پوستون کے عمدہ ہوتی ہے شیخ رئیس نے کہا ہی کہ اسکی کھال سرد اور بلغمی اور صفراوی مزاج کو مفید ہی۔ خون اسکا لڑکون کے سر پر لگانا اگرچہ گنجہ ہو بال جم آوین جسکے پاس اُسکا خون ہو اُسپر مکر و حیلہ کسی کا نہ چلیگا۔ صورت روباہ کی یہ ہے۔

حریش - ایک قسم کا حیوان ہے مانند بزغالہ کے اسکو دوڑنے کی طاقت خوب ہوتی ہے اسکے
سر پر ایک سینگ ہوتا ہی یہ جانور دونون پیر سے دوڑتا ہی اور کوئی اسکے برابر دوڑ نہین سکتا
کیونکہ بڑا سخت دوڑنے والا ہی لکھا ہی کہ یہ جانور ملک سجستان مین اور بلغار مین ہوتا ہی خواص
جسکا گلا پڑگیا ہو یا خناق کا عارضہ ہو تو اُسکا خون
گرم پانی مین ملاکر غرغرہ کرے فوراً صحت پاوے
اسکا گوشت قطوریون مین پکاکر کھانا قولنج
کو مفید ہے اسکی چربی اسی کے شتالنگ
کی راکھ مین ملاکر درد عرق مدنی پر ملنا نافع ہے

صورت حریش کی یہ ہے

خنزیر یعنے خوک یہ جانور سخت اور بدشکل ہوتا ہی ہاتھی کی طرح اسکے بھی دو دانت ہوتے ہین
اور گاؤمیش کی صورت پر سر اور گاؤ کے مانند اسکے سُم ہوتے ہین بروقت تحریک شہوت کے
سر نیچے کرکے آواز بدلتا ہی اُنکی لڑائی سخت ہوتی ہے جبکہ مادہ پر لڑتے ہین خوک نر اپنے
بدن کو کیچڑ اور اشیاء چسپندہ سے رگڑتا ہی تاکہ کھال قوی اور سخت ہو جاے اور اسی سبب
سے پھر اُسپر دانت کسی جانور کا موثر نہین ہوتا ہی اور زمین کو یہ حیوان اپنے دانت کے وسیلہ
سے کھودتا ہی یہ جانور مادہ پر ایک عرصہ تک ٹھہرتا ہے اور بڑی کثرت سے جننے والا ہوتا ہی
ایک مرتبہ مین بیس بچہ تک ہوتے ہین اور سانپ کو کھاتا ہے اور نہ سانپ کا زہر اسمین
اثر کرتا ہے اور روباہ سے زیادہ حیلہ ساز ہوتا ہے اکثر سوار کے روبرو سے بھاگتا ہے
یہان تک کہ سوار جب اسکے تعاقب سے تھک جاتا ہی اُسوقت سوار اور اُسکے گھوڑے کو
اپنے دانتون کی ضرب سے مار ڈالتا ہی جب کوئی اس حیوان کو فربہ کرنا چاہے لازم ہے کہ
اول اسکو تین روز گرسنہ رکھے بعدہ غذا بکثرت کھلاوے دو روز مین اس تدبیر سے فربہ
ہو جائیگا نصاری روم کی سرزمین پر ایسا ہی کرتے ہین جب یہ بیمار ہوتا ہی خرچنگ کے کھانے
سے آرام پاتا ہی اسکے خواص عجیبہ سے یہ ہی کہ اگر خوک کو گدھے کی پیٹھ پر باندھین اسطرح پر
کہ حرکت نہ کرسکے پس جسوقت گدھا پیشاب کرے فوراً خوک مرجائیگا اگر کتے کو اپنے دانتون سے کاٹے
تو تمام اُسکے بال گرجائین اور جب اسکی آواز ہاتھی سنتا ہی فوراً بھاگتا ہے - خواص اسکے دانت
ہمراہ رکھنا لوگون کی نظر مین عزیز کرتا ہی اور چشم بد کا اثر نہین ہوتا اسکا زہرہ خشک کرکے

بواسیر پر لگانا نافع ہے اسکا گوشت ہر قسم کے گوشت سے ناپاک تر ہے اگر چند روز رکھین کیڑے پڑ جاوین لیکن اُن کیڑون کا کھانا جانوران گزندہ کے زہر کو نافع ہے زخمی عضو پر اسکی چربی لگانا مفید ہے اگر کبوتر کے انڈے مین اسکا سرگین ملا کر خنازیر پر لگاوین مفید ہے اور دُنبلون کو بھی پکاتا ہے اسکی تازی چربی بواسیر کو بھی نافع ہے اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو اسکی ہڈی اُسپر باندھدین فوراً درست ہو جاے اور عضو نہایت مضبوط ہو جاے یہ خاصیت اور حیوانات کی ہڈی مین نہین ہے اگر اسکو کتان کے کپڑے مین پیچیدہ کرکے چوتھیا تپ والے کے حمائل کرین صحت ہو اگر اسکو جلا کر تھیلی مین باندھکر اُسکو رہگذر پر ڈالین جہان سے پانی دھانون کے کھیت مین جاتا ہو تو غلہ کثرت سے ہوگا اور خوک سے کچھ زیان نہ پاویگا اگر اسکی ہڈی جلا کر ناسور پر لگاوین مفید ہے اسکا پوست جہان رکھین مچھر نہونگے اسکا سُم جلا کر شکر مین ملا کر جوش کرکے جو بچھونے پر پیشاب خطا کرتا ہو اگر پیوے تو یہ عارضہ دفع ہو جاے اگر اسکے پشت پا کی ہڈی کو اسقدر جلاوین کہ سفید ہو جاے پس وہ خاکستر قولنج والے کو پینا مفید ہے شیخ رئیس نے کہا ہے کہ برص پر اسکا ملنا مفید ہے اگر اسکا پیشاب انگوری شراب مین پیوین سنگ مثانہ کو ریزہ ریزہ کردے سیب کے درخت مین اسکا سرگین لگانا میوہ کو سُرخ رنگ کرتا ہے اور بہت بارور کرتا ہے

اگر عورت اسکے پیشاب کا شیافہ کرے نفاس کی بیماری دور ہو اور بچہ کی جھلی دور ہو جاے اور دل کو تحلیل کرے عدویت اسکی پر ہے

دب - یعنے ریچھ بڑا تناور اور فربہ اور تنہائی پسند ہوتا ہے ایام سرما مین گوشہ گیر رہتا ہے اور موسم بہار تک باہر نہین نکلتا اور وہان پر اپنے ہاتھ پاؤن چاٹ چاٹ کر گرسنگی دفع کرتا ہے موسم بہار مین باہر نکلتا ہے اور فربہ ہوتا ہے گاؤ کا دشمن ہے جب بیل چاہتا ہے کہ اپنے سینگ سے اسکو زخمی کرے تو یہ اُسکی پشت پر سے آکر اپنے دونون ہاتھون سے اُسکے دونون سینگ پکڑ کر کاٹتا ہے اور اسکو زخمی کرتا ہے اسکی مادہ وضع حمل کے وقت کالا پتھر جیسے بجلی گری ہو ڈھونڈھتی

تاکہ اسپر بیٹھے اور وضع حمل آسانی سے ہو اور جب ایسا پتھر نہین پاتی ہے تو اس ستارہ کے
روبرو کھڑی ہوتی ہے جسکا نام بنات النعش صغری ہی تب اُسسے آسانی ہوتی ہی اور اسی سبب سے
اُس ستارہ کو دب الاصغر بھی کہتے ہین طیماسیب حکیم کا قول ہے کہ اسکی مادہ گوشت کا ایک
لوتھڑا جنتی ہے جس سے کوئی صورت ظاہر نہین ہوتی ہے پس وہ مادہ چاٹ چاٹ کر اُسکے
اعضا نکالتی ہی اور اپنے بچون کو چھوڑ کر کفتار کے بچون کو دودھ پلاتی ہی اس سبب سے عرب کہتے
ہین کہ فلان احمق من جبیر یعنے فلان شخص مادہ ریچھ سے بھی زیادہ احمق ہے اسپر کوئی درندہ
غالب نہین آتا الا شیر ایک آدمی حکایت کرتا تھا کہ شیر نے اسکا عزم کیا وہ درخت پر چڑھ گیا
مجھے درخت پر دیکھکر شیر نیچے کھڑا ہو گیا اور اوپر ایک ڈال پر ریچھ بیٹھا تھا مین نہایت متحیر تھا
کہ ان دونون بلاؤن سے کیونکر نجات پاؤنگا یکایک ریچھ نے انگلیون کے اشارہ سے منع
کیا کہ کوئی بات نہ کر تاکہ شیر مجھسے واقف ہو اتفاقاً میرے پاس ایک چھری تھی مین نے اُس سے
اُس ڈال کو جسپر ریچھ تھا آہستہ آہستہ کاٹنا شروع کیا اور ریچھ میری طرف دیکھا کیا آخر
ریچھ مع ڈال کے زمین پر جا گرا اور شیر سے لڑائی شروع ہوئی آخر کو شیر غالب ہوا ریچھ کو پارہ
پارہ کر دیا اور کھا پی کر اپنی راہ لی اور مین نے سلامتی سے اپنی راہ لی۔ خواص اسکے دانت اگر
عورت کے دودھ مین گھسکر لڑکے کو پلادین اُسکے دانت آسانی سے برآمد ہونگے اگر اسکی آنکھ
کتان کے کپڑے مین باندھکر صاحب تپ ربع کے باندھین نافع ہو اسکا زہرہ فلفل گرد یعنی
سیاہ مرچ مین ملا کر گنج پر ملنا مفید ہے اگر کسی قدر اسکا پتہ دندان کرم خوردہ پر ضماد کرین مفید
ہو آنکھ مین لگانا تاریکی دور کرتا ہے شیخ الرئیس کہتا ہی کہ اگر اسکا کوئی عضو صاحب صرع اپنے پاس
رکھے صحت پاوے اگر اسکی چربی کالے کوے کی چربی کے ساتھ بالون مین لگاوین بال سفید
نہونگے اگر اسکی چربی پانون کی بوائی مین بھر دین آرام ہو جاوے اور برص پر ملنا مفید ہے
اگر اسکا خون قسب الذریرہ کے ساتھ
پیسکر جس عضو پر لگادین ہرگز بال
نہ جمینگے اگر آنکھون مین اسکا خون
لگادین پربال دور ہون اسکا چمڑا اگر
بداخلاق آدمی پر باندھین نیک اخلاق
ہوتا ہے۔ صورت اسکی یہ ہے۔

دلق - یعنے دلہ یہ جانور کالی بلی سے زیادہ تر مشابہ ہوتا ہی اور بسبب وحشت کے پالو نہین ہوسکتا کبوتر کا دشمن ہے جسوقت کبوترون کے برج مین آوے اگرچہ سو کبوتر ہون سبکو ہلاک کرڈالے اژدہے کا بھی دشمن ہے کہتے ہین کہ اژدہا اسکی آواز سے مرجاتا ہی کہتے ہین کہ سرزمین مصر مین اژدہا کی کثرت ہی اگر وہان یہ جانور نہوتا تو کوئی بود و باش نکرسکتا - خواص اسکی داہنی آنکھ تپ والے پر باندھنا مفید ہی اگر اسکی آنکھ کو پارچہ کتان مین باندھ کے صاحب تپ ربع کے باندھین مفید ہی اگر اسکی بائین آنکھ باندھین پھر تپ ربع عود کرے اسکا خون ناک کی راہ

سے دماغ پر کھینچنا مرگی کو مفید ہے اسکے بالون کے دھوین سے کبوتر فرار ہوتے ہین اور نیز سانپ اور بچھو بھی بھاگتے ہین - اسکی پوست کا بستر بنانا بواسیر کو دفع کرتا ہے اسکے خایہ کے دھوین سے گھر کے چوہے کافور ہوجاوینگے - عورت یہ ہی

ذیب - یعنی گرگ یہ جانور بڑا پلید اور غارتگر اور دشمن اور سرکش اور مکار ہوتا ہی اور جس طرف جست کرتا ہی بہت کم اسکی جست خطا کرتی ہی اور آپس مین باہمدگر اعتماد نہین رکھتے ہین جب ایک جا ہوتے ہین ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتے ہین کیونکہ یہ فرقہ اپنے نفس سے بھی امین نہین ہے اگر اس فرقہ مین کسی کے زخم پہونچے یا بیمار ہوجاے تو اور بھیڑیے اُسکو ناتوان سمجھکر ہجوم کرکے کھا جاتے ہین - عجز السلوی شاعر کہتا ہی ؎ فتی لیس لابن العم کالذئب ÷ یری لصاحبہ دما فہواکلہ ÷ یعنے جوانمرد کو چاہیے کہ اپنے برادر کی مدد کرے نہ مثل بھیڑیے کے جیسا کہ وہ اپنے ہمجنس کو زخمی دیکھکر کھا لیتا ہے اُسکے درپی آزار ہوا اور یہ فرقہ بسبب اپنے خوف باہمی کے جب سوتا ہی تو گرداگرد ایک دوسرے کے ہوکر ایک آنکھ بند کرکے سوتا ہی اور دوسری آنکھ سے دیکھا کرتا ہی - حمید بن ثور ہلالی کا قول ہی ؎ ینام باحدی مقلتہ ویتقی ÷ باخری المنایا فہو یقظان ہاجع یعنے جو شخص ایک آنکھ بند اور ایک آنکھ کھولکر سوتا ہی پس گویا وہ بسبب خوف کے جاگتا رہتا ہی اسکی مادہ بہ نسبت نر کے زیادہ تر مفسد ہوتی ہے کیونکہ اُسکو اپنے بچون کی فکر ہے جسوقت بھیڑیا دوسرے حیوانات کے مقابلہ مین عاجز ہوتا ہی تو فریاد کرکے اپنے ہمجنسون کو فراہم

کر لیتا ہی تاکہ وہ آکر مدد کرین جسوقت یہ جانور بیمار ہوتا ہے تو اپنے گروہ سے جدا ہو جاتا ہی اس
خوف سے کہ اگر ہمجنس اسکی بیماری سے خبردار ہونگے تو کھا لینگے تلوار اور تیر سے خوف نہین کرتا ہی
مگر لاٹھی اور پتھر سے کہ اُسکے مقابل نہین آتا بخلاف اسکے کہ جو کوئی اسپر تیر یا تلوار لگائے فوراً اُسکے
مقابلہ پر آکر حملہ کرتا ہے بیماری کی حالت مین ایک قسم کی گھاس کھاتا ہے جسکو جعدہ کہتے ہین اور
اُسکی خورش سے آرام پاتا ہی جب بکریون کے نزدیک پہونچتا ہے دور سے آواز کرتا ہے تاکہ
شکاری کتے ادھر متوجہ ہون اور خود دوسری طرف سے آجاتا ہی اور بکریون کو اُٹھا لیجاتا ہے اور
اکثر بکری کی گردن پکڑکے دُم مارتا ہے اور اُسکی دم مین یہ تاثیر ہوتی ہے کہ بکری خود بخود اسکے
ساتھ چلی جاتی ہے اور یہ فعل قبل طلوع آفتاب کے کیا کرتا ہی کیونکہ جانتا ہے کہ تمام رات
کتے نگھبانی کرتے ہین اور صبح کو سو جاتے ہین کہتے ہین کہ اگر بھیڑیا آدمی کے بائین طرف
سے آوے تو اُسکو سانح کہتے ہین آدمی اُسپر غالب ہوتا ہے اگر جانب راست سے آوے
تو اُسکو بارح کہتے ہین پس آدمی مغلوب ہوتا ہے اور یہ امر اکثر تجربہ مین آچکا ہے اور باعتبار
شکار ہونے یا نہونے کے سانح اور بارح چرندون مین بھی ہوتا ہے کہتے ہین کہ بھیڑیے کے
پیچھے گھوڑا نہین دوڑتا ہی اور اگر گرگ گھوڑے کو کاٹتا ہے تو اُسکی طاقت رفتار زیادہ ہوتی ہے
اور اگر گوسفند کو کاٹے تو اُسکا گوشت عمدہ ہو جاتا ہی کہتے ہین کہ برخلاف شیر اور ببر کے جو ضعیفی
مین انسان سے تعرض نہین کرتے ہین بھیڑیا بڑھاپے مین بھی آدمی پر چوٹ کرتا ہی بلیناس
نے خواص کی کتاب مین لکھا ہے کہ جب اول بھیڑیے کی آنکھ آدمی پر پڑتی ہے تو انسان سست
اور وہ قوی ہوتا ہے اور اگر انسان اول دیکھ لے تو انسان قوی اور گرگ مغلوب ہو جاے
خواص اگر اسکا سر کبوتر خانہ مین رکھین بلی وہان نہ جاویگی اگر اسکا سر بکریون کے رہنے
کے مکان مین دفن کردین سب بکریان بیمار ہوکر مر جائین اگر اسکا سر جلاکر اُسکی خاکستر لگاوین
درد دندان رفع ہو اسکی داہنی آنکھ جسکے پاس ہو وہ رات کو نہ ڈریگا اور اسکی بائین آنکھ
دافع خواب ہی اسکے دانت جسکے پاس ہون اُسپر کوئی بھیڑیا غالب نہوگا اگر گھوڑے پر
حمائل کرین تیز رو ہو جاے اگر اسکی خاکستر دانتون مین منجن کرین درد دور ہو اگر اسکا زہرہ
مشک کے ہمراہ مرگی والے کو پلا دین مفید ہو اور عورت اسکے شیاف لینے سے حاملہ ہوتی
ہے اور آنکھ مین لگانے سے ڈھلکا دور ہوتا ہی اسکا خون روغن جوز مین ملاکر کان مین ڈالنا
بہرے کو مفید ہوتا ہے اگر عورت نوش کرے بانجھ ہو جاے اسکا خایہ بریان کرکے کھانا

باہ کو زیادہ کرتا ہے جو کوئی اسکو اپنے پاس رکھے وہ بہت سی عورات پر متصرف ہو سکتا ہے اسکا کعب یعنی استخوان پا جو کوئی اپنے پانون مین باندھے چلنے سے ماندہ نہوگا جو شخص کعب راست اسکا اپنے پاس رکھے تو مردون سے خصومت مین غالب رہیگا اور کعب چپ کے پاس رکھنے سے عورتون سے خصومت مین غالب آویگا اسکے چمڑے کا بستر بنانا قولنج کو دفع کرتا ہے اسکی دم جس گانون مین دفن کرین وہان مکھیان نہ آوینگی کہتے ہین اگر عورت بھیڑیے پر پیشاب کرے بانجھ ہو جاوے اگر صاحب قولنج اسکا سرگین نچوڑ کر نوش کرے درد قولنج دور ہو

بلیناس کہتا ہے اگر قولنج والے کی ران مین اسکے سرگین کو باندھین تو بھی نافع ہو صورت اسکی یہ ہے

**ساد** - یہ حیوان ہاتھی کی صورت ہوتا ہے مگر اس سے قد و قامت مین چھوٹا اور بیل سے بڑا جسوقت اسکی مادہ جننے کو ہوتی ہے اسکا بچہ سر باہر نکال کر چارہ کھاتا ہے اور جہان بچہ زمین پر گرا فوراً اس خوف سے بھاگتا ہے کہ اسکی مان اسکو چاٹ چاٹ کر مار ڈالیگی کیونکہ اسکی زبان مین کانٹے ہوتے ہین - ابوریحان خوارزمی کا قول ہے کہ ہماری سرزمین پر ایک حیوان ہوتا ہے جو مان کے پیٹ سے سر نکالکر چارہ کھاتا ہے اور پھر اندر چلا جاتا ہے اور جب قوی ہو جاتا ہے تب شکم سے باہر نکلتا ہے اور بسبب خوف جان کے دوڑنے مین اپنی مان سے سبقت لیجاتا ہے کیونکہ اسکی مان اسکو بسبب محبت کے چاٹتی ہے اور بسبب اسکی خاردار زبان کے اسکا کام تمام ہو جاتا ہے صورت یہ ہے

سنجاب - چوہے کی صورت یہ ہوتا ہی لیکن اُس سے بڑا ہوتا ہی اور بال اسکے نہایت
نرم ہوتے ہین اسکی کھال کا پوستین بناتے ہین جسکو امیر لوگ گرمی مین پہنتے ہین کیونکہ
نہایت سرد ہوتا ہی
اسکا گوشت
دیوانہ کو مفید ہے
اور سوداوی
بیماریون کو بھی
نافع ہے صورت
اُسکی یہ ہے

سنور - یعنے گربہ یہ حیوان بکثرت ہی آدمیون سے مانوس ہی اور چاپلوسی کرتی ہی خدانے
چوہے کے دفعیہ کو اسے پیدا کیا جب نوح علیہ السلام نے شیر کی پیشانی پر اپنا ہاتھ ملا تو شیر
کے دونون سوراخ بینی سے بلی کا جوڑا پیدا ہوا اسی سبب سے بلی کا سر مانند شیر کے ہوتا ہی
یہ جانور پاکی کو عزیز رکھتا ہے اور اپنے منھ کو بلی ہر وقت اپنے لعاب دہن سے پاک کرتی ہی
اور بمجرد براز کرنے کے اپنے تئین پاک کرتی ہے اور اسکو زیر خاک پنہان کر دیتی ہے شہوت
کے وقت نر کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ مادہ شہوت کا لنع کرتا ہے لیکن جب ایام سرما مین
اُسکو نہایت سخت شہوت ہوتی ہی تب ناچار ہو کے مادہ کے واسطے چلاتا ہی اور وہ اُسکی آواز
سُنکر آتی ہے اور جفتی کھاتی ہے مادہ کو بروقت وضع حمل بھوک زیادہ ہوتی ہے اسوقت اگر
کچھ نہ پاوے تو اپنے بچون کو کھاتی ہے اور اپنے سرگین کو لوگون کی نظر سے خس پوش کرتی
ہی بعض کہتے ہین کہ یہ فعل اسواسطے ہی تاکہ چوہون کو اُسکی بو نہ ملے اور بھاگ نہ جائین
اور بعد چھپانے اپنے سرگین کے خود سونگھ لیتی ہے جب بو نہین آتی ہے تب مطمئن ہو جاتی ہی
اور جب چوہے کو چھت مین دیکھتی ہے تو اپنے ہاتھ پیر ہلاتی ہے تاکہ چوہا اُسکی دہشت سے
نیچے گر پڑے اور جب چوہے کو پکڑتی ہے اسطرح پیش آتی ہے کہ اُسکو تھوڑا سا دبا کر چھوڑ دیتی
ہی اور جب وہ حرکت کرتا ہی اُسپر کود کر منھ مارتی ہے غرضکہ بڑی دیر مین اُس سے کھیل کھیل کر
اسکا کام تمام کرتی ہے اور اُسکے عذاب مین اپنی لذت حاصل کرتی ہے خدا نے ہاتھی کے دل مین
یہ خوف پیدا کیا ہی کہ بلی سے بھاگتا ہے خواص اعضا سیاہ بلی کے داشت جسکے پاس ہون

رات کو خوف نہ کھائے اگر اسکا زہرہ آنکھ مین لگائے رات کو بھی بخوبی دن کی طرح ہر شئی مشاہدہ کرسکے اگر اسکا زہرہ نیم درم روغن مین ملا کر لقوہ والے کی ناک مین ڈالین نافع ہو اگر کمون اور نمک مین سودہ کرکے پرانے زخم پر لگاوین مفید ہے اگر سیاہ بلی کی تلی کہ مستحاضہ عورت جسکے خون ہمیشہ جاری ہو تعویذ بناوے فوراً خون بند ہو جاوے اسکا گوشت پکا کر نقرس پر باندھنا مفید ہی جو کالی بلی کا گوشت کھائے اُسپر جادو موثر نہو جذامی کو اسکا خون پینا نافع

ہے اگر اسکا سرگین روغن گل مین مخلوط کر کے لگاوین تپ نائل ہو اگر اسکا سرگین پانی مین گھولکر نقرس پر طلا کرین مفید ہی۔ صورت اُسکی یہ ہے

سنور البر یعنے جنگلی بلی یہ کسی قدر خانگی بلی سے بزرگ ہوتی ہی یہ نوع اپنے ہمجنسون کی نگہبانی مین مبالغہ کرتی ہے یہان تک کہ دن مین ایک دوسرے کی نگہبان رہتی ہی اور رات کو سب ایک جگہہ رہتی ہین اور سب کا ایک پاسبان ہوتا ہی اگر وہ پاسبان سو جاتا ہی تو سب ملکر اُسکو مار ڈالتی ہین اسکا مغز اگر چہ جبر پانی مین گرم گرم ناشتا کرین درد گردہ کو مفید ہو اور پیشاب کو کھولتا ہی اگر اسکے سرگین کا دھوان لین نطفہ شکم سے گر پڑے۔ صورت یہ ہی۔

سر باس۔ یہ جانور کابل اور زابل کے جنگل مین ہوتا ہی اسکی ناک مین بارہ سوراخ ہوتے ہین اسکی سانس مین بانسری کی آواز پائی جاتی ہے کہتے ہین کہ اسکی ناک کی آواز سے بانسری کا باجہ اختراع ہوا ہی بوقت اسکے تنفس کے کل حیوانات کیا مرغ کیا وحشی اسکی آواز سنکر اسکے پاس جمع ہوتے ہین اور غایت فریفتگی سے بیہوش ہو جاتے ہین اُسوقت یہ جانور حسب خواہش شکار کرتا ہی اگر اسکو شکار منظور نہوا تو ہولناک آوازین کرتا ہے جسکی ہیبت سے یہ سب جانور بھاگ جاتے ہین

صورت سرپاس کی یہ ہے

سادہ دار- یہ جانور شہرہاے روم کے اطراف مین ہوتا ہی اسکے سر پر ایک سینگ ہوتا ہی جسکے شعبہ بالیس ۴۲ ہوتے ہین اور وہ سب درمیان سے تہی ہوتے ہین جب ہوا انہین بھرتی ہی تو خوش آیند آوازین نکلتی ہین جسکے سننے کو جمیع حیوانات جمع ہو جاتے ہین کہتے ہین کہ اس جانور کی شاخ بطور ہدیہ کے ایک بادشاہ کے پاس لوگ لیگئے جب ہوا اُسمین بھری تو ایسی آواز خوش الحان اُسمین سے نکلی کہ قریب تھا سب حضار مع بادشاہ بیہوش ہو جائین اور جب اُس شاخ کو اُلٹا کر دیا تو ایسی آواز دردناک نکلی کہ قریب تھا سب رونے لگین صورت اسکی یہ ہے-

ضبع یعنے کفتار یہ جانور بدشکل قلیل العدد ہوتا ہی یعنے اسکی دوڑ کم ہوتی ہے قبرون کو کھود کر مردہ نکال لیجاتا ہی عرب کا قول ہی کہ کفتار دلیرون کے گوشت کھانے سے کبھی باز نہین رہتا عبداللہ ابن زہیر کہتا ہے شعر جن یبنی دجر تنی جعار و بشری بلحم امرء لم یشھدہ الیوم ناظرہ - یعنی بشارت ہو جعار یعنے کفتار کو کہ بعد مرنے کے وہ میرا گوشت کھائے کیونکہ میرا کوئی مددگار نہین ہی اور شنفری کہتا ہے شعر فلا تقبرونی ان قبری محرم علیکم و لکن البشری ام عامر - یعنی سب لوگ میری قبر

کے پاس آنے کو گویا حرام سمجھتے ہین پس ام عامر کو بشارت ہو کہ وہ بلا خوف میرا گوشت کھائیگے
ام عامر کنیت کفتار کی ہے کہتے ہین کہ یہ جانور ایک سال نر اور ایک سال مادہ رہتا ہے
اس جانور اور کتے سے عداوت ہی اگر اسکا سایہ کتے پر پڑ جاے رفتار سے عاجز ہو اسوقت
کفتار اسکو مار ڈالتا ہی جب بیمار ہوتا ہی کتے کا گوشت کھا کر صحت پاتا ہی کفتار اور گرگ مین
دوستی ہی باہم مجامعت کرتے ہین جب کفتار نر گرگ کی مادہ سے جفتی کھاتا ہی تو اسکا بچہ سمع کے
نام سے مشہور ہوتا ہی اسکی شکل ماں باپ کے درمیان مین مشترک ہوتی ہی اور جب گرگ مادہ کفتار
سے جفتی کھاتا ہی تو اسکے بچہ کو عسبار کہتے ہین۔ کہتے ہین کہ یہ جانور اپنی موت سے نہین مرتا
جیساکہ سانپ اپنی موت سے نہین مرتا ہی انکی موت بسبب کسی صدمہ کے ہوتی ہی کہتے ہین کہ یہ
جانور جب مرجاتا ہی تو گرگ اُسکے بچون کی پرورش کرتا ہی عرب مین ایک قوم ضبعیون نامے
ہوتی ہے جس جماعت مین اس قوم کا ایک آدمی ہو اگرچہ وہ جماعت ہزار آدمی کی ہو تو کفتار
سوا اُس شخص کے کسی کا قصد نکریگا کفتار کا شوربا کُل سردی کی بیماریون کو نافع ہی۔ خواص
اگر اسکا سر کبوترون کی چھتری پر رکھین وہان بہت کبوتر جمع ہونگے اسکی زبان جسکے پاس
ہو اُسکی حجت قوی اور اپنے دشمن پر غالب رہے اور بات کرنے مین اسکی زبان تراق پراق
ہو اسکے دانت کا پاس رکھنا موجب ایزادی ذہن ہے اسکا جگر جلاکر سرمہ بنانا رتوندھی کو
مفید ہے اسکا زہرہ ڈھلکا کو نافع ہی بلیناس نے لکھا ہی کہ اسکا زہرہ کنجشک کے خون سے
مخلوط کرکے آنکھون پر طلا کرنا ڈھلکا بند کرتا ہی اسکا مغز اگر آدمی کے باندھین خواب کا غلبہ ہو اسکا
دل اگر کودک کے لیے تعویذ بنا دین تیز ذہن ہو اسکی چربی ابرو پر ملنا لوگون کی نگاہ مین اُسکو محبوب
کرتی ہے خصوص عورات مین اسکا چنگال جس درخت پر لٹکاوین کوئی جانور اُس درخت کو خراب
نکریگا ہرمس حکیم کا کلام ہے کہ اسکا قضیب خشک کرکے جو کوئی بقدر دو رتی کے کھائے شہوت
نہایت درجہ کی ہو حتی کہ بیس عورت پر فائز ہو اگر اسی کو کسی بدکار عورت کو بلا اطلاع کھلادے
اُسکی شہوت بالکل منقطع ہو جاے اور پھر مرد کی خواہش نکرے اگر اس جانور کی فرج جسکو تپ
آتی ہو اُسپر باندھین زائل ہو جاے بلیناس کہتا ہی کہ اسکی فرج اور پوست ناف کا باندھنا بھی
تپ کو مفید ہی اور نیز جو کوئی عورت دیکھے اُس مرد کو دوست رکھے اگر عورت باندھے مرد اُسکے
خواستگار ہون جس زمین پر اسکی کھال ڈال دیجاوے وہان سردی اور ٹڈی کی آفت نہو
اسکی کھال کی اگر چلنی بنا دین اور اُسمین غلہ گیہون کو چھانکر بوئین جملہ آفات سے محفوظ ہو

شیخ رئیس اعتقاد رکھتا ہے کہ جسکو کتّے نے کاٹا ہو وہ اُس جانور کی کھال کا پیالہ بناکر اُسمین پانی پیوے فوراً صحت پائے اسکا چمڑا اخرگوش کی گردن مین باندھین کتّے اُسکے پاس سے

متنفر ہون اسکے بال مقام براز کے اُکھاڑ کر جلاکر زیت مین ملاکر مخنث کے بدن مین مالش کرین اُسکی علت دور ہو اسکا سرگین روغن آس مین ملاکر سر مین لگائین بال نکلین صورت یہ ہی

عناق سیاہ گوش کو کہتے ہین یہ کتّے سے بڑا ہوتا ہے خوبصورت لال اونٹ کا سا رنگ کان سیاہ اسکا شکار مانند شکار چیتے کے ہوتا ہے جب راہ چلتا ہے تو اپنے ناخونکے نشان مٹاتا ہے اور کلنگ کا شکار کرتا ہی اگر وہ بھاگتا ہے تو یہ دوڑکے اسکا قدم پکڑ لیتا ہی صورت اُسکی یہ ہی

عترہ - ایک حیوان جنگل مین ہوتا ہے اسکی ناک باریک ہوتی ہے یہ جانور اونٹ کے پیچھے سے آکر اُسکو پکڑ کر مار ڈالتا ہے کہتے ہین کہ یہ جانور شیطان کی طرح ہوتا ہے لوگ اسکو دیکھتے ہین مگر اونٹ نہین دیکھتا ہے اسی وجہ سے وہ اسکا شکار ہو جاتا ہے صورت اُسکی یہ ہی

فالا شیخ رئیس کہتا ہی کہ یہ جانور اسوسے چھوٹا اور خاکی رنگ ہوتا ہی اور عمدہ لطیف گشا

دہن جسوقت کسی جانور کو دیکھتا ہی
اُسکی طرف دوڑتا ہے یہ حیوان
جسوقت کسی کو کاٹے سخت درد
پیدا ہوتا ہی جسکی دوا مشکل ہے
خواص اسکے گوشت کے شوربا
مین قولنج اور نقرس والون کو
بیٹھنا مفید ہی ۔ صورت اسکی یہ ہے

فہد یعنی چیتا یہ بڑا غصہ ور اور دوڑنے والا اور تنک خلق ہوتا ہی اور برخلاف پلنگ کے دست آموز بھی ہوتا ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ اس جانور کے تولد مین شیر اور پلنگ کا اتفاق ہی جیساکہ خچر گھوڑے اور گدھے سے متولد ہوتا ہی اور کل درندے فہد کی بو کو پسند کرتے ہین یہ جانور اپنے شکار کو شیر کی نذر کرتا ہی جب شیر کھاکر سیر ہو جاتا ہی تب اسکا پس ماندہ خود کھاتا ہی جاحظ کہتا ہی کہ جب فہد فربہ ہو یہ جانتا ہی کہ ہر ایک درندہ اسکے مارنے کی فکر مین ہے پس اپنے تئین پوشیدہ کرتا ہی اُسوقت تک کہ جب کل فہد فربہ ہون اسوقت اپنے غول مین ہیتا ہی اور جملہ درندون سے علحدہ رہتا ہی تاکہ ہوا سے اُسکی بو درندون مین نہ پہونچے بیماری مین کتے کا گوشت کھاکر آرام پاتا ہی اچھی آواز کو مرغوب رکھتا ہی اور کان لگاکر سنتا ہی اس جانور سے اور ریچھ سے جب جفتی ہوتی ہی تو عجب طرح کا ایک جانور پیدا ہوتا ہی جسکا نام کوسال ہی خواص

جس زخم سے خون جاری ہو اسکا پتا شہد
ونمک مین مخلوط کرکے لگا دین بند ہو جاے
اسکا گوشت کثرت سے کھانا تیز ذہن
اور قوی کرتا ہی جس عضو مین درد ہو
وہان اسکا خون ضماد کرنا نافع ہی جو شخص
خون اسکا نوش کرے احمق ہو جاے
اگر اسکے ناخن مکان مین رکھین چوہے
بھاگ جائین ۔ صورت اسکی یہ ہے

فیل - کُل حیوانات سے مست اور بھاری اور فربہ ہوتا ہی اور سونڈ کو زمین پر جھکائے رہتا ہے بعض کے دانت تین سو من کے ہوتے ہین اور ہاتھی باوجود ان سب باتون کے ملیح اور ظریف معلوم ہوتا ہے خداے تعالیٰ کو اس جانور کی آفرینش مین عجب صنعت ہی چونکہ اسکی گردن کوتاہ ہوئی خرطوم دراز بنایا کی جو انسان کے ہاتھون کے قائم مقام ہی جسکے وسیلے سے چارہ اور پانی اپنے منھ مین پہونچاتا ہے اور وہ سارے بدن مین پہونچ سکتی ہے اور دو کان بڑے بڑے مثل سپر کے ہوتے ہین جس سے مکھی اور پشہ کو دفع کرتا ہی کیونکہ اسکا منھ ہمیشہ کھلا رہتا ہی اگر مکھی یا مچھر کوئی اسکے کان یا منھ مین جاوے تو فوراً مر جاے اسی سبب سے اسکے کانون کو ہمیشہ حرکت رہتی ہے - اسکے دو بڑے دانت ہوتے ہین جسکا مقدار دو سو من تک ہی اسکے مفاصل نہین ہین مگر کتف اور ران اور کعب اس جانور مین پچاس برس کے بعد شہوت ہوتی ہے اور سات برس بعد وضع حمل ہوتا ہی کیونکہ اسقدر مدت مین اسکے بچہ کے جملہ عضو مضبوط ہوتے ہین اور یہ جانور سانپ کا دشمن ہوتا ہی سانپ کو دیکھتے ہی پیر تلے کچلتا ہی اور سانپ بھی اسکے بچہ کو کاٹ کر مار ڈالتا ہی اسکی بیماری سانپ کھانے سے دور ہوتی ہے جب مشقت کرنے سے یہ جانور درماندہ ہو دونون کندھے اسکے روغن اور گرم پانی سے مالش کرین پھر توانا ہو جاے اگر اپنے پہلو پر گرے اُٹھنا دشوار ہوتا ہی پس اور ہاتھی جمع ہو کر مدد دے کر اُٹھاتے ہین جب کوئی درخت اُکھاڑنا چاہتا ہے اُسکی جڑ مین خرطوم کو لپیٹ کر جڑ سے اُکھاڑ لیتا ہی فیل جنگی ایک قلعۂ روان کے مانند ہوتا ہی جسپر بہت سے آدمی سوار ہوتے ہین اور اُسکی سونڈ مین ایک لوہے کا آلہ نوکدار پہناتے ہین جسکو اہل عرب قرطل کہتے ہین اور اسی حربہ سے گھوڑے اور شتر کو دو پارہ کرتا ہی اسکے گرد پانسو آدمی پیدل نگہبانی پر رہتے ہین اور اسکی پشت پر پہلوان لوگ سوار ہوتے ہین اُسوقت پانچ ہزار سوار پر غالب آسکتے ہین اکثر اسکی زندگی چار سو برس تک ہوتی ہے زنادمی کہتا ہی کہ سلطان منصور کے عہد مین ایک ہاتھی دیکھنے مین آیا جسکو لوگ کہتے تھے کہ اسنے بہت سی لڑائیان فتح کی ہین اور فیل زمین عراق مین جلد مر جاتا ہے خصوص نرمادہ سے بہت جلد مرتا ہی فیلبان اسکے سر پر بیٹھتا ہی اور آنکس مارتا ہی جسکے اشارہ پر فیل سے ہر ایک حرکت کا عمل وقوع مین آتا ہے اور سخت کینہ ور ہوتا ہی - حکایت ہی کہ کسی فیلبان نے ہاتھی کے پیر درخت مین باندھے اور آپ دور جا کر سو رہا فیلبان کے سر مین بال بہت لمبے تھے ہاتھی نے اپنے فیلبان کو غافل پا کر ایک ڈال توڑی اور اسکو خرطوم مین پکڑ کر فیلبان کے بالون مین لپیٹکر

اپنے روبرو کھینچ لیا اور پانوٴن کے نیچے دباکر مار ڈالا - خواص بلیناس نے لکھا ہی کہ اگر اسکے
کان کا میل نوش کرے ایک ہفتہ تک نیند نہ آئیگی اگر اسکا زہرہ تین روز تک برص پر لگاوین
آرام ہو جاے اگر اسکی چربی کا دھوان کسی کے بدن پر پہونچے جذام پیدا ہو اسکی ہڈی مرگی
والے کی گردن مین باندھنا مفید ہے اگر اسکے دانت کا دھوان درخت مین پہونچاوین اُسکا
پھل کھٹا نہوگا اور اُسکے کرم دور ہو جائینگے اگر اسکے دانتون کا برادہ شہد کے ساتھ چھائین
پر مالش کرین جلد زائل ہو اگر اسکے دانت درخت پر لٹکاوین اُس سال نہ پھلیگا اگر گھر مین دھونی
دین مچھر مر جاوینگے اگر اسکے دانت کا برادہ زخم فاسد پر چھڑکین وہ زخم اچھا ہو جاے اور نیز
جلے ہوے عضو کو بھی مفید ہے اسکا چمڑہ ہر علت ناقص والے کو باندھنا مفید ہے کہتے ہین جسکے
عضو خشک اور پوست مین جھُریان پڑگئی ہون اُسکو اُسکی کھال پر سونا مفید ہے اسکی کھال کا
دھوان بواسیر کھوتا ہی اسکا پیشاب جس گھر مین چھڑکین چوہے نہ آوینگے اسکے سرگین کا دھوان
تپ کو مفید ہے اگر قولنج والا اسکے سرگین کو نوش کرے مفید ہو اور پھر تمام عمر اُسکو یہ عارضہ
نہو اگر اسمین کیچلی سانپ کی ملاکر سرمہ بناوین واسطے پربال اور ڈھلکا اور بد گوشت چشم کے
نافع ہے جسکے پاس اسکا سرگین ہو اُسپر بد نظر موثر نہوگی اگر عورت اسکے سرگین کو اپنی فرج مین
حمول کرے حاملہ نہوگی اکثر ہندوستان کی بدکار عورتین ایسا کرتی ہین تاکہ جوانی کی رونق
باقی رہے
ورنہ چند بار
کے لڑکا ہونے
اور دودھ
پلانے سے
وہ حسن جمال
نہین رہتا
ہے صورت
فیل کی
یہ ہے

قرد - یعنی لنگور ایک حیوان بدشکل ہوتا ہی ہمیشہ سر نیچے رکھتا ہی اور جلد فہم اور باریک کاریگریان

سکتا ہی عریض کپڑون کو جسکے دونون طرف جولاہے کا ہاتھ نہین پہونچتا ہے پس وہ کپڑا اسی کی
مدد سے جولاہہ بنتا ہے ملک نوبہ نے دو لنگور ہدیہ کے طور پر متوکل خلیفہ کو بھیجے جو ایک خیاط
اور دوسرا زرگر تھا اہل یمن نے اُنکو یہان تک تعلیم کیا کہ جب بقال اور قصاب کہین جاوین
یہ حیوان دوکان کے محافظ ہون اور سودا بیچین اسکی مادہ بارہ بچہ تک جنتی ہے اسکو مانند
انسان کے اپنی مادہ سے بڑی شرم ہوتی ہے ایک شخص باشندۂ صنعاے یمن کا بیان ہی
کہ ایک روز مین کسی پہاڑ پر گیا وہان ایک لنگور کو دیکھا کہ اپنی مادہ کے زانو پر سر رکھے سو رہا ہی
ناگاہ دوسرا لنگور آیا اُس مادہ نے اپنے شوہر کا سر آہستہ سے ہٹا کے اُس لنگور سے گوشہ
مین جاکر زنا کیا یہ جب بیدار ہوا اُسکی تلاش کی جب مادہ کو پایا تو سونگھنے سے سمجھا اور فریاد
کی اسکے چیخنے کے ساتھ ہی بہت سے لنگور جمع ہو گئے اور بعد دریافت حقیقت حال کے
اُس مادہ کو گڈھے مین بٹھا کر سنگسار کر کے مار ڈالا - غرض اگر اسکے کسی عضو کو آدمی اپنے
پاس رکھے جو شخص اسکو دیکھے اسکا دوست ہو جائیگا اور اگر اسکے دانت کو گھسکر آنکھ مین
لگائے سفیدی زائل ہو اسکا گوشت پکا کر کھانا کوڑھ کو مفید ہی یہ خاصیت شیر سے معلوم ہوئی

ہی کیونکہ شیر کو جب جذام ہوتا ہی تو
اسکا گوشت کھانے سے اچھا
ہو جاتا ہی اگر اسکا خون انسان بیوے
گونگا ہو اور نیز لوگون کی نظر مین
قبیح ہو اگر اسکے پوست کی غربال
مین کوئی تخم چھانکر بو دین تو وہ
زراعت ٹڈی وغیرہ کی آفات سے
محفوظ رہیگی - صورت یہ ہے

کرگدن - یعنے گینڈہ یہ حیوان ڈیل ڈول مین ہاتھی کے طور پر ہوتا ہی اور صورت شکل مین
بیل کے مشابہ ہوتا ہی مگر اتنا فرق ہے کہ بیل سے بڑا ہوتا ہی اور اسکے سم بھی ہوتے ہین اور
خشمگین ہوتا ہی یہ جانور جسپر حملہ کرتا ہی خطا نہین کرتا اور تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہین ملک ہندمین
ہوتا ہی اسکے سر پر ایک سینگ ہوتا ہی نہایت سخت وسطبر اور نوک اسکی نہایت تیز اور جڑ اسکی موٹی اور
رخ نوک کا پشت کی طرف ہوتا ہی اور خم اسکا منھ کی جانب تعجب یہ ہی کہ اسکے سم اور شاخ دونون

زمین بر خلاف اسکے کہ سُم والے جانور کے سینگ نہین ہوتا یہ جانور شمار مین کم ہوتا ہے اسکی زندگانی سات سو برس کی ہے پچاس برس کے بعد اسکی شہوت تیز ہوتی ہے اور تین سال کے بعد وضع حمل ہوتا ہے اہل ہند کہتے ہین کہ جس زمین پر کرگدن ہو وہان دوسرے حیوانات نہین رہتے ہاتھی کو جب دیکھتا ہے تو اسکے پیچھے سے آکر پیٹ مین سینگ مارتا ہی اور اپنے دونون پانون پر کھڑا ہو جاتا ہے اور ہاتھی کو اُٹھا لیتا ہی مگر جب وہ چاہتا ہی کہ ہاتھی کو اپنے سینگ سے جدا کرے ممکن نہین ہوتا آخر کو دونون گر کے مرجاتے ہین کہتے ہین کہ اس جانور پر کوئی ہتھیار اثر نہین کرتا اور کوئی حیوان اسکا مقابلہ نہین کر سکتا فاختہ سے اسکو اُنس ہے جس درخت پر فاختہ کا آشیانہ ہو اُسکے نیچے کھڑا ہو کر اُسکی آواز سنتا ہی اور خوش ہوتا ہی خواص کہتے ہین کہ بعض کرگدن کے سینگ مین ایک شعبہ ہوتا ہی اور اُس شعبہ مین سوار کی تصویر ہوتی ہے شاذ و نادر بادشاہان ہند کے پاس وہ سینگ ہوتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ قولنج والے کو ہاتھ مین لیتے ہی آرام ہو جاتا ہے اگر اسکو گھسکر پیوین مرگی دور ہو تشنج اور پھڑکنے اعضا کا عارضہ جلد دفع ہو ابن الخیر استر آبادی کہتا ہے کہ ایک روز قافلہ غزنین کو جاتا تھا اُسمین اسکا باپ تھا ناگاہ خبر آئی کہ راستہ مین رہزن لوگ لوٹ مار کرتے ہین یہ سُنکر ہر ایک مضطرب ہوا ہمارے قافلہ مین ایک شخص نے کہا کہ مت ڈرو مین انکو دفع کرتا ہون بشرطیکہ مجھے انکے پاس پہونچا دو پس ایک شخص نے اُسکو چورون کے مقام پر پہونچا دیا جسوقت قزاق پہاڑ کے درہ سے باہر نکلے اُسنے کوئی چیز اپنے پاس سے نکالی اور زمین پر گھسکر وہان کی خاک اُنکی طرف اُڑا دی خاک اُڑاتے ہی ایسی ہوا سخت چلی کہ تمام چور گر گر پڑے اور کسی سے کھڑا نہ رہا گیا پس تمام قافلہ اُس جگہ سے سلامت نکل گیا اور کسی کو اُنسے گزند نہ پہونچا جب ہم غزنین پہونچے شیخ علی ابن سینا کی ملاقات کو مع اُس شخص کے گئے اور اثناے کلام مین اُسکی تدبیر کا حال بیان کیا شیخ نے جواب دیا کہ یہ شخص میرے دوستون مین ہے اور اسکے پاس کرگدن کا سینگ ہی جس سے ایسے عجائبات بہت ہوتے ہین اسنے مجھے چند تحفہ دیے ہین ازانجملہ ایک گرہ شاخ کرگدن اور ایک چھُری جسکا دستہ اسی سینگ کا ہے اسکی خاصیت یہ ہی کہ وہ چھری اگر ایسے کھانے یا شراب کے پاس رکھی ہو جو زہر آلودہ ہو تو اُسکے زہر کی قوت کو توڑتی ہے اگر انسان اسکی دہنی آنکھ کا تعویذ بنا وے تمام درد کو دور کرے دیو پری سانپ کوئی اُسکے گرد نہ آسکے اگر بائین آنکھ ہو تپ کو دفع کرے اگر اسکی کھال

کا جوشن بناوین کوئی ہتھیار کارگر نہو۔ صورت اسکی یہ ہے۔

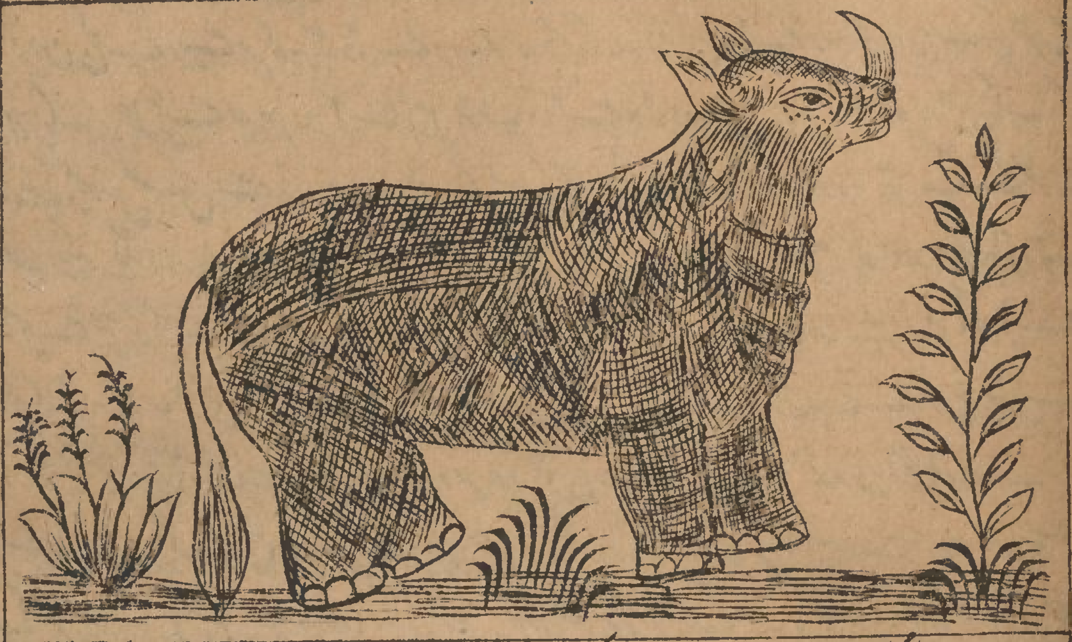

کلب ۔یعنی کُتّا یہ حیوان بڑا محنتی اور جفاکش اور انسان کا دوست اور وفادار ہوتا ہی اور ہمیشہ گرسنہ اور بیدار رہتا ہے ذراسی رعایت مین بڑی خدمت کرتا ہے اور چوکیداری اور چورون سے نگہبانی مخصوص اسی سے ہی جاحظ کا قول ہے کہ یہ ایسا عقلمند ہوتا ہے کہ اگر اسکو ہرن کے حلقہ پر چھوڑین تو مادہ کو چھوڑ کر نر کا مزاحم ہوتا ہی اس سبب سے کہ اگرچہ بہ نسبت مادہ کے نر آہو زیادہ دوڑتا ہے لیکن اُمید رکھتا ہی کہ یہ خوف کھاکر جلد پیشاب کریگا اُسوقت اُسکو ٹھہرنے کی حاجت ہوگی اور مین پکڑ لونگا بخلاف مادہ کے جسکو پیشاب کرنے کے وقت مین ٹھہرنے کی کچھ ضرورت نہین ہوتی ہے زیادہ تعجب یہ ہی کہ برف کے دنون مین جب زمین برف سے چھپ جاتی ہے تو صیاد کو باوصف عقل کے شناخت شکار کی نہین رہتی ہی بس یہ صیاد کو جائے شکار سے آگاہ کرتا ہی مگر یہ امر مخصوص سگ شکاری سے ہی یہ جانور برف سے تکلیف پاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ابر کو دیکھکر فریاد کرتا ہے عرب مثل کہتے ہین کہ لا یضر السحاب نباح الکلب ۔یعنی کتے کی فریاد سے ابر کو کچھ نقصان نہین پہونچتا ہی رات کو جب کسی آدمی کو دیکھتا ہی تو بھونکتا ہی اور جب تک وہ آدمی بیٹھ نہین جاتا ہی تب تک یہ بھی چپ نہین ہوتا اور جب وہ بیٹھ جاتا ہی تو یہ چپ ہو رہتا ہی اس خیال سے کہ اب مین اس آدمی پر غالب آیا اور اُسکو خوار اور زبون کر دیا گرمی کے دنون مین اس جانور کو دیوانگی کا مرض ہو جاتا ہی اسکا مزاج گرم وخشک ہوتا ہی جون جون گرمی زیادہ ہوتی ہی اسکا مرض بڑھتا جاتا ہی لعاب اسکا زہر قاتل

ہے جسکا علاج نہین اسکی دیوانگی کی علامت یہ ہے کہ ہمیشہ زبان باہر نکالے رہے آنکھیں سرخ ہون گردن کج کیے رہے سر کو نیچے ڈالے رہے اور دُم کو رانون مین دبائے رہے اور مست کی طرح ہر ایک پر حملہ کرے جدھر نظر کرے اُس طرف دوڑے گو کہ وہ دیوار ہو یا درخت یہان تک کہ اسکے ہمجنس اُس سے فرار ہوتے ہین اگر کسی کو کاٹے علاج ناممکن ہو وہ بھی کتے کے طور پر بھونکنے لگے اور پانی مین جب اپنی شکل دیکھے کتے کی سی صورت معلوم ہو اور ہرگز پانی نوش نہ کرے حتی کہ کثرت پیاس سے مرجاے بلیناس کہتا ہے کہ ایک دیوانہ کتے نے گھوڑے کو کاٹا اسکا سوار بھی دیوانہ ہوگیا کتے کی بیماری گیہون کی بالیان کھانے سے دفع ہوتی ہے دراز گوش کی آواز اسکے حق مین دردسر پیدا کرتی ہے اگر کسی نے مہندی لگائی ہو اور اسوقت سفید یا زرد رنگ کا کتا فریاد کرے ہرگز شوخ رنگ نہوگا کتے کا مزاج بسبب حرارت اور یبوست کے لزج ہوتا ہے پس یبوست اسکی احلیل مین جمع ہو کر گرہ کے طور پر ہو جاتی ہے اور اگر کوئی پتھر کسی کتے پر مارے اور کتا اُسکو پکڑ کر پھینک دے پس اگر شراب مین اُس پتھر کو چھوڑ کر کوئی نوش کرے جنگجوئی آغاز کرے اگر کبوترون کی چھتری مین رکھدین کل کبوتر پریشان ہون اصفہان مین ایک شخص نے ایک آدمی کو مار ڈالا اور کنوئین مین ڈالکر اُسکا مُنھ بند کردیا متوفی کے پاس ایک کتا رہا کرتا تھا اُسنے دیکھ لیا وہ جب آتا اس کنوئین کی خاک اُڑاتا اور قاتل کو جب دیکھتا بھونکتا لوگون نے کنوئین کا مُنھ کھولکر لاش نکالی اور قاتل کو بھی اُسی علامت سے پکڑ کر سزا دی آخر کو اُسنے اقرار کیا اور قصاص مین قتل کیا گیا۔ کہتے ہین کہ ایک شخص کے پاس کتا تھا اتفاقاً اس شخص نے چاہا کہ دریا مین درآئے کتے نے اُسکا پانون پکڑا اور اسکو دریا کیطرف جانے سے منع کیا مرد نے غصہ مین آکر تلوار سے اُسکو ہلاک کرکے دریا مین پھینکا یا ایک گھڑیال پانی کے نیچے گھات مین تھا وہ کتے کی لاش کھینچ لیگیا اسوقت وہ شخص سمجھا کہ اسی واسطے یہ مانع ہوتا تھا اور بہت تاسف کیا۔ خواص جس مکان کی دیوار کے نیچے کالے کتے کی آنکھ دفن کرین وہ مکان ویران ہوجاے اگر کسی کے پاس ہو اُسپر کتے نہ بھونکینگے اسکے دانت اگر گزندہ کتون کے باندھین ہرگز نہ کاٹینگے اگر کودک کے تعویذ کرین دانت آسانی سے برآمد ہون اور صاحب یرقان کو بھی مفید ہے اور خواب مین ڈرانے کو بھی مفید ہے اگر دیوانہ کتے کے دانت اپنے پاس رکھے پھر کوئی دیوانہ کتا اُسکو نہ کاٹیگا اگر اسکی زبان کسی کے موزہ مین دوخت کرین اُسپر کتا نہ بھونکیگا اکثر چور یہ عمل کرتے ہین اسکا پتہ اگر بطور سرمہ لگائین تاریکی چشم کو مفید ہے

اسکا کلیجہ کھانا بھی یہی تاثیر رکھتا ہے مردہ کتے کی چربی خنازیر کو تحلیل کرتی ہے خصوصاً جب دانہ حلق یا منھ مین ہو بلیناس کہتا ہے کہ اگر کتے کا کاٹا ہوا شخص پانی نہ پیوے کتے کا داہنا پیر اسکو بیچاکر کھلا دین تو وہ پانی کا خواستگار ہو اسکا قضیب خشک کر کے ران پر باندھنا قوت جماع کثرت سے پیدا کرتا ہے کالے کتے کے بال مرگی والے کے باندھنا مفید ہی کتے کا پیشاب ملنا قاطع مسّون کا ہے اسکی چیچڑی کھانا قولنج والے کو مفید ہے اسکے دودھ کو اگر شراب

یا شہد کے ساتھ کھاوین مردہ بچہ گرائے اسکا سرگین صاحب خناق کو سودمند ہے اور حمول اسکا سقوط حمل کا مانع ہی ۔ صورت یہ ہی ۔

نمر ۔ لیئنے بلنگ ہندی مین اسکو تیندوا کہتے ہین یہ جانور قوی اور غضبناک اور بڑا غصہ والا اور خوبصورت اور تند خو ہوتا ہی اسکی وحشت کسی طرح دفع نہین ہوتی ہی یہ دیگر حیوانات کا دشمن ہوتا ہی اور کسی سے نہین ڈرتا ہی حتی کہ اگر ایک لشکر اسپر حملہ کرے تو بھی نہ بھاگے یہ جانور خواہ سیر ہو خواہ گرسنہ حریص ہر جانور پر کرتا ہی برخلاف شیر کے کہ وہ سیری کے وقت تعرض نہین کرتا اسکی پشت کا مہرہ بڑا کمزور ہوتا ہی حتی کہ اگر ہلکا سا صدمہ کمر کو پہونچے شکست ہو جاے بر وقت بیدار ہو کے اسکے خرخرہ سے حیوان فرار کرتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ قصد شکار کا رکھتا ہی کہتے ہین کہ اسکے منھ مین خوشبو ہوتی ہے برخلاف دہن شیر کے کہتے ہین کہ اگر کسی کے اسکا زخم ہو گیا ہو تو اسپر چوہے خاک ڈالتے ہین تاکہ زخم متعفن ہو کر مجروح مرجاے اور اسی وجہ سے ایسے زخمی کی محافظت اچھے طور پر کرتے ہین اور چوہون کے ڈر سے بلیون کو پاس رکھتے ہین یہ جانور بیماری مین چوہے کھاکر آرام پاتا ہے اس سے اور سانپ سے دوستی ہی جب یہ بچہ دیتا ہے تو افعی اسکے بچہ کے گرد حلقہ باندھکر پاسبانی کرتا ہی خواص کہتے ہین کہ اسکے کل اعضا زہر قاتل ہین جس جگہ اسکا سر دفن کرین چوہے کثرت سے وہان جمع ہون اسکے پتہ کا سُرمہ آنکھ کی روشنی زیادہ کرتا ہے ۔ اگر گوشت اسکا پانچ درم روغن بلسان کے ساتھ کھائے سانپ کا زہر اثر نہ کرے ۔ اسکی چربی لگانا پرانے زخمون کو صاف کرتا ہے اسکی ہڈی لڑکون کے واسطے تعویذ کرنا دافع کھانسی ہے ۔ صاحب بواسیر اگر اسکی کھال کا بستر بناوے مفید ہو اسکا پوست جسکے پاس ہو ہیبت نظر آئے ۔ صورت نمر یعنے

یامور۔ ایک وحشی جانور ہے اسکے دو سینگ ہوتے ہین اسکی حالت بقرالوحش سے ملتی ہوئی ہی اکثر ندیون کے کنارہ پر رہتا ہی اور جھاڑیون مین گھسکر بازی کرتا ہی اسکے سینگ جب جھاڑیون مین پھنس جاتے ہین اور چھوٹ نہین سکتے ہین تو عاجز ہو کر فریاد کرتا ہی اُسوقت لوگ پہونچکر گرفتار

کرتے ہین خواص اسکا گوشت شراب مثلثا بکا کر لڑکون کو کھلانا کند ذہنی سے صحیح کرتا ہی اسکی کھال کا بستر بواسیر کو نافع ہی اسکے پانون کی ہڈی اگر پیر مین باندھین چلنے مین در ماندہ نہون۔ صورت یہ ہی۔

**نوع ششم طیور کے بیان مین**۔ خدا نے اس نوع کو ہلکا اور قلیل الاعضا بنایا ہے جب بسبب ضعف کے اپنے دشمن سے مقابلہ نہین کر سکتا تھا تو پرون سے بھاگنے کی طاقت عطا فرمائی اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ یہ اُڑ جانا بسبب ہلکا ہونے کے ہی ورنہ گران ہو کر کیونکر پر مار سکتا بلکہ جو ہوا پر بکثرت ٹھہرتے ہین وہ زیادہ تر خفیف ہین عجب قدرت خدا ہی کہ باوجودیکہ ہوا بہ نسبت طائر کے ہلکی ہے مگر طائر اُسپر ٹھہرا رہتا ہی اور نیچے نہین گرتا گویا ہوا اُسکی بمنزلہ کشتی ہی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی۔ الم یروا الی الطیر مسخرات فی جو السماء ما یمسکھن الا اللہ خلاصہ یہ ہی آیا نہین دیکھتے ہو طائرون کی طرف کہ کیونکر وہ زیر آسمان مسخر ہین بس سوائے اللہ کے کون اُنکو ہوا پر ٹھہرا سکتا ہی اکثر اعضا اُنکے بوجہ سُبکی طیران کے نہین ہین مانند کان دانت مثانہ وغیرہ کے اور اُنکے عوض مین خفیف اعضا پیدا کیے جیسا کہ معدہ انکی عوض مین پوٹہ اور دانت کی عوض چونچ اور کان کی جگہ قابضہ اور بالون کی جگہ پر و علی ہذا القیاس ہر عضو ثقیل کی جگہ عضو خفیف پیدا کیے اور بعض عضو کو انمین سے بالکل ساقط کر دیا جسکی گردن لمبی ہوگی اُسکے پانون بھی طویل ہونگے جسکی گردن کوتاہ ہی اُسکے پانون بھی چھوٹے

ہین اگر دُم اُنکی کاٹ ڈالین تو اُڑنے کی طاقت کم ہو جاتی ہے جاحظ کا قول ہے کہ جو پرندہ تیز اُڑنے والا ہو وہ ضعیف المشی ہے مانند کبوتر اور چمگادڑ اور کنجشک کے اگر اُنکے پیر نہون تو اُڑ نہ سکین جیساکہ آدمی کے اگر پانؤن نہون تو چل نہین سکتا جس جانور کے کان باہر نہین ہوتے وہ بیضہ دیتا ہی جسکے کان باہر ہوتے ہین وہ بچہ دیتا ہی اور اپنے بچہ کو دودھ بھی پلاتا ہے بعض طیور مختلف الرنگ ہوتے ہین مانند طاؤس کے اور بعض خوش نمو مانند کبوتر کے اور بعض نغمہ سرا مانند بلبل اور قمری کے اور عجیب الوضع مانند کرکی اور لقلق اور قنبرہ کے اب یہان پر ردیف وار مع خاصیت بیان ہوتے ہین ابو براقش ایک مرغ ہوتا ہے خوبصورت خوش رنگ اسکی گردن لمبی اور پانؤن بھی طویل اور منقار سُرخ اور دراز اور ہر وقت رنگ بدلتا ہی کبھی سرخ

کبھی زرد کبھی سبز کبھی ازرق شاعر کہتا ہے

مصرعہ کابی براقش کل لون لونہ یتخیل +

یعنے مین مثل براقش کے ہون کہ ہر وقت ایک رنگ بدلتا ہون اس مرغ کے رنگون پر روم مین کپڑا بنتے ہین جسکا نام بو قلمون ہی۔ صورت اسکی یہ ہی

ابو ہرون ـ یہ مرغ خوش آواز ہے کہ اسکا مقابلہ کوئی گویا نہین کر سکتا تمام رات صبح تک چہکتا ہے اور اکثر چڑیان اُسکی آواز سننے کو جمع ہوتی ہین عاشق لوگ زیادہ تر فریفتہ ہو کر وہان پر ٹھہر جاتے ہین ـ صورت ابو ہرون کی یہ ہے

اوز یعنی بط یہ جانور پانی کا پیر نا پسند کرتا ہی جسوقت اسکا بچہ انڈہ سے نکلتا ہی فوراً دریا مین در آتا ہی اور شناور ہوتا ہی اسکی خاصیت ہی کہ اسکا نر انڈے کی نگہبانی نہین کرتا اور اسکے انڈے نو یا گیارہ ہوتے ہین جبکہ مادہ انڈون کی حفاظت کرتی ہی تو نر کھڑا ہو کر چوکیداری کرتا ہی اور بچہ اُنیسوین دن نکلتا ہی یا ایک مہینے کے بعد کہتے ہین کہ انکے پیٹ مین ایک پتھر ہوتا ہی اگر اُسکو گھس کر صاحب اسہال کو پلا دین نافع ہی اسکا دماغ رازیانج کے ساتھ جو شاندہ کے ہمراہ پیسکر دوا لے

کو پینا مفید ہے اور نیز درد شکم کو بھی اسکی زبان سلس البول کو نافع ہی اگر اسکا مرارہ یعنے پتہ روغن بنفشہ کے ساتھ ناک مین ڈالین درد شقیقہ کو نافع ہے اسکی چربی بوائی کو مفید ہے شیخ الرئیس کہتا ہی کہ اسکا گوشت کھانا صورت کو روشن اور باہ کو زیادہ کرتا ہی اسکی چیسو بی رنگ وعمدہ کرتی ہے آسکا خون نمک اور آب شوربے کے ساتھ پینا درد مثانہ کو مفید ہی اسکا بایان بازو تپ ربع والے کے اگر داہنی طرف باندھین عارضہ زائل ہو اسکی استخوان جلاکر جملہ اعضا کے درد پر مالش کرنا مفید ہے اسکے بیضہ کا کھانا قوت باہ زیادہ کرتا ہی اسکے انڈے کی سفیدی خشک کرکے پانی کے ساتھ پینا خشک کھانسی کو دفع کرتی ہے۔ صورت یہ ہی

باز۔ یہ جانور سب طائرون سے متکبر اور بدخو ترکستان مین ہوتا ہی کہتے ہین کہ یہ نر نہین ہوتا اسکا نر چیل یا کوئی اور پرندہ ہی اسی سبب سے اسکی شکل وصورت مختلف ہوتی ہی عمدہ باز وہ ہی کہ سفیدی اُسمین غالب ہو اور فربہ اور دلیر اور خوشخو ہو لیکن اشہب رنگ کا باز سوائے سرزمین آرمینہ اور حرز کے دوسری جگہ نہین ہوتا ہی ہارون رشید کے اخبار مین لکھا ہی کہ ایک روز اشہب رنگ باز کو چھوڑا وہ ہوا پر جاکر ناپدید ہوا لوگون کو مایوسی ہوئی کہ دفعۃً وہ آسمان سے ایک مچھلی یا سانپ کو لیے ہوئے آیا اور بموجب حکم شاہی عقلا سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیا امر ہی مقاتل نامے ایک شخص نے جواب دیا کہ آپ کے دادا عبداللہ ابن عباس سے روایت ہی کہ ہوا ایک خلقت سے آباد ہی اور وہان ایک جانور مثل سانپ کے پردار ہوتا ہی اور اُسکا باز اشہب دشمن ہے خلیفہ نے طشت منگواکر اُس جانور کو باز سے جدا کیا اور ویسا ہی پایا پس مقاتل کو بہت سا انعام دیا یہ جانور گھوسلا اپنا اونچے درخت پر بناتا ہی جسکی شاخین گنجان ہوتی ہین اور اپنے آشیانہ مین چھت بناتا ہی تاکہ باد وباران سے محفوظ رہے بیماری کی حالت مین گنجشک کھاکر آرام پاتا ہے پر جھاڑنے کے وقت چوہے کو کھاتا ہی تاکہ پر جلد نکل آوین اور ایک گھاس مرارہ نام ہوتی ہی اُسکو اپنے آشیانہ مین ضرور رکھتا ہی تا دشمن اُسکے گرد نہ آوین۔ خواص اسکے پتہ کا سرمہ لگانا اوائل موتیابند مین مفید ہی اور اسکی پہچان یہ ہی کہ اسکے اوائل مین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نظرون مین پشہ یا دھوان اڑتا نظر آتا ہی اگر اسی کا ایک قطرہ بھی صاحب لقوہ کی ناک مین ٹپکاوین مفید ہے

سفید باز کا پتہ آنکھون کی سفیدی اور تاریکی اور نزول آب کو مفید ہے شیخ رئیس کا مقولہ ہے کہ تمام

طائرون کا پتہ دافع تاریکی چشم ہے اسکا ناخن جس درخت پر آویزان کرین چڑیون کے ضرر سے محفوظ رہے اسکی ہڈیون کی راکھ عضو سوختہ پر چھڑکنا مفید ہے۔ صورت یہ ہے

باشق یعنے باشہ یہ سب شکاری جانورون سے چھوٹا ہی یہ کنجشک کا دشمن ہی اور جو مرغ کہ

کنجشک کے برابر ہو اور نیز فاختہ کو بھی صید کرتا ہے اسکا دماغ اگر ایک درم بادرنجبویہ کے ساتھ نوش کرین خفقان کو نافع ہے۔ صورت اُسکی یہ ہے۔

ببغا۔ یعنے طوطا یہ خوبصورت خوشرنگ۔ سُرخ و زرد و سبز و سفید ہوتا ہی مگر اکثر سبز ہوتا ہی منقار موٹی ہوتی ہے اور زبان چوڑی جو بات سنے اُسکو دوبارہ فوراً صحیح ادا کرے ہان اسکے معنی سے ناواقف رہے اسکے تعلیم کرنے کی کیفیت یون ہی کہ اسکے قفس مین آئینہ رکھ کر اسکے پیچھے سے کوئی بات کرے وہ اپنی صورت کو گویا سمجھکر اُسی کے کلام سے جواب ہی کرتا ہے اسکے عجائب مین سے یہ ہی کہ پانی نہین پیتا بلکہ آبنوشی سے ہلاک ہو جاتا ہے خواص اُسکی زبان کا کھانا فصیح کرتا ہی جو کوئی اسکا پتہ کھائے اُسکی زبان ثقیل ہو جائے اسکا خون بعد خشک کرنے کے

جس دو آدمی کے درمیان مین چھڑکین باہم خصومت ہو جاے اسکی بیٹ غورہ کے پانی میں پیسکر سرمہ کرنا ڈھلکا اور دھند کو نافع ہی۔ صورت اُسکی یہ ہی۔

بلبل اِسکو فارسی مین ہزار داستان کہتے ہین یہ ایک چھوٹا طائر اور تیز اڑنے والا اور فصیح زبان اور گویا ہوتا ہی باغ مین آشیانہ کرتا ہی اور موسم بہار مین وجد کرتا ہی گل کا عاشق ہے جب کسی کو گل توڑتے دیکھتا ہے بیصبر ہوکر فریاد کرتا ہی چونکہ اسکا مزاج گرم ہے اسواسطے پانی مین اکثر

نہاتا ہی اور بہت پیا کرتا ہے آندھی کے وقت آشیانہ سے نہین نکلتا اسکا یہ خواص عجب ہی کہ

گھر مین قفس مین جفتی نہین کرتا ہی سوا
باغچون کے اسکا گوشت اگر سرطان کی چشم
کے ہمراہ بزکوہی کے چمڑے مین دوخت
کرین اور بازو پر باندھین تو جادو موثر نہو
صورت اُسکی یہ ہے

بوم - یہ مشہور جانور ہے دن مین باہر نہین نکلتا کیونکہ ضعف لبصارت رکھتا ہی ہمیشہ تنہا ویرانون مین رہتا ہی فرقہ انسان اُسکو منحوس جانتے ہین یہان تک کہ یہ اپنی نحوست مین ضرب المثل ہے اسکی آواز سے سانپ اور افاعی بھاگتے ہین اسکو کوے سے دشمنی ہے رات کو اسکے مقابل کوئی چڑیا نہین اُڑ سکتی کیونکہ اورون کو رات کے وقت ضعف لبصارت ہوتا ہی جیسا اسکو دن کو تیرگی چشم ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب اُلو کو سب جانورون کو دیکھ لیتے ہین تو اُسکے گرد جمع ہو کر اسکو ستاتے ہین خواص اسکا مغز دماغ آنکھ مین لگانا ظلمت چشم کو مفید ہے اگر روغن مین ملا کر ناک مین ٹپکاوین درد شقیقہ دور ہو - کہتے ہین کہ یہ ایک آنکھ سے خواب کرتا ہی یعنے ایک آنکھ بند اور ایک کھُلی رہتی ہے پہچان اسکی یہ ہے کہ دونون کو پانی مین ڈالین جو پانی مین سیدھی رہے وہ خواب کرتی ہے اور جو معکوس ہوجاے وہ بیدار رہتی ہے پس اگر سیدھی آنکھ کو کسی کے سرھانے رکھ دین تو وہ بیدار نہو گا اور اُلٹی آنکھ کو انگوٹھی کے نگینہ کے نیچے نصب کرکے اگر کوئی پہنے تو اُسکو نیند نہ آویگی اگر اسکی آنکھ مشک مین ملا کر جسکو سونگھاوین وہ اُسکا دوست ہو جائیگا اسکا دل بریان کرکے کھانا لقوہ اور فالج کو مفید ہی اسکا پتہ بلوط کی لکڑی مین چسپان کرکے جسکو سنگ مثانہ ہو وہ اگر باندھے تو فوراً پتھری نکلجاے اگر اسکا پتہ طرفہ کی لکڑی مین لگا کر جسکا پیشاب بستر پر خطا ہوتا ہو باندھے مفید ہی اسکا کلیجہ زہر قاتل

ہی اور قولنج پیدا کرتا ہی جسکی دوا نہین اسکا گوشت
غثیان پیدا کرتا ہی اور اگر خشک کرکے حیس حماقت
کی خورش مین دیوین اُنکے باہم دشمنی پیدا ہو اسکا
تازہ خون لقوہ والے کے چہرہ پر لگانا مفید ہی
اسکا معدہ خشک کرکے جسکو کھلاوین قولنج شدید پیدا کرے صورت یہ ہی -

تدرج - یعنے چکور اسکو فارسی مین تذرو کہتے ہین خوش آواز باغ کا آشنا ہی جب باد شمالی ہو تو فربہی لاتا ہے اور باد جنوبی مین لاغر ہوتا ہے انڈا دیتے وقت مٹی کا دائرہ بناتا ہے

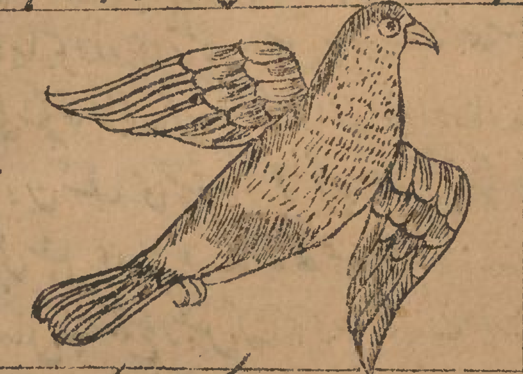

اُسمین انڈا دیتا ہے تا آفات سے محفوظ رہے جسوقت اُسکا بچہ نکلتا ہے اُسی وقت دانہ کھاتا ہے - کہتے ہین کہ زلزلہ آنے سے بیشتر یہ جانور جمع ہوکر فریاد کرتے ہین -

صورت اُسکی یہ ہے

تنوط - فارسی مین اسکو کہتو کہتے ہین یہ عجب مرغ ہوتا ہی یعنے درختون کی چھال کے ریشون سے گھونسلا بناتا ہی اور اُسکو درخت سے آویزان کرتا ہی اور بچہ کیا اسمین رکھتا ہی خواص اسکو شیشہ کے ٹکڑے سے اگر ذبح کرین اور اسکا خون پی لیوین تو کسی شی کی مستی مین یا نشہ مین مفاجاة جنگجوئی سے نجات پاوین اسکا مرارہ شکر کے ساتھ

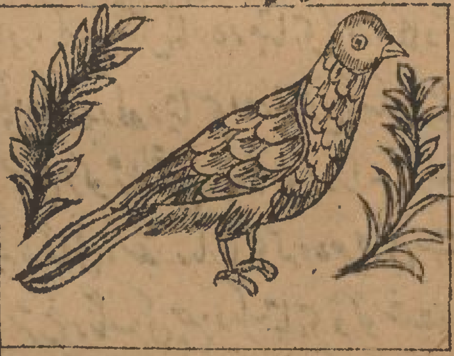

لڑکون کو کھلانا انسان کی آنکھون مین عزیز کرتا ہے شروع مہاینہ مین جب کہ قمر زائد النور ہو اگر اُسکی ہڈی لڑکے پر باندھین تو چشم خلائق مین محبوب ہو اگرچہ کتنا ہی کریہ منظر ہو - صورت اُسکی یہ ہی

حاضنۃ الافعی - جسکو دابہ افعی بھی کہتے ہین مرغان ہوائی مین سے ہی جب یہ انڈا دیتا ہی سانپ آنکر کھا جاتا ہے اور اپنا انڈا اسکی جگہ پر رکھدیتا

ہی جب مرغ مذکور آتا ہی تو اپنا بیضہ سمجھکر اُسکی حفاظت کرتا ہی اور بروقت نکلنے بچہ کے برخلاف اپنی شکل کے دیکھکر اُس سے گریز کرتا ہی ہمیشہ افعی ایسا ہی اس مرغ کے ساتھ کیا کرتا ہے - صورت یہ ہے -

حباری - اسکو فارسی مین چرز کہتے ہین یہ مرغ خوبصورت ہی مگر بیوقوف ہی جسوقت دوسرے طائر کا انڈا دیکھتا ہی اپنے بیضہ کو چھوڑکر اُسکو سیتا ہی اگر اسکا سرگین اور طائرون پر پڑے تو اُنکے پر باہم ملصق ہو جاتے ہین اور اُڑ نہین سکتے ہین چنانچہ قول عرب ہی - الحبارى سلاحہ سلاحہ یعنی حباری کا سلاح اُسکا سرگین ہے چنانچہ اسکا جب چرغ مرغ شکاری کا مقابلہ ہوتا ہے تو

جاری موقع پاکے اپنا سرگین اُسکے پرون پر ڈال دیتا ہی پس اُسکے تمام پر بیکار ہو جاتے ہین اور یہ بھاگ جاتا ہی اور اپنے ہمجنسون کو جمع کرکے چرغ کے پرون کو نوچ کر اُسکو ہلاک کر دیتا ہی اور یہی ترکیب جس جانور سے خصومت ہوتی ہے اُسکے ساتھ کرتا ہے خواص اگر اسکے شکم کو خشک کرکے نمک اندرانی اور نان سوختہ ہموزن کے ساتھ آنکھون مین

لگاوین سفیدی چشم کی زائل ہو اسکی خشک چربی سنبل اور قرظ کے ساتھ ہموزن کھانا نافع اسہال ہے- شیخ رئیس کہتا ہی کہ حباری کے بیضہ کا خضاب عمدہ ہی اور اسکو سفید ڈورہ پر امتحان کرنا چاہیے- صورت اُسکی یہ ہی

حداۃ- یعنے چیل نہایت خسیس ہی اکثر طائر اسپر غالب رہتے ہین کہتے ہین کہ ایک سال نر اور ایک سال مادہ رہتا ہی کوا اسکا دشمن ہے یہانتک کہ اپنا انڈا اسکے انڈے کو کھاکر اُسکی جگہ پر رکھ دیتا ہی اور زغن اُسکو اپنا انڈا سمجھ سیتی ہے جب بچہ نکلتا ہے تو وہ زاغ ہوتا ہی پس نر کو بڑا تعجب ہوتا ہی اور اپنے ہمجنسون کو جمع کرکے بچہ کو دکھلاتا ہی اور اپنی مادہ کو بوجہ بدگمانی اسقدر مارتا ہی کہ وہ مر جاتی ہے بیماری مین یہ جانور اپنے پر کھا کر صحت پاتا ہے اگر سرخ رنگ کی چیز دیکھتا ہی تو گوشت کے خیال سے اُسپر جھپٹا مارتا ہی صاحب الفلاحہ کہتا ہی کہ کبھی عقاب زغن اور کبھی زغن عقاب ہو جاتا ہی خواص اگر پتہ اسکا خشک کرکے سانپ کی رہگذر پر ڈال دین جو سانپ اُسپر سے گذریگا مرجائیگا جسکو بچھو کاٹے اسی طرف کی آنکھ مین اسکا پتہ بطور سرمہ کے لگاوین مفید ہو اسکا مخ یعنے مغز دماغ کراث یعنی گندنا اور

شہد کے ہمراہ جوش دیکر اسہال اور بواسیر مین نوش کرنا مفید ہی خون اسکا پینا دافع زہر ہائے قاتل ہی اسکی ہڈی جلاکر جراحت پر لگانا مصلح ہے اور ضماد اسکا سخت دملون اور پھوڑون کو پکا دیتا ہی- صورت اُسکی یہ ہی

حمام- یعنے کبوتر بڑا ذکی اور دور دور منزلون سے اپنے پہلے مکان مین آسکتا ہی اور اپنے شہر کی علامتون کو بخوبی پہچانتا ہی اگر اسکو کسی مقام بعید سے چھوڑین تو وہ اول آسمان مین چھپ

بعد ازان بلندی سے اپنے راستہ کی علامات یاد کرتا جاتا ہے حتی کہ اپنے مکان اصلی مین آجاتا ہی اکثر اسقدر اونچا اڑتا ہی کہ ابر اُسکے نیچے حائل ہوجاتا ہی جس سے بعجلت اپنے اصلی مکان پر آنے سے معذور ہوتا ہی یا کوئی عضو اُسکا بوجہ مرغ شکاری کے مجروح ہوجائے یا کوئی اُسکو پکڑ رکھے ان وجھون سے البتہ وہ اصلی مکان پر آنے سے معذور ہوجاتا ہی باہم اُنمین اُلفت مانند انسان کے ہی ہر طرح پر بوس وکنار وغیرہ سے زبیر بن المثنی کہتا ہے کہ یہ طائر مانند مرد وزن کے برتاؤ کرتا ہی اور مین نے دیکھا کبوتر کے نر و مادہ کے درمیان مین کہ اُسکی مادہ دوسرے نر کی طرف خیال نہین کرتی ہے مانند زنان عفیفہ کے اور بعض مادہ دوسرے نر سے بھی جفتی کھاتی ہے مانند زن فاجرہ کے اور بعض مادہ نر کی اطاعت نہین کرتی ہی اور ہر چند نر بلاتا ہی وہ اُسکی اطاعت نہین کرتی ہے اور ایک نر کی دو مادہ بھی ہوتی ہین اور نر دونون سے برابر اُلفت کرتا ہے اسکی مادہ باہم مادہ سے جفتی کھاکر چار انڈے دیتی ہی لیکن اُن انڈون سے بچے نہین نکلتے عجائب یہ ہی کہ مادہ جب بیضہ دینے کو ہوتی ہی تو نر کو خبر ہوجاتی ہے اور تنکے جمع کرکے بقدر آسایش اپنے اور انڈون کے آشیانہ بناتا ہی اور نر و مادہ دونون باہم بیضہ کی حفاظت کرتے ہین اور انڈون کو تنہا نہین چھوڑتے ہین اگرچہ قریب آشیانہ کے آگ بھی لگجائے اور وہان پر ایک مدت معہودہ تک مقیم رہتے ہین مادہ اکثر حفاظت کرتی ہے جب وہ اُٹھتی ہے نر قائم مقام ہوتا ہی تاکہ بیضہ کی حرارت دفع نہو اور جب بچہ نکلتا ہی تو نر و مادہ باہم اُسکو بھراتے ہین اول اپنے بچے کے حلق مین ہوا پھونکتا ہی تاکہ راہ غذا کشادہ ہو بعد ازان اپنے لعاب کی غذا پہونچاتا ہی جب معلوم ہوجاتا ہے کہ غذا کی راہ کھل گئی اُسوقت کھاری غذا دیوارون کی نونی وغیرہ بھراتا ہی تاکہ پوٹہ اُسکا مضبوط ہو جو کوئی یہ چاہے کہ کبوتر کا بچہ رنگ برنگ کا پیدا ہو پس چاہیے کہ کپڑہ کا کبوتر بنا کے الوان مطلوبہ سے اسکو رنگ دے اور جہان کبوتر پانی پیتے ہون وہان رکھ دے تاکہ نظر کبوترون کی اُس کبوتر مصنوعی پر پڑے پس جب بچے پیدا ہونگے تو وہی رنگ اُنکا ہوگا حمام بروقت بیماری کے ٹڈی کو کھاکر آرام پاتا ہی اور یاموز کبوتر حالت بیماری مین ترکل کی پتی کھانے سے صحت پاتا ہے اُس فرقہ مین عجب تجربہ ہے کہ اُسکا بچہ قبل جوانی کے درمیان نسر اور عقاب کے امتیاز کرتا ہے یعنی نسر سے نہ ڈرے اور عقاب سے بھاگ جائے اور شاہین کو دیکھنا زہر قاتل سمجھے جسطرح سے کہ بنات یعنی بکری ہاتھی اونٹ بھینس سے نہین ڈرتی اور گرگ سے خوف کھاتی ہے۔ جاحظ کہتا ہے

حمام ہر ایک جانور سے عمدہ ہوتا ہی لیکن جب وہ اپنے دشمنون کو دیکھے خوف ہوتا ہے جیساکہ
ورشان گوشہ شیر کو دیکھکر دم بخود ہوتا ہی یا کہ بکری بھیڑیے سے اور چوہا بلی سے خوف کرتا ہے
خواص اسکا پتہ رتوندھی اور دھوندھلے کو مفید ہے اور اینٹھے ہوے اعضا پر طلا کرنا عمدہ
ہوتا ہی کبوتر کا انڈا اگر زخم پر رکھین مندمل ہو اور نیز چوٹ اور ضرب اور کہنہ زخم کو زائل اور
دور کرتا ہی اور آنکھ مین لگانا شبکوری دور کرتا ہے اسکے گوشت کی مداومت ذکاوت ذہن زیادہ
کرتی ہے اسکی ہڈی کی خاکستر زخم فاسد کو مصلح ہے اسکا سرگین اگر زن حاملہ حمول کرے وضع حمل
نہایت سہولت سے ہو اگر مردار گوشت پر چھڑکین اسکی جراحت دور کرے اگر اسکو نار فارسی

یعنے آتشک پر طلا کرین نافع ہو اگر سرخ حمام کے
سرگین کو حقنہ مین شامل کرین قولنج کو نافع ہوگا
اور نیز عسر البول کو مفید اسکے پانون اور صعتر کی
اور حب النیل برابر وزن سودہ کرکے روغن
جوز مین ملاکر اگر برص پر طلا کرین اسکا رنگ
زائل ہو جائیگا۔ صورت یہ ہی

**خطاف** یعنی ابابیل اسکو فارسی مین بالوایہ کہتے ہین اسکی بہت قسم ہین یہ جانور اکثر سرد سیر
زمین سے گرم سیر کو جاتا ہی اور مخصوص بہار کا فریفتہ ہی اوایل بہار مین گھونسلا بناتا اور انڈے
دیتا ہی تاکہ ہوا گرم ہونے تک اسکا بچہ قوی ہو جاے اسکے آشیانے ہر ملک مین ہوتے ہین
اور جس ملک کے آشیانے کو عزم کرے وہان جا پہونچے آشیانہ بناتے وقت بالون کو
مٹی مین ملاکر کام مین لاتا ہی اکثر دیوارون اور چھتون کی درارون مین بناتا ہے اور ایسی تدبیر کرتا ہی
کہ دونون طرف سے اسکا آشیانہ چھت مین ملحق اور مستحکم ہو یہ عجب ہی کہ تھوڑا آشیانہ بناکر
چھوڑ دیتا ہی تاکہ خشک ہو جاے بعد اسکے پھر باقیماندہ بناتا ہے اس خیال سے کہ ایکساتھ ہی تعمیر
بنانے سے گر نہ پڑے اور ہر وقت اسکے آشیانہ بنانے کے بہت ابابیلین مددگار ہوتی ہین
اور جب آشیانہ بن چکتا ہی تو اسکے ہموار کرنے کے واسطے اپنی چونچ مین پانی لاکر آشیانہ کو
چکناتا ہی اور آشیانہ مین واسطے دفع کرنے مکھی اور مچھر اور سانپ کے ساذاب یعنی تتلی کی پتی
رکھتا ہی مشہور ہی کہ اگر پرستک یعنی ابابیل کا آشیانہ پانی مین گھول اور چھان کر ہر وقت درد زہ
کے عورت کو پلاوین وضع حمل مین آسانی ہو۔ خواص اسکا دماغ روغن مین مخلوط کرکے سر مین لگانا

جون دفع کرتا ہی اسکی آنکھ پوٹلی مین باندھکر جسکے بستر مین رکھدین اُسکو نیند نہ آویگی اسکا دل خشک کرکے خراب کے ساتھ کھانا مبہی ہے اسکا گوشت کھانا آنکھ کو مضبوط اور تیز کرتا ہی اگر عورت کو کھلادین اُسکی شہوت ایسی دور ہو کہ کبھی مرد کی خواہش نہ کرے اسکے سرگین کے مرہم سے پھوڑے پک جاتے ہین اور نیز اُنکا میل دور ہو جاتا ہے

صورت یہ ہی۔

خفاش۔ یعنی چمگادڑ یہ مشہور جانور شعاع آفتاب مین بینائی سے معذور ہوتا ہی مگر ابر کی مین یا شام کو بینا ہوتا ہی اسکے پر نہین ہوتے لیکن اُڑتا ہی اپنے بازو سے جو کہ چوڑے مثل پوست کے ہوتے ہین پیدائش انکی مثل چوہے کے ہوتی ہی کہتے ہین کہ بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰؑ سے معجزہ طلب کیا کہ ایک ایسا طائر آپ بنایئے کہ جو برخلاف اور طائرون کے گوش ظاہری اور دانت رکھتا ہو اور اپنے بچے کو دودھ پلائے پس آپ نے مٹی سے یہ جانور بنا کے اسمین ہوا دم کی اور بحکم خدا یہ جانور ذی روح ہوگیا اور اُڑنے لگا اور یہ سب صفات اسمین موجود ہین اسی کا ذکر خدا تعالے نے فرمایا ہی۔ واذ تخلق من الطین کھیئة الطیر باذنی فتنفخ فیہ فتکون طیرا باذنی خلاصہ معنی یہ ہی کہ حضرت عیسیٰؑ کو ہمنے یہ بھی معجزہ دیا کہ اُنھون نے ایک مٹی کا جانور بناکر ہوا پھونکی اور وہ میرے حکم سے طائر ہوگیا غرضکہ یہ جانور مکھی اور مچھر وغیرہ کا شکار کرتا ہے اکثر اڑتے وقت اپنے بچہ کو منھ مین رکھتا ہی اور دودھ پلاتا ہے انار کو کھاتا ہے اور پوست کو خالی چھوڑ دیتا ہی جب اسکے آشیانہ مین برگ چنار رکھدین بھاگتا ہے کہتے ہین کہ اگر کسی گانوں مین اس چڑیا کو درخت پر آویزان کرین اُس جگہ ٹڈی نہ آئیگی خواص اسکا سر کبوترون کی چھتری پر رکھنے سے کبوترون کو اُس چھتری سے زیادہ تر مانوس کرتا ہی اسکا سر انسان کے بالین پر اگر رکھین تو نیند اُسکو نہ آئیگی۔ شیخ رئیس کا قول ہے کہ اگر اول عارضہ ڈھلکا مین اسکا دماغ سرمہ بناکر لگادین نافع ہو اور نیز اسکی خاکستر بھی مفید ہے اگر انسان تعویذ بنادے شہوت زیادہ ہو اسکا خون آنکھون مین لگانا رتوندھی کو مفید ہی اگر بغل کے بال دور کرکے اسکا خون لگادین دوبارہ بال نہ جمینگے اسکے سرگین کا سرمہ لگانا سفیدی چشم

زائل کرتا ہی اگر چیونٹی کے سوراخ مین رکھدین چیونٹیان بھاگ جائینگی اگر چونہ اور ہرتال مین اسکا سرگین ملاکر موے زہار پر لگائین مدت تک بال نہ نکلینگے اور چند بار اس عمل کے کرنے سے بال کبھی نہ نکلینگے۔ صورت اُسکی یہ ہی

دراج یعنے تیتر مشہور جانور مبارک ہی اسکی بیٹھ اونچی ہوتی ہی اور بہت بجنے والا اور اسکی آواز سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا کہتا ہی بالشکر یدوم النعم یعنی نعمت شکر سے ہمیشہ قائم رہتی ہی اور آمد بہار سے مژدہ دیتا ہی شمال کی ہوا سے شاد ہوتا ہی اور دکھنی ہوا سے ناراض ہوتا ہی جاحظ کہتا ہی کہ یہ وہ جانور ہے کہ گھرون مین مادہ سے جفتی نہین کرتا سواے باغ کے اور فہیم بھی ہوتا ہی ابو طالب التنوحی کی روایت ہی کہ کسی نے دراج پر باز کو چھوڑا بس دراج اپنے گھونسلہ مین گیا اور اپنے دونون پیرون مین دو کانٹے لیکر اپنے تئین پشت کے بل اُلٹا کر دیا آخر اس ترکیب سے باز شکار اسکا نہ کر سکا۔ شیخ رئیس کہتا ہی کہ اسکا گوشت مقوی دماغ اور فہم کو زیادہ کرتا ہے اور منی بھی بڑھاتا ہی صورت اسکی یہ ہی

دیک یعنی خروس مشہور ہے اور خود بینی مین ہر ایک مرغ کا پیشرو ہی طلوع صبح سے خبر دہندہ ہی عجیب تر یہ ہی کہ رات کی گھڑیان اور وقت کا اندازہ پہچانتا ہی مثلاً جب رات بارہ ساعت کی ہوتی ہی اپنی آواز کو بندرہ پر تقسیم کرتا ہی اور جب رات نو ساعت کی ہوتی ہی تو نو پر تقسیم کرتا ہے روی عن النبی صلعم ان اللہ تعالیٰ خلق دیکا تحت العرش لہ جناحان لو نشرھا جاوزت المشرق والمغرب فاذا کان اٰخر الوقت نشر جناحیہ وخفق بھما وصرخ بالتسبیح ویقول سبحان الملک القدوس فاذا فعل ذلک صفقت دیکۃ الارض کلھا مجیبا لہ وخفقت باجنحتہا بالتسبیح واخذت فی الصراخ یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہی کہ خدا نے عرش کے نیچے ایک خروس پیدا کیا جسکے دو بازو ہین اگر دونون پھیلاوے مشرق سے مغرب تک جا پہونچین آخر شب مین اپنے بازو کھول کر آواز فصیح سے تسبیح کرتا ہی سبحان الملک القدوس اور اُسوقت زمین کے خروس بھی اُسکی تسبیح کا جواب دیتے ہین کہتے ہین کہ بانگ دینے والا مرغ جسکی داڑھی اور تاج کنگرہ دار ہو باغیرت ہوتا ہی اور سخی اور رعایت اپنی مادہ کی بکثرت کرتا ہی کہتے ہین جو مرغ کی آواز سے بیدار ہو اُسکو خواب کی گرانی معلوم نہ ہوگی خروس سفید سے شیر بھاگتا ہی اور خروس جنگی بہتر ہوتا ہی علامت اُسکی یہ ہی کہ اُسکی چونچ سرخ اور بھاری گردن اور تنگ چشم اور سینہ چوڑا اور تیز چنگال بلند آواز ہوتا ہی اور خروس مرغی کو جب دیکھتا ہی تو اپنی منقار مین دانہ لیکر اُسکے روبرو ڈالتا ہے کہتے ہین کہ یہ فعل غلبۂ شہوت اور جوانی مین کرتا ہے بڑھاپے مین نہین اور مرغ خانگی کو دشمن سے بچاتا ہی اور خود حامی ہوتا ہی کہتے ہین کہ خروس نر تمام عمر مین ایک انڈا دیتا ہی جسکو بیضۃ العقر کہتے ہین اور وہ نہایت چھوٹا ہوتا ہی کہتے ہین کہ جب مرد سفید خروس کو ذبح کرتا ہی اُسکے مال اور اہل وعیال مین نقصان پہونچتا ہی جس گھر خروس سفید ہو وہان شیطان نہین آتا ہے خواص مرغ سفید کے عرف یعنی داڑھی کو پیسکر جس لڑکے کو کہ بچھونے پر پیشاب ہوتا ہو پلاوین نافع ہو اور نیز اُسکا دھوان دیوانہ کو مفید ہی اسکا زہرہ آنکھ مین لگانا رتوندھی اور سفیدی چشم کو مفید ہی بلیناس کا قول ہے کہ اسکا زہرہ بہار کے وقت کھانے مین ملا کے کھانا حافظہ بڑھاتا ہی اسکا زہرہ چاندی کے برتن مین کھرل کرکے سرمہ بناوین سفیدی چشم زائل ہو اسکا بازو پر باندھنا تپ ہر روزہ کو مفید ہی اگر سوار اپنی کمر مین باندھے سواری پر چلنے سے عاجز نہوگا اسکا خون بھی لگانا سفیدی چشم دور کرتا ہی اس جانور کا جو لڑتے وقت خون جاری ہو وہ اگر طعام مین کسی قوم کو کھلاوین اُنکے باہم خصومت ہو جاوے اگر اسکو شہد مین جوش دیکر قضیب پر مالش کرین مقوی اور مبہی ہی اسکا

گوشت خشک کرکے بازو اور ساق سب برابر ملا کرکے نخود کے برابر کھاتا اسہال والے کو نافع ہی کہتے ہین کہ اسکے پیٹ مین ایک پتھری بعض گندم رنگ اور بعض بلور کے طور پر ہوتی ہے اسکا تعویذ بنانا دیوانہ کو مفید ہی اور نیز شہوت زیادہ ہوتی ہی صورت یہ ہی۔

دجاج - یعنی مرغی شاذ و نادر مرغی بھی بانگ دیتی ہے اور نر سے لڑتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہی کہ یہ بلا جفتی کھائے نر کے بسبب لوٹنے مٹی یا تاثیر باد جنوب کے انڈا دیتی ہو لیکن اس انڈے سے بچہ نہین نکلتا ہی اور خورش مین بھی بے مزہ ہوتا ہی اور جب مادہ کے پیٹ مین اس طرح کے انڈے بہت سے جمع ہو جائین اور قبل انڈا دینے کے ایک مرتبہ بھی نر سے جفتی کھالے تو شکم کے بہت انڈے درست ہو جاتے ہین اگر انڈے سیتے وقت بادل گرجا اور اُسنے سُنا تو وہ سب انڈے فاسد ہو جاتے ہین اور باد جنوب مین بھی یہی تاثیر ہے مرغ نرخانگی کی ضعیفی مین جو انڈا ہو وہ بھی مغز ہوتا ہی اُس سے بچہ نہین ہوتا کیونکہ بچہ انڈے کی سفیدی سے پیدا ہوتا ہی اور زردی اُسکی غذا ہوتی ہے اور ایسے مرغ کے انڈے مین زردی نہین ہوتی ہے اور جب اسکی مادہ فربہی لاتی ہے انڈہ نہین دیتی جسطرح کہ بہت موٹی عورتین حاملہ نہین ہوتین - خواص مرغ سفید کو ذبح عدد یا زاد را ایک کفدست تل کے ساتھ پکا کر اُسکا شوربا مع گوشت کھائین قوت باہ زیادہ ہو اگر اُسکے گوشت اور گوشت کباب کے کھانے کی مداومت کرے بواسیر اور نقرس کا عارضہ پیدا ہو اسکی چربی کے غازہ سے سُرخ جھائین چہرہ کی جاتی رہتی ہی اور نیز بیرون کی بوائی دور ہوتی ہے ڈھلکے کو اسکا پتہ آنکھ مین لگانا مفید ہی بلیناس کہتا ہی اسکا سنگدان کھانا بستر پر پیشاب کرنے والے کو مفید ہی تین انڈے لیکر سرکہ مین تین روز تک رکھین اور پھر دھوپ مین رکھکر خشک کرین بعد ازان پیسکر بہق پر ضماد کرین تو مفید ہی اسکا انڈا نیم برشت بھی ہے اگر اسکا انڈا جاڑے مین گھاس کے اندر اور گرما مین بھوسے کے اندر رکھین دیر تک خراب نہو اسکے انڈے کا روغن درد نقرس پر لگانا درد کو دفع کرتا ہی اسکی بیٹ سرکہ یا شراب مین پینا قولنج کو دور کرتی ہے اور نیز پتھری کے عارضہ مین بھی نافع ہے بلیناس کا کلام ہی کہ مُرغ سیاہ رنگ کی بیٹ جس مکان کے دروازہ پر چپکا دین وہان خصومت پیدا ہو صورت اُسکی یہ ہی -

زخمہ یعنی کرگس یہ اپنے انڈا دینے کو پہاڑون کے کنارے اور درہ تلاش کرتا ہی تاکہ کوئی نقصان نہ پہونچے جب انڈا دینے کا وقت آتا ہی زمین ہند مین جاکر ایک پتھر ابرطافیون نام

لاکر اُسپر بیٹھتا ہی اور انڈا دیتا ہی یہ ایک پتھر مدور مجوف ہوتا ہی اور ہلانے مین اُسکے شکم سے یعنے سطح برابر کی طرف سے آواز کھڑکھڑاہٹ کی مانند ناریل خشک کے آتی ہی یہ مرغ ہمیشہ لشکر کے پیچھے اڑتا ہی کیونکہ اسکی غذا مردار ہی اور نیز حاجی لوگون کے پیچھے بھی اُڑتا چلا جاتا ہی تاکہ چار پائے اُنکے جب مرجائین تو کھاوے اور بروقت بچہ دینے گوسفند کے بھی منتظر رہتا ہے کہ اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو کھاوے اسکا زہرہ کان مین ٹپکانا بہرے کو مفید ہے اور آنکھون مین لگانا سفیدی چشم زائل کرتا ہے اور نیز درد چشم کو اگر صاحب تپ ربع کو پلادین نافع ہے اگر روغن سیماب مین ملاکر چہرہ پر غازہ کرین پس جس حاکم کے روبرو جاوین سرخرو آوین بلیناس لکھتا ہے کہ اسکے داہنے بازو کی جو لمبی ہڈی ہوتی ہی اُسکو جلاکر جسکو کھلاوین وہ اُسکا فریفتہ ہو اور بائین کی ہڈی دشمنی کے واسطے اسی طور پر کھلانا مفید ہے اسکا سرگین اگر عورت فرزجہ بناکر رکھے پیٹ گرجائے۔ صورت اسکی یہ ہے۔

زاغ۔ یہ جانور مشہور سیاہ رنگ ہزار سال کی عمر کا ہوتا ہی اور بوم کا دشمن مگر مغلوب ہے رجاحظ کہتا ہی کہ کل مرغ اپنے بچہ کو اُسکے بڑے ہونے پر نہین پہچانتے مگر زاغ اگر اسکے پر جلاکر جس جگہ جا مین لگادین بال نکل آوینگے اگر دو آدمی کے درمیان مین کوے اور بوم کی آنکھ کا دھوان کرین تو دونون مین دشمنی ہوجاے اگر اسکا دل خشک کرکے بپیکر رکھ چھوڑین اور گرمی کے موسم مین جب سفر کرین پانی مین گھول کر پی لین پیاس نہوگی کیونکہ کوا گرمی مین پانی نہین پیتا بعض کہتے ہین کہ اسکا دل پاس رکھنا دافع تشنگی ہے اگر اُسکا اور خروس کا زہرہ شہد مین ملاکر آنکھ مین لگاوین سفیدی زائل کرے اور بالون مین خضاب کرنے سے سیاہ کردے اسکا گوشت اور پوٹہ خشک کرکے شہد کے ساتھ مین دن بہق والون کو کھلادین مفید ہی جسکی

آنکھون کے روبرو مکھی اڑتی ہوئی معلوم ہو وہ بھی زائل ہو اور یہ شروع عارضہ نزول کا ہوتا ہی
بلیناس کہتا ہی کہ اسکی چربی روغن گل میں بدن پر مل کر بادشاہ کے پاس جانا بامراد کرتا ہے

اگر اسکو خشک کر کے ناسور پہ لگا دین بہتر ہوگا
اسکا انڈا بواسیر پر ضماد کرین مفید ہے اگر
شراب مین بھگو دین تو شراب خواری کی علت
دفع ہو جاوے اسکی بیٹ موضع طحال پر لگانا
نافع ہے اگر کھانسی والے کے حلق مین
چھڑکین سرفہ زائل ہو صورت اسکی یہ ہی

زرزور - اسکو فارسی مین سار کہتے ہین یہ اچھی ہوا پسند کرتا ہی ہندوستان سے عراق کو
جاتا ہی اکثر یہ مرغ دریا مین ضائع ہوتا ہی اور بعد مر جانے کے خشک ہو کر جو بہکر کنارے آتا ہے
اسکو وہان کے لوگ لکڑی کی جگہہ پر جلاتے ہین بقراط حکیم کا قول ہی کہ اسکے بچون کو لیکر زعفران
مین رنگین کر کے انکے آشیانون مین چھوڑ دیتے ہین جب اسکی مان اُسکو دیکھتی ہی بیمار سمجھتی ہی
پس واسطے معالجے کے ایک زرد پتھر لاتی ہے پس وہ لوگ اسکے گھونسلے سے وہ پتھر اُٹھا لاتے

ہین اور پانی مین گھسکر یرقان والے کو پلاتے
ہین وہ شفا پاتے ہین اسکا گوشت بینائی
زیادہ کرتا ہے اگر اسکے گوشت کو سکھلا کر
گلے کے درد مین نہار کھاوین مفید ہو اور
اسکی خاکستر زخمون پر چھڑکنا مفید ہی
صورت یہ ہی

زمج - اسکو فارسی مین زنگ کہتے ہین اسکا پتہ آنکھہ مین لگانا رتوندھی کو زائل کرتا ہی اور تاریکی
کے دور کرنے مین مجرب ہی صورت اسکی یہ ہی

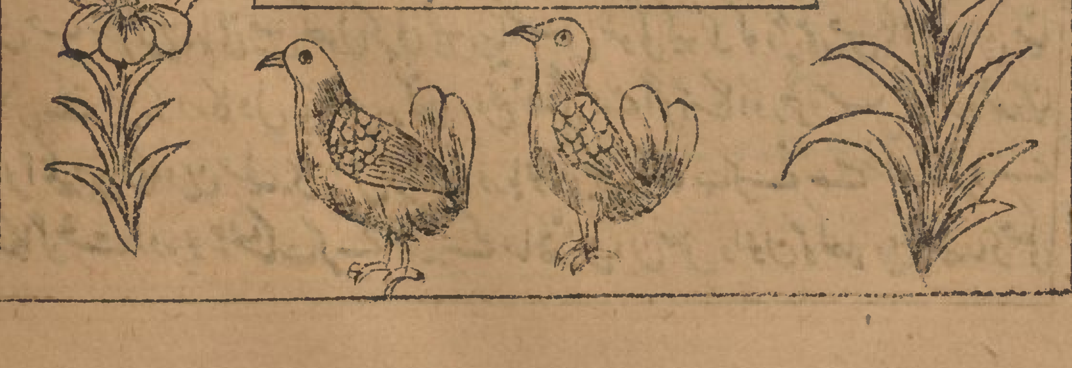

سمانی - اسکو فارسی مین سمانہ کہتے ہین یہ وہ مرغ ہی جسکو حق تعالی نے بنی اسرائیل کے
واسطے عطا فرمایا تھا سلوا اسی کا نام ہے یہ مرغ ہمیشہ خاموش رہتا ہی البتہ موسم بہار مین

فریاد کرتا ہی تمام تمام رات اور ایک
گھاس ہے جسکو بیش کہتے ہین اور
وہ سم قاتل ہے جو جانور اسکو کھاوے
ہلاک ہو جاوے لیکن سمانی اسکو
کھاکر فربہ ہوتا ہی اور کچھ زہر اثر نہین
کرتا - صورت اُسکی یہ ہی

سنقر - یہ شکاری مرغ شاہین سے ملتا ہوا ہوتا ہی لیکن اسکے پیر موٹے ہوتے ہین اور
پنڈلی اسکی لڑکون کے طور پر ہوتی ہے اکثر ترکستان کے شہرون مین ہوتا ہے سرد ملک مین

آرام پاتا ہی کہتے ہین جب اسکو شکار
پر رہا کرتے ہین تو اول شکار کے اوپر
جاکر دورہ کرتا ہی اور ایسے چکر لگاتا ہے
کہ اگر ہزار مرغ ہون تو نکلنے نہ پاوین آخر
وہ طائر متوجہ زمین ہوکر بیحس و حرکت
صیادون کے ہاتھ مین آتے ہین صورت یہ ہی

شاہین - یہ جانور مشہور ہے کبوتر کا دشمن ہی جسوقت کبوتر اسکو دیکھتا ہے باوجود اسکے کہ
اس سے تیز پر ہی لیکن ضعیف ہو جاتا ہی اور پر نہین مار سکتا مانند دراز گوش کے ببر کے روبرو اور
گوسفند اور موش کے گرگ اور بلی کے سامنے اور کچھوہ اسکو دیکھکر پانی مین چھپ جاتا ہی
اور یہ اسکی پشت پر منقار سے چوٹ کرتا ہی مگر کچھ موثر نہین ہوتی تا آنکہ شاہین اسکو اٹھاکر

ہوا پر لیجاتا ہے اور سخت پتھر پر پھینکتا ہی
وہ اسکی چوٹ سے مرجاتا ہے تو یہ
کھالیتا ہے جب بیمار ہوتا ہے تو
ذراریح کے کھانے سے صحت پاتا ہی
صورت اُسکی یہ ہے

شفنین فارسی مین اسکو تیرک کہتے ہین یہ مرغ کبوتر کے برابر ہوتا ہے اور خاکی رنگ ہوتا ہے جاحظ کہتا ہی کہ اسکے عجائبات مین سے یہ ہی کہ جب مادہ اسکی مرجاتی ہی تو دوسری مادہ کے ساتھ جفتی نہین کرتا اور اگر نر مرجاے تو مادہ بھی دوسرے سے ہم صحبت نہو اسکی چربی کان مین ڈالنا بہرے پن کو نافع ہے اور سرمہ لگانا مرض دھندھ کو نافع ہی اگر اسکی بیٹ روغن گل مین ملاکر عورت سشیاف لے رحم کے درد مین نافع ہی صورت اسکی یہ ہے

شقراق- اسکو فارسی مین کاسکینہ کہتے ہین یہ سبز رنگ زرد یا سرخ منقار ہوتا ہے یہ نحل یعنی شہد کی مکھی کا دشمن ہوتا ہے جب اسکا پیٹ انکے کھانے سے بھر جاتا ہے تو باقیون کو ہلاک کر دیتا ہی صورت اسکی یہ ہے

صافر- یہ مرغ کبھی آرام نہین کرتا رات سے صبح تک فریاد کرتا ہی کہتے ہین کہ اسکو یہ ڈر ہوتا ہی کہ آسمان میرے سر پر نہ گر پڑے بس اسی فکر مین تمام رات سرنگون رہتا ہی اور جبتک صبح نہین ہو لیتی ہی فریاد کرنے سے باز نہین آتا ہی واللہ اعلم- صورت صافر کی یہ ہے

صقر- یعنی چرخ یہ شکاری مرغ عجب طور سے شکار کھیلتا ہی جب وہ چرخ آہو یا گاؤ دشتی پر چھوڑا جاتا ہی ایک اسکے سر پر آتا ہی اور اسکی آنکھون کو کور کر دیتا ہی اسوقت وہ شکار کھڑا ہو جاتا ہی اور دوسرا کبھی ہو چکا اسکی آنکھون پر چنگلین مارتا ہی اسوقت صیاد اسکو ہو چکا کر شکار کرتا ہی اور باوجودیکہ یہ مرغ کلنگ سے چھوٹا ہی لیکن اسکا بھی شکار کرتا ہی اور یہ دلیری اسمین از جانب حق تعالی ہی- صورت صقر کی یہ ہی

طیر البحر - یہ دریائی مرغ ہمیشہ دریامین اُڑتا ہی دریا والے کہتے ہین کہ یہ کبھی آشیانہ نہین بناتا مگر اُسوقت کہ انڈا دیتا ہی اور آشیانہ کف دریا کا بناتا ہی اسکے سوا ہمیشہ اُڑا کرتا ہی اور ہوا پر جفتی بھی کھاتا ہے یہ اپنے انڈون کو سیتا نہین ہی بلکہ خود بخود اُس مین بچہ پڑتا ہے

اور جب بچہ طاقت دار ہوتا ہے اُس وقت انڈے کو توڑ کے وہ بھی مثل ماں باپ کے اُڑنے لگتا ہی - صورت یہ ہی

طاؤس - از روے صورت اور خوبی کے جملہ طیور سے عمدہ ہوتا ہی عجب رنگا رنگ قدرت سے بنایا گیا ہی اسکے پرون پر حیرت آتی ہی کیونکہ ہر پر مین دائرہ زرین بنا ہوتا ہی کبود سبزی مائل اسواسطے کہ اگر طلا کو سرخی یا زردی یا سفیدی پر رکھین ایسا خوشنما نہوگا جیسا کہ کبودی اور سبزی پر خوشنما معلوم ہوتا ہی طاؤس کی عمر پچیس برس کی ہوتی ہے اور اسی مدت مین سب رنگ اسمین پیدا ہوتے ہین خزان مین اسکے پر جھڑتے ہین اور بہار مین نئے رنگ کے پر نکلتے ہین شیخ رئیس کہتا ہی کہ طاؤس کا پالنا گزندون سے پناہ دیتا ہی - خواص اسکی ہڈی کا مغز سداب اور شہد مین کھانا صاحب قولنج اور درد معدہ کو نافع ہی جو کوئی اسکا مغز استخوان قرنفل کے ہمراہ کھانے دیوانہ ہو جائے اسکا زہرہ سکنجبین کے ساتھ گرم پانی مین نوش کرنا صاحب اسہال کو نافع ہے سنگینی زبان بھی دور کرتا ہے اسکا گوشت مع چربی کھانا ذات الجنب کے درد کو نافع ہے اور گوشت اسکا مبہی ہے اور درد زانو کو نافع ہے اسکی چربی سردی کے درد مین لگانا مصلح

ہے اسکی ہڈی جسکے پاس ہو اُسپر بد نظر کا اثر نہو اسکا جنگل دردزہ مین عورت کی ران پر باندھنا یا زیر موضع مخصوص دھونی دینا نہایت مفید ہے صورت طاوس کی یہ ہی

طیہوج یعنے تیہو اسکا گوشت فربہی لاتا ہے اور قوت باہ زیادہ کرتا ہی- صورت اسکی یہ ہی

عصفور یعنے کنجشک اور نوع طیر کی دو قسم ہین ایک کو بہائم طیور کہتے ہین یعنے وہ جانور جو دانہ کہاتے ہین اور شکار نہین کرتے- دوسرا سباع الطیر جو گوشت کہاتے ہین- اور کنجشک بہائم سے بہی ہی اور سباع سے بہی ہی- دانہ بہی کہاتی ہی اور شکار بہی کرتی ہی- یہ پرندہ اپنا آشیانہ آبادی مین بناتا ہے اور اکثر چہتون کے نیچے کیونکہ مرغان شکاری سے ہراسان رہتا ہی اگر شہر ویران ہو تو یہ جانور کبہی وہان نہ رہیگا اس سے اور سانپ سے دشمنی ہی جسوقت سانپ اسکے بچون کے کہانے کو اسکے گہونسلے کا قصد کرتا ہی یہ جانور فریاد کرتا ہی اور اسکے ہمجنس آواز سنکر جمع ہوتے ہین اور فریاد کرتے ہین اکثر سانپ کو موقع پاکے اپنی چونچ سے زخمی کرتے ہین اگر زخم ہوگیا تو سانپ کی ہلاکت ہی کیونکہ سانپ کے زخم پر مکہی اور چیونٹی جمع ہوجاتی ہین اور سانپ مرجاتا ہی کنجشک اور گدہے کی بہی دشمن ہوتی ہی کیونکہ گدہے کی آواز سے اسکے انڈے خراب ہوجاتے ہین پس یہ پرندہ گدہے کو اپنی منقار سے مجروح کرتا ہی اور اسپر مکہی مچہر ہجوم کرتے ہین اور یہ پرندہ بیماری مین گدہے کے گوشت کو کہاکر آرام پاتا ہی اسکی کثرت مجامعت کے برابر دوسرے حیوانات مین کثرت نہین ہے اسی باعث سے اسکی عمر کم ہوتی ہی اسکا گوشت مقوی بہی ہی اور ریح کو دفع کرتا ہے کیونکہ گرم ہی اسکا انڈا کہانا شہوت کی تحریک کرتا ہی تین روز تک اسکا انڈا زمین مین دفن کرکے بعدہ نکال کر ناسور پر لگانا مفید ہے اسکا خون اور بیٹہ ملاکر مسور کے آٹے کے ساتہ حبوب بناوین اور ہنگام مجامعت قضیب پر طلا کرین اور زمین پر پانون رکہین تو عجب لطف حاصل ہوگا- اسکی بیٹ آنکہ مین لگانا رتوندہی دفع کرتی ہے اگر شراب مین ڈالکر کسی کو پلاوین بیہوش ہوکر گرپڑے- تصویر عصفور صفحہ (۵۵۱) مین ہے

عقاب - یہ شکاری مرغ ہی چھوٹے طیور اور جانوران بری کا شکار کرتا ہی مانند خرگوش اور روباہ
وغیرہ کے اور جسکا شکار کرتا ہے فقط اُسکا جگر کھا لیتا ہی کیونکہ اسکو جگر نافع ہی اسکی بیماری کو
بعض وقت اس طائر کی چونچ لمبی ہو جاتی ہی اُسوقت شکار سے عاجز ہوکر ہلاک ہو جاتا ہے
صاحب الفلاحہ کہتا ہی کہ عقاب زغن اور زغن عقاب ہو جاتا ہی جاحظ کا قول ہی کہ عقاب کے
چنگل مین اسقدر قوت ہی کہ گرگ کو پھاڑ ڈالتا ہے اور ہمیشہ لشکرون کے ہمراہ رہتا ہی کہ مُردار
گوشت ملے شکاریون کا کلام ہے کہ عقاب اپنے شکار کو ڈراتا نہین ہے بلکہ خود کسی اونچی جگہ پر
جا بیٹھتا ہی جب دیکھتا ہے کہ کوئی شکار لیے اُڑا آتا ہی اُسکے مقابلہ پر جست کرتا ہی اور شکار اُسکا
چھین لیتا ہی اور جانور شکاری جب عقاب کو دیکھتا ہی اسکا تو قصد نہین کرتا بلکہ اپنی خلاصی کی
تدبیر مین پڑتا ہی اور اپنے شکار کو عقاب کے واسطے چھوڑ دیتا ہی کہتے ہین جب عقاب بوڑھا
ہوتا ہے اُسکے بچے اُسکی پرورش کرتے ہین جب اُسکی آنکھین ضعیفی سے معذور ہو جاتی
ہین یا کمزور ہوتی ہین تو آسمان کی طرف یہان تک اُڑتا ہی کہ حرارت آفتاب سے اسکے پر جلجاتے
ہین اُسوقت نیچے گر پڑتا ہی اگر زمین پر گرا تو مر گیا اور اگر دریا مین گرا تو چند بار غوطہ لگاتا ہے
اور جب دریا سے نکلتا ہی تو قدرت خدا سے جوان ہو جاتا ہے اور پیری کے آثار نہین رہتے
اور پر بھی نکل آتے ہین اسکی عمر دراز ہوتی ہی اور بہت دنون تک جوان رہتا ہے - اول بہار
مین عراق مین ہوتا ہے آخر بہار مین یمن مین پہونچ جاتا ہے عقاب کے بچہ کو بھی نہایت ذاتی
تجربہ حاصل ہوتا ہی اکثر اسکے آشیانہ پہاڑ کی چوٹیون پر ہوتے ہین اور وہ پہاڑ ایسے ترچھے
ہوتے ہین اگر انکے بچہ ذرا بھی حرکت آشیانہ مین کرین فوراً پہاڑ سے نیچے آگرین لیس اسکے بچہ
اس تجربہ سے واقف ہوکر حرکت نہین کرتے جب تک کہ تمام پر نہ نکل آئین اور قوت پرواز بخوبی
نہ آئے اسی وجہ سے قول عرب ہی فلان اجرب من فرخ العقاب یعنی فلان شخص بچہ عقاب سے بھی

زیادہ تر صاحب تجربہ ہی اگر مرغان اہلی یعنی مرغ خانگی اور کبک اور کبوتر وغیرہ کے بچے مرغان وحشی کے آشیانہ مین کوئی رکھدے فوراً اپنی حرکت سے گر پڑتے ہین عجب تر ہی کہ عقاب کا بچہ تا حالیکہ پر اُسکے نکل کر درست اور ہموار ہو جاوین حرکت نہین کرتا اور جانتا ہی کہ قبل اسکے حرکت کرنے مین گر پڑیگا۔ خواص کہتے ہین اسکا دماغ تازہ مولی کے عرق مین پینا حمام گرم مین بیٹھکر ذات الجنب کو مفید ہے اور پتہ اسکا آنکھ کی روشنی زیادہ کرتا ہی اور جن عورتون کی چھاتیون مین دودھ جم گیا ہو مالش کرین شیر جاری ہو جاے اسکا خون خشک کرکے ہلیلہ زرد کے ساتھ پیسکر سرمہ بناکر لگانا دھند ھلے کو مفید ہی اسکی چربی روغن کنجد مین پگھلا کر نقرس پر لگانا مفید ہی اور نیز بند بند کے درد کو مفید ہی اسکی ہڈی کا مغز شہد اور ایلوے کے ساتھ ناسور کے لیے نافع ہے دو تین مرتبہ مین اچھا کرتا ہے۔

صورت عقاب کی یہ ہی

عقعق۔ فارسی مین اسکو شمشیر دنبہ اور عکہ اور کندش کہتے ہین یہ بڑا چور ہوتا ہی چاندی سونے کے زیور اور جواہرات کی کوئی چیز یا نفیس شی کو اگر دیکھتا ہی تو اُٹھا لیجاتا ہے اور دوسری جگہ پھینکدیتا ہی اور چھت وغیرہ کے نیچے سایہ مین آشیانہ بناتا ہی اور چنار کے پتون کو اپنے گھونسلہ کے گرد رکھتا ہی تاکہ چمگادڑ اُسکے انڈے بچون کا قصد نہ کرے کیونکہ اکثر یہ اپنے انڈے بچون کو تنہا چھوڑ کر چلا جاتا ہی اُسکا دماغ پگھلا کر اگر لقوہ اور فالج والے کی ناک مین ٹپکا دین تو فوراً چھینک آئے اور عارضہ زائل ہو اُسکا خون سایہ مین خشک کرکے گلاب مین پینا طلاقت لسانی پیدا کرتا ہی اسکی چربی جہان کانٹا یا تیر گڑکے ٹوٹ جاے وہان پر اگر ملدین تو آسانی سے نکل آوے اسکی ہڈی کا مغز اگر لڑکون کو کھلاوین فصیح زبان ہون اسکے پر کی خاکستر چیونٹی کے بل مین چھوڑنے سے چیونٹیان بھاگ جاتی ہین اسکے انڈے کی زردی کا حمام سے نکل کر سرمہ لگانا شبکوری کو نافع ہی

صورت عقعق کی یہ ہے

عنقا۔ یعنے سیمرغ یہ کل پرندون سے بزرگ ہوتا ہی قوی الجثہ کہ فیل اور گاومیش کو اٹھا لیجاتا
ہی کہتے ہین کہ اگلے زمانہ مین درمیان انسانون کے رہتا تھا جب اُسکی بدکاری یہانتک پہونچی
کہ ایک روز ایک دُلھن کو جو زیور وغیرہ سے آراستہ تھی اُٹھا لیگیا پس حنظلہ پیغمبر نے دُعا
کی اور خدا نے اس جانور کو خط استوا کے نیچے سمندر کے بعض ٹاپو مین ڈالدیا تاکہ انسان
کی طرف نہ پہونچ سکے اُس جزیرہ مین مانند فیل و کرگدن و گاومیش وغیرہ کے اکثر حیوانات ہین
مگر عنقا اُنکا شکار نہین کرتا کیونکہ یہ سب اسکے محکوم ہین جسوقت کوئی اُنمین سے باغی ہوتا ہے تو
اُسوقت اُسکا شکار کرتا ہی اور نہ ماہی عظیم الجثہ یا اژدہا کو شکار کرتا ہے اور پس خوردہ اپنا دیگر حیوانات
مطیع کو کھلاتا ہی اور آپ بلندی پر بیٹھکر اُنکے کھانے کا تماشا دیکھتا ہی اُسکے اُڑتے وقت پرون کی
کھڑکھڑاہٹ سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا سیلاب آتا ہی اسکی عمر اٹھارہ سو برس کی ہوتی ہے
کہتے ہین جب پانچ سو برس کی عمر ہوتی ہے تب جفتی کرتا ہی انڈا دینے کے وقت اسکی مادہ کو بڑی تکلیف
ہوتی ہے اُسوقت اسکا نر دریا کا پانی چونچ مین لاکر حقنہ کرتا ہی اور اس تدبیر سے انڈا بہ آسانی
نکلتا ہی پس نر انڈے پر محافظ ہوتا ہی اور مادہ نکل کر شکار مین مصروف ہوتی ہی اور ایکسو پچیس ۱۲۵ برس
مین اس انڈے سے بچہ نکلتا ہے جب وہ بچہ جوان ہوتا ہی پس اگر وہ مادہ ہوا تو اُسکے ماں باپ
لکڑیان جمع کرکے باہم اپنی اپنی چونچ کو رگڑتے ہین اور اُس رگڑنے سے آگ نکلتی ہے اور
وہ لکڑیان جلنے لگتی ہین اُسوقت مادہ اُس آگ مین جل کر راکھ ہو جاتی ہی اور وہ نر اپنے بچہ مادہ
سے جفتی کھاتا ہی اور اگر بچہ نر ہوا تو اُسکا باپ یون ہی جلجاتا ہی اور وہی بچہ نر اُسکا قائم مقام ہوکر
اپنی ماں سے جفتی کھاتا ہی سوا اسکے اور بہت سی حکایات سیمرغ کی ہین لیکن بوجہ غیر معتبر ہونے
کے بیان نہین کی گئین صورت سیمرغ کی یہ ہی

**غراب** - یعنے کوا یہ بڑا سفر کرنے والا ہی اور صبح کو سب طائرون سے پہلے اُڑتا ہی یہ پرندہ جوز کو نہایت پسند کرتا ہی بلکہ ذخیرہ کرتا ہی اور اپنی منقار سے جو زمین سوراخ کرتا ہی آدمی کی آنکھ پھوڑنے کا قصد کرتا ہی اور باوجود مارنے کے بھاگتا نہین ہے بسبب اپنی سخت گرسنگی کے اور بڑے بڑے جانورون سے ڈرتا نہین ہے حتی کہ اونٹ اور بیل کی پشت پر بیٹھتا ہے اور پچھوے کی پیٹھ مین چونچ سے سوراخ کرتا ہے اور اُسکا گوشت کھاتا ہی اور جب اونٹ کی پشت مین زخم ہوکر اُسمین بدگوشت ہو جاتا ہے تو لوگ اُسکو جنگل مین چھوڑ آتے ہین اسواسطے کہ کوا چونچ سے اُسکے بدگوشت کو کھا لیتا ہی اسکے نر کے مرنے پر مادہ دوسرا نر نہین کرتی اور مادہ کے مرنے پر نر دوسری مادہ نہین کرتا اسکا بچہ جسوقت بیضہ سے نکلتا ہے کریہ صورت اور بلا پر کے ہوتا ہی اسی سے ماں ڈرتی ہی اور اُسکو چھوڑ دیتی ہے پس خداوند تعالے مکھیون کو اُسکے حلق مین پہونچاتا ہی جسکو کھاکر بچہ سیاہ ہوتا ہی اور بال و پر نکالتا ہی - مکحول کا قول ہی کہ حضرت داؤد کی دعا یہ تھی یا اخاق البغاث فی عشہ یعنی حق تعالے اُن چڑیون کو جو شکار نہین کرتی ہین آشیانہ ہی مین رزق دیتا ہی پس جب وہ سیاہ اور بڑا ہو جاتا ہی اُسکی ماں آنکہ مشغول پرورش ہوتی ہی اور مکھی اور مچھر اُس سے دفع کرتی ہی خلف احمر کا قول ہے کہ دیکھا مین نے بچہ کلاغ کو کہ کوئی اور صورت بُری زیادہ اُس سے نہ دیکھی مین نے سر بہت بڑا اور بدن چھوٹا اور چونچ لمبی اور بازو چھوٹے چھوٹے بے پر کے جب یہ بیمار ہوتا ہی آدمی کا گوہ کھا کر آرام پاتا ہی بعض کلاغ طوطی سے بھی بڑھکر باتین صاف کرتا ہی - خواص اسکی دونون آنکھ اور بوم کی بھی آنکھ خشک کرکے جس قوم کے درمیان مین جلادین سب مین عداوت پڑجاے بلیناس کا قول ہی کہ اسکے دل کو خشک کرکے پانی مین پیکر انسان اگر موسم گرم مین پیے شدت تموز مین بھی تشنگی معلوم نہو پتہ اسکا اگر شراب مین ڈالکر پیوین اول پیالہ مین مست ہو جائین اگر جنگلی کوے کا سر پکا کر بہت دنون کے دردسر والے کو کھلاوین نافع ہے اگر اسکا خون شراب کے ساتھ پیوین پھر کبھی شراب کی خواہش نہو بلکہ سخت دشمن اسکا ہو جاے اسکی بیٹ رنگین کپڑے ریشمی مین باندھ کر کھانسی کے عارضہ مین ہاتھ مین باندھین آرام پاوین - صورت اسکی یہ ہی

غریق یہ جانور دریائی پرندون سے ہین اور گویا ہوتے ہین یہ وہ مرغ ہین کہ دریا کے کنارے
رہتے ہین اور جب ہوا خراب ہو جاتی ہے تو وہان سے شہرون مین آتے ہین اُسوقت اپنے
فرقہ مین کوتوال اور چوکیدار مقرر کرتے ہین تا حفاظت سب کی بخوبی ہو پرواز کے وقت بہت
اونچے ہو جاتے ہین تاکہ کوئی شکاری مرغ انکا متعرض نہو جسوقت ابر آسمان پر ہو یا شب
کی تاریکی زیادہ ہو یا واسطے طعمہ کے زمین پر اُترین تو خاموش رہین اور اصلا فریاد نکرین
تاکہ دشمن کو معلوم نہو جب سونے کا ارادہ کرتے ہین اپنے سر کو بازو کے نیچے چھپاتے ہین
بدین نظر کہ سر کو صدمے بہت سے ہین اور یہ عضو اشرف عضو ہے اگر یہ عضو فاسد ہو سارا
بدن خلل پذیر ہو یہ جانور جب خواب کرتے ہین تو ایک پیر زمین پر رکھتے ہین اور ایک اُٹھائے
رکھتے ہین کیونکہ یہ ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر دونون پائون زمین پر رکھینگے تو نیند غفلت کی آجائیگی انکا
پاسبان اور کوتوال ہرگز خواب نہین کرتا اور اپنا سر بازو کے نیچے نہین رکھتا بلکہ ہر طرف نظر کنان

رہتا ہے اور جسوقت دشمن نظر پڑتا ہے
فوراً فریاد کر کے اپنی جماعت کو خبر کرتا ہی خواص
اسکی بیٹ مین فتیلہ تر کر کے ناک مین رکھنا
ہر ایک زخم کو جو ناک کے اندر ہو مفید ہے
صورت اُسکی یہ ہی۔

غواص۔ اسکو فارس مین ماہی خوار کہتے ہین بصرہ کے شہرون مین دریا کنارے ہوتا ہی اسکے
شکار کی یہ کیفیت ہی کہ پانی مین بڑی دیر تک غوطہ لگاتا ہی اور مچھلی کو پکڑ کے باہر نکالتا ہی عجب یہ ہی کہ
سرنگون پانی مین رہتا ہی اور پانی کے زور سے اسکو جنبش نہین ہوتی۔ بعض کہتے ہین کہ ہمنے
مرغ ماہی خوار کو غوطہ لگا کر مچھلی لاتے دیکھا ہے اور کلاغ نے اُسکا تعاقب کیا اور اُسپر غالب ہو کر
مچھلی لیگیا پس یہ مرغ دوبارہ غوطہ کھا کر مچھلی لایا اور کلاغ کے روبرو گیا جب کلاغ مچھلی کھانے

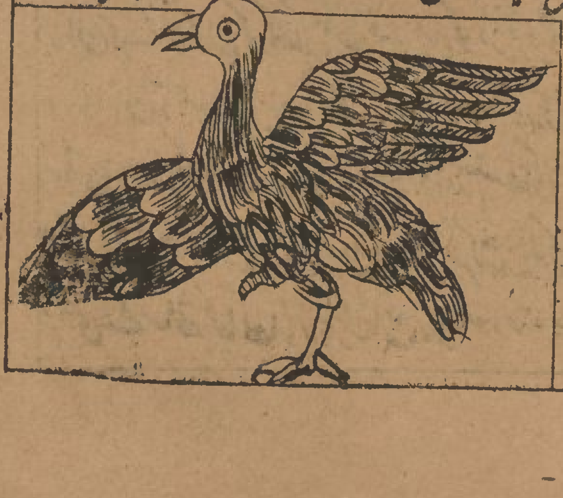

مین مصروف ہوا یہ اُسکی ٹانگ پکڑ کے دریا مین
لیگیا اور کلاغ کو پانی کے اندر مار کر خود تندرست
نکل آیا اسکا خون آدمی کے جلے ہوے بالون
مین ملا کر جسکو کھلائے عاشق ہو جاے اور
اسکی ہڈی مین بھی یہی اثر ہے۔ صورت یہ ہی۔

فاختہ مشہور ہے لوگ مبارک جانتے ہین اُسکی آواز سے سانپ بھاگتے ہین ایک حکایت ہی کہ بعض سرزمین پر سانپ غالب ہوئے اور انکا فساد بڑھا لوگون نے تجویز کیا کہ

فاختہ منگانا چاہیے اور اس تجویز سے سانپون کے آزار سے نجات پائی خون فاختہ اور خون کبوترا ور زفت اور قطران کو جلاکر دھوان کرین جسکی ناک مین بو پہونچے اُسکو بیخوابی کا عارضہ ہو جائے ۔ صورت اُسکی یہ ہے

قبج یعنے کبک خوبصورت پرنقش ونگار ہوتا ہی پہاڑون مین رہتا ہی جب صیاد اسکا قصد کرتا ہی یہ بیچارہ اپنا سر برف کے اندر چھپاتا ہی اس خیال سے کہ جسطرح مین صیاد کو نہین دیکھتا ہون ویسا ہی صیاد بھی مجھکو نہ دیکھتا ہوگا پس صیاد بہ آسانی سب کو پکڑ لیتا ہی اس پرندہ کے سخت غیرت دار ہوتے ہین اگر دو نر ایک مادہ پر رجوع ہون سخت لڑائی ہو اُسوقت تک کہ ایک غالب اور دوسرا فرار ہو اُسوقت مادہ غالب کی تابع ہوتی ہی عجب یہ ہی کہ یہ مرغ جب آواز کرتا ہی اور اُسکی آواز مادہ کے کان مین پہونچتی ہے فوراً اُسکے شکم مین انڈا پیدا ہو جاتا ہی جیسا کہ چھوہارے کا درخت بھی نر مادہ ہوتا ہی اور نر کی ہوا جب درخت مادہ تک پہونچتی ہے تو باردار ہوتا ہی یہ مرغ پندرہ انڈے دیتا ہی اور دو جگہ رکھتا ایک جگہ نر سیتا ہی اور دوسری جگہ مادہ سیتی ہی یہ جانور آبادی مین جفتی نہین کھاتا اور خوش الحانی کا عاشق ہی اکثر اچھی آواز سنکر یہانتک بیہوش ہوکر گرجاتا ہے کہ شکاری لوگ اپنے قبضہ مین لاتے ہین اسکا زہرہ آنکھ مین لگانا ڈھلکا کو مفید ہی اول تاریخ ہر مہینے کی اسکا پتہ ناک مین چھوڑنا ذہن کو تیز کرتا ہی اسکا زہرہ اور اُسکی بیٹ اور مرداریدنا سفتہ سب ہموزن

پیسکر سرمہ کرین آنکھ کی سفیدی جاتی رہے اسکا جگر بریان کرکے لڑکون کو کھلانا عارضۂ صرع کو دفع کرتا ہے اسکا خون آنکھون مین لگانا زخم اور شبکوری کو مفید ہی اسکا گوشت کھانا فربہ کرتا ہی اور استسقا کی علت زائل ہوتی ہی اور یہی بھی ہی اسکا انڈا سرکہ مین ملاکر یا نہ دشتی کے ساتھ کچا کھانا زہر کو نافع ہی صورت یہ ہی

قنبرہ - یہ جانور خوش آوازی کا عاشق ہے اسکے سر پر مور کے مانند ایک چوٹی ہوتی ہے اور بڑا صاحب احتیاط ہوتا ہی جہان اُترتا ہی داہنے بائین دیکھا کرتا ہی اور اسی وجہ سے بہت مشکل سے شکار ہوتا ہے اسکا آشیانہ عجب ترکیب کا ہوتا ہے انگور کی تین لکڑیون سے آشیانہ بناتا ہی

اور گھاس عمدہ لطیف لاتا ہے اور اُن لکڑیون کے درمیان مین بنتا ہے اور اُسمین بچہ دیتا ہی اور گھاس سے چھپاتا ہے تاکہ شکاری مرغ نہ دیکھہ پائے اسکا گوشت بریان کرکے کھانا لقوے کو مفید ہی - صورت اُسکی یہ ہی

قطا - یعنی کنجشک اس مرغ کا نام آواز پر رکھا گیا ہے کیونکہ یہ قطا قطا کہا کرتا ہی عرب کہتا ہی کہ فلان اصدق من قطا یعنے فلان راست گو ہی قطا سے زیادہ تر اور یہ بھی قول ہے کہ فلان اہدی من قطا یعنی فلان شناسا سے راہ ہی قطا سے زیادہ وجہ اسکی تشبیہ کی یہ ہی کہ یہ جانور جنگل مین بیضہ دے کے زمین مین دفن کرتا ہے اور آپ غائب ہو جاتا ہی اور چند روز کے بعد آن کر وہان پر انڈا سیتا ہے اس مرغ کی رفتار عمدہ ہوتی ہے حتی کہ اسکے خرام سے معشوقون کی رفتار کو تشبیہ دیتے ہین اسکا آشیانہ زمین پر ہوتا ہی گھاس کے اندر بہت مختصر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثل کہی ہے کہ من بنی للہ مسجدا ولو مثل مفحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ یعنی جو شخص واسطے خدا کے مسجد بنا دے اگرچہ مانند آشیانۂ مرغ قطا کے مختصر ہو تو خداوند تعالی اُسکے واسطے بہشت مین گھر بنا فرمائیگا - خواص اسکا خون بدن مین ملنا داء الثعلب کو مفید ہے اگر قضیب پر ملین مبہی ہی اسکا گوشت استسقا کو مفید ہے اور گرمی جگر اور فساد مزاج کا مصلح ہے اگر

اسکو جلاکر روغن مین ملاکر جسجا بال جمانا چاہین لگا دین جلد نکل آئین اسکے عضلے شکم اُن جگھون پر پیسکر لگانا جہان کی ہڈیان ادھر اُدھر ہو گئی ہون ہڈیون کو بجائے اصلی لاتا ہی اگر آنکھہ مین لگا دین زخم کو مفید ہے اور رتوندھی کو نافع ہی - صورت یہ ہے -

قمری - طائر مشہور ہے اکثر لوگ اسکو پالتے ہین کہتے ہین کہ اسکی مادہ جب اسکا نر مر جاتا ہے

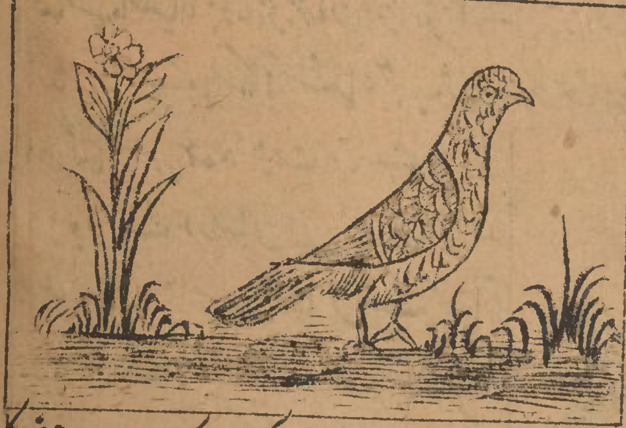

دوسرے نر کے پاس نہین جاتی ہے اور ہمیشہ اپنے شوہر مردہ کی یاد مین نوحہ وزاری کرتی ہی اگر قمری کا انڈا فاختہ کے نیچے رکھ دین خواہ فاختہ کا انڈا قمری کے نیچے رکھین ہر حال مین اُس انڈے سے قمری ہی کا بچہ نکلیگا - صورت یہ ہی

قوقنس - ارض ہند مین یہ طائر عجیبہ ہوتا ہی صاحب تحفۃ الغرائب لکھتا ہی کہ یہ جانور جب جفتی کا ارادہ کرتا ہے اول نر و مادہ لکڑی جمع کرکے اُسپر بیٹھ کے جفتی کرتے ہین اور بعد فراغت کے آپس مین

چونچ رگڑ کے آگ نکالتے ہین اور اُس آگ مین جل جاتے ہین اور جب مینھ برستا ہی اُسی خاک سے دو جانور پیدا ہوتے ہین اور اُنکے پر نکلتے ہین اور آخر کو بڑے ہوکر قوقنس ہو جاتے ہین - صورت یہ ہی -

کرکی - یعنے کلنگ انمین بڑا اتفاق ہوتا ہی ہان شاید کوئی کسی کا دشمن ہو اور انمین ایک سردار ہوتا ہی جسکے سب تابع ہوتے ہین اور باری باری ایک ایک انکا پاسبان ہوکر انکے گرد پھرا کرتا ہی اور حفاظت کرتا ہے اور دشمن کو دیکھکر بہ آواز بلند اپنے ہمجنسون کو آگاہ کرتا ہے رات کو ایسی جگہہ جاتے ہین جو بستی سے دور ہوتی ہے اور اچھی طرح بیر زمین پر جماکر نہین سوتے تاکہ غفلت نہو - جاحظ کہتا ہے کہ کلنگ دونون پانون زمین پر رکھکر نہین کھڑا ہوتا ہے اس خوف سے کہ اگر دونون پانون زمین پر رکھونگا تو ایسا نہو کہ بوجہ گرانی کے زمین کے نیچے دھس جاؤن - خواص اسکی آنکھ کو گھسکر سرمہ کرنا خواب دور کرتا ہی اگر اسکا پتہ مرزنجوش کے ساتھ حل کرکے جسطرف لقوہ ہو اُس جانب کے سوراخ بینی مین ڈالین اور دوسرے جانب روغن جوز ڈالین اور سات روز تک مکان تاریک مین اُسکو بٹھا دین تو لقوہ دور ہو جاے اسکا گوشت مع چربی پکاکر اگر بہرے کے کان مین ڈالین اچھا ہو جاے اور اسکا مغز سرکا اور پیاز دشتی کے ساتھ حمام مین کھانا صاحب طحال کو مفید ہی اسکا معدہ خشک کرکے ہمراہ آب نخود کے اگر

تناول کرے تو درد
خصیہ اور مثانہ
کو مفید ہے۔
صورت یہ ہی

کروان۔ یہ ایک مرغ ہے جسکو فارسی مین چوبینہ کہتے ہین اسکا گوشت مع چربی پکاکر کھانا

شدت سے باہ کو زیادہ کرتا ہے
حتے کہ آدمی بیچین ہو جاے
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع
والمآب۔ صورت کروان کی یہ ہی

لقلق۔ اسکی بھی صورت قطا سے ملتی ہے اور اسکی خوراک فقط سانپ ہی اسکے دو آشیانہ
ہوتے ہین ایک سرد ملک مین اور دوسرا گرم ملک مین اسکو فصل ربیع پسند ہی اپنا آشیانہ
اونچے مقام پر بناتا ہے اور مضبوط اسقدر ہوتا ہے کہ خراب کرنے سے خراب نہین ہوتا

اسکی عقلمندی مین شیخ رئیس کا قول
ہی کہ بروقت وبا کے یہ مرغ وہان کا
رہنا چھوڑ دیتا ہی جملہ ہوام اس سے
بھاگتے ہین بیضہ اسکا خضاب
کیواسطے خوب ہی۔ صورت یہ ہے

مالک الحزین یعنی بوتیار ہندی مین اسکو بگلا کہتے ہین اسکی گردن اور پانون لمبے ہوتے
ہین۔ جاحظ کہتا ہی کہ یہ جانور نہرون کے کنارے رہتا ہے اور اگر کسی وجہ سے پانی نہر کا

کم ہوجاتا ہی تو نہایت رنجیدہ ہوتا ہی
اور پھر پانی اس ڈر سے نہین پیتا کہ
اگر مین پی لونگا تو پانی کم ہوجائیگا
اور لوگ پیاسے رہینگے یہان تک
کہ خود تشنگی آب سے مرجاتا ہے۔
صورت اسکی یہ ہے۔

مکا - اسکو فارسی مین شبان غریب کہتے ہین جنگل مین رہتا ہی اور عجیب آشیانہ بناتا ہے

اسکو سانپ سے دشمنی ہوتی ہی کیونکہ وہ اُسکے بچون کو کھالیتا ہے - ہشام بن سالم کا قول ہی کہ ایک سانپ اسکے بچون کو کھاتا تھا مکا فریاد کرتا تھا سانپ نے بچے چھوڑکر اسکی طرف منھ کھولا اُسنے اُسکے منھ مین ایک کانٹا اُسی جگہ سے توڑکر ڈالدیا سانپ اسی وقت مرگیا - صورت یہ ہے -

نسر - یعنے کرگس یہ مرغ کھانے پر حریص ہوتا ہی جسوقت مردار پاتا ہی اس قدر کھاتا ہی کہ اُڑ نہین سکتا کہتے ہین کہ ہزار سال عمر پاتا ہی اکثر اسکے گھونسلے ایسی جگہ پر ہوتے ہین جہان کسی حیوان کی پہونچ نہو کہتے ہین جب اسکی مادہ انڈے سیتی ہی تو دلب کے پتے لاکر آشیانہ مین رکھتی ہے تاکہ چمگادڑ سے اُسکے انڈے کو ایذا نہ پہونچے جب بچہ پیدا ہونے کا وقت آتا ہی اسکا نر ملک ہند مین جاکر ایک قسم کا دریائی پتھر لاکر مادہ کے نیچے رکھتا ہے تاکہ دفع حمل آسانی سے ہو - بیماری مین آدمی کا گوشت کھاکر آرام پاتا ہی اسکی بینائی مین جب فرق آتا ہے تب آدمی کے پتہ کو آنکھون مین ملکر صحت پاتا ہے گلاب کی خوشبو اسکو نقصان پہونچاتی ہے بلکہ کل خوشبو کا متحمل نہین ہوتا ہے کیونکہ مردار خوار ہے اور بدبو اسکو پسند ہی لشکرون کے ہمراہ بطمع مردار رہتا ہی اور حاجیون کے ساتھ بھی رہتا ہی کیونکہ اکثر حاجی چارپایہ بیمار و بیکار کو صحرا مین چھوڑدیتے ہین اسکا زہرہ کان مین ٹپکانا بہرے کو صحیح کرتا ہے اگر سات مرتبہ سرمہ کے طور پر لگاوین کیچڑ آنکھ کا دور کرے اور پانی اُترنے کا مانع ہو اور شبکوری دفع کرے - اسکے گوشت کو نمک اور درشس اور کمون اور شہد کے ساتھ کھانا دافع زہر ہے - چربی اسکی بہرے کے کان مین ڈالنا نافع ہے - صورت اُسکی یہ ہے -

نعامہ یعنی شترمرغ یہ مرکب الخلقت ہی گردن اور پانون اسکے شتر سے مشابہ ہین اور منقار اور بازو اور پر مرغ سے ملتے ہوے ہین اسکے معدہ مین ایسی حرارت ہوتی ہے کہ کنکر پتھر جو پیٹ مین ہو

ہضم ہوجاتا ہے اور قوت شامہ اور سامعہ اسکی بہت تیز ہوتی ہی اور قوت ہاضمہ کا تو یہ حال ہے کہ سیر بھر وزن کا پتھر بھی اگر آگ مین لال کرکے اُسکے آگے ڈال دین تو یہ کھالے اور اسکے منھ اور پیٹ کو کچھ ضرر نہ پہونچے اور وہ ہضم ہوجاے اور کوئی جانور دوڑنے مین اُس سے آگے نہین جاسکتا۔ فصل گرمی مین جب چھوہارا سُرخ ہوتا ہے تو اسکی ساق بھی سُرخ ہوتی ہی جب بیضہ دیتا ہی اور بیس ۲۰ عدد ہوجاتے ہین تو اُنکو تین حصہ کرتا ہی ایک آفتاب مین رکھتا ہی ایک زمین مین دفن کرتا ہی ایک اپنے نیچے رکھتا ہی جب اپنے نیچے کے انڈون کے بچے نکلتے ہین تو جو انڈے آفتاب مین رکھے ہین اُنکو توڑکر بچون کو کھلاتا ہی تا موجب قوت ہو اور خاک والے توڑکر میدان مین رکھ دیتا ہی تاکہ مکھی وغیرہ اُنپر جمع ہون پس اُن مکھیون کو بھی بچون کو کھلاتا ہی عرب کے نزدیک یہ احمق ہی کیونکہ اکثر دوسرے کا بیضہ دیکھکر اُسکو سیتا ہی اور اپنا بھول جاتا ہی۔ دوسری حماقت یہ ہے کہ غذا کے خیال سے دو حصہ اپنے انڈے ضائع کرتا ہے۔ ہکا پتہ

آنکھ مین لگانا ظلمت چشم دور کرتا ہے اور گوشت اسکا دافع امراض ریاحی و نزلہ ہے چربی اسکی محلل اورام ہے پوست اسکے بیضہ کا اگر گوشت مین ڈالدین بہت جلد پختہ ہوجاے باوجودیکہ آنچ کم ہو۔ صورت اسکی یہ ہی۔

ہُدہُد۔ یہ طائر معروف ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہی لاتقتلوا الھدھد فانہ کان دلیل سلیمان علی قوت الماء وبعدہ واجب ان یعبد اللہ لاشریک بہ شیئا فی اقطار الارض یعنی ہُدہُد کو قتل نہ کرو کیونکہ اسنے سلیمانؑ کی رہبری کی تھی شہر سبا مین اور مین اس بات کو دوست رکھتا ہون کہ وہ خدا کی عبادت کرتا ہی جسکا شریک کوئی نہین ہے لکھا ہی کہ ہُدہُد نے ایکمرتبہ حضرت سلیمانؑ سے عرض کی کہ آپ میری دعوت قبول فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ مین تنہا آؤن یا مع اپنے لشکر کے ہُدہُد نے عرض کی کہ آپ مع لشکر فلان جزیرہ مین تشریف لائیے غرضکہ حضرت سلیمانؑ مع اپنے لشکر کے روز معینہ پر اُس جزیرے مین گئے ہُدہُد نے کیا کام کیا کہ ایک ٹڈی کو پکڑکر گردن اسکی کاٹ ڈالی اور دریا مین ڈالدیا اور حضرت سلیمانؑ سے عرض کی کہ بسم اللہ آپ مع لشکر اسکو تناول فرمائیے یہ دریا نہین ہی یہ ٹڈی کے گوشت کا شوربا ہی اس بات سے آپ اور آپکا لشکر ایک سال تک خندہ زن ہی کہ ہُدہُد کے

بچون مین بوے بد آتی ہے بعض کا قول ہی کہ یہ جانور اپنے آشیانہ کو انسان کے گوہ سے
آلودہ رکھتا ہے اسیوجہ سے یہ بدبو انکے جسم سے آتی ہے یہ جب ضعیف ہوتا ہی اسکے بچے
اُسکے بال و پر اُکھیڑ ڈالتے ہین اور اُسکو اپنے پرون کے نیچے رکھتے ہین پھر از سر نو جوان ہوجاتا ہی
بیماری مین جنگلی بچھو کھانا اسکو نافع ہے اسکے بچہ کو اگر سرطان پر باندھین تو یہ پھوڑا جلد تحلیل ہوجاے
خواص اسکا تاج سر پر باندھنا درد سر دور کرتا ہی بلیناس کا اعتقاد ہی کہ اسکا سر خشک کرکے
روغن کے ساتھ چہرہ پر غازہ کرنا چشم خلائق مین محبوب رکھتا ہی آسکا بالین مین رکھنا بیخواب
کرتا ہی اور پاس رکھنا بھولے ہوے امر کو یاد دلاتا ہی اگر صاحب جذام کی گردن مین باندھین
نافع ہو آسکی زبان پاس رکھنا دشمن پر ظفر یاب کرتا ہی آسکا دل تعویذ بنانا قوت باہ زیادہ کرتا ہی
اگر بریان کرکے ایک روٹی کے ساتھ دو آدمی کھاوین اُن دونون کے درمیان مین محبت
زیادہ ہو اگر اسکا زہرہ فالج والے کے طلا کرین نافع ہو دہنا بازو اسکا بالین کے نیچے رکھنا
خواب کا غلبہ کرتا ہے اور بایان رکھنا بیخواب کرتا ہی اگر کبوترون کے برج مین اسکو جلائین
جملہ کبوتر فرار کرجاوین اسکے گوشت کو سکھا کر آٹے مین ملا کر اگر روٹی پکاوین اور جسکو کھلاوین
وہ دوست ہوجاے اسکی ہڈی کا اگر گھر مین دھوان کرین کل ہوام مرجاوین اگر اسکے ناخن

جلا کر اسکی خاکستر جس عورت کو کھلاوین اور
اُس سے صحبت کیجاوے فوراً حاملہ ہو اگر
ہُدہُد کو اسمعیل نامے شخص کے دروازہ پر
ذبح کرین اور اُسکے خون کو شکر اور ابٹنہ کے ساتھ
ملا کر منھ پر ملین تمام لوگ اُسکے دوست ہوجائین
صورت اُسکی یہ ہے

وطواط۔ اُسکو فارسی مین بالوایہ کہتے ہین بلیناس کا قول ہے کہ اگر کوئی وطواط پانی مین
ڈوب کر مرجاوے جو شخص وہ پانی پیوے ایک مہینے تک نیند نہ آوے اگر کسی شخص کے
سر کے بال وطواط کی گردن مین باندھکر اُسکو اُڑا دین تو اُس شخص کو نیند نہ آویگی جب تک کہ
وطواط کو مار نہ ڈالین یا کہ وہ خود نہ مرجاوے یا اُسکی گردن سے بال کھول نہ لیے جاوین
اُسکے سر کو وسط بالین مین رکھنا خواب کا غلبہ کرتا ہے اگر اسکا دماغ شہد کے ساتھ آنکھون
مین لگاوین ڈھلکا بند کردے اگر اسکو روغن گل مین پکا کر عرق النسا پر طلا کرین

درد ٹھہر جائیگا اور دو تین مرتبہ ملنے سے پھر عود نہ کریگا۔ صورت اسکی یہ ہی

یراغہ۔ یہ مرغ نہایت چھوٹا ہوتا ہے دن کو جب اُڑتا ہے مرغ کی شکل دکھلائی دیتا ہی اور رات کو شعلۂ آتش کے مانند معلوم ہوتا ہے صورت مرغ یراغہ کی یہ ہی

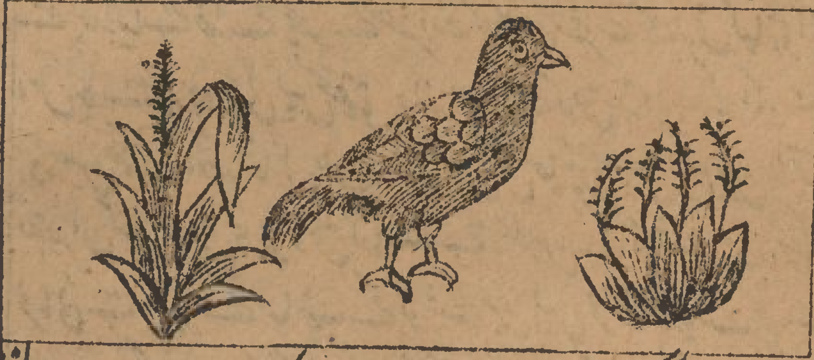

یمامہ۔ یہ شلوار دار کبوتر ہے جو گھرون مین ہوتا ہی اور انڈے بکثرت دیتا ہی اور مانند انسان کے اس گروہ مین بھی مادہ کے ساتھ پیار و اخلاص ہوتا ہی وہ بیضون پر بیٹھتی ہے اور نر بچون کی پرورش کرتا ہی اسکے عجائبات سے یہ ہی کہ جب بچہ انڈے مین کامل ہوجاتا ہی اُسوقت انڈے کو پہلے اپنی چونچ سے توڑتا ہی جسمین نر ہوتا ہی کیونکہ نر مادہ سے قبل انڈے مین تمام ہوتا ہے فسبحان من الھم کسر البیض عند تمامہ لا قبلہ ولا بعدہ یعنی پاک ہی وہ خدا جسنے کبوتر کے دل مین یہ ڈالدیا کہ وہ انڈے کو کامل ہونے بچہ کے وقت توڑتا ہی اور قبل یا بعد اُسکے تمام ہونے کے نہین توڑتا جب یہ بیمار ہوتا ہی تو زنجل کی پتی کھاکر آرام پاتا ہے اور خواص اسکے اعضا کا حمام کے بیان مین گذر چکا ہی۔ النوع السابع الھوام یہ قسم حیوانات کی ایسی نہین جو انسان اُسکا شمار کرسکے بعض مفسرین نے کہا ہی کہ اگر کوئی چاہے اس آیت کریمہ کے معنی دریافت کرے ویخلق ما لا تعلمون رات کو جنگل مین آگ روشن کرے اُسوقت ملاحظہ کرے کہ کسقدر اقسام اس حیوانات عجیب کے اُس آگ پر جمع ہوتے ہین اشکال مختلف مین جنکو کبھی نہ دیکھا ہو اور گمان نہین ہوتا کہ باری تعالے نے ایسی چیزین بھی پیدا فرمائی ہین اور وہ حیوانات مختلف ہوتے ہین بموجب اختلاف اپنے مساکن کے مثل کوہ و دشت و دریا و باغات و ریگستان و مزبلہ وغیرہ کے ہر جگہ پر انکی خلقت علیحدہ علیحدہ طور پر ہی اور ان حیوانات کی خلقت

مواد فاسدہ اور عفونات سے ہوتی ہی تاکہ ہوا اُن عفونات سے صاف رہے بتحقیق کہ خدا تعالیٰ
نے حشرات کو فاسد مادہ اور عفونات پوسیدہ سے پیدا فرمایا تاکہ ہوا کو فساد عارض نہو اور عام
بیماری کا سبب نہو جسکو عرب وبا کہتے ہین جسکی وجہ سے حیوانات اور درختون مین فساد عارض ہوتا
ہے اگرچہ اس آفرینش کے ضمن مین اُنکے کاٹنے کا ضرر بھی ہی لیکن بہت سے مصالح بھی ہین
اور قابل تحقیق یہ ہے کہ مکھی اور کیڑے قصاب اور حلوائی کی دکانون مین ہوتے ہین اور بزاز و
آہنگر کی دُکانون مین نہین ہوتے ہین پس ثابت ہوگیا کہ حق تعالےٰ نے حشرات کو انہی عفونتا
سے پیدا کیا ہے خدا نے چھوٹے حشرات کو کلان حشرات کا رزق کیا ہی اگر ایسا نہوتا تو تمام زمین
اس بلا سے پُر ہو جاتی پس تحقیق جاننا چاہیے کہ حق تعالیٰ کے ملکوت مین کوئی ذرہ ایسا نہین
ہی جسمین حکمت الٰہی شامل نہو جو شمار نہین کی جاتین اس نوع مین یہ تعجب ہی کہ انہین جو زہر موجب
نقصان کسی حیوان کا ہی تو حق تعالےٰ نے انھین کے گوشت مین اُسکی مدافعت کی تاثیر بھی عطا
فرمائی ہے اطبا نے سانپ کے گوشت مین ایسی قوت دریافت کی ہے کہ جو زہر کا برابر تی ہین
ہی پس تریاک مین اسکا گوشت داخل کیا ہے تا زہر کو دور کرے اور تجربہ بھی قبول کرتا ہے کہ جسکو
بچھو نے کاٹا ہو اگر وہ بچھو کو مار کر اُسکے پیٹ کی تری زخم پر لگا وے فوراً درد موقوف ہو جائیگا
بعض اس فرقہ سے موسم زمستان مین مرجاتے ہین مانند کرم ابریشم اور پسو کے اور بعض اس
موسم مین زیر زمین جا گھستے ہین اور کچھ نہین کھاتے ہین مانند سانپ اور بچھو کے بعض انہین سے
اس موسم کے واسطے ذخیرہ جمع کرتے ہین مانند چیونٹی کے کیونکہ چیونٹی کبھی بے خورش کے نہین
رہ سکتی ہے اب ہم اُنکا ذکر کرتے ہین جو اس نوع سے متعلق ہین بترتیب حروف ہجا کے
ارضہ سفید رنگ کا چھوٹا سا کیڑا ہوتا ہی جسکو فارسی مین چوب خوار کہتے ہین اور اپنے بدن پر
مانند دہلیز کے بنا بناتا ہی بسبب خوف دشمن کے مانند چیونٹیون وغیرہ کے جو اسکی عدو ہین جب
یہ کرم ایک سال کا ہوتا ہی تب اسکے دو پر لمبے نکلتے ہین اور اُنسے اُڑ سکتا ہی اور یہ وہ کرم ہی جسنے
جنون کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت سے آگاہ کیا یعنی حضرت سلیمان کے عصا کو کھالیا جبکہ
اس کیڑے کا گھر خراب ہو جاتا ہی تو تمام ہمجنس اسکے واسطے درستی اسکے مکان کے جمع ہوتے ہین اور اسکے
سوراخون کو تھوڑی دیر مین درست کر دیتے ہین کہتے ہین کہ اس حیوان کی طبیعت سرد و تر ہے اور
اسکا بدن خلو رکھتا ہے اور جہان اسکے پرون کی جگہ ہوتی ہے اُسمین سوراخ ہوتے ہین اور اُسی کے
ذریعہ سے ہوا کا تنفس کرتا ہے اور سردی کے سبب سے وہ ہوا پانی ہو کر اسکے بدن سے ترشح ہوتی ہی

اور اجزاے خاکی مثل غبار وغیرہ کے ہمیشہ اسپر گرکے جم جاتے ہین لیس ہی اسکے بدن پر میل ہو جاتا ہی اور وہ اسی چرک سے اپنے بدن پر مثل گھر کے بنا لیتا ہی اسکے دونون ہونٹھ تیز ہوتے ہین جنکے ذریعہ سے لکڑی اینٹ پتھر کو کاٹا کرتا ہے اسکی دشمن چیونٹی ہوتی ہے کہ اپنے گھر تک اُسکو گھسیٹ لیجاتی ہے لیکن چیونٹی جب اسکے عقب سے آتی ہی تو اُسپر غالب ہوتی ہی اور جب اسکے سامنے سے آتی ہی تو مغلوب ہو جاتی ہی جب اسکے پر نکلتے ہین تو چڑیون کی خوراک ہوتا ہی صاحب المنطق کہتا ہی کہ اول اول اسنے اکثر مکانات لوگون کے برباد کیے تھے اُسوقت خداوند تعالی نے موچہ کو اُسپر غالب فرمایا کہتے ہین کہ اسکا دفیہ ہرتال اور گاؤ کے گوبر سے بھی ہوتا ہے۔

افعی ۔ یعنی ناگن کوتاہ دم یہ سب سانپون مین خبیث ہوتا ہی اسکی آنکھین لانبی ہوتی ہین بخلاف دیگر حیوانات کی آنکھون کے ۔ جب یہ اندھا ہو جاتا ہی تو پھر پلک نہین مار سکتا اور گرمی کے سبب سے چار مہینے زمین مین پوشیدہ رہتا ہی بعد اسکے زمین سے ویسا ہی اندھا باہر آتا ہی اور درخت رازیانہ مین آنکھ رگڑکر پھر روشن کر لیتا ہی اگر اسکی دُم کاٹ ڈالی جائے تو تین دن کے بعد پھر درست ہو جاتی ہے اگر اسکو ذبح کرین تین روز تک حرکت کیا کرتا ہی اور گاو کشتی اسکی موت ہی جہان وہ افعی کو دیکھتی ہے کھا لیتی ہے یہ افعی آدمیون کا سخت عدو ہی جاحظ کہتا ہی کہ افعی گرم موسم مین پچھلے پہر رات کو جب حرارت کم ہوتی ہی ظاہر ہوتا ہی اور رستون مین اکثر حلقہ بنکر اپنا بدن زمین مین گڑ دکر بیٹھتا ہی اور گردن اونچی کرتا ہے عمداً اسکی غرض یہ ہوتی ہی کہ آدمی یا چارپایہ جو اسپر پیر رکھکر نکلے فوراً اسکو کاٹ کھائے اُسکا زہر بہت سریع الاثر ہی کہتے ہین کہ کسی افعی نے اوٹنی کے ہونٹھ مین کاٹا اُسکے بچہ تھا وہ دودھ پی رہا تھا ناگاہ بچہ اول مرگیا اور اوٹنی بعد کو مری لوگون نے تعجب کیا کہ اسقدر جلد زہر کا اثر دودھ مین پہونچ گیا کہ ماں سے اول بچہ مرا ۔ جب افعی بیمار ہوتا ہی برگ درخت زیتون کھاکر صحت پاتا ہی خواص اسکا زہرہ زہر قاتل ہے جو کوئی پی لے لاعلاج ہی اُسکا خون بصارت زیادہ کرتا ہی اور شبکوری کو زائل کرتا ہی اگر آنکھ مین لگایا کرین تاریکی چشم اور ڈھلکا کو مفید ہے اگر بغل کے بال اکھاڑکر وہان پر اسکا خون لگائین تو پھر بال نہ نکلینگے ۔ بقراط حکیم اسکے گوشت کے بارہ مین لکھتا ہی کہ جو کوئی کھا لیوے سخت بیماری سے امین ہو اور اعصاب کو قوی کرتا ہی اور بوڑھا نہین ہونے دیتا ہی اور مرض استسقا کو مفید ہی بلیناس کہتا ہی کہ اسکا گوشت پکاکر کھانا جذام اور تاریکی چشم کو نافع ہے اور شہوت کو زیادہ کرتا ہے اگر اسکے گوشت کی چربی جس مقام کے بال اُکھاڑکر مالش کرین پھر بال نہ نکلینگے اسکا گوشت سانپ اور افعی کے

کاٹنے مین از بس نافع ہی - حکایت کوئی شخص زیر درخت سو رہا تھا افعی اُدھر سے جو نکلا اُسکے
ہاتھ مین کاٹا اُسنے بیدار ہو کر دیکھا کہ افعی نے کاٹا ہی پس اُسپر بیہوشی اور تشنگی طاری ہوئی
اُسکے نزدیک ایک حوض تھا اُسنے اُسمین سے پانی پیا فوراً درد دور ہو کر شفا پائی پس اُسکو
تعجب آیا ایک لکڑی ہاتھ مین لی اور پانی مین جستجو کرنے لگا اتفاقاً دو افعی نظر آئے کہ دونون
باہم گر لڑکر مر پڑے ہین اور اُنکا گوشت سڑ گیا ہی پس سمجھا کہ یہ اثر انکے گوشت کا ہی شیخ رئیس
کہتا ہے کہ اسکا پوست جلا کر اُسکی خاکستر ملنا داء الثعلب کو نافع ہے اور نیز کہتا ہے کہ افعی کو
دو نیم کرکے اگر اُسکے کاٹے ہوے مقام پر رکھین درد ساکن ہو کہتے ہین کہ جو کوئی نیلے سوت
کے ڈورے بنا کے افعی کی گردن مین باندھے اس زور سے کہ افعی کو ایذا پہونچے بعد اُسکے
اُس ڈورے کو کھول کر جس شخص کے گلے مین درد ہو اُسکے باندھ دین فوراً درد جاتا رہے

صورت افعی کی یہ ہے

برغوث یعنی پسّو سیاہ رنگ اور بکثرت ہوتا ہی آدمی کی نظر جسوقت اُسپر جاتی ہی جب وہ جست کرتا ہی تا آدمی کی نظر سے غائب ہو جاے جاحظ کہتا ہی کہ اسکی صورت ہاتھی کی سی ہوتی ہی اور انڈا دیتا ہی اور اُس سے بچہ نکلتا ہی اور سفیان ثوری علیہ الرحمۃ انس بن مالک سے روایت کرتے ہین کہ برغوث کی عمر پنج روزہ ہوتی ہے اور ییامہ یحیٰے بن خالد سے نقل کرتے ہین کہ برغوث کے جب پر نکل آتے ہین تو پروانۂ چراغ ہو جاتا ہی کہتے ہین کہ برغوث کپڑون کی جون کو کھاتا ہے اور خرزہرہ کی بو سے مر جاتا ہے محبوب بسیر ابی العنبط التہتلی کہ ایک شاعر بغداد مین تھا اُسنے جب اُسنے نہایت تکلیف اُٹھائی تو اُنکی شکایت مین یہ اشعار کہے ابیات لو وضنہ من

ریاض الحزن × او طرف من القرب نحو غیر محروث × اعلم املی یعنی ان سرت من کرخ × بغداد ذی الزمان والتوث ×
اللیل نصفان نصف للھموم × فما اقضی الرقاد و نصف البراغیث .|. ابیت حتی بہا ی وایلھا × انزوا خلط
تشبیہا بتصویت × سود عالج فی الظلماء ودبہ × ولیس ملتمس منہا بمسبوث ترجمہ ان ابیات کا یہ ہی

کہ شہر بغداد مین کیکون کی اسقدر شدت ہی اور مجھپر افکار زمانہ کی وہ کثرت ہی کہ رات کے دو حصہ ہوجاتے ہین آدھی رات اول تو مین افکار اور غم والم مین گذارتا ہون اور آدھی رات آخر کی بسبب کیکون کے سونا نہین ملتا گویا اس کشمکش مین میری اوقات شب بسر ہوتی ہے —

بعوض۔ یعنے پشہ فیل کی صورت ہوتا ہے نہایت چھوٹا حق تعالی نے کل اعضا ہاتھی کے پشہ مین پیدا فرمائے اور دو بازو ہاتھی سے بھی زیادہ اسمین موجود فرمائے۔ فسبحان من خلق له الاعضاء الظاهرة والباطنة كما خلقها للحيوانات الكبار یعنی کیا قدرت خدا ہی کہ مچھر کو وہ اعضا عطا فرمائے جو بڑے حیوانون کو عطا فرمائے چھوٹا اسقدر ہی کہ پشہ جب کسی چیز مین گرجاتا ہی آدمی کو اُسکی تمیز نہین ہوتی جب یہ حال اسکے سارے بدن کا ہی تب اسکے سر اور دماغ کا کیا اندازہ ہوسکے لیکن حق تعالے نے اسکے دماغ مین قولے پنجگانہ پیدا فرمائے اور حس مشترک بھی عطا فرمایا اس سبب سے کہ حیوان کی طرف جاتا ہی دیوار کی طرف نہین جاتا اور اسکو خیال کی قوت بھی ہے چنانچہ جب اسکو کسی عضو سے دور کرین دوبارہ اسی عضو پر معاودت کرتا ہی اس سے ظاہر ہوا کہ اپنے موقع غذا کو پہچانتا ہی اور قوت وہم ہونے کی دلیل یہ ہی کہ آدمی کے ہاتھون کی جنبش پاتے ہی بھاگتا ہی اور قوت متفکرہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جب اپنی سونڈ کو کاٹنے کے واسطے گوشت مین گڑوتا ہی اور خون چوسنے مین مصروف ہوتا ہی تو غافل نہین ہوتا ہی اور بہت جلد فرار کرتا ہی اس خیال سے کہ جب اُس شخص کو درد پہونچیگا تو فوراً اُسکے مار ڈالنے کی تدبیر کریگا اسکی سونڈ بال سے زیادہ باریک ہوتی ہی اور باوجود اس باریکی کے مجوف ہوتی ہے اور تیز اسقدر کہ ہاتھی اور بیل کے چمڑے تک مین سونڈ چبھو کر خون پیتا ہی اور ہاتھی اور بیل اُس سے پانی مین بھاگتے ہین پس یہ حیوان باوجود کوچکی کے ایسی ایسی حکمت حق تعالی سے مملو ہی پس اُس شخص کی جہالت پر رونا چاہیے جو کہ کہتا ہے کہ پروردگار نے پشہ اور مکھی کے ذکر کو قرآن مین یاد کیا ہی پس حق تعالی نے اسی قول کے رو مین ارشاد کیا ہی کہ ان الله لا يستحيي ان يضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها یعنے حق تعالی مکھی اور مچھر کی ایراد مثل مین شرم نہین کرتا فی الواقع خدا کی حکمت کو کوئی نہین جان سکتا ہی کہتے ہین کہ اگر ببول کے گوند کی تین گولیان بناکر اور ہر گولی مین ایک ایک مچھر لپیٹ کر صاحب تپ ربع ہر باری کے دن ایک ایک نگل جاے تو فوراً تپ ربع دفع ہوجائیگی۔

ثعبان۔ یہ حیوان بزرگ ہولناک مخوف صورت ہوتا ہی اسے فارس مین اژدہا کہتے ہین

شیخ رئیس فرماتا ہے کہ اژدہا سب سے چھوٹا پانچ گز کا ہوتا ہی اور بڑا تیس ۳۰ گز کا اور اس سے بھی زائد۔ اسکی دو آنکھیں بڑی ہوتی ہین اور اسکے نیچے کی داڑھ کے نیچے ایک گرہ ہوتی ہے اور دانت بیشمار ہوتے ہین بعض لوگون کا مقولہ ہے کہ یہ اژدہا زمین ہند اور نوبہ مین بکثرت ہوتا ہے اسکا چہرہ بزرگ زرد یا سیاہ ہوتا ہی اور منھ چوڑا ابرو بہت دراز بحدیکہ آنکھین اسکی چھپ جاتی ہین اور گردن موٹی۔ شیخ رئیس کہتا ہی کہ مین نے ایک اژدہا دیکھا جسکی گردن مین بہت موٹے موٹے بال تھے اسکے نر بہ نسبت مادہ کے زیادہ تر بڑے ہوتے ہین جس حیوان کو پاتے ہین نگل جاتے ہین اور پھر درخت کی جڑ یا پتھر مین لپٹکر زور کرتے ہین تاکہ جسکو نگلا ہی اُسکے استخوان وغیرہ شکست ہو جاوین اسکے باطن مین ایسی حرارت ہوتی کہ جو چیز کھا جاوے ہضم ہو اکثر بری یا نی مین سکونت کرتا ہی اور وہ ثعبان بحری کہلاتا ہے اور اکثر بحری بری ہو جاتا ہی باعتبار سکونت کے اور اکثر بڑے بڑے پہاڑون پر چڑھ جاتا ہی تاکہ شدت گرمی زہر سے ہوا سرد مین استراحت کرے۔ خواص اسکا دل کھانا شجاع کرتا ہے اور اسکا پوست عاشق پر باندھنا مزیل عشق ہے اور نیز اسکا پوست اپنے ساتھ رکھنا سب حیوانات کو زبون اور مسخر کرتا ہی جس جگہ اسکا سر دفن کرین وہان کے لوگون کا حال اچھا ہو اور کار خیر وہان سے جاری ہون واللہ اعلم بالصواب۔ صورت یہ ہی

جراد۔ یعنے ملخ یہ حیوان دو قسم کا ہوتا ہی ایک قسم کو سوار کہتے ہین اور یہ ہوا مین اُڑتا ہی اور دوسری قسم کو پیادہ کہتے ہین جو جست کرتی ہی جب فصل بہار مین جدا کرتی ہے زمین نرم او لطیف کی خواہشمند ہوتی ہی اور وہین پر ٹھہرتی ہے اور اپنی دُم سے زمین کھود کر انڈے سرکھکر چھپاتی ہے اور اُڑ جاتی ہی

تا گرمی اور سردی اور نیز دیگر طور کا صدمہ نہ پہونچ سکے مگر باایں ہمہ کچھ بوجہ سردی اور کچھ بوجہ بعض جانوروں کے تلف ہو جاتے ہین بعدہ جب فصل ربیع آتی ہے تو ٹڈی آکران بقیہ بیضون کو زمین سے نکالکر شق کرتی ہی اور اُنمین سے بچہ چھوٹے چھوٹے سے مثل ریزہ طلا کے نکلتے ہین اور زراعت وغیرہ کھاکر توانا ہوتے ہین اور اُڑجاتے ہین پس وہان سے اور کسی دوسری طرف رخ کرتی ہے اور وہان بھی یہی ماجرا کرتی ہے اور رکھتی ہے صاحب الفلاحۃ کہتے ہین کہ جب اس کیڑہ کو دیکھے کہ کسی گانون کی طرف متوجہ ہوا وہان کے رہنے والون کو چاہیے کہ اپنے کو پوشیدہ رکھین اور کوئی باہر نہ نکلے جو ٹڈیان وہان کسی کو نہ دیکھینگی وہان سے چلی جاوینگی اور اگر ایک کو بھی اس حیوانات سے پکڑ کے جلاوین جسوقت اسکی بو انکی ناک مین پہونچیگی فوراً سب مرجاوینگی یا بھاگ جاوینگی - خواص دراز پانون کی ٹڈی کو صاحب تپ ربع کی گردن مین باندھنا نافع ہے اور بواسیر مین دھونی لینا مفید ہی اور جسکا پیشاب بند ہوگیا ہو اسکو بھی بخور اُسکا نافع ہے اور اسکی خاکستر ناسور کو اچھا کرتی ہے - شیخ رئیس کہتا ہی

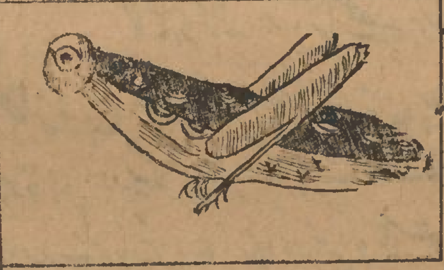

اسکی ٹانگ کا ضماد کرنا مسّون کو دفع کرتا ہی - صورت ٹڈی کی یہ ہے -

حربا - اسکو فارس مین آفتاب پرست کہتے ہین اور ہندی مین گرگٹ یہ حیوان چھپکلی سے بڑا ہوتا ہی اسکا منھ آفتاب کی طرف رہتا ہے اور اُسی طرف پھرا کرتا ہی جب تک غروب نہو اصلی رنگ اسکا خاکی ہوتا ہی بعد ازان گرمی آفتاب سے زرد اور کبھی سبز ہو جاتا ہی - قال الشاعر

یظل بها الحرباء والشمس مائلا ✣ الی الجدل الا انه لا یبین ✣ اذا حول الظل العشی یابنه ✣ حسفا وفی الضحی تتصر غدا اصفر الا علی وداج کانه ✣ من الشمس واستقباله للشمس اخضر حاصل ان ابیات کا یہ ہی کہ گرگٹ بوجہ حرارت آفتاب کے کبھی زرد اور کبھی سبز اور کبھی سرخی مائل ہو جاتا ہی اور یہ اپنا رخ مقابلہ آفتاب کے رکھتا ہی جس جس طرف آفتاب پھرتا ہی اُس اُس طرف یہ بھی پھرتا ہی اور اسی باعث سے اسکا نام آفتاب پرست رکھا گیا ہی غرض کہ اسکا رنگ مبدلا کرتا ہی جب کسی کو دیکھتا ہے کہ اسکا قصد کرتا ہی فوراً اپنے بدن کو طویل و عریض کرتا ہے تا وہ خوف کھالے اور کچھ اسکو اس حرکت سے نقصان نہین ہوتا کہتے ہین کہ اگر اسکو زمین مین دفن کرکے اسکا پوست گانون یا کھیت مین کسی بلند اونچی جگہ پر لٹکاوین وہان پر سردی اور بلخ کی آفت نہ آویگی اور اگر اسکو تین دن

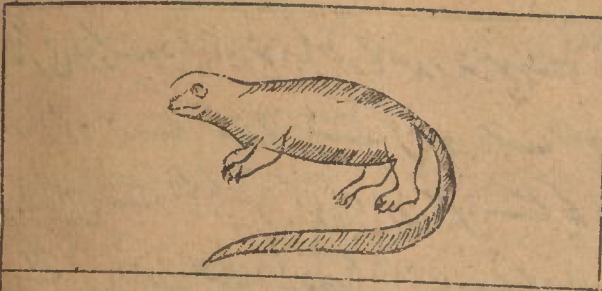

تک زیر آتش دفن کرین بعد ازان
مرگی والے کے گلے مین باندھین
فوراً صحت ہو جاے - صورت گرگٹ
کی یہ ہے

حرقوص - یہ جانور چھوٹا ہوتا ہے مگر کیک سے کچھ بڑا ہوتا ہی اسکے جب پر نکلتے ہین تو موت کا پیام اسکو آتا ہی اسکا کاٹنا بہ نسبت کیک کے سخت تر ہی کہتے ہین کہ یہ جانور اکثر عورات کے اندام نہانی مین کاٹتا ہی جس طرح کہ چیونٹی مردون کے ذکر کو کاٹتی ہے ایک اعرابی کی عورت کے اندام نہانی مین جب حرقوص نے کاٹا اسوقت اُسنے اپنے شوہر کو پکارا اور کہا شعر

ان عضہ یغنذی ہذا اباسہی غور لقد وقع الحرقوص منی موقعا لیری لذۃ الدنیا تصبیر

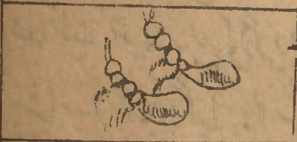

یعنی اے شوہر میرے غور کر حرقوص نے میرے ایسے موقع پر
کاٹا ہی کہ لذت دنیا مجھسے برطرف ہوگئی ہی صورت یہ ہی

حلزون - یہ وہ کرم ہی کہ پتھر مین پیدا ہوتا ہی اور دریا اور نہرون کے کنارے دستیاب ہوتا ہی اور یہ کرم پتھر کے پیٹ سے مانند صدف کے نکلتا ہی اور اپنے ہاتھون کو اُٹھاتا ہے اور دہنے بائین جاتا ہی اور غذا کو تلاش کرتا ہی پس اگر تری اور نرمی دیکھتا ہے اپنے تئین کشادہ کرتا ہے اور اگر سختی دیکھتا ہے اپنے تئین سمیٹتا ہی اور اُسی کے جوف مین چلا جاتا ہی

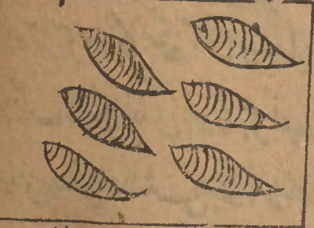

ہر موذی سے ڈرتا ہی اگر کوئی دیکھنے والا اسکو دیکھے تو سمجھتا ہی
کہ ایک صدف پڑی ہوئی ہے - شیخ رئیس کا قول ہے کہ اگر
اسکو پیشانی پر ملین ڈھلکا بند ہو جاے صورت یہ ہی

حیہ یعنی سانپ یہ سب حیوان اور سب موذیون سے زیادہ خبیث ہوتا ہی خلقت مین اور بہ نسبت سختی کے سخت تر اور بہ نسبت خورش کے کم خور اور عمر مین دراز ہوتا ہی کہتے ہین کہ حیوانات مین اس سے بڑھکر کوئی خبیث نہین ہی اور نہ کوئی ایسا زہر دار ہی کہ جسکا زہر کشندہ تر ہو بہ نسبت اسکے اور نہ ایسا کوئی حیوان ہی کہ جسکی غذا خاک ہو سوا سانپ کے اور یہ ایسا موذی ہی کہ جسکا مارنا حرم کعبہ مین حلال ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قتل حیۃ فلہ عشر حسنات حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کہ جو کوئی سانپ کو مارے دس نیکیان پاوے عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہین کہ سانپ کا مارنا میرے نزدیک کافر کے قتل سے اولی ہی اور چونکہ سانپ کو بھاگنے کا آلہ عطا نہین ہوا

اسلیے حق تعالی نے ایک ایسا اُسکو ہتھیار دیا ہی جس سے اُسکے دشمن بھاگتے ہین مثلاً جو کوئی سنے
کہ فلان مقام پر سانپ ہی ہرگز اُدھر نہ جائیگا ورنہ اگر سانپ کے دانت نہوتے تو لوگ اسکی رسی
بناتے اور لڑکے کھلونہ بناتے کہتے ہین کہ آدمی کا بال اگر سیدھا پانی مین گرے اور درمیان
دریا اور آفتاب کے کوئی چیز حائل نہو تو وہی بال سانپ ہو جاتا ہی اور اسکے اقسام بہت ہین
اور آدمی کا دشمن بھی ہے اور اسی سے بھاگتا بھی ہے پس بعض تو ایسے ہین کہ وہ ہرگز نہین
کاٹتے جب تک کہ اُنپر کسی کا پانون نہ پڑے اور بعض ایسے ہین کہ وہ نہین کاٹتے مگر اُسوقت کہ
اُسکے انڈے یا بچے کو کچل ڈالین اور بعض ایسے ہین کہ انسان کو ایذا نہین دیتے مگر اُسوقت
کہ اُنکو ایذا پہونچا وین بعض اُنمین کالے ہوتے ہین جو کینہ ور ہوتے ہین اور موقع ڈھونڈھا
کرتے ہین بعض اُنمین سے حفات ہوتے ہین کہ سانپ کیطرح ہوتے ہین مگر سانپ نہین اور انکے
تنفس مین سختی ہوتی ہے بہ نسبت افاعی کے اور یہ نقصان نہین پہونچاتے اور نہ انمین زہر ہوتا ہے
اکثر اور سانپ انکو مار ڈالتے ہین بعض انمین ایسے ہوتے ہین جنکو ملکات کہتے ہین انکا طول
ایک بالشت یا کچھ زیادہ کا ہوتا ہی اور انکے سر پر سفید خطوط ہوتے ہین جہان پر یہ نکل جاوینگے
وہان کا تر و خشک جلجاتا ہی اگر انکے اوپر سے کوئی طائر اُڑے تو گر پڑے اور جو جانور انکے
نزدیک ہوتا ہی مفرور ہو جاتا ہی جو حیوان انکی آواز سن لے مرجاے اور کبھی یہ جانور اپنے
تن کو فربہ کرتا ہی اور اُس سے خون روان ہوتا ہی پس اگر کوئی درندہ اُسمین سے کھا لیتا ہے
مرجاتا ہے ابو الفرج علیہ الرحمۃ المتطبب کا قول ہے کہ انکے اقسام تین ہین اول قسم قویہ جو
نہایت سخت اور جنکا زہر فوراً ہلاک کرتا ہے دوم ضیفہ جنکا زہر تدبیر سے دور ہو سکتا ہی سوم
قسم معتدلہ جو تریاک کی خاصیت رکھتے ہین اور انکے کاٹنے کا علاج سہل ہے اسکے عجائبات
سے یہ ہی کہ جب انکو اپنا مارا جانا معلوم ہو جاتا ہی تو اپنے سر کو بدن مین چھپا لیتا ہی اور بدن
کو حصار بناتا ہی اس خیال سے کہ سر پر ضرب نہ پڑے کیونکہ اسکی جان سر مین ہوتی ہی سانپ کی
ہزار برس کی زندگی ہوتی ہے اور ہر سال کیچلی چھوڑتا ہی اور ہر مرتبہ ایک نقطہ پشت پر ظاہر
ہوتا ہی وہی نقطہ اسکی عمر کا شمار ہے اگر تھوڑا سوراخ کے اندر اور تھوڑا باہر ہو اور کوئی کھینچنا
چاہے تو ممکن نہین اگرچہ بیلون کی جوڑی سے کھینچین بلکہ کٹ جائیگا اسکے تیس انڈے مثل حب
استخوان پہلو کے ہوتے ہین اُن انڈون پر مورچہ اور مچھر وغیرہ جمع ہوتے ہین اور اکثر
انڈون کو تباہ کر ڈالتے ہین اور جب بچھو سانپ کو کاٹتا ہی تو سانپ نمک پر سو کر آرام پاتا ہی

اگر نمک نہ پاوے تو مرجاوے بعض لوگ کہتے ہین کہ ایک ایسا سانپ ہوتا ہی کہ اگر اُسکو
آدمی لکڑی سے مارے تو وہ آدمی فوراً مرجاوے اور زمین اہواز مین ایک سانپ ہوتا ہی
سرخ باریک جب آدمی کو دیکھتا ہے اسپر جست کرتا ہی اور کاٹ کھاتا ہی بس آدمی فوراً مرجاتا ہی
ابو جعفر مکفوف نحوی فرماتے ہین کہ ہمارے ملک مین ایک ایسا سانپ ہوتا ہی جو چھوٹے
طائرون کو عجب حیلہ سے شکار کرتا ہی اور وہ حیلہ یہ ہی کہ موسم گرما مین دوپہر کو جب دھوپ تیز
ہوتی ہے اور راہ گیرون سے رستہ خالی ہوجاتا ہی تو یہ موذی تمام جسم اپنا خاک مین چھپاتا ہی اور
سر باہر نکالے رہتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی درخت کی جڑ نکلی ہوئی ہے بس جب کوئی طائر
شدت گرمی سے اُسکو لکڑی خشک جانکر اُسپر آبیٹھتا ہی یہ اُسکو شکار کرتا ہی خواص اسکے دانت
جو اُسکی زندگی مین اُکھاڑے گئے ہون صاحب تپ ربع کو باندھنا نافع ہی شیخ رئیس کا قول ہی
کہ اسکا گوشت قوت زیادہ کرتا ہے اور حواس کو مستقل کرتا ہی اور جوانی کو دیرپا رکھتا ہے
اور جذام اور داء الثعلب کے عارضون کو مفید ہے اگر اسکا گوشت مستسقی کھاوے آرام
پاوے۔ بقراط کا مذہب ہی کہ اسکا گوشت کھانا سخت بیماریون سے بچاتا ہی اگر اسکی چربی
کو نمک کے ساتھ بواسیر پر لگاوین نافع ہو اسکی کیچلی جو زندگی مین گری ہو سرکہ مین پکا کر
غرغرہ کرنا درد دندان دفع کرتا ہے اگر اسکے پوست کو تانبے کے برتن مین جلا کر لگاوین ہر قسم
کے درد چشم کو نافع ہو اور سبز چشم کو سیاہ کرتا ہی لوگون مین مشہور ہے کہ اگر ایک فلس اسکا
کھاوین تمام سال آنکھ مین درد نہو اور اگر دو کھالین دو سال تک امن رہے اگر حاملہ در دزہ
مین باندھے وضع حمل بہ آسانی ہو اسکا جسم جلا کر اسکی خاکستر کا سرمہ لگانا علت سل کو نافع ہی
اور نزلہ کو بھی مفید ہے۔ جالینوس کہتا ہی کہ اسکا شوربا آنکھ کو طاقت بخشتا ہی اسکا بیضہ اگر
ہاون مین حل کرکے برص پر لگاوین نافع ہے۔ صورت اُسکی یہ ہے۔

خراطین۔ یہ کیڑا طویل سرخ رنگ تر زمین مین ہوتا ہی اگر اسکو بریان کرکے یرقان والے کو

کھلادین صحت ہو اگر خشک کر کے پانی مین تر کرین اور حاملہ کو پلادین دفع حمل آسانی سے ہوجاے اسکی خاکستر روغن گل مین ملاکر گنج مین لگانا بال جما دیتا ہے اگر شہد کے ساتھ تالو مین لگادین درد گلو کو نافع ہے اگر اسکو لیکر کسی عورت کی چوٹی مین باندھ دین بشرطیکہ اُسے معلوم نہو تو اُس

عورت کو احتلام ہوگا اور تمام رات شیطان اُس سے جماع کریگا اگر اسکو عاقرقرحا اور فرفیون کے ساتھ روغن زیت مین جوش کر کے قضیب پر مالش کرین قوت باہ زیادہ ہو۔ صورت اُسکی یہ ہی

خنفسا۔ یہ چھوٹا کیڑا سیاہ رنگ گوبر مین پیدا ہوتا ہی ہندی مین اسکو گوبرورہ کہتے ہین اور اسمین بدبو ہوتی ہے اسکو روغن مین جوش دیکر بواسیر پر ملنا مفید ہے اگر اسکو دوپارہ کر کے اسکی تری مین سلائی ڈبو کر آنکھ مین لگائین درد چشم کو نافع ہو اور اگر کسی روغن مین جوش دیکر کان مین ڈالین گرانی کان کی دور ہوجائے اگر اسکو اونٹ چارہ مین کھالے تو یہ جانور اُسکے سرگین مین زندہ نکل آتا ہے اگر آہو کے دونون طرف سے یہ کیڑا نکل جاے تو آہو مر جاے اس کیڑے مین ایک قسم جعل ہوتا ہی جو سرگین کا غلولہ بناکر اپنے سوراخ مین لیجاتا ہے اگر اسکو کیچڑ مین ڈال دین جنبش نہین کرتا گویا مردہ ہوجاتا ہے اور اگر گوبر پر ڈالین متحرک رہتا ہی

حکایت کسی شخص نے اس حیوان کو دیکھا اور کہا کہ اللہ تعالے نے اسکی آفرینش سے کیا غرض رکھی ہے آیا اسکی صورت خوب ہی یا اسکی بو اچھی ہے پس خداے تعالی نے اسکو کسی زخم مین مبتلا کیا جسکے معالجہ سے اچھے اچھے حکیم ناچار ہوے پس اُسنے علاج کرنا موقوف کیا ایک روز اُسکے کان مین بید کی آواز آئی اُسکو بلوایا لوگون کو تعجب ہوا کہ جب اتنے بڑے بڑے حکیم اس عارضہ کی دوا سے عاجز ہوے اس کو جہ گرد سے کیا ہوگا بہر حال اُس حکیم نے اُسکو دیکھکر فرمایا کہ خنفسا کو لاؤ اور اسکو جلا کر اُسکی خاکستر اُس

زخم پر چھڑکو چنانچہ اسی دوا سے وہ اچھا ہوگیا اور بیمار کو اگلا سخن یاد آیا اور خدا یتعالی کی حکمت کا مقر ہوا۔ صورت یہ ہی

دود القز یعنے ریشم کا کیڑا یہ چھوٹا کیڑا ہوتا ہی جب چرنے سے فرصت پاتا ہے اپنے مکان مین جو درختون اور کانٹون مین ہوتا ہے آکر سکونت اختیار کرتا ہی اور اپنے لعاب سے

باریک باریک جالی نکالتا ہے اور اپنے بدن کی اُسکو پوشش بناتا ہی تاکہ گرمی اور سردی سے
پناہ پائے اور باد وباران سے نجات ملے اور ایک وقت معین تک خواب کرتا ہی۔ واضح رہے کہ
اس کیڑے کا گھرون مین رکھنا خالی عجائبات سے نہین ہی ترکیب اسکے پرورش کی یہ ہی کہ اوائل
بہار مین جسوقت کہ درخت شہتوت مین پتے نکلتے ہین اس کرم کے تخم کو بہت سا جمع کرین
اور کپڑے مین لپیٹ کے عورت اُسکو چھاتیون کے نیچے رکھے تاکہ بدن کی حرارت اُس
تخم کو پہونچے ایک ہفتہ تک ایسا ہی کرے پس اُس تخم کو کسی چیز پر جھٹکا دین اور برگ توت
کو مقراض سے باریک باریک کاٹ کر ڈال دین پس وہ تخم متحرک ہوکر اُن پتون کو کھا لینگے
ایک ہفتہ تک بعد ازان کھانا ترک کرینگے تین دن تک بعد ازان پھر سات روز تک برگ مذکور
کھائینگے بعدہ پھر تین دن تک کھانا موقوف کرینگے اس طرح تین مرتبہ ہوتا ہی چوتھی مرتبہ بہت
چارہ دین اور اس مرتبہ وہ بہت چارہ کھاتے ہین اُسوقت اُنکے بدن پر ایسی چیز نمود ہوتی ہے
جیسے کہ عنکبوت کا جالا اور اگر اُسوقت مینھ برسے تو ان سب کو مٹھ مین رکھہ دین تاکہ خول اُنکا
نرم ہوجاے پس وہ کرم اُنکو سوراخ کرکے نکل آتے ہین اور کبھی اُنکے دو پر بھی نکلتے ہین
مگر پرون کی وجہ سے وہ کیڑے اُڑ جاتے ہین اور ریشم حاصل نہین ہوتا اور اگر بارش نہو
تو ان سب کو دھوپ مین رکھہ دین تاکہ سب مر جائیں بعد ازان اُنکو اُٹھالین ابریشم حاصل ہوگا
اور جسقدر تخم کے واسطے رکھنا منظور ہو آفتاب مین نہ رکھین اور پانی سے تر کرین تا خول
نرم ہو اور کرم اُسکو سوراخ کرین اور باہر نکلین اور انڈے دیوین اور اُن انڈون کی حفاظت
کرین واسطے سال آیندہ کے لیکن اُنکو ظروف سفالین یا شیشہ مین رکھین ریشم کے

کیڑے پہننا خارش کو نافع ہین اور اسمین جون نہین
پڑتی ہے اسی واسطے فقیہان اسلام اسکا پہننا خارش
اور جون والے کے واسطے حلال جانتے ہین۔
صورت اُسکی یہ ہے۔

دیابۃ الجن یہ چھوٹا سا کیڑا باغون مین ہوتا ہی بلینکس کہتا ہی کہ اُسکو پرانی شراب مین

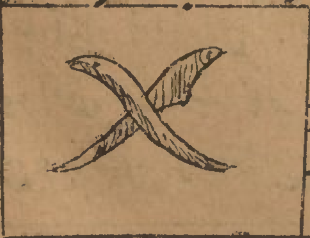

ڈالین تاکہ مر جاے بعد ازان نکالکر مٹی کے برتن مین رکھین اور
سر بند کرکے دفن کرین اُس گھر مین پھر چوب خوار کیڑا کبھی نہوگا اور
اسکی آفت سے مکان کی لکڑیان محفوظ رہینگی۔ صورت اُسکی یہ ہے

ذباب یعنی مگس یہ عفونت سے پیدا ہوتی ہے بعض کہتے ہین کہ چارپایون کے سرگین سے
پیدا ہوتی ہے حق تعالی نے اسکے پلک نہین بنائی بسبب اسکے کہ آنکھ چھوٹی ہے اور پلک کا فائدہ
یہ ہے کہ آنکھ کی سیاہی کو گرد و غبار سے محفوظ رکھے پس اسی سبب سے مکھی ہمیشہ اپنے دونون
ہاتھ سے آنکھون کو صاف کیا کرتی ہے اور اسکے ایک سونڈ ہوتی ہے کہ جب خون چوسنا
چاہتی ہے تب باہر نکالتی ہے اور جب سیر ہوتی ہے تو منھ کے اندر کر لیتی ہے بعض مکھی ایسی ہین کہ طنین
کرتی ہین یعنے بھنناتی ہین اور اس سے ایک آواز نکلتی ہے جیسے کہ نے سے نکلتی ہے اور مکھی رفتار
پر قادر نہین ہے اسواسطے کہ اسکے مفاصل نہیں ہوتے بخلاف مورچہ اور جون کے اسکا سرا و پیر
ایسے سخت ہوتے ہین کہ اگر کسی ہموار زخم پر گرتی ہے لغزش نہین کرتی ہے اور ہمیشہ پشہ کا شکار کرتی ہے اور
اسی سبب سے دن مین پشہ نہین نکلتا اور رات کو برآمد ہوتا ہے جبکہ مکھی نہین ہوتی جاحظ کہتا ہے کہ اگر
مکھی پشہ کو نہ کھاتی تو ہر ایک مکان کے گوشہ مین مچھرون کی کثرت ہو جاتی جسوقت کسی حیوان کے
کوئی زخم ہوتا ہے فوراً مکھی اسپر بیٹھتی ہے اور وہ بیٹھنا اسکی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے مگر جو زخم ایسی جگہ پر ہو
جہان اس حیوان کا منھ پہونچتا ہے تو اسکو چاٹکر اچھا کر لیتا ہے اور مکھی کا بیٹھنا زخم پر اس سبب سے
موجب ہلاکت ہے کہ مکھی جہان بیٹھتی ہے وہان پر بیٹ کرتی ہے اور اسکے سرگین سے کیڑے پیدا
ہوتے ہین کہتے ہین کہ مکھی اگر سفیدی پر بیٹ کرے وہ فوراً سیاہ ہو جاے اگر سیاہ پر ہگے وہ
سفید ہو جاے کیونکہ مکھی کا سرگین دو رنگ کا ہوتا ہے سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ کرتا ہے
جیسا کہ گنجشک کا سرگین بھی اس شی کے مخالف رنگ پیدا کرتا ہے خواص اگر اسکا سر کاٹ کر جس جگہ
دنبہ یعنے کاٹا ہو ملدین درد دفع ہو کہتے ہین کہ اگر مکھی کو پکڑ کے ایک سرا تر کے بال کا اسکے پیر
سے باندھکر درد چشم والے کے دوسرا سرا اس بال کا باندھ دین بہت نافع ہو اسی طرح اگر مکھی کو
کپڑے مین باندھکر درد چشم کے واسطے باندھین نافع ہے اگر اسکو جلا کر شہد مین ملا کر لگاوین گنجہ
کے بال نکل آوین اگر اسکو خشک کر کے سرمہ مین ملا کر لگاوین درد چشم کو نافع ہے اور روشنی چشم
زیادہ کرے اور مژہ اگاوے اگر عورت یہ سرمہ لگاوے خوبصورت معلوم ہو اگر اسکو بریان کر کے
کھاوین سنگ مثانہ کو مفید ہو اگر اس کو دودھ مین حل کر کے بچھو کے کاٹے ہوئے زخم پر لگاوین تو
درد دفع ہو جاے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فامقلوہ فان
فی احدی جناحیہ داء وفی اخری دواء - جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے
کہ جب مگس تمہارے کھانے یا پانی مین گرے پس اسکو نکالکر کھانا وغیرہ کھاؤ کیونکہ ایک پر مین اسکے

بیماری اور ایک مین دوا ہوتی ہے اس قسم مین کئی قسمین ہوتی ہین ایک قسم کو مگس خر اور ایک قسم کو مگس سگ اور ایک قسم کو مگس شیر کہتے ہین یہ قسم مخصوص اُنھین حیوانون پر بیٹھتی ہین اور جب انکے کہین زخم پڑجاتا ہی تو یہ مکھی اُنسے جدا نہین ہوتی یہانتک

کہ وہ حیوان مرجاتا ہے۔ صورت یہ ہی

ذرجرج یہ کیڑے چھوٹے چھوٹے منقش سرخ و سیاہ ہوتے ہین فارسی مین کوژخار کہتے ہین یہ حیوان زہردار ہوتا ہے جو کوئی اُسکو پانی مین پی جاوے اسکے مثانہ مین زخم پڑجاے اور پیشاب بند اور آنکھ نابینا ہوجائے اور قضیب اور پیڑو پر آماس آجاے اور باوجود ان سب تصدیعات کے اُسکی عقل مین بھی خلل پیدا ہو۔ شیخ رئیس کہتا ہی کہ جس پانی مین یہ گرتا ہی اسکا مزہ مثل زفت اور گندھک کے ہوجاتا ہی یہ جانور خوشبو سے مرجاتا ہی اور جو کوژخار سرخ رنگ ہوتا ہی اُسکو باندھنا تپ ربع دور کرتا ہی اور جو قبرستان مین یہ جانور ہوتا ہی اسکے لگانے سے جھائین دور ہوتی ہے اور جو مٹی مین رہتا ہے اگر اُسکو روغن مین چند گھڑی ڈالدین تاکہ ریزہ ریزہ ہوجاے پس اُس راغن کو اُن اوزارون پر ضماد کرین جنسے انگور چھانٹتے ہین تو اُس درخت مین کیڑا نہ لگیگا اور نہ کوئی جانور اسکے پھل کو خراب کریگا۔ شیخ رئیس کا قول ہے کہ اسکی مالش واسطے لنگڑے اور فالج زدہ اور صاحب بہق اور برص کے سرکہ کے ساتھ نہایت مفید

اور سریع التاثیر ہے اگر اسکو اسپند کے ہمراہ باریک پیسین اور بالخورہ پر ضماد کرین بال جم آوین۔ اگر سرطان کے پھوڑے پر لگاوین تحلیل کردیتا ہی صورت اُسکی یہ ہے۔

رتیلا اسکو فارسی مین دیلمک کہتے ہین شیخ رئیس کا کلام ہے کہ دیلمک مانند اس عنکبوت کے ہوتا ہی جسکو عرب فہد بھی کہتے ہین بدترانمین سے مصری ہوتا ہی سر اور شکم اسکا بڑا ہوتا ہی جسکو کاٹے اسکے بڑا درد ہوتا ہی اور نیند نہین آتی ہی اور رنگ زرد ہوجاتا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جسکو کاٹتی ہے اُسکا قضیب استادہ ہوجاتا ہی اور بغیر ارادہ کے منی نکلتی ہی اور دیلمک مصری کے کاٹے ہوے کو سخت دردسر پیدا ہوتا ہی اور اسی دردسر سے مرجاتا ہی حکیمون نے اسکا علاج

یہ مقرر کیا ہی کہ اگر آدمی کا سرگین نچوڑکر پیے اور اُس عضو گزیدہ شدہ کو تنور کے اندر لٹکاوے تاکہ اُس سے عرق ٹپکے تو یقین ہے کہ صحیح ہوجاے۔ صورت اُسکی یہ ہے۔

زنبور- شہد کی مکھی کے مانند ہوتا ہی ایام سرما مین اپنے گھر سے نہین نکلتا ہے اور ہوا معتدل مین باہر نکلتا ہے اور مکھی کو شکار کرتا ہی اگر کوئی اسکے چھتہ کو چھیڑے سب زنبور جمع ہوکر اسکو نیشش زنی کرتے ہین جب یہ جانور روغن مین گرتا ہی مردہ کی صورت ہوجاتا ہی اگر پھر اسکو روغن مین سے نکال کر سرکہ مین ڈالدین متحرک ہوجاتا ہی- قطامی کہتا ہی کہ یہ بات نہ جانی گئی کہ زنبور کس چیز سے گھر بناتا ہی البتہ اتنا معلوم ہوتا ہی کہ وہ مانند کاغذ کے ہوتا ہی یہ جانور زمستان مین گرم جگہہ چلا جاتا ہی اور وہان مردہ کی طرح پڑا رہتا ہی اور زمستان کے واسطے کوئی خورش کا ذخیرہ نہاین کرتا بخلاف مورچہ کے اور سختی سرما اور عدم خورش سے لکڑی خشک کے مانند ہوجاتا ہی جسوقت بہار آتی ہی اسوقت حق تعالے اُس سوکھی ہوئی لکڑی مین روح دوڑاتا ہے تاآنکہ نئے سر سے زندہ ہوکر باہر نکلتا ہے اور چھتہ کو بناتا ہی اور انڈے دیکر پرورش کرتا ہے اور

جیسے اسکے گھر بنانے کی کیفیت ذہن مین نہین آتی ہے ویسی ہی مکڑی کا گھر بنانا بھی ذہن مین نہین آتا بس سوائے قدرت حق تعالی کے اور کیا کہا جاے- صورت اسکی یہ ہی-

سام ابرص- یعنی چھپکلی یہ ایک قسم کا جانور ہے کو چک دراز دم یحیی ابن عمر کہتا ہی کہ اسکا مارنا سو غلام کے آزاد کرنے کے برابر ہی اور یہ ثواب اسوجہ سے ہی کہ یہ بڑا ایذہ ہوتا ہی یہ سانپ کا زہر نوش کرتا ہی اور لوگون کے برتنون مین ڈالتا ہے پس آدمی کو اس زہر سے سخت اذیت پہونچتی ہے یہ جانور اُس گھر مین نہین جاتا جہان زعفران ہوتی ہے اگر اسکو تپ ربع والے کی گردن مین باندھین نافع ہو یہ جانور جہان نمک کو پاتا ہے اسمین لوٹ جاتا ہے پس جو کوئی اُس نمک کو کھاتا ہی مرض برص مین مبتلا ہوجاتا ہی اگر اسکو مار کر سانپ کی بانبی مین ڈالدین کل سانپ وہان سے نکل بھاگینگے اگر اسکو دو ٹکڑے کرکے ایسی جگہہ پر باندھ دین جہان کانٹا یا گانسی گڑ گئی ہو تو وہ نکل جاوے اگر

تصویر چھپکلی کی یہ ہی

مسون پر اسکا ضماد لگائین دفع ہوجائین اگر اسکو خشک کرکے روغن کے ہمراہ گنج مین لگاوین بال نکل آئین بچھو کے زخم پر اسکا گوشت لگانا مفید ہے- صورت اسکی یہ ہی

سلحفات- یعنی کچھوا یہ جانور بری اور بحری ہوتا ہے اسکو فارسی مین کشف کہتے ہین

جسوقت زراعت یا باغ مین پالہ پڑنے کا خوف ہوتا ہی لوگ اسکو لیکر اُلٹا لٹکا دیتے ہین پھر پالے کا
صدمہ نہین پہونچتا اور اگر بڑے کچھوہ خشکی والے کو لیوین اور اُسکے شکم کے آلات کو باہر نکالین اور
اُسمین طفل مصروع کو بٹھاوین صحت پاوے ارسطاطالیس نے اپنی کتاب الحیوان مین
لکھا ہی کہ کشف کو ہی کو دیکھا مین نے کہ دونون اُنکے ہاتھ مانند کتے کے تھے اور دونون پانون
اُنکے مانند فیل کے اور سر افعی کے مانند جو اُنمین سے ایک کبھی دریا کی طرف جاتا تھا تو دوسر کشف
بھی اسکی ہمراہی کرتے تھے اور جو ایک پانی پیتا تھا تو دوسرے اسکی طرف دیکھتے تھے اور فقط
دیکھنے سے تشنگی اُنکی دفع ہو جاتی تھی پس مجھکو بڑا تعجب ہوا اور اگر ہم اسکو نہ دیکھتے
یقین نہ لاتے اگر اسکے پوست کو کسی درندہ کے پوست کے ساتھ برابر رکھین وہ پوست
پھٹ جاوے آب خشکی والے کشف کو ہم بیان کرتے ہین جو کوئی عضو آدمی کا درد کرے
اگر اُسکے مانند کوئی عضو کشف کا لیکر اسپر باندھین درد دور ہو جاوے مگر عضو راست راست
پر اور چپ چپ پر اسکا زہرہ مرگی والے کی ناک مین ٹپکانا مفید ہے اگر گلو کو اس سے
آلودہ کرین درد گلو دور ہو جائے اُسکے خون کا اگر دھوان دیوین مرگی والے کو نافع ہو اور
نیز نیشدار کے زخم کو مفید ہے اسکے پوست سے اگر دیگ کا سرپوش بناوین تو جوش نہ آویگا

اگرچہ کتنی ہی آگ زیادہ ہو اُسکا پتہ نقرس پر
باندھنا درد زائل کرتا ہی اسکا بیضہ کھانا لڑکون کی
کھانسی کو مفید ہی اور نیز صرع اور نقرس اور
قولنج کو بہت نافع ہی۔ صورت اسکی یہ ہی۔

صرصر پروانہ ہی جسکو عرب بنت وردان کہتے ہین شیخ رئیس کہتا ہی کہ یہ جانور تمام و کمال

بواسیر اور دیگر گزندہ جانورون کے زخمون کو مفید ہی اگر اسکو
جلاکر پیسکر اور سنگ سرمہ ملاکر آنکھ مین لگاوین روشنی تیز کرے
اگر گاو کے زہرہ کے ساتھ سرمہ لگاوین ناخنہ دور ہو جائے
واللہ اعلم بالصواب۔ صورت اسکی یہ ہے۔

ضماجہ۔ ایک قسم کا حیوان ہی جسکے بدن کی کلانی کی تعریف نہین کر سکتا جسنے نہین دیکھا وہ یقین
نہ لائیگا کہتے ہین کہ بیت المقدس کی سرزمین مین ہوتا ہی اور کوس بھر کے گرد مین گھر اپنا بناتا ہی
اسکا خواص یہ ہی کہ جس حیوان کی نظر اسپر پڑے وہ فوراً مرجاے یا اسکی نظر کسی جانور پر پڑجائے

تو وہ جانور فوراً مر جائے جو کہ اس سرزمین کے حیوانات نے یہ تجربہ کرلیا ہے اسلیے جب اسکے روبرو سے گذرتے ہین اپنی آنکھین بند کرلیتے ہین - صورت اسکی یہ ہی

ضب - اسکو فارسی مین سوسمار کہتے ہین یہ حیوان زیرک ہوتا ہی اور اپنا گھر نہین بناتا ہی مگر بہت سخت سرزمین پر تاکہ چار پایون کے سُم سے آزار نہ پہونچے اور اونچے مقام پر رہتا ہے تاکہ سیلاب کا گذر نہو اور نیز کسی پہاڑ یا بڑے درخت یا سنگ کلان کے قریب گھر بناتا ہے تاکہ اس علامت سے اپنے گھر کو پہچان لے کیونکہ اس حیوان مین فراموشی کا غلبہ زیادہ تر ہوتا ہی کہ بوجہ فراموشی کے دوسرے جانور کے مکان مین چلا جاتا ہی اور اسکا شکار ہو جاتا ہی اسکا انڈا کبوتر کے انڈے کے برابر ہوتا ہی اور انڈا رکھنے کیواسطے زمین پر آشیانہ بناتا ہی مانند آشیانہ شترمرغ کے اور ایکمرتبہ مین اسّی انڈے دیتا ہی اور زمین مین دفن کرکے چالیس روز چھوڑ دیتا ہے بعد چالیس روز کے آکے دیکھتا ہی کہ سب بچے بیضون سے نکل کے دوڑ رہے ہین اُسوقت انمین سے جسقدر چاہتا ہی کھا لیتا ہی اور باقیماندہ بھاگ جاتے ہین جاحظ کا قول ہی کہ جب سوسمار اپنے بچون کو کھانا چاہتا ہی اپنے مکان مین تنگ جگہ پر کھڑا ہوتا ہے اور سب راہین اپنے دونون ہاتھ سے مسدود کرلیتا ہے اور پھر کھانا شروع کرتا ہی تاکہ کوئی بھاگ نہ جائے اور بعد سیر ہو جانے کے کچھ بچے بچتے ہین ورنہ سب کھا جاتا ہے - ایک شاعر کہتا ہے - ؎

اکلت بنیك اکل الضب حتی + ترکت بنیاك لیس لهم عدید یعنی مثل ضب کے مین نے بھی تیرے تمام بچون کو کھالیا اور کچھ قلیل کو چھوڑ دیا جب کژدم اسکو ڈنک مارتا ہی ایک قسم کی گھاس جسکو اذان الفار کہتے ہین کھا کر نفع پاتا ہے بہار کے موسم مین خوشگوار ہوا سے

عیش پاتا ہی اسکا قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو دیکھتا ہی تو اُسکے پیرون کے بیچ مین آکر کاٹ کھاتا ہی
اور آماس نہایت ہو جاتا ہے عرب کا قول ہے حل درج الضب یعنے ضب کی راہ سے گذر
نہ کرو کیونکہ وہ تیرے پانون مین کاٹ کھائیگا اور تو راہ روی سے معذور ہو جائیگا خواص
اگر سوسمار کو شراب مین ملا کر بواسیر پر مالش کرین زائل ہو جاے اسکا دل جو کوئی کھاے
خفقان دور ہو جو کوئی اسکا کلیجہ کھاوے کلیجہ کا درد دور ہو اگر اسکا خون چنے کے آٹے مین ملا کر
غازہ کرین بہق کو زائل کرے اگر بورق کے ساتھ ملین جھائین کو نافع ہی جسکا بدن ضرب سے
پھٹ گیا ہو یا زخم ہو گیا ہو اُسکو اسکے گوشت کا شوربا کھانا مفید ہی اور نیز آنکھ کی روشنی اور
باہ کو زیادہ کرتا ہی اور جو کوئی کھاوے مدت تک تشنہ ہو اسکے پشت کی ہڈی جسکے پاس ہو اُسکو
قوت جماع زیادہ ہو اسکا خصیہ پاس رکھنا نوکرون کی نگاہ مین معزز رکھتا ہی جس گھوڑے کی گردن
مین اسکے پانون کی ہڈی کو باندھین کوئی گھوڑا اُس سے تیز روی مین زیادہ نہو گا اگر اسکا پوست
تلوار کے قبضہ مین باندھین دلیری حاصل ہو اگر اسکے پوست مین شہد رکھین اور وہ شہد کوئی جائے

شہوت زیادہ ہو اور قضیب مین استادگی آئے
اسکا سرگین برص اور کلف مین ضماد کرنا نافع
ہے اگر اسکا سرمہ بناوین سفیدی چشم اور
نزول آب کو نافع ہے۔ صورت اُسکی یہ ہی

ضربان۔ یہ چھوٹا سا جانور بلی کے برابر گندہ بو ہوتا ہے اسکی بدبو سے زیادہ بدتر دنیا مین
کوئی چیز نہین اگر اسکی بو اونٹون کی ناک مین جاوے پراگندہ ہون جس کپڑے پر یہ جانور
گوز کرے تو اگر اُسکو پچاس شوب دین تو بھی اُس سے بو دفع نہو جسوقت دو آدمیون کے
درمیان مین کوئی گذرتا ہی تو عرب یہ مثل کہتے ہین فسا بینہما الضربان یعنے انکے درمیان مین
ضربان کی بو آتی ہے یہ جانور سوسمار کا دشمن ہے ہمیشہ اُسکو ڈھونڈھا کرتا ہے اور سوسمار اپنے
سوراخ کو سخت اور بہت مضبوط بناتا ہی کیونکہ ضربان اسکا تفحص نہایت درجہ کرتا ہے
جاحظ کا قول ہے کہ جب ضربان سوسمار کو کھانا چاہتا ہی اُسکے سوراخ مین جاتا ہی اور اپنے
واسطے کوئی تنگ جگہ تلاش کرتا ہی جسمین اپنے تہیگاہ کو چسپان کرتا ہی اور ایک گوز کرتا ہی تا تمام
مکان مین اُسکی بو منتشر ہو جائے پس اُس بو سے سوسمار مع بچون کے پریشان اور ضعیف
ہو جاتا ہے اور دوسرے گوز مین بیہوش ہو جاتا ہے اور تیسرے گوز مین وہ سب

مرجاتے ہین
اُسوقت ضربان
اُن سب کو
کھالیتا ہے
صورت اُسکی یہ ہی

عظایہ - یہ جانور گرگٹ کی قوم سے ہی نہایت درجہ اس سے بدصورت ہوتا ہے یہ جانور آہستہ سے حرکت کرتا ہی اور بہت متعفن ہوتا ہی کہتے ہین اگر اسکو کپڑے مین لپیٹکر صاحب ربع کے باندھین تب جاتی رہے اس جانور کی ایک قسم ملک کران مین ہوتی ہی سرخ رنگ گویا یاقوت سرخ معلوم ہوتا ہی اسکی دونون آنکھون مین ایک درخت سا معلوم ہوتا ہے خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر دستارخوان پر اسکا گذر ہوا ور اُسکے کسی کھانے مین زہر ملا ہوا ہو تو

اُسکی آنکھون سے آنسو جاری ہونگے اسی سبب سے اس حیوان کو بطور تحفہ کے بادشاہون کے پاس لیجاتے ہین - صورت اُسکی یہ ہے -

**عقرب** - یعنی کژدم یہ کل حشرات مین پلید تر ہی جس چیز کو پاتا ہی اُسپر ڈنک مارتا ہے اسکے آٹھ پانون ہوتے ہین اور آنکھین اسکی شکم مین ہوتی ہین اور اسکا بچہ پشت سے نکلتا ہی اور جب پیدا ہوتا ہی تو مان اسکی مرجاتی ہے اور جب کسی کو ڈنک مارتا ہی فوراً وہان سے فرار ہوتا ہے اول شب مین اپنے گھر سے نکلتا ہے جس چیز کو حیوانات یا جمادات سے پاتا ہی ڈنک مارتا ہی - جاحظ لکھتا ہے کہ خاقان بن صبیح نے مجھسے کہا کہ مین نے اپنے گھر مین ایک آواز سُنی قریب سبوچۂ آب کے پس مین نے اُٹھکر جو دیکھا تو ایک بچھو سبوچہ پر ڈنک مارتا ہی پس مین نے اُسکو مار ڈالا بعدہ کیا دیکھا کہ جس جگہ کژدم نے ڈنک مارا تھا وہان سوراخ ہو گیا ہی اور پانی روان ہے کژدم سانپ کو دیکھتے ہی ڈنک مارتا ہی اُسوقت سانپ اسکا تفحص کرتا ہے اگر پاجاتا ہی تو کھالیتا ہے اور اچھا ہو جاتا ہی اور اگر نہین پاتا ہی تو مرجاتا ہے گویا سانپ کے حق مین اسکے زہر کی دوا اسی کا گوشت ہی بعض حکیمون نے ایک آدمی کو سُنا کہ وہ کہتا تھا فلان شخص مانند کژدم کے ہی کہ نقصان کے سوا فائدہ نہین کرتا پس طبیب نے اُسکو جواب دیا کہ

تو نادان ہی کیونکہ کژدم نافع بھی ہے جب اسکا پیٹ چاک کرکے اُسکے نیش کے زخم پر رکھین تو زہر باطل ہوجاتا ہے اگر کژدم کو مٹی کے برتن مین رکھکر سرپوش سے بند کرکے تنور مین رکھین اور جب وہ جلکر خاک ہوجائے اُسوقت وہ خاکستر بقدر ایک نیم دانگ کے سنگ مثانہ والے کو پلانا سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کردیتا ہے اگر کژدم اس شخص کو جسکو بہت دن سے تپ آتی ہو کاٹے تپ زائل ہوجاے اسی طرح اگر مفلوج کو کاٹے فالج دور ہو اگر کژدم کو جلاوین اور گھر مین

دھونی دین وہان کوئی کژدم نہ رہیگا بلکہ سب مرجائینگے اگر بڑے کژدم کو پکڑکر خشک کرین اور اُسکو سرکہ مین گھسکر برص پر لگاوین زائل ہو اسکی خاکستر روغن مین ملاکر جس جگہ لگاوین بال پھر وہان پر نہ نکلینگے صورت یہ ہی

عنکبوت۔ یعنے مکڑی اسے فارسی مین دیوپا کہتے ہین یہ حیوان کئی قسم کا ہوتا ہی عجب تر این لمبی ٹانگ والا ہوتا ہی یہ جانور شکار سے عاجز ہوتا ہی اسی واسطے یہ اپنا گھر مثل جال کے اپنے لعاب سے بناتا ہی جب چاہتا ہی کہ شبکہ تیار کرے تو ایسے دو مقام کے بیچ مین تیار کرتا ہے جسکے درمیان کی کشادگی بقدر ایک گز کے ہو یا کم جہان تک کہ اپنا جال اسکو دونون کنارون تک پہونچانا ممکن ہو بس اپنا کام شروع کرتا ہی اور اپنے لعاب کو جو مثل ریسمان کے ہی ایک طرف چھوڑتا ہی تاکہ اُس سے ملحق ہو اور دوسرے طرف کو دوڑتا ہی اور اسی طرح پر ادھر سے اُدھر دوڑ دوڑکر بناتا ہی اور تناسب کا لحاظ رکھتا ہی اور اپنے بافتہ کو بڑی اضافہ اور مستحکم کرتا جاتا ہے اور گرہ کو مضبوط لگاتا ہی اور آپ اُسکے کسی گوشہ مین ساکن ہوتا ہی اور انتظار شکار کرنے کا اُس شبکہ مین کیا کرتا ہے بس جسوقت اُس شبکہ مین مگس یا پشہ گرتا ہی فوراً اُسکو پکڑتا ہی اُسمین ایک قسم چھوٹے پاؤن کی ہے جسکا نام فہد ہے یہ جب شکار کرنا چاہتی ہے تو گوشہ خانہ مین اپنے لعاب دہن سے جال بناتی ہے اور اُس شبکہ مین شکار پکڑتی ہے یہ اکثر اپنے تار لعابی کو چھتون پر سے آغاز کرتی ہے اور آپ اُسکے ذریعہ سے اُتر آتی ہے اور اپنے نفس کو اُس ریسمان سے آویزان کرتی ہی جب مکھی اُسکے پاس سے گذرتی ہے فوراً اُدھر کو متوجہ ہوکر شکار کرلیتی ہی اور مضبوط پکڑکے اپنے مکان مین لاتی ہے اسکی تیسری قسم لیث ہی جسکے چھ آنکھین ہوتی ہین جسوقت مکھی کو دیکھتی ہے اپنے تئین زمین مین چسپان کرتی ہے اور تمام اعضا ساکن کرتی ہی بعدہ مکھی پر جست کرتی ہی اکثر

اسکی جست مین خطا نہین ہوتی ہی چوتھی قسم ریتیلا ہوتا ہی یہ سب قسم مین زشت ہوتا ہی اگر آدمی کو گند جائے آدمی فوستہ ہو جائے اور یہ آزار اُسکے لعاب سے پہونچتا ہی نہ ڈنک سے اور اسکا ذکر سابق ہو چکا ہے اسکو عقرب الثعبان بھی کہتے ہین یعنی اژدہے کا کژدم کیونکہ اژدہے کا دشمن ہے انھین سے پانچوین قسم ایسی ہے جو پتھر یا زمین پر جالا لگاتی ہے اُسمین اگر کوئی مکھی وغیرہ آجاتی ہے تو شکار کر لیتی ہے چھٹی قسم اپنا جال سب سے زیادہ باریک بناتی ہی اور جہان جال لگاتی ہے وہان سے چلی جاتی ہے پس جسوقت اسکے جال مین مکھی گرتی ہی تو مضطرب ہوتی ہی بعدہ مرجاتی ہے اور یہ مکڑی دور سے دیکھا کرتی ہی پس اگر گرسنہ ہوتی ہی تو مکھی کی رطوبت کو چاٹتی ہی ورنہ بطور خزانہ جمع کرتی ہے اکثر غروب آفتاب کے وقت بہت سی مکھیان اسکے شبکون مین گر پڑتی ہین بعض کہتے ہین کہ مادہ عنکبوت جالا بننے کا کام جانتی ہے اور نر واقف نہین ہوتا اور بعضون کے نزدیک دونون شریک ہوتے ہین اور بعض کے نزدیک نر مادہ کی مانند شاگرد و استاد کے ہین کہتے ہین اگر عنکبوت کو کالے کپڑے مین لپیٹکر تپ والے کے باندھین زائل ہو جائے۔ بلیناس کا قول ہے کہ اسکو گھسکر شراب مین پینا بلغمی تپ والے کو مفید ہی اسکے جالے کو جس جگہ خون جاری ہو لگا دین فوراً بند ہو جائے اگر مکان مین اسکا دھوان کرین اُس گھر سے کھٹمل جاتے رہین

صورت اُسکی یہ ہی

فارہ۔ چوہا یہ بڑا حیلہ گر ہوتا ہی اور یہ فواسق خمسہ مین سے ایک جانور ہی جسکا قتل حل و حرم مین جائز ہی مثل سانپ کے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اسکے قتل پر ارشاد فرمایا ہے کیونکہ یہ بڑا مفسد ہے اکثر چراغ کی بتی روشن لیجاتا ہی اور گھر کو مع اثاث البیت جلا دیتا ہی اور انسان کے عمدہ عمدہ کپڑے اور کتاب اور اقسام غلہ و خوردنی کو خراب اور پریشان کرتا ہی اور اُنمین بیٹ کرتا ہی اکثر کنوین مین گر کر مرجاتا ہی اور آدمیون کو اُسکے پاک کرنے مین دقت ہوتی ہی انسان کو جب پلنگ یا دیوانہ کُتا کاٹتا ہی تب یہ جانور اُس آدمی کی بڑی تلاش کرتا ہی اور ہر طرح کے حیلہ سے اپنا کام کرتا ہی اگر پلنگ کا زخم ہی تو اُسپر خاک ڈالتا ہی اگر باولے کتے کا زخم ہی تو اُسپر پیشاب کرتا ہی اور اس حرکت سے انسان کی موت آتی ہے بعض لوگون کا کلام ہی کہ اس جانور کو قوت حافظہ نہین ہے کیونکہ جب بلی کو دیکھتا ہے اپنے سوراخ مین جا چھپتا ہی اور فوراً پھر نکلتا ہی اور اسقدر یاد نہین رکھتا

که بلی سوراخ کے دروازے پر کھڑی ہی اور بعض کہتے ہین کہ اسکی قوت حافظہ ہونے کو کیونکر
کہ سکتے ہین کیونکہ اپنی خورش کے خیال سے ذخیرہ جمع کرتا ہی اور اکثر امور معیشت مین حیلہ
کرتا ہی اس جانور کی عجیب عجیب حیلہ سازیان ہوتی ہین اُنمین سے ایک یہ ہی کہ جب کوئی روغن شیشے
مین ڈالتا ہی پس اگر روغن لبالب ہوتا ہی تو اسکو پیتا ہی اور اگر اُسکا سوراخ چھوٹا ہوتا ہی یا روغن
لبالب نہین ہوتا ہی تو اُسمین اپنی دم داخل کرتا ہی اور اُسکو روغن مین ڈبوکر نکالتا ہی اور چاٹتا ہی
تا اینکہ تمام روغن پی لیتا ہی بعض چوہا جب انڈا لیجانے کو ہوتا ہی تو اپنے پیٹ کے نیچے رکھتا ہی اور
اپنے چارون ہاتھ پانون سے اُسکو پکڑتا ہی اور دوسرا چوہا اُسکی دُم کو پکڑکر کھینچتا ہی تاکہ وہ اپنے
گھر چلا جاوے بعض چوہے جب چاہتے ہین کہ جوز لیوین ایک چوہا وہ جوز اُٹھاکر دوسرے
چوہے پر رکھتا ہی اور وہ اپنی دُم کو اس جوز پر پیچیدہ کرکے اپنے سوراخ تک لیجاتا ہی یہ
جانور کژدم کا دشمن ہے اگر اسکو اور کژدم کو ایک شیشہ مین رکھین ان دونون کے باہم عجب طرح
کی جنگ شروع ہوجاویگی کیونکہ بچھو چوہے کے ڈنک ماریگا اور چوہا چاہیگا کہ اسکی دم کو کسی طرح
کاٹ لون پس اگر چوہے کی گرفت مین اُسکی دُم آجاویگی تو غالب ہوگا ورنہ اگر کژدم اسکو کثرت سے
ڈنک ماریگا تو چوہا جانبر نہوگا جو کوئی دو دشتی چوہے کی دُم رسی مین باندھے اس طرح پر کہ ایک اس
کنارہ اور ایک اُس کنارہ پر تو دونون کے درمیان مین لڑائی شروع ہوگی اس طرح پر کہ کسی بہائم
یا درندون مین دیکھی نگئی ہو جب رسی کھل جائیگی تو ایک دوسرے سے مفرور ہونگے ایک
قسم انکی آفرینی ہوتی ہی یہ قسم روپیہ اور اشرفی کی عاشق ہی جہان پائے چرا لیجائے کسی نے
بیان کیا ہی کہ اُسکے گھر مین ایک چوہا تھا کہ اُس سے مین نے بڑی سختی پائی تھی پس مین نے
اُسکو چوہے دان مین گرفتار کیا اور اُسکے مار ڈالنے کی فکر مین تھا کہ اُسکا نر آیا اور اپنی مادہ کو
قید مین پاکر اپنے سوراخ مین چلا گیا اور وہان سے ایک اشرفی لاکر چوہے دان کے قریب
رکھدی اور آپ منتظر رہا کہ شاید یہ شخص اُسکو رہا کردے جب مین نے نہ چھوڑا تو چند بار مین اسطرح

بہت سے دینار لایا جب اسنے دیکھا کہ اب بھی
یہ شخص میری مادہ کو خلاص نہین کرتا اس مرتبہ ایک
ٹکڑا کپڑے کا لایا آخر مین نے سمجھا کہ اب اسکے پاس
دینار نہین ہے غرض اُسیقدر لیکے مین نے اُسکی
مادہ کو خلاص کردیا صورت یہ ہی

ایک قسم انمین ہے جسکا نام

خلد ہی حق تعالے نے انکو اندھا پیدا کیا ہی یہ قسم بجز جنگلون کے اور کہین نہین ہوتی ہی لیکن
انکو قوت سامعہ بہت تیز عطا ہوئی ہی حتی کہ دور کی آہٹ پاکر اپنے سوراخ مین بھاگ جاتا ہے

اور گھاس کی جڑین کھاتا ہے کہتے ہین کہ اسکی
مادہ جب جننے کو ہوتی ہے مر جاتی ہے جو کوئی
اسکے شکار کی خواہش کرے اسکے سوراخ مین
تھوڑی پیاز ڈالدے جسکی بو سے وہ باہر آویگا
پس شکار کرلیوے صورت اسکی یہ ہی۔ ایک قسم انمین
فارۃ المسک ہوتی ہے تبت کی سرزمین میں اس چوہے کی ناف مین مشک ہوتا ہی جیسا کہ

آہو مین پس صیاد اسکا شکار کرلتے ہین اور
اسکی ناف کی بندش کرتے ہین تاکہ خون منجمد ہو
اور وہ مشک آہو سے دس حصہ زیادہ خوشبو
مین تیز ہوتا ہے۔ صورت فارۃ المسک کی یہ ہی

اور ایک قسم انمین
ذات النطاق ہے یہ مشہور چوہا ہی اسکا نصف جسم اوپر کا سفید ہوتا ہی اور نصف آخر

سیاہ اور اس چوہے کو ایسی عورت سے تشبیہ
دیتے ہین جو دو پیراہن دو رنگ کے پہنے ہو اور
کمر اپنی باندھے ہو اور اوپر کے کپڑے کو لٹکائے
ہو۔ صورت یہ ہی اور ایک قسم انمین
فارۃ البیش ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ جانور چھوٹا سا موش کے مانند ہوتا ہے مگر موش

نہین ہے اکثر گھاس مین رہتا ہی اور اسی کو
کھاتا ہے یہ گھاس زہر قاتل ہے اور منبت
اس گھاس کا زمین ہند مین ہے۔ صورت یہ ہی
اور انمین ایک قسم
یربوع ہوتا ہی یہ موش دشتی ہے اسکے دو سوراخ ہوتے ہین ایک کو قاصعا کہتے ہین اور دوسرے

نافقاء کہتے ہین اور یہ اپنے مکان مین بہت سے حجرے بناتا ہی اسکے سوراخ کی ترتیب ایسی ہوتی ہی کہ نیچے اوپر دہنے بائین زمین کو کھودتا ہی اور اپنی جگہ کو چھپاتا ہی پس اگر اسکے دشمن اسکا عزم کرین مانند نیولے یا سوسمار وغیرہ کے تو اسپر غالب نہو سکین کیونکہ جسوقت اسکو کچھ بھی کھٹکا معلوم ہوتا ہی دوسری راہ سے نکل جاتا ہی اسکے مکان مین بہت سے دروازے ہوتے ہین اور دشتی موشون کا بادشاہ ہوتا ہی جسوقت دشتی موش اپنے اپنے سوراخ سے نکلنا چاہتے ہین انکا رئیس اول نکلتا ہی اور چارون طرف نگاہ کر کے جب دشمن کو نہین دیکھتا ہی تو آواز کرتا ہی اور اُسکی آواز پر اور چوہے برآمد ہوتے ہین اور اگر کوئی دشمن نظر پڑتا ہی تو فوراً سوراخ مین جا چھپتا ہی اور اپنے تابعین کو بھی مانع ہوتا ہی ورنہ سب باہر نکلتے ہین اور رئیس انکا کسی اونچے ٹیکرے پر جا کر بیٹھتا ہی اور سب کی نگہبانی کرتا ہی اور تابعین سے غذا طلب کرتا ہی پس جو کچھ اُنکے ہاتھ لگتا ہی میوہ وغیرہ سے اپنے رئیس کیواسطے لاتے ہین اور جسوقت وہ رئیس کسی

دشمن کو دیکھتا ہے سب کو خبردار کرتا ہی تا ہر ایک اپنے اپنے سوراخ مین چھپ جاتا ہی اگر رئیس دشمن سے غافل ہو جاے اور دشمن ناگاہ اُنپر ٹوٹ پڑے اور کسیقدر اُنکو پکڑلے تو باقیماندہ بھاگ جاتے ہین اور بعد ازان یکجا ہو کر اُس غافل رئیس کو معزول کرتے ہین بلکہ اُسکو مارڈالتے ہین اور دوسرے کو وہ عہدۂ ریاست تفویض کرتے ہین صورت یہ ہی۔ اسمین ایک قسم کو سمندر کہتے ہین یہ بھی اُسی صورت کا ہی مگر موش نہین ہے غور کے شہرون مین پایا جاتا ہی یہ جانور آگ مین جانے سے نہین جلتا ہی اور آگ سے صحیح وسالم نکل آتا ہی بلکہ اسی کے بدن کا میل جلکر رنگ بدن روشن ہو جاتا ہی اور اسکے بال وغیرہ

کو سر مو آزار نہین پہونچتا بادشاہون کے دسترخوان اسکے پوست کے ہوتے ہین کیونکہ نہایت نرم ہوتا ہی پس جب وہ دسترخوان میلا ہوتا ہی آگ مین ڈالنے سے صاف ہو جاتا ہی صورت یہ ہی

کہتے ہین جو کوئی دشتی موش کو پکڑ کر اُسکی دم کاٹ ڈالے یا اُسکو خصی کرے اور چھوڑ دے
تو وہ دوسرے موش دشتی اور خانگی کو نہایت پریشان و خوار کریگا اور کوئی اسپر غالب نہ آویگا
یہان تک کہ بلی اور نیولے بھی اُس سے عاجز ہوتے ہین ایسی اُس چوہے مین جوانمردی اور
دلیری ظاہر ہو جاتی ہی اکثر کھایان والے اس عمل کو کرتے ہین - خواص جو کوئی چوہے کو
دو پارہ کر کے باندھے پیکان یا کانٹا جو عضو مین گڑ گیا ہو نکل جاوے اگر اسکو جلا کر اسکی خاکستر
روغن مین ملا کر گنج مین لگائین بال نکل آئین اسکا سر پارچۂ کتان مین باندھکر باندھنا درد سر اور
صرع کو مفید ہی اسکی آنکھ اگر ٹوپی مین رکھین رفتار کی تکلیف معلوم نہو اور نیز اگر کسی قوم مین وہ
شخص جائے اکثر لوگ اُس قوم کے اس سے بیخبر ہونگے اگر اس ٹوپی کو صاحب تپ پہنے فوراً آرام
پاوے - سمندر کے پتے کو اگر جذام والا نوش کرے آرام ہو جاے اور سمندر کا خون قضیب پر
لگانا باہ کو زیادہ کرتا ہی کل چوہون کے خون مین یہ تاثیر ہے کہ آنکھ کے پر بال کو اکھیڑ کر اگر لگاوین
پھر کبھی پر بال نہ نکلے اسکی چربی روغن گل مین پگھلا کر اگر ملین چہرہ کی چھائیان دفع ہو جائین
گوشت اسکا بریان کر کے اگر لڑکے کو کھلاوین اُسکی رال بہنا بند ہو جاے اسکا خصیہ عورت کی ران
مین باندھنا بانجھ کر دیتا ہی - اسکی دُم مرگی والے کے باندھنا نہایت مفید ہے اور درد سر مین
بھی نافع ہی اگر اسکا پوست صبح کو نکال کر گھر مین لٹکاوین سب چوہے بھاگ جاوین - اسکا
سرگین روغن مین حل کر کے سر مین ملین عارضۂ داء الثعلب دور ہو اگر اسکے سرگین اور پیازہ اور
بورق اور شکر سُرخ اور اشنان ہموزن سے صاحب قولنج شیاف لے فوراً مفید ہوگا - اسکا
سرگین شہد مین ملا کر لگانا ناخنہ جو گھوڑے کی آنکھ مین ہوتا ہی بالکل زائل کرتا ہی اور اسکا کھانا
لڑکون کے سنگ مثانہ کو بھی نافع ہی اور جسکا پیشاب بند ہو گیا ہو اُسکو بھی مفید ہے اگر سرگین موش
کا سرمہ بناوین سفیدی چشم زائل ہو اسکا پس ماندہ کھانا نسیان موش زیادہ کرتا ہے
قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خمس یورث النسیان احد منہما سؤر الفار یعنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ پانچ چیزین باعث نسیان ہین ایک انمین سے پس خوردہ موش کھانا ہی

**فراشس** یعنے پروانہ یہ حیوان اپنی ذات کو چراغ پر جلاتا ہی کہتے ہین کہ اول مین یہ حیوان دعموص ہوتا
ہی اور جب پر نکالتا ہی تب پروانہ ہو جاتا ہی دعموص ایک سُرخ رنگ کا چھوٹا کیڑا اکثر ساگ مین ہوتا ہی
اسکے آگ پر گرنے کا یہ سبب ہی کہ اسکی آنکھ بہت چھوٹی ہوتی ہے پس جسوقت رات کو چراغ دیکھتا
ہے تو اسکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مین تاریکی مین ہون اور چراغ کو روزن کی روشنی سمجھتا ہی پس

اپنے خیال مین خانۂ تاریک سے اس روشنی کی طرف جاتا ہی جب قریب شعلہ کے جاتا ہے اور گرمی محسوس ہوتی ہے تو پھر آتا ہی اور یہ خیال کرتا ہے کہ مین روزن تک نہین پہونچا پھر دوسری مرتبہ اُسکی طرف قصد کرتا ہے اور آخر اسی آمد و رفت مین جل جاتا ہی خفیف سمرقندی سے روایت ہی کہ ایک روز بہت سے پروانے جمع ہوے خلیفہ معتضد باللہ کے روبرو شمع کی روشنی پر تب مین نے یکجا کر کے جب شمار کیا تو اُمنین بہت سے قسمین تھین۔

فسافس۔ شیخ رئیس کا قول ہے کہ یہ حیوان لکڑی مین ہوتا ہے اور سخت گندہ بو ہوتا ہے اگر اسکو سرکہ مین پیسکر نوش کرین جونک جو حلق مین چمٹ گئی ہو اُسکو باہر نکالتا ہے اور اگر اسکو ہاتھ سے ملکر سونگھین تو درد شکم کو نفع ہو اگر اسکو گھسکر سوراخ ذکر مین رکھدین تو بند پیشاب جاری ہو جاسے اگر کوئی سات عدد اسکے باقلے کے ساتھ قبل آنے تب ربع کے نگل جاسے نافع ہو اگر تنہا انکو کھا جاسے تو گزند ہوام سے محفوظ رہے

قمل۔ یعنے جون یہ آدمی کے پسینے سے اور میل سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ پسینا آدمی کے کپڑے یا بالون کی گرمی سے متعفن ہوتا ہی اور یہ اُس سے پیدا ہوتی ہے اور اُسمین انڈے دیتی ہے اور اُنکو ایسا مضبوط چپکا دیتا ہے جنکا دور کرنا ممکن نہین ہوتا اور موے سیاہ مین کالی جون اور سفید مین سفید اور سرخ مین سرخ اور سفید اور سیاہ بالون مین کچھ سفید اور کچھ سیاہ پیدا ہوتی ہے اگر حاملہ عورت کے بچے کا نر یا مادہ دریافت کرنا منظور ہو تو اُس عورت کا دودھ ہتیلی مین لیکر اُسمین اس جانور کو چھوڑے اگر وہ دودھ سے نکل جاوے تو حاملہ کے شکم مین بیٹی ہے اور اسکے برخلاف بیٹا ہوگا کیونکہ بیٹی کا دودھ رقیق ہوتا ہی اور بیٹے کا غلیظ پس جون رقیق سے نکل جاتی ہے اور غلیظ سے نہین۔

قنفذ۔ اسے فارسی مین خارپشت کہتے ہین اسکی پشت پر کانٹے ہوتے ہین جنکے درمیان اپنے تمام بدن کو چھپا لیتا ہی یہ جانور اپنے گھر مین دو دروازے رکھتا ہی ایک شمالی ہوا کے مقابل اور دوسرا باد جنوبی کے مقابل پر یہ سانپ کا عدو ہوتا ہے اگر سانپ کی گردن اسکے منھ مین آجاتی ہی تو باسانی کھا جاتا ہی اور اگر دم سانپ کی اسکے منھ مین آئے تو دم کو مضبوط پکڑ کے اپنے تمام بدن کو اپنے خارون مین چھپا لیتا ہے اور اُسکی طرف پشت کر دیتا ہی جب سانپ اسپر پھن مار کر مرجاتا ہی اُسوقت کھا لیتا ہی انگور کے درخت پر بھی چڑھ جاتا ہی اور اسکے خوشون کو توڑ کر زمین پر گرا دیتا ہی بعدہ درخت سے اُتر کر اُن خوشون پر لوٹتا ہی اور اُنکو اپنے کانٹون مین چھید کر بچون

کے واسطے گھر لیجاتا ہی اور ایک قسم انمین بڑی ہوتی ہے اسکی نسبت خارپشت خرد سے اسطرح
ہو جیسے کہ بھینس کی نسبت گاؤ سے کہتے ہین کہ اس طرح کے خارپشت اپنی پیٹھ سے خار اُکھاڑ کر
دشمن کو مارتے ہین اور وہ خار مثل تیر کے جاکر اُسکا کام تمام کرتا ہی اور خطا نہین کرتا خواص
اسکی بائین آنکھہ روغن مین جوش دیکر کان مین ڈالنا گرانی دور کرتا ہی جس عضو کے بال نوچ کر
اسکا پتہ ملدین ہرگز وہان بال نہ اُگینگے اگر گندھک ملاکر بہق پر لگاوین مفید ہو اسکی تلی بریان
کرکے جسکی تلی مین درد ہو اُسے کھلادین مفید ہو اسکا گردہ خشک کرکے آب نخود سیاہ کے ہمراہ
جسے جوش دیکر چھان لیا ہو صاحب حبس بول نوش کرے پیشاب کی بندش کھل جاے
باولے کتے کے کاٹے ہوے عضو پر اسکا خون لگانا مفید ہی۔ شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکے
گوشت مین نمک ملاکر کھانا جذام اور فیل پا کو مفید ہے اور زیادہ اُس لڑکے کو نافع ہی جو خواب
مین پیشاب کرتا ہو اور ہوام گزیدہ اور برص اور تشنج اور سل اور ریاح کو بھی مفید ہی اسکا پوست
جلاکر روغن زفت مین ملاکر داء الثعلب پر ملنا نفع بخشتا ہی ایک قسم انمین دلوک ہوتی ہی اگر

اسکا خصیہ پکاکر شہد کے ساتھ
نوش کرین نہایت مبہی ہے اسکے
جانب راست کے ناخن کا دھوان
دینا تپ ربع دفع کرتا ہے اگر اس
جانور کو جلاکر اسکی خاکستر ناسور پر
لگاوین مفید ہو صورت یہ ہی

نبرہ۔ ایک چھوٹا سا کیڑا ہوتا ہے جب اونٹ پر بیٹھتا ہی اُسکا بدن سوج جاتا ہے

اور اکثر اونٹ ہلاک ہوجاتا ہے
صورت اُسکی یہ ہے

نحل۔ اسے ہندی مین شہد کی مکھی کہتے ہین یہ عجب ظریف شکل اور لطیف خلقت ہوتا ہی
اسکی کمر لاغر ہوتی ہے نصف بدن سے مربع مکعب ہوتا ہی بہ شکل مخروطی اور سر چوڑا اور گول
حق تعالے نے اسکے بدن مین چار پر پیدا فرمائے اس فرقہ مین بادشاہ بھی ہوتا ہے اور
اُسکی اطاعت اس قسم کی سب مکھیان کرتی ہین اور یہ بادشاہی اُسکو آبائی میراث مین ملتی ہی
اسکو عربی زبان مین یعسوب کہتے ہین اسکا بادشاہ گھر سے باہر نہین نکلتا کیونکہ اگر باہر نکلے تو

کل مکھیان اسکے ہمراہ باہر نکلین پس انکا عمل بیکار ہوجاے اگر بادشاہ ہلاک ہوجاے تو
کل مکھیان اپنے عمل سے یعنی شہد بنانے سے معطل ہوجائین اور ہرایک اسی پریشانی
سے ہلاک ہوجاے انکا بادشاہ بڑا ہوتا ہی دو مکھی کے برابر اور وہ مکھیون کو کام بتاتا ہی اور
ہرایک کو کام پر مامور کرتا ہی بعض کو گھر بنانے اور بعض کو شہد تیار کرنے مین اور جسکو یہ عمل
نہین کرآتا اُسکو اپنے احاطہ سے باہر کردیتا ہے اور جس جگہ کہ شہد بنایا جاتا ہی وہان انکا پہرہ کھڑا
رہتا ہی تاکہ وہ ایسی مکھیون کو وہان نہ جانے دیوے جو غلاظت پر بیٹھتی ہون اور یہ اپنے گھرون
کو مسدس بناتی ہین اور وہ متساویۃ الاضلاع ایسے ہوتے ہین کہ مہندس اُسکی سمجھ سے عاجز ہے
اور ان مکھیون نے شکل مسدس کو اسلیے اختیار کیا ہی کہ ایسی کیفیت کسی شکل مثلث اور مربع اور
مخمس اور مستدیر مین موجود نہین ہے پس مثلث اور مربع کی شکل اختیار نہ کی تاکہ گوشہ ضائع ہون
اور اگر مستدیر کی صورت ہوتی تو گھر کے باہر چند گوشے بیفائدہ رہتے اس سبب سے کہ اگر
مستدیرہ شکلون کو جمع کرین کنارے برابر نہین آسکتے اور کوئی شکل ان شکلون مین سے
ایسی نہین ہے جسمین بعد فراہم آنے کے کوئی گوشہ خالی نہ رہے مگر مسدس پس دیکھا چاہیے
کہ حق تعالے نے کس طرح پر انکو قوت عقل عطا کی ہے کہ ایسے اشکال متساویۃ الاضلاع بناتی ہین
جسکے پہلو کنارہ وغیرہ ایک دوسرے سے چست و بلند نہین ہوتے کوئی کامل مہندس بھی اگر
مسطر اور پرکار سے بنانا چاہے تو اس طرح کی تساوی سے عاجز ہوگا یہ مکھی عمل کرتی ہے خزان
اور بہار مین اور ہاتھ اور منھ کے وسیلہ سے برگ درختان اور شگوفہ کی رطوبت دہنیہ اور تری
لیکر گھر کے بنانے مین صرف کرتی ہے اسکے دونون ہونٹھ ایسے تیز ہوتے ہین کہ درختون کے
میوہ جات سے اُنکی تری جسکی شناخت سے عقلا حیران رہتے ہین فراہم کرتی ہے اور خداوند تعالے
نے اسکے شکم مین ایک ایسی قوت گرم پیدا کی ہے جو اُس تری کے مجموعہ کو شہد بنا دیتی ہے
تاکہ وہ اور اُسکے بچے اُسکے ذریعہ سے پرورش ہون اور جو کچھ بچون کی غذا سے فاضل رہتا ہی
اُسکو بعض جگہ پر ذخیرہ کرتی ہے اور اُسکے منھ کو پردۂ باریک موم سے بند کرتی ہے تاکہ شہد
گرد وغبار سے محفوظ اور زمستان کے واسطے ذخیرہ رہے اور اپنے مکان کے بعض خانون
مین انڈے دیتی ہے اور اُنکو پرورش کرتی ہے اور بعض خانون کو واسطے آرام اور خواب کرنے
کے خالی رکھتی ہے جن ایام مین کہ عمل شہد کا نہین کرتی ہے مثل گرمی اور سردی اور برسات کے
تو اُس زمانہ مین اُس ذخیرہ مین سے صرف کرتی ہی مگر نہایت اعتدال سے یہان تک کہ فصل

زمستان گذر کے ایام بہار آجاتے ہین اور یہ پھر اپنا عمل شروع کرتی ہے اور یہ امر الہام ربانی ہی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس ظاہری معنی اس آیہ کے یہ ہین کہ وحی بھیجی تیرے رب نے طرف مگس شہد کے کہ بنا تو پہاڑون اور درختون اور مکانون مین اپنے مکان بعدہ کل پھلون سے اپنی غذا کر اور راہ خدا مین بعجز و خواری چلنا اختیار کر نکلتی ہے شکم زنبوران سے ایک چیز پینے کی جسکے رنگ مختلف ہین یعنے شہد اسمین شفا ہے واسطے لوگون کے۔ فسبحان من جعل فضالۃ غذائہا شفاء للابدان وجعل وسخ فضائلہا ضیاء فی ظلم اللیالی یعنی پاک ہی وہ خدا جسنے مکھیون کے فضلۂ غذا مین یہ تاثیر بخشی کہ شفاے ابدان اُس سے متعلق ہوئی اور اُسکے میل یعنے موم کے ذریعہ سے روشنی شبہاے تار منسوب ہوئی اسکے عجائبات سے ایک یہ ہے کہ جب اسکے چھتہ کے نیچے واسطے نکالنے شہد کے دھوان کرتے ہین تو یہ امر مکھیان دریافت کرکے شہد کو جہان تک ممکن ہوتا ہی کھالیتی ہین کہتے ہین کہ سفید شہد جوان مکھی کا ہوتا ہے اور زرد ادھیڑ مکھیون کا اور سرخ بوڈھیون کا اور بفرمودۂ خدا شہد مین فوائد کثیر ہین پس جسکا مزاج گرم ہو وہ شہد کو سکنجبین وغیرہ کے ہمراہ نوش کرے تاکہ اسکی حرارت کم ہو اور سرد مزاج کو خالص کھانا نفع کرتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ جو چیز دیر تک رکھ چھوڑنے سے خراب ہو جاتی ہے اگر شہد مین اُسکو رکھین تو خراب نہوگی اگر مشک مین ملاکر آنکھ مین لگادین پانی بہنا بند ہو جاے اگر بدن مین ملین جوئین تمام مرجائین کھانا اسکا باولے کتے کے زخم کو نافع ہے ایک قسم کا شہد زہر قاتل ہوتا ہے حتی کہ اُسکی بو سے انسان

بیہوش ہو جاتا ہے اور موم ان زنبورون کے مکان کی دیوارین ہین سیاہ موم انکے آشیانہ کا میل ہے کانٹے وغیرہ زخم سے نکالتا ہی اگر موم کو کوئی ہمراہ رکھے کبھی محتلم نہو لیکن مورث غم و اندوہ ہی۔ صورت اُسکی یہ ہے۔

نمل یعنے مورچہ یہ غذا کے جمع کرنے مین بڑا حریص ہوتا ہی یہان تک کہ اپنے جسم سے زیادہ بار اُٹھاتا ہی اور ایسے وقت مین یہ جانور باہم ایک دوسرے کو مدد دیتا ہی اور اسقدر کھاتا

فراہم کرتا ہی جو برسون کو کافی ہو اگر زندہ رہے حالانکہ عمر اسکی ایک سال سے زیادہ نہین ہوتی
نسابہ بکری کہتا ہی کہ مورچہ کی دو قسم ہوتی ہین ایک کو عاذر کہتے ہین اور دوسرے کو عقبان
عاذر سیاہ رنگ اور عقبان سرخ رنگ ہوتا ہی عجائب مورچہ مین یہ بات ہی کہ زیر زمین مکان
بناکر اسمین کوٹھری دروازہ دہلیز مکانات وغیرہ بناتا ہی اور اسمین جاڑے کے واسطے
ذخیرہ جمع کرتا ہی اور بعض مکانون کو اس طرح بناتا ہی کہ انمین پانی کا گذر نہو وعن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال لاتقتلوا النمل فان سلیمان علیہ السلام
خرج ذات یوم یستسقی فاذا ہو بنملۃ قائمۃ علی رجلہا باسطۃ یدیہا وتقول اللہم انا خلق من
خلقک لاغنا لنا عن فضلک اللہم لا تؤاخذنا بذنوب عبادک الخاطئین واسقنا تنبت لنا بہ شجرا
ولیطعمنا بہ ثمرا فقال سلیمان علیہ السلام ارجعوا فقد سقیتم بغیرکم۔ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا
صلعم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ چیونٹیون کو نہ مارو کیونکہ ایک دن حضرت
سلیمان علیہ السلام نماز استسقا پڑھنے کیواسطے باہر نکلے ایک چیونٹی کو دیکھا کہ دونون پیرون
سے اپنے کھڑی ہوئی ہاتھون کو اُٹھائے ہوے درگاہ خدا مین عرض کر رہی ہو کہ اے بار خدا
مین بھی تیری مخلوقات سے ہون مجھکو تیرے فضل سے بے پروائی نہین ہی مجھکو اپنے
بندگان خاطی کے ساتھ ماخوذ نفرما اور باران رحمت کو بھیج کہ شجر باثمر ہون اور زراعت پیدا ہو
تا میری غذا کا سبب ظاہر ہو پس سلیمان علیہ السلام نے اُس چیونٹی کی دعا سنکر اپنے
اصحاب سے فرمایا کہ پھر چلو اب نماز باران پڑھنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ اسکی دعا مستجاب ہوئی
اسکے عجائب مین سے یہ بات بھی ہی کہ باوجودیکہ اسکا بدن بہت چھوٹا ہی لیکن اس قلیل الجثہ
ہونے پر اسکو قوت شامہ وہ عطا ہوئی ہے کہ کسی فرد حیوان کو یہ قوت حاصل نہین ہے چنانچہ
جہان آدمی کے ہاتھ سے کوئی چیز گری اُسکی بو پر مورچہ بہت جلد جمع ہوتا ہی اگر خود نہ اُٹھا سکے
تو اورون کو جلد خبر کر کے لے آتا ہی اور جو مورچہ کہ اُسکے مقابل گذرتا ہی اُسکے مُنہ کو سونگھتا ہی تاکہ
اُس بو کے ذریعہ سے اُس چیز کا پتا پاوے اور ہر ایک ایک جماعت کو خبر پہونچا دیتا ہی تاکہ
گروہ گروہ اُس چیز پر جمع ہو جاتے ہین اور محنت کرتے ہین اور اگر اُنکو دریافت ہو جاے کہ
کوئی اسکے اُٹھانے مین سستی کرتا ہی تو سب مورچہ اُسکے مار ڈالنے پر مستعد ہو جاتے ہین اور
جب کچھ دانے اپنے گھر مین جمع کر لیتے ہین اور سوراخ مین تری ہوتی ہی تو ڈرتے ہین کہ وہ دانہ
روئیدہ نہو جاے پس اس خیال سے ہر ایک دانہ کو دو پارہ کر کے رکھتے ہین اور ریشہ کو جار

ٹکڑے کر کے اسلیے کہ وہ دو ٹکڑے کر کے بویا جاتا ہی اور جَو اور باقلے کو منتشر کر کے کیونکہ اسکی قوت روئیدگی منتشر کرنے سے جاتی رہتی ہے سبحان اللہ کیا قدرت خدا ان باتون سے ثابت ہی بعض وقت اُس ذخیرہ کو خراب اور متعفن ہونے کے واسطے دھوپ دیتے ہین اور ابر کو دیکھکر دھوپ سے اُٹھاکر ذخیرہ مین رکھتے ہین اور اگر کوئی دانہ پانی سے تر ہو جاتا ہی تو جب دھوپ نکلتی ہے اُسکو خشک کر لیتے ہین انکے عجائبات سے یہ ہی کہ کسی شی سے مثل انسان یا جانور یا درخت وغیرہ کے متعرض نہین ہوتے جب تک کہ وہ سالم رہتا ہی البتہ جب اُسمین نقصان آجاتا ہے تو وہان جمع ہوکر اُسکی ہلاکی کا باعث ہوتے ہین حتی کہ اگر کسی اژدہے یا سانپ کے زخم پڑجاوے تو اُسکے بدن مین جمع ہو جاتے ہین اور چاہے جسقدر وہ مہیب ہو مگر اُس سے جدا نہین ہوتے جب تک کہ وہ زندہ رہے اگر چیونٹیون کو جلاکر دھوان کرین تو کل گھر کی چیونٹیان مرجاوینگی یا بھاگ جائینگی جب انکے پر نکلتے ہین تو مرنے کا وقت نزدیک ہوتا ہی چڑیان کھا لیتی ہین ابو العتاہیہ کہتا ہے جب چیونٹی مین اُڑنے کی طاقت آتی ہے تو اُسکی موت نزدیک آجاتی ہے اگر اسکے انڈے کو نیم درم کوئی کھاوے تو بے اختیار ریح اُسکے شکم سے سرزد ہو اگر پانی مین اسکے انڈون کو پیس کے جہان پر مالش کرین وہان بال نہ اُگینگے اگر اسکے انڈے کسی جماعت مین ڈالدین پریشانی آویگی۔

ورل۔ یہ سوسمار سے چھوٹا جانور ہوتا ہی اور بلی سے کلان اور سانپ سے دراز دم کوتاہ سر تیز رو سانپ اور سوسمار کا عدو ہوتا ہی سانپ کا سر علیحدہ کر کے کھا جاتا ہی کوئی اس حیوان سے بڑھکر سانپ کو نہین مار سکتا اور یہ جانور اپنا گھر نہین بناتا بلکہ جس سانپ کی بانبی مین جا گھس گیا بس وہ خود اپنی جان بچاکر بھاگ جاتا ہے۔ خواص اسکے گوشت اور چربی کو طبقات النسا کہتے ہین یعنے اسکے گوشت کھانے سے مخصوص عورتین فربہ ہوتی ہین اگر زخم مین رکھین پیکان وغیرہ زخم سے باہر نکل آتا ہی اگر اسکی چربی شکر اور آرد جو مین ملاکر بکری کے گوشت مین پکاکر اسکا شوربا نوش کرین نہایت فربہ ہون اگر اسکو جلاکر اسکی راکھ روغن مین

ملاکر شانہ پر لگائین درد اُسکا زائل ہو جائے اگر اسکے سرگین کو لگادین چہرہ کی جھائین و مسون کو دفع کرے اور سرمہ اسکا سفیدی چشم کو زائل کرے۔ صورت اُسکی یہ ہی

خاتمہ حیوانات عجیبۃ الاشکال کے بیان مین - ان حیوان کی شکلین خلاف صور
حیوانات معہودہ کے ہین اور ہم اُنکے بعض کا ذکر تین قسمون مین کرتے ہین - قسم اول یہ
عجیب خلقت خداے تعالی اُنے جزیرون اور اطراف زمین مین پیدا کی ہے قسم دوم
یہ وہ ہین جو دو قسم کے حیوانات سے جفتی کہا کر پیدا ہوے ہین قسم سوم یہ وہ ہین جنکی
شکل وصورت عجیب اور نادر ہی - قسم اول یہ وہ ہین جنکو حق تعالے نے اطراف زمین و
جزیرون مین پیدا کیا ہی - از انجملہ یاجوج و ماجوج ہین یہ گروہ بکثرت ہی کہ سواے حق تعالے
کے کوئی انکا شمار نہین کرسکتا انکے اوپر کا نصف جسم مثل انسان کے ہوتا ہی انکے دانت
درندون کے مانند ہوتے ہین اور بجاے ناخن کے چنگل ہوتے ہین اور انکی دم پر بال ہوتے ہین
اور کوئی اُنمین سے نہین مرتا جبتک کہ ایک ہزار اولاد اپنی پشتون سے نہاین دیکھ لیتا - صورت یہ ہی

از انجملہ ایک گروہ منسک نام ہوتے ہین اور یہ قوم زمین مشرق مین قریب یاجوج ماجوج کے
رہتی ہے اور یہ لوگ آدمی کی صورت ہوتے ہین مگر انکے ہاتھی کے طور پر کان ہوتے ہین سوتے
وقت ایک کو اپنے نیچے بطور چادر کے بچھاتے ہین اور دوسرے کو اوڑھتے ہین - صورت یہ ہی

ازانجملہ ایک گروہ ہی سار سکندری کے قریب پہاڑون مین رہتے ہین انکے قد کوتاہ اور ہر ایک کی درازی قد پانچ بالشت کی انخین کے ہاتھ سے ہوتی ہے اور انکے منھ چوڑے اور بدن کالا اور اسپر زرد اور سفید نقطے ہوتے ہین آدمی سے متوحش ہوکر درختون پر چڑھ جاتے ہین صورت اُسکی یہ ہے

ازانجملہ ایک گروہ ہی کہ جزیرۂ زنگیان مین بصورت آدمی ہوتا ہے اور انکے پر ہوتے ہین کہ جنسے اُڑتے ہین اور پر انکے سپید و سیاہ اور زرد رنگ ہوتے ہین اور انکے کلام کو بجز انکے اور کوئی نہین سمجھ سکتا اور آدمی کے مانند کھاتے پیتے ہین صورت یہ ہی

ازانجملہ ایک گروہ برہنہ جزیرۂ رامی مین رہتا ہی انکا طول قامت چار بالشت کا انھین کے ہاتھ سے ہوتا ہی اور بال سرخ رنگ اور انکا کلام مانند آواز نقارہ کے ہوتا ہی جسکو سواے انکے اور کوئی فہم نہین کر سکتا اور اکل و شرب اِنکا مثل انسانون کے ہوتا ہی۔ صورت یہ ہی۔

از انجملہ ایک گروہ بعض جزیرۂ زنگیان مین رہتا ہی جنکا طول قامت ایک گز کا ہوتا ہی اور اکثر واحد العین ہوتے ہین غرانیق ایک جانورون کی قسم ہی ہر سال یہ جانور انکے ملک مین آتے ہین اور

انسے سخت لڑائی ہوتی ہی پس وہ جانور انکو چونچ مار کر یک چشم کردیتے ہین صورت و شکل انکی یہ ہے

از انجملہ ایک گروہ بعضے جوائر زنگ مین ہوتا ہی انکے سر کتے کے طور پر اور باقی بدن مانند انسان کے ہوتا ہی اور میوہ ہای جنگلی اور نیز حیوانات فربہ کو خورش کرتے ہین اور لاغر حیوان کو میوہ کھلا کر فربہ کرتے ہین۔ بعد ازان بڑی رغبت سے کھاتے ہین۔ صورت اسکی یہ ہے۔

از انجملہ بعض جزیرہ ہاے زنگ مین ایک گروہ ہوتا ہے آدمی کی صورت انکی صورت زیبا اور انکے پاؤن مین ہڈی نہین ہوتی ہے چلنے مین پیر گھسٹتے جاتے ہین اگر کسی رونده کو پاتے ہین تو اُسکو اپنے پاس بٹھاتے ہین اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو جست کرکے اُسکی گردن پر سوار ہوتے ہین اور دونون اپنے پیر اُسکی گردن مین مثل تسمہ کے لپیٹ لیتے ہین اگر رونده مذکور اُسے علٰحدہ کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنے ناخن سے اُسکے چہرہ کو مجروح کرتے ہین اور اسکو حسب خواہش اپنی ادھر اُدھر گھوڑے کے طور پر جس طرف چاہتے ہین دوڑاتے ہین۔ تصویر اسکی صفحہ ۵۹۷ پر منقش ہے۔

از انجملہ ایک گروہ بعض جزیروں مین ہوتا ہے جلکے پر اور سونڈ ہوتی ہے اور باریک بال
اور کبھی دو پیر سے چلتے ہین اور کبھی ہوا پر اڑتے ہین مگر آدمی سے بھاگتے ہین بعض لوگ
کہتے ہین کہ یہ ایک قسم انسان کی ہے اور بعض جنون کی قسم بتاتے ہین - واللہ اعلم
صورت اُسکی یہ ہے

از انجملہ ایک گروہ دراز قد سبز چشم سبک پرواز انکے سر مانند گھوڑے کے ہوتے ہین اور باقی
بدن مانند انسان کے - صورت یہ ہے -

از انجملہ ایک گروہ ہی جسکے دو منھ ہوتے ہین اور بدن مانند انسان کے اور انکے لمبے بال ہوتے ہین - صورت یہ ہے

از انجملہ ایک گروہ ہی جسکے دو سر اور بہت سے پیر ہوتے ہین آواز انکی مانند آواز طیور کے ہوتی ہے اور دم دراز ہوتی ہی اور بدن مانند انسان کے - صورت اسکی یہ ہے

از انجملہ ایک گروہ ہے جسکے سر مانند آدمی اور بدن مانند مار کے اور سانپ ہی کے مانند زمین پہ چلتے ہین - صورت اسکی یہ ہے -

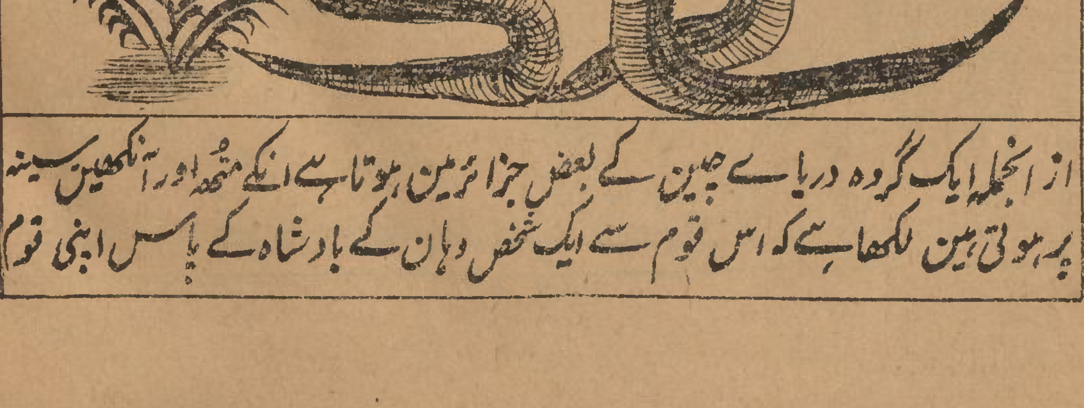

از انجملہ ایک گروہ دریاے چین کے بعض جزائر مین ہوتا ہے انکے منھ اور آنکھین سینہ پر ہوتی ہین لکھا ہے کہ اس قوم سے ایک شخص وہان کے بادشاہ کے پاس اپنی قوم

کی طرف سے برسالت آیا تھا ورلوگون نے بچشم خود دیکھا تھا صورت یہ ہی

ازانجملہ بعض جزیرہ مین ایک گروہ نسناس نام ہوتا ہے بصورت انسان لیکن ہرایک کے آدھا سر اور ایک ہاتھ اور ایک پیر ہوتا ہے اور یہ فرقہ ایک ہی پیر سے بہت تیزی کے ساتھ دوڑتا ہے۔ صورت اُسکی یہ ہے۔

ازانجملہ ایک گروہ ایسا ہے جنکا چہرہ آدمی کی صورت پر اور پیٹھ کچھوے کی طرح

ور سر پر لمبے لمبے سینگ ہوتے ہین۔ صورت اُسکی یہ ہے

دوسری قسم حیوانات مرکب کی یعنے جو دو حیوان مختلف کی جفتی سے پیدا ہون۔ مثلاً خچر پر نگاہ کرو تو اُسکے اعضا گھوڑے اور گدھے کے درمیان مین پائے جاتے ہین پس اگر جفتی کے وقت گدھا نر ہوا تو اُسکا بچہ گھوڑے کی شکل ہوگا اور اگر گھوڑا نر ہوا تو برخلاف۔ بعض قسم انمین سے زرافہ ہے لکھا ہی کہ کفتار نر اور دہ شتر وحشی سے جب جفتی ہوتی ہے تو ایک حیوان بشکل عجیب پیدا ہوتا ہے پس جب وہ حیوان وحشی گاے سے جفتی کرتا ہے تو زرافہ پیدا ہوتا ہے۔ صورت

زرافہ کی یہ ہے

اور بعض جانور گھوڑے اور گدھے وحشی سے متولد ہوتے ہین اس کتاب کا مصنف لکھتا ہے کہ مین نے بچشم خود اس جانور کو دیکھا ہے کہ اس جانور کی صورت نہایت عمدہ ہوتی ہے کسری اردشیر کے پاس ایک گھوڑا تھا جسکو اخدر کہتے تھے ایک روز وہ بھاگ کر صحرا مین چلا گیا اور وہان ایک صحرائی گدھی سے جفتی کی اُس سے اولاد بہت خوبصورت پیدا ہوئی اسکو اخدری کہتے ہین۔

صورت یہ ہے

بعض جانور وہ ہین کہ شتر فوالج اور تازی گھوڑے سے پیدا ہوتے ہین اہل عرب اُنکو بختی کہتے ہین اور یہ اونٹون کی قسم مین عمدہ اور اور اعلےٰ درجہ کے ہوتے ہین۔ صورت اُنکی یہ ہے ۔

بعض حیوانات انسان اور ریچھ کی قربت سے تولد ہوتے ہین مصنف عجائب المخلوقات

کہتا ہی کہ مجھ سے ایک شخص نے اس قسم کے حیوان کا حال یون بیان کیا ہے کہ ہر چند یہ

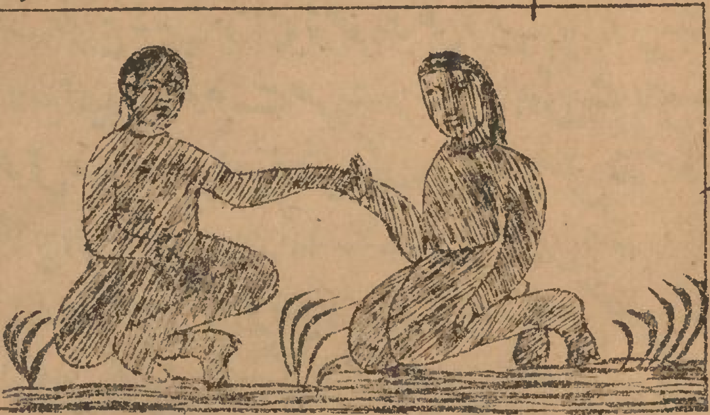

جانور انسان کی صورت پر
ہوتا ہے اور مانند انسان
کے کلام بھی کرتا ہے مگر
مانند ریچھ کے بالون کی کثرت
ہوتی ہے۔ صورت اُسکی
یہ ہی

بعض حیوان گرگ اور کفتار سے پیدا ہوتے ہین اگر کفتار نر ہوا تو اُسکے بچہ کو دسمع

کہتے ہین اور اگر
گرگ نر ہوا تو اُسکے
بچہ کو عیار
کہتے ہین۔ صورت
اُسکی یہ ہی

بعض حیوانات گرگ اور سگ کی جفتی سے پیدا ہوتے ہین جس گرگ کو عرب دیسم کہتے
ہین اور یہ گرگ کتیون کے ساتھ سرزمین سلوقہ مین جو واقع یمن ہے جفتی کھاتے ہین

اور وہان
پیدایش
اس قسم کی
ہوتی ہے۔
صورت یہ ہی

ایک قسم کے حیوانات کبوتر خانگی اور کبوتر کوہی کی مواصلت سے پیدا ہوتے ہین

جنکو راعی
کہتے ہین
صورت اُسکی
یہ ہی

قسم تیسری افراد حیوانات عجیب صورت کے بیان مین۔ اطبا کا قول ہے کہ جب مزاج غریب ہوتا ہی تو صورت بھی غریب پیدا ہوتی ہے اور اہل نجوم کا اعتقاد ہی کہ اقتضائے طالع قابل الوقوع سے صورت غریب پیدا ہوتی ہے وہب بن منبہ نے لکھا ہی کہ عوج بن عوق جملہ آدمیون مین خوش رنگ اور خوش شکل تھا جسکی درازی قامت اور جسامت خارج از بیان ہے اللہ تعالے نے اسکی عمر مین اسقدر درازی عطا فرمائی کہ زمانہ نوح ؑ سے زمانۂ موسیٰ بن عمران تک زندہ رہا اور اس شخص نے حضرت نوح ؑ سے بروقت طوفان کے درخواست کی تھی کہ مجھکو بھی اپنی کشتی مین جگہ دیجیے لیکن انھون نے انکار کیا اُسوقت یہ شخص محروم رہا مگر کہتے ہین کہ آب طوفان اس شخص کی کمر تک رہا یہ شخص بڑا جبار اور بدکار تھا خشکی اور تری مین بدعت کیا کرتا تھا جسوقت کہ بنی اسرائیل سرزمین تیہ مین جمع ہوے تھے تو یہ شخص اُنکے لشکر سے جو چار کوس کے گرد مین پڑا تھا واقف ہوا اور ایک پتھر اس مقدار کا جو تمام لشکر کو پاش پاش کرڈالے اپنے سر پر اُٹھا کر لیچلا تاکہ اُنکے سرون پر گرادے اور یکبارگی سب ہلاک ہوجائین اُسوقت حکم خدا سے ایک چڑیا نے اُس پتھر کے اوپر بیٹھکر اُسمین سوراخ کردیا پس وہ پتھر مثل طوق کے عوج کے گلے مین پڑگیا اور دونون ہاتھ بھی اُسکے پھنس گئے تب خداوند تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام کو آگاہ فرمایا کہ تیرا دشمن قید مین ہے اب اُسکو سزا دو اُسوقت موسیٰ نے پہونچکر بضرب عصا اُسکو ہلاک کیا لکھا ہے کہ بعد ازان اُسکے دونون ساق پا دریاے نیل پر بطور پل کے زمانہ دراز تک رکھے رہے واللہ اعلم

صورت یہ ہی

ازانجملہ محمد بن فضلان رسول مقتدر باللہ نے لکھا ہے کہ بادشاہ بلغار سے مین نے سوال کیا کہ مین نے سُنا ہے کہ آپ کے پاس کوئی انسان عظیم خلقت کا ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ وہ شخص ہماری ولایت کا نہین تھا بلکہ ایک مرتبہ دریا مین سیلاب آیا تھا یہ شخص اُسمین بہ آیا تھا فملکہ

:ا

جب لوگ اُسکو پکڑ کر ہمارے حضور مین لائے دیکھا کہ بارہ گز کی درازی قامت تھی اور سر مانند دیگ کلان کے تھا اور ناک اُسکی ہمارے ہاتھ سے زائد تھی اور آنکھین بڑی بڑی

اور اُسکی ہر اُنگلی ہمارے ہاتھ کے برابر تھی ہر چند ہمنے اُس سے بات کی مگر وہ ہمکلام نہوا اور نہ ہماری بات سمجھا بعد ازان اُسکو اُسکے مقام پر لے گئے اور وہ ایکزمانہ دراز تک زندہ رہا بعدہ مرگیا یہ معلوم نہوا کہ وہ کس قوم سے تھا اور کہان سے آیا تھا۔ صورت اُسکی یہ ہی۔

ازانجملہ فقیہان موصل کی حکایت ہی کہ بعض کوہستان موصل مین انسان رہتے ہین اکبر تبہ اُس قوم کے ایک لڑکے کو ہمنے دیکھا کہ قد اُسکا نو گز کا تھا حالانکہ سن اُسکا پندرہ برس سے کم تھا اور طاقت اُسکی ایسی تھی کہ ہم مین سے قوی مرد کو اُٹھا کر اپنی پیٹھ پر لا دلیتا تھا۔ صورت یہ ہی

ازانجملہ شافعی رحہ نے نقل کی ہے کہ خود ہمنے بلاد یمن مین ایسا انسان دیکھا جو کمر سے نیچے عورت کے مانند تھا اور اوپر کا جسم اُسکا دو شاخہ علیحدہ تھا دو سر دو منھہ چار ہاتھ اور دونون منھہ سے کھاتا پیتا تھا اور آپس مین لڑتا تھا اور پھر صلح کر لیتا تھا بعد دو برس کے جب

ہم پھر اُس مقام پر گئے اُس شخص کو دیکھا کہ ایک جسم اُسکا باقی ہے لوگون سے ہمنے دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک جسم اُسکا اوپر والا مر گیا تھا اُسکو قطع کر ڈالا تعجب یہ ہی کہ وہ اپنے ایک جسم سے بطور سابق بخوبی چلتا پھرتا تھا۔ صورت یہ ہے۔

ازانجملہ ابو سعید صرانی نے لکھا ہی کہ قاضی یحییٰ بن اکثم کے پاس ایک روز میرا جانے کا اتفاق

ہوا ناگاہ دیکھا مین نے کہ اُسکے پہلو مین ایک پنجرہ رکھا ہی اور اسمین ایکسا جانور بشکل زاغ
کے بند ہی لیکن سر اُسکا مانند انسان کے ہی اور اُسکے سینہ اور پشت پر دو نشان مثل داغ
کے ہین پس مین نے قاضی سے دریافت کیا قاضی نے فرمایا کہ تم خود اُس سے دریافت کرو
پس مین نے اُس مرغ سے کہا کہ تو کون ہی اُسنے استادہ ہوکر زبان فصیح سے یہ اشعار پڑھے

سے انا الزاغ ابو عجوۃ + انا ابن اللیث واللبوۃ + احب الراح والریحان والنشوۃ والقھوۃ + و لے
اشیاء بطوف یوما العرس والدعوۃ + فمنھا السلعۃ حیۃ الظھر لا یبیترھا العتروۃ +
واما السلعۃ الاخری فلو کان لھا عروۃ + لما شک جمیع الناس فیھا انھا رکوۃ +

پس جسوقت وہ مرغ اشعار کے پڑھنے سے فارغ ہوا فوراً فریاد کرنے لگا اور اپنے تئین پنجرہ
مین گرا دیا پس مین نے کہا کہ ای قاضی یہ مرغ عاشق مزاج معلوم ہوتا ہی قاضی نے جواب دیا
کہ مجھے معلوم ہو مگر مجھے اسکے اسرار سے آگاہی نہین ہے اور نہ ان شعرون کے حاصل سے
اطلاع ہی بلکہ خلیفہ امیر المومنین کے پاس ایک کتاب سر بمہر ہی اسمین اسکا حال تمام و کمال لکھا ہی

صورت اسکی یہ ہی

منجملہ انکے ابوریحان خوارزمی حاکم سنجاب نے نوح بن منصور السامانی کو ایک روباہ بھیجی تھی جسکے
دو پر تھے جسوقت آدمی اُسکے قریب جاتا تھا وہ دونون اپنے پر بچھا دیتی تھی اور جسوقت آدمی
علیحدہ ہو جاتا تھا تو وہ دونون پرون کو اپنے پہلوون مین چھپا لیتی تھی پس ابوریحان

خوارزمی نے فرمایا کہ یہ کچھ عجائبات مین سے نہین ہے
کیونکہ بادشاہان کیانی کے پاس گذشتہ زمانے مین اس سے
عمدہ اُڑنے والی روباہین تھین جو حکم پر اُڑتی تھین
اور پھر چلی آتی تھین - صورت اُسکی یہ ہے

ازانجملہ ایک یہ بھی نقل ہے کہ موضع گل وساماں نامے واقع سرزمین خراسان مین ایک عورت

ایسا بچہ جنی جسکے دوسر تھے جیساکہ اس زمانہ مین انڈون سے اکثر دوسر یا چار پیر کے بچے پیدا ہوا کرتے ہین حکما کا قول ہے ان فی الطبیعۃ لعجائب یعنے تحقیق کہ طبیعت مین عجائب بہت ہین۔ صورت اُسکی یہ ہے

منجملہ انکے ایک حکایت ابوریحان خوارزمی نے لکھی ہے کہ بعض بادشاہون نے نوح بن منصور سامانی حاکم ماوراء النہر کو ایک گھوڑا بطریق ہدیہ بھیجا تھا جسکے سرپر ایک شاخ تھی اور یہ اُس کلیہ کے برخلاف ہی جو حکمانے لکھا ہے کہ شاخ اور سُم دونون ایک جانور مین نہین ہوتے سوائے کرگدن کے مگر صنعت حق تعالے اور اسکی عجائب آفرینش اسقدر ہو کہ کوئی اُسکو شمار نہین کرسکتا۔ واللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب وہو حسبنا ونعم الوکیل۔ صورت اُسکی یہ ہے

تمام شد

## خاتمة الطبع از جانب کارپردازان مطبع

سزاوار شکر اور لائق تعریف کے وہ صانع وخالق بیچون وبیچگون ہی کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ اور صنعت متنوعہ سے کیسی کیسی صورتین عجیب الخلقت پیدا فرمائین یعنے آسمان پر طرح طرح کی شکلین ستارون کی بنائین اور روے زمین اور بحار مین بوقلمون صورتین آدم زاد و بہائم و وحوش وطیور و اشجار و نباتات کی خلق فرمائین اور اس تماشاگاہ کے مشاہدہ کے لیے حضرت خاتم المرسلین فخر الاولین والآخرین کو مبعوث کیا من بعد تماشائیان حقیقت کیش پر پوشیدہ نہ رہے کہ ان دنون کتاب مغتنم ونایاب کہ ایک مرقع عجائب الکائنات ہی جسکا نام عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات ہی درحقیقت یہ کتاب عدیم النظیر وبیمثال ایک کتاب تاریخ کی ہے کہ جسمین واقعات صحیح منقول اور مشاہدات برای العین بیان کے مندرج ہین اصل اسکی زبان عربی مین تھی مؤلفہ امام المفسرین عماد الدین زکریا بن محمد بن محمود الکمونی قزوینی جنکا نسب انس بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف منتہی ہوتا ہی پھر اس کتاب کو زمانۂ خلافت ابوالمظفر ابراہیم عادل شاہ مین اسی مؤلف موصوف نے عربی سے فارسی مین ترجمہ کیا اور ۹۵۷؁ھ مین ترجمہ اتمام کو پہونچا یہ کتاب چار مقدمہ اور ایک خاتمہ پر مترتب ہی الحق یہ کتاب جامع کل علوم از قسم فلکیات وعلوم متداولہ سفلیات ہی حضرت مؤلف حلفاً لکھتے ہین کہ مین نے اس کتاب کو کتب متقدمین اور روایات صحیح القول سے ہو بہو نقل کیا ہی اور اپنی طرف سے ایک حرف بھی کم وبیش نہین کیا یہ کتاب کثرت خریداری شائقان سے دو دفعہ فارسی مین طبع ہوئی چونکہ زبان فارسی کا مفہوم عام ایسا نہین رہا کہ تھوڑی استعداد والا اُس سے فائدہ مند ہوسکے اور نیز اردو زبان کی درخواستین ہر طرف سے شائقین نے بکثرت بھیجین لہذا بنظر ترویج واشاعت علوم فارسی سے اُردو عام فہم مین منجانب مطبع اودھ اخبار زر خطیر صرف ہوکر حرف بحرف بامطابقت فارسی ترجمہ نادر ہوا اور تصاویر اپنے اپنے موقع پر نہایت مطابقت سے بنائی گئین ہرچند اور جگہ بھی ترجمہ ہوا تھا مگر اس ترجمہ کے روزمرہ کا اور ہی ڈھنگ ہی اہل انصاف زبان دان خود ملاحظہ فرماوینگے پس کتاب موصوف اُردو زبان مین سابق چار مرتبہ اشاعت پذیر ہوچکی تھی چونکہ ہر دل عزیز تھی لہذا شائقین نے ہاتھون ہاتھ کل جلدین خرید لین الحال طبع بار پنجم ۵ مین بمزید اہتمام بمقابلۂ اصل عربی ونیز اصل فارسی قلمی نہایت صحیح جو اتفاق سے دستیاب ہوگئی تھی نظر ثانی وترمیم ہوکر مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بعالی ہمتی آقاے نامدار جناب رای بہادر منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع بماہ نومبر ۱۹۱۲؁ع مطابق ماہ ذی حجہ ۱۳۳۰؁ھ حلیہ طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوکر پسند خاص وعام ہوئی

اعلان۔ حق ترجمہ اس کتاب کا بحق نول کشور پریس محفوظ ومحدود ہی۔

Index page 3



| قیمت | نام کتاب |
| --- | --- |
| ۱۲ر پ | گنجینۂ صنائع و بدائع - جامع فنون عقلی و نقلی بابو ہیرا مل سنگھ مرحوم نے کارخانون اور انگریزی کتابون کا معائنہ کرکے ملک ہند کی بے ہنری و بے علمی کی مضرتین بیان کرکے اہل ملک کو علوم و فنون کی طرف توجہ دلائی ہی اس مین ۴ باب ہین (۱) باب فواید و ہنر (۲) باب تحصیل علم و ہنر (۳) باب علم فلسفہ و گلسازی اسی باب مین علم طب اور انگریزی نام انگریزی خط مین اور سنسکرت الفاظ ناگری مین لکھے ہین کتاب قابل دید ہی۔ |
| ۱ر | دائرۂ علم حصہ اول - چند معلومات ہین۔ |
| ۱۲ر پ | باغ اعجاز جواہر - باتصویر بیان اسرار انگریزی تماشا وغیرہ از منشی جواہر لال صاحب اسمین بہت سے ہندوستانی و انگریزی تماشے اور شعبدے مع ترکیب درج ہین - کاغذ سفید ولایتی۔ |
| ۱۰ر | حرز سلیمانی - یہ نقش آخری ہی اعمال و نقوش مجرب ہر قسم مین مولفۂ خواجہ محمد اشرف علی۔ |
| ۲ر | طلسم عجائب - ہر قسم کے نقوش و نیرنجات و عجائب المخلوقات کا حال مع تصاویر از مولوی احمد علی۔ |
| ۳ر | کلید سخن - یعنی شرح انٹرنس کورس جو فن شاعری و تاریخ گوئی و لغات کی تحقیقات و تاریخون کے انتخاب و عجائب حالات و محاورات سے ایک عمدہ مجموعہ علمی ہو گیا ہی۔ |
| | مکتوبات لارڈ ڈفرن - مع تصاویر مسمی بہ |

| قیمت | نام کتاب |
| --- | --- |
| عا ر پ | لٹرس فرام ہائی لیٹیٹیوڈ مترجمہ ارشادات حضور لارڈ ڈفرن سابق وایسراے و گورنر جنرل ہند مترجمہ پنڈت رتن ناتھ کاغذ سفید۔ |
| ۳ر | رد الاباطیل - قوت واہمہ یعنی جو خیال شگون وغیرہ ہوتے ہین اُنکے ازالہ کے دلائل۔ |
| ۶ر | اندرجال - جنتر و منتر ہر قسم کے از منشی سوامی دیال خط اُردو ناگری۔ |
| عہ ر | نافع الخلائق - ہر قسم کے اعمال و نقوش از حاجی محمد زردار خان جاگیردار راج کرولی۔ |
| عا ر پ | کمیشن برودہ - مہاراجہ گائیکوار جسمین لایق بیرسٹرون کی بحث ہی۔ |
| عہر پ<br>۱۲ر پ | طلسم فرنگ - مسمریزم یعنی علم مقناطیسی اور انگریزون کے عجائب شعبدے کا بیان جو پنڈت موتی لال مترجم محکمۂ گورنمنٹ پنجاب نے کتاب انگریزی مصنفہ ڈاکٹر گریگری صاحب سے حرف بحرف ترجمہ کرکے حق تالیف ۱۸۶۸ء مین مطبع ہذا کو دیا۔ |
| ۴ر ۶ پ | تاثیر الانظار - خلاصۂ طلسم فرنگ۔ |
| ۶ر | رسالہ معجزات انسانی - بقاعدہ طاقت مقناطیسی انگریزی سے ترجمہ ہوا مترجمہ میر امداد حسین۔ |
| ۳ر | رسالۂ جوہر جلائے برقی - حصہ اول بیان ملمع سازی و تراکیب گلٹ وغیرہ مصنفہ بابو جواہر لال۔ |
| ۸ر پ | جامع تراکیب نظم - اقسام گلٹ کی ترکیبین از بابو جواہر لال۔ |

— Index — page 4.

ANNOTATED. W.



| نام کتاب | قیمت |
| --- | --- |
| طلسم روحانی۔ تعبیر نامۂ خواب از مولوی حسین احمد۔ | ۲ر |
| جادو پرکاش۔ یعنی تیسری کتاب جادو کے تماشے کی از منشی غلام نبی درباب شعبدہ بازی۔ | ۳ر |
| دریائے طلسم۔ از منشی رام پرشاد تخلص عامل غیر مطبع۔ | ۹ پائی |
| منظہر المضامین۔ جس مین آلات برقی دیگر عمدہ عمدہ صنائع مرقوم ہین قابل دید ہی مولفہٗ منظہر الحق دہلوی۔ | ۵ر |
| گورکھ دھندا مسمی بہ نگار نامۂ معما از سید سراج الحسن۔ | ۳ر |
| عجائب المعلومات۔ اس کتاب مین ہر قسم کی ہزارہا عجیب غریب باتین جو کسی خاص کتاب مین نہین صدہا کتابون اور رسالون کا لب لباب ہی۔ | ۱۰ر پ |
| کلام الملوک ملوک الکلام۔ مع تصاویر ترجمۂ ارشادات یعنی خلاصہ کارروائی حضور لارڈ ڈفرن بہادر سابق وایسرائے وگورنر جنرل ہند مترجمہ بابو ہنودی لال بی۔ اے۔ کاغذ سفید | ۱۲ر پ |
| کشاف اسرار المشائخ۔ باتصویرات نادر کتاب ترجمۂ اردو از کتاب انگریزی جان پی برون صاحب جس کا نام درویش ہی۔ کاغذ سفید چکنا۔ | ۱۲ر |
| گلشن فال۔ فال نامۂ منظوم از خواجہ علی متخلص بہ ظفر۔ | ۱ر |

| نام کتاب | قیمت |
| --- | --- |
| عقل و ذہانت کی میزان۔ جسمین عمدہ عمدہ چیستان و معمے درج ہین۔ | ۲ر پ |
| مسدس حالی۔ مبنی بر ترقی و تنزل قوم اسلامی از حضرت الطاف حسین حالی۔ مدظلہ۔ | ۲ر۶ پا |
| خال خیال۔ فالنامہ اردو نظم از قاضی محمد رضی۔ | ۶ پائی |
| سرود غیبی۔ مسمی بہ خیابان تاریخ اردو و فارسی مادے تاریخ کے از سید علی مراد آبادی۔ | ۳ر۶ پا |
| برآرندۂ حاجات۔ مصنفہ منشی جے گوپال صاحب درباب فال و تعبیر خواب وغیرہ۔ | ۲ر |
| عقد ثریا۔ اسمین بیان فال و تعویذ و ایام ہفتہ و قمر در عقرب وغیرہ و مجرب نسخے سوزاک و آتشک و امساک و تدابیر حمل وغیرہ مفصل مرقوم ہین۔ | ۲ر۶ پا |
| رسالہ قیافہ۔ مصنفہ آغا حیدر علی بیگ۔ | ۶ پائی |
| سلک تسلسل۔ لطائف ضلع اور ذومعانی و نکات و معما و عروض و قافیہ و زبان زکی و تاریخ گوئی۔ | ۱ر |
| تحمل فریاد۔ مصنفہ سید علی نقی صاحب متخلص بہ صفی مشتمل بر کارخانجات صنعت و حرفت مع تدابیرات جن کا جاری ہونا ہندوستان مین ضرور ہی کاغذ سفید۔ | ۶ پائی |
| لطایف و ظرایف۔ مصنفۂ منشی جیگوپال صاحب۔ | ۲ر |
| اقوام الہند۔ مؤلفۂ منشی کشوری لال صاحب منصف الہ آباد۔ | ۱ر۹ پا |

This is the last page (Hindi ~~Persian~~ script).

For the Blacker Library

DR. CASEY WOOD,
AUTHOR'S CLUB,
LONDON, S. W. 1
ENGLAND

A lithographed copy of the

Ajaibul Makhloogat or

"Wonders of Creation" - a Hindustani ~~Persian Manuscript~~ print - lithograph on Natural History - Illustrated. It was written in Arabic about the 12th Century, since which date there have been many copies made & some translations. See, e.g., an account in the Catalogue of the Persian MSS. in the Calcutta Imperial Library, p. 70., of their copy, dated ca 1500 A.D. & I have myself seen another copy, in the hands of an Agra dealer, dated 1602 A.D., but inferior in caligraphy + illustrations to the earlier copy. [See Iwanow's notes on the 3rd page of cover.]

Casey A. Wood

Calcutta, Aug 10 - 192

Presented to the Blacker Library by

Dr. Casey Wood

W13

Acc. No.
Class Mk.
Pub.
Date Rec'd. Oct. 10, 1927
Agent
Invoice Date
Fund
Notify
Send to
Presented C. A. Wood
Exchange
BINDING
Material
Binder
Invoice Date
Cost
McGILL UNIVERSITY LIBRARY
ROUTINE SLIP

W13